جلد اول

مجموعہ دھرم شاستر و رواجات ہنود

اسمٰین

کل ہندوستان کی مروجہ مستند کتب دھرم شاستر

منوسمرتی - یاگولکت سمرتی - نارد سمرتی - میدھا تتھی - متاکشرا - بیرمترودے - سبودھنی بالم بھٹ - بیاوہار مادھب - نربنے سندھو - مدن پاریجات - [illegible] وششٹ - ہیماادری - دھرم سندھو - دائے بھاگ - دائے کرم سنگرہ - دائے تتوہ - شرح دائے بھاگ سری کرشن - سمرتی چندریکا - مادھویہ - سرسوتی ویلاس - ورد راجیا - بیاوہار ناکر - بیاوہار تتوہ - بیاوہار چنتامنی - بیوہار رتناکر - اسمرتی سار - اسمرتی سنگرہ - بیوہار مایوکھ - بیوہار کوستبھ - پرشرام مادھو - سنسکار کوستبھ - دتک میمانسا - دتک چندریکا - دتک تلک - دتک درپن - دتک نرنے - دتک دیپکا - دتک کوستبھ - دتک ہندتا منجری - دتک دیدھتی - دتک کومدی - بیوہار کلپتر - بیاوہار نرنے - وغیرہ سے احکام و مسایل انتخاب کرکے وفضل پنڈتون کی امداد سے تحقیق و صحت کے ساتھہ معہ جملہ نظایر پریوی کونسل و ہندوستان ہائی کورٹ کلکتہ - مدراس - بمبئی و ممالک مغربی و شمالی من ابتدای سنہ[illegible] لغایت سنہ ۱۸۹۰ء داخل کئے گئے ہین اور بیہ ستھا چندریکا - بیوستھا درپن - شرح دھرم شاستر مولفہ پنڈت سمارتا سرمنی - دھرم شاستر مولفہ بیل اور جبار نیک - سر لیف میکناٹن - سر ولیم میکناٹن کی اشرح اسٹیل لسٹر و سٹ بولر صاحبان مین صاحب - ونیگو یالیکر وغیرہ سے تحقیق مسایل مین مدد لی گئی ہے -

جسکو

مستند مقنن **مولوی سید محمد علی صاحب** مالک و ایڈیٹر مقنن دکن و لا لیکچرار حیدرآباد نے حسب الحکم **نواب مہدی حسن خان** فتح نواز جنگ بہادر بیرسٹر ایٹ لا آف دی انر ٹمپل ہوم سکریٹری گورنمنٹ نظام جنکو باتہہ مین گورنمنٹ نظام کی کل عدالتون کا انتظام ہے تالیف کیا -

مطبع مقنن دکن حیدرآباد دکن مین سنہ ۱۸۹۰ء طبع ہوی

غلطنامہ جلد اول مجموعۂ دہرم شاستر ورواجات ہنود

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۳۰	محدد	محدود
"	۲۲	اشکوک	اشلوک
۸	۳۱	ندکو	ندکور
۲۹	۳	میعار	معیار
۳۵	۱	موتون	موقعون
۷۳	۱۹	ذکرکے	ذکر کرکے
۱۰۳	۲۱	معاش ذرائع	معاش کے ذرائع
"	۲۳	مصفانہ	منصفانہ
۱۲۷	۱	احکا	احکام
۱۴۲	۲۱	نففہ	نطفہ
۱۵۵	۱۱	ہائی و	ہائی کورٹ
۱۹۴	۱	ساودان	کادان
۲۵۰	۲۴	انگلیشن	انگلش
۲۵۵	۲۳	ہند	ہندو
۳۰۲	۲۰	ول	قول
۳۲۹	۵	دہر	دہرم
۴۰۷	۲	گودینا	گود دینا
"	۳	"	"
۴۴۷	۳	یش	ویش
۴۵۳	۲	کرنے بعد	کرنیکے بعد
۴۵۶	۱۴	دلے	والے
۵۱۱	۱۲	عہدہ	عہد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲۴	۲۳	نہین کستے	نہین کرسکتے
۵۲۹	۱۲	وت	وت تک
"	۱۶	جوتیمل	جو تکمیل
۵۳۷	۴	چاہیے ہین	چاہتے ہین
۵۴۰	+	یہن دفعہ ۱۶۳ کے خلاصہ کا خط اولٹا نیچے کیطرف کو لگ گیا ہے اوسکو اوپر کی طرف سمجھنا چاہیے	
۵۵۰	۱۴	صامند	رضامندی
۵۵۴	۷	پید	پیدا
۵۹۱	۱۲	سہے گا	رہے گا
۵۹۳	۱	دکاتہا	درکارتہا
۵۹۴	۶	ضروت	ضرورت
۵۹۵	۱۳	دس	اوس
۶۰۲	۱۱	صل باپ	اصل باپ
۶۰۸	۱۵	عرطے	غیرطے
۶۱۴	۱۶	نالشات	نالشات

فہرست ابواب مجموعۂ دہرم شاستر و رواجات ہنود

تیسرا باب تبنیت کے بیان مین

دیباچہ

گو اسوقت ہمارے پاس اوس بزرگ قوم کی جس کے قوانین مقدس کا ہمنے یہ مجموعہ تالیف کیا ہے کوئی باضابطہ تاریخ نہین ہے لیکن اوس کے قوانین موجودہ سے اور نیز اون مسلمان مورخون کی تحریرات سے جنھون نے دوسری اور تیسری اور چوتھی صدی ہجری مین ہندوستان کی سیر کی او ہندؤن کی پرانی کتابون سے حالات قدیم دریافت کرکے اپنی کتابون مین جو کچھہ وہ لکھہ گئے ہین اوس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم ہندو اپنے عہد مین کل انسانون مین افضل تھے۔ ہمارے بزرگ مورخ سیاح امام المسعودی (۱) نے اپنی مروج الذہب مین جو جمادی الاول ۳۳۲ ہجری مین ختم کی تہی یہ لکھا ہے کہ "ہند و نہایت قدیم زمانہ مین انسانی جماعت کا وہ حصہ تھے جو امن و امان عقل و دانش کے ثمرات سے متمتع تھا اور سب کمالات اور اون کل چیزون کی بنیاد جو قابل عظمت ہین اون ہی نے ڈالی تہی۔ اونکا رفیع الشان بادشاہ اور بہترین امام برہما اعظم تھا۔ اوس کے عہد مین فلسفہ کا رواج تھا اور عقلمند لوگ سردار ہوتے تھے" آفتاب کے نیچے اوس قوم سے پہلے نہ کوئی انسان صاحب کمال تھا نہ کوئی مہذب تھا نہ کوئی شجاع تھا نہ کوئی بادشاہ تھا۔ انسانیت نے اوسی قوم مین تکمیل پائی تہی۔ تہذیب کا وجود اوسی سے کامل ہوا تھا۔ فلسفہ مین اوسی کی مشکل کشا عقل اور ذہن رسائی روح ڈالی تہی۔ ہندسہ و ہیئت کا وجود اوسی کی طبع جواد کا ایجاد ہے۔ قوانین کا وجود اوسی کی ذہانت کا نتیجہ ہے۔ اوسی کی فصاحت و بلاغت کا مادہ ہے اوس شیرین اور اکمل زبان سنسکرت نے جسکو وہ بولتی تہی وہ اعلی رتبہ پایا کہ عرب بہی جو تمام زبانون کو غیر فصیح (عجمی) کہتے ہین سنسکرت کو ام اللسان کا خطاب دینے مین اپنا فخر سمجھتے ہین۔ اوس نے شاعری کو اوس بلندی پر پہونچایا تھا کہ جہان کسی ملک کے کسی شاعر کا خیال بہی ابہی تک نہین پہونچا ہے۔ غرض کوئی علم و فن ایسا نہ تھا جسکی وہ قوم موجد اول اور مربی اول اور معلم اول نہ ہوئی

(۱) دفعہ ۲ - اور ۳۳ کتاب ہذا کے نوٹ کو ملاحظہ کیجیے۔

انقلاب کے سیلاب اوس بزرگ قوم کو اور اوسی کے ساتہہ اوسکے علوم و فنون کی برکتون کو بہا لیگئے اور اب جو کچھ
اوس کے نشانات اور یادگار باقی ہے وہ صرف اوس کی ذریات (برہمن) اور مقلدین موجودہ
زمانہ کے ہندو ہین جو اپنے بزرگون کے علم و ہنر اور شان و عظمت سے اسقدر دور ہین جیسے زمین سے
دنیا کا سب سے بڑا حاکم (آفتاب) - اور اوس خراب حالت مین ہین کہ اگر اسوقت مقدس منو اکر
اپنے مقلدون کو دیکہین تو وہ اونکو اپنے مقلد کہنے مین اپنی حقارت سمجہین - مگر تعداد مین اب بہی ۱۸
کروڑ سے کم نہین ہین اور ہندوستان کی آبادی مین دو ثلث سے زیادہ اون ہی کی آبادی ہے - گو اس زمانہ
مین کوئی برہمن جوگ مورتی (۱) یا فہیم گوتم یا پرم ہنس (۲) یا دیونند بہٹ یا بحرالعلوم مادہو یا علامہ
جیمتواہن یا متر مصر یا رگہندن یا سری کرشن یا نیلکنٹہ یا وچسپتی مصر کے مانند ہادی نہین ہے بلکہ یہ
کہہ سکتے ہین کہ ان مقدس مقننین کے قوانین کو اچہی طرح سمجہنے والے برہمن کا ملنا بہی دشوار تر ہے
تاہم ہر ہندو اپنے آپکو اپنے ہی قدیم مقدس قوانین کا پابند یقین کرتا ہے اور جہان تک ممکن ہے اوسی کی
پابندی مین اپنے عقبیٰ اور دنیا کی بہلائی کو منحصر سمجہتا ہے اور اوسی پر عمل کرتا ہے - گو مسلمان
کشورکشا فاتحین نے ہندوستان مین صدہا سال تک حکومت کی مگر اسلام کے پر امن مسئلہ کی بموجب
ہندؤن کو جملہ دینی اور دنیاوی کامون مین دہرم شاستر پر عمل کرنے مین ویسی ہی ازادی بخشی جیسی
کہ اونکو کسی دہرماتما ہندو راجہ کے عہد حکومت مین حاصل ہو سکتی ہتی (۳) اسلام کا یہ محقق مسئلہ
ہے کہ غیر مسلم رعایا کے معاملات کا فیصلہ اوسی کے آئین و دستور کے موافق بشرطیکہ وہ مصلحت عامہ
کے خلاف نہو کرنا عین انصاف ہے - یہ ایسا معقول اور مقبول مسئلہ ہے کہ اس زمانہ کی جملہ مہذب
گورنمنٹون نے بہی اوسی کو پسند کرکے اختیار کیا ہے برٹش گورنمنٹ اور نیز ہر دیسی گورنمنٹ نے صریح
قانون کی رو سے صیغہ عدل گستری مین یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ہندؤنکے اون معاملات کا فیصلہ
جنکی تفصیل قانون مین درج ہے دہرم شاستر اور اوس کے رواج کے مطابق کیا جاے جہان تک کہ کوئی سرکاری
قانون اون کے متناقض نہو (۴) مسلمان بادشاہون کے عہد مین یہان تک ہندؤن کے آئین و دستور
کی پابندی کی جاتی ہتی کہ کبہی کسی حاکم نے خود اپنی راے سے فیصلہ نہین کیا بلکہ بیش قرار تنخواہون پر ہر عدالت
مین دیانت دار فاضل پنڈت ہندؤن کے معاملات مین بیوستہا دینے پر مامور کئے گئے تہے - اور پنڈت
کا بیوستہا ایسا قطعی فیصلہ ہوتا تہا کہ حاکم پر اوسی کے مطابق حکم صادر کرنا واجب ہوتا تہا گویا

(۱) یاگولک کا خطاب ہے - (۲) وگیانیشر کا خطاب ہے -
(۳) دفعات ۱۹۰ - ۱۹۵ کتاب ہذا دیکہو - (۴) دفعات ۱۹۲ - ۱۹۶ - کتاب ہذا دیکہئے

مسلمانون کی عدالتون کے حاکم پنڈتون کے فیصلون کی ڈگری مرتب کرنے والے تہے نہ خود مختار حاکم - یہ حالت کسی قدر تنزل کے ساتہہ انگریزی حکومت کے زمانہ مین بہی پچیس سال گذشتہ تک رہی - لیکن یہ حالت ہمیشہ انگریزی طریقہ عدل گستری کی آنکہ مین خار کیطرح کھٹکتی رہی - مجبوری سے انگریزی انصاف اسکا متحمل ہوتا تہا جب اس کے علاج کا ایسا سامان (یعنے کتب دہرم شاستر تالیف ہوگئین) ذی علم لوگون کی توجہ سے گورنمنٹ کو مل گیا کہ عدالتون کے حاکم جو عدل گستری کے ذمہ دار ہین دہرم شاستر کی رو سے آزادانہ فیصلہ صادر کر سکین تو برٹش گورنمنٹ نے عدالتہاے انصاف کو جسمین رعایا کی قسمتون کا قطعی فیصلہ ہوتا ہی عہدہ دار غیر ذمہ دار فیصلہ عدالت (پنڈت عدالت) کی پر خطر وسیع اختیارات کی حکومت سے نکال لینا قرین مصلحت سمجہا اور پنڈت کے بہروسہ پر فیصلہ کا منحصر ہونا ہی موقوف نہین کیا گیا بلکہ پنڈتون کو بہی موقوف کر دیا - بیشک گورنمنٹ نے ایسا کرنے مین دانشمندی کی اوس گورنمنٹ کو جو عدل گستری کا دعوی کرتے ہو یہ زیبا نہین ہے کہ قطعی فیصلہ کرنے کا اختیار تو ایک شخص غیر ذمہ دار انصاف کو دے اور عدل گستری کا ذمہ دار حاکم عدالت کو بنائے اور اوسکو اسپر مجبور کرے کہ اپنی عقل وفہم کو معطل رکھکر غیر ذمہ دار عہدہ دار کی راے کے مطابق حقوق کا فیصلہ کرے - مگر اسی کے ساتہہ عدل گستر گورنمنٹ پر یہ بہی فرض ہی کہ جب غیر ملک پر حکومت کرتی ہو اور جب یہ حکم دے کہ رعایا کے حقوق کا فیصلہ اوسکے آئین و دستور کے مطابق عدالتین کیا کرین تو رعایا کے آئین و دستور کی اعلی اور عمدہ سے عمدہ کتابین ملک کی زبان مین اور عدالتون کی زبان مین رعایا اور حاکمان عدالت کی رہنمائی کے لئے مہیا کر دے -

ہندوستان مین سب سے زیادہ ایسی لوگون کی آبادی ہے جو اردو زبان ہی بولتے ہین اور سرکاری عدالتون مین بہی سب زبانون سے زیادہ اردو زبان ہی حکمران ہے مگر ابہی تک کوئی ایسی کتاب دہرم شاستر و رواجات ہنود کی اردو زبان مین تالیف نہین ہوئی کہ جسمین دہرم شاستر کے احکام و مسائل و رواجات اقوام ہنود اسقدر کافی درج ہون کہ موجودہ زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے عدالتون مین انفصال معاملات کے لئے کافی رہنما ہو - اصول دہرم شاستر مولفہ سر ولیم میک ناٹن کا اور بیوستہا چندریکا کی پہلی جلد کا اردو ترجمہ اس زمانہ کی ضرورتون کو رفع کرنے کے لئے نہ تو کافی ہے اور نہ صحیح ہے علاوہ اون کے اور بعض لوگون کے چہوٹے چہوٹے رسالے ہین وہ اسقدر بہی وقعت نہین رکہتے ہین کہ اونکا ذکر بہی کیا جاے اس لئے یہ کہنا نادرست نہین ہے کہ کوئی کافی اور کامل کتاب دہرم شاستر کی اردو زبان مین ایسی نہین ہے جو ان عدالتون کی جنمین اردو زبان کی حکومت ہے اور دو کروڑون اردو بولنے والے آدمیون کی قسمتون کا فیصلہ کرتے ہین پوری رہنمائی کرے پس جب صورت یہ ہے تو کسی عدل

گستر گورنمنٹ کو یہ دعوی کرنا زیبا نہین ہے کہ اوس کی عدالتین معاملاتِ ہنود مین اونکی شاستر اور رواجات کے مطابق ویسا ہی عمل کرتی ہین جیسا کہ چاہئے اسلئے ہر مہذب عدل گستر اور پابند قانون گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اس حکم کے ساتھ کہ ہندؤن کے معاملات مین دہرم شاستر و رواج پر عمل کیا جاے عدالتون کی رہنما کے لئے ملک اور عدالتون کی زبان مین دہرم شاستر کی ایسی عمدہ اور کامل کتابین مہیا کر دے جو انفصال معاملات مین کامل طور پر کار آمد ہون - جب تک ایسی کتابین مہیا نہ کیجائین عدالتین عمدگی کے ساتھ فیصلہ نہین کر سکتی ہین اور نہ عامہ خلائق کو عدالتون کے انصاف کو قانون سے مطابق کر کے عدالتی انصاف سے اطمینان حاصل کرنے کا موقع مل سکتا ہے اور یہ نقص صیغہ عدل گستری کے پاکیزہ چہرہ پر ایک بدنما دہبہ ہی۔ خدا کا شکر ہے کہ سب سے پہلی ہمارے رفاہ جو عدل گستر دور اندیش نواب مہدی حسن خان فتح نواز جنگ بہادر بیرسٹرایٹ لا انڈ دی انریبل ہوم سکرٹری گورنمنٹ نظام (جنکی ہاتہہ مین نظام گورنمنٹ کی کل عدالتون کا انتظام ہی) کی عقل مشکل کشا اور ذہن رسا اس نقص کے رفع کرنے کیطرف اوسی طرح کی موثر توجہ اور اس کتاب کی تالیف کے لئے بر اخر تحریک کی جیسی کہ سر ولیم جونس نامور فاضل حاکم سپریم کورٹ کلکتہ نے برٹش عملداری کی ابتداء مین ہندؤن کے معاملات مین کتاب تالیف کرانے کی لئے کی تہی (۱) صاحب موصوف کی تحریک کا نیک نتیجہ علامہ جگناتہہ ترکا پنچانن کی وہ بے بہا تالیف ہمارے سامنے موجود ہے جسکا نام بیادہنگارنب ہے - چونکہ کتاب مذکور سنسکرت مین تالیف ہوئی اور اوسکا ترجمہ انگریزی مین ہوا جس سے اوس کتاب کا فائدہ صرف اون ہی لوگون پر محدود رہا جو سنسکرت یا انگریزی جانتے ہین - چونکہ یہ دونون زبانین ملک کی عام زبانین نہین ہین اس لئے اوس سے وہ لوگ جنکی حقوق کا فیصلہ اوس کتاب سے متعلق تہا بدستور اوسی حالت مین رہی جس مین کہ وہ اوس کی تالیف ہونے سی پہلے تہی تاس کم مفید ہونے کیصورت مین بہی وہ کتاب برٹش گورنمنٹ کی عملداری مین سر ولیم جونس کی ایک پایدار یادگار ہے مگر ہمارے نواب رفاہ جو کی مبارک عہد کی یادگار یہ ہماری کتاب ہی جو اُردو زبان مین ہی اور جو صاحب موصوف کی یادگار سے زیادہ تر مفید اور مستحکم ہے کیونکہ یہ ہماری کتاب ایسی زبان مین ہے جو ہندوستان مین سب سے زیادہ رقبہ آبادی پر حکومت کرتی ہے - اور ملکون کی مادری زبان اور عدالتون کی زبان ہے نیز اسوجہہ سے بہی کہ ہماری کتاب بلحاظ جامعیت مسایل کے نہ صرف بیادہنگارنب سے بلکہ اس زمانہ کی کل موجودہ کتب دہرم شاستر سے جو انگریزی زبان مین ہین بہت زیادہ جامع ہے جسطرح

(۱) دفعہ ۱۰۷ - کتاب ہذا دیکہئے

کہ سر ولیم جونس کی نیک تحریک نے برٹش گورنمنٹ کے صیغہ عدل گستری مین فخر کے قابل ایک شے پیدا
کر دی ہے اسیطرح نواب ممدوح کی مبارک تحریک نے نظام گورنمنٹ کے صیغہ عدل گستری مین اوس سے
بہی زیادہ اور مکمل کام کیا ہے جسپر گورنمنٹ نظام کا صیغہ عدالت اپنی کل ہمعصر گورنمنٹون کے مقابلہ
مین یہ فخر کر سکتا ہے کہ سب سے پہلی اور سب سے زیادہ یہ عمدہ کام ہماری ہی صیغہ کے اعلی منتظم
کی عقل مشکل کشا نے کیا ہی کہ ہندوستان کی سب سے زیادہ عام زبان مین قوانین ورواجات ہنود
کا ایک کامل مجموعہ مہیا کر کے ایک بہت بڑے فرض کے بار عظیم سے سبکدوش کیا ہے۔
کتب دہرم شاستر کی تالیفات کیوجہ سے جسطرح وگیانیشر کی کتاب متاکشرا راجہ بکرم کے عہد کی اور
دیدیا رانیہ (بحر العلوم) مادہوا چاریا کی مادہویہ راجہ بکا کے عہد کی اور میدہاتہی کی کتاب اور وشیویشر
بہٹا کی مدن پاریجات وسبودہنی اور مدن بنود راجہ مدن پال کے عہد کی اور لکشمی دہر کی کالپاترو
راجہ گوبند چندر دیو کے عہد کی اور چندیشر وزیر کی بباد رتناکر اوس کی روجہ ہردیو سنگہ کے عہد کی
اور شاہزادی لکشمی دیبی کی بباد چندرا اوس کے شوہر راجہ چندر سنگہ کے عہد کی اور واچسپتی مصر کی
بباد چنتامنی راجہ نراین سنگہ کے عہد کی اور مہاراجہ پرتاب دیو کی سرستی ویلاس اون کے عہد کی
اور متر مصر کی بیرمترودے راجہ بیر سنگہ کے عہد کی اور علامہ جگنناتہ ترکا پنچانن کی نادر تالیف
بباد بہنگارنب عہد حکومت انگریزی کی یادگار ہے اور جسطرح علامہ فیضی اور دیگر علماء اہل اسلام کے ہندوون کی تاریخ اور فلسفہ کے
دیگر علوم وفنون کی کتابون کے ترجمے شاہنشاہ جلال الدین اکبر اور شاہزادہ دارا شکوہ کے عہد کی یادگار ہین۔ اسیطرح یہ مجموعہ
دہرم شاستر ورواجات ہنود ہمارے بادشاہ رعایا پرور عدل گستر مربی علوم وفنون موسس قوانین تہذیب واخلاق متصف بصفت و علا
باعظمت وشان حضرت میر محبوب علیخان بہادر رستم دوران فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ گرینڈ کمانڈر اسٹار آف انڈیا کے مبارک عہد کی یادگار ہے
جسطرح وارن ہیسٹنگز گورنر جنرل ہندوستان کا عہد اس لئے مشہور ہے کہ اوس مین دہرم شاستر
کی کتابین تالیف اور ترجمہ ہوئین اور ہندوستان مین آئین طرازی کے صیغہ کی بنیاد قایم ہوئی اور
اوسکا آغاز ہوا اسیطرح ہمارے وزیر نواب محمد مظہر الدینخان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک
اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمانجاہ بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کا عہد وزارت حیدرآباد کی تاریخ مین عظمت
شہرت کے ساتہ یادر ہے گا کہ آئین طرازی اور کتب قوانین کی تالیف کا کام اسی عہد مین شروع ہوا
اور دہرم شاستر ورواجات ہنود کا یہ مجموعہ ملک کی عام زبان مین تالیف ہوا۔ یہ بڑی خوشی اور
لطف کی بات ہے کہ ہندو راجاون کے عہد کی یادگار کتابین ذی لیاقت باکمال ہندو پنڈتون کی
بلند نامی کا نتیجہ ہین اور ہمارے حامی اسلام [illegible] نواب ہوم سکرٹری کے عہد کی

یادگار کتاب ایک مسلمان مولوی کی پرم پنڈتائی کا نتیجہ ہے - میری یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسے مربی علوم و فنون بادشاہ اور روزیر کے عہد مین خدانے مجھکو یہ عزت اور فخر بخشا کہ وہ پہلا شخص جسنے سب سے پہلے اس ملک مین قوانین کی کتابین تالیف کین اور ملک مین اپنی تالیفات کے ذریعہ سے قوانین کی اشاعت کی سعادت حاصل کی اور وہ پہلا مسلمان جس نے ہندؤن کے مقدس قوانین عدالت کی مبسوط کتاب تالیف کی وہ مین ہی ہون -

زمانہ حال کی تحقیقات سے خصوصًا ہندو فاضل محققین پنڈت بدیا بھوشن آنریبل راوصاحب وشوناتہ منڈلک اور ڈاکٹر پنڈت جگندر اسمار سرد ہنی کی محققانہ با وقعت تالیفات اور اعلی عدالتون کے فضیلت شعار حاکمون کی تحقیقات سے جو اہم غلطیان انگریزی ترجمون مین دریافت ہوی ہین (۱) اس لئے ہمنے صرف انگریزی ترجمون ہی پر بھروسہ نہین کیا بلکہ ترجمہ مسایل کو اصل سنسکرت کی کتابون سے بامداد لایق پنڈتون کے مقابلہ کرکے صحت و تحقیق کے بعد درج کیا ہے -

یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ہمکو ہند و محققین کی تالیفات سے اور اعلی عدالتون کے فضیلت شعار حاکمون کے محققانہ فیصلون کی مدد سے اون غلطیون سے اپنے کتاب کو بچانے مین کامیابی حاصل ہوی جنمین اکثر انگریز مولف کتب دہرم شاستر سنسکرت کی ناواقفیت سے اور محض انگریزی ترجمون پر بھروسا کرنے سے پہنس گئی ہین -

مفصلہ ذیل کتابون سے مضامین انتخاب کرکے تحقیق و صحت کے بعد اس کتاب مین داخل کئے گئے -

(۱) منوسمرتی (۲) یاگوولک سمرتی (۳) نارد سمرتی (۴) بید ہاتہی (۵) متاکشرا (۶) بیر مترود (۷) سبودہنی (۸) بالم بہٹ (۹) بیادمانڈب (۱۰) نرنے سندہو (۱۱) مدن پاریجات (۱۲) دوالجب پرشنشت (۱۳) بیمادری (۱۴) دہرم سندہو (۱۵) داے بہاگ (۱۶) داے کرم سنگرا (۱۷) داے تتوہ (۱۸) شرح داے بہاگ (۱۹) اسمرتی چندریکا (۲۰) مادہویہ (۲۱) سرستی دیلاس (۲۲) وردرراجیا (۲۳) بیادرتناکر (۲۴) بیادچندر (۲۵) بیادچنتامنی (۲۶) بیوہار چنتامنی (۲۷) بیوہار رتناکر (۲۸) اسمرتی سار (۲۹) اسمرتی سموچی (۳۰) بیوہار میوکھ (۳۱) بیوہار کشنبتہ (۳۲) پرسرام مادہو (۳۳) سنسکارکشبتہ (۳۴) دت تک میمانسا (۳۵) دت تک چندریکا (۳۶) دت تک تک

(۱) دفعہ ۱۱۰ و ۱۱۱ کتاب ہذا دیکھو

(۳۷)، دت تک درپن (۳۸) دت تک شرومنی (۳۹) دت تک نرنے (۴۰) دت تک دیپک (۴۱) دت تک کرستبہ (۴۲) دت تک سدہنتا منجری (۴۳) دت تک کومدی (۴۴) ونگ دیدیتی (۴۵) پوتر کلپتارو (۴۶) بہار ہنگار نب —

اِن کتابون مین اکثر چہپی ہوی اور ایسی، ہین جن کے انگریزی ترجمے موجود ہین اور بعض ایسی بہی ہین جو نہ چہپی ہین اور نہ اونکا ترجمہ ہوا ہے - اِن کے علاوہ بیوستہا چندریکا - بیوستہا درپن - شرح دہرم شاستر مولفہ پنڈت سمارتا سرومنی - دہرم شاستر مولفہ ایریل راو صاحب منڈلک - سر ایلف بیک ناٹن - سر ولیم بیک ناٹن - لی اسٹرینج - اسٹیل سدرلینڈ - ویسٹ وبولر صاحبان - مین صاحب - ٹیگور لا لیکچرز سے تحقیق مسائیل مین مدد لی گئی ہے —

جملہ نظایر پریوی کونسل و صدر عدالت و ہائی کورٹ کلکتہ - مدراس - بمبئی و ممالک مغربی و شمالی من ابتدای سنہ ۱۸۰۲ لغایت سنہ ۱۸۵۹ع کے احکام و تجویزات کا انتخاب داخل کیا گیا ہے - ان کتابون کے علاوہ اور بہت کتابون سے بہی مضامین لئے گئے ہین جسطرح کہ بعض یورپین مولفون نے بلا امتیاز ملکون کے شاستر کے مسائل کو مخلوط کرکے بیان کیا ہے ہمنے ایسا نہین کیا بلکہ ہر ایک ملک کے مسئلہ کو علحدہ علحدہ بیان کیا ہے —

چونکہ قریب قریب کل مروجہ کتابون کے ترجمے انگریزی مین ہوگئی ہین اور عدالتون میں مروج ہین اور بآسانی اوسکا مطالعہ ہو سکتا ہے اسواسطے ہمنے بہی کتاب کے ترجمہ ہی کے صفحہ کا حوالہ دینا مناسب سمجہا ہے مگر بمزید احتیاط اپنے اون دوستون کے لئے جو سنسکرت دان ہین اصل کتاب کے باب او رفصل اور اشلوک کا بہی حوالہ دیدیا ہے اور جس کتاب کا ترجمہ نہین ہوا اوس کے صفحہ یا ورق کا حوالہ لفظ سنسکرت لکہکر دیا ہے —

چونکہ یہ کتاب ہندوستان کے پانچون ملکون کی شاستر کی کتابون اور رواجات اور نظایر سے مرتب کی گئی ہے اس لئے ہر ملک کے لئے مفید و کار آمد ہے -

عبارتون کے ترجمون اور مسائل کے تحقیق کرنے مین اصل کتب سنسکرت سے مقابلہ کیا گیا ہے اور مسایل کی صحت کے لئے فاضل ہندو سنسکرت دان محققین کی تالیفات سے کافی مدد لی ہے اور فائدہ اوٹہایا گیا ہے اور کل ہندوستان کی مروجہ کتب سے

اور نظایر سے مسایل لیے گئے ہین اسلیئے امید ہے کہ یہ کتاب موجودہ کتب دہرم شاستر مین زیادہ کامل اور جامع اور صحت مین زیادہ اور غلطیون مین کم ثابت ہوگی۔

راقـــــــــــــــــــــــــــم

سید محمد علی مالک وایڈیٹر سفینہ دکن ولا لیکچرار حیدرآباد دکن

یکم محرم سنہ ۱۳۰۸ھ

۹ مہر سنہ ۱۲۹۹ ف

۱۸- اگست سنہ ۱۸۹۰ع

پہلا باب

مراتب ابتدائی کے بیان مین

آیا دھرم شاستر کا وجود ہی؟

گو دھرم شاستر کے وجود مین کلام کیا جاتا ہو لیکن اوسکا وجود ہے۔

دفعہ ۱ یورپین مقننین کے خیال مین قانون سے وہ احکام واجب الاطاعت مراد ہین جو ایک جماعت انتظامی کی حکمران با اختیار قوت اپنے محکوم گروہ (رعایا) یا جماعت مذکور کے ممبرون کی پابندی کے لئے جاری کیے چونکہ ہندوؤن کے کسی مجموعہ قوانین کی نسبت یہ خیال کبھی نہین ہوا کہ اوس مین کسی ایسے بادشاہ یا حاکم کے احکام درج ہین جو رعیت پر حکومت کرتا ہو۔ اس لئے بعض یورپین مصنفون نے قوانین ہنود کے موجود ہی سے انکار کر دیا ہو ایک صاحب طنز آً کہتے ہین کہ "دنیا مین وہ شی جسکا نام قانون ہنود ہے پیدا بھی ہوئی ہی؟ یا فقط اون سنسکرت دان لوگون نے جو قانون سے محض ناآشنا تھے اور اون قانون دان لوگون نے جو سنسکرت کا ایک لفظ بھی نہ جانتے تھے محض ایک فرضی اور خیالی ہیکر بناکر اوسکا نام دھرم شاستر رکھ لیا ہو"۔ سر ہنری مین صاحب نے بھی اپنی کتاب **قوانین قدیم** مین لکھا ہو کہ مجموعہ قوانین ہنود جسکو قانون **منو** کہتے ہین بلاشک برہمنون کا مرتب کیا ہوا ہو اور اوس مین اقوام ہنود کے واقعی رسم و رواجات درج ہین۔ لیکن بہت سے ہمعصرون کی جو مشرقی زبانون کے عالم ہین یہ رائے ہو کہ اوس مین ایسے قاعدے یا قوانین درج نہین ہین جو کبھی کسی زمانہ مین ہندوستان مین جاری ہوئے تھے۔ زیادہ تر وہ ایک ایسی حالت کی تصویر ہے جو برہمنون کی رائے

ہین اوس سے مراد قانون ہے“ (۱)

مگر درحقیقت یہ غلط خیالات ہین ہندؤن کے قوانین کا وجود واسطرح ثابت ہی کہ جس سے انکار کرنا ناممکن ہے - اور یہ بہتر ہوا کہ سرکار نے دھرم شاستر کے وجود کو تسلیم کر کے ہندو مصنفون کی کتابون کو قانونی کتب تسلیم کر لیا -

جملہ مسلمان سیاح و مورخین ہندؤن کے آئین و قوانین کے وجود کو اوس زمانہ سے تسلیم کرتے چلے آئی ہین کہ جب یورپ لفظ قانون سے بھی واقف نتھا -

دفعہ ۲ مسلمان مورخ اور سیاح اپنے عروج کے زمانہ سے نہایت تحقیق کے ساتھ یہ تسلیم کرتے چلے آئی ہین کہ جماعت انسانی کا سب سے پہلا وہ گروہ جو تہذیب کے زیور سے آراستہ تھا وہ ہے جسکا سرگروہ البرہما اعظم (برہما) تھا وہ گروہ نہ صرف ہندسہ - ہیئت - نجوم و فلسفہ رکھتا تھا بلکہ مدنی اور ملکی آئین و قوانین بھی کامل رکھتا تھا -

دوسری صدی ہجری کے وسط مین مسلمانون نے ہندوستان کے مروجہ علوم مین سے اکثر حاصل کر لئے تھی مامون رشید کے عہد مین مشہور منجم ابو جعفر محمد بن موسیٰ خوارزمی نے اپنی زیچ کی اوساط ہندؤن کی نجوم سے لیکر قایم کئے تھے - علامہ خوارزمی نے ہندؤن کی نجوم پر ایک نہایت عمدہ کتاب بھی لکھی - ابوالقاسم بلخی نے کتاب عیون المسائل وجوابات ہندوستان کے حالات مین لکھی - اور حسن ابن موسیٰ نوبختی نے ایک نہایت نادر محققانہ کتاب کتاب الاراے والدیانات مذاہب الہند لکھی اس مین ہندؤن کے حالات اور رشیون اور فلسفہ اور اون دقایق کا جنکی رو سے جسم کا جلانا اور جسم کو تکلیف دینا ضروری ہے اور ہندون کے آئین و قوانین و دستورات کا ذکر کیا ہو - حکیم یعقوب (۲) ابن اسحاق کندی نے ایک کتاب جسکا نام رسالۃ فی افعال اشخاص العلویہ لاجسام

(۱) قوانین قدیم صفحہ ۱۷ و ۱۸ -

(۲) یہ وہی حکیم ہے جسکی نسبت مصنف مختصر الدول نے یہ کہا ہے کہ اہل اسلام مین فیلسوف کا لقب اوس کے سوا اور کسی نے حاصل نہین کیا - حکیم یعقوب زبان سنسکرت اور فارسی اور یونانی خوب جانتا تھا اور فلسفہ اور سیاست مدن اور ہندسہ اور ہیئت اور حساب اور منطق اور موسیقی کا مجتہد تھا یہ بصرے کا رہنے والا تھا مامون رشید کے دربار مین اس کو بڑا رشد حاصل تھا قسطنطنیہ سے جو پانچ اونٹ بھر کر فلسفہ کی کتابین آئی تھین اون کے ترجمہ پر مامون رشید نے اسی حکیم کو مامور کیا تھا -

ارسطو کی اکثر تصنیفات اسی کی ترجمہ کی ہوئی ہین -

السماویہ فی ہدا العالم ہے ہندؤن کے حالات مین لکھی — اس حکیم نے فلسفہ ہند کے ساتون طریقون اور فریقون کا ذکر نہایت شرح و بسط کے ساتھ کیا ہے اور ہندؤن کے آئین و قوانین کا بھی ذکر کیا ہے —

سنہ ۳۰۳ ہجری سے پہلے امام المسعودی[1] ہندوستان کی سیر کے واسطے آئے اونکی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مونگیر تک گئے اور ہندوستان کے اکثر مقامات دیکھے اور تاریخی واقعات دریافت کئے اور آئین و قوانین کی تحقیقات کی اور بچشم خود اونکی تعمیل کی حالت دیکھی امام المسعودی نے اپنی تین کتابون مین ہندوستان کا ذکر لکھا ہے پہلی کتاب کا نام کتاب اخبار الزمان اور دوسری کا نام کتاب الاوسط اور تیسری کا نام مروج الذہب و معدن الجواہر للمسعودی ہے یہ جمادی الاول سنہ ۳۳۶ ہجری مین ختم کی تھی — اس کتاب کے ۱۳۲ باب ہین اون مین سے ساتوین باب مین ملک ہند اور ہندؤن کے حالات اور اون کے آئین و قوانین کا ذکر ہے اور باب ۴۳ مین ہندؤن کے مذاہب اور عبادات اور طریقہ پرستش کا ذکر ہے — اس سیاح مورخ نے آئین و قوانین ہنود کا اسقدر صحیح صحیح حال لکھا ہے کہ اون کے اکثر فقرے منو سمرتی کے فقرون کے ترجمہ معلوم ہوتے ہین چنانچہ بطور نمونہ کے دو تین فقرون کا ذکر کرتے ہین —

اول امام المسعودی نے لکھا ہے "قانون یہ ہے کہ ہندؤن مین کوئی شخص چالیس سال کی عمر سے پہلے تخت پادشاہت پر نہین بیٹھتا ہے اور نہ کبھی سوا مخصوص اوقات کے پادشاہ عامہ خلایق کے روبرو آتا ہے — اگر پادشاہ باہر آتا ہے تو زیادہ عرصہ کے بعد اور صرف ریاست کی معاملات کو دیکھنے کے لئے آتا ہے کیونکہ ہندؤن کی رای مین اگر عامہ خلایق بادشاہ کو بکثرت دیکھیگی تو اوسکی عظمت و رعب اور حقوق کم ہو جائینگے اور نہ کوئی انسان دنیا مین بادشاہ پر نظر ڈال سکتا ہے" یہ ہی منو کے باب ۷ اشلوک ۶ کا مطلب ہو —

دوم "بادشاہت ایک ہی خاندان پر محدود رہتی ہے دوسرے مین نہین جا سکتی ہے اور اسی طور پر وزیر اور قاضی اور بڑے بڑے عہدہ دار بھی ایک ہی خاندان سے بطور عہدہ موروثی کے مقرر ہوتے ہین" یہ ہی مضمون منو باب ۷ اشلوک ۵۴ کا ہے —

سوم آئین کی رو سے بادشاہ کو سات یا آٹھ وزیر مقرر کرنے چاہئین جیکی نسل شریف ہو

(۱) انکا نام ابو الحسن علی ابن الحسین ابن علی المسعودی ہے یہ بغداد کے رہنے والے تھے — مسعودی اسواسطے انکو کہتے ہین کہ عبد اللہ ابن مسعود مشہور صحابی کی اولاد مین تھے یہ ہند کی زبانین جانتے تھے —

ہندو شراب نہین پیتے ہین — نہ صرف اسیوجہ سے کہ مذہبًا ممانعت ہے بلکہ اسوجہ سے بھی کہ یہ نہ چاہئے کہ ایک ایسی چیز کو استعمال کیا جاسے جو عقل کو مغلوب کر کے اوس کی حکومت کو زائل کر دیتی ہے — اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اون کے کسی بادشاہ نے شراب پی ہے تو وہ تخت سے اوتار دیا جاتا ہے کیونکہ جب اوسکی بُری عادتین ہو جاتی ہین تو وہ حکومت کے قابل نہین سمجھا جاتا ہے — دیکھئے منو باب ۷ اشلوک ۴۷ و ۵۰ — سمرتیون کے ایجاد کا بھی ذکر امام المسعودی نے کیا ہے —

یہ تاریخی شہادتین اوس زمانہ کی ہین جب یورپ مین انسانی تہذیب تو کیا انسانیت کی ہوا تک بھی نہ گئی تھی اور کان لفظ قانون کی آواز سے بھی اشنا نتھے ان کامل شہادتون کے مقابلہ مین یہ کہنا کہ ہندون کے پاس کوئی قانون نہین ہے صرف خیالی پیکر کا نام ہندو لا رکھ لیا ہی کسقدر کہنے والے کی نادانی پر انگشت نمائی کرتا ہے —

ہماری یہ کتاب قانون کی کتاب ہے اور اس قسم کے حالات کے متحمل نہین ہو سکتی ہے ورنہ ہم امام المسعودی اور دیگر قدیم زمانہ کے مسلمان سیاحون اور مورخون کی اون نادر تحقیقاتون کے مفصل ذکر کرتے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ برہمنون کا گروہ اپنے زمانہ مین تمام دنیا مین سب سے زیادہ ہنرمند اور سب سے زیادہ عاقل اور سب سے زیادہ عالم اور علوم و فنون کا موجد تھا ایسے لائق گروہ کی نسبت یہ کہنا عجب حیرت انگیز بات ہے کہ وہ آئین و قوانین نہین رکھتا تھا۔

گو قوانین ہنود دنیا کے بادشاہون کے احکام نہین ہین تاہم اون مین برہمنون کے احکام درج ہین جو ملک پر دراصل اصلی حکومت کرتے تھے اور اسوجہ سے دھرم شاستر اہل یورپ کی تعریف قانون کے موافق بھی قانون ہے —

دفعہ ۳ یہ بالکل سچ بات ہو کہ ہندون کے قوانین دنیاوی بادشاہون کے احکام نہین ہین اور نہ اون کے احکام پر مبنی ہین مگر اس سے انکار نہین ہو سکتا ہے کہ قوانین ہنود کے واضعان برہمن تھے جو نہ بظاہر صاحب تخت و تاج تھے اور نہ ہمیشہ اونکو تخت و تاج سے وہ تعلق و مناسبت تھی جو کونسل واضعان آئین و قوانین کے قانونی ممبرون کو حکمران قوت (گورنمنٹ) کے ساتھ اس زمانہ مین ہے — لیکن جو شخص ہندون کی جماعت انتظامی کے کل پرزون سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہے وہ بلا تامل یہ تسلیم کریگا کہ کم سے کم اوسوقت تک ضرور برہمن ہی اصلی حکمران تھے جب تک کہ ہندون کا راج رہا —

باوجود اس کے بھی برہمنون نے کسی سے یہ کبھی نہین کہا کہ یہ احکام ہمارے ہین اور تمکو انکی پابندی کرنی لازم ہے بقول پنڈت جگند راسمار تا سیر دمنی کے برہمنون نے اپنی حکمت عملی سے الہام یا تایئد الٰہی کا دعوی کیا - گو اونھون نے ابنا احکام کو کسی ماخذ و مخرج سے نکالا ہو لیکن جو قواعد کہ اونھون نے قوانین کے مجموعون مین درج کیئے وہ دراصل احکام تھے جو عوام الناس کی پابندی کے لیئے جاری کیئے گئے تھے اور عوام نے جنکی رہنمائی اور پابندی کے لیئے وہ جاری ہوئے تھے اونکو تسلیم کرکے اونکی پابندی اچھی طرح سے کی - اور اون حکم خلاف ورزی کی صورتین خود برہمن ہی شخص خطاوار کو جات سے خارج کرانے یا اوسکا درجہ گھٹانے کی سزا دیا کرتے تھے اور کبھی دنیاوی بادشاہ یا اوس کے ملازم سزاون کے ذریعہ سے اون احکام کی پابندی کراتے تھے - کوئی ہندو دھرم کا آدمی یہ نہین کہہ سکتا تھا کہ وہ قوانین و قواعد جو دیدون او شمرتیون مین درج ہین قابل پابندی نہین ہین - عوام ہی نہین بلکہ صاحب تخت و تاج بھی اون احکام کی پابندی کو اپنا فرض یقین کرتے تھے اور اب تک کرتے ہین اور اس عملی طریقہ پر برہمنون کے قوانین کے رعایا اور بادشاہ سب مطیع تھے پس اس سے اہل یورپ کی تعریف قانون کے موافق بھی دھرم شاستر قانون ہے -

حکمران کی تعریف مین بھی برہمنون کی قوت داخل تھی

دفعہ ۴ مسٹر اسٹن نے قانون کی یہ تعریف کی ہے کہ قانون حکمران قوت کے حکم کو کہتے ہین - لیکن حکمران کا اطلاق خواہ مخواہ اوسی شخص پر محدود نہین ہے جو تخت پر بیٹھتا ہے اور محاصل وصول کرتا ہے اسواسطے جو حکومت برہمنون کو حاصل تھی وہ حکمران قوت کہی جا سکتی ہے کیونکہ علاوہ برہمنون کی اوس اطاعت کے جو قوانین کی رو سے ہر شخص پر فرض ہے وہ سلطنت کے کل امور مین دخیل تھے ہندو راجہ اور مسلمان بادشاہ دونون ملک کے اندرونی معاملات مین بہت ہی کم دخل دیتے تھے اور کبھی اندرونی معاملات مین حکومت کرنے کی کوشش نکرتے تھے اقوام ہنود کی حدود کے اندر برہمنون ہی کو قانون وضع کرنے کا کامل اختیار حاصل تھا اور وہی احکام صادر کرتے تھے اور اونہین کے احکام کی تعمیل سرکار وقت کیا کرتی تھی بقول پنڈت سیر دمنی[1] کے مسلمانون کے بہت عروج کے زمانہ مین بھی بلا

(۱) دفعہ ۳ فصل اول باب اول شرح دھرم شاستر مولفہ جگند - اسمارتا سیر دمنی -

وسواے برہمن بادشاہت کے بہت سے اصلی فرایض انجام دیتے تھی - صرف انگریزی حکومت کے اثر نے ہی قریب قریب برہمنون کے اون تمام اختیارات کو سلب کر دیا ہے جوکہ اونکو بہت ہی قدیم زمانہ سے حاصل تھے -

برہمنون کی رایون سے قوانین ہنود مین ترمیم و تبدیلیان ہوتی رہین

دفعہ ۵ بقول مقنین یورپ کے اگر بادشاہ کی مرضی کو قانون کہا جاے تو اسکا یہ نتیجہ لازمی ماننا پڑے گا کہ بادشاہ کے اختیار مین ہے جب چاہے اور جتنی دفعہ اوسکی خواہش ہو قانون کو تبدیل کر دے اور جب تک ایسی قوت خود اختیاری حاصل نہو کوئی شخص یا اشخاص بادشاہ نہین کہلا سکتے کیونکہ جب تک اوسکو اپنی مرضی سے قانون مین تبدیلی کا اختیار حاصل نہو وہ بادشاہ نہین ہو سکتا ہے یہ اختیار اوسکے بادشاہ ہونے کا معیار ہی نہین بلکہ اصل رکن ہے چونکہ ہندوستان مین برہمنون کو یہ دعوے تھا اور اب تک ہے کہ اون کے قوانین ویدون پر مبنی ہین اور وید ابتداے عالم سے چلے آتے ہین لہذا یہ صاف ثابت ہوگیا کہ برہمنون کو قانون تبدیل کرنیکا اختیار نہین تھا اور اسوجہ سے نہ وہ بادشاہ تھے اور نہ اون کے احکام قانون تھے بقول پندت سمرتی منی کے گو اصولاً[1] ایسا ہی ہو لیکن عملی طور پر برہمن ہمیشہ قوانین مین ترمیمین کرتے رہے ہین یہ سچ ہے کہ کل برہمن کبھی ایک جگہ جمع ہوکر پرانے قوانین کی ترمیم اور نئے قوانین کو ایجاد نہین کرتے تھے لیکن اون کے افعال کا عملی نتیجہ یہ ہی ہوتا تھا کہ قواعد ترمیم ہو جاتے تھے یہ ترمیم اسطرح واقع ہوتی تھی کہ جب ایک پنڈت بلحاظ اپنے علم و فضل کے اپنے ہم عصرون پر فوقیت حاصل کرتا تھا تو اوس کے کمال کی کشش ہر طرف سے شوقین طالب علمون کو اوسکے پاس کھینچ لاتی تھی اور وہ کوئی کتاب لکھتا تھا اور طالب علم اوسکو بہت ہی پسندیدہ سمجھکر پڑھتے تھے وہ کتاب اگر پہلی کتابون سے بہتر معلوم ہوتی تھی تو اوسکو ترجیح دیتے تھے اور اسطرح پر رفتہ رفتہ وہ کتاب ایک زمانہ گذرنے پر وہ عظمت حاصل کر لیتی تھی کہ وہ خود آپ ہی اپنی سند ہو جاتی تھی اور اوسی پر عمل کرنے کا رواج ہو جاتا تھا چنانچہ اسی طریقہ سے متاکشرا کو بمقابلہ دیو دیشوا روپ اور سمریکار کی کتابون پر ایسی ترجیح حاصل ہوئی کہ اون کتابون کا مطالعہ کرنا بھی ترک ہوگیا اور بنگالہ مین یہی حال متاکشرا اور دیگر کتب کا بمقابلہ دایہ بھاگ کے ہوا کہ دایہ بھاگ

(۱) دفعہ ۴ ایضاً

نے سب پر ترجیح حاصل کی — اور صرف واسے بھاگ ہی کا رواج ہوگیا اور سب کتابین جو اوس کے موافق نہ تھین بیکار ہوگئین — اس مین اس سبب سے اور بھی تایید ہوئی کہ ہندوستان کے پنڈت عموماً ایک مضمون کی نسبت ایک ہی کتاب کو بغور پڑھا کرتے ہین اور جب چھاپے کا رواج تھا تو یہ کیونکر ہوسکتا تھا کہ غریب طالب علمون کے پاس ضرورت سے زیادہ کتابین ہوتین — جو کتابین پڑھائی جاتی تھین اونکی نقل طالب علم اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے تھے — جب صورت یہ تھی تو اس امر کا سمجھنا کچھ دشوار نہین ہے کہ پنڈتون کے پاس بہت ہی کم کتابین ہوئی تھین اور جس کتاب کو پڑھے تھے اوسی سے عموماً اپنی سب مشکلات حل کر لیا کرتے تھے — اور اوسی کتاب سے اگر کسی معاملہ مین فتوی یا راے طلب ہوتی تھی تو جواب دیتے تھے اور اب بھی یہ ہی عادت ہے کہ عموماً ایک کتاب کا یا اوسی کے موافق دوسری کتاب کا بیوستھون مین حوالہ دیتے ہین — بعض پنڈت ایسے بھی ہوتے تھے کہ اونکو اپنے مورثون کے بڑے بڑے کتب خانے مل گئے لیکن عموماً یہ لوگ بھی اوسی کتاب کو سند قرار دیتے ہین جسکا رواج ملک مین ہوتا ہے اور اسیوجہ سے کتاب مذکور رواج پاتے پاتے ملک مین بطور ایک ایسے مجموعہ قوانین کے ہو جاتی ہے کہ گویا بادشاہ وقت نے جاری کیا ہے اور جب تک دوسری کتاب اوسکو بیدخل نکرے اوسوقت تک اسی کو ملک کا قانون سمجھنا چاہیے کیونکہ جو احکام اوس مین درج ہوتے ہین اونکی پابندی فرض سمجھکر کیجاتی ہے اور جو لوگ اوس کے خلاف ورزی کرتے ہین وہ گنہگار سمجھے جاتے ہین اور کبھی جات سے گرا دیے جاتے ہین اور اونکو گناہ کی حالت وحیثیت کے بموجب اوسکا کفارہ کرنا واجب ہوتا ہے اس عملی طریقہ مین قانون ہنود کو بھی برہمنون کی رائین ترمیم کرتی رہی ہین اور اس سے برہمنون کو ترمیم قانون کا ایک اختیار پایا جاتا ہے گو قانون برہمنون کی مرضی نہو لیکن استخراج مسایل مین اونکی مرضی کا بہت کچھ دخل پایا جاتا ہے جیسا کہ آیندہ ظاہر ہوگا —

شمرتیان اور دیگر کتب دھرم شاستر واقعی کتب قوانین ہین —

دفعہ ۶ تحریرات بالا سے ظاہر ہوگیا کہ شمرتین مین یعنے مجموعہ قوانین منو و یاگولک و نارد وغیرہ مین خیالی تصویرین نہین ہین بلکہ اون مین واقعی احکام قوانین درج ہین — بعض قواعد و قوانین جو اون مجموعون مین درج ہین اور جو اس زمانہ مین قابل پابندی نہین سمجھے جاتے

ہین اون کی نسبت لفظ منسوخی بخوبی استعمال ہوسکتا ہے۔ اگرچہ مختلف مذاہب کی مختلف معنی لیے ہین لیکن بہت سے قواعد وقوانین ایسے ہین جو ابتک جاری ہین۔ عملی طور پر تصنیفات وجیانیشر اور برہیمتو اہن اور دیونند بہٹ و نیلکنٹہ اور دیگر مستند مصنفین کی کتابون مین وہ قوانین درج ہین کہ جنکی تعمیل ہندو انگریزی عمل داری کے آغاز سے بہت پہلے زمانہ سے کرتے تھے اور یہ بڑی دانشمندی کی گئی کہ عدالتہاے سرکار نے انہین کتابون کو قوانین ہنود کے عمل درآمد مین سند گردانا یہ بات کہ ہنود وہ قانون نہین رکھتے ہین جس کی تعریف ہابز اور آسٹن نے کی ہے کوئی نہین کہہ سکتا ہے جب اصلی حالات یہ ہین تو دہرم شاستر کو ایک خیالی پیکر کا نام سمجھنا اور ہنود کو بے آئین قوم خیال کرنا اور سمرتیون اور دیگر کتب دہرم شاستر کو جنمین معاملات کی بابت نہایت شرح و بسط کے ساتھ احکام درج ہین یہ سمجھنا کہ وہ کبھی جاری نہین ہوئین نہ اون پر کسی نے عمل کیا محض رہمین برہمنون کی منطق بلند پروازیان ہین اپنی نادانی کا اقرار کرنا ہے۔

اصول دہرم شاستر کی بنیاد اور اوسکی ماخذ

دہرم شاستر کے اصول اور ماخذ کی بنیاد اصول سود مندی نہین ہے بلکہ الہام ہے۔

دفعہ ۷ یہ بحث بہت طویل اور سخت دقت طلب ہے کہ قوانین ہنود کے اصول کی بنیاد کیا ہے اس بحث کی گنجایش اس کتاب مین نہین ہے اور نہ ہمارے اوس مقصد کے لیے جو اس کتاب کی تالیف سے مقصود ہے چندان ضروری ہے لہذا مختلف مباحثون کی تقریرات اور دلایل سے قطع نظر کرکے صرف طے شدہ اور مسلمہ بات کو بیان کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ گو زمانہ قدیم کے برہمن اصول سود مندی سے واقف ہون یا ہون اور گو احکام قوانین مین اصول سود مندی کو مرعی رکھا ہو یا نہ رکھا ہو لیکن کبھی علانیہ یہ نہین کہا گیا کہ اصول قوانین ہنود کی بنیاد اصول سود مندی ہے بلکہ ہمیشہ یہ ہی کہا گیا کہ قوانین مذکور وحی اور الہام پر مبنی ہین اور اسی کو اسوقت تک کل برہمن اور دیگر ہنود تسلیم ہی نہین کرتے ہین بلکہ ایمانًا اور اعتقادًا اون پر اسی کا یقین کرنا فرض ہے کہ قوانین ہنود الہام الہی اور وحی آسمانی پر مبنی ہین۔ نہ اصول سود مندی پر جو اس زمانہ مین تمام مہذب ملکون مین قوانین کی بنیاد قرار دی گئی ہے

یہ امر کچھ ہندؤن ہی پر موقوف نہیں ہے کہ اونہون نے اپنے قوانین کی بنیاد اصول سود مندی کو قرار نہیں دیا بلکہ قریب قریب زمانہ قدیم کی جملہ اقوام نے بھی کبھی اصول سود مندی کو بنیاد قوانین نہیں سمجھا گو عملاً سب کا مقصد یہ ہی ہوگا کہ احکام قوانین از بس مفید اور باعث تہذیب اخلاق ہونے چاہین گو وحی کو بنیاد قانون ہی قرار دیا جاتا تہا تب ہی اصول سود مندی کو خواہ بنیاد خواہ معیار قوانین قرار دیا جاتا تھا - لیکن کسی نے بھی اصول سود مندی کو جسطرح سے اس زمانہ مین اوسکو بنیاد قوانین قرار دیا گیا ہے قانون کی بنیاد نہین سمجھا وحی اور الہام ہی کو بنیاد قوانین قرار دیا اور یہ یقین کیا کہ جو بات وحی اور الہام کی روسے مقرر کیجاتی ہے وہ ہی بہتر اور مفید ہے -

کتب الہامی کی بنیاد

دفعہ ۸ ایک نہایت لایق اور مستند ہندو عالم پنڈت جگندر و سمار تا شرومنی اپنی کتاب لا جواب شرح دہرم شاستر مین بنظر دور اندیشی یہ لکھتے ہین :-

ابتداء عالم مین کل اراکین جماعت انتظامی کے لیے چند قواعد قابل پابندی کافی سمجھے گئے تھے بعدہ جماعت کی ترقی کے ساتھ رفتہ رفتہ اون قواعد مین بھی ترقی ہوتی گئی - کئے پشت تک قواعد سینہ بسینہ چلے آتے آخر کار جب فن کتابت ایجاد ہوا تو قواعد مذکور کی تدوین ہوئی جو عالم کہ تدوین کرتے ہین وہ آسانی کے ساتھ خود یقین کر لیتے ہین اور نیز اوروں کو یقین کرا دیتے ہین کہ قواعد کا نزول خدا کی طرف سے ہوا ہے اور اون مین تغیر و تبدل کو کچھ دخل نہین ہے - چونکہ قواعد کو بنے ہوئے ایک بہت بڑی مدت گذر گئی تھی اس لئے فراموشی کا کام بھی خود بخود بہت آسان ہو گیا" (۱) یعنی قواعد کی اصلیت کو سب بہول گئے صرف الہام کا تصور باقی رہ گیا -

ہندو بادشاہ بھی برہمنون کے قوانین کے مطیع رہے اور اونکی بنیاد کلام ربانی سمجھتے رہے -

دفعہ ۹ پنڈت موصوف لکھتے ہین کہ "چاہے وجہ کچھ ہی ہو لیکن یہ یقینی بات ہے کہ اس ملک مین وید کلام ربانی سمجھے جانے لگے منو اور جاگو لک اور دوسرے رشیون کی کتابون کی بنیاد وید ہی سمجھے گئے اور جو قواعد کہ اون مین درج ہین وہ بھی قابل پابندی سمجھے گئے دراصل سنہتا ئین مجموعہ قوانین ہین اور اون کی پابندی ہنود پر فرض ہے ہنود بادشاہون نے کبھی اسبات کا دعوی نہین کیا کہ اونکو قوانین شاستر ہای برہما

(۱) دفعہ ۷ فصل دو کتاب مذکورہ بالا - اس کل فصل اور فصل ۳ مین ذی ہوش پنڈت نے ایسی طرز سے تقریر کی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وید الہام نہین ہین بلکہ پہلے زمانہ کے لوگون کی شاعرانہ بلند پروازیان ہین -

کو تغیر و تبدل کا اختیار رہے ۔
چہتری بادشاہ اور سردار بہت ہی کم علوم پڑہتے تھے کچھ حکمت عملی کے لحاظ سے اور کچھ مذہب کے خیال سے اونہون نے وضع قانون کا کام کبہی اپنے ہاتھ مین نہین لیا اور اگر کبہی چہتری بادشاہون نے برہمنون کی عظمت کے دعوی کی لغویت کو سمجھ بھی لیا تاہم اونہون نے وید اور سنہیتا کے مسایل کی پابندی ہی مین اپنا فایدہ سمجھا ۔ کیونکہ قواعد مذکورہ مین برہمنون کو دنیاوی معاملات سے علیحدہ رہنے کی ہدایت درج ہے اسوجہ سے کسی قسم کا اندیشہ نتہا خواہ کوی وجہ ہو لیکن واقعی امر یہ ہے کہ چہتری بادشاہ عموماً برہمنون کے قوانین کی پابندی کرتے تھے اور اونہون نے کبہی دعوی نہین کیا کہ ہمکو بادشاہ ہونے کی حیثیت سے یہ حق حاصل ہے کہ اپنی رعایا کے لئے ایسے قوانین بنائین جو برہمنون کے قوانین کے خلاف ہون (۱) اور اسطرح سے ہندو بادشاہ خود بھی قوانین ہنود کے پابند رہے ۔

آئین طرازی مین برہمنون نے کتب الہامی ہی پر کیون بھروسا کیا ۔

دفعہ ۱۰ پنڈت موصوف فرماتے ہین کہ ابتداء عالم ہی سے برہمن علم و فضل کے اعلی درجہ پر پہونچ گئے تھے برہمنون کا کل فرقہ نہایت ذی اختیار تھا مگر معاملات دنیاوی سے بے تعلقی ظاہر کرتا تھا ۔ اگر عالم برہمن انتظام سلطنت مین زیادہ تر دخیل ہوتے تو غالباً وہ تسلیم کرلیتے کہ آئین طرازی کا اختیار بادشاہ کو بھی ہونا چاہئے لیکن اون کے حوصلے بہت بلند تھے اونہون نے یہ چاہا اور کامیاب ہوے کہ وہ دنیا مین خدا کے نائب سمجھے جائین برہمنون کی خودداری اسبات کو ہرگز گوارا نہین کرسکتی تھی کہ کوئی ادنی درجہ کا کام کرین اور دفتر کی نوکری کی ذلت وخواری کو برداشت کرین حکمت عملی کے خیال اور علم کے واقعی شوق و مذاق نے ابتدائی زمانہ کے برہمن مصنفون کو اس قاعدہ کے بنانے پر آمادہ کیا کہ برہمنون کو صرف علم ہی کا شغل رکھنا چاہئے ۔ اس لئے اونکو ضرور ہوا کہ اسبات کا عام یقین قایم رکھین کہ اون کے شاسترین کلام ربانی ہین اور اونمین تغیر و تبدل نہین ہوسکتا ہے ۔ اگر اونہون نے کبہی یہ سمجھا بھی کہ نیک اور بد مین صرف اصول سودمندی ہی کے ذریعہ سے تمیز ہوسکتی ہے تاہم اونہون نے اسکو ظاہر نہین

(۱) دفعہ ۵ و ۹ ۔ ایضاً ۔

ہونے دیا کیونکہ اگر عام طور پر یہ معلوم ہو جاتا کہ برہمنون کے قوانین کی بنیاد محض اصول سود مندی ہے تو اون کے سب اعتبارات سلب ہو جاتے خود غرضی اور تدبر کا یہ ہی تقاضا تھا کہ برہمن اپنے مجموعون کو کلام ربانی سمجھے۔ کہین کہین اصول سود مندی کا نشان بھی ملتا ہے لیکن کسیکو اسبات کی جرائت نہوگی کہ ویدون سے انحراف کرے اور علم اخلاق اور علم قانون کی کوی اور دوسری بنیاد قرار دے" (۱)

قوانین ہنود کی ترقی پذیر تبدل کو کبھی اس اعتقاد نے نہین روکا کہ اون کی بنیاد وید اور سنہیتا ہے۔

دفعہ ۱۱ ہمارے لایق پنڈت موصوف لکھتے ہین "چونکہ قوانین ہنود بالکل وید اور سنہیتا پر مبنی ہین اس لئے یہ قیاس قایم ہو سکتا ہے کہ قوانین مذکور مین تغیر و تبدل نہین ہو سکتا ہے لیکن واقعی امر یہ ہے کہ برہمن مقننین قوانین مین تغیر و تبدل کرتے رہے ہین مگر اس کثرت اور عجلت سے نہین جیسے کہ گورنمنٹ ہند کی کونسل واضع آئین و قوانین کر رہی ہے متعصب فرقہ کا یہ اعتقاد ہے کہ وید اور سنہیتا مین تغیر و تبدل نہین ہو سکتا ہے۔ ہندو مقننین نے کبھی علانیہ اس سے انحراف نہین کیا مگر بکثرت پایا جاتا ہے کہ ہندو مقننین بھی عملی طور پر کتب الہامی کی صرف اوسیقدر تعظیم کرتے ہین جسقدر کہ ایک ذی اقتدار وزیر اپنے برائے نام بادشاہ کی کرتا ہے یا ایک مادھوجی سیندیا سا مدار المہام یا کلایو سا دیوان اپنے برای نام آقا کے نام سے فائدہ اوٹھائیگا لیکن کبھی اپنے ایسے آقا کے رای کو اپنی ذاتی رای پر ترجیح نہ دے گا۔ عام طور پر ہر قسم کی ظاہری اطاعت کیجائیگی لیکن اوسی حد تک جہانتک کہ مدار المہام کی ذاتی حالت کے استحکام سے تعلق ہے۔ بعینہ یہ ہی حال ہندو مقننون کا ہے کہ وہ اصولاً یہ تسلیم کرتے ہین کہ وید اور سنہیتا مین تغیر و تبدل نہین ہو سکتا ہے لیکن عملاً وہ کسی نہ کسی طرح سے ان مقدس مجموعون کے ہاتھون سے رہای حاصل کر لیتے ہین اور بجاے اس کے کہ وہ اون مقدس مجموعون کی پابندی کرین وہ منطق اور قواعد صرف و نحو کی زو سے ان مقدس مجموعون سے اپنی پابندی کراتے ہین۔ اصل اور واقعی بات یہ ہے کہ متعدد ہندو مقننون نے وقتاً فوقتاً قانون مین ترمیم کی ہے اور اس تغیر و تبدل مین اونھون نے اصول سود مندی کو اپنا رہبر طریق بنایا ہے گو صاف صاف اوسکو تسلیم نہین کیا" (۲)

(۱) دفعہ ۱۰ - ایضاً (۲) دفعہ ۱۱ فصل ۲ باب اول ایضاً

دھرم شاستر کے مخرج

دفعہ ۱۲ دھرم شاستر کے ماخذ اور مخرج یہ ہین (۱)

(۱) سرتی یعنی وید

(۲) سنہیتا یعنی شمرتیان

(۳) پُران - جسمین مہابھارت بھی داخل ہے -

(۴) ایسے علمار کی تصنیفات و شرح و خلاصے جنکو الہام ہونے کا دعوی تھا

رواج اور نیت دھرم شاستر کے ماخذ نہین ہین بلکہ رواج اوسکا جزو اور نیت عدل گستری کا قاعدہ ہے

دفعہ ۱۳ بعض عالم رواج اور نیت (۲) کو بھی دھرم شاستر یعنے قوانین ہنود کا مخرج خیال کرتے ہین مگر یہ خیال صحیح نہین ہے کیونکہ رواج کو خواہ عام ہو یا خاص دھرم شاستر نے منظور کرلیا ہے اور اوسپر عمل کرنے کی تاکیدی ہدایت کی ہے لہذا وہ جزو قانون ہے نہ ماخذ قانون —

نیت بھی ایک کلیہ قاعدہ دھرم شاستر کا ہے جو ایسی حالت کے واسطے بنا دیا گیا ہے جسکی نسبت نہ قانون مین کوئی حکم پایا جاے اور نہ کوئی رواج پایا جاے تو نیت پر فیصلہ کیا جاے پس نیت عدل گستری کا ایک قاعدہ ہے نہ ماخذ قانون چنانچہ منو کا قول ہے کہ **وید** اور **شمرتی** اور سادھوؤن کا اچار (عالمان باعمل کا دستور و برتاو) اور جو اونکو بھلا معلوم ہو عقلا نے کہا ہے کہ یہ چارون دھرم ہین - جو وید جاننے والے ہون وہ بھلے مانسون کے پیشوا ہون اور جن مین غصہ اور حسد وغیرہ نہو اون کے دل مین جو امر دھرم معلوم ہو اوسی کو دھرم جاننا چاہئے" (۳)

---

(۱) دھرم شاستر مولفہ منڈلک حصہ اول باب اول دفعہ ۳- دفعہ الفصل ۳ باب اول شرح دھرم شاستر پنڈت سردھنی منو شمرتی باب ۲- اشلوک ۱۰- منو باب ۲- اشلوک ۶ و ۱۲- وِیوہار میوکھ جلد ۱ باب ۱- اشلوک ۱۲ و ۱۴- متاکشرا کتاب دوم باب ۱۱- اشلوک ۲۱ —

(۲) نیت کا تصور یہ ہے کہ جو امر نیک نیتی اور راست بازی کے ساتھ بلحاظ حالت موجودہ کے نیک چلن اور ذی علم شخص کے دل کو سب سے بہتر معلوم ہو اور وہ نہ خلاف قانون ہو اور نہ خلاف تہذیب اور نہ فطری انصاف کے خلاف ہو اور ایسا اچھا معلوم ہو کہ دل کا اطمینان کردے —

(۳) منو شمرتی باب ۲- اشلوک ۶ و ۱۲ —

سرتی اور شمرتی کی تعریف

دفعہ ۱۴ سرتی یعنی الہام اور کلام ربانی جو واسطے ہدایت عالم کے نازل ہوا ہے اور اسی کو وید کہتے ہین سمرتی رشی کی تصنیف کی وہ کتاب جسمین کلام ربانی سنکر اوسکے معنی بیان کئے گئے ہین اور جسکی نسبت ہنود یہ یقین کرتے ہین کہ وہ مرضی الٰہی کے مظہر اور اوسکا اظہار ہین جسکا الہام نوع انسان کو انسان کے ذریعہ سے ہوا (۱)

ویدون کا حال

اصولاً اصلی مخرج وید ہین

دفعہ ۱۵ اصولاً وید اصلی مخرج قوانین ہنود کے ہین۔ کیونکہ سوتر و شمرتیان اور پران اور دیگر کتب اونہین پر مبنی ہین اور شمرتیون کی نسبت یہ عقیدہ ہے کہ وہ بمنزلہ وید کے ہین کیونکہ وید اون ہی مین ہے۔ بقول پنڈت جگندر وسماتا سروہنی کے "ویدون مین قدیم آریہ لوگون کی شاعرانہ پروازین مندرج ہین جو کہ ابتدا مین جیساکہ اون کے نام سروتری[2] سے ظاہر ہوتا ہے نسلاً بعد نسل سینہ بسینہ چلی آتی تھین انقلاب زمانہ سے وید کتب الہامی سمجھی جانے لگی رشیون کی نسبت جو مصنفان وید سمجھے جاتے ہین یہ خیال ہے کہ وہ محض کاتب وحی تھے۔ دراصل تین وید ہین یعنے رگ وید۔ سام وید۔ اور یاجو وید۔ انکے بعد زمانہ حال مین ایک چوتھا وید جسکا نام اتھروا وید ہے اور ملا دیا گیا ہے لیکن اتھروا وید کو وہ عظمت و تقدس کبھی حاصل نہین ہوا جو کہ پہلے تین ویدون کو حاصل ہے" (۳)

ان ویدون کے چار حصے ہو گئے۔

دفعہ ۱۶ ہندؤن کے علوم و تاریخ پر تاریکی آجانے سے ٹھیک طور پر یہ کوئی نہین بتا سکتا ہے کہ ویدون کی تقسیم کس بنا پر اور کیونکر ہوئی۔ لیکن غالب گمان یہ ہے کہ یاجو وید مین مذہبی رسوم کے منتر درج تھے اور شام وید کو وہ لوگ پڑہتے تھے جنکی طبیعت موسیقی کیطرف مایل تھی اور رگ وید کو وہ لوگ پڑھتے تھے جو بھجن (مناجات) گایا کرتے تھے۔ اور اسپر مدا و مت کرنے نے ویدون کو لوگون کے مخصوص فرقون مین محدود و منحصر کردیا

(۱) منو سمرتی باب ۱۔ اشلوک ۱۰۔

(۲) سروتری یا سرتی کے معنی سینہ بسینہ یا درکھنا۔

(۳) دفعہ ۲۔ فصل ۳ باب اول شرح دھرم شاستر مولفہ پنڈت سروہنی

اوراسی سبب سے لوگون مین وید تقسیم ہوگئے چنانچہ اسوقت تک بھی برہمن کے خاندان سے ایک خاص ویدمتعلق ہے - کسی برہمن سے دریافت کیجئے کہ آپکا وید کونسا ہو تو وہ فوراً اوسکا نام بتادیگا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر خاندان کے مورث اعلی تینون ویدون مین سے ایک وید کو پڑھا کرتے تھے اور اوسکا انتخاب غالبًا خاندانی پیشہ کے لحاظ سے ہوا کرتا تھا بعدازان رگ وید - شام وید - اور یجر وید کے پڑھنے والے ایک دوسرے سے بہت علیحدہ ہوگئے اور وہ اپنی رسوم مذہبی مین بھی اوسی وید کی پابندی کرنے لگی جسکو کہ وہ مخصوص کرکے پڑھا کرتے تھے - (۱) یہ تسلیم کیا جاتا ہو کہ ویدون کی تقسیم بیاس نے کی ہے - (۲) جو براشر منی کے لایق بیٹے اور ویدون کے انتظام کرنے اور ویدانت درشن لکھنے کی وجہ سے بید بیاس کہلاتے ہین - انکا باپ براشر اور دادا وششٹ بھی منی اور سمرتیون کے مصنف ہین -

ہرایک وید کے دو دو حصے ہین -

دفعہ ۱۷ چارون ویدون مین سے ہرایک وید کے دو حصے ہین ایک حصہ کا نام سنہیتا یا منترون کا مجموعہ ہے اور دوسرے حصہ کا نام براہمنا ہے (۳) بعض عالم مطلب کے وضاحت کی غرض سے بجاے دو حصون کے تین حصے کہتے ہین اور تیسرے حصہ کا نام ارنیک رکھتے ہین (۴) لیکن یہ اختلاف مطلب کے لحاظ سے کچھ اہم نہین ہے -

ویدون کے منترون کی حقیقت -

دفعہ ۱۸ منتر یا تو دعا کو کہتے ہین یا شکر گزاری کو یا پوجا کے الفاظ کو - منتر مین یا تو کسی نیک کام یا مطلب کا بیان ہوتا ہو یا کسی چیز کی توصیف و مدح ہوتی ہے یا کوئی چیز طلب کیجاتی ہے یا کوئی سوال کیا جاتا ہے یا کسی سوال کا جواب دیا جاتا ہے - تحقیقات کیجاتی ہے یا غور کیا جاتا ہے یا کسی کے حق مین دعا کی جاتی ہے یا بددعا دی جاتی ہے یا خوشی ظاہر کیجاتی ہے یا رنج کا اظہار ہوتا ہے یا کوئی حال بیان کیا جاتا ہے یا کسی چیز کا ذکر ہوتا ہے یا قوت لایموت کی طلب ہوتی ہے یا خداے عزوجل کی پرستش کی آرزو ہوتی ہو ان منترون کے اصل معنی سواے دھرم دار بزرگون کے اور کوئی شخص نہین سمجھ

(۱) دفعہ ۳ باب اول شرح مذکور - (۲) دفعہ ۳ باب اول دھرم شاستر مولفہ منڈلک
(۳) دفعہ ۴ فصل ۱۲ باب ۱ شرح مذکور (۴) دفعہ ۳ باب اول حصہ اول منڈلک -

سکتا ہے - لاکھون آدمی اپنی نجات کے لئے ان ہی پر بہروسا کئے ہوئے اطمینان سے اور بڑی راسخ الاعتقادی کے ساتھہ ہرروز پڑہا کرتے ہین اور یقین کرتے ہین کہ اللہ تعالی اون کے اس فعل سے خوش ہوتا ہے - ہنود کے کل مذہبی علوم کے اصلی مخرج یہ ہی منتر ہین اور بلحاظ تقدس کے کل مقدس چیزون پر فوق رکھتے ہین (۱)

ویدون کا حصہ براہمنا

دفعہ ۱۹ اویدون کی سنہیتاؤن مین منتر درج ہین اور براہمنا ویدون کی مذہبی (عقاید) شروح ہین - یہ شرحین مذہبی کتابین ہین جنمین بہت طرح کی قربانیون کے احکام درج ہین اور اونکے معنے بیان کئے گئے ہر وید کی سنہیتا سے چند برہمنا متعلق ہوتے ہین اور رگ وید سے متعلق ایتار یا اور کاوشی تاکی یا سانکہینا برہمنا ہین - شام وید سے اکٹھ برہمنا متعلق ہین یا جو وید سے دو فرقہ متعلق ہین اور ان فرقون کی کتابون کو کالی اور سپید یا جو کہتے ہین یا جو وید کے پڑہنے والون مین بڑا جھگڑا ہوا تھا اور یاگولک جس فریق کا سرگروہ تھا اوس فرقہ کی کتاب کا نام سپید یا جو ہے - کالے یا جو کو تائیت تیریا سنہیتا کہتے ہین اور سپید یا جو کو واجاسیا سنہیتا کہتے ہین تائیٹ یتریا برہمنا پہلے سے متعلق ہے اور ساتا پا تھا براہمنا پچھلے سے (۲)

ویدون کے متعدد ساکھا

دفعہ ۲۰ چونکہ فن کتابت زمانہ قدیم مین یا تو معلوم ہی نہ تھا یا بہت ہی غیر مروج تھا اس سلئے وید کے مختلف استادون نے مختلف نسخہ بنا رکھے تھے - کچھ تو اس وجہ سے اور کچھ معنی کے اختلاف سے ہر وید کے کئی ساکھا ہو گئے ہین جنکو اڈیشن یعنی طبع کہہ سکتے ہین - رگ وید کے پانچ ساکھا ہین اور یاجو وید کے چھیاسی اور شام وید کے ایکہزار اور اتھروا وید کے نو - (۳)

ملک کے اکثر حصون مین بجاے وید کے شمرتیون کا رواج ہوگیا ہے -

دفعہ ۲۱ بنگال اور مہالا مین ویدون کی مسلسل پڑہائی بالکل معدوم ہوگئی - پچھلے زمانہ کے پنڈتون نے ضروری سمجھکر ویدون کو بالکل معدوم کر دیا ہے اور اونکی جگہ سمرتیون اور خلاصون کو رواج دیا ہے ویدکی روسے بعض ایسے امور جایز ہین جنکو زمانہ متوسط کے مقننین کبھی جایز نہ رکھتے - ویدون کے احکام سے انحراف کرنا اونہون نے گوارا نہین کیا لیکن اونکو اتنا اونچا کر دیا کہ کسی کا ہاتھہ نہ پہونچے گویا اونہون نے

(۱) دفعہ ۵ فصل ۳ باب اول شرح مذکور (۲) دفعہ ۶ فصل ۳ باب اول شرح مذکور
(۳) دفعہ ۷ فصل ۳ باب اول شرح مذکور و دفعہ ۳ باب اول حصہ اول دھرم شاستر سندلک -

زمانہ سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ وید بہت ضخیم ہین اور زمانہ حال کی نالایق نسلون مین انکے پڑہنے کی طاقت نہین ہے منو اور دوسرے سمرتیون کے مصنفون نے ویدونکا ایک ایسے طریقہ سے مطالعہ کیا تھا کہ جو تمہارے لیے ناممکن ہے اس لئے تمکو اون ہی کتابونپر قناعت کرنی چاہیئے اور ویدون کو دریا سے ذخار مین رہنے دیئے ملک کے کل پنڈتون کے دلپر یہ بات بڑے استحکام سے جمی ہوی ہے کہ وید اسقدر ضخیم ہین کہ معمولی آدمی نہین پڑھ سکتا ہو اس لئے وہ اپنے ان مقدس کتابون کے پڑھنے کا کبھی قصد بھی نہین کرتے ہین - اس خیال نے بہت فایدہ پہونچایا اسی کیوجہ سے اصلاح تہذیب اخلاق ممکن ہوگئی اور اسکی وجہسے رفتہ رفتہ قانون بھی درست بن گیا - (۱)

ویدون کی اسقدر مختلف شاخین کیون ہوگئین -

دفعہ ۲۲ گو ویدون کا باترتیب مطالعہ کرنا ملک کے اکثر حصون سے معدوم ہوگیا ہے تاہم ہر برہمن اپنے خاندان کے ساکھا کو جانتا ہی - برہمن خاندانون کی تقسیم ساکھاؤن اور چرانون مین غالبًا انہین اسباب پر مبنی ہے اور انہین کے لحاظ سے وہ آجکل مختلف فرقون یا سپرادیا مین منقسم ہین - زمانہ حال مین جبکہ ایک پنڈت معمول سے زیادہ اپنے علمی فضل وکمال مین مشہور ہو جاتا ہے اور نئے نئے مسائل استخراج کرتا ہے یا نئی نئی تشریحین بیان کرتا ہی تو ابتدا مین ایک بڑا جھگڑا کھڑا ہو جاتا ہے لیکن جب اوسکو شاگرد اور مقلد بہت مل جاتے ہین تو وہ ایک نئے فرقہ کا بانی ہوجاتا ہی اور رفتہ رفتہ اوس کے شاگرد بھی پڑھانے لگتے ہین اور نئے خیالات اور نئی تفسیرون کو رواج دیتے ہین اور اسیطرح بدرفتہ رفتہ فرقہ کی تعداد مین ترقی ہوجاتی ہی - اونکی اولاد کبھی دوسرے فرقہ کے شخص کی شاگردی قبول نہین کرتی ہی - وقت کے گذرنے سے جھگڑے بھی مٹ جاتے ہین لیکن ہر شخص کو اتنا یاد رہجاتا ہو کہ وہ اور اوس کے آبا واجداد کس فرقہ سے تھے آجکل اون تمام مقامات مین جو مرکز دایرہ علم ہین یہ ہی حال ہے اور یہ آسانی سے سمجھ مین اسکتا ہو کہ ویدون کی اسقدر مختلف شاخین بھی اسی طرح کی وجوہ سے ہوی ہین - (۲)

ویدون سے ہندو جماعت انتظامی کی کیا حالت ثابت ہوتی ہے -

دفعہ ۲۳ ویدون سے اون کے زمانہ کے لوگون کی جماعت انتظامی کا پتہ لگانا نہایت مفید کام ہے اسلئے کہ جو حالت جماعت انتظامی کی ویدون مین بیان کی گئی ہے وہ بہت ہی غور کے قابل ہے -

(۱) دفعہ ۸ فصل ۳ باب اول شرح مذکور (۲) دفعہ ۹ فصل ۳ باب اول شرح مذکور

رگ ویدکی نظمون سے ویدکے رواج کے زمانہ کی سوشیل حالت معلوم ہوتی ہے ایک مشہور عالم کا بیان ہے کہ جو حالت ہندو جماعت کی اس وید سے معلوم ہوتی ہے وہ ایک زراعت پیشہ یا خانہ بدوش قوم کی سی نہین ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ شایستگی اعلی درجہ پر پہونچ چکی تھی - بڑے بڑے شہرون اور قصبون اور ذی شوکت و شان بادشاہون اور بے انتہا مال و دولت کیطرف اکثر اشارے پائے جاتے ہین - علاوہ زراعت کے اور بھی بہت سے پیشونکا ذکر ہے مثلاً کپڑا بننا قیمتی دھاتون کا گلانا - گاڑیان بنانا - سونے اور لوہے کی زرہ بنانا - اور سونے کے زیور تیار کرنا سینے پرونے کی کام اور آلات موسیقی کا استعمال اونکو معلوم تھا - اون سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اوس زمانہ کے ہندو نہ صرف سمندر راہی سے واقف تھے بلکہ کبھی کبھی بحری مہمون مین بھی شریک ہوتے تھے - طب سے بھی کسیقدر واقف تھے اور نجوم مین بڑی دستگاہ رکھتے تھے کیونکہ شمسی اور قمری برسون کے مطابق کرنے کیلئے لوندہ کا مہینا ایجاد کیا تھا (۱) وہ تہذیب کو عیب لگانے والی برائیون سے بھی واقف تھے کیونکہ اون مناجاتون مین ناپاک عورتون اور پوشیدہ طور پر اولاد کے پیدا کرنے کا اور قمار بازون اور چورون کا ذکر نفرت سے کیا گیا ہے ایک عجیب مناجات ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وراثت کے پیچیدہ قانون سے بھی جو اس زمانہ کے قوانین ہنود کی ایک بڑی

---

(۱) جو کچھ اس دفعہ مین ہمنے اس زمانہ کی کتاب دھرم شاستر مولفہ پنڈت سرومنی مطبوعہ [illegible] عیسوی سے لکھا ہے اوسی کے قریب قریب امام المسعودی نے اپنی کتاب مروج الذہب کے باب ۷ مین ہندوؤن کے حالات مین لکھا ہے اس عرب مورخ کی کسقدر کامل اور صحیح تحقیقات ہے کہ جو اس زمانہ کے مستند لوگون کی تحقیقاتون سے مطابق ہوتی ہے - امام المسعودی کی ایک عبارت کا ترجمہ ذیل مین درج کرتے ہین -

ہند و نہایت قدیم زمانہ مین انسان کے اوس حصہ سے تھی جو کہ امن و امان اور عقل و دانش کے ثمرات سے متمتع تھا جب ہندوؤن کے متعدد گروہ ہوے اور شہرون مین آباد ہوئے تو اونکو حکومت کا خیال پیدا ہوا - سردارون نے جمع ہوکر صلاح کی کہ ہم ہی لوگ ابتدا اور انتہا ہین ہم ہی مین سب کمالات اور خوبیان اور بزرگیان جمع ہین اس دنیا مین جو چیز قابل قدر و عظمت ہے اوس کی بنیاد ہم ہی نے ڈالی ہے اس لئے ہمکو کسی شخص کو اپنے مقابلہ یا مخالفت کی اجازت نہ دینی چاہیئے - اوس شخص پر حملہ کرنا چاہیئے جو مخالفت کی تلوار نکالے اور فرار یا اطاعت اوسکا حصہ ہونا چاہیئے - ان خیالات سے اونہون نے ایک بادشاہ منتخب کیا اور وہ البرہما اعظم رفیع الشان بادشاہ اور بہترین امام تھا - اوسکے عہد مین فلسفہ کا رواج تھا اور عقلمند لوگ قوم کے سردار تھے لوہا کانون سے

شائع ہے اوسوقت جبکہ رگ وید کی بعض بعض منا جاتین لکھی گئی تھین لوگ نا واقف نہ تھے

م نکالتے تھے اور تلوار وغیرہ الات حرب بناتے تھے - اونھون نے عبادت خانے بناے اور اونکو بیش بہا جواہرات سے آراستہ کیا - اور فلکی کرون کی تماثیل (تصویرین) مع بارہ برجون اور ستارون کے نقشہ کے بنائین - اونھون نے نہ صرف ان تماثیل کے ذریعہ سے کاینات عالم کے سلسلہ کا تصور ظاہر کیا بلکہ ان طریقون سے ستارون کے اثر کو بھی جو اس عالم پر پڑتا ہی ظاہر کیا - اور یہ بھی بتایا کہ اون کے اثر سے مختلف حیوانات ذی عقل اور لایعقل پیدا ہوتے ہین دنیا کے سب سے بڑے حاکم یعنی آفتاب کا مقام بھی بنایا تھا - البراہما (برہما) نے ایک کتاب بھی لکھی جسمین ان سب باتون کی ثبوت اسطرح پر لکھی تھی کہ بخوبی عوام کی سمجھہ مین آجاتی تھی - اور خواص کے دل مین اوس نے عالم علوی کے علم کو جمایا اور یہ بتایا کہ علت العلل اور واجب الوجود کون ہی اور کسنے تمام چیزون کو پیدا کیا ہے اور کون اپنے فیض رسان نعمتون سے عالم کا احاطہ کئے ہوئے ہے ہندو اس بادشاہ کی اطاعت کرتے تھے اور ملک مین بخوبی زراعت ہوتی تھی اور دنیاوی ہر قسم کے عیش کے سامان مہیا تھے - اوس نے اپنے زمانہ کے عقلمندون کو جمع کیا اور اونھون نے سدہانتا (یعنی تکمیل النتایج) لکھی اس کتاب کے بعد اور دوسری کتابین لکھی گئین مثلاً آریہ بہٹ (المحیط) اور آریہ بہٹ سے ارکند لکھی گئی جس سے المجسطی بطلیموس کی کتاب لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے - اور بعد مین تقویم الکواکب بنائی گئی - اونھون نے ۹ ہندسے ایجاد کئے جو ہندؤن کے اعداد کی بنیاد ہین - البراہماہی نے پہلی اوج کتاب (تا صلہ افتاب) کو دریافت کیا جو کہ ہر برج مین تین ہزار برس ہی اور اوسکی راے کے بموجب اسوقت یعنی ۱۳۳۲ ہجری مین افتاب برج ثور مین ہی - اوسنے لکھا ہے کہ جب افتاب کرہ جنوبی مین آے گا تو زمین کی صورت وحالت بدل جائیگی جو مقامات اب قابل بود و باش ہین وہ اس قابل نہ رہین گے اور جو اسوقت ناقابل بود و باش ہین وہ قابل بود و باش ہو جاینگی - اور اوسنے سیارون کی ابتدائی تاریخ کو ایک قاعدہ کے مطابق رکھا ہی اور اسی پر قدیم تقویم مبنی ہی اور اسی سے ہندو نجومی جنتریان بناتے ہین اور ہندوستان مین چاند کے بڑہنے گھٹنے کا حساب کرتے ہین - مگر دوسرے ملکون کے لیے نہین کر سکتے ہین اس مورخ نے اور نیز دیگر مورخون نے جنکا ذکر دفعہ ۲ کتاب ہذا مین کیا گیا ہی ہندؤن کے فلسفہ کا ذکر کمال لیاقت سے کیا ہی اون انگریزونکو جو غیر قومون کے محققین کو حقارت سے دیکھتے ہین اور اپنی تحقیقات پر نازان ہین اون کو مسلمانون کی تحقیقات پر غور کرنا چاہیئے -

شرتیون کا حال

اگرچہ وید قانون کی بنیاد ہین مگر اون مین برتاؤ کے لئے قانونی احکام درج نہین ہین

دفعہ ۲۴ پنڈت سرو سنی لکھتے ہین کہ وید کے زمانہ مین جماعت انتظامی کی یہ صورت تھی کہ جو شخص خاندان مین سب سے بڑا ہوتا تھا وہی سب باتون کا انتظام اور فیصلہ کیا کرتا تھا ایسی صورتین قانون مین ترقی کا محسوس ہونا ناممکن تھا -

جب اراکین خاندان مین کوئی جھگڑا ہوتا تھا تو سرگروہ خاندان جسطرح کہ اوسکی راے مین مناسب معلوم ہوتا تھا اوسکا فیصلہ کر دیا کرتا تھا اور اس گرہیا پتی (گھر کا حاکم) کے فیصلے قطعی ہوتے تھے اونکی نسبت یہ مقصد نہین کیا جاتا تھا کہ وہ یکسان ہوا کرین بلکہ اوسکی راے مین جسوقت جو مناسب معلوم ہوتا تھا وہی قانون اور وہی قطعی اور تقدیری فیصلہ تھا اسیوجہ سے کچھ تعجب نکرنا چاہئے کہ ویدون مین احکام دقوا عد قانون تو در کنار کوی بات بھی قانون کی نسبت نہین ہے - ہان متعصب اعتقاد کی بموجب سمرتی مین ہر مسئلہ قانونی کی نسبت ایک متن ہے لیکن اس متن کے وجود کو محض خوش اعتقادی سے تسلیم کرلیا ہو ورنہ اوسکو واقعی امر سے کچھ بھی تعلق نہین ہے - (۱)

ویدون کے ضمیمون اور قانون کی ایجاد -

دفعہ ۲۵ جبکہ حدود علم کی توسیع ہوی اور جماعت انتظامی کی ضرورتین خاندانی ضرورتون سے بڑھ گئین تو علماے وقت نے مناسب سمجھا کہ ان بے قید ضرورتون کو پابند قانون کرنا بھی ضرور ہے اور اسلئے قانون بنانا چاہئے - ظاہر مین وہ کبھی ایسی بات کو قبول کرنا پسند نکرتے جسکو ویدون پر ترجیح ہو اس لئے زمانہ وید کے بعد جو علوم پیدا ہوے اونکا نام ویدانگا یعنی وید کا ضمیمہ قرار دیا گیا مثلاً (۱) صرف (۲) نحو (۳) عروض (۴) قوافی (۵) نجوم (۶) قانون یہ سب علوم ویدانگا مین شامل ہین - (۲)

اصل قانون کا پہلا سوتر مین درج ہو جو ویدانگا مین داخل ہے -

دفعہ ۲۶ منجملہ (۶) ویدانگون (ضمیمون) کے ایک کا پہلا سوتر ہے کا پہلا سوتر کہ تین باب ہین پہلے باب کا نام سراؤت سوتر ہے اوس مین صرف مذہبی رسوم کا یعنی ہوم وغیرہ و دیگر عبادات کا ذکر ہے اور بالکل ویدکے متنون پر مبنی ہے - دوسرے باب مین

(۱) شرح دھرم شاستر مولفہ جگندر اسمار تا سرو سنی فصل ۲ ذکر سمرتی دفعہ ۱ (۲) دفعہ ۲ ایضاً

جسکا نام گرہیا سوتر ہے - اون رسوم کا ذکر ہے جو پیدایش یا بیاہ یا موت پر اوا کیجاتی ہین۔ تیسرے باب کا نام دھرم سوتر ہے یہ باب اصل قانون سے متعلق ہے (۱)

آئین طرازی مین پہلے سوتر کا طریقہ اختیار کیا گیا تھا۔

دفعہ ۲۷ کا پہلا سوتر بطور سوتر کے یا جملون مین جس سے حافظہ کو مدد ملتی ہے لکھے گئے تھے غالبًا اسیوجہ سے ان کو سمرتی کہتے ہین ان کے مصنفین اپنے شاگردون کے دلون پر یہ خیال جمانا چاہتے ہین کہ وید نہایت ضخیم ہین اور جو کچھ ویدون مین درج ہے وہی سوترون مین بھی موجود ہے۔ لیکن واقعی امر یہ ہے کہ سوترون مین بہت سی ایسی چیزین ہین جنکا ویدمین ذکر نہین ہے (۲)

چرانا یعنی فرقے

دفعہ ۲۸ سوتر کے مصنفون کی کتابون سے بہت سے فرقے جنکا نام چرانا ہے بن گئے ہین — اکثر چرانا تو معدوم ہوگئے اور بعض موجود ہین — مختلف چراناؤن مین جو باہم دشمنی ہوگئی تھی وہ بالکل جاتی رہی اور سب لوگ سب چراناؤن کے سوتر کی کتابون کو قابل پابندی سمجھتے ہین - (۳)

سنہیتا کے معنی

دفعہ ۲۹ منی اور رشیون نے دھرم شاستر کی جو کتابین لکھی ہین اونکو سنہیتا کہتے ہین اور اونہین کا نام سمرتی ہے اور سوتر بھی اسی مین داخل ہین — بعض رشیون نے تین طرح کی سنہیتائین لکھی ہین مبسوط اور مختصر جو برہیت اور لگھو کہلاتی ہین - اور جو اونہون نے بڑھاپے مین لکھا ہے یا کہا ہے وہ بریدہ کہلاتا ہے جیسا کہ برہیت منو و لگھو منو و بریدہ منو (۴)

شمرتی اون کتابون کو کہتے ہین —

دفعہ ۳۰ سمرتی اون کتابون کو کہتے ہین جو وید کی بنا پر زمانہ قدیم مین جس جس وقت اور جو امور کہ رشیون کو یاد رہے اور جو وید

(۱) دفعہ ۳ شرح مذکور— راو صاحب وشوا ناتھ منڈلک نے اپنی کتاب کے باب اول حصہ اول مین کل ویدون کے اون سوترون کی تفصیل لکھی ہے جو اس زمانہ مین مروج مین اور جنپر عمل ہوتا ہے اور ان سوترون کی جسقدر تفسیرین لکھی گئی ہین اونکی بھی تفصیل درج کی ہے —

(۲) دفعہ ۴ شرح مذکور—

(۳) دفعہ ۵ - ایضًا

(۴) دیکھئے دیباچہ برہسپتا چندریکا -

باب اول دہرم شاستر منڈلک

کے بموجب جایز تھے اونکو جمع کرکر اونھون نے یا اون کے شاگردون نے اپنے اوستادون کے نامون پر بطور مجموعہ قواعد کے تیار کئین - پر یوگ پاریجات سنسکار کانڈ مین سمرتی کی تعریف یہی لکھی ہے - (۱)

سمرتیون کی تعداد

دفعہ ۳۱ زمانہ حال کی تحقیقات سے (۲) اس زمانہ مین سو ۱۰۰ نسخون سے زیادہ نسخے سمرتیون کے کامل اور ناقص ملے ہین ان مستند کتابون کے فقرات اکثر شرحون اور خلاصون مین ملتے ہین جن پر سنداً استدلال کیا گیا ہے ہمارے ہمعصر فضیلت شعار محقق دھرم شاستر از بیل راو صاحب وشوناتھ منڈلک نے بڑی لیاقت سے ثابت کیا ہے کہ نرنی سندھو مین کملاکار نے ایکسو ایکتیس شمرتیون کا حوالہ دیا ہے (۳)

شمرتیان دھرم سوترون سے بنی ہین -

دفعہ ۳۲ بہت سے دھرم سوتر مفقود ہو گئے ہین مستند شمرتیونمین سے جو ہمارے زمانہ مین موجود ہین بڑا حصہ نظم مین ہے لیکن کامل تحقیقات کے بعد یہ قطعی فیصلہ ہو گیا ہے کہ نظم سمرتیان پرانے دھرم سوترون سے نظم ہوئی تھین - سوترون کی کتابین ایسی مشکل عبارت مین لکھی گئی تھین کہ اونکا سمجھنا نہایت دقت طلب اور مشکل تھا - سوترون کی عبارت ایسی ادق اسواسطے رکھی گئی تھی کہ اس خیال کی تائید ہو (جو دراصل فرضی تھا) کہ سوترون مین کوئی بات سوا اس کے کہ جو ویدون مین ہے نہین ہے اور چونکہ وید بہت ضخیم تھے اس لئے ضرور تھا کہ خلاصے مرتب کئے جائین جنکی بدولت ناظرین اون مسایل کثیر التعداد کو یاد رکھہ سکین جو اصل ویدون مین تھے - جبکہ یہ فرضی خیال زمانہ مابعد مین ایک واقعہ نفس الامری سمجھ لیا گیا تو پھر اسبات کی ضرورت پڑی کہ سوتر کی کتابین اپنی اصلی صورت مین

(۱) باب اول حصہ اول دھرم شاستر منڈلک - (۲) چونکہ دھرم شاستر کی روسے یہ قاعدہ قرار پایا ہے کہ جو سمرتی مین ہے وہی وید مین ہے وہ بمنزلہ وید کے وقعت رکھتی ہے اور آن رشیون کے قول جنہون نے سمرتیان لکھی ہین سب سے زیادہ بعد وید کے مستند ہین لہذا الغرض تشخیص رشیون کے اقوال اور سمرتیون اور غیر سمرتیون کے امتیاز کے تحقیقات کرنا لازم ہوا کیونکہ بغیر اس کے رشی اور غیر رشی کے قول مین امتیاز کرنا ناممکن تھا - اسی غرض سے ہم نے اس مضمون کو باختصار درج کیا ہے - (۳) باب اول حصہ اول دھرم شاستر منڈلک

قایم رہین - یہ نتیجہ یورپ کے علمار کی تحقیقات سے اخذ ہوا ہی - ہندو پنڈتون نے کبھی اپنی توجہ اپنے اصول قوانین کیطرف مبذول نہین کی اونکا جب اعتقاد یہ ہی کہ کل عہد سنہیتا یکسان مستند ہین تو اون سے یہ توقع نہین ہوسکتی ہے کہ وہ تحقیقاتون سے اپنے اس موروثی اعتقاد کو ضعیف کرنیکی سعی کرین گے - (۱)

علمی طور پر سمرتیان ہی دھرم شاستر کی بناء ہین اور مقدس احکام ہین

دفعہ ۳۳ اگرچہ اصلی مخرج ویدہی سمجھی جاتے ہین لیکن علمی طور پر ہندوؤن کے اصول قوانین کی بنا دھرم سوترون اور سنہیتاؤن کو سمجھنا چاہئے یہ امر مسلمہ ہے کہ سمرتیون کے مصنف انسان ہین لیکن متعصب دیندار ہندوؤن کی راے مین رشیون نے ویدونکو ایسا سمجھا تھا کہ اس نالایق زمانہ کلجگ مین کسی سے یہ توقع نہین ہوسکتی ہو کہ اسطرح سمجھہ سکیگا بہرحال ہندوؤن کی نظر مین سمرتیان بھی ایسی ہی واجب العمل اور مستند ہین جیسے کہ وید - (۲) چنانچہ منو کا مقدس قول یہ ہے کہ بلا شک وہ شخص جو ان قواعد کی جو سرتی اور سمرتی مین مقرر ہین تعمیل کریگا اوسکو اس عالم کی زندگی مین ناموری حاصل ہوگی اور دوسرے عالم کی زندگی مین ایسی خوشی حاصل ہوگی جسکا اظہار ناممکن ہے - سُرتی سے یعنی اوس سے جو کچھہ کہ غیب سے سنا گیا مراد وید ہے اور سمرتی سے یعنی اوس سے جو کچھہ کہ ابتدا سے یاد رکھا گیا مراد مضامین شاستر ہین ان دونون سے ایسی بحثون کے ذریعہ سے مخالفت نہین کرنی چاہئے جو دین کے خلاف ہون کیونکہ ان دونون سے کل طریقۂ فرایض کا حاصل ہوتا ہی اگر کوئی تین اعلیٰ حالت کا شخص جسکو ترک شاستر کی خواہش ہو ان دونون بنا ہاے قانون کی حقارت کرے تو اوسکو بطور ناستک (مرتد) کے اور ایسے شخص کے جو الہام کی توہین کرتا ہو ایمان دار لوگ اپنی منڈلی (گروہ) سے باہر کردین (۳) پس دھرم شاستر کے بلا شبہ اعلیٰ ماخذ اور اصل یہی دو ہین - اول سُرتی دوم سمرتی لیکن عملاً صرف سمرتی ہے -

مصنفان سمرتی کے نام -

دفعہ ۳۴ یاگو الک منی نے اپنی سنہیتا مین سمرتی

(۱) دفعہ ۲ فصل ۳ (سمرتیان) باب اول شرح دھرم شاستر مولفہ سروہنی -

(۲) دفعہ ۲ شرح مذکور -

(۳) کتاب منو ترجمہ جونس صاحب باب ۲ دفعہ ۹ و ۱۰ و ۱۱ -

لکھنو والے رشیون کے نام حسب مندرجہ ذیل لکھے ہین - (۱) منو (۲) اتری (۳) وشنو-
(۴) ہرتیا (۵) یاگولک (۶) اوسانا (۷) انگیرا (۸) یاما (۹) اپسٹم ہاس (۱۰) شام ورگ
(۱۱) کاتاین (۱۲) برہسپتی (۱۳) پراسر (۱۴) بیاس (۱۵) شنکہ لکیتا (اؔ) - (۱۶)
دکشا (۱۷) گوتم (۱۸) ستہاتاپ (۱۹) وشیشتا (۲) - گرودہابران مین بھی یہ ہی نام
سمرتیان تصنیف کرنیوالون کے درج ہین - (۳) پراسر نے بھی یہ ہی نام لکھے ہین لیکن
- یاما - برہسپتی اور بیاس کا نام نہین لکھا اور کاشیپ اور گارگیا اور پراجیتا
کے نام اضافہ کئے ہین (۴) - پدم پران مین سوائے اتری کے کل نام مندرجہ بالا درج کرکے
مفصلہ ذیل مصنفان سمرتی کے نام اور لکھے ہین - (۲۰) مارکنڈی (۲۱) بلاستیا (۲۲) پراچیتا
(۲۳) بھرگو (۲۴) نارد (۲۵) کاسیپ (۲۶) ویسوا میترا (۲۷) دیول (۲۸) شیاسرنگا
(۲۹) گارگیا (۳۰) بودھاین (۳۱) پای تھینا سی (۳۲) جابلی (۳۳) سمنتا (۳۴)
پراکسارا (۳۵) لاوگاکشی (۳۶) کتھومی - (۵) ویرمترودی مین اٹھارہ سمرتیون کے
مصنف اور اٹھارہ اوپ سمرتیون کے مصنف جن بزرگون نے سمرتیون پر آیندہ کی مصلحت
سے کتابین لکھی ہین اونکی کتابین اوپ سمرتی کہلاتی ہین) حسب ذیل لکھی ہین -
(۱) منو (۲) برہسپتی (۳) دکش (۴) گوتم (۵) یاما (۶) انگیرا (۷) یوگیسور (۸) پرچیتش
(۹) ستہاتاپ (۱۰) پراسر (۱۱) شام ورگ (۱۲) اوسانا (۱۳) سنکہ (۱۴) لکہیت
(۱۵) اتری (۱۶) وشنو (۱۷) اپستمبہا (۱۸) ہرتیا - یہ اٹھارہ سمرتیون کی مصنف ہین
(۱) جابلی (۲) ناجیکت (۳) اسکند (۴) لاوگاکشی (۵) کاسیپ (۶) بیاس (۷)
سنتکمار (۸) سمنتا (۹) پی تامہ (۱۰) دیاگھرا (۱۱) کارشناجینی (۱۲) جاتوکرنے
(۱۳) کپنجل (۱۴) بودہاین (۱۵) کاناوا (۱۶) ویشوا مترا (۱۷) پای تھینیاسی (۱۸)

(اؔ) اس مین اختلاف ہے کہ سنکہ اور لکیتا دو شخص ہین یا ایک ہی شخص کے دو نام ہین بعض لوگ دو
کہتے ہین اور اکثر مصنفان کتب نے الفاظ شنکہ لکیتا لکھکر قول نقل کر دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ ایک شخص ہے یا دونون کے اقوال برابر ہین - دیکھئے نوٹ دفعہ ۵ منڈلک -
(۲) دفعہ ۵ باب اول حصہ اول دھرم شاستر منڈلک و دفعہ ۸ فصل ۳ (سمرتیان) باب اول
شرح دھرم شاستر مولفہ پنڈت سروہنی - (۳) دفعہ منڈلک
(۴) دفعہ ۹ ایضاً شرح مذکور (۵) دفعہ ۱۰ فصل ۳ سمرتیان باب اول شرح مذکور

گوبھیل- یہ اٹھارہ اوپ سمرتیون کے مصنف ہین — اور سواے اِن کے (۱) وشیشتا (۲) نارد (۳) سمنتا (۴) ویسو (۵) بلی تامہ (۶) کرشنا جیتی (۷) استی برت (۸) گار گیا (۹) دیول (۱۰) جمدگنی (۱۱) بھردواج (۱۲) بولستی (۱۳) پولہا (۱۴) کرتو (۱۵) اتری (۱۶) چھاگیلی (۱۷) مرنجی (۱۸) وچھ (۱۹) پارسکر (۲۰) رشیا سرنگا (۲۱) بیجواپ یہ اکیس رشی ہین جو کتابین انہون نے لکھی ہین وہ دھرم کہلاتی ہین اس لئے صرف سرسری نظر سے اُنکے اقوال کو معطل یا منسوخ نہین کیا جا سکتا ہی —(۱)

ہیماوری مین بھی اس کے قریب قریب رشیون کے نام درج ہین-(۲) نیل کنٹھ مصنف بیوہا میوکہ نے ۹۷ سمرتیون کے مصنفون کا نام لکھا ہی—

منوسمرتی سب سے زیادہ مستند ہے

دفعہ ۳۵ کل سمرتیون مین منو کی سمرتی زیادہ معتبر سمجھی جاتی ہی- برہسپتی کا قول ہی کہ وہ انضعان قانون مین منو کا درجہ سب سے اول ہی (۳) کیونکہ اوس نے اپنے مجموعہ مین ویدون کے کل مضامین کو درج کر دیا ہی اور جو کتاب قانون منو کے قانون کے خلاف ہو وہ قابل اعتبار نہین ہے- مجموعہ قوانین منو کی صرف کل مجموعہاے قوانین مین سب سے زیادہ تعظیم کی جاتی ہی بلکہ تقدس کے لحاظ سے بھی وہ ویدونکا ہم رتبہ ہے برہمن پر فرض ہے کہ کم سے کم اوسکو اپنی تمام عمر مین ایک دفعہ ضرور پڑھ لے — اگر کسی برہمن کے خاندان مین سات پشت تک منوسمرتی نہ پڑھی گئی ہو تو وہ خاندان جات سے خارج ہو جاتا ہی اور برہمن نہین رہتا ہی- عملاً ملک کے پنڈت زمانہ طالب علمی کے اختتام کے بعد باقاعدہ طور پر منوسمرتی کو پڑھا کرتے ہین اور اوس کے بعد درس وتدریس شروع کرتے ہین (۴)

مجموعہ منو کی طرز تصنیف

دفعہ ۳۶ مجموعہ منو مین جس طرز سے کہ مصنف کا ذکر ہے اوس سے ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ اوسکا وجود شخص فرضی تھا کیونکہ فضلا منو سے یہ درخواست کرتے ہین کہ ہمکو مقدس قوانین سے مطلع کیجیے اسپر منو اس امر کے بیان کرنے کے بعد کہ ہم برہماکی

(۱) ویرمترودے باب اچار دیکھئے دفعہ باب اول دھرم شاستر منڈلک- (۲) ہیماوری دان کھنڈ صفحہ ۵۲۷-۵۲۰- (۳) منو فی الحقیقت سب سے پہلا مقنن ہے وہ خود کہتا ہی کہ میرے دادا برہما نے وید سے دھرم شاستر مرتب کرکے پہلے مجھکو سکھایا اور مین نے اوسکو یاد رکھکر اپنے بیٹے مریچی وغیرہ مینون ہمکو سکھایا دیکھئے اقوال منو (یہ اقوال بیوسنہا چندریکا کے دیباچہ سنسکرت مین درج ہین)
(۴) دفعہ ۱۱ فصل ۳ (سمرتیان) باب اول شرح مذکور-

اولادھین پیدایش عالم کا بیان کرتے مین اور کہتے ہین کہ مجموعہ قوانین ہمکو برہما نے سکھلائے ہین اور اوسی نے دس فاضلون کو بتایا تھا اور پہر بھرگو سے کہتے ہین کہ تم اسکا اعادہ کرو اسکو بعد بھرگو نے باقی کتاب کا اعادہ کیا ہے یہ بھرگو اون دس فاضلون مین تھا (۱)

منو کا فرقہ اور اوس کے سوتر

دفعہ ۳۷ مختلف چرانا دُن (فرقون) مین سے ایک فرقہ منا وُ نام کا تھا جو ایک سلسلہ سوتر کی تعلیم دیا کرتا تہا جسکا نام منا وا سوتر تھا — بدقسمتی سے اس فرقہ کے دھرم سوتر گم ہو گئے مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ موجودہ مجموعہ اونہین پر مبنی تھا - (۲)

مجموعہ منو کے خلاصے -

دفعہ ۳۸ یہ کہا جاتا ہے کہ مجموعہ منو کا یکے بعد دیگرے تین مرتبہ خلاصہ کیا گیا ہے - نارد کے دیباچہ مین لکھا ہے کہ ابتداءً مجموعہ منو مین ایک لاکھ اشلوک اور ایکہزار باب تھے نارد نے بارہ ہزار اشلوکون مین اوسکا خلاصہ کیا اور اوس کے بعد سوماتی نے چار ہزار اشلوک قایم رکھے - اسوقت جو مجموعہ موجود ہے اوسمین دو ہزار چھ سو پچاسی اشلوک ہین اور غالبًا یہ تیسرا خلاصہ ہے - (۳)

دو منو ہین یا ایک -

دفعہ ۳۹ قانونی شرحون مین دو منو کا اکثر حوالہ دیا گیا ہے یعنے ایک بریدہ منو (پرانا منو) اور دوسرا برہی سپت (بڑا منو) - جو عبارتین کہ ان دونون منوؤن سے لی گئی ہین وہ ہمارے زمانہ کے موجودہ مجموعہ منو مین نہین ملتی ہین - اصل حقیقت یہ ہے کہ ایک ہی منو گزرا ہے جسکی کتاب ابتداءً جملون مین لکھی گئی تھی (۴)

یاگولک سمرتی منو کے بعد سب سے زیادہ قابل عزت سمجھی جاتی ہے

دفعہ ۴۰ یاگولک سمرتی کے اول اور دوم قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یاگولک متھلا مین تھے اور وہان متی لوگون کو دھرم شاستر کی تعلیم دیتے تھے - بعد منو کے مجموعہ کے اسی کی سب سنہیتاؤن مین زیادہ عزت کیجاتی ہے اور یہ زیادہ تر مکمل بھی ہے اسمین دھرم شاستر کے تینون باب یعنی — اچار اور — پرائشچت اور — بیوہار باختصار سلیس عبارت مین لکھے گئے ہین اسمین (۱۰۲۳) بچن (اقوال) ہین لیکن انہین مین کل احکام دھرم شاستر بیان کئے گئے ہین اسیوجہ سے

(۱) دفعہ ۱۲ شرح مذکور - (۲) دفعہ ۱۳ - ایضًا

(۳) دفعہ ۱۴ - ایضًا (۴) دفعہ ۱۵ - ایضًا اس کے ساتھ دفعہ ۲۹ کتاب ہذا دیکھو -

اس کتاب کا بہت رواج ہوا - اس کی کئی شرحین ہین جو ویشواروپ - سکپانی - دیوابودھا اپرادتیا - اور وگیانیشر نے لکھی ہین - ویشواروپ کی شرح مفقود ہو گئی ہے اور وگیانیشر کی شرح جسکا نام متاکشرا ہے سوائے بنگالہ کے کل ہندوستان مین مستند اور واجب التعمیل قانون سمجھی جاتی ہے (۱) ہمارے زمانہ مین یاگولک سمرتی کا ترجمہ کمال لیاقت اور محنت سے انریبل راو صاحب ویشوا ناتھ منڈلک نے کیا ہو جنکے علم و فضل کا سب کو شکر گزار ہونا چاہئے -

منو اور یاگولک کے بعد نارد کی سمرتی زیادہ اعتبار کے قابل ہے -

دفعہ ۴۱ سوائے مذکورہ بالا دونون سمرتیون کے دیگر کامل نظم کی سمرتیون مین قانونی خیال کے لحاظ سے نارد کی سمرتی سب سے زیادہ معتبر ہے یہ سمرتی بالتصریح ایک قانونی رسالہ ہو اور اس فاضل نے اپنی ذہانت اور ہنرمندی سے ایک باترتیب و سلسلہ وار قانون بنایا ہے اخلاقی و مذہبی مسایل اور فیلسوفانہ بحثین اس قانونی رسالہ مین نہین ہین - اس کا ترجمہ پروفیسر جالی صاحب نے کمال لیاقت سے کیا ہو (۲)

سوائے منو و یاگولک و نارد کے اور بھی سمرتیان ہین -

دفعہ ۴۲ سوائے سمرتی ہاے مذکورہ بالا کے اور بھی سمرتیان ہین - اتری منی کی سنہیتا نظم مین ہو اور اوس کی عبارت بہت سلیس اور صاف ہو -

۱ - بشنو اور ہرتیامنی کی کتابین نظم و نثر مین ہین اور دونون کا خلاصہ نظم مین موجود ہے
۲ - اوساناہی کی سنہیتا نظم مین ہو اور رودہ اور اوسکا خلاصہ ابتک موجود ہو -
۳ - انگیرا نے بہتر اقوال مین ایک سنہیتا لکھی ہے -
۴ - یاما نے جو سنہیتا لکھی تھی وہ بہت چھوٹی ہو صرف ایکسنوا شلوک مین ہو -
۵ - آپستمبھا نے نثر مین ایک سنہیتا لکھی ہے ز‌دا اور اوسکا خلاصہ جو نظم مین ہے ابتک موجود ہے -
۶ - سمبرت کی سنہیتا نثر مین لکھی گئی ہے اوسکا ایک خلاصہ نظم مین پایا جاتا ہو -
۷ - کاتیاین کی سنہیتا وسیع اور صاف ہو -
۸ - برہسپتی کی برہیت (بڑی) سنہیتا کے وجود کا پتہ نہین ہے لیکن اوسکا خلاصہ

(۱) دیکھیے دیباچہ بیوستھا چندریکا - و دفعہ ۱۷ شرح دھرم شاستر مولفہ پنڈت بھرومنی -
(۲) دفعہ ۱۷ و ۱۸ - ایضاً - شرح مذکور

موجود ہے۔

۹ - پراسر منی کی ایک سنہیتا لکھی ہوئی موجود ہو وہ آچار اور پرایشچت کے باب مین ہو۔

۱۰ - بیاس منی کی بھی ایک سنہیتا دھرم شاستر مین لکھی ہوئی موجود ہو یہ پران کے مشہور مصنف مین۔

۱۱ - سنکہ اور لکہت نے بھی نثر مین سنہیتا لکھی ہے جسکا خلاصہ نظم مین کیا گیا ہو۔ ان دونون بھائیون کی جدا جدا لکھی ہوئی سنہیتائین بھی موجود ہین۔

۱۲ - دکشا کی سنہیتا نظم مین اور بہت مختصر ہے۔

۱۳ - گوتم منی کی ایک بہت اچھی سنہیتا موجود ہو اس کے بہت اقوال گوتم کے باپ یعنی بنای ورتکا رگوتم منی کے اقوال سمجھکر نیا اون مین نقل کئے گئے ہین

۱۴ - ساتا تپ منی نے پرایشچت کے باب مین ایک سنہیتا لکھی جسکا خلاصہ نظم مین اب تک موجود ہے۔

۱۵ - وشیشتا کی سنہیتا نظم ملی ہوی نثر مین ہے مگر وہ بہت ہی کم یاب ہو۔

۱۶ - کشپ ۱۷ - کپیل ۱۸ - لبنو استر ۱۹ - بودھا ۲۰ - بودھاین ۲۱ بھرگو ۲۲ - بھردواج ۲۳ - لوہت ۲۴ دیول ۲۵ - اسغولاین ۲۶ - ہرنوکیشی ۲۷ شونک ۲۸ - پرجاپتی ۲۹ سانڈیلہ منیون کی سنہیتائین بھی موجود ہین بعض نظم مین اور بعض نثر مین اور بعض نظم و نثر دونون مین ہین۔ اور ہمینو کی سنہیتائین مفقود ہین لیکن اونکے اقوال دھرم شاستر کی کتابون مین پائے جاتے ہین لیکن یہ ایسی کتابین ہین کہ ان مین تمام مسائل کیا اکثر بھی نہین ملی اسواسطے علمار کی رائے مین یہ نا مکمل اور ناقص ہین اور سب سے زیادہ مکمل منو اور اوسکے بعد یاگولک اور اوسکے بعد نارد کی سنہیتا ہین۔ (۱)

سمرتیان کب لکھی گئین

سمرتیان کس زمانے مین لکھی گئین۔

دفعہ ۳۴ ٹھیک طور پر یہ تو معلوم نہین ہو سکتا کہ سمرتیان کس زمانے مین لکھی گئین لیکن اون کے باہم مقابلہ کرنے سے یہ معلوم ہو سکتا ہو کہ کون کس سے پہلے لکھی گئی۔ اس بات کا خیال کرنے کی ایک مستحکم

(۱) دیباچہ بیوستھا چندریکا۔

وجہ ہے کہ نظم کی سمرتیان جیسی کہ منو اور یاگولک اور نارد کی سمرتیان ہین ضرب المثل (۱) سمرتیون کے بعد تصنیف ہوئی ہین - یہ صحیح ہے کہ گوتم اور بودہاین اور وشیشتا نے منو کا ذکر کیا ہی لیکن اوس کی جن عبارتون کا حوالہ دیا ہی وہ ہمارے زمانہ کے موجودہ مجموعہ منو مین نہین ہین بلکہ اس سے بہی زیادہ یہ امر ہے کہ موجودہ مجموعہ مذکور مین بعض مسائل ایسے درج ہین جو بالکل اون مسائل کے خلاف ہین جنکا حوالہ بودہاین نے دیا ہی - وشیشتا نے قانونی مسائل مین سند آ منو کی جن عبارتون کا حوالہ دیا ہی اون مین دو عبارتین موجودہ مجموعہ مین ہین لیکن ایک اشلوک ایسی بحر مین ہے جسکا استعمال موجودہ مجموعہ مین نہین کیا گیا ہے - ان واقعات سے ثابت ہوتا ہی کہ موجودہ مجموعہ نظم وہ نہین ہے جسکا حوالہ گوتم و بودہاین اور وشیشتا نے اپنی تصانیف سوتر مین دیا ہی - (۲)

ضرب المثل سمرتیون کی تصنیف کا زمانہ - **دفعہ ۴۴** ایک مین دوسری کا حوالہ مندرج ہونے سے سمرتیون کی تصنیف کا زمانہ غالبًا مندرجہ ذیل ترتیب سے ہی یعنی اول کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری و علیٰ ہذا القیاس لکہی گئی ہے - (۳)

۱ - گوتم جسکا حوالہ بودہاین اور وشیشتا نے دیا ہی -
۲ - بودہاین -
۳ - ہریتا جسکا حوالہ آپستمبہا اور وشیشتا نے دیا ہی -
۴ - آپستمبہا نے مسائل گوتم اور بودہاین کی تردید کی ہے -
۵ - یاما جسکا حوالہ وشیشتا نے دیا ہے -
۶ - وشیشتا -
۷ - سنکہ جسمین اختلاف ہی کہ لکہت اسی کا نام ہی یا سنکہ اور لکہت دو شخص ہین
۸ - پراسر -

نظم سمرتیون کا زمانہ تصنیف **دفعہ ۴۵** یہ پہلے بیان ہو چکا ہی کہ غالبًا نظم مین سمرتیان بعد مین تصنیف ہوئی ہین - محققین علماء یورپ کی راے منو کے زمانہ کی نسبت بہت مختلف ہی مگر بات یہ ہی کہ مجموعہ مذکور مین بہت کچھ ترمیمین ہوئی ہین اور اسقدر عبارتین

(۱) ضرب المثل سمرتیان وہ سمرتیان کہلاتی ہین جنکی عبارتین مقولون یا اصول یا دلیل یا ضرب المثل کے طور پر استعمال کیجاتی ہین - (۲) دفعہ ۱۹ شرح مذکور (۳) دفعہ ۲۰ ایضًا

زمانہ مابعد مین داخل کردی گئی ہین کہ جس سے اوسکا زمانہ تصنیف دریافت کرنا ناممکن ہو لیکن اس مین کچھ شک نہین ہو سکتا ہو کہ نظم سمرتیون مین منو کا مجموعہ سب سے پرانا ہو — اگر سلیقہ ترتیب و تقسیم مضامین کو علمی ترقی کا غیر متبدل معیار سمجھ لین تو مجموعہ یاگولک مین بہ نسبت منو کے زیادہ ترقی معلوم ہوتی ہے اور نارد کا مجموعہ تو بلحاظ ترمیم و ترتیب کے دونون پر ترجیح رکھتا ہے — سر ولیم جونس مترجم مجموعہ منو کہتے ہین کہ منو کے طرز تحریر مین ایک ایسی بلند پروازی ہے جس سے عبرت انگیز خیال دلمین پیدا ہوتے ہین — مگر منو کی تصنیف مین تمام معاملات دینی اور دنیاوی کے مسائل اور فلسفی مسائل اور اخلاقی مسایل اور قانونی اقوال مخلوط ہین — جہان بادشاہ کے اختیارات کا ذکر ہے وہین اوس کے ساتھ چند ہدایتین کھانا کھانے کی نسبت بھی بیان کی گئی ہین — اور قانون قمار بازی اور قانون وراثت پر ایک ہی جگہ بحث کی ہو — منو نے قانون کے اٹھارہ نام بیان کئے ہین لیکن اونکی تفصیل کے ذکر کرنے مین اوس نے ترتیب کی پابندی نہین کی (۱)

یاگولک کا مجموعہ زیادہ باترتیب ہے —

دفعہ ۴۶ یاگولک سمرتی زیادہ باترتیب ہے وہ زیادہ تر منو کے مجموعہ پر مبنی ہے اور اکثر مقامون مین تو سوا ے تبدل و تغیر الفاظ کے اور کچھہ بھی نہین ہے — لیکن سلیقہ ترتیب کی ترقی کی نشانیان اوس سے صاف عیان ہوتی ہین — اس کی نسبت ڈاکٹر ویبر کہتے ہین کہ ترقی کا یہ کافی ثبوت ہو کہ مضامین کی ترتیب و تقسیم زیادہ درست ہو اور گیس (روغنی) اور سیارون کی پرستش کی ہدایت کی گئی ہے اور اوقاف کی دستاویزون کو دہاتون کے پترون پر کہودنے کا مشورہ دیا گیا ہے اور مندرون کے انتظام کا طریقہ مسلسل بتایا ہے ان سب باتون سے صاف ظاہر ہے کہ یہ مجموعہ منو کے بعد لکہا گیا ہے — اور جو فرقہ بودہ کی حجتون کے جوابات دے گئے ہین وہ اسمین صاف الفاظ مین درج ہین جو مجموعہ منو مین مشتبہ ہین — اون مضامین سے جو دونون مجموعون مین یکسان ہین معلوم ہوتا ہو کہ یاگولک نے صحت اور سمجھنے کیطرف ترقی کی ہو اور جہان دونون مین اختلاف ہو وہان یاگولک کی راے صاف تجھلی معلوم ہوتی ہے (۲)

(۱) دفعہ ۲۱ — ایضا

(۲) ویبر صاحب کی تاریخ علم ادب زبان سنسکیرت صفحہ (۲۸۱) دیکھئے دفعہ ۲۳ شرح دہرم شاستر مذکور —

نارد سمرتی کا زمانہ

دفعہ ۴۷ نارد کی سمرتی یاگولک کے بعد تصنیف ہوئی ہے — اسباب سے کہ فرقہ بودہ کا ذکر نارد سمرتی مین کہین نہین ہے پروفیسر جالی صاحب مترجم نارد نے یہ نتیجہ نکالا ہو کہ یہ سمرتی ایسے وقت مین تصنیف ہوئی تھی یا اپنی موجودہ شکل مین لائی گئی تھی جبکہ برہمنون کے فاتح حملون نے بودہ کے مذہب کو مغلوب کردیا تھا یا یہ کہئے کہ اوسوقت تیار ہوئی تھی جب برہمنون کا مذہب پہر از سر نو بخوبی جاری و مروج ہوگیا تھا- یہ فرض کرکے کہ خاموشی بے وجہ نہین ہے یہ نتیجہ نکلتا ہو کہ فاضل نارد نوین- یا دسوین صدی مین گذرا ہو- یہ بات بلا کسی شک کے ہے کہ شرحون اور خلاصون کے زمانے سے پہلے ہی نارد کی تصنیف مستند سمجھی جاتی تھی- یہ گمان ہرگز نہین ہوسکتا ہو کہ نارد میدہاتھی- یا بھوج دیو- یا وِیشوار وپ یا وگیانیشر شارحین سمرتیون کا ہم عصر تھا—(۱)— نارد سمرتی کی ایک شرح آسا ہایا نے لکھی ہے آسا ہایا غالبا میدہاتتھی کا لقب ہو- اگر یہ صورت ہو تو نارد سمرتی میدہاتتھی کے زمانہ یعنی نوین صدی عیسوی کے قبل ہی مستند سمجھی جاتی تھی- لفظ دنیار جو نارد سمرتی مین استعمال ہوا ہو اس کی شرح آسا ہایا نے لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ سکہ دینار شامی بادشاہون کے زیر حکومت پہلی صدی عیسوی کے قبل ہندوستان مین رائج ہوا تھا اس لئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس صدی مین نارد نہین ہوا بلکہ اس کے بعد اوسوقت ہوا ہو جب لفظ دینار ملک کی زبان مین جگہ پاچکا تھا اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتی ہین کہ اسوقت تک اوسکو اٹھارہ سو برس سے زیادہ نہین گذرے (۲)

بہت سمرتیان مفقود ہین بعض اون کے اشلوک اور کتابون مین نظر آجاتی ہین-

دفعہ ۴۸ دیول- وبرہسپتی- کاتیاین- ویاس کی سمرتیان مفقود و معدوم ہوگئی ہین اس زمانہ مین اون کے بعض بعض فقرے کہین کہین جو کتابون مین نقل کیے گئے ہین نظر آجاتے ہین- غالبا دیول سب سے پہلے اور برہسپتی اون کے بعد ہوا ہے اور چونکہ کاتیاین برہسپتی کا حوالہ دیتا ہے اور ویاس برہسپتی کا پوتا ہے اسواسطے ظاہر ہے کہ کاتیاین ویاس کے بعد ہوا ہے—(۳)

سمرتیون کی حقیقت دریافت کرنے کی کیون کوشش نہین کیجاتی ہے-

دفعہ ۴۹ اگر سمرتیون کی ایسی تحقیقات کیجاے جیسی مسلمانون نے حدیث کی صحت کی تحقیقات کی ہے

(۱) دفعہ ۲۴- ایضا (۲) دفعہ ۲۴ و ۲۵ شرح مذکور (۳) دفعہ ۲۱- ایضا

تو یقین ہے کہ قانون ہنوز بہت سے پیچیدہ مسایل طے ہو جاتینگے - مگر ہند و عالمون نے اسطرف کبہی توجہ نہین کی — بلکہ توجہ نکرنے سے بہی بڑہ گئے - اونہون نے ہندؤن کے سہ تحقیقات کے باب ہی کو بند کر دیا جیسا کہ ہم پہلے لکہہ چکے ہین — علماے یورپ نے پرانے زمانہ کی تحقیقات مین بہت کچہہ کیا ہی لیکن اونکو بہت سی مشکلین درپیش ہین اہل یورپ برہمنون کے علم سینہ - اور اعداد اور طرز خیال سے جو باشندگان ہند کی میراث مین چلے آتے ہین اور بڑے قیمتی تصور کئے جاتے ہین واقف نہین ہین — اور نہ وہ بلا سخت مشکلات کے حل کئے ہوئے واقف ہوسکتے ہین جنکا حل کرنا محال سمجہنا چاہیئے یہان تک کہ بیچارے علماء یورپ کو پرانی قلمی کتابون کے پڑہنے مین بہی سخت سخت دقتین پیش آتی ہین مگر سچ یہ ہے کہ ان جوانمردون نے باوجود ان مشکلات کے بہی بہت کچہہ کامیابی کے ساتھہ تحقیقات مین ترقی کی ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ جس کام کو علماء یورپ نے اوٹھایا ہی اوسکو ملک کے بڑے بڑے پنڈت ہی انجام کو پہونچا سکتے ہین —

پران اور تنتر

پران اور اوپ پران

دفعہ ۵۰ اٹھارہ اصل پران اور اٹھارہ اوپ پران ہین جو اصل پرانون پر لکہی گئی ہین اور سب لوگ پر اون کے موافق ہی نیک کام انجام دیتے ہین اور اونکی تفصیل مطابق دو پرانونکے حسب ذیل ہے

نام پران	اشلوک مطابق بہاگوت پران	اشلوک مطابق مچہہ پران
۱ برہم پران	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۲ پدم ”	۵۵۰۰۰	۵۵۰۰۰
۳ وشنو ”	۲۳۰۰۰	۲۳۰۰۰
۴ سیو ”	۲۴۰۰۰	الف
۵ بہاگوت ”	۱۸۰۰۰	۱۸۰۰۰
۶ نارد ”	۲۵۰۰۰	۲۵۰۰۰
۷ مارکنڈیی ”	۹۰۰۰	۹۰۰۰
۸ اگنی ”	۱۵۴۰۰	۱۶۰۰۰

الف مچہہ پران مین سیو کے بجائے وایو لکہا ہی لیکن اشلوکون کی تعداد یہی ہے —

بھویش پُران	۱۴۵۰۰	۱۴۵۰۰
۱۰- برہم دیورت پران	۱۸۰۰۰	۱۸۰۰۰
۱۱ لینگ 〃	۱۱۰۰۰	۱۱۰۰۰
۱۲ واراہا 〃	۲۴۰۰۰	۲۴۰۰۰
۱۳ اسکند 〃	۹۱۱۰۰	۸۱۱۰۰
۱۴ وامن 〃	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۱۵ کورم 〃	۱۷۰۰۰	۱۷۰۰۰
۱۶ مچھہ 〃	۱۴۰۰۰	۱۴۰۰۰
۱۷ سوپرن یعنے گردو	۱۹۰۰۰	۱۹۰۰۰
۱۸ برہمانڈ	۱۲۰۰۰	۱۲۲۰۰

ان کی تفصیل وتشریح مدبھاگوت اسگند ۱۲- باب ۱۳- اشلوک ۸-۴ اور کاسی کنڈ باب ۲ اول کی ٹیکا (شرح) مین اور ہیما دری کے دان کھنڈ صفحہ ۵۳- ۵۴ - اور چورٹیکا بھاگوت اورگنیش پران وغیرہ مین بھی بہت زیادہ درج ہے اور ولیشوا ناتھ منڈلک کی کتاب مین بھی طوالت کے ساتھ انکا بیان کیا گیا ہے ہمنے اس کتاب کی غرض کے واسطے جسقدر کافی سمجھا درج کیا ہے-

ویداور سنہیتا کے بعد پران مستند ہین اور پانچوان وید تصور کیے جاتے ہین-

دفعہ ۵۱ سرتی اور سمرتی کے بعد وقعت وسند مین پران ہین جو کتب دینی کے ضمیمے تصور کیے جاتے ہین اور اس حیثیت سے وہ پانچون وید ہین (۱) اسکی تائید یاگولک رشی کے اس قول مقدس سے ہوتی ہے ویدمعہ پرانن اور نیائے اور میمانسا اور دھرم شاستر اور وید انگون کے چودہ مقام (ذریعہ) علم وفرض کے ہین (۲)

رواج کی بنا پرانن پر ہو اسوجہ سے رواج سب پر مرجح ہو-

دفعہ ۵۲ زمانہ حال مین رواج کو سب پر ترجیح ہے کیونکہ اوسکو بنا پرانن اور نبجرا تر اور تنتر ہین ترمصر مصنف ویرمترودے کہتے ہین کہ نبجراتر کا درجہ سمرتی کی برابر ہے اور سب لوگ بھی اسی بات کو مانتے ہین خصوصًا ویشنو فرقہ کے لوگ

(۱) کولبروک صاحب کی تحریرات متفرق جلد ا صفحہ ۱۲ (۲) دہرم شاستر منڈلک صفحہ-۱۵۸-

کتاب نسترسار مولفہ مہامہوپادیا کرشنا نند واگیش بہٹاچاری مین ۶۰ تنتر درج ہین اور ایشیاٹیک سوسائیٹی کلکتہ کی فہرست مین جو ۱۸۳۰ء مین مرتب ہوئی تہی ۱۱۴ تنترون کے نام درج ہین اور اس سے بہی زیادہ ڈاکٹر راجیندر لعل نے اپنی کتابمین درج کئے ہین اور ان سب کو ہنود بنیاد اچار سمجھکر اونہین پر عمل کرتے ہین - مثلاً آجکل لوگ نرنے سندہو اور سنسکار کسیتہ عمل کرتے ہین نرنے سندہو مین ۲۰ پران کی بنا پر کرم (کام) کرنے کا حکم ہے اور سنسکار کسیتہ مین ۲۸ پران اور تنترا و پنچراتر کی بنا پر حکم ہے لیکن پران کو ان سب پر ترجیح ہے اور پرانون کی کلام کو لوگ تسلیم کرتے ہین - (۱)

پرانون کے زیادہ معتبر ہونیکی وجہ

دفعہ ۵۳ چونکہ پران آچار (رواج) کی بنا ہین اس لئے زیادہ معتبر سمجھی جاتی ہین اور آچار رواج ملک اور رواج قوم یا رواج خاندان کو بہی کہتی ہین اور وہ بنای دہرم شاستر ہی اسیواسطے ہنود اقوال دہرم شاستر پر رواج کو ترجیح دیتے ہین اور شمرتیون مین رواج کو ترجیح دینے کا حکم دیا گیا ہے (۲)

شمرتیون کی تفسیرین اور تفسیرون کی شرحین اور فتاوے

شمرتیون کی تفسیرین لکھنے کا سبب -

دفعہ ۵۴ جس انقلاب کے ذریعہ سے کہ بودہ کا مذہب ملک سے اوٹہا یا گیا اور برہمنون کا مذہب جاری ہوا اوس نے آپس کے اختلاف کے نتیجون کو صاف ظاہر کر دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف فرقے باہم متفق ہو گئے اور اتفاق ہی مین قوت سمجھکر آپس کے سب جہگڑون کو ختم کر دیا اور سب لوگ جملہ پرانا کی کتابون کو یکسان مستند سمجھنے لگے - اس کے بعد یہ ایک اہم سوال اور کام پیدا ہوا کہ متضاد مسئلونکا کیونکر تصفیہ کرنا چاہئے - جماعت انتظامی کے سردار مختلف سمرتیون کے اختلافات کے مٹانے کو تیار نہو اسلئے تفسیر لکھنے والے عالمون نے اسکام کو اختیار کیا - اور علمار کی ذہانت کیلئے ایک نیا راستہ نکل آیا مفسرین کی ذہانت بجائے نئے فرقہ قائم کرنے کے اون فرقون کے اختلافات مٹانے کے ذریعے ہوئی جواون کے زمانہ مین موجود رہتے - (۳)

بہاگوری منی کی تفسیر منو شمرتی

دفعہ ۵۵ یہ معلوم ہوتا ہے کہ منو سنہیتا کی تفسیرین کئی

(۱) باب اول حصہ اول دہرم شاستر منڈلک (۲) باب اول حصہ اول دہرم شاستر منڈلک

(۳) دفعہ ۱-۵ فصل ۳ باب اول شرح دہرم شاستر مولفہ پنڈت سرومنی -

منیون نے لکھی ہین لیکن اب صرف ایک تفسیر بھاگوری منی کی لکھی ہوی موجود ہی اور کسی منی کی تفسیر نہین ملتی ہے۔ سواے منیون کے اور لوگون نے بہی منو کی تفسیرین لکھی ہین – (۱)

میدھا تتھی کی تفسیر منو۔

دفعہ ۵۶ میدھا تتھی نے جو تفسیر منو سمرتی کی لکھی ہی وہ اس قسم کی تصانیف مین سب سے پہلی ہے۔ اس تتین مفسر کی سوانح عمری اور زمانہ کی نسبت ہمکو اسیقدر واقفیت ہے کہ وہ بھٹا ہیرا سوامی کا بیٹا ہی۔ اسکی بڑی تصنیف کے بعض حصے گم ہوگئے اور وہ جاٹ بادشاہ مدن پال کے دربار مین مرتب کئے گئے۔ مدن پال بارہوین عیسوی صدی کے قریب کاستہانگر کا جو جمنا کے کنارے پر واقع ہے راجہ تھا – میدھا تتھی نے کماریلا کا حوالہ دیا ہے جو سنکرا سے پہلے گذرا ہے اور غالبًا ساتوین یا اٹھوین صدی عیسوی مین ہوا ہی – وگیانیشر۔ متاکشرا کا مصنف جو گیارہوین صدی مین ہوا ہی میدھا تتھی کا حوالہ ایسی تعظیم کے ساتھہ دیتا ہے جسکو قدیم مصنف مستحق ہین۔ گمان غالب یہ ہی کہ میدھا تتھی نوین صدی عیسوی مین گذرا ہے (۲)

کلوکا کی تفسیر منو سب سے بہتر اور بہت مستند و مشہور ہے

دفعہ ۵۷ میدھا تتھی اور گوبندراج و دہرنی دہر کی تفسیرین بہت معتبر و مقبول تھین لیکن کلوکا کی شرح ایسی مقبول ہوی کہ ان پہلی تفسیرون کا بالکل رواج اوٹھہ گیا لیکن میدھا تتھی سے اب بہی قانونی مسایل مین سند لیجاتی ہی کلوکا کی تفسیر کو پنڈت اسوجہہ سے بہت پسند کرتے ہین کہ اوسکا بیان مختصر اور مفید ہی اور خیالات بلند اور نظر عمیق ہے اور عبارت سلیس ہی یا منی کی سنہیتا کی شرح بہی اسی کلوکا نے لکھی ہی (۳)

سری کارا کی تصنیف

دفعہ ۵۸ سری کارا بہی بہت مستند مصنف تفسیر ہے اسکی کتاب مفقود ہوگئی ہے لیکن وگیانیشر مصنف متاکشرا اور جیمت واہن مصنف دا یے بھاگ اور نیز دیگر مصنفون نے اوس کے رایون کا حوالہ دیا ہی اور اون کی تردید مین بہت کوشش کی ہی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ ایک زمانہ مین سری کارا کی راے بڑی وقعت سے دیکھی جاتی تھی – (۴)

مجموعہ منو کی شرحین

دفعہ ۵۹ شاین اچاریا کی لکھی ہوی مادہوی ٹیکا (شرح) نندراج کی لکھی ہوی منو ٹیکا (شرح) جسکا نام نندراج کرت ہی مرہٹی ملک اور کرناٹک مین بہت مروج ہی – منو رتھہ چندریکا نام کی منو کی ٹیکا بہی بہت مشہور ہے۔ سری دہرا اچاریا نے اپنی کتاب اسمریتی سا

(۱) دیکھئے دیباچہ بیوسنا چندریکا –

(۲) دفعہ ۲ سے شرح مذکور –

(۳) دفعہ ۳ ایضًا شرح مذکور –

(۴) دفعہ ۴ ایضًا شرح مذکور –

مین کام دہینو نام کی منو کی ٹیکا کے بہت فقرے اکثر موقون پر نقل کئے ہین۔ (۱)

یاما اور ویشنو اور گوتم کی سنہیتا کی تفسیرین۔

دفعہ ۶۰ یاما منی کی سنہیتا کی تفسیر منو سمرتی کے مشہور مفسر نے لکھی ہے۔ اور ویشنو کی سنہیتا کی تفسیر نند پنڈت نے لکھی ہے جسکا نام ویجینتی ہے۔ اور پنڈت مذکور نے پراسر منی کی سنہیتا کی بہی تفسیر لکھی ہے۔ گوتم کی سنہیتا کی تفسیر ہردت اچاریا نے لکھی ہے۔ یہ ہردت دراوڈ کے رہنے والے تھے اور بہت کتابون کے مصنف مشہور ہین۔ جس کتاب مین ہردت نے اور اسمرتیون کی صحت کی تحقیق اور بحث کی ہے اوسکا نام بہی متاکشرا ہے۔ (۲)

نارد کی سنہیتا کی تفسیر۔

دفعہ ۶۱ اگرچہ راجہ بردوا کی کتاب بردوار اجیہ جو درحقیقت ایک نبند ہن گر کہتہ (وہ فتاوی جو کسی غیر منی نے لکہا ہو) ہے لیکن چونکہ وہ نارد کی سنہیتا پر مبنی ہے اس لئے اوسکو نارد سنہیتا کی تفسیر کہہ سکتے ہین یہ کتاب دراوڈ مین مستند سمجہی جاتی ہے (۳)

دہارشر کی وقعت

دفعہ ۶۲ ایک زمانہ مین دہارشر کی کتاب کی بڑی شہرت تہی لیکن سمرتی کارا کی کتاب کیطرح یہ بہی مفقود ہو گئی۔ دہاریشر کی کتاب وگیانیشر کی تصنیف سے تہوڑے ہی عرصہ پہلے تصنیف ہوی تہی وگیانیشر بغرض تردید دہاریشر کی رایون کا حوالہ دیتا ہے (۴)

یاگولک سمرتی کی تفسیر جو ویشوا روپ نے لکہی۔

دفعہ ۶۳ یاگولک کی سمرتی کی تفسیر سب سے پہلے ویشوا روپ نے لکہی ہے مگر یہ بہی مفقود ہو گئی۔ وگیانیشر ویشوا روپ کا بظاہر شاگرد معلوم ہوتا ہے لیکن اپنی کتاب متاکشرا کے دیباچہ مین اوسنے اپنی اوستاد کی کتاب کی نسبت مندرجہ ذیل الفاظ لکہے ہین۔ مجموعہ یاگولک جسکے معنی ویشوا روپ نے سخت زبان اور پریشان طرز مین بیان کئے ہین اب مین اوسکا ایسے صاف اور مختصر طور پر خلاصہ کرتا ہون جسکو بچے بہی سمجہہ سکین۔ جمیتواہن (۵) ذاتی رایون کی تائید کی غرض سے ویشوا روپ کی کتاب کا

(۱) دیکہئے دیباچہ بیو سمتا چندریکا۔ (۲) ایضاً

(۳) ایضاً (۴) دفعہ ۵ تا ۶ شرح مذکور

(۵) دیکہئے دایا بہاگ باب ۴ فصل ۲۔ فقرہ ۵ و باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ (۲۹) و فصل ۵ فقرہ ۔ ۱۲ ۔

بعض مقامات مین حوالہ دیا ہے۔(۱)

بہار وجی | **دفعہ ۶۴** متاکشرا مین ایک مصنف کا ذکر ہی جسکا نام بہار وجی ہی لیکن اوس کی تصنیفات کا حال کچھہ نہین معلوم (۲)

متاکشرا یعنی یاگولک سمرتی کی تفسیر ہے۔ | **دفعہ ۶۵** تفسیرون مین سب سے بہتر و معتبر کتاب وگیانیشر جوگی کی کتاب (۳) متاکشرا ہی جو یاگولک سمرتی کی تفسیر ہے بنگالہ مین بھی اسکو مستند جانتے ہین مگر جسطرح سے کہ سوائے بنگالہ کے اور تمام ممالک ہند مین مستند ہے ویسی بنگالہ مین نہین ہی بنگالہ مین اسپر دایابھاگ مرجح ہی اور باقی کل ہندوستان مین متاکشرا مستند اور واجب التعمیل قانون تسلیم کیجاتی ہی الا بعض مسائل مین بعض بعض ملکون کی خاص خاص کتابین اسپر مرجح تصور کیجاتی ہین۔ جیساکہ آگے بیان کیا جائیگا۔(۴)

متاکشرا کے مصنف کا حال۔ | **دفعہ ۶۶** وگیانیشر مصنف متاکشرا نے اپنی کتاب مین اپنی نسبت مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہین جس سے اس فضیلت شعار بے مثل فاضل کے خیالات اور فروتنی معلوم ہوتے ہین:- مین پدمانابھا بھٹا کا بیٹا ہون جو کہ بہارد واج کے خاندان سے تھا۔ مین فقیر ہون اور دنیا کے معاملات سے لگاو نہین رکھتا۔ مین نے اپنے اپکو خدائے عزوجل کی عبادت کے لئے وقف کر دیا ہی۔ مین ایک شخص (ویشواروپ) کا شاگرد ہون جو اتم یانیک کے خطاب کا مستحق ہے۔ یاگولک کے مجموعہ کی شرح مین نے بہی لکہی ہے۔ ویشواروپ سے پہلے کبھی کسی فاضل مصنف نے مجموعہ یاگولک کی شرح لکھنے کا قصد نہین کیا۔ مین نے اپنی تصنیف مین معنی سلیس اور مختصر الفاظ مین بیان کئے ہین اور امید ہے کہ میری شرح صاحب غور لوگون کی نظر مین قابل غور نہایت ہوگی سر بردہ دنیا پر کوئی شہر کلیان کے مانند نہ کبھی ہوا ہی اور نہ ہی اور نہ ہوگا اور نہ کسی ملک نے بکرم سا بادشاہ جو اس شہر کا مالک ہے دیکھا ہے اور نہ سنا ہی۔ پنڈت وگیانیشر دوسرے عالم پنڈتون کے مقابلہ مین کمتر ثابت ہوگا۔ خدا کرے یہ تینون (وگیانیشر اوسکا بادشاہ اور اوسکا وطن) جو کہ مثل کلپا لتیکا(۵) کے

(۱) دفعہ ۶- ایضاً شرح مذکور۔ (۲) دفعہ ۷- ایضاً شرح مذکور۔

(۳) ایک اسی نام کی اور کتاب ہے جو مہروت کی تصنیف ہے دیکھئے دفعہ ۱۰ کتاب ہذا۔

(۴) دفعہ ۹- ایضاً شرح مذکور- (۵) کلپا لتیکا اوس قوت کو کہتے ہین جسکو ہر چیز عطا کرنے کی قدرت ہے۔

ہین ہمیشہ قایم رہین"۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ وگیانیشر کلیان کا باشندہ تھا اور راجہ بکرم کے عہد مین تھا۔ دکن مین خاندان چالوکیا کے راجاؤن کا دارالسلطنت کلیان تہا۔ یہ شہر اب تک اسی نام سے مشہور و موجود ہی اور حیدرآباد دکن سے سو میل کے فاصلہ پر شمال و مغرب کی سمت مین واقع ہی۔ یہ بہت پرانا شہر ہے چالوکیون نے اپنے عہد مین اسکو بہت رونق اور شہرت دی تھی قصون اور گیتون مین بہی اس شہر کا ذکر ملتا ہے بادشاہان کلیان فخر کے ساتھ اسکو رفیع الشان محلون اور خوشنما تالابون سے آراستہ کیا کرتے تھے۔ محلون کے کہنڈر اب تک اپنی شان و شوکت کی شہادت دے رہے ہین اور خود عبرت کی تصویر بن گئے ہین اب بہی اوس کے بڑے بڑے تالاب سیاحون کی نظر مین دریا سے حیرت معلوم ہوتے ہین۔

وگیانیشر گیارہوین صدی عیسوی مین گذرا ہے۔

دفعہ ۷ — وکرم نام کے چند بادشاہ کلیان مین گذرے ہین اور اخیر کا بادشاہ سن ایکہزار چہتر سے گیارہ سو ستائیس عیسوی تک حکمران رہا اس کے عہد مین چالوکیا راج کا شباب تھا اس بادشاہ کی تاریخ کی متعلق بہت سی کتبے اور کہنڈر بہت کچھ بتلاتے ہین اونسے معلوم ہوتا ہی کہ ۱۰۸۸ع مین اوس نے خاندان پال کے راجہ بلوار اج پر غلبہ حاصل کیا تھا اور ۱۰۸۸ع مین دریاے نربدا کو عبور کر کے کنا ما اور دیگر شہرون کو فتح کیا تھا۔ وکرم کے ملک الشعرا بلھانا نے اٹھارہ سفرنامون مین وکرم کی فتوحات کا ذکر کیا ہی ملک الشعرا کے بیان کی روسے وکرم کے باپ نے راجہ بہوج کی دارالسلطنت دہار اکو فتح کیا تہا۔ چونکہ وگیانیشر نے دہاریشر کی کتاب کا حوالہ دیا ہی اس لیے کچھ شک نہین کہ جو وکرم اوسکا مربی تھا وہ خاندان چالوکیا سے اس نام کا اخیر بادشاہ تھا اس لیے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ وگیانیشر گیارہوین صدی عیسوی کے وسط مین گذرا ہی (۱) اور متاکشرا اوسی زمانہ مین تصنیف ہوئی ہی اور اس حساب سے متاکشرا کی عمر آٹھ سو برس کی ہی۔

متاکشرا کی زیادہ تر مروج ہونے کی وجہ

دفعہ ۸ — ہندوستان مین وگیانیشر کی کتاب متاکشرا کو زیادہ تر اس وجہ سے مستند سمجھتے ہین کہ وہ زیادہ تر عملی ہے اور یہ کچھ اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ زبردست بادشاہ کا مشیر تھا (۲)

(۱) دفعہ ۱۱ و ۱۲ شرح مذکور۔
(۲) ایضاً ۱۳ ایضاً

متاکشرا کی نسبت زمانہ حال کے عالمون کی راے

دفعہ ۶۹ متاکشرا کی نسبت کولبروک صاحب مترجم متاکشرا اور مارلی صاحب کی راے یہ ہے کہ یہ کتاب اپنی اہم قسم کتابون مین اعلی ترین تصنیف ہی نہین ہو بلکہ اوس کی مقبولیت اس سے ظاہر ہو کہ سب کتابون کے رقبہ ارضی سے اسی کے زیر حکم زیادہ تر ملک ہو جس زمانہ مین وگیانیشر نے یہ اعلی کتاب لکھی تہی اوس کا تعین نہین ہو سکتا ہے مگر پانسو برس سے زیادہ اور ہزار برس کے اندر کے زمانہ مین کسیوقت مین یہ کتاب لکھی گئی ہے بعض پنڈتون کا قول ہے کہ اس کے مصنف وگیانیشر یا وگیان یوگی مہاراجہ دہراج بکرماجیت (بکرمادت) کے منتری (وزیر) تھے بعد ازان پرم ہنس ہوکر اوس نے یہ اعلی ترین کتاب لکھی - جسمین اچار ویوہار اور پراشچت تینون باب مکمل ہین - الفاظ متاکشرا کے معنی نہ مطلب سے زیادہ لفظ نہ لفظون سے زیادہ مطلب اور نہ ضرورت سے کم مطلب نہ ضرورت سے زیادہ ہین فی الحقیقت یہ کتاب اسم بامسمی ہے اور ویسی ہی ہو جیسا کہ اوسکا نام ہو اور اوسپر یہ لطف ہو کہ بیان نہایت کافی اور شیرین اور عبارت سلیس ہے اور سلاست عبارت اور شیرینی زبان مین وہ ضرب المثل ہو - اچار کانڈ مین مصنف نے بڑی ہنرمندی دیکھای ہے - بقول بالو شامان چرن کے پرم ہنس نے پرم پنڈتای پرکاش کی ہو اور بحیثیت ٹیکا (شرح) سواے داے بہاگ کے سب پر ٹیکا ہو اور ہندوستان مین مکرم اور محترم کتاب ہو -

اپرارکا کی تفسیر یاگولک سمرتی -

دفعہ ۷۰ اپرارکا کی کتاب بہی یاگولک سمرتی کی تفسیر ہے گو بہت پرانی ہو مگر وشوا روپ اور وگیانیشر کے بعد کی ہو - کیونکہ اپرارکا یا اپارا دیتیا دیوشاہان خاندان سیلارا سے جنکا دار السلطنت تھانہ تہا یا شاخ کونکن سے تہا اور یہ سنہ ۱۰۳۰ء سے لیکر سنہ ۱۱۸۶ء تک وگیانیشر کے تہوڑے عرصہ بعد حکمران رہا اور اسی زمانہ مین یہ کتاب تصنیف ہوی ہوگی - اسکی رائین وگیانیشر سے بہت ملتی ہین بلکہ اوس کی بعض عبارتین وگیانیشر کے مسایل کی تشریح معلوم ہوتی ہین اس لیے متاکشرا کو صحیح طور پر سمجہنے کے لیے اوس سے بہت مدد ملتی ہے - دو دستاویزین ملی ہین جوکہ ظاہر مین سربیت اپارادیتیا دیو مالک کونکن کی طرف سے ہین ان دونون دستاویزون مین سنہ ۱۱۳۸ء کی تاریخ لکہی ہو - اور اس مین کچہہ شک نہین ہو کہ ان دستاویزون کا لکہنے والا کتاب مذکور کا مصنف تہا اسلیے تصنیف کا زمانہ اور مصنف کا نام ٹہیک معلوم ہوگیا - (۱)

(۱) دفعہ ۱۴ - ایضاً شرح مذکور -

دیو بودہ اور شلپھانی کی شرح یاگولک سمرتی پر

دفعہ ۱۷ دیو بودہ نے بہی یاگولک سمرتی کی شرح لکھی ہی اس کے فقرے بہی اکثر فتاوون مین منقول ہین - شلپانی کی کتاب دیپکلیکا بہی یاگولک سمرتی کی شرح ہے اور یہ کتاب متہلا اور بنگالہ مین معتبر سمجھی جاتی ہی شلپھانی متہلا مین پیدا ہوے تھو مگر بنگالہ مین جا رہے تھو - (۱)

پراسر سمرتی کی تفسیر مادہو یہ

دفعہ ۲۷ پراسر کی سمرتی کی شرح کا نام مادہو یہ ہے یہ کتاب بنارس اور غربی اور جنوبی ہند مین یکسان معتبر سمجھی جاتی ہی اس کے مصنف کا نام مادہو اچاریا اور لقب بحرالعلوم تھا مصنف نے اپنی شرح کے دیباچہ مین اپنی نسبت حسب ذیل الفاظ لکھو ہین :-

جو تعلق کہ انگیرا کو اندر سے تھا اور سوماتی کو نل سے اور میدہاتتھی کو سوکہیا سے اسیطرح مادہو بادشاہ بکا کا روحانی رہبر اور پولیٹکل وزیر ہے - سوکیرتی اوس کی مان کا نام ہی اور میاتہ اوس کے باپ کا نام ہی - فاضل سایانا اور بہوگ ناتہ اوس کے بہائی ہین - وہ خاندان بہاردواج سے اور یا جو وید کے ایک ساکہا کی تقلید کرتا ہی اور بودہاین کے سوترون کو اختیار کیا ہے " - اس سے صاف عیان ہی کہ وجیانگر کے تیسرے بادشاہ بکا کا جسکا زمانہ سلطنت سنہ ۱۳۳۶ع کے قریب شروع ہوا مادہو وزیر اعظم تھا - اس بادشاہ کا شجرہ نسب ایک کبتہ سے معلوم ہوا ہی جس کے ذریعہ سے اوس نے سنہ ۱۲۹۵ع مین ایک قطعہ زمین ہبہ کیا تھا - راجہ سنگاما کے پانچ بیٹے تہو (۱) ہری ہر - (۲) کاپا - (۳) - بکا راج - جو روی زمین کا بادشاہ ہوا - (۴) - مورا پا - (۵) - مدگاپا - ان پانچون حسین شاہزادون مین سب سے زیادہ مشہور بکا بادشاہ روی زمین تھا جس کی بہادری ایسی ہی نمایان تہی جیسی کہ ارجن کی پانڈون مین - اسی فاتح پادشاہ نے ویدیانگری (جسکا دوسرا نام وجیانگر ہے اور بیجانگر بہی کہتے ہین) کو مستقل دارالسلطنت قرار دیا - یہ ایک بہت فرخ بنیاد شہر ہی - اور تمام جہان کی فتح کے لیے مناسب موقع پر واقع ہوا ہے " -

ہری ہر اور بکا اور کاپا اور اون کے باپ کا نام مادہو اور سایانا اپنی کتابون مین لکھتو ہین - مادہو اور اوس کے سرپرستون کے حالات ایسی تحقیق اور استحکام کی ساتھ معلوم ہین کہ اوس مین شبہ کی مطلق گنجایش نہین ہے -

(۱) دیکھئے دیباچہ پرو سہتا چند ریکا -

شہر بجیانگر (وجیانگر) کے اب کہنڈر باقی رہ گئی ہین جو عبرت کا نقشہ اہل دنیا کو دکھا رہے ہین۔ سمستان اناگندی کے راجہ صاحب اپنے آپکو قدیم راجگان بجیانگر کی نسل سے بیان کرتے ہین یہ مکان ملک نظام مین اور حضور نظام کے تابع ہی (۱)

بحر العلوم مادہوا اور اوس کے بھائی سایانا کا حال —

دفعہ ۳۷ مادہو یا پیا مین پیدا ہوا جو دریاے تنگ بہدرا کے کنارے پر واقع ہی اوس کے کل حالات سی معلوم ہوتا ہی کہ وہ سنگاما اور اوس کے بیٹون بکی ہرا اور بگا کا وزیر اعظم تہا۔ مادہو نے نوے برس کی عمر مین وفات پائی اور وہ چودہوین صدی عیسوی مین پیدا ہوا تھا اور پندرہوین مین فوت ہوا۔ اس فاضل کا نام بلحاظ اوس کے علم و فضل اور سیاست ملک کی بہت مشہور ہے یہ ایسا مدبر وزیر تھا کہ اس نے سلطنت بجیانگر کو اسقدر مستحکم کر دیا تہا کہ وہ مدت تک سلاطین دکن کی رقابت کامیابی کے ساتہہ کرتی رہی۔ مادہو اور اوس کے بہائی سایانا کا نام اون مستند تصنیفات کے وجہ سے بہت مشہور ہے جو اونہون نے ویدا اور فلسفہ اور قانون اور صرف و نحو پر لکھی ہین —(۲)

استرینج صاحب اور رشاما چرن سرکار کی راے کی غلطی مادہویہ کی تصنیف کی نسبت —

دفعہ ۳۸ استرینج صاحب نے اپنی کتاب دہرم شاستر کے دیباچہ مین (۳) اور رشاما چرن سرکار ودیا بہوشن مولف بیوسہتا چندریکا —(۴) نے مادہویہ کی نسبت یہ لکہا ہی کہ یہ کتاب ودیا نگر (بجیانگر) کے راجہ کے وزیر ودیارنیہ سوامی کی لکھی ہوی ہی یہ راجہ ۱۳۱۳ و ۱۳۴۷ع کے درمیان موجود تھا مصنف موصوف نے اس کتاب مین اپنے بہائی مادہوا چاریا کا نام کتاب کا مصنف قرار دیکر لکہا ہی اسی سبب سے کتاب کا نام مادہویہ رکھا گیا ہے۔ کتاب مذکور کا آچار اور پرایشچت کانڈ پراسر کی سنہیتا پر مبنی ہے جسکی وہ شرح ہی اس سنہیتا مین بیوہار کی بابت احکام درج نہونے کیوجہ سے مصنف نے ایک عام یہ مقولہ راجہ کو چاہیئے کہ دہرم بانی کے مطابق راج کرے اپنی کتاب مین درج کرکے اس مقولہ پر تمام احکام بیوہار کے باب مین اس خوبی سے لکھے ہین کہ باوجود اس کے کہ کتاب مذکور کا بیوہار کانڈ کسی سنہیتا پر مبنی نہین ہے تاہم وہ بہت مقبول اور معتبر کتاب ہی اور اوسپر عمل ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ مادہو نے بہت سی کتابین عمدہ تصنیف کی تہین خصوصًا وید پر عمدہ اور مقبول کتابون کے لکھنے سے اوسکو بہگت لوگ جہا دیو کا

(۱) دیکھئے دفعہ ۱۵ — و ۱۶ — و ۱۷ — شرح مذکورہ (۲) دفعہ ۱۸ — شرح مذکور

(۳) اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۵ و ۱۶ — (۴) دیباچہ بیوسہتا چندریکا —

اوتار سمجھتے تھے جبکہ فضل وکمال مادہو کا اسقدر مسلم تھا کہ اوسکو بحر العلوم کا خطاب دیا گیا تھا اور اوسکے ہمعصر ذی علم نیک لوگ اوسکو اوس کی علم اور تصنیفات کی وجہ سے بھادرو کا اوتار سمجھتے تھے اور کوئی شہادت بھی اس کی نہین ہے کہ اوس کے بھائی نے اوسکے نام سے کتاب لکھکر اوسکو مصنف کتاب کا رتبہ بخشا یا کسی اور مصلحت سے مادہویہ کا مصنف اوسکو قرار دیا لہذا کوئی محقق بابو صاحب اور منصفی صاحب کی راے کو خواہ وہ سینہ بسینہ قصون پر مبنی ہو یا کسی اور دلیل پر قبول نہین کرسکتا ہے کیونکہ مادہویہ کا دیباچہ اور مادہوا چاریا کا فضل وکمال اسکی قبولیت کے مانع ہے - مادہو خود وزیر اعظم اور بادشاہ کا روحانی رہبر ہونا بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فاضل سایانا اور بہوگ ناتہہ اوسکے بھائی ہین - صحیح بات یہ ہی ہے جو ہمنے اوپر کی دفعات مین لکہی ہی کہ مادہویہ کا مصنف مادہو تھا نہ اوسکا بھائی —

دیونند بہٹا مصنف اسمرتی چندریکا و دت تک چندریکا —

دفعہ ۵۷ اسمرتی چندریکا جو جنوب ہند مین یعنی دراوڑ مین نہایت معتبر اور اعلی سند سمجھی جاتی ہے جیساکہ کولبروک صاحب نے لکھا ہے اس کتاب مین مصنف نے اپنے حالات بیان نہین کئے صرف اسیقدر لکھا ہے کہ اوسکا نام دیونند بہٹا ہی اور باپ کا نام کیشوا دتیا تھا - یہ قیاس کیا جاتا ہی کہ وہ جنوبی ہندوستان کا باشندہ تھا وہ دہاریشر اور ویشوا روپ اور وگیانیشر اور اپارارکا کا حوالہ دیتا ہے لیکن ان کے بعد کے کسی مصنف کا ذکر نہین ہے چونکہ مادہو بحر العلوم نے اسمرتی چندریکا سے عبارتین نقل کی ہین لہذا اسمین کچھہ شک نہین ہوسکتا ہے کہ دیونند چودہوین صدی عیسوی کی شروع مین گذرا ہی - کتاب دت تک چندریکا جو تبنیت کے باب مین ہے اسی دیونند کی تصنیف بیان کی جاتی ہے لیکن اس کے خلاف اس امر کی بہت شہادت موجود ہے کہ دت تک چندریکا کا مصنف پنڈت رگھومنی ندیا کا باشندہ تھا - اسکی دلیل یہ بیان کیجاتی ہی کہ کتاب کے اخیر اشلوک کے پہلے اور تیسری مصرع کے اول حرف اور دوسرے اور چوتھی مصرع کے آخیر حرف باترتیب جمع کرنے سے رگھومنی کا نام نکلتا ہی — غالبًا دت تک چندریکا دیونند سے اسوجہ سے منسوب کی گئی ہے کہ دت تک چندریکا مین اس کے مصنف کا نام نہین ہے اور یہ مشہور ہے کہ دیونند کی جملہ کتابون کے نام کے اخیر مین لفظ چندریکا ہوتا ہی چونکہ دت تک چندریکا کی نام کے اخیر مین بہی لفظ چندریکا ہی اسلئے لوگون نے اسکتاب کو بہی دیونند کی تصنیف سمجھہ لیا — (۱)

(۱) دفعہ ۱۹ شرح مذکور —

متاکشرا کی شرح سبودہنی - مدن پاریجات -

دفعہ ۷۶ متاکشرا کی شرح سبودہنی بشیوشر بہٹ نے لکہی ہے جو تیرہوین صدی عیسوی کے شروع مین گذرا ہی بشیوشر نے ایک اور کتاب مدن پاریجات بہی لکہی ہی اس کتاب کا زمانہ مابعد کے مصنف حوالہ دیا کرتے ہین - مدن پاریجات اور مدن ہنود یہ دونون کتابین مدن پال راجہ کے حکم سے لکہی گئی ہین جو شہر کاستہا واقع کنارے دریاے جمن کا بادشاہ تھا - (۱) مدن پاریجات مین کوئی تاریخ نہین لکہی مگر مدن ہنود مین صاف لکہا ہے کہ کتاب سمت ۱۴۳۲ (مطابق ۱۳۷۵ع) مین ختم ہوئی - اس لئے مدن ہنود کا زمانۂ تصنیف صحیح طور پر معلوم ہوگیا اور یہ بہی صحیح ہی کہ مدن پال کے نام کا جزو تعظیماً کتاب کے نام مین شامل کیا گیا ہے - اگر یہ روایت صحیح ہی کہ مدن پال راجہ کے نام کے لفظ مدن کو کتاب کے نام مین بطور تعظیم بادشاہ کے لگایا گیا ہے تو اسمین کچھہ شک نہین کہ مدن پاریجات بہی بارہوین صدی عیسوی کے شروع مین تصنیف ہوئی ہے کیونکہ راجہ مذکور کا زمانہ تاریخ سے یہی معلوم ہوتا ہی - (۲)

تعجب ہی کہ کولبروک صاحب نے اپنی کتابون مین مدن ہنود کی نسبت یہ لکہا ہے کہ یہ کتاب سمت پندرہوین تصنیف ہوئی - (۳)

سر ولیم میکناٹن سب سے نئی بات کہتے ہین کہ مدن پاریجات کا مصنف مدن اُپادہیا تھا - (۴)

کتاب کا پیا ترو

دفعہ ۷۷ لکشمی دہر کی تصنیف کی ہوئی کتاب کا پیا ترو بہت معتبر ہے - ڈاکٹر راجیندر لال متر کی راے ہی کہ یہ کتاب گووند چندر دیو راجہ قنوج کے عہد مین لکہی گئی ہے راجہ مذکور بارہوین صدی عیسوی کے شروع مین تھا - مسٹر کولبروک کی یہ راے ہے کہ لکشمی دہر نی اپنی کتاب گووند چندر راجہ کاشی کے حکم سے لکہی تہی - اس راجہ کے حکم سے نرسنگہ نے بہی ایک قانونی رسالہ لکہا تہا جسکا نام گووند ارنوا تھا - نرسنگہ مادہو آچاریہ کا حوالہ دیتا ہے جو کہ چودہوین صدی عیسوی مین گذرا ہے اگر مسٹر کولبروک کا بیان صحیح ہے تو لکشمی دہر چودہوین صدی عیسوی کے شروع مین لکہی گئی ہے کیونکہ چندیشر نے اپنی کتاب

(۱) دفعہ ۵۶ کتاب ہذا زکر میدہا تہی کو دیکہئے - (۲) دفعہ ۲۰ شرح مذکور و دیباچہ بہوستہا چندریکا - (۳) ڈائجسٹ کولبروک صاحب دیباچہ صفحہ ۱۷ - کولبروک دیباچہ ترجمہ دا ے بہاگ صفحہ ۱۱ - دیکہئے بہوستہا چندریکا -
(۴) دیکہئے دیباچہ بہوستہا چندریکا -

دیوادرتناکر مین اوسکا حوالہ دیا ہے جوکہ یقیناً چودہوین صدی عیسوی کے اخیر مین لکھی گئی ہے۔(۱)

دیوادرتناکر

دفعہ ۷۸ دیوادرتناکر بہت معتبر کتاب ہے راجہ ہرسنگہ دیو کے وزیر چندیشر ٹہاکر نے اسکو تصنیف کیا تھا۔ چندیشر اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ وہ فاتح نیپال کا وزیر ہے اور ۱۲۳۶ء ساکا مین اوس نے دریاے واگوتی کے کنارے پر سات مرتبہ سونے اور چاندی سے اپنا وزن کرایا ہے۔ اسی وزیر کے اہتمام سے بیوہارتناکر بھی مرتب ہوئی۔ اور یہ خود بھی کئے اور کتابون کا مصنف تھا (۲)

کتاب دیوادچندر مصنفہ شاہزادی لکشمی دیبی

دفعہ ۷۹ کتاب دیوادچندر متھلا مین بہت مستند سمجھی جاتی ہے۔ راج کنوری (شاہزادی) لکشمی دیبی نے جو متھلا کے راجہ ہرسنگہ دیو کے پوتے راجہ چندر سنگہ کی زوجہ تھی لکھی ہے۔ یہ شاہزادی بڑی ذی علم اور عقیل و ذہین تھی۔ دہرم شاستر اور درشن شاستر مین کئی کتابین اس کی تصنیف سے ہین۔ اس فاضل شاہزادی نے اپنی کل کتابون مین اپنے بھتیجے مسرو مصر کا نام بطور مصنف کے لکھا ہے اور جملہ کتابون کے نام کے اخیر مین بطور اظہار محبت و تعظیم اپنے شوہر کا نام لگا دیا ہے جیسے دیوادچندر۔ بیوہارچندر وغیرہ (۳)

دیوادچنتامنی

دفعہ ۸۰ دیوادچنتامنی متھلا مین سب سے زیادہ معتبر کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اس کے مصنف واچسپتی مصر ہین جو موضع سمول ضلع ترہت کے باشندے تھے۔ اور راجہ ہری نراین راجہ ہرسنگہ دیو کے پوتے کے عہد مین موجود تھے اور چونکہ واچسپتی کا حوالہ رگہنندن نے دیا ہے اس لئے یہ ٹھیک بات ہے کہ واچسپتی پندرہوین صدی عیسوی کے شروع مین گذرا ہے۔ اور اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ متھلا مین سب سے پہلا بیوہار شاستر کا مصنف ہے۔ اس فاضل مصنف نے اور بھی کئی کتابین لکھی ہین بیوہار چنتامنی بھی انہین کی تصنیف ہے۔ (۴)

---

(۱) دیکھئے دفعہ ۲۱ - شرح مذکور۔ (۲) دفعہ ۲۲ شرح مذکور۔ دیباچہ بیوسہنا چندریکا

(۳) دفعہ ۲۳ - شرح مذکور۔ بیوسہنا چندریکا۔

(۴) کولبروکس واکس دیباچہ۔ دفعہ ۲۴ و ۲۵ - شرح مذکور۔ دیباچہ بیوسہنا چندریکا۔

داے بہاگ جو علامہ جیمتواہن کی ذہانت کا نتیجہ ہے —

دفعہ ۸۱ داے بہاگ قانونی مسایل مین بنگالہ مین سب سے زیادہ معتبر سمجھی جاتی ہے - اسکا مصنف علامہ جیمتواہن ہے جسکا علم وفضل اور خداداد ذہانت اور جدت خیال اوس کی کتاب سے درجہ کمال پر پہونچی ہوی معلوم ہوتی ہے اوس سے پہلے مصنف ایک لکیر پر چلے جاتے تھے اس ذی ہوش نے ایک نیا راستہ نکالا اور مسایل کی تحقیقات اور تنقیح کے درپے ہوا اور اوسمین کامیابی حاصل کی - کل اہم مسایل مین جو نتایج کہ اوس نے نکالے ہین وہ اوس کے متقدمین سے مختلف اور مغایر ہین - باوجودیکہ اوس نے بہت مسایل مین متقدمین سے اختلاف کیا ہی لیکن اوس کی کل کتاب مین ایک متضاد بات بہی ملنی مشکل ہے - کہین کہین اصول ومتن بہت مختلف ہین لیکن جیمتواہن کے علم وذہانت نے عجیب طور پر اونکو متفق ثابت کر دیا ہی اور یہ امر اوسکا کمال علم اور کمال ہوشیاری اور کمال ذہانت اور شعورمندی ثابت کرتا ہی - طرز عبارت سلیس اور مختصر اور خیالات کا تسلسل پورے طور پر منطقیانہ ہے - ہمارے ہمعصر پنڈت جگندرا سروبہی کہتے ہین کہ یہ کتاب اسبات کا ایک عمدہ نمونہ ہے کہ ایک ہندو مقنن ایسی گورنمنٹ کے زیر حکم جو اوسکی خداداد قابلیت سے فایدہ اوٹھانا چاہے کیسا عمدہ کام کرسکتا ہی - اس مصنف کے کمال علم نے اسکو دیوتاؤن کی عزت کے درجہ تک پہونچا دیا ہے بنگالہ مین یہ موروثی قصہ چلا آتا ہے کہ داے بہاگ کو بغرض امتحان اوس کی صداقت کے اگ مین ڈالا تھا لیکن چونکہ صحیح مسایل کی کتاب ہے آگ اوسکو نہ جلاسکی گو یہ کہانی لغو ہے لیکن اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جیمتواہن کی کتاب کی قدرومنزلت بنگال کے ہندؤن کی نظر مین کہانتک ہے اور اوس کے مسائل کی صحت وصداقت نے کتنا اعلی درجہ حاصل کیا ہے - (۱)

داے بہاگ مین عمداً متاکشرا کی تردید کی گئی ہے

دفعہ ۸۲ جیمتواہن اپنی کتاب مین سری کارا - بہوج دیو - ویشوارو پ - اور گووندراج کی رایون کا حوالہ دیتا ہے مگر متاکشرا کا حوالہ کہین نہین دیا - حالانکہ یہ صحیح طور پر کہہ سکتے ہین کہ اوس کی کتاب متاکشرا کے مسایل کی تردید مین ہے - سری کارا اور وگیانیشر کے مسائل اور رایون پر جیمتواہن نے نہایت بیرحمی سے حملہ کیا ہے - سری کارا کو ہر جگہ اوس کے نام سے یاد کیا ہے اور وگیانیشر کا کہین نام نہین لیا لیکن متاکشرا کی عبارتین کئے جگہ تردید کی غرض سے نقل کی ہین - بعض جگہ اوس نے واچسپتی مصر کی رایون کی ایسی تردید کی ہے (۲) کہ اگر واچسپتی جیمتواہن کے بعد ہوتا تو وہ

---

(۱) دفعہ ۲۶، ۲۷ شرح مذکور (۲) دیکھئے داے بہاگ باب ۱۱ فصل ۴ فقرہ ۳

وای بہاگ کی ضرور تردید کرتا — گمان غالب یہ ہے کہ جیمتواہن اور واچسپتی ہمعصر تھے یا دونون کا زمانہ بہت ہی قریب تھا اسوجہ سے سمجھنا چاہیئے کہ جیمتواہن پندرہوین صدی عیسوی مین گذرا ہے (۱)

رگہونندن اور راگہوناتہ سرومنی ہمعصر تھے دای بہاگ کی تایئد اور متہلا اور بنگالہ مین تبدیلی

دفعہ ۸۳ سب سے پہلا وہ مصنف جسنے وای بہاگ کا حوالہ دیا ہے اور اوس کی تایئد کی ہے اور جسکا زمانہ ٹہیک معلوم ہوتا ہے وہ رگہونندن ہے جو سولہوین صدی عیسوی مین گذرا ہے — ان تمام باتون پر غور کرنے سے یہ ہی ثابت ہوتا ہے کہ جیمتواہن غالبًا پندرہوین صدی عیسوی مین گذرا ہے — اوس زمانہ مین بنگال اور متہلا کے پنڈتون مین بہ نسبت زمانہ مابعد کے زیادہ اتحاد تھا — شاہان متہلا علم وفضل کے بڑے مربی اور قدر دان تھے **ندیا** مین ابتک بعض روایتین سینہ بسینہ چلی آتی ہین کہ اوس زمانہ کے بڑے بڑے پنڈت اپنی تعلیم ختم کرنے کے لیئے اور علمی مباحثون مین شریک ہونے کے لیئے متہلا کو جایا کرتے تھے بعدازان حالت برعکس ہوگئی — بجاے اس کے کہ بنگالہ کے پنڈت تعلیم ختم کرنے کو متہلا جائین متہلا کے پنڈت ندیا مین اپنی تعلیم ختم کرنے کو آنے لگے — عام یقین یہ ہے کہ یہ تبدیلی رگھوناتھ سرومنی مصنف چنتامنی و دیدہیتی کے زمانہ سے شروع ہوی ہے جو رگہونندن کا ہمعصر تھا — (۲)

متہلا اور بنگال کے پنڈتون کے تفرقہ کی وجہ —

دفعہ ۸۴ اس تبدیلی کے بعد راجہ کاشی ناتھہ والی ندیا کا دربار جو سولہوین صدی عیسوی کے اخیر مین موجود تھا کل ندیا کے پنڈتون کا مامن ہوگیا اور اوس کے بعد بھی راجگان ندیا اپنے ملک کے پنڈتون کی سرپرستی کرتے رہے وہ عمدہ تعلقات جو بنگال اور متہلا کے پنڈتون مین پیدا ہوگئے تھے اوسوقت معدوم ہوگئے جب اونہون نے بنگال کو فتح کرکے **گور** کو تباہ کیا جو ان باہمی تعلقات کی زنجیر کی اخیر لڑی تھا — مگر اس مین شک نہین کہ تبدیلی شروع ہونے کے زمانہ سے پہلے اون کے تعلقات باہمی زیادہ دوستانہ تھے آپسمین رقابت نتھی — رگہونندن متہلا کے مستند مصنفون کا نام تعظیم کے ساتھہ لیتا ہے — اور گو اوسکا منشا متہلا کے پنڈتون پر سبقت حاصل کرنے کا ہو لیکن صرف اسی بات سے کہ بنگال کے پنڈتون نے رگہونندن کی کتاب کو فورًا واجب الادب قبول کرلیا یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنا ایک جداگانہ فرقہ قایم کرنے کے کسقدر خواہش مند تھے — (۳)

وای بہاگ کا مصنف بنگالہ کا رہنے والا قیاس کیا جاتا ہے

دفعہ ۸۵ پنڈت جگندراسیر وسنی وثوق کے ساتہہ کہتے ہین کہ جیمتواہن بنگالہ کا رہنے والا تھا اور اسی ملک مین درس تدریس کا

(۱) دفعہ ۲۸ — شرح مذکور — (۲) دفعہ ۲۹ شرح مذکور — (۳) دفعہ (۳۰) شرح مذکور —

کام کرتا تھا جیمتواہن اپنی کتاب کے اخیر مین لکھتا ہو کہ وہ خاندان برکی وادراسے تھا معلوم ہوتا ہو کہ بنگالہ کے برہمنون کے فرقہ راڑھیا کے بعض گوت سروتریا کہلاتے ہین اون مین ایک خاص فرقہ ہے جسکا نام عام زبان مین باریال ہو اگر بریواڑا اور باریال ایکاہی فرقہ کا نام ہے تو اسمین ذرا بھی شک نہین ہے کہ جیمتواہن بنگالہ کا رہنے والا اور فرقہ باریال سے تھا - (۱) تعجب ہو کہ بابو شاما چرن سرکار جنکو بدیا بہوشن کا خطاب ہو لکھتے ہین کہ داے بھاگ کا مصنف جیمتواہن راجہ شالی باہن کا پوتا تھا - (۲)

داے بھاگ کی شرح

دفعہ ۸٦ داے بھاگ اس مت کی کتاب تسلیم کی گئی ہو کہ اوسکی سات شرحین ہین شارحین کے نام یہ ہین -

(۱) سری ناتھ آچاریا چندرامنی ولد سری کاراچاریا -

(۲) رام بھدرا نیالنکر ولد سری ناتھ آچاریا -

(۳) رگھونندن -

(۴) اچیوتانند چکرورتی -

(۵) مہیشر -

(٦) سری کرشن ترکالنکار -

(۷) کرشن کانت ودیا وگیش ساکن ندیا -

ان شارحین مین سب سے پہلے سری ناتھ آچاریا گذرا ہے - اور سب سے پیچھے کرشن کانت - سری کرشن کی شرح یقیناً سب سے بہتر اور ملک کے پنڈتون کے سلسلہ تعلیم کا ایک جزو ہے اور قانونی عدالتون مین اسی کی وقعت زیادہ ہو اور اسیکو سب نے معتبر تسلیم کیا ہو - (۳)

بنگالہ کے پنڈتون کے دو فرقے ہین ایک علم کلام کا شایق ہے اور دوسرا فقہ کے مسایل کا -

دفعہ ۸۷ رگھونندن سواے وراثت کے اور کل معاملات مین بہت مستند سمجھا جاتا ہو - وراثت مین رگھونندن نے پوری پوری راے جیمتواہن کی اختیار کی ہو اسوجہہ سے وراثت کے باب مین جیمتواہن ہی کی راے پر عمل کرتے ہین لیکن اور سب معاملات مین رگھونندن بنگالہ مین غالب ہو - بنگالہ مین پنڈتون کے دو فرقے ہین ایک فرقہ

(۱) دفعہ ۳۱ و ۳۲ شرح مذکور - (۲) دیباچہ بیوستھا چندریکا -

(۳) دفعہ ۳۳ شرح مذکور

کے لوگ نیایا علم کلام سے تعلق رکھتے ہین ایسی کتابون کو پڑھتے ہین جیسی کہ گنیش اپادہیا رگہوناتھہ سیرومنی - جگدیش ترکالنکار - اور گادہرسرومنی - اور دوسرا فرقہ رگھونندن - جیمتواہن - شلپانی - اور سری کرشن کی کتابین پڑھتا ہی - (۱)

رگھونندن کا زمانہ

دفعہ ۸۸ رگھونندن کی کتاب جیوتش تتو کے ایک اشلوک سے معلوم ہوتا ہی کہ کتاب کا وہ حصہ سمت ۱۴۲۱ ساکہا (مطابق ۱۴۹۹ء) مین تصنیف ہوا تھا - ندیا مین ایک یہ حکایت مشہور ہے کہ رگھونندن اور رگھوناتھہ دونون چاۓ تانیہ کے ہمعصر تھے - چاۓ تانیہ کی سوانح عمری کے دیکھنے سے جو اوس کے مرید کرشن داس کھوی رانج نے لکھی ہے معلوم ہوتا ہی کہ وہ سمت ۱۴۰۷ ساکہا (مطابق ۱۴۸۵ء) مین پیدا ہوا تھا - رگھونندن - اور چاۓ تانیہ کے ہمعصر ہونے کی حکایت اون تاریخون سے بھی ثابت ہوتی ہی جو جیوتش تتو اور چاۓ تانیہ جورتیامرتیا سے معلوم ہوتی ہین (۲)

رام ناتھہ واچسپتی کی کتاب کا رگھونندن اور جیمتواہن کی کتابون پر غالب آجانا اور پھر غلبہ کا فرو ہو جانا -

دفعہ ۸۹ دایارہاسیا یعنی اسمرتی رتناولی مصنفہ رام ناتھہ واچسپتی کا ایک زمانہ مین ایسا زور تھا کہ اوس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیمتواہن اور رگھونندن کے عمل و دخل کو اوٹھا دی گی - غالبًا یہ رام ناتھہ وہی شخص ہے جسکا نام ندیا کے پنڈت بڑی تعظیم کے ساتھہ لیتے ہین ابھی تک اوسکی ٹول مشہور ہے اور یہ مقام مقدس سمجھا جاتا ہی اور اس مقام پر ایک پختہ ٹول شمالی ہندوستان کے ایک فیاض سوداگر نے تعمیر کی ہے زمانہ اور رایون کے انقلاب سے اب رام ناتھہ کی کتابون کے نام بھی یاد نہین رہے - ندیا کے ایک مستند خاندان نے یعنی ارجن مصر کی اولاد نے جس نے مہابھارت کی شرح لکھی تھی رگھونندن اور جیمتواہن کی کتابون کو قابل ترجیح سمجھا اس خاندان کو اسقدر شہرت اور وقعت حاصل ہوی کہ تمام سمرتی پنڈت اوسی خاندان کے شاگرد یا شاگردان شاگرد ہین - اور اسکا یہ نتیجہ ہے کہ رگھونندن اور جیمتواہن کی سند سب پر غالب ہی اور میدان مین اونکا کوی رقیب نہین رہا - (۳)

بیرمترودی شرح متاکشرا

دفعہ ۹۰ جس طرح رگھونندن اور اوس کی دا ستے تتو

(۱) دفعہ ۳۴ - شرح مذکور (۲) دفعہ ۳۵ شرح مذکور -

(۳) دفعہ ۳۶ و ۳۷ شرح صدر

کی عزت اور وقعت بنگالہ میں ہو اوسیطرح کی عزت اور وقعت مترمصر اور اوسکی کتاب بیرمترودی کی بنارس کے فرقہ مین ہو - مترمصر نے متاکشرا کے مت کو مستحکم کیا ہو اور گو اون کی کتاب متاکشرا کی شرح ہے مگر ذی ہوش مصنف نے جیمتواہن اور رگھونندن اور دیونند کی خوب تردید کی ہو - چونکہ اوس نے رگھونندنکا ذکر کیا ہے اور اوس کے بعد کے کسی مصنف کا نام نہین لیا اس لئے وہ رگھونندن کے بعد سولہوین صدی عیسوی مین گذرا ہوگا - یہ کتاب راجہ بیرسنگہ کے عہد مین تصنیف کی گئی تھی اس لئے ہوشیار مصنف نے راجہ کے نام اور اپنے نام سے کتاب کو موسوم کیا - مترمصر نے سوائے دو مقامون کے اور کسی جگہہ متاکشرا سے اختلاف نہین کیا متاکشرا مین جن باتون کی طرف اشارے تھے یا جو مقامات تشریح طلب تھے اون کی شرح کی ہی اور اس حیثیت سے یہ کتاب بعد متاکشرا کے بنارس کی مت کا ایک عمدہ اور کامل مستند فتاوی ہے - عدالتون مین اسکی بڑی وقعت ہو اور متاکشرا کے بعد اور سب سے زیادہ مستند مانی جاتی ہے (۱)

وت تک میمانسا کا مصنف نندا پنڈت —

دفعہ ۹۱ نندا پنڈت وت تک میمانسا کا مصنف جسکی شہرت کا باعث یہی اوس کی یہ ہی کتاب ہے اوس نے وشنو سنہیتا کی بھی شرح کیشو ویجینتی لکھی ہے - اور متاکشرا کی شرح پرتیتاکشرا بھی لکھی ہے ویجینتی مین اوس نے لکھا ہو کہ مین رام پنڈت ساکن بنارس کا بیٹا ہون یہ کتاب سنہ ۱۶۷۹ ساکھا مین کیشو ناوک پسر مہاراج کند یا ناوک کی سرپرستی اور حمایت کے سایہ مین جو کہ ہردواج کے خاندان سے ہو ختم ہوئی تھی - اس سے معلوم ہوتا ہو کہ وشنو کی شرح سنہ ۱۶۲۲ عیسوی مین جو سنہ ۱۶۷۹ ساکہا کے مطابق ہو ختم ہوئی دت تک میمانسا کے لائق مترجم مسٹر سدرلینڈ کہتے ہین کہ اس کتاب سے معلوم ہوتا ہو کہ مصنف نے بہت لیاقت سے توجہہ کے ساتھ لکھی ہو اور جیسی یہ کتاب عمدہ مشہور ہے فی الحقیقت ویسی ہی عمدہ ہے راو صاحب وشوانا تھہ منڈلک کی تحقیقات کے بموجب نندا پنڈت کے خاندان کا بانی لکشمی دہر ساکن بہار تھا - اوس نے بنارس مین سکونت اختیار کی - نندا پنڈت اوس کی نسل سے چھٹا تھا - نندا پنڈت کی نسل کے لوگ ابھی تک شمالی ہندستان مین موجود ہین — (۲) مسٹر منڈلک کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہو کہ اس نے تیرہ کتابین

(۱) دفعہ ۴۰ شرح مذکور در دیباچہ بیوستھا چندریکا - گردھاری لال راے بنام گورنمنٹ بنگالہ پریوی کونسل سدرلینڈ جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۱ - (۲) دفعہ ۳۹ و ۴۰ شرح مذکور دہرم شاستر منڈلک دیباچہ صفحہ ۷۱ — ۷۳ -

لکھی ہین لیکن سواے دت تک میمانسا کے اور کوئی کتاب مروج نہین ہوئی - (۱)

دت تک میمانسا کی سند و وقعت

دفعہ ۹۲ یہ بات شروع سے تسلیم ہوئی چلی آئی ہی اور علی شدہ ہی تبنیت کے باب مین دت تک میمانسا مصنفہ نندا پنڈت اور دت تک چندریکا مصنفہ یا منسوبہ دیونند بہٹ کل ہندوستان مین معتبر سمجھی جاتی ہین اگر کسی مسئلہ مین دونون مین اختلاف ہوتا ہی تو بنگالہ اور جنوب ہند کے مقنین دت تک چندریکا پر عمل کرتے ہین اور بنارس اور متھلا اور مہاراشٹر کے مقنین دت تک میمانسا پر (۲) لیکن حال مین دت تک میمانسا کے سب سے زیادہ علی ترین سند ہونے مین کلام کیا جاتا ہی - ڈاکٹر جالی صاحب جو بڑے سنسکرت دان مشہور ہین یہ کہتے ہین :- قانون ہنود متعلقہ تبنیت کے بعض اصول پر مختصر اً نظر ثانی کرنے کا نتیجہ ایک فقرہ مین تحریر ہو سکتا ہی یہ ایک محض خرابی کی بات ہے کہ کل عدالتہا ہند مین اسقدر وقعت ایسی کتاب کی کی گئی ہے جیسی کہ نندا پنڈت کی دت تک میمانسا ہی جس مین بہ نسبت اور کتاب متعلقہ تبنیت کے شاید زیادہ تر خیالی فرق کئے گئے ہین اور اب وہ وقت مناسب آگیا ہی کہ اون بہت سے رسالون کی جانچ کی جاے جو تبنیت کے باب مین ہین اور اون کی وقعت مناسب طور پر کیجاے - ابتک باوجود اس وقعت کے جو نند پنڈت کی سند کو حاصل ہے اس زمانہ کی فیصلون کا منشا اس بات کے حق مین ہے کہ تبنیت سے وہ بے قاعدہ قیود جاتی رہین جنکی کوئی بنیاد از روے انصاف و عدل کے نہین ہے - اوس تبنیت کا حال جو بعض اون ممالک یورپ مین جاری ہے جہان تبنیت کی قانوناً اجازت ہی اسی کی ہمشکل ہی''-

رائو صاحب ویشوانا تہہ منڈلک جو مرہٹون مین بڑے عالم سنسکرت اور شاستر کے مشہور ہین یہ لکھتے ہین :- ''مین صرف ایک مثال اوراسی قسم کی غلط فہمی اور رابتری کی دونگا جو نسبت دت تک میمانسا مصنفہ نند پنڈت اور دت تک چندریکا مصنفہ کبیر جو غلطی سے دیونند بہٹ کی کہلاتی ہی واقع ہوئی ہے اول کتاب نند پنڈت ساکن بنارس کی ہی کولبروک صاحب نے اوس کی نسبت یہ لکھا ہی کہ وہ بہت عمدہ رسالہ تبنیت کے باب مین ہے مصنف کی نسبت صاحب ممدوح نے اس عام بات سے زیادہ تحریر نہین کیا کہ حالات زندگی تمام ہندو مصنفون کے بہت غیر مکمل ہوتے ہین'' - اگر کافی تحقیقات کی جاتی تو نند پنڈت کا حال صاحب موصوف کو معلوم ہو سکتا تھا کہ منجملہ تیرہ ۱۳

---

(۱) دفعہ ۹۲ کتاب ہذا کو دیکھیے-

(۲) سر ولیم میگناٹن کا دہرم شاستر جلد ۱ صفحہ ۲۵ و ۴۷ - کلکٹر مدورا بنام متو را ما لنگا موزرا نڈین اسل جلد ۱۲ - صفحہ ۳۹۷ لغایت ۴۳۷ -

بون کے نند پنڈت کی ایک کتاب بھی اس احاطہ (بمبی) کے کسی حصہ مین مستند نہین ہے حقیقت مین
ستشنا رہہل دو کتابون کے اور کسی کتاب کا حال بہی معلوم نہین ہر نسبت دت تک میمانسا مذکور کے
ں یہ لکھتا ہون کہ ۱۸۲۶ء مین اوسکا حال پونا مین معلوم نہین تھا۔ نند پنڈت کا کسی مقام پر
بر سند کے کوستبہ۔ نرنی سند ہو۔ دہرم سند ہو۔ اور میوکہہ مین ذکر بہی نہین ہے اور وہ
نا دجنکو مسٹر اسٹیل نے اپنے خلاصہ قانون تبنیت کی بنا قرار دیا ہے۔ کوستبہ ومیوکہہ داو ستکاران
رنی سند ہو و سنود ہما بہارت ور امائن ہین۔ ناظرین کو اب معلوم ہو جاویگا کہ سدرلینڈ
حب کی اس عبارت محررہ ۱۸۱۹ء کی کہ "دت تک میمانسا سب سے زیادہ مشہور کتاب
ت کے باب مین ہے" واقعات سے کہان تک تائید ہوتی ہے۔ بعد دسرکار اوسکا ترجمہ طبع
جانے کے بعد بہی اس احاطہ (بمبئی احاطہ) مین لوگون کو اصل کتاب سے بہی واقفیت
نی اور اب بہی از روے نرنی سند ہو۔ دبیر مترودے وکوستبہ و دہرم سند ہو و
یہہ کے لوگون کو ہدایت و بہو سہتا دیا جاتا ہے نہ از روے دت تک میمانسا یا دت تک چندریکا
۔ تبنیت کے باب مین اور کتابین بہی ہین (مثلاً دت تک منجری و دت تک نرنی و دت تک
ن وغیرہ) جن سے ملک کے ان حصون مین مدد لیجاتی ہے لیکن انگریزی خوان اونکو
نہ پڑھ سکتے ہین۔ نند پنڈت کی رائین خیالی ہین اون سے رواجات یا آرائے مروجہ کم
دم ہوتی ہین" (۱)۔ انہین عبارتون مذکورہ بالا پر استدلال کرکے ہای کورٹ الہ آباد
بمقدمہ گنگا سہاے بنام لیکراج (۲) ایک مسئلہ عمر متبنیٰ کی نسبت دت تک میمانسا کی
ے نہایت وضاحت اور کامل تحقیقات کے بعد بحوالہ اسنا دجسٹس محمود نے جنکی راے سے
ں اسٹریٹ نے بہی اتفاق کیا یہ تجویز کیا ہے کہ "جب وہ عبارت کا لکاپران کی جسپر نند پنڈت
مر کی قید سختی سے لگائی ہے اور مصنفون کی تحقیقات کی روسے وہ کالکاپران ہی
ن ہے تو دت تک میمانسا کے مصنف کی راے پر عمل نہین ہوسکتا ہے اور عدالت
ات کی مستحق ہے کہ دیگر مستند کتب کو واسطے تحقیقات اور جانچ اس امر کے ملاحظہ کرے
۔ دت تک میمانسا کی سند ایسی اعلیٰ ہے جیسی کہ اوس کے اعلیٰ خیال کئے جانے کی خواہش ہے"

۔ہرم شاستر سنڈلک دیباچہ صفحہ ۴۲۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ
۲ ۔ یہ فیصلہ بہت بڑا ہے اور اسمین بہت مفید باتین ہین طالب علم کو کل فیصلہ پڑھنا
—

مگر جسٹس محمود نے جس اصول پر عمل کیا ہے اوس کے خلاف یہ حجت ہو سکتی ہے کہ گو کوئی ایسا امر جو غلط فہمی مسئلہ یا واقع مندرجہ کتاب دہرم شاستر پر مبنی ہو لیکن جب وہ ملک مین مروج ہو گیا اور اوسکو سب نے یا اکثر نے مقبول کر لیا تو وہ رواج پا جانے سے ایسا مستحکم ہو جاتا ہی کہ اوس سے صرف اسوجہ سے کہ وہ غلطی پر مبنی ہے انحراف نہین ہو سکتا ہی چنانچہ بمبئی ہائی کورٹ نے با جلاس کامل حال ہی مین اسی اصول پر بمقدمہ بھاگرتی بائی بنام کنوجی (۱) عمل کیا ہی —

بالم بہٹ شرح متاکشرا مصنفہ لکشمی دیبی —

دفعہ ۹۳ بالم بہٹ جس کتاب کا نام ہے وہ متاکشرا کی شرح ہے یہ کتاب لکشمی دیبی نے لکھی ہے جسکا تخلص پایکنڈ تھا اور اوس کے شوہر کا نام ویدیا ناتھ اور بیٹے کا نام نل کرشن تھا — اس کتاب کے اخیر کے فقرہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی کہ یہ کتاب اسی فاضل بی بی کی تصنیف ہے — اس مین نندا پنڈت کا حوالہ دیا گیا ہے لیکن اوس کے بعد کے کسی مصنف کا نام نہین ہی اس لئے غالبا یہ کتاب سترہوین صدی عیسوی کے اخیر مین لکھی گئی ہے — بالم بہٹ فرقہ بنارس مین بہت معتبر تسلیم کیجاتی ہے — (۲)

کملاکار کی نرنے سندہو وغیرہ

دفعہ ۹۴ کملاکار بھی اخیر زمانہ مین ایک بڑا ذی وقعت مصنف ہے اوس نے ویواد تانڈب — نرنے سندہو — سودر کملاکار — دان کملاکار — سانتی کملاکار — پرائیچت کملاکار — اور سندہانت تت بجیک سندہو وغیرہ کتابین لکھی ہین ان مین سے ویواد تانڈب اور نرنے سندہو — شمالی ومغربی وجنوبی ہندوستان مین بہت مستند مانی جاتی ہین ویواد تانڈب مین متاکشرا کے مطابق قوانین دیوانی وفوجداری کا بیان ہی — اور نرنے سندہو مین زیادہ تر ذکر اچار کے (مذہبی ودینی عبادات وکام) احکام کا ہی اور کمتر ذکر معاملات کا کیا گیا ہے اجکل کریا کرم وغیرہ اسی کتاب کے موافق ہوتا ہی — چونکہ مصنف نے خود نرنے سندہو کے اخیر اشلوک مین بیان کیا ہے کہ یہ کتاب سمت ۱۶۶۷ (مطابق ۱۶۱۰ء) مین ختم ہوئی لہذا کملاکار کا زمانہ ٹھیک معلوم ہو گیا — (۳)

بیوہار میوکھہ اور اوسکا مصنف نیل کنٹھ

دفعہ ۹۵ نیل کنٹھ بھی ایک بڑا ذی مرتبہ مصنف ہی اسکی کتاب بیوہار میوکھہ منجملہ اوس کی بارہ کتابون کے چھٹی کتاب ہے اس کی سب کتابون کے نام کے اخیر مین لفظ میوکھہ ہی مثلاً بیوہار میوکھہ — سرادہ میوکھہ —

(۱) انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۵ — (۲) دفعہ ۴۱ شرح مذکور — وبیوستہا چندریکا
(۳) دفعہ ۴۲ شرح ودیباچہ بیوستہا چندریکا — دہرم شاستر سنگرہ دیباچہ

سوائے بیوہار ہیوکہ کے باقی گیارہ ہیوکہہ اچار اور پرائشچت کے باب مین ہین معاملات کو باب مین صرف بیوہار ہیوکہہ ہے - اس کی کل ہیوکہون کا مجموعہ بہگونت بہاسکر (آفتاب کی کرن) کہلاتا ہی خصوصًا بیوہار ہیوکہہ - یہ کتاب اس لایق مصنف نے راجہ بہگونت دیو کی فرمایش سے لکہی تہی - بیوہار ہیوکہہ جزیرہ بمبئی اور گجرات مین سب سے اعلی سند ہے اور متاکشرا پر مرجح مانی جاتی ہے لیکن اور ملک مہاراشٹر مین متاکشرا کے بعد ہیوکہہ مستند ہے - کملاکار اور نیلکنٹہ دونون رامن بہٹ کے پوتے تھے اور آپس مین چچازاد بہائی تھے اور چونکہ کملاکار کا زمانہ اوس کی کتاب سے معلوم ہوگیا ہے اس لئے نیلکنٹہ کا زمانہ بہی معلوم ہوگیا کیونکہ وہ دونون ہمعصر تھے نیلکنٹہ کی نسل کے لوگ پونا اور بنارس مین ابہی تک موجود ہین - (۱)

| سری کشن کی شرح وائے بہاگ اور کرم سنگرا - |

دفعہ ۹۶ یہ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ وائے بہاگ کی شرح سری کشن کی لکہی ہوئی سب سے زیادہ عمدہ اور سب سے زیادہ معتبر ہے - اسی لایق شارح نے ایک اور کتاب کرم سنگرا بہی لکہی ہے جس مین وائے بہاگ کے قانون وراثت کا خلاصہ کیا ہے -

کولبروک صاحب نے وائے بہاگ اور متاکشرا کے ترجمہ کے دیباچہ مین یہ تو لکہا ہے کہ سری کشن کا نواسہ سنہ ۱۸۰۹ عیسوی مین زندہ تہا مگر یہ نہین بتایا کہ وہ کون شخص تہا اور اوسکا نام کیا تہا اور کہان رہتا تہا اس لئے صاحب موصوف کی تحریر پر نہ کچہہ التفات ہوسکتا ہی اور نہ اوس کی بنا پر تحقیقات ہوسکتی ہے - ہمارے ہمعصر محقق پنڈت جگندر اسیر وہنی لکہتے ہین کہ **ندیا** مین عمومًا یہ یقین کیا جاتا ہے کہ سری کشن **مالدہ** کا باشندہ اور میتہلا کے برہمنون کی اوس فرقہ سے تہا جسکا نام بنگالہ مین **ویدک** مشہور ہے - اوس نے پربستہالی کے قریب کردری مکند رام چکرورتی کے خاندان مین بنا بیاہ کیا اور پربستہالی مین سکونت اختیار کی - یہان اس کی نسل کا اخیر شخص بیس برس ہوے کہ فوت ہوا ہی - چونکہ اوس کے خاندان کا کوئی مرد باقی نہین رہا اس لئے ان حکایتون کی تصدیق ناممکن ہے - لیکن اس خاندان کے طرفی رشتہ دار بیان کرتے ہین کہ اس خاندان کا بانی سری کشن ترکالنکار مشہور شارح وائے بہاگ ہی - اوس کی نسل کا اخیر شخص بیان کرتا ہے کہ وہ چہٹی پشت مین تہے

(۱) دفعہ ۱۴۳ و ۱۴۴ - شرح مذکورہ دیباچہ دہرم شاستر منڈلک صاحب -

سری کشن کی شرح کا استعمال سب سے پہلے فاضل رام گوپال نیا لنکانے شروع کیا جو بنگالہ مین انگریزی حکومت کے ابتدائی زمانہ مین ندیا کے سمرتی پنڈتون کا سرتاج تھا۔ اگر وہ جو کچھ ہمنے سری کشن کی نسبت بیان کیا ہو صحیح ہے تو یہ ظاہر ہے کہ غالبًا سری کشن کو رام پال کے خاندان سے کچھہ تعلق تھا اور اسی وجہہ سے اوس نے سری کشن کی شرح واسے بہاگ اور سرادہ دیویکا کو پڑھنے پڑھانے کو رواج دیا۔ (۱)

مدن رتن | دفعہ ۹۷ کتاب مدن رتن جسمین اچار اور پرایشچت اور بیوہار تینون کانڈ کے احکام اور مسایل درج ہین مدن سنگہ برہمن کی تصنیف ہے جو شمالی ہند کا باشندہ تھا۔ یہ کتاب مدن پاریجات سے بہت پرانی ہے اور اکثر کتابونمین اسکا حوالہ سند آ دیا گیا ہے خصوصًا بیوہار میوکہ مین۔ (۲)

ہیمادری | دفعہ ۹۸ ہیمادری بھی ایک عمدہ اور پرانا فتاوی سمجھا جاتا ہے اس مین اچار اور پرایشچت کے مسائل بہت شرح و بسط کے ساتھہ لکھے گئے ہین اور اکثر کتابون مین اسکا حوالہ دیا گیا ہے مہاراشٹر مین معتبر سمجھی جاتی ہے۔ اسکا مصنف ہیمادری بھٹ کا شیکر ہے بعض یہ کہتے ہین کہ ہیمادری بوپ دیو گوسائین نے لکھی ہے۔ (۳)

اسمرتی سار و اسمرتی سموچی | دفعہ ۹۹ اسمرتی سار اور اسمرتی سموچی ہری ناتھہ اوپادھیا کی تصنیف ہین مگر مسٹر مارلی کہتے ہین کہ اسمرتی سار و اسمرتیرتھہ سار سری کر اچاریہ کی لکھی ہوی ہین۔ یہ دونون کتابین متہلا شاستر کے مطابق اچار کے باب مین ہین اور کسیقدر معاملات کا بھی ان مین ذکر ہے۔ ان دونون کتابون مین کتب برددیپ و کلپدرد مہ اور رتناکر کا ذکر ہے یہ بھی دریافت ہوا ہو کہ اسمرتی سار نام کی اور کئی کتابین ہین۔ (۴)

سرستی ویلاس | دفعہ ۱۰۰ سرستی ویلاس جو دراوڑ مین بہت مستند کتاب مانی جاتی ہے ایک بڑا فتاوی ہے اس مین بہت باب ہین۔ یہ بیان کیا جاتا ہو کہ سرستی ویلاس کو مہاراجہ پرتاب ردرونے لکھا ہے جو خاندان کاکیتہ مین ایک زبردست راجہ گذرا ہے یہ خاندان پہلے دریاے کشنا کے شمالی جانب آباد ہوا تھا بعدازان اوس نے اپنی فتوحات سے اپنی قلمرو کو اسقدر وسیع کر لیا کہ وہ دکن کی دوسری سلطنت ہوگئی اور اوسمین حیدرآباد اور اوسکا شمالی ملک

(۱) دفعہ ۴۵-۴۶-شرح مذکور- (۲) دیکھئے سنڈلک- وبیوستہا چندریکا-
(۳) دیکھئے دیباچہ بیوسہتا چندریکا- وسنڈلک (۴) دیکھئے دیباچہ بیوسہتا چندریکا-

اور وہ کل تلنگانہ جہان تلنگی بولی جاتی ہے داخل تھا - یہ کتاب اس ٹکڑو مین سب سے اعلیٰ فتاوی مقبول و تسلیم ہو کر جاری کی گئی تھی اور اسوقت بھی عدالتون مین ویسی ہی مستند مانی جاتی ہی -(۱)

پرسرام پرتاب — **دفعہ ۱۰۱** کتاب پرسرام پرتاب پانسو برس ہوے کہ شرقی تلنگانہ کے راجہ سیاجی پرتاب کے حکم سے تصنیف ہوی تھی یہ ایک عام فتاوی ہی -(۲)

دیت پرشیشت — **دفعہ ۱۰۲** کتاب دیت پرشیشت اور رہاندوگ پرشیشت کیشوسر کی لکھی ہوی ہے مصنف موصوف متھلا کے ایک بڑے پنڈت تھے - دیت پرشیشت متھلا مین - اور رہاندوگ پرشیشت بنگالہ مین بھی معزز اور معتبر تصور کی جاتی ہین -(۳)

بیوہار کوستبھ — **دفعہ ۱۰۳** بیوہار کوستبھ اسمرتی کوستبھ کے بارہ کنڈون مین سے ایک کھنڈ (حصہ) ہے یہ کتاب انند دیو کا شیکر لیج بہادر عرف چندر دیو کے حکم سے لکھی ہی - اسمرتی کوستبھ اچار اور پرائشچت اور معاملات کے باب مین ہے یہ کتاب پونا مین بہت مشہور ہی اور بنارس مین بھی اسکو پڑھتے ہین - (۴)

سنسکار کوستبھ و دہرم سندہو — **دفعہ ۱۰۴** سنسکار کوستبھ آننت دیوکی اور دہرم سندہو کاشی ناتھہ کی تصنیف ہے یہ دونون کتابین اچار و پرائشچت کے باب مین ہین اور دہرم کرپا کے انجام دہی مین دونون بدرجہ مساوی معتبر سمجھی جاتی ہین یہ بھی دونون بہت مستعمل ہین - اسی قسم کے کامون مین یہ دونون کتابین اور تیسری نرنے سندہو مہاراشٹر مین بیوہار میوکہہ بہی مرجح مانی جاتی ہین لیکن نرنے سندہو اون دونون پہ بہی مرجح سمجھی جاتی ہی (۵)

خاص تبنیت کے باب مین چند کتابین ہین — **دفعہ ۱۰۵** خاص تبنیت کے باب مین جسقدر کتابین ہندو عالمون نے تصنیف کین ہین اون سب مین دت تک میمانسا (۶) اور دت تک چندریکا زیادہ معتبر اور مستند ہین اور کل ہندوستان مین مروج ہین - دونون کے مسایل اکثر متفق ہین لیکن جن مسایل مین اختلاف ہے اون کی بابت بنگالہ اور جنوب ہند مین دت تک چندریکا کو مرجح سمجھکر عمل کرتے ہین اور دیگر ممالک ہند مین دت تک میمانسا کو مرجح سمجھکر عمل کرتے ہین

(۱) دیکھئے دیباچہ بیوسہتا چندریکا - (۲) دیکھئے دیباچہ بیوسہتا چندریکا -

(۳) دیکھئے دیباچہ بیوسہتا چندریکا - (۴) ایضاً و دیباچہ سنڈلک

(۵) دیکھئے دیباچہ دہرم شاستر سنڈلک صاحب - و دیباچہ چندریکا -

(۶) دفعہ ۹۱ و ۹۲ کتاب ہذا دیکھئے -

نہین نامون کی دو کتابین خاص تبنیت کے بابمین ادرہی ہین دت تک میما نسا بدہارا نیہ سوامی مصنف مادہویہ
ا تصنیف ہوا سکو سٹر ایلس نے اپنی یاد داشت مین جنوب ہند کی معتبر کتاب لکہا ہے - (۱)
ور دت تک چندریکا گنگا دیویا جبہٹی کی تصنیف ہے - اور علاوہ ان کے خاص تبنیت کے باب مین دت تک
دیپک مصنفہ بیاس اچاریہ - اور ناگجی بہٹا کی دت تک کوستبہ اور کرشنا مصر کی دت تک بہاسن
ور ہبہٹ دیو بہٹا کی دت تیلک اور رام کشن کی دت تک سدہانت منجری - اور سری ناتہہ بہٹ وغیرہ کی
لہی ہوی دت تک نرنے - دت تک درپن و دت تک ویدہتی - و دت تک کومدی و دت تک
یرومنی وغیرہ - مروج ہین اور یہی چندر سالے تبنیت کے باب مین ہین لیکن دت تک میمانسا
صنفہ نندا پنڈت اور دت تک چندریکا مصنفہ دیونند بہٹا مذکورہ بالا کے خلاف انکا قول مقبول
ہین ہوسکتا ہے (۲)

غیر مستعمل کتابین | **دفعہ ۱۰۷** سوائے اون کتب کے جنکا مفصل ذکر اوپر کی دفعات
ین کیا گیا ہے مفصلہ ذیل کتابین بہی موجود ہین گو یہ کم مستعمل ہین لیکن بعض کے اقوال مستعمل
تابون مین نقل کئے گئے ہین جیسے کہ جیتنند، یا وگر ہیشتر و دہار تیشتر - وبال روپ - وویشوا روپ
ہری ہر و مراری مصر کی رایون کا متاکشرا اور دائے بہاگ اور ویوا دچنتامنی وغیرہ مین ذکر ہے

نام کتاب	
بیوہار کلا	مصنفہ بہب دیو بہٹا
گوبندارنب	جو راجہ نرسنگہ کی تحریک سے لکہی گئے
ینکر کوت	جو لبشوروپ رامک جوگ بہٹ کاشیکر نے تصنیف کی ہی جو اچار و بیوہار کے باب مین ہے —
دکت	جو جوگ بہٹ کاشیکر نے ایکسو برس ہوئے کہ لکہی ہتی اور اسمین تینون کانڈ کامل ہین —
رتی چندر ودی	جو تینون کانڈ کا ایک عام فتاوی ہے —
بیوہار شیکہر	جو ناگجی بہٹ ساکن بنارس کی مشہور تصنیف ہے — (۳)
اچار اک	جو اچار اور بیوہار کے باب مین ایک بہت مشہور کتاب ہے اور شنکر بہٹ کاشیکر کی تصنیف ہے

(۱) جلد ۲ صفحہ ۴۸۱ دہرم شاستر اسنگرہ - دیکہئے مقدمہ کلکٹر مدورا مو زرانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷
(۲) دیکہئے دیباچہ بیوسہتا چندریکا و دیباچہ دہرم شاستر سنگرہ (۳) دیکہئے دیباچہ بیوسہتا چندریکا -

برٹش گورنمنٹ کے حکم سے جو مجموعہ دہرم شاستر مرتب ہوا

دفعہ ۱۰۷ انگریزی حکومت کے ابتدای زمانہ مین بحکم سرکار کمپنی کتابین دہرم شاستر کی سنسکرت زبان مین ہندؤن سے مرتب کرای گئین ان مین سے پہلی کتاب کا نام ویوادارنب سیتو ہے جو وارن ہیسٹنگز گورنر جنرل کی فرمایش سے ۱۷۷۳ع مین تصنیف ہوی اور ۱۷۷۶ع مین مسٹر ہال ہیڈ نے اوسکا ترجمہ انگریزی زبان مین کیا اور اوسکا نام مجموعہ قوانین ہنود رکھا گیا - مگر سر ولیم جونس حاکم سپریم کورٹ نے کتاب اور نیز اوس کے ترجمہ کو ناپسند کیا اور اپنی چٹھی مین جو گورنمنٹ مین بہیجی تہی بہت معقول وجوہ ظاہر کین اور بڑے زور کے ساتھہ باصرار لکھا کہ قوانین ہنود کو جاری کیا جاے اور ایک سب سے زیادہ بہتر اور کافی مجموعہ مرتب کرایا جاے - سر ولیم جونس کی تحریک پر دو مجموعے تیار کراے گئے ایک کتاب جسکا نام ویواد سارارنب تہا متہلا کے فاضل پنڈت سر لوچن دتر بیدی نے لکہی اور دوسری کتاب بیواد بہنگارنب پنڈت جگنناتہہ ترکا پنچانن نے لکہی یہ پنڈت ہوگلی کے متصل تربینی کا باشندہ تہا اور اپنے عہد مین بڑا منطقی اور فلسفہ دان اور مقنن مشہور تہا اس کتاب کو سر ولیم جونس نے پسند کیا اور خود ترجمہ کرنے مین مشغول ہوی جب موت نے صاحب موصوف کو ترجمہ کے کام سے سبکدوش کیا تو اوسکا ترجمہ مسٹر ہنری کولبروک نے کیا اور اسوجہ سے یہ کتاب کولبروکس ڈایجسٹ کے نام سے مشہور ہوگئی اور اسی نام سے اسکا حوالہ دیا جاتا ہے یہان تک انگریز اوس کی عبارت کو باین الفاظ نقل کرتے ہین کولبروک نے لکہا ہے - حالانکہ بیچارے کولبروک نے ایک لفظ بہی کتاب مین نہین لکہا صرف اپنی سمجھہ کے موافق اپنی زبان انگریزی مین اوسکا ترجمہ کر دیا ہے (۱) یہ کتاب عموماً کولبروکس ڈایجسٹ کے نام سے مشہور ہے مگر خلاصہ جگنناتہہ یا بیواد بہنگارنب کے نام سے بہی اسکا حوالہ دیا جاتا ہے یہ کتاب وراثت اور معاہدات کے احکام اور مسائل اور اونکی شرح سے بہری ہوی ہے - اس منطقی پنڈت نے ہر ایک مسئلہ کو اسطرح بیان کیا ہے کہ اول رشیون کے اقوال کو نقل کیا ہے بعد ازان شارحین کی رایون کا ذکر کر کے خود اوسکی تشریح کر کے مسئلہ قایم کیا ہے - لیکن اپنی منطق کے زور مین اکثر بہت غلطیان کین ہین - (۲) گو یہ کتاب بنگالہ کے ایک پنڈت نے لکہی ہے لیکن اس

(۱) انگریزون کی عادت ہے کہ جو کام ناموری کا ہوتا ہے گو وہ کسی نے کیا ہو لیکن ذرا سا بہی تعلق کسی انگریز کو ہوگا تو اوس انگریز ہی کے نام سے اوس کام کو منسوب کرینگے اصل کام کرنے والے کا نام کبہی نہ لین گے -

(۲) دیکہئے دفعہ ۴۹ - شرح مذکور - دیباچہ بیوسہتا چندریکا -

مجموعہ مین ہندؤن کے پانچون ملکون اور فرقون کی دہرم شاستر کے مفصل مسایل جمع کرو یئے گئے ہین اس وجہہ سے ہر ایک ملک مین اس کے مسایل کا حوالہ دیا جاتا ہی۔

بیادہنگارنب موعنہ جگنا ہتہ کی سند و وقعت

دفعہ ۱۰۸ جگنا ہتہ کی بیادہنگارنب کو انگریز اسوجہہ سے مستند سمجھتے ہین کہ سر ولیم جونس نے اوسکو پسند کیا تھا اور ہنری کولبروک نے (یہ دونون صاحب انگریزون مین سنسکرت دانی کے دیوتا تصور کئے جاتے ہین) اوسکا ترجمہ کیا ہے اور نیز اسوجہہ سے کہ اوس مین ہر مسئلہ کی نسبت بہت اقوال نقل کئے گئے ہین اور ذہین جگنا ہتہ کی منطقیانہ خوش بیانی اور طریقہ استدلال نے اوسکو ایسی رونق دی ہی کہ بادی النظر مین اعلی درجہ کا سنسکرت دان ہندو فاضل بہی اوس کی وقعت کے سامنے سر نہ اوٹھا سکیگا پہلا بیچارے انگریز جو نہ سنسکرت جانتے ہین نہ قوانین ہنود کے نکات و دقایق سے واقف ہین کیونکر اوس کے اعتبار مین شک کر سکتے ہین لیکن اس کتاب کے اعتبار و سند کی اصل حقیقت یہ ہی جو ہمارے ہمعصر دو ہند سنسکرت دان فاضلون نے لکہی ہے ڈاکٹر پنڈت جگند رسرومنی کہتے ہین کہ بنگالہ کے پنڈت اسکو تسلیم نہین کرتے ہین اور یہ کہ یہ کتاب اسقدر غلطیون سے بہری ہوی ہی کہ پنڈت لوگ اوسوقت تک ہرگز اسکو معتبر نہین سمجہ سکتے ہین جب تک کہ کم سے کم کوئی شارح یہ نہ ثابت کر دے کہ جو غلطیان کہ کتاب مین موجود ہین وہ خود مصنف کی نہ ہین۔ یہ سچ ہی یہ کتاب بہت سے متنون کا مجموعہ ہی اور صرف اسی غرض سے اوسکا حوالہ دے سکتے ہین۔ مگر یہ کبہی تسلیم نہین کیا جاتا ہی کہ وہ ہندؤن کی مستند کتاب ہی" (۱) بابو شاما چرن سرکار بدیا بہوشن نے بہی اسی کے قریب قریب لکہا ہی (۲) اور اور پنڈت بہی جنکی وقعت مسلم ہے یہی کہتے ہین (۳) اور اوس کے مترجم اور کتاب کی تالیف کے قریب زمانہ کے یورپین مصنف بہی اسی کے قایل ہین اور اونکا بیان بہی قریب قریب بیان پنڈت سرومنی کے ہی (۴)

کتب دہرم شاستر کے ترجمے

دفعہ ۱۰۹ قریب قریب کل فرقون کی مستند کتابون کا ترجمہ انگریزی زبان مین ہو گیا ہے۔

(۱) دفعہ ۵۰ فصل ۳ (ذکر شرح و رتناوہلی) باب اول شرح دہرم شاستر۔

(۲) دیباچہ بیوستہا چندریکا۔ (۳) دیکہئے دہارم شاستر منڈلک صاحب

(۴) دیباچہ کولبروک۔ دیباچہ مارلی صاحب۔

علاوہ ترجمہ ہباد ہنگا رنب کے ہنری کولبروک صاحب نے داے بہاگ اور متاکشرا کا ترجمہ بہی کیا ہی اور یہ سب ترجمے اور انگریزی ترجمون کے ترجمون سے نہایت بہتر ہین بابو شاما چرن بدیا بہوشن مترجم ہای کورٹ کلکتہ اور مصنف کتب دہرم شاستر فرماتے ہین کہ کولبروک صاحب سے بہتر مترجم سنسکرت زبان کی کتاب کو ابہی تک کوی نہین ملا۔ مسٹر بوراڈیل نے بیو ہار میو کہہ کا اور مسٹر فوکس نے سرستی ولاس کا اور پنڈت کرشن سوامی آیار نے اسمرتی چندریکا کا۔ اور مسٹر وینچ نے کرم سنکرا کا اور مسٹر سدرلینڈ نے دت تک میمانسا و دت تک چندریکا اور بابو پرسنو کمار ٹیگور نے چنتامنی کا ترجمہ انگریزی زبان مین کیا ہی اور حال ہی مین پنڈت گلاب چندر شاستری نے ویرمتر ودی کا ترجمہ کیا ہی۔ ان کے علاوہ منو سنہتا کا ترجمہ جونس صاحب کا کیا ہوا موجود ہے یاگولک سنہتا کے بیوہار کانڈ کا ترجمہ بہی ہی اور نارد سنہتا کا ترجمہ بہی پروفیسر جالی صاحب کا کیا ہوا موجود ہے واے تتو اور برودا راجیہ۔ اور بیوہار نے کے باب داے بہاگ اور مادہویہ کا ترجمہ ڈاکٹر بیرنیل کا موجود ہے۔ اور راپستمبہ سنہتا اور بودہاین اور گوتم و وشیشتا و وشنو کی سمرتاؤن کے اقوال متعلقہ وراثت کا بہی ترجمہ کیا گیا ہے۔

ترجمون کی حالت | **دفعہ ۱۱۰** ان ترجمون کی نسبت ہمارے ہمعصر مستند پنڈت جگیندرا بہٹ ومنی یہ لکہتے ہین ؛—

ان ترجمون مین سے اکثر ترجمے صحیح ہین۔ لیکن ترجمون کا طرز بیان مجبوری کیوجہ سے ایسا ہی کہ صرف اونہین کے پڑہنے سے اصل کتاب کے مصنف کے معنی سمجہ مین نہین آتے ہین۔ چونکہ دہرم شاستر کی کتابون مین یا تو صرف ونحو کی بحثین ہین یا ایسی بحثین ہین جو قواعد میمانسا پر مبنی ہین اس لئے ان کی اصطلاحات کا انگریزی مین ترجمہ ہونا ناممکن ہے۔ انگریزی ترجمہ مین اصل عبارت کے سیاق اور ابہام اور اشارون کا قایم رکہنا ناممکن ہے اور اگر یہ ترجمہ مین قایم نہ رہین گے تو ناظرین کو بنا بحث کے سمجہنے مین بہت دقت واقع ہوگی۔ انگریزی ترجمہ بصورت موجودہ جہان جہان سمجہ مین آسکتے ہین وہان بہی قریب قریب بیکار ہین۔ اگر دہرم شاستر کے مقدمات انگریز قانون دان ججون کے متعلق کئے جایئن تو پہر بہی ضرور ہے کہ دای بہاگ اور متاکشرا وغیرہ کا از سر نو ترجمہ اسطرح پر کیا جائے کہ جو شخص سنسکرت نہ جانتا ہو وہ بہی بحث کی بنیاد اور اوس کے دلایل کو سمجہ سکے۔ مسٹر کولبروک نے اپنے ترجمون مین بعض اشارے

خطوط وحدانی کے اندر لکھی ہین لیکن اون سے بجز مترادف الفاظ کے معلوم ہونے کے اور کچھہ بہی توضیح نہین ہوی - کتابون کے ہر فقرہ پر ایک باقاعدہ شرح ہونی چاہیئے (۱)

دفعہ ۱۱۱ انگریزون کی تالیفات

۱۸۲۵ع مین سر فرانسس میکناٹن نے سپریم کورٹ کلکتہ کے فیصلون سے ایک کتاب مرتب کی اور اوس پر اپنی راے بہی لکہی اوس کتاب کا نام کنسیڈریشن ان دی ہندو لا (تفہیمات دہرم شاستر) رکہا - اوس کے بعد ۱۸۲۹ع مین سر ولیم میکناٹن نے ایک کتاب تالیف کی جسکی پہلی جلد مین کچھہ اصول اور دوسری جلد مین وہ بیوستے جمع کئے ہین جو عدالتون نے پنڈتون سے حاصل کرکے اونپر فیصلے کئے تہے - پہلی جلد مین بہت غلطیان ہین اور وہ محض ایک ناکافی رسالہ ہے - مگر دوسری جلد گو کافی نہین ہے مگر معتبر اور مفید ہے -

علاقہ مدراس مین بہی سر تامس اسٹرینج صاحب جسٹس مدراس نے ایک کتاب لکہی اور اوسکی ترتیب اوسیطرح کی ہے جسطرح کی شرایط میکناٹن کی کتاب کی ہو لیکن اسمین یہ زیادہ خرابی ہے کہ علحدہ علحدہ فرقون کے مسایل مخلوط کردے گئے ہین اور اسی سبب سے بجاے رہنمای کے کتاب مذکور گمراہ کرتی ہو - اسٹرینج صاحب سنسکرت نہین جانتے تہے اونہون نے کولبروک صاحب اور سدر لینڈ صاحب اور ایلس صاحب کی رایون اور پنڈتون کے بیوستہون کو ترتیب دیکر جمع کردیا ہو -

البرلنگ صاحب نے ایک رسالہ وراثت اور نیز دیگر مراتب کی نسبت لکہا ہے لیکن وہ بنگالہ سے زیادہ تر متعلق ہے اور غلطیون سے پر ہے - اسٹوکس صاحب وغیرہ نے بہی کتابین لکہی ہین جو کسیقدر اقوال کے حوالون کے واسطے مفید ہین - گورنمنٹ بمبی کے حکم سے مسٹر اسٹیل نے رواجات و قوانین اقوام ہنود مین جو کتاب لکہی ہے وہ بہت مفید ہے گو اوس کی ترتیب اچہی نہین ہے - اور بہی چند کتابین انگریزون کی تالیف کی ہوی ہین لیکن انگریزون کی تالیف کی ہوی کتابون مین سب سے زیادہ عمدہ اور بہترین کتاب ویسٹ و بولر صاحب کی کتاب ہو جس مین پنڈتون سے بیوستے لیکر کافی مسایل جمع کئے گئے ہین اور کتابون سے بہی مضامین لیکر ذی علم مولفون نے اوس مین اضافہ کئے ہین اور اس کتاب کا دیباچہ نہ صرف اوس کے مولفون کی اعلی درجہ کی قابلیت ظاہر کرتا ہو بلکہ ہر ایک شخص کے لئے نہایت مفید رہنما ہے -

(۱) دیکہئے دفعہ ۱۵ شرح مذکور -

مین صاحب کی کتاب عملی طور پر کسیقدر مفید ہے۔ سواے وبست و یولر صاحبان اور مین صاحب کی کتابون کے اور کسی انگریز کی تالیف کافی اور بہت مفید نہین ہی۔

دفعہ ۱۱۲ ہندو عالمون کی تالیفات زمانہ حال

اب ہم اون تین ہندو فاضلون کی مستند اور مفید کتابون کا ذکر کرتے ہین جن سے بہتر کوئی کتاب نہین ہی۔

بابو شاماچرن سرکار جو بابو شن مترجم سابق ہای کورٹ کلکتہ ولا ٹیکچرار نے دو کتابین لکھی ہین ایک ویوستہا درپن اور دوسری ویوستہا چندریکا پہلی کتاب مین صرف بنگالہ کے شاستر کا ذکر ہی اور دوسری مین سواے بنگالہ کے اور مقامات کے شاستر کا۔ اس باخبر فاضل نے یہ کتابین سنسکرت زبان کی کتابون سے تالیف کی ہین اور مسایل کی تنقیح اور تحقیقات بڑی ہوشیاری سے اور بہت ہی وضاحت کے ساتھہ کی ہی اور ہر جلد کے اخیر مین وہ جملہ فیصلجات ہای کورٹ و پریوی کونسل شامل کردی ہین جو اوس سے متعلق تھی یہ کتابین تحقیق اور جامعیت وصحت و اسناد کے لحاظ سے کمال قدر و منزلت کے قابل ہین لیکن ان کتابون کے طرز بیان مین علاوہ طوالت کے سلاست بھی نہین ہی خلاصہ مطلب کا نکالنا طالب علم کو دشوار ہوتا ہی۔ لیکن اسمین کچھہ شک نہین ہے کہ یہ کتابین بڑی عزت کے قابل ہین اور انکی تعریف مین جو کچھہ حکام عالیمقام پریوی کونسل نے کہا ہے وہ درست ہی۔ بابو صاحب موصوف نے چند سال ہوے کہ وفات پائی۔

انرہبل راو صاحب وشوا ناتھہ منڈلک نے جو بمبئی کے مرہٹا قوم کے پیشوا اور سرگروہ اور ہای کورٹ کے اعلی درجہ کے وکیل اور ممبر کونسل تھے اور سنسکرت زبان کے بہت بڑے عالم تھے کتاب دہرم ساستر لکھی ہے یہ نادر کتاب نہ صرف اس سبب سے کہ سنسکرت کی کتابون سے تالیف کی گئی ہے اور بہت مبسوط اور جامع اور کافی اور قابل اعتبار ہے بلکہ وہ اسوجہہ سے بھی کہ اوسکا طرز بیان مختصر اور صاف اور تسلسل مضمون منطقی ترتیب کے موافق ہے اور ہر ایک مسئلہ کمال تحقیق سے لکھا گیا ہے اور دلایل اور نظایر سے مستحکم کیا گیا ہے بہت ہی مفید اور تعظیم کے قابل ہے اس کتاب کے دیکھنے کے بعد ہر شخص جو علم سے بہرہ رکھتا ہے وہ راو صاحب کے علم وفضل کا اقرار ضرور کریگا اور اونکا نام عزت سے لیگا راو صاحب موصوف نے اسی سال مین وفات پائی ہے۔ راو صاحب برانے کنسیرویٹو خیال کے اعلی درجہ کے جنٹلمین تھے اور قوم کے سرگروہ اور ہادی سمجھے جاتے تھے۔ ان دونون پرانی وضع کے فاضلون کے بعد جو کتاب ڈاکٹر پنڈت جگندر اسمارتا سیروسنی۔ ایم اے۔ بی۔ ایل نے ۱۸۸۳ع مین لکھی ہے اسکا نام شرح دہرم شاستر ہے یہ پنڈت سنسکرت زبان کا بھی اپنا

عالم ہے جیساکہ انگریزی کا اس فاضل نے اپنی مختصر کتاب مین کمال کیاہی کہ چارسو صفحونمین کل مسایل اس خوبی اور قابلیت سے تحقیق کرکے لکھی ہین کہ اس سے بہتر لکھنا ناممکن ہے یہ کتاب بالکل سنسکرت کتابون سے تالیف کی گئی ہے اور ایسی معتبر اور مستند ہے کہ ہای کورٹ کے حاکم بڑی قوی سند تصور کرکے اسکا حوالہ دیتے ہین — اس کے بیدار مغز مصنف نے اپنی اس مختصر کتاب سے سب کی انکھین کہولدی ہین - آجکل ہائی کورٹون مین اور دیگر عدالتون مین زیادہ تر حوالہ انہین کتابون کا دیاجاتاہے اور لنظا یر کے درج ہونے کی وجہہ سے مین صاحب کی کتاب کا بھی حوالہ دیاجاتا ہے — اور نیز ویسٹ وبولر صاحب کی کتاب کا۔ ان تینون کتابون کے مصنف اعلی درجہ کے مستند قانون دان ہین اور جو درجہ فضیلت کا انگریزی زبان مین رکہتے ہین اوس سے زیادہ سنسکرت زبان مین رکہتے ہین اسیوجہہ سے ان کی کتابین سب کی کتابون سے زیادہ معتبر تسلیم کیجاتی ہین اور فی الحقیقت وہ اسی قابل ہین —

دہرم شاستر کے مختلف فرقے

جن اسباب سے زمانہ قدیم مین مختلف فرقے قایم ہوگئے تھے اونہین اسباب سے زمانہ مابعد مین بھی پانچ فرقے قایم ہوگیے —

دفعہ ۱۱۳ زمانہ قدیم مین جن اسباب سے مختلف فرقے قایم ہوگئے تھے اونہین وجوہ سے زمانہ مابعد مین دہرم شاستر کے پانچ فرقے قایم ہوگئے جو فی الحال موجود ہین یعنی —(۱) بنگالہ (۲) متھلا (۳) بنارس (۴) مہاراشٹہ (۵) دراویڑ —

بقول پنڈت سیرومنی کے اگر انگریزی حکومت کا اثر برہمنون کے اجتہاد کو نہ روک دیتا تو ان فرقون کی تعداد یا بڑہ جاتی یا کہٹ جاتی — آجکل مشرقی بنگالہ کے پنڈتون کا میلان ندیا کے پنڈتون سے علحدگی اختیار کرنے کیطرف ہی لیکن چونکہ موجودہ برٹش گورمنٹ نے برہمنون کے حق ائین طرازی کو جو اونکو ابتداے عالم سے حاصل تھا ضبط کرلیا اس لئے کوی پنڈت خواہ پرانے فرقون سے کتنا ہی نکلنا چاہے مگر کیا مجال جو ایک بات بہی نئی ایجاد کرسکے۔ وہ پانچون فرقے جنمین انگریزی حکومت قایم ہونیکے وقت برہمن منقسم تھے اسوقت تک بلا کسی کمی وبیشی کے موجود ہین —(۱) برٹش گورمنٹ نے شروع عملداری مین دہرم شاستر کی جن کتابون کو جس فرقہ مین مستند اور مروج پایا اوسی فرقہ کے لئے اونہین کتابون کو غیر متبدل قانون قرار دیا اسوجہ سے پانچون

(۱) دفعہ ۱ فصل ۲ — باب اول شرح دہرم شاستر —

فرقے اپنی اپنی حد تک محدود اور اون کی ترقی مسدود ہو گئی اسوقت اگرچہ برہما کا ہی اوتار پیدا ہو کر تحقیقات کامل کے بعد کوئی نیا اجتہاد قایم کرے اور کیسی ہی رائے اور درستی سے ایسی کتاب لکہے جو مسلمہ کتب کے خلاف ہو تاہم انگریزی عدالتون مین بمقابلہ پہلی کتابون کے جو ہر فرقہ کے واسطے غیر معتدل قانون یقین کر لی گئی ہین ہرگز سرسبز نہوگی - گورنمنٹ نے یہ بڑی دور اندیشی اور ہوشیاری کی جو ہر فرقہ کی کتب مستند و مروج پر حصر کر دیا اور اسوجہ سے گورنمنٹ برہمنون کو اون کے موروثی عہدہ انفصال مقدمات سے بیدخل کرنے اور آخر کار اونکو عدالتون سے نکالدینے مین کامیاب ہوی ورنہ برہمنون کی ذہانت یورپ مین ججون کی آزادانہ حکومت کا ایک بڑا حصہ اپنی تحت مین رکہتی اور کوی عدالت ایسی نہوتی جس مین ایک لایق برہمن کرسی پر بیٹھکر بیوسہتا ندیتا -

مختلف فرقے پیدا ہو جانے کی وجہ خاص

دفعہ ۱۱۴ دہرم شاستر مین یا بمعنی معمولی قانون ہنود مین مذہبی رسوم و نیز قواعد شاستر داخل ہین جو مذہبی اصول پر مبنی ہین - دہرم شاستر کے مختلف حصے اسوجہ سے ہو گئے کہ ہندؤن کا علم الٰہی و علم قانون و علم مابعد الطبیعۃ ایک دوسرے سے ملا ہوا ہے - اور طریقہ و اصول بحث و تعبیر کا جو ایک علم سے متعلق قرار دیا گیا ہے وہ ہی اور علوم کی شاخون پر بہی موثر اور متعلق ہوتا ہے کولبروک صاحب کہتے ہین کہ بحث کے مختلف ہمشکل طریقے جو ہندؤن کے علم فلسفہ و علم الٰہی اور شاستر مین تسلیم ہوے ہین سب سے اہم طریقے ان مین سے میمانسا اور نیاسے ہین جنکا حال یہ ہے - میمانسا (کیونکہ دو فرقہ علم مابعد الطبیعۃ کے نام سے ہین) بالاستحکام پکے ہین اول طریقہ (پورو) سے جسکا بانی جیمنی ہے مناظرہ کا طریقہ وید کی تعبیر مین مدد دینے کی غرض خاص سے معلوم ہوتا ہے - اور دوسرے طریقہ (اُدتر) کی مدد سے جو عموماً ویدانت کہلاتا ہے اور بیاس سے منسوب کیا جاتا ہے کتب مقدس سے ایک صفائی بخش علم روحانی نکالا ہے جسمین دنیاے مادی سے انکار ہے - نیاسے جسکا مسلم مصنف و موجد گوتم ہے ایک فلسفی طریقہ ہے اوس کی بحث کرنے کے قواعد سخت ہین جسکا مقابلہ طریقہ مناظرہ ارسطو سے بطور مناسب کیا جاسکتا ہے اور ان فیلسوفانہ طرق مناظرہ کی وجہہ سے مختلف فرقہ و حصے شاستر کے قایم ہو گئے ہین اور تحریری قانون خواہ سُرتی ہو یا سمرتی ہو انہین قواعد تعبیر کے تابع ہے یہ قواعد میمانسا مین جمع کیے گئے ہین وہ ایک رسالہ ثبوت و سند احکام سے متعلق ہے طریقہ میمانسا ایک شاخ فلسفہ سمجہا جاتا ہے اور بطور مناسب وہ قانون کی منطق ہے - بنگالہ اور بہار مین جہان بہ نسبت دکن کے وید کم پڑہے جاتے ہین اور میمانسا کم دیکہا جاتا ہے فلسفہ متعلق مناظرہ

یعنی نیاسے زیادہ دیکہا جاتا ہی اور وہان واسطے قواعد دلیل و تعبیر متعلق امور قانون اور امور
علم ما بعد الطبیعۃ کے اوسپر استدلال کیا جاتا ہی بس اسوجہہ سے دو اصل فرقے پیدا ہوئے ہین جو
ایک قول کی تعبیر مختلف طور پر کرکے بعض آہم امور قانون کی بنا پر واحد مسایل شاستر سے مختلف
و متفرق نتایج نکالتے ہین — یہ فرقے بوجہ مزید اختلاف عقیدہ علمی کے منقسم ہوگئے ہین اور ہر ایک
فرقے نے اپنی ہدایت کے واسطے کسی مقبول مصنف کو پسند کر لیا ہی اور اوس کی مسئلہ کو خاص
ملکون مین یا متفرق اقوام ہنود مین جاری کیا ہی جسطرح ہندؤن کے مختلف زبانین ہین اسیطرح
اون کے طریقے اور رائین بہی مختلف ہین — (۱)

ہنود جماعت اور اوس کے قوانین کے دو مرتبہ مختلف فرقے ہوے ہین —

دفعہ ۱۱۵ یہ امر بلا کسی شک کے ہی کہ جس زمانہ قدیم مین مختلف شاکہا او رچرانا (گروہ اور فرقے) قایم ہوگئے اور سمرتیون اور سوترون کے اعتبار مین اختلاف ہوا اوس زمانہ سے پہلے اور
اوس کے بعد کے زمانہ مین جب قدیم مختلف فرقے متحد ہوگئے اور سمرتیان یکسان معتبر سمجہی جانی
لگین کل جماعت ہنود و اقوام کی بلا کسی اختلاف کے ایک ہی اصول کے تابع اور ایک ہی قانون
کی پابند تہی - ان موجودہ پانچون مختلف فرقون سے معلوم ہوتا ہی کہ ہنود جماعت مین پہر بڑا
اختلاف پیدا ہوا جس سے مختلف فرقے قایم ہوے — اور ہر فرقے کے بانی یا سرگروہ نے اپنی
اپنی رایون کی تایید مین کتابین لکہین اور سمرتیون کے اقوال کو اپنی منطق کے زور سے اپنی رایون
کی بنیاد قرار دیکر رایون کو مستحکم کیا اسیطرح پر دہرم شاستر کے مختلف گروہ بالاستقلال قایم ہوگئے
اور جس حصہ ہندوستان مین جس فرقہ کی رای اور اصول مقبول و مروج ہوگئے وہی حصہ اوس فرقہ
کی کتب کے نفاذ کی حد قایم ہوگیا — (۲)

یہ پانچون فرقہ کب اور کس لیے قایم کیے

دفعہ ۱۱۶ یہ بتانا کہ کل قدیم مختلف فرقے کس زمانہ مین متحد ہوے اور کب کل سمرتیان یکسان معتبر و مستند سمجہی جانے لگین مشکل ہے مگر اس
مین شک نہین کہ بحث و مباحثہ کا زور و شور میدہاتتہی سے پہلے جو آٹہوین صدی عیسوی مین گذرا
ہی ختم ہوچکا تہا - میدہاتتہی اون قدیم مصنفون مین سے ہی جنہون نے سب سے پہلے سمرتیون کو

---

(۱) کولبروک صاحب کی تحریرات متفرق جلد ۱ صفحہ ۲۲۷ و دہرم شاستر مولفہ سر ٹامس اسٹرینج جلد ۱
صفحہ ۳۱۶ — (۲) مقدمہ صاحب کلکٹر مدورا بنام متو رامالنگا
ساتہوپتی ۱۲ مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ خاص صفحہ ۴۳۵ کو دیکہیے —

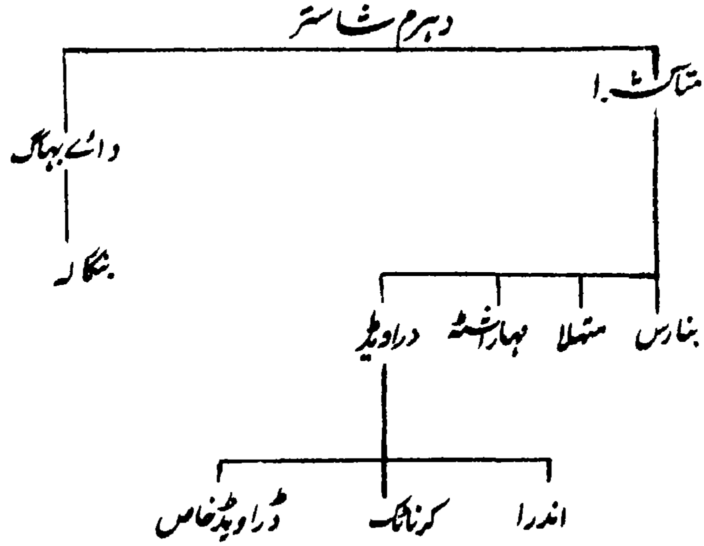
- بہوج راج - اور بشوا روپ - اور سرتی کارا - کی
متفق و متحد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے - بہوج راج - اور بشوا روپ - اور سرتی کارا - کی
کوشش اور توجہہ بہی اسی طرف مبذول ہی جب ایک دفعہ اتفاق قایم ہوگیا تو پہر تفریق شروع
ہوی - وگیانیشور کی مشہور کتاب متاکشرا جب مشتہر ہوی تو کل ہندوستان نے معتبر
سمجہہ کر تسلیم کرلیا - لیکن ایک صدی کے اندر ہی دیونندبہٹ نے اسمرتی چندریکا تصنیف کرکے
ایک فرقہ قایم کرلیا جو دراویڑ کہلاتا ہے - دوسری صدی مین چندیشور نے فرقہ متہلا کو قایم
کرلیا - مگر سب سے بڑا انقلاب و اختلاف بنگالہ مین جیمتواہن اور رگہونندن نے پیدا کیا جو بنگالہ
کے فرقہ کے بڑے مستند مصنف گذرے ہین - ندیا کے علمی گروہ مین یہ قصے مشہور ہین کہ
متہلا اور ندیا کے پنڈتون مین پہلے بڑی سخت رقابت قایم ہتی مگر آخر کار منطق اور نیایہ شاستر
مین ندیا کے پنڈتون کی عظمت کو متہلا والون نے تسلیم کرلیا اور ندیا مین نیایہ شاستر پڑہنے کو
آنے لگے لیکن باوجود اس کے بہی قانون مین ان دونون فرقون مین کبہی اتحاد و اتفاق نہین ہوا -
متہلا کے پنڈت چندیشور اور واچسپتی کی کتابون کو مستند سمجہتے رہے اور ندیا والے جیمتواہن
اور رگہونندن کی کتابون کو واجب التعمیل سمجہتے رہے - گجرات اور مہاراشٹر مین وگیانیشور
اور اپرارک و بیتیا دیو کی تصنیفات پر مدتون تک معتبر سمجہکر عمل ہوتا رہا لیکن سترہوین صدی
عیسوی مین نیلکنٹہ کی تصنیف کا رتبہ بہت بڑہ گیا اور اٹھارہوین صدی عیسوی سے پہلے
مغربی فرقے یعنی مہاراشٹر کی بنیاد پڑی - اس بیان سے ثابت ہوگیا کہ اٹھارہوین صدی
عیسوی سے پہلے ان پانچون مذکورہ بالا فرقون کی بنیاد قایم ہوچکی ہتی - (۱)

پانچون فرقون کا فرق -

دفعہ ۱۱۷ اگرچہ ان فرقون مین سے ہر ایک فرقہ مین کئی کئی فرقہ ہین لیکن چونکہ اون کی مستند کتابین واحد ہین اس لئے اون کے باہمی اختلافات خفیف اور ناقابل التفات ہین - مگر جو خاص اور اہم فرق کہ ان پانچون فرقون کے درمیان مین ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک فرقہ نے خاص خاص کتاب کو مستند سمجہہ لیا ہی اور ہر معاملہ مین اوسی کے بموجب عمل کرتا ہی اگر کسی فرقہ کی خاص کتاب مین کسی مسئلہ کی نسبت کچہہ حکم نہین ہوتا ہے تو اوس فرقہ کے قانون دان دوسری فرقہ کی کتابون سے اوس مسئلہ کے متعلق احکام نکال لیتے ہین اور اپنی رایون کی تائید مین دوسرے فرقہ کی کتابون کا حوالہ دیتے ہین - لیکن جبکہ مختلف فرقون کی مستند کتب مین اختلاف ہوتا ہی تو ہر فرقہ کے قانون دان

(۱) دیکھیے فصل ۲ باب اول شرح دہرم شاستر -

اپنی ہی فرقہ کی کتاب پر عمل کرتے ہین - (۱) بہ تقلید خیال جسٹس محمود (۲) کے ہم پانچون فرقون کو حسب ذیل صرف دو فرقون پر تقسیم کر سکتے ہین جس سے اِن کا فرق باسانی سمجھہ مین آسکتا ہے -



مختلف شاسترون کی اس تقسیم اور ترتیب کو مارلی صاحب نے بہی بیان کیا ہے اور وہ عموماً سوائے تقسیم شاستر دراوِڑ کے تسلیم کیجاتی ہے - ڈاکٹر برنل نے اس کی تعریف لکہی ہے اور اون کو اسباب مین کولبروک صاحب سے اتفاق ہے کہ جو اہم فرق اور اختلاف شاسترون مین ہے وہ متاکشرا اور دائے بہاگ مین ہے - (۳) اور گو بعض مقدمات مین (۴) شاستر مجریہ دراوِڑ اور بنارس مین فرق تسلیم کیا گیا ہے لیکن ایسا فرق نہین ہے جیسا کہ درمیان متاکشرا اور دائے بہاگ کے ہے کیونکہ اون دونون سے بالکل مختلف اصول عمدآ متعلق کیئے گئے ہین (۵) یہ ایک عجیب اتفاقیہ مشابہت شاسترون اور اہل اسلام کے مذہبی گروہون مین پائی جاتی ہے اور مطلب ذہن نشین کرنے کے لیئے تمثیلاً کہا جا سکتا ہے کہ جسطرح سنی اور شیعہ

(۱) مقصل و ایضاً (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۹
(۳) دفعہ ۳۳ دہرم شاستر مین صاحب (۴) مقدمہ تبنیت رام ناتھہ رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۶ و رپورٹ پریوی کونسل موزر انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ - و مقدمہ نارساملن بنام بلرام چاکر رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۲۰ — (۵) دفعہ ۳۵ دہرم شاستر مین صاحب -

کے قواعد شرع مین فرق ہے اسیطرح درمیان گروہ تابع متاکشرا اور دایے بہاگ کے فرق ہی اور جسطرح سنیون کے مذاہب اربعہ یعنی حنفی - شافعی - مالکی حنبلی مین باہم فرق ہی اسیطرح بنارس - متہلا - مہاراشٹر - اور دراویڑ مین فرق ہے اور ان چارون ملکون مین متاکشرا پر بطور قانون کے عمل ہوتا ہی اس فرق کے ساتھہ کہ بنارس اور توابع بنارس مین متاکشرا سب پر مرجح اور مقدم ہے اور متہلا او رمہاراشٹر اور دراویڑ مین بعد اون ملکون کی خاص مروجہ کتب کی متاکشرا پر بطور قانون کے عمل کیا جاتا ہی -

عام اور خاص کتابون کی پابندی کی صورت -

دفعہ ۱۱۸ - دہرم شاستر کی بعض مستند کتابین ایسی بھی ہین جو عام ہین کسی خاص فرقہ سے مخصوص تعلق نہین رکہتے ہین عموماً جملہ فرقون کی مستند کتب ہین اونکا حوالہ دیا جاتا ہی لیکن ہر مسئلہ مین ان کتابون پر عمل کرنا لازم نہین ہے - لیکن فرقہ کی خاص مستند کتاب کی تعمیل اوس فرقہ کے ہر شخص پر لازم و واجب ہے چونکہ دستور کے موافق اوستاد کا فرض ہی کہ وہ جس کتاب کو مستند سمجھتا ہے اوسکا مستند ہونا ثابت کرے - اگر وہ کتاب کی کل باتون کو مستند اور صحیح ثابت نکر سکے تو وہ اپنے کام کے قابل نہ سمجھا جائیگا اور کوئی اوس سے پڑہنے نہ آئیگا اس لئے ملک کے پنڈت اونہین کتابون کو مستند قرار دیتے ہین جنکو اونہون نے خود مستند سمجھکر پڑہا ہے اور اسی طریقہ کو اونہون نے اسان اور رفع تکلیف کا باعث خیال کیا ہی اور اسیوجہہ سے یہ عادت ہوگئی کہ ہر فرقہ کے متعدد پنڈت اوسی کتاب کو مستند قرار دیا کرتے ہین جسکا رواج اوس فرقہ مین ہوتا ہے اور جس کے ذریعہ سے معترض کے اعتراضون کا جواب شافی دی سکتے ہین - (۱)

سب سے پہلے فرقہ بنارس کی کتب مستند اور اوسکا رقبہ

دفعہ ۱۱۹ - (۱) متاکشرا - (۲) متاکشرا کی شرح سبودہنی - (۳) ویرمترودے - (۴) بالم بہٹ - (۵) کلپتارو مصنفہ لکشمی دہر - (۶) پرسرام مادہو (۷) بیو بار مادہو - (۸) بہا دٹماندر (۹) نرنی سندہو (۱۰) دتک میمانسا مصنفہ نندا پنڈت سپہلے فرقہ بنارس کی سنت کتب ہین یکرائی نفاذ کا دایرہ سب سے زیادہ وسیع ہی - سواے بنگالہ او متہلا اور دراویڑ اور مہاراشٹر کے حصہ جزیرہ نما بمبئی اور گجرات کے کل ہندوستان مین متاکشرا سب سے اعلی دلیل سمجھی جاتی ہے - جزیرہ نما بمبئی اور گجرات مین متاکشرا پر

(۱) فصل ۶ - ایضاً شرح مذکور -

بیوہار میوکہہ مصنفہ نیل کنٹھہ مرجح ہے باقی کل مہاراشٹر مین متاکشرا پر بیوہار میوکہہ مرجح نہین ہے - متہلا اور ڈراویڈ مین بہی متاکشرا اسقدر تریم کے ساتھہ واجب التعمیل مانی سمجھی جاتی ہے کہ جو مسئلہ وہان کی مستند کتب مین متاکشرا کے خلاف درج ہے اوس مین متاکشرا پر اون کتابون کو ترجیح ہوتی ہے ورنہ متاکشرا اور دیگر مستند کتب یکسان معتبر اور مرجح ہین - مثلاً متاکشرا مین استحقاق وراثت مین باپ سے پہلے مان کو وارث و مستحق قرار دیا گیا ہی اور اس کے خلاف اسمرتی چندریکا مروجہ ڈراویڈ اور بیوہار میوکہہ مروجہ مہاراشٹر مین مان سے پہلے باپ کو وارث قرار دیا گیا ہے چونکہ ڈراویڈ کی خاص مستند کتاب اسمرتی چندریکا ہے اور مہاراشٹر کی خاص مستند کتاب بیوہار میوکہہ ہی لہذا اس مسئلہ مین متاکشرا پر عمل کیا جائیگا ڈراویڈ اور مہاراشٹر مین مان پر باپ کو ترجیح دی جائیگی - اور دیگر ممالک مین جہان متاکشرا سب سے زیادہ اعلی سند ہو مان کو باپ پر ترجیح ہوگی - (۱)

دوسرے فرقہ ڈراویڈ کی مستند کتابین اور اوسکا رقبہ

دفعہ ۱۲۰ دوسرا فرقہ ڈراویڈ کہلاتا ہی جسکو تیرہوین صدی عیسوی مین دیوننڈ بہٹ نے قایم کیا ہے اس فرقہ مین کتب ذیل مستند تسلیم کیجاتی ہین -

(۱) متاکشرا مصنفہ وگیانیشر - (۲) اسمرتی چندریکا مصنفہ دیوننڈ بہٹ -

(۳) پراسر مادہویا مصنفہ مادہواچاری ودیارانیا (بحرالعلوم)

(۴) سرستی ویلاس مصنفہ راجہ پرتاپ رودر دیو -

(۵) دت تک چندریکا جسکو دیوننڈ بہٹ سے منسوب کرتے ہین - (۲)

اگلے زمانہ مین ڈراویڈ مین پانچ ملک داخل تھے - (۱) اندہر یعنی تلنگانہ (۲) کرناٹک (۳) گجرات (۴) ڈراویڈ خاص (۵) مہاراشٹر اور یہ پانچ ڈراویڈ مشہور رہے لیکن اوس انقلاب کے بعد سے جو نیل کنٹھہ کی تصنیفات سے پیدا ہوا صرف (۱) اندہر یعنی تلنگانہ اور (۲) کرناٹک (۳) اور خاص ڈراویڈ - ڈراویڈ مین داخل رہ گئے اب ملک دکن کا وہ حصہ جہان تامل اور کرناٹک اور تلنگی زبانین بولی جاتی ہین ڈراویڈ اور خاص ڈراویڈ وہ ملک ہی جسمین تامل زبان بولی جاتی ہے اور جہان تلنگی بولی جاتی ہے وہ اندہرا اور جہان کرناٹک زبان مروج ہے وہ کرناٹک دیس کہلاتا ہی - اگر ایک خط گنجام سے لیکر خلیج کھمبات تک

(۱) فصل ۶ باب اول شرح مذکور - دہرم شاستر سنگرہ - ویوہہار چندریکا دیباچہ (۲) فصل ۷ باب اول کتاب

کہنیچاسے توخطا ندکور کے جانب جنوب جو ملک واقع ہو وہ کل ملک دڑاویڈ مین شامل ہو (اَ)

تیسرے فرقہ متہلا کی کتب مستند و فقہ

دفعہ ۱۲۱ — تیسرے فرقہ متہلا کی جسکو چند لیشر نے ۱۳۱۴ء مین اور واچسپتی مصر نے پندرہوین صدی عیسوی مین قایم کیا مفصلہ ذیل کتب مستند مین

(۱) چنتامنی — مصنفہ واچسپتی مصر
(۲) ویواد رتناکر — مصنفہ چند لیشر
(۳) بباد چندر — لکشمی دیبی
(۴) متاکشرا — مصنفہ وگیانیشر —
بیوہار رتناکر —

ان کے علاوہ اسمرتی سار و اسمرتی سموچی و مدن پاریجات و دیت پریشیشت وغیرہ بھی مروج اور معتبر تصور کی جاتی ہین — (ب) — ملک متہلا کا رقبہ پرانون مین بھی درج ہو برہیٹ بشنو پران مین متہلا کی حدود اربعہ اور رقبہ اسطرح بیان کیا گیا ہو :— منو نے کہا آپ نے متہلا کو اجودھیا کی برابر بیان کیا اوسکا طول وعرض اور رقبہ اور موقع بھی بیان کیجیے —؟

پراسر نے جواب مین کہا — گنگا اور ہمالہ پہاڑ کے اور پندرہ ندیون کے درمیان تیرہبگتی نام کا بہت پاک وصاف دیس ہے — کوسی ندی سے گہنڈک تک جو بیس ۲۴ یوجن (ج) اوسکا طول ہو اور گنگا سے ہمالہ کے جنگل تک اوسکا عرض ہے وہان متہلا شہر واقع ہو جو دنیا مین بن بھومی (فیض رسان زمین) مشہور ہے — بابو پرشنو کمار مترجم بباد چنتامنی نے جو نقشہ متہلا کا بنایا ہو اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل ضلع دربہنگا اور کل ضلع ترہت اور ضلع پورنیا اور بہاگلپور اور مونگیر اور سارن کا کچھہ کچھہ حصہ متہلا مین داخل ہے اور اسی رقبہ کو متہلا کہنا چاہیے

چوتھی فرقہ بنگالہ کی مستند کتاب فقہ

دفعہ ۱۲۲ — چوتھے فرقہ بنگالہ کی جسکو جیمتواہن اور رگھونندن نے پندرہوین صدی عیسوی مین قایم کیا کتب مستند یہ ہین :—

(۱) دایہ بہاگ
(۲) دایہ تتو
(۳) دایہ کرم سنگرا

(ا) دیکھیے مشہور مقدمہ صاحب کلکٹر مدورا سوز رابن اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ —
(ب) فصل ۲ باب اول شرح مذکور (ج) ایک یوجن چار کوس کی برابر ہوتا ہو اس لیے ۹۶ کوس ہو —

(۴) شرح داے بہاگ مصنفہ سری کرشن—
(۵) دت تک چندریکا جو دیونند سے منسوب کی جاتی ہے—
بہادیہنگا رنب مصنفہ جگنناتھ ترکا پنچانن (۱)
بنگال کا نام گور ہے گور سے مراد ہندوستان کا وہ حصہ ہے جہان بنگالی زبان بولی جاتی ہے

دفعہ ۱۲۳ پانچوین فرقہ مہاراشٹر کی جسکو سترہوین صدی عیسوی مین نیل کنٹھ نے قایم کیا کتب مستند حسب ذیل ہین—	پانچوین فرقہ مہاراشٹر کی کتب مستند اور رقبہ

متاکشرا
بیوہار میوکہہ
نرنے سندہو مصنفہ کملاکار
دت تک میمانسا مصنفہ نندا پنڈت — بیوہار کوستبہ — پرسرام مادہویہ — سنسکار کوستبہ
دہرم سندہو — ہیمادری

لیکن یہ واضح رہے کہ گجرات اور خاص جزیرہ نما بمبئی مین بیوہار میوکہہ کو متاکشرا پر ترجیح ہے اور باقی ملک مرہٹا مین متاکشرا پر ترجیح نہین ہے (۲) ہندوستان کے اوس حصہ کو مہاراشٹر یا مرہٹا ملک کہتے ہین جس کی حد جنوبی گوا سے کولاپور اور بیدر ہوکر چندر تک ہے اور حد شرقی ورداندی سے انجاوری باسپورہ پہاڑی واقع دکن دریاے نربدا تک ہے اور شمالی حد مقام نند و تک دریاے نربدا ہے اور غربی حد نند و دسے دمن تک اور وہان سے ساحل سمندر مقام گوا تک یا یہ سمجھیے کہ جس ملک کی زبان مرہٹی ہے اوسی کو مہاراشٹر کہتے ہین —

دفعہ ۱۲۴ مہاراشٹر مین متاکشرا عموماً معتبر اور مستند مانی جاتی تھی جب نیلکنٹھ کی تصنیفات کو عروج ہوا تو متاکشرا کی وقعت مین خلل پیدا ہوا اور نیلکنٹھ کی بیوہار میوکہہ کو خاص گجرات اور جزیرہ نما بمبئی مین ترجیح	مہاراشٹر مین متاکشرا اور بیوہار میوکہہ کی وقعت ونفاذ کی حد —

دی گئی اور بعض اضلاع مہاراشٹر مین دونون کی سند مساوی درجہ کی تسلیم ہوئی اور بعض مقامات مین متاکشرا کو بدستور مستند اور میوکہہ کو مرجح تسلیم کرتے رہے اسبات مین بہت دفعہ مباحثہ ہوا ہے

(۱) فصل ۱ باب اول شرح مذکور (۲) جگ موہن داس بنام سر منگل داس انڈین لار یپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ (۵۲۹) مین کمال لیاقت سے ان کتابون کی ترجیح کی بحث کی گئی ہے اوس کو دیکھیے —

آخر کار بعد ملاحظہ اور غور کل اسناد و نظایر کے بمبئی ہای کورٹ نے باجلاس کامل جو طی کیا ہی وہ حسب ذیل ہی
بحث طلب امر یہ ہی کہ آیا دختر پدری جائیداد جو ورانتاً پائی ہی وہ اوس کی قطعی ملکیت ہو جاتی ہی یا دختر
کے لاولد مرنے پر اوس کے باپ کے وارثون کو پہونچتی ہی اور اس باب مین متاکشرا پر عمل کرنا چاہیئے
یا بیوہار میوکہہ کو متاکشرا پر ترجیح دینی چاہیئے۔ جو مقدمات وراثت کے اس احاطہ (بمبئی احاطہ)
کی عدالتون کے روبرو پیش آتے ہین اون کے فیصلے کا دستور یہ ہی کہ بلحاظ متاکشرا اور بیوہار میوکہہ
کے اونکو مستند کتب (۱) تصور کر کے فیصل ہوتے ہین۔ اس سے کوئی فرق اوس متبرک اور
قطعی صفت مین نہین آتا ہی جو ویدون اور مسلمہ سمرتیون خصوصاً منو سمرتی (۲) کے ساتھ منسوب
کی جاتی ہے مگر جب کتاب کی عبارتین یا اونکی تعبیرات مختلف ہوتی ہین تو نہ صرف اصول مطابق رواج
کے قرار پاتا ہی (۳) بلکہ بنا ہی اصول قانون کارروائی عدالتی مین بہ نسبت لفظ احکام صریح کے رواج
زیادہ مستند ہے (۴) اور اسی بنیاد پر کتب اصول و کتب شرح کی سند منحصر ہے۔ گو اکثر معاملات
کی نسبت ان کتابون مین وہ اصول درج ہین جو رواج سے قایم اور نافذ ہوے ہین مگر رواج اصول
دہرم شاستر کے مطابق بہی بغیر اعانت کتب کے غلبہ رکھتا ہے اور ضرور اوسکو غلبہ رکھنا چاہیئے
(۵) اور یہ طے شدہ اور قطعی امر ہے کہ رواج کی وقعت تحریری احکام دہرم شاستر سے بہت زیادہ
ہی (۶) مقدمہ للو بہای بالو بہای بنام کاشی بائی (۷) سے ان اصولون کے متعلق ہونے کی
وجہ ظاہر ہوگی۔ اس مقدمہ مین یہ تسلیم ہوا تہا کہ قانون مروجہ بنگال و جنوبی و مغربی ہند جو اونہین
اصلی مقدس کتب پر مبنی ہے جسپر قانونی کتب بمبئی مبنی ہین مگر استحقاق بیوہ کے باب مین متناقص
ہین مگر عدالت ہذا نے اس تجویز سے کہ مختلف تعبیر قانون کی مغربی (یعنی احاطہ بمبئی) ہند مین

(۱) رپورٹ ویسٹ و بوہلر صاحبان صفحہ ۹۔

(۲) ایضاً ایضاً ایضاً ۱۴ و ۲۵ و ۶۹۹ - بہاو ناناجی ادت بٹ بنام سندر بائی
رپورٹ ہای کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۴۔

(۳) بہاو ناناجی ادت بٹ بنام سندر بائی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۰۔

(۴) رپورٹ ہائی کورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۶۔

(۵) بیوہار میوکہہ باب اول فصل اول فقرہ (۱۳)

(۶) باب ہذا ذکر رواج خصوصاً دفعہ ۲۱۲ - اسکے ساتھ ملاحظہ کیجئے۔

(۷) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۳۔

منظور کی گئی ہے بیوہ کے حق مین فیصلہ کیا - قاعدہ وراثت جسکو عدالت نے نافذ کیا منو اور متاکشرا اور میوکھہ کے اون فقرات مبہم مین بیان ہوا ہے جنپر استدلال کیا گیا تھا مگر حکام نے یہ خیال کیا کہ جو تعبیر ان فقرون کی مغربی ہند مین کی گئی ہے اور جو فیصلون اور پنڈتون کی رایون سے ظاہر ہوئی ہی اوس سے قانون کا تعین اور تقرر اس حصہ ہندوستان کے لئے ہو گیا" (۱) اس فیصلہ کو پریوی کونسل نے بحال رکھا اور اوس راے سے اتفاق کیا جو بلحاظ نظایر متاکشرا کی بنا پر جس طور پر کہ اوس کی تعبیر اور تسلیم مغربی ہند مین ہوئی ہی قایم ہوئی تھی - جو تعلق باہمی متاکشرا اور بیوبار میوکھہ اور نیز دیگر کتب کا جو احاطہ بمبئی مین مستند تسلیم کیجاتی ہین مقدمات طے شدہ مین بیان ہوا ہی وہ کتاب دہرم شاستر مولفہ ویسٹ و بولر صاحبان مین بصفحہ ۹ و ۱۰ طبع سوم درج ہے - متاکشرا کی فوقیت عام طور پر مسلم ہی مگر اوس کے مسایل چند صورتون مین مسترد ہو کر بجاے اون کے مسایل بیوبار میوکھہ کے قایم ہوے ہین اور اس قسم کی کتابون کا حوالہ جیسی کہ سنسکار و کوستبہ ہین اکثر معاملات مین جنسے کہ وہ متعلق ہین پنڈت اکثر دیتے ہین (۲) پنڈتون کی رای کی وقعت پریوی کونسل نے صرف اسقدر تسلیم کی ہی کہ پنڈت کی جو راے ترجمہ کتب معتبر کے متناقض ہو بطور معقول نظر انداز ہو سکتی ہے مگر ایسی رای جو موافق کتب مذکور کے ہو بطور شہادت اس امر کے منظور ہونی چاہیے کہ جو اصول اون مین درج ہے وہ مترود نہین ہو گیا بلکہ ہنوز بطور جزو قانون رواج ملک کے پایا جاتا ہے" (۳) مگر مقدمہ للوبہای بنام کاشی بای (۴) مین پریوی کونسل نے عام نتیجہ جوابات شاستریون پر جو ویسٹ و بولر صاحبان کی کتاب دہرم شاستر مین درج ہین اسطور پہ استدلال کیا کہ اوس سے استحقاق بیوہ کا نسبت وراثت کے بطور گوتج سپنڈ کے جو مخصوص بمبئی کے لئے رہے ثابت ہوتا ہی اب اگر ہم جوابات شاستریان ضلع احمد نگر

---

(۱) ریپورٹ ویسٹ و بولر صاحبان صفحہ ۴۶۶ - (۲) ریپورٹ ویسٹ و بولر صاحبان جلد ۹ بصفحہ ۴۶۲ - و صاحب کلکٹر مدورا بنام منورا مالنگا مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۶ بہوپت راو بنام گوبند راو ریپورٹ بارڈ ویل صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ -

(۳) مقدمہ صاحب کلکٹر مدورا مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۸ -

(۴) لا ریپورٹ اپیل ہند جلد ۷ صفحہ ۲۱۲ -

لحاظ کرین اور خاص کر اون جوابات پر جو دختر کے حق وراثت کی نسبت ہین اور جو کتاب مذکور
مین جمع کیے گئے ہین تو ہمکو یہ بات دریافت ہوتی ہی کہ بیوہار میوکھہ کا حوالہ ویساہی اکثر دیا جاتا ہی
جیساکہ متاکشرا کا - یہی حال اضلاع متصلہ پونا اور خاندیس کا معلوم ہوتا ہی — دو مقدمون
مین احمدنگر کے شاستری نے صرف بیوہار میوکھہ کا حوالہ اپنے بیوستہا مین دیا ہی جو ہمشیرہ کے
حق مین مفید ہی — چونکہ اصول بیوہار میوکھہ اس معاملہ مین عجیب ہی حوالہ دینے سے یہ بات
ظاہر ہوتی ہی کہ جس کتاب کا حوالہ دیا گیا ہی وہ ضلع مذکور مین گو خاص طور پر نہین تاہم مستند
ضرور سمجھی جاتی تہی صفحہ ۹۷۴ مین صدر دیوانی کا شاستری بیوہار میوکھہ اور نیز نے سند ہوکا
حوالہ مفید مطلب سوتیلی بہن کے دیتا ہی مگر یہ معلوم نہین ہوتا کہ کس ضلع مین بحث پیدا ہوی تہی -
حاصل کلام یہ ہے کہ کولبروک صاحب (۱) کی اس رای کی تایید ہوتی ہی کہ مغربی ہند مین
اور خاص کر مرہٹون مین سب سے بڑا مستند شخص بعد متاکشرا کے نیلکنٹھ ہی جو بیوہار میوکھہ
اور اسی نام کی دیگر کتب کا مصنف ہے (۲) بیوہار میوکھہ کی سندی وقعت خاصکر جو گجرات
اور شہر بمبئی مین ہے وہ اور اضلاع احاطہ بمبئی مین تسلیم نہین ہوی ہی - مگر پہر بہی یہ خیال
نکرنا چاہئے کہ بیوہار میوکھہ سے کسی طور پر تکملہ ایسی دہرم شاستر کا ہوتا ہی جو کسی خاص طور کے
عقاید مذہبی یا قومی گجراتیون سے متعلق ہو — قبل اس کے کہ گجرات کو مرہٹون نے صدی
گزشتہ کے درمیان مین فتح کیا گجرات عرصہ دراز سے مسلمان بادشاہون کے زیر حکومت
رہا تھا - ہنود کا قانون مروجہ معدوم ہو کر صرف رواج جہالت فرقہ کا رہ گیا — اور برہمنونکا
اختیار بہی قریب قریب زایل ہو گیا (۳) بیوہار میوکھہ ایک زمانہ حال کی کتاب متعلقہ اسکول
مرہٹا نے دکن مین وہ وقعت حاصل کر لی جو اسوقت اوسکو حاصل ہے مرہٹی برہمن مرہٹا
سردارون کے ساتھہ ملک مفتوحہ مین گئے اور اپنے ساتھہ اپنی کتب مذہبی بہی لیتے گئے —
ان مین سے بیوہار میوکھہ بہت ہی جامع اور رائج اور قابل مدح کے تہی اور چونکہ گجرات مین
واقع مین کوی کتاب اوس کے مقابل کی نہ تہی اور انتظام ہنود پہر وہان قایم ہو گیا

(۱) دہرم شاستر اسٹریج جلد ۱ صفحہ ۲۱۹ (۲) رپورٹ ویسٹ و بولر صاحبان صفحہ ۱۹
(۳) یہ رائے جہانتک حکام ذی علم نے مسلمان بادشاہون کے عہد حکومت کے اثر سے
برہمنون کے بے اختیار رہو جانے کی نسبت ظاہر کی ہے مسلمہ واقعات کے بالکل خلاف ہی دیکھو
صفحات ۱۹۱ لغایت ۲۰۷ - کتاب ہذا —

تھا اس لیۓ اوسکو اوسی قسم کی وقعت حاصل ہوئی جیسی کہ رومن لا کو یورپ مین زمانہ درمیانی مین ہوئی تہی (۱) اسی وجہ سے یہ عجیب نتیجہ پیدا ہوا کہ اصول میوکھہ مرہٹونکا گجرات مین اوس سے زیادہ کامل طور پر جاری ہوگیا جیسا کہ خود مرہٹون مین جاری تھا جنمین نہایت ذی علم لوگ اور بکثرت واقفیت کے وسائل موجود تہی - گجرات مین اور نیز مرہٹون کے ملک مین بیوہار میوکھہ اور متاکشرا کے اصول مین قومی رواج نے بہت تغیر و تبدل کردیا ہے - علی الخصوص چہوٹے چہوٹے لوگون مین جیساکہ مسٹر سٹیل وبار وڈیل کی تالیفات سے ظاہر ہوتا ہی جو کچھہ کہ اوپر بیان ہوا ہی اوس سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ بغیر اس کے کہ متاکشرا کی وقعت پر جو خاص کتاب مستند ملک بہارشٹر کی ہے حملہ کیا جاسے ہم متاکشرا کے مشتبہ مسایل مین بیوہار میوکھہ کے مضمون کے ذریعہ سے بطریق مناسب تعبیر کرسکتے ہین - کیونکہ رواج نے بیوہار میوکھہ کو اوسی طور پر قبول کیا ہی جسطور پر کہ متاکشرا کو (۲) اور اگر اوس کے ذریعہ سے کسی ایسے امر کی نسبت جسکی نسبت متاکشرا مبہم ہے ابہام رفع ہو تو ہمکو شکرگذاری کے ساتھہ اوس مدد سے فایدہ اوٹھانا چاہیۓ جو اوس سے (بیوہار میوکھہ سے) ملتی ہی - یہی طریقہ مقدمہ دیانک انندراو بنام لکشمی بائی (۳) مین اختیار کیا گیا ہے اور پریوی کونسل نے بہی اسی کی تقلید کی ہی - بغیر اس کے کہ متاکشرا کی اوس تعبیر مین جو بنگال مین اوسی احاطہ کی اغراض کے لیۓ کی گئی ہے خلل ڈالا جاسے حکام عالی مقام پریوی کونسل نے بمبئی مین دوسری تعبیر قایم کرنے کی اجازت دی ہے کہ جسکی تائید میوکھہ کے ایک اصول سے ہوتی تہی جو بدرجہ غایت بہن کے حق مین بہت مفید تھا جسکے حق کی نسبت گفتگو تہی - گو یہ تعبیر اوس خاص تعبیر کے خلاف دیگر وجوہ پر مبنی ہے جو متاکشرا و فقرہ سمرتی مندرجہ متاکشرا کی اور شارحون نے کی ہے جسکو بیوہار میوکھہ مین نامنظور کیا گیا ہے (۴) اس کے بعد خاص مسئلہ متنازعہ متعلق حق کی نسبت اسناد کا ذکر کے حکام نے یہ نتیجہ نکالا کہ گو متاکشرا کی کچھہ ہی تاثیر ہو لیکن بیوہار میوکھہ مین کوئی خاص قید اوس حقیقت کی نسبت نہین ہے جیسی کہ متاکشرا مین خیال کیا گیا ہی کہ عورتین وراثتاً جو جائداد حاصل کرتی ہین اوس مین مستقل حق نہین ہوتا بیوہار میوکھہ کی روسے یہ صاف قرار دیا گیا ہی کہ دختر جو جائداد حاصل کرے وہ اپنی خوشی سے منتقل کرسکتی ہی اور اسی قسم کی حقیت بہن

(۱) سبودھنی جسٹس کلی ڈس آر آر باب (۲ و ۲)
(۲) بھگوان دین دوبے بنام متیا بائی مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۴۸۷ -
(۳) رپورٹ بمبئی ہائی کورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۲۸
(۴) رپورٹ بمبئی ہائی کورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴۸

کو دی گئی ہو اور اسطرح جائداد کا ملنا استری دہن مین داخل ہے اور اسی تعبیر کے لحاظ سے
یہ بار ہو کہ اور متاکشرا پر عمل کرنا چاہئے - (۱)

ترتیب وقعت اسناد وقواعد تعبیر دہرم شاستر

قواعد تعبیر اور قانونی مقولون کے پیدا ہونے کی وجہ اور انکی پابندی کی ضرورت —

دفعہ ۱۲۵ دہرم شاستر - ویدون - سمرتیون - پرانون اور تنترون کی عبارتون پر مبنی ہے جن عبارتون کی بنیاد پر دہرم شاستر کی رفیع اور وسیع عمارت قایم ہے اون کی تعداد نہایت ہی کم ہے اور وہ عموماً ظاہر بین نظر کو بہت صاف معلوم ہوتی ہین لیکن چونکہ ذی علم شارحین نے اپنی خداداد ذہانت کو اون کے معنے اجزا سے کے مطابق قایم کرنے مین بڑی جد وجہد سے صرف کیا ہے اس لئے قواعد تعبیر وتوضیح اور قانونی مقولے ایسے پیدا ہو گئے کہ بغیر اون کے متاکشرا اور دا سے بہاگ وغیرہ کی قانونی بحثون کا سمجھنا بہت مشکل ہے - اکثر قواعد میمانسا درسن اور بہت ا بداے کرنیکا وکن سے اخذ کئے گئے ہین - بعض ایسے قاعدے ہین جو قواعد صرف ونحو پر مبنی ہین اور بعض قاعدے ایسے ہی ہین کہ جنکو ہند ومقنین نے تسلیم کر لیا ہے (۲)

تعبیر کے ضروری قواعد —

دفعہ ۱۲۶ اگرچہ قواعد صرف ونحو زبان سنسکرت کے ایک اجنبی زبان مین بیان نہین ہو سکتی ہین لیکن منجملہ دیگر قواعد کے جو سب سے زیادہ ضروری ہین وہ دفعات ذیل مین لکھی جاتی ہین —

ہر ایک قاعدہ وقانونی کو ویدکی عبارت پر مبنی سمجھنا چاہیے —

دفعہ ۱۲۷ قانون کا ہر قاعدہ کسی نہ کسی وید کی عبارت پر مبنی ہے اگر اوس کے مطابق کوئی عبارت کسی وید مین نہ ملے تو بھی اوس کے وجود کو تسلیم کر لینا چاہیئے (۳)

تہوڑی عبارت کے تسلیم کرنے سے کام نکل جاے تو بڑی عبارت کے تسلیم کی ضرورت نہین —

دفعہ ۱۲۸ اگر تہوڑے سے متنون کی عبارتون کے وجود کے تسلیم کر لینے سے کام چل جاسے تو بہت

---

(۱) جہانگیر بائی بنام کہوجی راو انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۵ - اس نظیر مین کل نظایر اور اسناد کا حوالہ ہے اور سب پر کامل غور کیا گیا ہے یہ فیصلہ بہت بڑا اور نہایت مفید ہے اسکو ہر شخص کو کل پڑہنا چاہیے —

(۲) باب ۲ فصل ۲ شرح دہرم شاستر مولفہ پنڈت سرودہنی —

(۳) فصل ۲ باب ۲ شرح مذکور —

سی عبارتون کے وجود کے تسلیم کرنے کی ضرورت نہین ہے - اسکا نتیجہ یہ ہے کہ جہان ممکن ہو کلیہ نبانا چاہیئے - تعبیر کے اس قاعدہ کے استعمال کی مثال داے بہاگ کے چہٹے باب کی فصل اول مین اوس جگہہ ہے جہان یہ امر ثابت کیا گیا ہے کہ گو جائداد مکسوبہ ذاتی کی مختلف قسمون کی تقسیم رشیون کے متنون کی بموجب نہین ہوسکتی ہے لیکن یہ ضرور نہین ہے کہ ایک سے زیادہ متن کے وجود کو اسواسطے تسلیم کیا جاے کہ جائداد مکسوبہ ذاتی کی اون مختلف اقسام کو داخل کیا جاے جنکا ذکر سمرتیون مین ہے کیونکہ اگر ایک ایسی عبارت کا وجود تسلیم کر لیا جاے جیسی کہ یہ عبارت "جو شی اسطور پر حاصل ہو کہ جس سے جائداد مشترک کو نقصان نہ پہونچے تو وہ ناقابل تقسیم ہے" تو سمرتیون مین جو مسایل اس امر کی نسبت درج ہین وہ سب اسی سے مستخرج ہوسکتی ہین -(۱)

قاعدہ ہلاک اوہیکارنا

دفعہ ۱۲۹ تعبیر اور توضیح کا ایک خاص قاعدہ یہ ہے کہ جب وید کی ایک عبارت کا وجود فرض کر لیا جاے تو اوسمین لفظون کی تعداد اتنی ہو کہ جس سے کم ہونا ممکن نہو - اس قاعدہ کا نام - ہلاک اوہیکارنا ہے - یہ جیمنی کی میمانسا کے تیسرے باب کا اٹھوان مضمون ہے - اسی ادہیکارنا یعنی قاعدہ تعبیر و توضیح کو استعمال کے موقع کے ملاحظہ کے لئے داے بہاگ کو دیکہلے(۲)

ہر لفظ اور ہر جملے کو بامعنی و بااثر سمجھنا چاہیئے

دفعہ ۱۳۰ ہر ایک متن مین ہر جملے اور ہر لفظ کا پورا اثر مدنظر رکہنا چاہیئے یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیئے کہ کسی عبارت مین کوئی جملہ یا لفظ بے معنی یا غیر ضروری ہے(۳) یہ قاعدہ اس انگریزی قاعدہ تعبیر قانون سے مطابق ہے کہ "ہر قانون کے معنی اسطور پر سمجھنے چاہئین کہ اگر کوئی امر مانع نہو تو کوئی دفعہ یا کوئی فقرہ یا جملہ یا لفظ بیکار یا بے معنی یا غیر موثر نرہے"(۴)

درجہ اعتبار کتب دہرم شاستر

دفعہ ۱۳۱ وقعت اور اعتبار کتب دہرم شاستر کی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ سب سے زیادہ اور اعلی و معتبر سند وید ہے اوس کے بعد کلپ سوتر اوس کے بعد سمرتی اوس کے بعد پران اور پرانون کے بعد تفسیرین اور اون کے بعد وہ مثاکہ

---

(۱) فصل ۳ باب ۲ شرح مذکور (۲) داے بہاگ باب ۲ فقرہ (۴۰) و باب ۶ فقرہ (۲۲) دیکہئے فصل ۲ باب ۳ شرح مذکور (۳) فصل ۲ باب ۲ شرح مذکور
(۴) ملکہ معظمہ بنام بشپ آف اکسفورڈ لا رپورٹ کیو - بی - ڈی - جلد ۴ صفحہ ۲۴۵ -

جو ایسے لوگون نے لکھے ہین جو منی نہین تہے یہ فتا وے کل متن قانون کے یا اوس کے کسی خاص حصص کے خلاصے ہین جو اصل کتابون اور اون کی تفسیرون اور شرحون سے مرتب کیے گئے ہین (۱) حال مین یہ تجویز ہوا ہے کہ ایسی شخص زمانہ حال کی کتاب جو رشی نہو نتیجہ غیر تحقیق ادنی ذریعہ سند دہرم شاستر سے ہو کیونکہ وہ کتاب شرح یا خلاصہ خاص امور دہرم شاستر کا ہو جسکو زمانہ حال کے مقنن نے لکہا ہے اون کی مندرجہ سند بہ نسبت سند مندرجہ سمرتی کے بہت ادنی درجہ کی ہے اور عدالتہاے انصاف جب فیصلہ کرین تو اسباب کی مستحق ہین کہ اسناد کی ایسی تعبیر کرین جو مطابق کل اوس اصول مقننان دہرم شاستر کے ہو جو غیر مشتبہ اصول خود سمرتیون سے ظاہر ہوتے ہین (۲) لیکن یہ ملحوظ رکہنا چاہیے کہ حاکم اہل یورپ جسپر دہرم شاستر کی تعمیل کرنا لازم ہے کا منصبی یہ نہین ہے کہ وہ یہ تحقیقات کرے کہ آیا مسئلہ متنازعہ عمدہ طور پر اسناد قدیم سے نکل سکتا ہے یا نہین بلکہ یہ ہے کہ وہ یہ دریافت کرے کہ آیا وہ اوس خاص حصہ ملک مین تسلیم کیا گیا ہے یا نہین جس کے تابع وہ مقام ہے جسکی متعلق اوسکو فیصلہ کرنا ہے اور آیا وہ اوس مقام مین بذریعہ رواج کے منظور کیا گیا ہے یا نہین کیونکہ بموجب دہرم شاستر کے صاف ثبوت رواج کا تحریری قول شاستر سے اعلیٰ ہوگا (۳)

دفعہ ۱۳۲ غیر ملک کے قانون کی تشبیہون سے دہرم شاستر کی تعبیر نہین کرنی چاہیے — پریوی کونسل نے تجویز کیا ہے کہ دہرم شاستر مین خاص اصول جو خود اوس کے مطابق قایم ہوئے ہین مندرج ہین - ازروی ڈایجسٹ (فتاوے یا خلاصے) کے ایک سے زیادہ مقام پر عبارت متن شاستر کی دستور اور ایسے رواج کے تابع کی گئی ہے جو پسند کیا گیا ہے اوسمین کوئی ایسی بات جو غیر ملک سے نکلی ہو بڑہائی نہین چاہیے اور نہ عدالتون کو شاستر کی تعبیر اوسکی عبارت سے ایسی تشبیہون کے متعلق کرنے کے ذریعہ سے جو مشکل سے نکالی گئی ہون کرنی چاہیے (۴) اور نہ اون تشبیہات کو متعلق کرنا چاہیے جو غیر ملک کے طریقہ یا کے قانون سے نکالی گئی ہون کیونکہ اونکو دہرم شاستر سے متعلق کرنے سے بڑی پریشانی ہوتی

(۱) کتاب مارلی صاحب درباب عدل گستری برٹش انڈیا صفحہ ۲۰۲ —

(۲) گنگا سہاے بنام کیکرلی انڈین لاریپورٹ الہ اباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ لغایت ۳۲۸ —

(۳) صاحب کلکٹر مدورا بنام متورا مالنگا سوز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ —

(۴) بہیارام سنگہ بنام بہیا اگر سنگہ موز انڈین جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۳ لغایت ۳۹۰ —

ہی اور اون کی وجہہ سے زیادہ تر یہ ممکن ہے کہ بجاے صحیح راے کی غلط راے قایم ہو جاے (۱) اسی اصول پر حال مین ایک مقدمہ مین ذی علم جسٹس سید محمود نے رومیون کے قانون تبنیت ہم شکل صورت کے قاعدہ پر ہندؤن کے قانون تبنیت کی تعبیر قایم کرنے مین عمل کرنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ گو طریقہ تبنیت رومیون کا جو رومن (۲) لا مین درج ہے ہندؤن کے طریقہ تبنیت سے اسباب مین مطابق ہے کہ عمر کی کوئی قید نہین لگائی گئی ہے لیکن جبکہ یہ بخوبی نہین معلوم ہوتا ہے کہ رومیون کا طریقہ تبنیت دنیاوی تھا یا مذہبی جیسا کہ ہنود مین ہے اس لئے ایسی نظایر پر عمل کرنے سے انفصال مقدمات مین یہ بات خطرناک ہو گی کہ ہم شکل نتایج ایسے طریقہ قانون سے نکالی جائین جو اگرچہ بعید طور پر دہرم شاستر سے بذریعہ رابطہ نسل ساتھہ آریہ ورت کے تعلق رکھتا ہے مگر ایسے ملک مین اور درمیان ایسی قوم کے ترقی پذیر ہوا ہے جو ہندوستان سے اور اون لوگون سے جو برہمنون کے معتقد ہین بہت دور ہے (۳)

اختلاف کی صورت مین کون سا متن معتبر ہے

دفعہ ۱۳۳ یہ قاعدہ قرار دیا گیا ہے کہ جہان سمرتی اور وید مین تناقض ہو وہان وید کو ماننا چاہیئے نہ سمرتی کو اور جب سمرتیون مین تناقض ہو تو کسی ایک کے قول کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ اور اگر سمرتی اور کلپ سوتر مین تناقض ہو تو کلپ سوتر کو ماننا چاہیئے۔ اور اگر سمرتی اور پران مین اختلاف ہو تو سمرتی کو معتبر سمجھنا چاہیئے۔ یہ قاعدہ تعبیر کا دیاس کی کتاب مین درج ہے لیکن عملی طور پر کچھہ مفید و کارآمد نہین ہے کیونکہ ہندو مصنفین کبھی تسلیم نہین کرتے ہین کہ مستند کتابون مین کہین تناقض ہے — اس زمانہ کی کتابون کی قانونی بحثون مین کل عبارتون کو مساوی درجہ پر قابل اعتبار سمجھا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات بعض پران کی عبارتون کو وید اور سمرتی کی عبارتون پر ترجیح دیجاتی ہے پرانون کی عبارتون کو اسوجہہ سے ترجیح دی جاتی ہے کہ پران دستور و رواج کی بنا ہین اور اون سے دستور و رواج معلوم اور قایم ہوتا ہے اور رواج مقبولہ سمرتی اور دہرم شاستر پر غالب ہے (۴) اس زمانہ کی عدالتون مین رواج ہی تعبیر کی

(۱) کلکٹر مسلی پٹم بنام کبو ویلین ونکٹا نارا این موزر انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۵۲۹ —

(۲) کتاب رومن سول لا مولفہ کول کہن صاحب دفعہ ۲۵ ۱ و ۴۲ ۱ و ۸۰۶ و کتاب رومن لا مولفہ ہنٹر صاحب۔

(۳) گنگا سہای بنام لیکھراج انڈین لا ریپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ —

(۴) دہرم شاستر سندلک باب اول فصل دو باب دو سنج مذکور —

بنیاد قرار دیا گیا ہے - (۱)

دفعہ ۱۳۴ برآن بنا بر رواج ہین اس لئے زیادہ معتبر ہین رواج کو سمرتیون نے خود تسلیم کیا ہی اور اوس کی تعمیل کا حکم دیا ہے -

برانون کی سمرتی بر مرجح ہونے کی وجہ

مہابھارت ادہیاے ۱۴۹ - اشلوک ۱۳۷ - اور اوس کی شرح مین کہا گیا ہے کہ وید اور کل کتب کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ رواج بڑی قوی بنا ہے - اسی سے دہرم پیدا ہوتا ہے اور دہرم کا مالک خدا ہے - اس اشلوک کا شارح کہتا ہے کہ کل اقوال کے دیکھنے سے پایا جاتا ہی کہ سب دہرمون مین سے جس دہرم کا رواج ہو اوسی کو اقتدار و قوت حاصل ہی اور اوسی کو قبول کرنا چاہئے - اور ایک اشلوک مین یہ لکھا ہے کہ دہرم آچار سے پیدا ہوا ہی اور دہرم وید کو قایم کرتا ہے اور وید سے شروع ہوتا ہی - مہابھارت کے ونپرو ادہیاے ۳۱۳ - اشلوک ۱۱۷ کا یہ مضمون ہے کہ منطق کی تقریر قطعی اور محکم نہین ہوتی ہے سمرتی مین بہت اختلافات واقع ہین اس کی بہی کوئی وجہ نہین ہے کہ صرف ایک ہی رشی کا قول مانا جاے - چونکہ دہرم کی بنیاد اصول دان دانشمند عالمون کی عقل پر رکہی گئی ہے اس لئے اصول دان عالمون کی جماعت جو طریقہ اختیار کرے اوسی پر سب کو چلنا چاہیئے - اس اشلوک کی شرح مین نیلکنٹھ کہتا ہے کہ منطق کی تقریر کا خاتمہ نہین ہوتا اور نہ نتیجہ بلا خدشہ نکلتا ہی وید کے معنی سمجھنے مین بہی اختلاف راے کی تائید ہوتی ہے - منیون نے جو وید کی تشریحین کی ہین اون مین بہی اختلاف ہے اس لئے دہرم کی بہت شاخین ہین اون کو سیکھنے کی فکر نکرین بلکہ عامہ خلایق کو چاہئے کہ رسم و رواج کی تقلید کرین جنکا ذکر اشلوک مین کیا گیا ہے - وگیانیشر کہتا ہے کہ معلوم ہوتا ہی قانون مین اقوال رواج کے مطابق داخل کئے گئے" - برہسپتی منی کا قول ہے کہ تجویز کہ موافق رواج ملک کے ہو اور دل کے شکوک کو دفع کر دینے کے بعد لوگون کی راے ملکر جو کہی گئی ہے وہی ٹھیک ہے اور اوسکو انصاف ویوہار کہنا چاہئے - برہسپتی کا یہی قول ہے کہ گو کوئی چلن طریقہ مطابق دہرم کے نہ ہوتا ہم اگر دیس کے رواج کے مطابق ہو تو اوسکو بہتر کہنا چاہیئے" (۲)

دفعہ ۱۳۵ منو کہتے ہین کہ اگر" یہ سوال کیا جاے کہ اسصورت مین

جس خاص صورت کے لئے کوئی خاص حکم نہو تو علما سے راے لی جاے اور اون کی راے بلا حجت قانون ہوگا

(۱) دیکھئے دفعہ ۲۱۲ کتاب ہذا - (۲) دہرم شاستر منڈلک صاحب باب ۱

شاستر کس طرح سے دریافت کیا جائیگا جب خاص صورتین کسی قاعدہ مین منجملہ قواعد عام کے داخل نہون تو جواب یہ ہے کہ جو کچھہ کامل تعلیم یافتہ برہمن کہین وہ ایسا شاستر قرار دیا جائیگا کہ جسکی نسبت کوئی حجت نہین ہوسکیگی"۔(۱) یہ بہی مقدس منی یہ بہی کہتے ہین کہ فرائض مذہبی اور ملکی کا طریقہ صرف وہی شخص سمجہہ سکتا ہی جو بذریعہ منطق مطابق وید کے بحث نسبت عام مضامین طریقہ مذکور کے اوس طور پر کر سکتا ہے جس طور سے کہ مقدس رشیون نے اوسکو ظاہر کیا ہے"(۲) منو صاف کہتے ہین کہ "وید - اور سمرتی - اور سادہوون کا اچار (عالمان باعمل کا دستور) اور جو اونکو بہلا معلوم ہوا وسکو عقلا نے کہا ہے کہ یہ چارون دہرم ہین جو وید جاننے والے ہون وہ پہلے مانئون کے پیشوا ہون اور جنہین غصہ اور حسد وغیرہ نہوا ون کے دل کو جو دہرم معلوم ہوا وسی کو دہرم جاننا چاہیئے" (۳) ویاس منی کا قول ہی کہ جب کسی امر متنازعہ مابین اہل حرفہ فیصلہ حاکم عدالت نکر سکے تو چاہیئے وہ مقدمہ کو ماہرین پیشہ کے سپرد کر دے (۴) ان اقوال سے معلوم ہوتا ہی کہ منیون کو اسیات کا دعوی نتہا کہ ہماری کتابون مین کل امور کے واسطے کافی احکام درج ہین اور ہر خاص امر کا بہی حکم موجود ہے ایسے دعوی کی یہ اقوال اجازت نہین دیتے ہین — چونکہ یہ اقوال شاستر کے مستند ہین اور دہرم شاستر پر عمل کرنے کا حکم ہر سرکار کے قانون مین دیا گیا ہی تو اسکی کوئی وجہہ نہین ہے کہ خاص امور مین جن کے لئے صاف صاف حکم کسی کتاب مین نہو وہ عالم برہمنون کی راے سے نہ منفصل کئے جائین اور اون کی راے نہ لی جاوے اور اوسکو قطعی قانون نہ سمجہا جاوے - وہ عدالتین جو دہرم شاستر کی تعمیل کرنے پر ماموہین اون کا فرض ہی کہ ایسے خاص امور مین جنکے واسطے صاف حکم کسی کتاب مستند دہرم شاستر مین نہ پایا جاوی برہمن عالمون کی راے لین اور اوسی کو قطعی قانون تصور کرین — اگر ایسا نہ کیا جاوے تو یہ کہنا کہ ہنود کو دہرم شاستر پر عمل کرنے کا حق دیا گیا ہی ایک بیہودہ اور جہوٹا دعوی ہوگا —

مختلف شاسترون مین سے ایک کو ترجیح دینے کا قاعدہ

دفعہ ۱۳۶ جب شاسترون کے دو احکام باہم متناقض ہون تو جو حکم امر متنازعہ سے زیادہ تر مناسبت رکھتا ہوا ور

(۱) منو باب ۱۲ دفعہ ۱۰۸ — (۲) ایضاً دفعہ ۱۰۶ -

(۳) ″ (۲) اشلوک ۱ و ۱۲ (۴) بیوہار میوکہہ باب اول فصل اول فقرہ ۱۴-

مدلل و مروج ہو اوسی کو دوسرے پر ترجیح ہوگی - (۱)

دہرم شاستر اور نیت شاستر کے مختلف ہونے کی صورت مین ایک کو ترجیح دینے کا قاعدہ —

دفعہ ۱۳۷ جسصورت مین دہرم شاستر مین اور رینت شاستر مین اختلاف واقع ہو اوس کی نسبت نارد کا قول یہ ہے کہ "دہرم شاستر کو ترجیح ہونی چاہیئے" — یاگولک کا یہ قول ہی کہ جب دو دہرم شاسترون مین اختلاف ہو تو رواجًا نیت کی یا جسکی بطور معقول نیت سے تائید ہوتی ہو زیادہ وقعت ہے - (۲)

متروک العمل احکام شاستر سے کسطرح مدد لینا چاہیئے

دفعہ ۱۳۸ بلاشک بہت سے احکام منو کے بذریعہ جدید دستور و رواج کے تبدیل ہوگئے ہین لیکن جسصورتین کہ اصل اصول کی مدد لینے کی اس غرض سے ضرورت ہو کہ قانون دریافت کیا جاسے اور قرار دیا جاسے تو اوس کے لئے منو کی سند کا مناسب طور پر حوالہ دیا جا سکتا ہی - (۳)

کس زمانہ مین کون سی سنہیتا موزون ہے

دفعہ ۱۳۹ پراسر منی نے جو سنہیتا کے مصنف ہین کتب مقدس کے احکام کی تعمیل کے لئے دنیا کے کل وقت کی تقسیم چار زمانون مین کرکے یہ قاعدہ ٹہرایا ہی کہ پہلے جگ (کرتیا) کے لئے تو منو کے قانون موافق ہین اور دوسرے جگ (ترتیا) کے لئے گوتم کے احکام نہایت ہی مناسب ہین اور تیسرے جگ (دواپر) کے لئے شنکہا و لکہیتا کے احکام بہت موزون ہین اور چوتھے جگ (کل جگ یعنی گنہگار زمانہ) مین خود میرے (پراسر) احکام مستند ہین (۴)

اس زمانہ مین ایک منی کے قول کو ماننا اور ایک کے قول کو رد کرنا ناجایز ہے

دفعہ ۱۴۰ اجکل کسی کو یہ اختیار حاصل نہین ہی کہ ایک منی کے قول کو ترک کرے اور دوسرے کے قول کو تسلیم کرے کیونکہ وہ دونون منی دہرم بانی تھے منو کا قول ہی کہ گو دو سرتیون یا سمرتیون مین تناقض پایا جاسے تاہم وہ دونون دہرم ہین اور تناقض رفع کرنے کے قابل ہے — (۵)

تناقض کسطرح سے رفع کیا جاتا ہی

دفعہ ۱۴۱ جہان صریح تناقض ہوتا ہے تو

(۱) شاکشرا - کتاب ۲ - باب ۱۱ - اشلوک (۲۱) (۲) بیوہار میوکہہ باب اول فصل ۱ - اشلوک ۱۲
(۳) رام لکشمی امال بنام شونا تہہ بیرویل ستہورایا رموزر انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۰ —
(۴) نوٹ مندرجہ صفحہ ۷۵ ابیوستہا چندریکا جلد ۱ (۵) منو باب ۱۲ —

زمانہ موجودہ کے شارح یہ کہتے ہین کہ یہ قاعدہ اختیاری ہو - اس کی وجہہ یہ ہے کہ وید مین ایک عبارت یہ ہو کہ "آتی راترا کی قربانی مین سدراسی کو لینا چاہیئے" - اور دوسری عبارت یہ ہے کہ "سدراسی کو نہین لینا چاہیئے" اس لئے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہو کہ رسم آتی راترا مین چاہی سدراسی کا استعمال کرین چاہے نکرین یہ اختیاری بات ہو - (جیمنی کی میمانسا فقرات (۱۰) و (۸) و (۴) بعض وقت صریح تناقض کو یہ کہہ کر رفع کرتے ہین کہ مختلف عبارتین مختلف امور کے لئے ہین - مثلاً چند مثالین ہین جنکی روسے یہ تسلیم کیا گیا ہو کہ جو بیٹا تقسیم کے بعد پیدا ہو وہ صرف باپ کے حصہ کا مستحق ہے - لیکن دوسری مثالون سے ثابت ہوتا ہو کہ اس صورت مین از سرنو تقسیم کیجائیگی - جیمتواہن نے اِن مختلف مضامین کی عبارتون کی یہ تعبیر قایم کی ہو کہ اول الذکر جایداد مکسوبہ پدری سے متعلق ہے اور آخرالذکر موروثی جدی جایداد سے (دیکھئے دایے بہاگ باب ہفتم) وگیانیشور باب ۲ کے اشلوک (۲۲) مین جاگولک کے مضامین کی تعبیر کرنے مین کہتا ہے کہ تناقض صریح یا تو مختلف امور سے متعلق کرکے رفع کیاجاے یا یہ سمجھنا چاہیئے کہ ایک مین قاعدہ کلیہ درج ہے اور ایک مین قاعدہ خاص - (۱)

ایک اصول دو یا مشکل امور سے متعلق ہوسکتا ہے

دفعہ ۱۴۲ جو اصول قانونی ایک امر کی نسبت قایم کیا گیا ہو وہ اوسی طرح کے اور امور سے بھی متعلق کیا جا سکتا ہے

اسی قاعدہ کی روسے دت تک چندریکا کے مصنف نے اپنی کتاب کی فصل ۲ فقرہ ۲۶ مین اون قواعد کو جو پسران شترج سے مخصوص ہین متبنی بیٹون سے متعلق کیا ہے - اصول یہ ہو کہ "ہر قوم کے ایک ایک شخص کو ہدایت کرنا کل قوم کو ہدایت کرنا ہو اور ایک وقت کی ہدایت کل زمانہ کے واسطے کافی ہوتی ہے ہر روز ہدایت کرنا ضرور نہین ہے" اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ایک جگہہ کی ہدایت پر دوسرے مناسب موقع پر عمل کرسکتے ہین - جیسے کہ ہر شخص کو ہدایت کرنے کی ضرورت نہین ہے ویسی ہی مشابہہ صورتون کے واسطے علٰحدہ علٰحدہ ہدایت کی ضرورت نہین ہے - لیکن جہان مشابہت بعید ہو اور کوئی قاعدہ مانع ہو تو اس قاعدہ پر عمل نہین ہوسکتا ہے اور اسپر جولارڈ بیکن نے عیسوی مذہب کے اس مستند اصول کی نسبت کہ جسطرح اپنی ذات سے برتاو کرتا ہے اوسیطرح اپنے ہمسایہ سے برتاو کر" براہ تمسخر یہ

(۱) فصل ۲ باب ۲ شرح مذکور-

کہاہے کہ اسکا یہ مطلب نہین ہے کہ تو اپنے ہمسایہ کی زوجہ سے بہی ایسی ہی محبت اور ایسا ہی برتاؤ کر جیسا کہ اپنی زوجہ سے کرتا ہی"- بجنیلی صادق آتا ہے - بہای کا بیٹا ابنے بیٹے کی برابر ہی اور بی بی کی شرکت کا بیٹا بہی اپنے بیٹے کی برابر ہی گو بادی النظر مین یہ مثالین اس قاعدہ کی ہین لیکن یہ نہین سمجہنا چاہئے کہ بہای کا یا زوجہ مذکور کا بیٹا ابنے صلبی بیٹے کی برابر ہے اسکا صرف یہ مطلب ہی کہ یہ بیٹے بہت سے مقاصد کے لحاظ سے ایسے ہی کارآمد ہین جیسے کہ پسران صلبی -(١)

قانون کا ہر قاعدہ ہدایت ہی یا اخلاقی نصیحت یا تعین حدود یا امر مشہور یا امر مسلمہ

دفعہ ۱۴۳ قانون کا ہر قاعدہ ہدایت ہی یا اخلاقی نصیحت ہی یا تعین حدود ہے یا امر مشہور یا امر مسلمہ ہے اخلاقی اصول متعدی ہوتے ہین یا لازمی جبکہ اخلاقی اصولون مین کسی ایسے فعل کے کرنے کی نصیحت ہو کہ جسکی کوئی وجہ بیان نہین کی جا سکتی ہے او سکو "او تپاتی ویدہی" کہتے ہین جس قاعدہ کے بموجب صبح و شام پوجا کرنا واجب ہے وہ "تپاتی ویدہی" ہے - کیونکہ اگر یہ حکم نہوتا تو پوجا نکی جاتی - جب اخلاقی اصول مین کسی ایسے امر کی ممانعت ہو جسکو در صورت عدم ممانعت کے سب لوگ کرتے تو اسکو اصول مانعی کہتے ہین مثلاً وہ حکم جسکے بموجب ہر مہینے کی آٹھوین تاریخ کو گوشت کہانیکی ممانعت ہے - ہدایت ایسا قاعدہ ہے کہ جسکے بموجب کسی کام کے ایک خاص مقام مین اور خاص طریقہ سے کئے جانے کی ہدایت ہو اور یہ کام خود ایسا ہو کہ گوشاستر مین بہی کوئی ہدایت نہوتا ہم وہ کیا جاسے مثلاً یہ قاعدہ ہے کہ برا تر ید تپا کے مہینے مین کچھہ اپنی بہن کے ہاتھ سے کہانا چاہئے یہ ہدایت ہی - کہانیکا فعل جذبات نفسانی مین داخل ہی - یہ ہدایت کہ وہ کہانا کہایا جاسے جو بہن دے ایک ہدایت ہے کہ جس مین علاوہ ظاہری اثر کے ایک غیر محسوس باطنی اثر بہی پیدا ہوتا ہے یعنے ایک تو بہوک رفع ہوتی ہی اور دوسرے ثواب بہی ہوتا ہے - تعین حدود بالمعنی ایک قسم کی ممانعت ہے مثلاً یہ ایک مسئلہ ہی کہ وہ بلیخ جانور جنکے پنجے ہین کہاے جا سکتے ہین - چونکہ گوشت کے کہانیکی طرف طبعی میلان ہی اس لئے اگر اوس سے زیادہ اس مین مراد نہوتی جسکی صراحتًا تصریح ہے تو یہ عبارت محض فضول ہوتی - لیکن کوئی مسئلہ فضول نہین ہو سکتا ہے لہذا اسکی یہ مراد ہے کہ دوسرے جانورونکا گوشت نہ کہانا چاہئے - جبکہ کوئی مسئلہ نہ ہدایت ہو نہ اخلاقی اصول اور نہ تعین

(١) وت تک چندریکا فصل اول - داے بہاگ باب ١١ فصل (۵) فقرہ (٧) - دیکہئے فصل ٢ باب ٢ - شرح مذکور

حدود ہو تو وہ لازمی طور پر امر مسلمہ یا ایک مشہور واقعہ ہوگا - عام طور پر یہ مناسب نہین ہے کہ کسی مسئلہ کو تعین حدود یا امر مسلمہ سمجہین مگر بعض صورتون مین امر مسلمہ ماننا چاہئے انوادا کی دو قسمین ہین ایک ضروری - دوسری غیر ضروری - اگر یہ ثابت ہو جاسے کہ باوجودیکہ کسی مسئلہ مین سواے کسی مسلمہ اور مشہور واقعہ کے اور کچہہ درج نہین ہے مگر دراصل اوسکی ضرورت ہی تو اوسکو بلا تامل انواد سمجہہ سکتے ہین لیکن اگر یہ ثابت ہو کہ غیر ضروری طور پر کوئی امر مسلمہ یا مشہور واقعہ کسی مسئلہ مین درج ہوا ہے تو اوسکو انوادا کبہی نہین سمجہہ سکتے ہین کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ شاستر کا کوئی مسئلہ زاید از کار یا غیر ضروری نہین ہو سکتا ہے — اصول قانون ہندو مین ان مختلف قسم کے مسایل مین فرق کرنا ازبس ضروری ہے — دایے بہاگ کے پہلے ہی باب مین جو مباحثہ منو کے اشلوک (۱۰۴) باب (۹) کی نسبت کیا گیا ہے اوس سے ان فرقون کی ضرورت بخوبی ثابت ہے — باوجودیکہ یہ اشلوک ایسا صاف ہے کہ اس سے زیادہ صاف ہونا ممکن نہین لیکن ذہین فاضل جیمتو اہن نے جن قابل لحاظ امور کا بیان کیا ہے اونہون نے اس کی تشریح کو اسقدر مشکل کر دیا ہے کہ کسی صورت سے آسان ہی نہین ہو سکتی ہے - اشلوک کے صریح اور صاف معنی یہ ہین کہ "والدین کی وفات کے بعد بہائیون کو جایداد پدری کی تقسیم کا حق ہے کیونکہ والدین کی زندگی مین وہ خود مختار نہین ہوتے ہین" جیمتو اہن کہتا ہے کہ یہ مسئلہ ہدایت نہین ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب ہرگز نہین ہو سکتا کہ تقسیم نہ کرنے سے کوئی گناہ ہوتا ہے - منو نے خود ہی ایک اور مقام مین بیان کیا ہے کہ شرکا کو اختیار ہے چاہے مشترک رہین چاہین تقسیم کر لین - اس فاضل نے اس کے بعد یہ کہا ہے کہ مسئلہ مذکور اخلاقی مشورہ بہی نہین ہے کیونکہ تقسیم کا کام خود طبیعی خواہشون سے بہی بلا واسطہ شاستر کے ہو سکتا ہے — وہ یہ بہی ثابت کرتا ہے کہ یہ مسئلہ تعین حدود بہی نہین ہے اسوجہہ سے کہ یہ مناسب نہین ہے کہ عموماً کسی ایسی تشریح کو تسلیم کرین کہ جسکے بموجب شاستر کا کوئی مسئلہ تعین حدود سے متعلق ہو جاسے - جیمتو اہن نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مسئلہ مذکور امر مسلمہ ہے لیکن ضروری انوادا ہے اس لئے اگر اوسکو یہ ہی سمجہہ لین تو کوئی اعتراض نہین ہو سکتا ہے - اصل مطلب یہ ہے کہ باپ کے مرنے پر بیٹے مالک ہو جاتے ہین - اگر بیٹے مالک ہون گے تو یقیناً اون کو صریحاً تقسیم کا بہی حق حاصل ہوگا - یہ بیان کہ بیٹے باپ کے مرنے پر جایداد پدری کو تقسیم کر سکتے ہین

اَنُوْاُدُاُ ہے - مگر اسکا مطلب یہ ہی کہ بیٹے باپ کے مرنیکے بعد مالک ہوتے ہین نہ اوس کے وفات سے پہلے - تعداد ازدواج کی بحث زیادہ تر انہین نازک اور دقیق فرقون پر مبنی ہی - اصل بات یہ ہے کہ ہندؤن کے اصول قانون مین یہ دقیق فرق نہایت ہی ضروری ہین ہر قانون دان کو خواہ وہ حاکم ہو یا وکیل ہو یا طالب علم ہر وقت اِن کو کمال توجہ کے ساتھہ ملحوظ رکھنا چاہئے -(۱)

مسئلہ محولہ کتاب مستند غیر محولہ سے معتبر ہے -

دفعہ ۱۴۴ وہ مسئلہ جو کسی مستند مصنف نے اپنی کتاب مین نقل کیا ہو اوس مسئلہ سے زیادہ معتبر ہی جسکو کسی نے نہ نقل کیا ہو اور نہ اوسکی شرح لکھی ہو - (۲)

مسئلہ کو بصورت موجودہ تسلیم کرنا چاہئے -

دفعہ ۱۴۵ ضرور ہے کہ جسصورت مین جو مسئلہ ہو اوسکو اوسی صورت سے تسلیم کر لینا چاہئے - بہتّا پدا کا یہ ہی مسئلہ ہی - رد و بدل اور کمی و بیشی نکرنی چاہئے - (۳)

حتی الامکان عقل کے مطابق ہر مسئلہ کی تعبیر کی جاے -

دفعہ ۱۴۶ جہان تک ممکن ہو ہر مسئلہ کی تعبیر اسطور پر کرنی چاہی کہ مسئلہ مذکور کی بنیاد عقل پر ہے - برہسپتی کہتا ہی کہ "دہرم کی بنیاد عقل پر ہے" - (۴) اس متن کے اکثر یہ معنے سمجھے گئے ہین کہ قانونی مسئلونکا جج اپنی عقل کے مطابق فیصلہ کرین لیکن معلوم ہوتا ہی کہ یہ صرف ایک تعبیر و تشریح کا قاعدہ ہے اس سے یہ اجازت نہین مل سکتی ہے کہ صریح مسائل دہرم شاستر کے خلاف عقل سے فیصلہ کیا جاے - (۵)

فرض و غیر فرض

دفعہ ۱۴۷ بعض افعال ایسے ہین کہ اگر کئے جائین تو اون کے کرنے سے فاعل کو روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے - اور بعض افعال یہ کہکر فرض کئے جاتے ہین کہ "اون کے نہ کرنے سے عذاب ہوگا یا اس دنیا مین یا دوسرے عالم مین مصیبت پڑیگی" - اول الذکر کو کامیا یعنے خود اختیاری افعال کہتے ہین اور آخر الذکر کو نیتیا یا واجب کہتے ہین - (۶)

(۱) فصل ۲ باب ۲ شرح مذکور -
(۲) فصل ۲ باب ۲ شرح مذکور -
(۳) ایضاً ایضاً ایضاً
(۴) دفعہ ۱۳۴ - کتاب ہذا ہی دیکھئے -
(۵) ایضاً ایضاً ایضاً
(۶) فصل ۲ باب ۲ شرح مذکور -

امتناع سے امر ممنوع کے کرنے کا میلان یا عام اجازت ثابت ہوتی ہے —

دفعہ ۱۴۸ جس قاعدہ مین کسی امر کے کرنے کی ممانعت ہو تو اوس کے یہ معنی ہین کہ طبیعت انسان کا میلان ہے کہ وہ فعل کیا جاے یا کوئی ایسا عام اور کلیہ قاعدہ ہے جس کی بموجب اوسکی کرنی کی اجازت ہو (دیکھئے دا‌ے بہاگ باب ۱۱ فصل ۵ فقرات ۲۲ و ۲۳) (۱)

لفظون کے معمولی معنی لینے چاہئین —

دفعہ ۱۴۹ ہر مسئلہ کے الفاظ کے معنی معمولی لینے چاہئین - لیکن جہان ظاہرا کوئی لفظ استعارتًا استعمال ہوا ہو تو وہان ویسی ہی معنی لینے چاہئین (دا‌ے بہاگ باب ۴ فصل ۳ فقرہ ۴) (۲)
یہ قاعدہ انگریزی اصول تعبیر کو بہی لفظ بلفظ مطابق ہو — (۳)

لفظ واحد کے لغوی اور اصطلاحی معنی —

دفعہ ۱۵۰ ایک ہی لفظ کے لغوی اور اصطلاحی معنی نہ لینے چاہئین — مثلاً لفظ مان مین سوتیلی مان کو داخل نہ سمجہنا چاہئے (دا‌ے بہاگ باب ۳ فصل ۲ فقرہ ۳۰) لیکن بعض منطقی مقننین کی راے اسکی متناقض ہے — (۴)

الفاظ بیانیہ کی تعبیر

دفعہ ۱۵۱ الفاظ بیانیہ عموماً اوس شخص سے متعلق ہوتے ہین جسکا اوس مسئلہ مین ذکر ہوتا ہو - مثلاً کوئی شخص کہے کہ "مان سے کہو کہ وہ آئے" تو اس سے یقینًا اوس شخص کی مراد اپنی مان سے ہو - لیکن اگر وہ یہ کہے کہ "زید کی مان سے کہدو کہ وہ آئے" تو مان کا لفظ جو بیانیہ ہے وہ متکلم یا مخاطب سی متعلق نہین ہے (دا‌ے بہاگ باب ۱۱ فصل اول فقرہ - ۱۳ - (۵)

الفاظ مرکب کی تعبیر

دفعہ ۱۵۲ الفاظ مرکب کی اسطرح تعبیر نکرنی چاہئے کہ گویا اون مین اوس لفظ کے جدا جدا معنی مراد ہین جن سے وہ مرکب ہو کیونکہ بہو بر بہی چیز مرکب لفظ کے معنی اوس معنی سے مختلف ہوتے ہین جو اون الفاظ کے ہوتے ہین جو ترکیب دئے گئے ہین یعنے جنکے ترکیب دینے سے وہ مرکب لفظ بنا ہے - (۶) اس قاعدے کے استعمال کی عمدہ مثال دتک میمانسا کی فصل ۲ کے فقرہ - ۴۳ و ۴۴ - مین ہے جہان نند اپندت کی

(۱) فصل ۲ باب ۲ — شرح مذکور — (۲) ایضًا ایضًا ایضًا
(۳) رسالہ میکسویل در باب تعبیر قانون (۴) فصل ۲ باب ۲ - شرح مذکور
(۵) فصل ۲ باب ۲ شرح مذکور — (۶) ایضًا ایضًا ایضًا

دوارمشائیمن طریقہ تبنیت کی نسبت بحث کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ایک لڑکے کو دو یا دو سے زیادہ حقیقی پچا متبنی کر سکتے ہین اسوجہہ سے کہ لفظ دتے مرکب ہے جو ایک لفظ کے داخل کرنے سے اور دوسرے لفظون کے ترک کرنے سے بنا ہے اور اسکی تعبیر اس جملہ مین ہوتی ہے کہ دتہ اور دتے (تثنیہ و جمع) یعنے ایک یا دو یا زیادہ - (۱)

ایک کتاب مین ایک مسئلہ کی چند تعبیرین ہون تو پچھلی معتبر ہوگی ---

دفعہ ۱۵۳ اگر ایک ہی مسئلہ کی ایک ہی کتاب مین کئے طرح پر تعبیر کی گئی ہو تو یہ سمجھنا چاہئے کہ سب سے پچھلی تعبیر مصنف کتاب کی راے مین قابل ترجیح ہے - (۲)

ایک امر کی دو دلیلون مین سے پچھلی اضافی اور قابل ترک ہے ---

دفعہ ۱۵۴ اگر ایک ہی دفعہ (فقرہ یا اشلوک) مین کسی خاص امر کی دو دلیلین درج ہون تو یہ سمجھنا چاہئے کہ دوسری دلیل بطور **سادہک** (تائید اضافی) کے ہے اور اخری دلیل کو خارج کر سکتے ہین - مثلاً جیمتواہن نے بیوہ اور دختر اور دوسرے وارثون کے حقوق کے بیان مین ہر ایک معاملہ کے متعلق اول شاستر کی عبارتین نقل کی ہین اور پھر آخر مین یہ کہدیا ہے کہ ان کے کرنے سے روحانی فائدہ بھی ہوتا ہے - لیکن اس اضافی دلیل کو تسلیم نکرنا چاہئے کیونکہ خود جیمتواہن کی راے مین بھی وہ ثابت نہوتی - (۳)

دلیل اضافی کی شناخت اور اوسکا ترک ---

دفعہ ۱۵۵ جب کسی مسئلہ کے ثبوت مین کئے دلیلین چند دفعات مین یکے بادیگرے بیان کی گئی ہون اور ہر دلیل کے پہلے ایسے الفاظ ہون جنکے یہ معنی ہوتے ہین کہ

ممکن ہے یا ہوسکتا ہے یا کہا جاسکتا ہے یعنی ایسے ہی معنی کے الفاظ ہون جن سے صاف و صریح قطعیت اور انحصار نہ پایا جاے - تو جو دلیل سب سے آخر مین درج ہوی ہو وہی مصنف کتاب کی راے مین درست ہے - متاکشرا اور داے بہاگ وغیرہ کتابون کے سمجھنے کیلئے اس قاعدہ کو یاد رکھنا نہایت ضروری ہے ورنہ طالب علم اون کے مصنف کی رایون کی سمجھنے مین قاصر رہیگا - یہ قاعدہ پنڈتون کو خوب معلوم ہے بلکہ جس شخص نے سری کشن کی شرح داے بہاگ ہی پڑھی ہوگی وہ بھی واقف ہوگا - یہ حیرت کی بات ہے کہ

(۱) باب تبنیت کتاب ہذا ذکر طریقہ دوارمشائین مین بصراحت دیکھئے -
(۲) فصل ۲ باب ۲ - شرح مذکور -
(۳) ایضاً ایضاً ایضاً

ہا ی کورٹون کے حاکمون کو کبہی اس قاعدے سے آگاہ نہین کیا گیا - مقدمہ گرو گوبند بنام انندلال گہوس مجموعہ دار کی بالکل غلط نظیر اسیوجہ سے قایم ہوی ہے کہ جس دلیل کو جیمتواہن نے بطور ساد ہک (تایید اضافی) کے بیان کیا تھا اور جو قابل ترک ہی اوس کو نا قابل انکار صحیح مسئلہ سمجھ لیا -(۱)

اختلاف تغیر کا پیدا اور شروع ہونا -

دفعہ ۱۵۶ جبکہ کوی مسئلہ بلا تامل ایک قسم کی صورتون سے منطبق ہوسکے مگر دوسری قسم کی صورتون پر بلا روک حاوی ہوسکے تو اختلاف اور تغیر شروع و پیدا ہوتا ہے - جہان تک ممکن ہو تغیر سے احتراز کیا جاے - اس اصول کی مثال اوس بحث مین ہے جو دُوا دَشَو پر ان آنی کے نام سے مشہور ہے اور جو جیمنی کی میمانسا کے ساتوین باب کی تیسری فصل کا ساتوان اور ایک حساب سے نوان مضمون ہے - (متاکشرا باب (۲) فصل اول فقرہ (۳۴) - وا ے بہاگ باب ۱۱ فصل (۵) فقرہ (۲۰) (۲)

ایک مضمون کی نسبت ایک ہی قاعدہ ہوتا ہو الا بصورت خاص -

دفعہ ۱۵۷ ایک مضمون کی نسبت ایک ہی قاعدہ ہونا چاہیے بشرطیکہ شاسترون کے متن مین اوس کے متعلق صحیح طور پر مختلف احکام ہون -(۳)

شک کی حالت مین سب سے بڑی حد قایم کرنا چاہیے

دفعہ ۱۵۸ اگر کسی ایسی لفظ کے معنی کی نسبت شک پیدا ہو جسمین کوی حد بیان کی گئی ہو تو اوس کے معنی مین سب سے بڑی حد لینی چاہیے -(۴)

مرکب لفظ کے معنی بعض لغوی لیتے ہین اور بعض اصطلاحی -

دفعہ ۱۵۹ بعض مقننین ہنود کی راے یہ ہی کہ مرکب لفظ کے اصطلاحی معنی لینے چاہین نہ وہ جو الفاظ ترکیبی سے پیدا ہوتے ہون - لیکن اس کے برخلاف بعض کی راے مین لغوی معنی قابل ترجیح ہین نہ اصطلاحی -(۵) چنانچہ وگیانیشر کہتا ہے کہ لفظ استری دہن مرکب ہے لفظ استری (عورت) اور لفظ دہن (مال) سے اور اپنے معنی مطابق اپنے

(۱) فصل ۲ باب ۲ - شرح مذکور (۲) ایضاً ایضاً ایضاً

(۳) وث تک چندریکا فصل (۵) فقرہ (۲۷) دیکھیے فصل ۲ باب ۲ شرح مذکور -

(۴) فصل ۲ باب ۲ شرح مذکور - (۵) ایضاً ایضاً ایضاً

مادہ کے لغوی رکھتا ہے نہ اصطلاحی (۱) لیکن یہ راے جیمتواہن کی راے کی خلاف ہے (۲)

حرف عطف یا اور و کے معنی

دفعہ ۱۶۰ جبکہ ایک ہی قسم کے مضمون کے فقرے علی سبیل البدل لفظ یا کے ساتھہ درج ہون تواس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ مصنف اون مین سے کسی کو بھی پسند نہین کرتا ہے - اس کی مثال داے بھاگ کے باب ۱۱ فصل اول فقرہ (۴۴) مین دیکھئے جہان مصنف نے اون مختلف طریقون کو بیان کیا ہو جن کے ذریعہ سے بیوہ اپنے شوہر کی روح کو ثواب پہونچا سکتی ہے - اصل یہ ہے کہ یاگولک اور وشینو کے احکام کی روسے بیوہ شوہر کی قایم مقام ہوتی ہے نہ کہ اسوجہ سے کہ وہ کوئی فایدہ پہونچاتی ہے - (۳) جب حرف عطف و کا استعمال ہو تو علامت اثبات سمجھا جاتا ہو مثلاً یاگولک کے قول مین الفاظ "وسکا حصہ ضرور بالیقین" اس کی نسبت سری کشن وغیرہ شارحین نے کہا ہے کہ و علامت اثبات ہو جس سے حصہ لازم ہوجاتا ہو (۴)

دہرم شاستر کی قانونی مقولے

بلا مالک کے جایداد نہین رہتی ہے -

دفعہ ۱۶۱ جایداد بلا قبضہ نہین رہ سکتی ہے کوئی نہ کوئی قانونی مالک ضرور ہوگا - (۵)

جایداد پیدا کرنی کی غرض اور محروم الارث ہونے کی بنیاد

دفعہ ۱۶۲ جایداد دنیاوی منفعت اور دینی فواید حاصل کرنے کیواسطے ہی پیدا کی گئی ہے - عورتون اور خارج القوم اور تارک المذہب و دیگر عیوب کے مردون کے محروم الارث اور جایداد مین شریک مستقل ہونے کے احکام کی بنیاد اسی مقولے پر ہے اسی پر یہ قاعدہ قرار دیا گیا ہے کہ دنیا مین جایداد پیدا کرنی کی اصل غرض یہ ہو کہ اوس کے ذریعہ سے دینی فواید حاصل کئے جائین اور دینی کام انجام دے جائین اور کسیقدر دنیاوی منفعت بھی جایداد

(۱) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۳ (۲) داے بھاگ باب ۴

(۳) فصل ۲ باب ۲ شرح مذکور (۴) مقدمہ بامن داس مکرجی بنام ترمینی منعصہ بحضور پریوی کونسل سوز راندمین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ مین اس کی بحث ہوئی تھی -

(۵) فصل ۳ باب ۲ شرح دہرم شاستر مولفہ پنڈت سیرومنی -

ست جا حاصل کیجاسے چونکہ عورتین ہوم اور دیگر دینی اہم کام کرنے کی قابلیت نہین رکھتی ہین اور وہ مرد جو عقلی یا جسمانی نقص سے یا دینی امور مین سخت غفلت کرنے کی وجہہ سے پاک فرائض کے ادا کرنے کے قابل نہین رہے وہ جایداد کے شریک و مالک و وارث مستقل نہین ہو سکتے ہین کیونکہ اگر جائداد عورتون اور ایسے مردون کو دی جاسے تو اوسکا استعمال محض بے محل اور اوس کے ایجاد کے مقصود کے خلاف ہوگا - عورتون اور ایسے لوگون کو جائداد سے نان نفقہ پانا کافی ہے نہ جایداد کیونکہ وہ اوسکی غرض پوری کرنے کی قابلیت ہی نہین رکھتے ہین - (۱)

سواے زندہ آدمی کے جایداد کا کوی مالک نہین ہوتا ہے -

دفعہ ۱۶۳

سواسے زندہ آدمی کے جایداد کا کوی مالک نہین ہوتا ہے - یہ امر مشتبہ ہو کہ آیا قوانین ہنود کے سخت اصولون کی روسے کوی بت کسی جایداد کا مالک ہو سکتا ہے یا نہین کسی بت کے نام پر جایداد کا وقف کر دینا صدقہ ہے نہ ہبہ کیونکہ ہبہ دہرم شاستر کی روسے صرف ایک زندہ ذی ہوش و حواس شخص کے نام ہو سکتا ہے جو ایجاب کو قبول کرنی کی قابلیت رکھتا ہو اور جہان حیات و حواس نہین ہین وہان نہ قبول ایجاب ہے نہ ہبہ - (۲) - جن دیوتاؤن کے نام پر صدقہ دیا جاتا ہو وہ نہ ذی حواس ہین اور نہ ادمیونکو محسوس ہوتے ہین کیونکہ اونکا وجود منترون سے باہر نہین ہے یعنے اونکا نام ہی صرف منترون مین لیا جاتا ہو کسی آدمی کو نہ وہ نظر آتے ہین نہ ہاتھ سے چہوے جا سکتے ہین نہ اور طور پر حواسون سے محسوس ہوتے ہین (یہان فی الخارج محسوس ہونا مراد ہے نہ فی ذہن) ممکن ہے کہ شاید کوئی ایسا دیوتا ہو جیسا کہ اندر ہے - مگر جن دیوتاؤن کی پوجا مین صدقہ دیا جاتا ہے اونکا وجود منترون سے علیحدہ نہین ہوتا ہے چاہے جو کچھہ ہو لیکن اعتقاد و یقین یہ ہے کہ جایداد دیوتا کے نام رہ سکتی ہے اور دیوتا اوسکا مالک ہوتا ہو چونکہ عمل درآمد اسی یقین کے مطابق ہوتا ہے اس لئے عدالتون کو بجز اس کے کوی چارہ نہین کہ وہ بہی اسی یقین کی پابندی کرتی ہین اور جائداد جس دیوتا

(۱) متاکشرا باب ۲ فصل اول فقرہ ۱۴ - داے بہاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۱۳ - جہتوتی

(۲) داے بہاگ باب اول فصل ۲۱ - ۱ اسکے ساتہہ مشہور نظیر مقدمہ ٹیگور بنفصلہ پریوی کونسل بنگال لا ریپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ کو اور سرنگل داس تہوبہا ئی بنام کرشنا بائی انڈین لا ریپورٹ بمبی جلد ۶ صفحہ

کے نام کی ہوتی ہے اوسی کی ملکیت تصور کرتی ہین۔(۱) چنانچہ دیوتاؤن کے نام سے اور اون کے نام پر عدالتون مین نالشین ہوتی ہین اسیوجہہ سے قانون نے دو طرح کے شخص فرض کیے ہین ایک واقعی شخص یعنے زندہ انسان اور دوسرا شخص قانونی یا فرضی جیسے دیوتا یا مندر وغیرہ اسی اصول پر مدراس ہائی کورٹ نے حال ہی مین ایک فوجداری کے مقدمہ مین یہ قرار دیا ہے کہ جو بیل کسی دیوتا کی مورت کے نام پر چھوڑا گیا ہے وہ اوس دیوتا کی ملکیت ہے اور اوسکو نقصان پہونچانا یا علیحدہ کرنا جرم ہے۔(۲)

حصول جایداد کا قانون مانع ہنو۔

دفعہ ۱۶۴ قانون ایسا ہونا چاہیے کہ جس سے کوئی شخص جایداد کے حاصل کرنے یا قبضہ مین رکہنے کے ناقابل ہو جاے (۳)

ہرانسان کی کچھہ نہ کچھہ جایداد ہونی چاہیی

دفعہ ۱۶۵ ہرانسان کے پاس کچھہ ایسی جایداد ہونی چاہیے جسکو وہ اپنی کہہ سکے تاکہ وہ مذہبی امور کے انجام دینے کے قابل رہے (۴)

قانونی ذریعہ سے ملکیت حاصل ہوتی ہے۔

دفعہ ۱۶۶ ملکیت ایسے قانونی ذریعون سے حاصل ہوتی ہے جیسے کہ وراثت۔ خرید۔ تقسیم۔ قبضہ۔ یا لیناو قبول کرلینا (برہمنون کے لئے) فتح۔ (چہتریون کے لئے) منافع۔ (ویش اور شودر کے لئے)۔ جایداد ایک ایسی چیز ہے جو عام لوگون کی تسلیم کرلینے پر مبنی ہے اور وہ کسی ایسے ذریعہ سے حاصل ہو سکتی ہے جسکو دنیا نے حصول جایداد کا ذریعہ قرار دیا ہو۔ جرائم مثلاً سرقہ سے جایداد حاصل نہین ہوتی ہے کیونکہ سرقہ عموماً جایز طریقہ حصول جایداد کا نہین سمجھا جاسکتا ہے۔(۵)

ملکیت کن ذریعون سے ختم ہوجاتی ہے۔

دفعہ ۱۶۷ ملکیت بیع۔ ہبہ۔ موت۔ ترک دنیا۔ خارج القوم ہونے۔ یا تبدیل مذہب سے ختم ہو جاتی ہے (۶) اسی بنا پر یہ قاعدہ قرار پاگیا ہے کہ جتی یا سنیاسی یا مفقود الخبر ہوجانا بمنزلہ مرجانےکے

(۱) فصل ۴ باب ۲ شرح مذکور۔ (۲) ملکہ معظمہ بنام نالا انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۵۔ (۳) فصل ۳ باب ۲ شرح مذکور

(۴) داے بہاگ باب اول فقرہ (۷) دیکھئے فصل ۳ باب ۲ شرح مذکور

(۵) متاکشرا باب اول وشرح دہرم شاستر باب ۲ فصل ۳۔

(۶) فصل ۳ باب ۲ شرح مذکور۔

ہو ایسے شخص کی جایداد اوس کے وارث لیتے ہین — (۱)

ایک قسم کے رشتہ دارونکا ساوی حصہ ہوتا ہے

دفعہ ۱۶۸ جن رشتہ دارونکا ایک خاص قسم کا رشتہ ہو اونکو وراثت مین برابر حصہ ملیگا بشرطیکہ کوئی صریح قانونی قاعدہ اس کے خلاف ہو — (۲)

شاستر زندہ اور پاک لوگون سے متعلق ہے

دفعہ ۱۶۹ قواعد دہرم شاستر زندہ اور پاک (۳) لوگون سے متعلق ہین — (۴)

اصل رسم کے ادا ہوجانے سے فروعی رسم کا ادا ہوجانا بھی فرض کر لیا جاتا ہے —

دفعہ ۱۷۰ اگر اصل رسم یا فعل ترک ہوگیا ہو تو اوسکو معہ جملہ فروعی رسوم کے از سرنو کرنا چاہیے لیکن جب ایسی رسم یا کام ترک ہوجاے جو اصل رسم یا کام کی فرع ہو اور اصل رسم ادا ہوگئے ہو تو اصل کی تجدید کی ضرورت نہین ہے اور نہ رسم فروعی ترک شدہ کے علیحدہ ادا کرنے کی ضرورت ہے — "چندو کا پریشتا مین یہ ہی اصول درج ہے کہ جب اصل رسم ادا ہوگئی ہو تو فروعی رسم کا ادا ہوجانا اوس مین داخل ہے" — شرادہ مین ایک برہمن کو کہانا کھلادینا اصل رسم ہے — پنڈ کا دینا رسم فروعی یا لاحقہ ہو جس کے ترک ہوجانے سے نہ اوسکے اعادہ کی ضرورت ہے نہ اصل کے پھر سے انجام دینے کی — اسی طرح بریدہ شرادہ ایک رسم فروعی یا لاحقہ ہے جو کہ بیاہ اور ولادت کی رسوم سے پہلے ادا کیجاتی ہے اسواسطے اگر بریدہ شرادہ ترک ہوجاے تو نہ اصل رسم کے اعادہ کی ضرورت ہے نہ بریدہ شرادہ کے علیحدہ انجام دینے کی — (۵) اسی مقولے کی بنا پر بیاہ کے معاملہ مین جب ایجاب وقبول اور رسم ست پدی ہوجاتی ہے یا تبنیت کے معاملہ مین لڑکا دیا لیا جاتا ہے اور اور رسمین متروک ہوجاتی ہین تو یہ قیاس کر لیا جاتا ہو کہ وہ بھی اصل رسوم کے ساتھہ ادا ہوگئین اگر یہ قاعدہ ہوتا تو لیک کام بھی جسکی تکمیل کیو اسطے بہت سی رسمین اور کام کرنے پڑتے ہین مکمل اور جایز ہوتا —

---

(۱) اسٹیل صفحہ ۵۲ وباب وراثت دیکھیے —
(۲) داے بہاگ باب ۳ فصل ۲ فقرہ (۸) —
(۳) پاک لوگون سے مراد قوانین ہنود کے پابند لوگ مراد ہین —
(۴) فصل ۳ باب ۲ شرح مذکور (۵) ایضاً ایضاً ایضاً

گو کوئی کام ضروری ہو مگر جب اور کام لازمی اوسپر منحصر ہو تو وہ بھی لازمی ہو جاتا ہے —

دفعہ ۱۷۱ بعض افعال کا کرنا گو ضروری ہو مگر جب اور افعال کئے جاتے ہین تو اونکا کرنا لازم ہو جاتا ہو (۱) چھاچ کو گرم دودہ مین ملانے سے دہی جم جاتا ہو اور اوسکی ساتھہ ہی اوس مین پانی نکل آتا ہے - دہی وشیوا دیو کے گروہ کے دیوتاؤن کی نذر کیا جاتا ہو اور پانی گھوڑون کو دیا جاتا ہے — اگر دہی ہو تو دہی بنانے کے لئے گرم دودہ اور چھاچ کو ملانے کو فعل کرانے کی ضرورت ہو گی — لیکن اگر پانی گھوڑون کو دینے سے پہلے خراب ہو جاے تو پہر چھاچ اور دودہ کے ملانے کی ضرورت نہین ہے گویہ بات رسم مین داخل ہو کہ پانی گھوڑون کو دیا جائے — اسیطرح مان کیطرف کے اجداد کا پارون صرف اوسیوقت فرض ہے جبکہ باپ کیطرف کے اجداد کا پارون کیا جاے - لیکن اگر باپ کی طرف کے جد کی برسی پارون کے دن آپڑے اور باپ کیطرف کے جد کا شرادہ بطور ایکوڈیسٹ کے کیا جاے تو باپ کی طرف کے اجداد کے لئے پوجا رسوم پارون کے بموجب علیحدہ نکرنی چاہئے اور اس لئے مان کی طرف کے اجداد کے لئے پوجا بالکل نہ کرنی چاہئے — (۲)

تواتر سے فرض قایم ہو جاتا ہے —

دفعہ ۱۷۲ کسی مقررہ قاعدہ کی مداومت اوسکو مستحکم اور واجب العمل بنانے کیواسطے کی جاتی ہے - اصل یہ ہے کہ تواتر سے فرض قایم ہو جاتا ہے - (۳)

منع نکرنا بھی اجازت دینا ہو

دفعہ ۱۷۳ اگر کسی امر کے کرنے سے منع نکیا جاے یا سکوت کیا جاے تو اوس کے کرنے کی اجازت سمجھی جاتی ہے — (۴) - اس مقولے کی نسبت مسٹر کولبرک کہتے ہین کہ یہ مقولہ عام اصول شہادت کا ہو اسکو کچھہ خصوصیت دہرم شاستر ہی سے نہین ہے اور اجازت کنایتہً حاصل ہونے کا اصول یہی ہے (۵) اس مقولے کا استعمال تبنیت کا بیوہ کو اختیار حاصل ہونے اور انتقالات جائداد مشترکہ کے معاملات مین سرکار کی رضامندی ثابت کرنے کے لئے بہت کیا جاتا ہے —

نخریج نکرو

(۱) دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ (۲۴) و دت تک چندریکا فصل اول فقرہ (۲۴) (۲) باب ۲ فصل نمبر ۲

۳، دت تک چندریکا فصل ۳ فقرہ (۱۲)، (۴) ایضاً ایضا اول فقرہ (۳۱)

(۵) دیکھئے چیٹھی کولبرک صاحب جو ۱۸۱۲ء مین چیف جسٹس مدراس کے نام لکھی تھی اور جو کتاب دہرم شاستر اسیٹرینج جلد ۲ طبع دوم صفحہ ۲۴۳ - ۴۵ مین چھپی ہے —

مگر اسپر عمل درآمد ہر ملک مین یکسان نہین ہے - بنگالہ مین اسکی نسبت یہ تجویز کیا گیا ہے کہ یہ اصول دھرم شاستر کا بحالت ثابت ہونے ممانعت کے اجازت قیاس کر لی جائیگی متبنی کے دینے والے سے متعلق ہے نہ متبنی کرنے والے سے (۱) مگر احاطہ بمبئی مین اسپر عموماً بلا کسی قید کے عمل ہوتا ہے - (۲)

غیر محسوس اثر

دفعہ ۱۷۴ کوئی غیر محسوس العین اثر محسوس العین سبب سے پیدا نہین ہوسکتا ہے - مثلاً حقوق از دواج کنیا دان (دلہن کا ہبہ کرنا) سے حاصل ہوتے ہین لیکن شوہر اور زوجہ کا رشتہ جو ایک غیر محسوس العین شے ہے سوای منترون کے اور کسی چیز سے پیدا نہین ہوسکتا ہے - (۳)

قانون کثیر کا لحاظ رکھتا ہے نہ قلیل کا —

دفعہ ۱۷۵ جبکہ کسی فرقہ کے لوگون مین صفات متفرقہ موجود ہون تو جو قانون کہ اوس فرقہ سے متعلق ہوگا وہ بڑے گروہ کی صفات یا ضروریات پر مبنی ہوگا کیونکہ اصل یہ ہے کہ قانون کثیر کا لحاظ رکھتا ہے نہ قلیل کا - اس اصول کی مثال مین چندوگا پرشیشتا کی یہ عبارت عموماً نقل کیجاتی ہے کہ اگرچہ افتاب کے دانت نہین ہین اور ہمیشہ چرن یعنے ستو جو گھی ہوے دہا نون سے بنائے جاتے ہین کہاتا ہے لیکن بیل کے بلی کرنے کی رسم مین آگ اور اندر اور شیو کی خاطر سے جنکی ایک ساتھ پوجا کیجاتی ہے خشکا پکایا جاتا ہے (۴)

جب کئی ذریعے حصول مقصد کے ہون تو جو مشکل ہے وہی ٹھیک ہے —

دفعہ ۱۷۶ جبکہ ایک ہی مقصد کے حاصل کرنے کے کئی ذریعے بتائے گئے ہون تو جو سب سے مشکل ہو وہی مسئلہ ٹھیک اور لازمی ہے کیونکہ اگر آسان طریقون سے مطلب حاصل ہو جاتا تو وہ مسئلہ جس مین دشوار تر طریقے بتائے گئے ہین بیکار رہ جائیگا اور قانون کا ایک لفظ بھی بیکار نہین ہے - مندرجہ ذیل سزائین سنگین جرایم کے کفارہ کے لئے مقرر ہین - مثلاً (۱) سوتیلی ماں سے جماع کرنا - (۲) شراب پینا - (۳) ایک تولہ سے زیادہ سونا چورانا - برہمن کو قتل کرنا -

اگر یہ افعال پورے علم کے ساتھ کئے گئے ہون تو اوسکو اول دہا نون کے پیال مین جلا کر مارنا

(۱) تارنی چرن چودھری بنام سرودا سندری داسی بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ - (۲) لکشمابائی بنام راما راو بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴ - (۳) نفصل ۲ باب ۲ شرح مذکور (۴) فصل ۳ باب ۲ شرح مذکور

دوم گنگا مین اشنان کرنا

سوم وشنو کے نام کو جپنا چاہیئے

اگر جرایم مذکور کا کفارہ گنگا مین اشنان کرنے یا وشنو کے نام جپنے سے ہو جاتا تو جس عبارت مین کہ جلا کر مارنا بتایا گیا ہے فضول ہو جاتی اس لیئے جن عبارتون مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ سخت ترین جرایم ہی گنگا مین اشنان کرنے یا وشنو کا نام جپنے سے معاف ہو جاتے ہین اونکی نسبت یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ گنگا مین اشنان کرنے اور وشنو کے نام جپنے کی خوبیون کا مبالغہ امیز بیان ہے یا یہ کہہ سکتے ہین کہ چند ہی لوگ گنگا مین اشنان کرنے یا وشنو کے نام جپنے کے لایق ہین نہ کل - اور اسطرح پر تفسیر قایم کرنے سے کوی عبارت فضول نہین ٹھہرتی ہے — (۱)

قابلیت - ممانعت یا استثنار سے صفات معلوم ہوسکتی ہین —

دفعہ ۱۷۷ اوس شخص کی صفات جو کسی کام کے کرنے کا مستحق ہے صرف تین طریقون سے معلوم ہو سکتی ہین یعنے - قابلیت - ممانعت - اور استثنار سے - شاستر مین کسی شخص کو کسی ایسے فعل کے کرنے کے لیئے نہین کہا گیا ہے جو قواعد مقررہ کے بموجب اوس کے کرنے کے قابل نہو — گونگا شخص متبنی نہین کر سکتا ہے کیونکہ یہ مقرر ہو چکا ہے کہ متبنی کرنے والے کو چند منتر پڑھنے لازم ہین اور وہ اسکی قابلیت ہی نہین رکھتا ہی پس تبنیت کا حکم گونگے سے متعلق نہین ہو سکتا ہے - عورتین ہی اسیوجہ سے کہ وہ منتر پڑھنے کی قابلیت نہین رکھتی ہین متبنی نہین کر سکتی ہین مگر بعض خاص احکام سے اونکو یہ حق حاصل ہو گیا ہے جنکو بموجب وہ منتر پڑھنے سے مستثنیٰ اور آزاد کر دی گئی ہین — یہ قاعدہ ہے کہ اکلوتا بیٹا متبنی نہین ہو سکتا ہے - اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ اکلوتے بیٹے کا باپ اپنے بیٹے کو تبنیت مین نہین دے سکتا ہے - (۲) اکلوتے بیٹے کی تبنیت مین ندینے کا حکم ایک اخلاقی ممانعت قرار دیا گیا ہے نہ قانونی ممانعت (۳)

اصل شی کے بجاے اوسکی مشابہ چیز کام مین آسکتی ہی —

دفعہ ۱۷۸ اگر کوی ایسی چیز جسکی کسی خاص کام کے لیئے ضرورت ہے ناقابل حصول ہو تو ایسی چیزین جو

(۱) فصل ۳ باب ۲ شرح مذکور (۲) ایضاً ایضاً

(۳) دیکھئے باب تبنیت کتاب ہذا —

اوس سے مشابہ ہون بجاے اوسکے استعمال کیجا سکتی ہین - اصل یہ ہے کہ "مشابہت کو مفروض مساوی کردیتی ہے" - اس اصول کی بموجب گندم کی جگہہ جو اور شہد کی جگہہ شکر اور گہی کی جگہہ تیل استعمال ہوسکتا ہے - (۱)

دفعہ ۱۷۹ ایسے شخص کا فعل جو اوسکی ماہیت سمجھنے کی قابلیت بوجہ نقص عقل کے نرکہتا ہو کالعدم ہے اصل یہ ہے کہ فعل سمجھہ ہی سے صادر ہوتا ہے اور وہی فعل فعل ہے جو ذمہ داری عاید کرے چونکہ ناسمجھہ پر بوجہ نقص عقل کے ذمہ داری نہین ہے لہذا اوسکا فعل ہی کالعدم ہے - (۲)	ناسمجھہ کا فعل کالعدم ہے -
دفعہ ۱۸۰ جب ایک امر کی بابت مخالف اور موافق وجوہ قریب قریب مساوی موجود ہون تو تہوڑی سے زیادتی سے ہی میزان کا پلہ جہک جاتا ہے - (۳)	مساوی اشیا مین ایک مین ذرا زیادتی ہونے سے اوسکو بڑہا دیتے ہین -
دفعہ ۱۸۱ اعلی تخم کا برتر اثر کہیت کی فرو تری سے بیکار نہین ہوتا ہے - (۴)	برتر اثر فروتر سے بیکار نہین ہوتا ہے
دفعہ ۱۸۲ اصول دہرم شاستر کا یہ ایک اصلی اصول ہے کہ "مسئلہ سب کچہہ کرسکتا ہے کوئی چیز مسئلہ کے لئے دشوار نہین" لیکن	مسئلہ سب کچہہ کرسکتا ہے

جیسا کہ جیمیتو اہن نے کہا ہے کہ کسی واقعی چیز کی واقعی خاصیت پر مسئلہ کارگر نہین ہوسکتا ہے کیونکہ مسئلہ صرف غیر محسوس باطنی نتایج پیدا کرسکتا ہے نہ کہ بدیہی اور حسی نتایج - (۵)

دفعہ ۱۸۳ کوئی محسوس العین اثر شاستروں کی کسی عبارت سے نہین پیدا ہو سکتا ہے - مثلاً	محسوس العین اثر شاستر سے پیدا نہین ہو سکتا ہے

ملکیت کی اصلی ماہیت یہ ہے کہ پورے طور پر تصرف کا اختیار ہو - اگر یہ تسلیم کرلیا جاے کہ ایک شخص کسی جایداد کا مالک ہے تو اوسکا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ اوسکو بیع یا ہبہ کرنے کا اختیار ہے - اگر کسی متن مین بیع یا ہبہ کی شخص مذکور کو ممانعت ہو تو

(۱) فصل ۳ باب ۲ شرح مذکور (۲) ایضاً ایضاً ایضاً
(۳) " " " (۴) دفعات ۲۴۹ - ۲۵۹ کتاب ہٰذا کو دیکھئے
(۵) فصل ۳ باب ۲ شرح مذکور

متن مذکور سے جواز انتقال پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا ہے - انتقال کنندہ اس ہدایت کی پابندی نکرنے سے گناہ گار ہوتا ہے (گناہ غیر محسوس العین شے ہے) نفس انتقال پر جو محسوس العین ہے کچھہ اثر نہیں پڑ سکتا ہے اسی اصول پر جیمیتواہن کہتا ہے کہ ایک واقعہ سو مسئلوں سے بھی نہین بدل سکتا ہے" (۱) -

جیمیتواہن کا مذکورہ بالا مقولہ مسئلہ فیکٹم ویلٹ یعنی جو ہوگیا وہ ہوگیا" کے نام سے مشہور ہے اور مفتین نے اس مسئلہ کی نسبت اس امر مین بہت بحث کی ہے کہ یہ مسئلہ کس موقع پر استعمال ہونا چاہئے اور کس موقع پر ہونا چاہئے ہم کل مباحثون کا خلاصہ ذیل مین بیان کرتے ہین -

دفعہ ۱۸۴ — مسئلہ جو ہوگیا وہ ہوگیا

یہ مسئلہ کہ "جو امر نکرنا چاہئے اور ہوگیا تو جائز ہے" دہرم شاستر بنگالہ مین بلا حجت استعمال کیا جاتا ہے - لیکن اور ملکون کے شاستروں مین گو اسکا استعمال نہین پایا جاتا ہے تاہم معلوم ہوتا ہے کہ سوائے بنگالہ کے اور ملکون مین بھی اس مقولہ پر کبھی کبھی عمل کیا گیا ہے اور اب حکام فضیلت شعار کی رائے اسطرف مائل ہوئی ہے کہ اس مقولہ پر نہ بطور حکم دہرم شاستر بلکہ بطور مسئلہ عام قانون ملکی و اصول عدل و انصاف و واجبیت کے عمل کیا جائے - (۲) حکام پریوی کونسل نے تحریر فرمایا ہے کہ "یہ بحث کی گئی ہے کہ یہ مسئلہ کہ جو بات نکرنی چاہئے اور کیجائے تو جائز ہوگی" - اگرچہ شاستر بنگالہ مین تسلیم کیا گیا ہے مگر اور ملکون مین خصوصاً بنارس مین تسلیم نہین کیا گیا یہ امر کہ وہ اون ملکون مین اوسیقدر تسلیم نہین کیا جاتا ہے جسیقدر بنگالہ مین بلاشک صحیح ہے لیکن یہ بات کہ سوائے مشرقی بنگالہ کے اور کسی مقام سے مسئلہ مذکور متعلق نہین ہے ایک ایسی بات ہے کہ جسکی تردید نہ صرف اوس عبارت سے ہوتی ہے جسکا حوالہ سر ولیم میکناٹن کی کتاب سے دیا گیا ہے بلکہ نظایر سے بھی ہوتی ہے ہائی کورٹ مدراس نے بمقدمہ چناگوندن بنام کمارگوندان (۳) اور ہائی کورٹ بمبئی نے بمقدمہ راجہ دیا نکلت او

---

(۱) فصل ۳ باب ۲ شرح دہرم شاستر مولفہ پنڈت سرودہنی - دائے بہاگ باب (۲) فقرہ (۳۰) -

(۲) دیکھیے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۹۲ -

(۳) رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۴ -

بنام بجے ونت راو (۱) اس مسئلہ پر عمل کیا ہے اور یہ عمل اکلوتے بیٹے کی تبنیت مین دینے کی صورت مین کیا گیا تھا جسمین کلکتہ ہای کورٹ نے مسئلہ مذکور کو نافذ کرنے سے بمقدمہ راجہ اوپیندر لعل بنام رانی برہموموی (۲) اسوجہہ سے انکار کیا کہ یہ امتناع قطعی ہے" (۳) مسئلہ مذکور پر بنارس اسکول کے ایک مقدمہ مین اجلاس کامل الہ آباد نے عمل کیا ہے جسمین اکلوتے لڑکے کی تبنیت کے جواز کی بحث تہی (۴) بمبئی ہای کورٹ نے حال مین بہی ایک بیاہ کے جواز کی بحث مین مسئلہ مذکور پر عمل کیا۔ (۵) بمبئی ہای کورٹ نے بڑے زور کے ساتہہ اسکو برہمن کی تبنیت کے جواز مین جسکی شادی بہی ہو چکی تہی اس مسئلہ پر عمل کیا ہی (۶)۔

مسئلہ فیکٹم ویلیٹ (یعنی جو وقوع مین آگیا وہ جایز ہے) کس محل پر استعمال کیا جاتا ہی۔

دفعہ ۱۸۵ تبنیت کے مقدمات مین جنمین سے ایک مین یہ بحث تہی کہ ہندو بیوہ کو اپنے شوہر کے اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین دینا گو ممنوع ہے لیکن تبنیت کو بربنائے مسئلہ فیکٹم ویلیٹ جایز سمجہنا چاہئے اور دوسرے مین یہ بحث تہی کہ بلا رضامندی بڑی بیوہ کے چہوٹی بیوہ شوہر کے لئے لڑکا متبنی نہین کر سکتی ہے کیونکہ حق بیوہ اول کا زایل ہوتا ہے بمبئی ہای کورٹ نے باوجود اون رایون کے جو دفعہ بالا مین درج ہین یہ تجویز کیا ہے کہ مسئلہ مذکور کا تعلق صحیح اون صورتون پر محدود ہونا چاہئے جن مین فقدان اختیار دینے یا لینے لڑکے کا ہو اور نہ ممانعت تاکیدی تبنیت کی ہو چونکہ بیوہ کا لڑکے مذکور کو دینا ناجایز تہا اسوجہہ سے تبنیت شروع ہی سے باطل و کالعدم تہی کیونکہ تاکیدی ممانعت ہے کہ بیوہ اپنے شوہر کے اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین بعدم موجودگی ایسے صریح

(۱) رپورٹ ہای کورٹ بمبئی (صیغہ اپیل دیوانی) جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ — (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۷ — (۳) سری ہنی اور مادی بنام کو کلانند داس بہاپاترنار رپورٹ اپیل ہای ہند جلد ۵ صفحہ ۴۰ وصدر لینڈ جلد ۳ صفحہ ۵۰۰ — (۴) ہنومان تیواری بنام چراری انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ —

(۵) خوشحال چند بنام بای مانی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۷ — یہ نظیر دفعہ ۴۰ کتاب ہذا مین درج ہے —

(۶) دہرم داکو بنام رام کرشن چناجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۸۰ —

اختیار رکے جو اوس کے شوہر نے اوسکو عطا کیا ہو وے لہذا مسئلہ مذکور متعلق نہین ہو سکتا ہی -(۱) اور چونکہ بیوہ ثانی کو اختیار تبنیت بلا رضا مندی بیوہ اول کے نہیں تہا اور اوسنے بلا رضا مندی بیوہ اول کے متبنی کیا تو ایسی تبنیت مین وہ رضا مندی جسپر تبنیت منحصر تہی صریح مفقود ہے لہذا مسئلہ مذکور ایسی تبنیت کے معاملہ سے اوسکو جایز کرنے کے لئے متعلق نہین کیا جا سکتا ہے -(۲) اسی ہای کورٹ نے مسئلہ مذکور کو دختر یا بہن کے لڑکے کی تبنیت جایز رکہنے کی معاملہ سے متعلق کرنے سے انکار کیا ہی -(۳)

مسئلہ مذکور کے محل استعمال کی نسبت جگنا تہہ کی راے

دفعہ ۱۸۶ جگنا تہہ جسکی تقلید اسٹرینج اور میکناٹن صاحب نے کی ہی مسئلہ مذکور **اکلوتے** اور سب سے بڑے لڑکے کو تبنیت مین دینے کی مما نعت سے متعلق کرکے تبنیت کو جایز قرار دیتا ہی اور کہتا ہی کہ گو اکلوتے یا سب سے بڑے لڑکے کو تبنیت مین دینا بیجا ہے لیکن مسئلہ مذکور کی بنا پر جایز ہے -(۴) - جگنا تہہ امر بیجا اور کالعدم مین جو فرق قایم کرتے ہین وہ متاکشرا کی روسے تسلیم نہین کیا جاتا ہے متاکشرا کی روسے بیجا عطیہ عطیہ کالعدم کی برابر ہے -(۵) اور اوسمین بلا کسی استثنا کے اکلوتے یا بڑے بیٹے کی متبنیت کے خلاف راے ظاہر کی گئی ہی (۶) جگنا تہہ خود بہی کہتے ہین کہ بموجب دہرم شاستر متہلا کے اکلوتے لڑکے کا دینا گو وہ تبنیت پر راضی بہی ہو جایز نہین ہی -(۷) اس لئے مسئلہ مذکور پر متاکشرا کے تابع ممالک کے معاملات تبنیت مین عمل نہین ہو سکتا ہی -(۸) -

---

(۱) لکشمی بای بنام رما وا ریپورٹ بمبیٔ ہای کورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴ - و گوپال بنام ہنمنت انڈین لاریپورٹ بمبیٔ جلد ۳ صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۴ -

(۲) پداجی راو بنام رام راو انڈین لاریپورٹ بمبیٔ جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۰ -

(۳) گوپال نرہر سفری بنام ہنونت گنیش سفری جلد ۳ صفحہ ۲۷۳ -

(۴) ڈایجسٹ کولبروک صاحب کتاب ۵ عنوان ۲۷۳ شرح

(۵) دہرم شاستر اسٹرینج جلد ۲ صفحہ ۲۲۳

(۶) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ - اشلوک ۱۱ و ۱۲

(۷) کولبروکس ڈایجسٹ کتاب ۵ عنوان ۲۷۵ شرح اسٹرینج جلد ۱ صفحہ ۸۷ میکناٹن جلد اول صفحہ ۶۷ -

(۸) دیکہئے دہرم شاستر مولفہ جسٹس ویسٹ صاحب صفحہ ۹۰۹ -

مین صاحب کی راے نسبت عدم استعمال مقولہ مذکور۔	**دفعہ ۱۸۷** مین صاحب کہتے ہین کہ یہ عموماً کہا جاتا ہے کہ مسئلہ مذکور بنگالہ مین عام طور پر معاملات سے متعلق کیا

جاتا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ جب خود جیموتواہن جو بنگالہ کا سب سے بڑا استند مقنن مصنف داے بہاگ کا ہے وہ اوسکو جس موقع پر مناسب سمجھتا ہے تو بطور ایسے وسایل کے استعمال کرتا ہے جس سے وہ صریح امتناع جو نسبت انتقال منجانب باپ بلا اجازت بیٹون کے ہے رفع ہو جاے -(۱)- یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے اس مسئلہ کو کسی اور صورت سے متعلق کیا ہو اس مسئلہ کی بنا پر کوی بنگالہ کا مقنن کسی امر خلاف قانون کو جایز نکرے گا مثلاً وہ نکریگا کہ کسی بہای غیر منقسمہ کے اس حق کو تسلیم کرے کہ وہ اپنے حصہ سے زیادہ حصہ جایداد خاندانی کا اپنے فایدہ کے لیے منتقل کر دے یا یہ اختیار ندیگا کہ بیوہ بلا رضا مندی اپنے شوہر کے متبنی کرے یا کوی لڑکا بعد رسم اپنائن یا بیاہ کے متبنی کر لیا جاے مقولہ مذکور صرف اوس صورت سے متعلق ہے کہ جب کوی قانونی حکم بذریعہ دلیل کے جو کسی بات پر منحصر ہو ایک بات متعلق پر اطلاق ہو گیا ہے -(۲)-

مقولہ مذکور ایسے امور سے متعلق ہے جو غیر اہم اور امور ضابطہ مین نہ اون امور سے جو معاملہ کے اصل جز یا رکن یا شرط نفاذ ہون اس مقولہ پر بحیثیت مسئلہ سول لا کے عمل کرنا چاہیئے نہ بربنا ے دہرم شاستر کے	**دفعہ ۱۸۸** محققانہ تحقیقات کی بعد جسٹس محمود صاحب نے بڑی لیاقت سے اس مسئلہ کی حدود و قیود کی نسبت بعد حوالہ دینے اکثر اسناد و نظایر کے

حسب ذیل تجویز کی ہے اوس سے جسٹس اسٹریٹ صاحب نے بھی اتفاق کیا ہے:— میری یہ راے ہے کہ یہ ضرور نہین ہے کہ عدالت ہاے انصاف واقع برٹش انڈیا اس مسئلہ کے متعلق کرنے مین بغرض سند کسی قاعدہ دہرم شاستر یا کسی قاعدہ شرع محمدی پر استدلال کرین - جو اصول رومن قانون سے نکلا ہے وہ اصول انصاف و عدل و نیک نیتی پر مبنی ہے اور ہم پر لازم ہے کہ اوسپر اس قسم کے امور کے فیصلہ کرنے مین اوس صورت مین عمل کرین کہ جب اصل قواعد قانون ملکی سے کوی صاف ایسی ہدایت حاصل نہوتی ہو جسمین غلطی نہو سکے - یہ کہا گیا ہے (جیسا کہ مین صاحب نے ظاہر کیا ہے کہ غلط کہا گیا ہے) کہ شاستر داے بہاگ سے جسمین یہ تحریر ہے کہ ایک واقعہ سو مسئلوں سے بھی

(۱) داے بہاگ باب ۲ دفعہ ۳۰ (۲) مین صاحب کی راے دیکھئے دفعہ ۵ ۳ دہرم شاستر مین صاحب

تبدیل نہین ہو سکتا ہو (دفعہ ۱۳ باب ۲) اس سے یہ تائید ہوتی ہے کہ مسئلہ مذکور غیر محدود طور پر متعلق کیا جاے اور سر ٹامس اسٹرینج کی سند کا حوالہ یہ ثابت کرنے کے لئے دیا گیا ہے کہ یہ مسئلہ سول لا کے کسی مجموعہ مین اوس سے زیادہ جاری نہین ہے جسقدر کہ مجموعہ قانون ہنود مین (جلد ۲ صفحہ ۸۷) اسبات کی چاہی جو کچھہ صورت ہو مگر کوی سند اسبات کے ثابت کرنے کے لئے نہین ہے کہ مسئلہ مذکور کو مقدمات متاسرہ سے اوس طریقہ سے متعلق کرنا چاہئے جو حدود اوس مسئلہ سے زیادہ ہو جو خود سول لا مین تسلیم کیا گیا ہے گویا یہ الفاظ مستعملہ ویسٹراپ صاحب چیف جسٹس معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون نے جو مسئلہ مذکور کے بڑے مددگار ہین اوسکو کسیقدر بے قید طور پر لکہا ہو اور اسطور پر لکہا ہے کہ وہ ہر اوسصورت سے متعلق ہو سکتا ہے جس مین حسب ضابطہ طور پر تبنیت عمل مین نہ آئی ہو" چونکہ میری یہ راے ہو اس لئے میرے لئے یہ غیر ضروری امر ہے کہ صحیح معنی عبارت مندرجہ داے بہاگ یا اقوال مندرجہ متاکشرا کے واسطے سند متعلق کیجاوے اوس اصول کے جسپر مسئلہ مذکور مبنی ہے تلاش کرون - کیونکہ مین اوس اصول سے جسطرح سے کہ وہ سول لا مین سمجھنا چاہئے مطمئن ہون اور مین چاہتا ہون کہ اوسکو مقدمات تبنیت ہنود سے اوس طور پر متعلق کرون جسطور پر خود مسئلہ مذکور مناسب طور پر سمجھنا چاہئے اور بہ تعلق اس معاملہ کے کسی شخص نے مسئلہ مذکور کی توضیح اوس سے بہتر نہین کی جیسے کہ مشہور سر مائیکل ویسٹراپ صاحب نے بمقدمہ لکشما بائی بنام راماوا - (۱) مین کی ہی جسمین مسئلہ مذکور کی نسبت صاحب ممدوح نے یہ تحریر کیا تھا "ہمکو یہ معلوم ہوتا ہو کہ اوسکا متعلق کرنا ایسی صورتون پر محدود ہونا چاہئے کہ جنمین عدم موجودگی اختیار دینے یا لینے کی ہو اور نہ تاکیدًا ممانعت متبنی کرنے کی ہو اون صورتون مین جن مین شاستر کی محض ہدایت ہے یا شاستر کی روسے محض یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خاص اشخاص زیادہ تر لائق تبنیت کے ہین" مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ کل طریقون مین جنمین قانونی خیالات کی کسیقدر ہوشیاری سے ترتیب کی گئی ہے درمیان اون قواعد کے جنکے تابع امور ضابطہ ہین اور جو بطور ہدایتی قواعد کے اور اون قواعد کے ہین جو نفس اور اصلیت معاملہ کی نسبت ہین -

(۱) ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴ -

اور جو ایسے ہین کہ اگر اون کی خلاف ورزی روا رکھی جاے تو خود قاعدہ ضایع ہو جائیگا ایک فرق مثل اوس فرق کے ہی جو درمیان قانون ضابطہ اور قانون اصلی اون امور کے ہی جو نسبت چارہ کار کے ہین یعنی ضابطہ کے اور امور متعلق فیصلہ کے ہی - مین یہ مطابقت صرف بطور مثال ہمت کے کرتا ہون کیونکہ اس سے مجھکو اس مسئلہ کی صحیح حد قایم و متعلق کرنے کی راے ظاہر کرنے مین مدد ملتی ہے - میری دانست مین یہ معاملہ کبھی اوس سے بہتر طور پر ظاہر نہین کیا گیا جسطرح کہ ویسٹراپ صاحب چیف جسٹس بمبئی نے اون مقدمات مین ظاہر کیا ہے جنکا حوالہ اوپر دیا گیا ہے اور جنمین ممدوح الیہ نے یہ تحریر کیا تھا کہ "اس مسئلہ مین کہ جو بات نکرنی چاہیئے اور کیجاے تو وہ جایز ہے اوس بات کی نسبت یہ نہین سمجھنا چاہیئے کہ اوس سے مراد کسی ایسے معاملہ سے ہی جو محض باطل ہے نہ بخلاف اس کے "کرنا چاہیئے" کو اسطور سے پڑھنا چاہیئے کہ گویا وہ "کرنا چاہیئے تھا" اور درحقیقت اس بیان سے کل حد مسئلہ کی اور وہ قیود جنکے ساتھ اوسکو متعلق کرنا چاہیئے ظاہر ہوتی ہین - بلا شک معاملہ تبنیت مین امور ضابطہ رسمیات و ترجیح متعلق انتخاب پسر و دیگر امور ایسے ہین جو تصریح اور مذہبی باتون کی حد تک پہونچتے ہین عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہی کہ ایسے معاملات مین شاستر مین ہدایتی طور پر نسبت اوس امر کے جسکو مین شاید طریقہ عمل تبنیت کہہ سکتا ہون تصور رکئے گئے ہین بلا شک ایسے معاملات سے جو اصلیت تبنیت پر موثر نہین ہین مسئلہ مذکور بربناے عام وجوہ عدل و انصاف و نیک نیتی کے اور بلا لحاظ سند کسی قول دہرم شاستر کے متعلق ہوگا - فی الحقیقت ایسی صورتین ہو سکتی ہین کہ جن مین صریح عبارت اقوال سے ایک امر جو دیگر طریقون مین بطور امر ضابطہ کی تصور کیا جاے وہ ایک ایسا معاملہ تاکیدی حکم یا امتناع کا ہو جاے جو اصل معاملہ پر موثر ہو - ایک ہم شکل تمثیل اس امر کی قواعد قانون انگلستان مین ملے گی جو نسبت اس امر کے ہی کہ وصیت نامہ کی تصدیق دو گواہ جو اوس کے جواز کے لئے ضروری ہین کرین اور ہمارے قانون انتقال جائداد کی دفعہ ۵۴ مین بھی ہی جسکی رو سے دستاویز رجسٹری شدہ واسطے بیع جائداد غیر منقولہ کے جسکی قیمت ایک خاص مقدار سے زیادہ ہو ضروری ہے - اسیطرح سے بلا شک ایسے متعلق اقوال دہرم شاستر کے تبنیت کی بابت بھی مل سکتے ہین جو اگرچہ نسبت امور ضابطہ کے ہون لیکن اس بات کو

لڑکا لی طور پر تاکیدی ہون کہ اوس معاملہ تبنیت کو ناجایز کرین جس مین اون پر لحاظ نکیا گیا ہو — مگر بجز اس کے کہ ایسے اقوال کے معنی صریح اور غیر مشتبہ امر جایز کو ایسی تبنیتون سے متعلق کرونگا جو اصل طور پر مطابق قانون کے عمل مین آئی ہون اور جس سے صرف چھوٹے چھوٹے امور ضابطہ یا انتخاب کی خلاف ورزی ہوی ہو — چونکہ تبنیت از روے دہرم شاستر از قسم ہبہ ہے لہذا تین خاص امور بلا لحاظ امور ضابطہ اوس کے لئے ضروری ہین یعنی ۱ - قابلیت دینے کی اور (۲) قابلیت لینے کی اور (۳) قابلیت متبنیٰ ہونے کی — یہ ایسے امور ہین جو واسطے جواز معاملہ کے ضروری ہین اور مسئلہ مذکور کی حد سے باہر ہین یعنی ان مین نقص ہونے کیوجہ سے تبنیت ناجایز ہوگی اور مسئلہ مذکور اوسپر موثر نہوگا — (۱)

دہرم شاستر ہندو اور مسلمان بادشاہون کے عہد مین کسقدر جاری تھا اور اس زمانہ مین کسقدر جاری ہے

فتوحات اہل اسلام سے پہلے ہندوستان کا عام قانون یہی تہا

دفعہ ۱۸۹ دہرم شاستر کے تین حصے ہین

اول اچار اس مین اعتقادات و طریقہ عبادات اور دیگر اخروی نجات کے کام اور رسوم مذہبی اور کہانے پینے اور استعمال کی چیزون کی جایز و ناجایز ہونے کے قواعد و احکام درج ہین —

دوم پرایشچت اس مین کفارہ اور سزاون اور گناہون سے پاک ہونے کے قواعد اور کامون کا ذکر ہے —

سوم بیوہار اس مین معاملات کا بیان ہے —

ان امور مین دہرم ہالی راجہ دہرم شاستر پر خود بہی واجب التعمیل قانون سمجہکر عمل کرتے تہے اور اپنی رعایا سے بہی اوسپر عمل کراتے تہے —

(۱) گنگا سہاے بنام لیکہراج سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ خصوصاً ۲۹۵ لغایت ۲۹۷ —

اور ہند مین مسلمانون کی فتوحات اور سلطنت قایم ہونے سے پہلے ہندوستان کا ملکی عام قانون دہرم شاستر تھا جو لوگ اوس زمانہ مین ملک مین رہتے تھے کل پر دہرم شاستر کی پابندی لازم تہی اگر اقوام قدیم ہند کا کوئی شخص برہمنون کی اطاعت قبول کرتا تھا جیساکہ عموماً عمل درآمد تھا تو اس کی کوئی وجہ نہین ہوسکتی ہے کہ برہمنون نے اپنے قانون کی پابندی کرانے سے انکار کیا ہو۔ خودمختار قومین جو پہاڑون مین محفوظ رہتی تہین وہ غالباً اپنے قانون و رسم و رواج کی پابند ہونگی۔ لیکن ملک کے جو حصے برہمنون کے تابع تہے وہان کی قدیم قومین غالباً برہمنون کے احکام و قانون کی اسیطرح تابع تہین جیسی کہ اسوقت ہین منو اور یاگولک وغیرہ کی سمرتیون کی نسبت کہہ سکتے ہین کہ وہ ملک کا عام قانون تھا۔ یہ سچ ہے کہ سنہیتا اور شرحین بہت سی بڑی بڑی باتون مین بہی باہم مختلف ہین مگر کل قوانین کی بنیاد ایک ہی تہی یعنی وید اور اس سے زیادہ فرق و اختلاف نہتا جسقدر کہ آجکل کی اعلی عدالتون کی نظایر مین پایا جاتا ہے(۱)

مسلمانون کی بادشاہت مین کل دہرم شاستر بحیثیت قانون کے جاری تھا۔

دفعہ ۱۹۰ چونکہ اہل اسلام کا ہمیشہ سے یہ مستحکم اصول اور محقق مسئلہ ہے کہ غیر مسلم رعایا ذمی اور مستامن کی ذات اور مال ہی محفوظ نہین ہے بلکہ اونکو اس باب مین پوری ازادی اور حق حاصل ہے کہ وہ اپنے قوانین عبادات اور معاملات سے مستفید ہون۔ اون کی معاملات اندرونی مین اون ہی کے قوانین اور دستورات کے موافق فیصلہ کرنا اون کے حق مین عین انصاف ہے اس لیئے سلاطین اسلام کے زمانہ مین کل دہرم شاستر ایسا ہی جاری رہا جیساکہ ہندو دہرم بانی راجاؤن کی سلطنت کے زمانہ مین مسلمانون نے کل معاملات ہنود برہمنون کے اختیارات مین بدستور رہنے دیے تہے جو بیوستہا پنڈت دیتے تھے حاکم وقت اوس کی تعمیل بلاکسی کمی و بیشی کے کرتا تھا۔ برہمنون کے اختیارات آئین طرازی و انفصال خصومات اور دیگر حقوق ویسی ہی بحال تھے جیسے کہ ہندو راجاؤن کے عہد حکومت مین۔ اور اسی وجہ سے نہ صرف برہمنون کی معاش ذرایع قایم تہے بلکہ اون کے علوم بہی بدستور رایج اور ترقی پذیر تھے صرف فرق اسقدر تھا کہ ہندو راجاؤن کی عدالتون مین برہمنون کے احکام کی تعمیل دہرم اور ایمان سمجہکر ہوتی تہی اور شہنشاہان اسلام کی عدالتون مین واجب التعمیل اور منصفانہ حکم سمجہکر اون کی احکام کی تعمیل کیجاتی تہی گویا منو کے اس مقولہ کی تعمیل کہ دہرم شاستر کے معنی سمجہکر اوسکی

(۱) فصل ۴ باب اول شرح دہرم شاستر مولفہ سرونی

رو سے فتوی کامل تعلیم یافتہ برہمن ہی دے سکتا ہے۔ (۱) مسلمانون نے خوب کی اور کبھی کوئی فتوی خود نہین دیا صرف پنڈت کے حکم کی تعمیل کی گویا پنڈتون کی صادر کی ہوئی ڈگریون کا جاری کرنا ہی مسلمانون کی عدالتون کا کام تھا۔ اور مسلمان حاکم تعمیل کنندہ احکام تھے نہ خود مختار حاکم چنانچہ ہمارے ہمعصر ڈاکٹر پنڈت جگندرا سمارتا سرومنی اپنی کتاب مین لکھتے ہین :-

اس مین شک نہین کہ مذہب اسلام کے ہندوستان مین رواج پانے اور اہل اسلام کے تمدنی غلبہ کی وجہ سے ایک زمانہ مین ہندوؤن کا مذہب اور قانون خطرہ مین پڑگیا تھا مگر مسلمان حاکم اپنے ماسبق ہندو حاکمون کی طرح عام طور پر رعایا کے اندرونی معاملات مین دخل نہین دیتے تھے۔ اس لئے نہ صرف ہندوؤن کو اپنے قوانین کی پابندی ہی کا فایدہ تھا بلکہ اونکا عملدرآمد بھی اونہین کے ہاتھ مین تھا۔ اگرچہ مسلمانون کے عہد مین دہرم شاستر ملک کا عام قانون نتھا لیکن اقوام ہنود مین اوسکا اثر بحیثیت شخصی قانون کے کامل تھا"۔ (۲) گو ہندوستان کے فاتح اور حکمران مسلمان خود تو مسلم تھے اور مذہب کی اشاعت مین عربون کی طرح پوری پوری کوشش نکرتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ بمقابلہ اون مفتوحہ ملکون کے جو عربون نے فتح کئے اور روم کے مسلمانون کے مفتوحہ ملکون مین اسلام کی اشاعت کچھ بھی نہین ہوئی لیکن رعایا کے ساتھ قانون اسلام ہی کے مطابق برتاؤ کرتے تھے۔ اور ہر حکمران اسلام کے اس مسئلہ سے واقف تھا کہ ذمی اور مستامن کا قانون بدستور بحال رہنا چاہئے اسی خیال سے کہ دہرم شاستر ہنود کا قانون ہے اور اوسمین حکم ہے کہ سوائے برہمن عالم کے اور کوئی فتوی نہ دے مسلمانون نے دہرم شاستر کی قانونی کتابون کا ترجمہ اپنی زبان مین نہین کیا کیونکہ کوئی امر سوا مانع نہ تھا کہ علامہ فیضی اور مرزا عبدالرحیم خان خانان اور داراشکوہ کی جماعت کے علما اور دیگر مسلمان عالم جو سنسکرت کو مثل مادری زبان کے جانتے تھے مہابھارت (۳) اور دیگر کتب قصص و تواریخ و فلسفہ والہیات و اخلاق کا تو ترجمہ کرتے اور منو و یاگولکا سمرتی و متاکشرا وغیرہ کا ترجمہ نکرتے۔

(۱) منو باب ۱۲ - اشلوک ۱۰۸ -

(۲) دفعہ ۲ فصل ۴ باب اول شرح دہرم شاستر مذکور

(۳) کل مہابھارت کا ترجمہ فارسی زبان مین فیضی نے کیا تھا معلوم ہوا ہے کہ راجہ جیپور کے کتب خانہ مین اس زمانہ مین بھی اوسکا ایک نسخہ موجود ہے۔

انگریزی عہد مین دہرم شاستر اور برہمنون کا کیا حال ہوا —

دفعہ ۱۹۱ انگریزی حکومت نے اول تو بطور تقلید مسلمان شہنشاہون کے عدالتون مین انفصال مقدمات ہنود کا وہی دستور کمال رکھا جو عدالتون مین پایا تھا ہر ایک مقدمہ پنڈت کے بیوسہتا کے موافق فیصل کیا جاتا تھا - پنڈت بڑی بڑی تنخواہون پر عدالتون مین نوکر رہتے تھے - یہ کسیکو مجال نہ تھی کہ اون کے بیوسہتا کے خلاف کلام بھی کرسکے - لیکن اس دوراندیش قوم کو یہ کب گوارا ہوسکتا تھا کہ برہمن جو باکیزہ صورت انگریزونکو ناپاک سمجھتے تھے بلا کسی حق کے حکومت مین شریک رہین وہ برہمنون کو انکے کا خار اور اون کے کام کو دخل در معقولات سے کم نہ سمجھتی تھی جب اس دانشمند قوم نے ہندوؤن کے شخصی قانون کی کتابین معین کرلین اور اون کے ترجمے کرلئے تو بیوسہتونکا زور کم ہوتا گیا آخرکار برہمنون کو رفتہ رفتہ بالکل بے اختیار کرکے ۱۸۶۴ء مین عدالتون سے بالکل نکالدیا (۱) اوراب عدالتون کے جج خواہ وہ عیسائی ہون یا یہودی مسلمان ہون یا ہندو ہون - بودھ ہون یا ملحد - شودر ہون یا انتت برن ہون غرض کوئی ہون بلا کسی قید کے کامل طور پر اپنی راے سے دہرم شاستر کی روسے فتوی دیتے ہین اور اپنی راے سے برہمنون کی مقدس کتابون کے معنی اور اون کی تاویلین بیان کرکے اوسکا مطلب قایم کرتے ہین اور اون کے فیصلون کو برہمن اور کل ہندو قبول کرنے پر مجبور رہین — ایک ہندو ذی علم مصنف کہتا ہے کہ سلاطین اسلام نے برہمنون کے اختیارات مین کبھی دست اندازی نہین کی مگر انگریزی عملداری کی برکت سے برہمن اپنے اختیارات اور حقوق سے بالکل بیدخل ہوگئے - (۲) اوراب یورپین مولفان دہرم شاستر کی کتب اور عدالتونکی نظیرین ایسی سند کے ساتھہ پیش کیجاتی ہین کہ یہ عزت کبھی کسی برہمن کی مقدس کتابکو بھی نصیب نہین ہوئی تھی اور کوئی راے گو کیسی ہی صحیح ہو اون کتابون کے مقابلہ مین جنکا مولف اگرچہ سنسکرت کا ایک لفظ بھی نہ جانتا ہو اور نظیر عدالت کے مقابلہ مین جو اون ہی

(۱) دیکھئے آئین ۱۲ ۱۷۹۳ء و دیگر آئین جنکی روسے پنڈت دیوانی اور فوجداری عدالتون مین مقرر ہوے تھے وہ کل آئین ازروی ایکٹ ۱۱ ۱۸۶۴ء منسوخ کیے گئے اور ایکٹ ۱۱ مین حکم دیا گیا کہ اب ضرورت پنڈتون کے رکھنے کی نہین ہے بیچارے پنڈت یکقلم کل موقوف کردے گئے - اور اونکی معاش اور اعزاز کے ذرایع کے ساتھہ اونکی علمی ترقی بھی مسدود ہوگئی —

(۲) شرح دہرم شاستر پنڈت سروبنی —

کتابون پر مبنی ہے ہرگز پذیرائی کے قابل نہین ہے - گو پوستون کا رواج جاتا رہا مگر
زیادہ سے زیادہ پنڈتون کے پوستون کی اسقدر وقعت رہ گئی ہے کہ اون سے عدالت
یہ خیال کر سکتی ہے کہ جس مسئلہ کو اونہون نے بیان کیا ہے وہ مروج ہی - متروک نہین ہوا (۱)

اول انگریزی حکومت نے دہرم شاستر اور شرع محمدی کو بطور ملکی قانون کے پایا تھا -

دفعہ ۱۹۲ جب ہندوستان کے مسلمان باہمی حسد
اور نا اتفاقی کی آگ مین جلے جاتے تھے اور جہالت کی تاریکی میں
گمراہ ہو رہے تھے اور بیہودہ عیش و نشاط و طرب و انبساط کی
دلدل مین پھنسے ہوئے اور ایسے بیخبر تھے کہ یہ بھی نہین جانتے تھے کہ گورنمنٹ کیا چیز ہے
اور قسم کیا کر رہے ہین اور کیسا کرنا چاہئے اور کیا نکرنا چاہئے اور جو ہو رہا ہے
اوس کے نتائج کیا ہین اور آج کیا حالت ہے اور کل کیا ہوگی ایسی حالت مین ملک کے قانون
کی جو حالت ہوتی ہے وہ ظاہر ہے - جب مسلمانون کی اس ابتر حالت نے انگریزون کو حکمرانی
کا تاج و تخت بخشا یا یہ کہیے کہ عیش و نشاط کیواسطے سلطنت کے بار سے اوسوقت کے بے عقل
طرب پسند نا عاقبت بین حکمرانون نے سبکدوشی حاصل کی - سلطنت گویا ایک بار اور
وبال تھا جسکو پھینک دیا - اوسوقت ملک مین کوئی ملکی قانون نہ تھا - مسلمانون اور ہندوؤن
کے علیحدہ علیحدہ شخصی قانون تھے سوائے فوجداری جرایم کے قواعد کے عام قانون کا
نام بھی نہ تھا اگر چاہین تو اوسوقت کی حالت کے لحاظ سے یہ کہہ سکتے ہین کہ ہندو جماعتون
سے جہانتک تعلق تھا دہرم شاستر اونکا ملکی قانون تھا اور جہانتک تعلق مسلمانون سے
تھا شرع محمدی اونکا ملکی قانون تھا - خواہ کسی نظر سے دیکھئے اسمین کچھ شک نہین کہ اوسوقت
کوئی ایسا قانون نہ تھا جو ملک کے کل فرقون پر موثر اور حاوی ہو - دراصل کوئی بھی قانون
ایسا نہ تھا جو ایسے لوگون سے متعلق ہو جو نہ ہندو ہون اور نہ مسلمان -

ہندوستان مین قوانین انگلستان ملکی قانون نہین ہین

دفعہ ۱۹۳ ہندوستان مین پہلے انگریز بحیثیت
مستامن یا ذمی کے رہتے تھے مگر جب اون کے ہاتھ مین
شاہی قوت آئی تو ابتداے زمانہ سے پہلی ہی مرتبہ ملک ایک ایسی اجنبی گورنمنٹ کے زیر
فرمان ہوا کہ جو اپنے پاس خاص اپنے ملک کے قوانین رکھتی تھی اس لئے یہ بحث اکثر
مرتبہ کی گئی کہ آیا انگریزی فتح کے ساتھ ہی انگریزی قانون نے بھی ملک ہند مین دخل کیا؟

(۱) دفعہ   کتاب ہذا دیکھئے -

بیرونجات مین ایک دفعہ ایک یہودی کی وراثت کا مقدمہ پیش ہوا سپریم کورٹ کلکتہ نے یہ فیصلہ کیا کہ عدالت کا فرض ہے کہ اس مقدمہ کا فیصلہ انگریزی قانون کے بموجب کرے۔ انڈین لاکمشنرون نے بھی یہ ہی فیصلہ کیا کہ بلالحاظ ایکٹون اور چارٹرون (فرمان شاہی) کے انگریزی قانون ہندوستان کا ملکی قانون ہے۔ مشہور مقدمہ فریمین بنام فیرلی مین ماسٹر اسٹیفن نے سنہ ۱۷۲۶ع سے بعد کے کل چارٹرون پر غور کرنے کے بعد یہ کہا کہ "مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ اون مین سے (چارٹرون مین سے) کسی مین بھی انگریزی قانون کا صریح دخل نہین ملتا ہے بلکہ برخلاف اس کے اون سب مین یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ان نوآبادیون (جدید ملک) مین انگریزی قانون پہلے ہی سے پورے طور پر جاری تھا" لیکن مقدمہ رانی سرنامائی بنام ایڈوکیٹ جنرل بنگال مین پریوی کونسل نے اس کے خلاف فیصلہ صادر کیا اور حاکم واجب التعظیم فاضل لارڈ کنگسڈون نے اس فیصلہ مین کہا کہ اگر انگریز کسی غیر آباد وحشی ملک مین جاتے ہین تو وہ اپنے ساتھ نہ صرف اپنی ہی قانون لیجاتے ہین بلکہ اپنی ریاست کی بادشاہت بھی لیجاتے ہین اور وہ لوگ جو کہ اون مین رہتے ہین اور اون کے گروہ مین داخل ہو جاتے ہین وہ بھی اونھین کے قوانین کے تابع ہو جاتے ہین مگر ہندوستان مین جو آبادی انگریزون کی پہلی مرتبہ قایم ہوی اوس کی حالت ایسی نہ تھی کیونکہ یہ نوآبادی غیر ملک کے رہنے والے چند لوگون نے تجارت کی غرض سے ایک نہایت آباد اور اعلیٰ درجہ کے مہذب ملک مین قایم کی تھی جو ایک ذی اقتدار مسلمان بادشاہ کے تحت مین تھا اور جسکی حکومت مین کبھی انگلستان کے بادشاہ نے چند صدیون بعد تک نہ دست اندازی کا ارادہ کیا اور نہ دعویٰ کیا۔ اگر یہ آبادی کسی یورپ کے عیسائی ملک مین قایم ہوتی تو آباد ہونے والے اوس ملک کے قوانین کے تابع ہو جاتے۔ یہ سچ ہے کہ ہندوستان مین انگریزون نے اپنے کارخانون مین جو باجازت مسلمان حکمرانون کے بنائے تھے اپنی ہی قوانین کی روسے عمل درآمد کیا لیکن اس کی یہ وجہ نہ تھی کہ قوانین بین الاقوام کی روسے اجازت تھی یا بادشاہ انگلستان یا قوانین انگلستان کو ہندوستان مین کوی واجب حق حاصل تھا بلکہ اون اصول کی بموجب جنکو لارڈ اسٹوویل نے مقدمہ انڈین چیف مین بیان کیا ہے۔ کہ اون مشرقی ممالک کے قوانین و رواج جہان عیسائیت مروج نہین ہے وہ یورپ کے عیسائیون کے اصولون اور خیالات و عادات سے اسقدر مختلف ہین کہ اونکو (یوروپین کو) ممالک

مذکور کے حکمرانون کی کمزوری - (۱) یا مہربانی نے اونہین کے رواج و قوانین کے عمل درآمد کی اجازت دی ہے - لیکن یورپ کے رہنے والون کو اپنے قوانین کی روسے عمل درآمد کرنے کی جو اجازت حاصل ہوی اوس سے اون کے قوانین اونہین پر محدود رکھتے ہندوستان کے اصلی باشندون سے یورپ کے قوانین کو کچھہ تعلق نہ تہا جو کہ مقاصد کے لحاظ سے اینچہ ہی پادشاہ کی رعایا ہین اور جن کے قوانین رسم و رواج یورپ کے قوانین سے اسیقدر متناقض ہین جسیقدر کہ مسلمانون اور ہندوؤن کے قوانین سے قوانین و رسم و رواج اہل یورپ کے متناقض ہین - پس جب اوسوقت انگریزی قانون ہندوستان کے باشندون پر موثر اور متعلق نہوے جب پہلے مرتبہ انگریز اوس ملک مین آباد ہوئے تھے تو مین نہین سمجھہ سکتا ہون کہ زمانہ مابعد مین تاج انگلستان کے ہند پر متسلط ہو جانے پر اس مین کیونکر فرق آسکتا ہے - ہان اس تسلط سے پادشاہ کو یہ حق حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ کسی خاص قانون کے ذریعہ سے ملک کے قوانین کو تبدیل کردے لیکن جب تک کہ اس قسم کا قانون جاری نہو اوسوقت تک قوانین بحالت موجودہ قایم رہینگے" (۲) اس بحث کی نسبت کہ آیا انگریزی فتح کے ساتھہ انگریزی قوانین بھی ملک مین آئے - ہمارے ہمعصر فاضل ڈاکٹر پنڈت جگندرا سمار تا سیرومنی اپنی کتاب لاجواب مین یہ لکھتے ہین :- اصل حقیقت یہہ ہے کہ مسلمان پادشاہ رعایا کے اندرونی معاملات مین بہت ہی کم دخل دیتے تھے ہنود کی طرح انگریزونکو بھی اپنے ہی قانون پر اپنے معاملات مین عمل کرنے کی اجازت مل گئی اور اس حیثیت سے وہ انگریزون کے کارخانون کی حدود کے اندر اونکا شخصی قانون تھا نہ ملکی - سلطنت کی تبدیلی سے اوس حیثیت قانون شخصی مین کچھہ فرق نہین اسکتا ہے جیسا کہ لارڈ کنگسڈن نے فرمایا ہے کوی خیال اس سے زیادہ مضر اور جھوٹا نہین ہو سکتا ہو جیسا کہ

(۱) شاید ذی علم لارڈ اسلام کے اس مشہور مسئلہ قانون محمدی سے ناواقف تھے کہ "ذمی اور مستامن رعایا غیر مسلم کی ذات اور مال ہی محفوظ نہین ہے بلکہ اوس کے قوانین و رسم و رواج بھی بحال و برقرار ہین" اور بہ تعمیل اسی مسئلہ شریعت اسلام کے مسلمانون نے انگریزی سوداگرون کو جو مستامن یا ذمی رعایا تھے اونکو اونہین کے قوانین کے موافق عملدرآمد کرنے کی اجازت دی اور یہ اجازت قانونی ایسی ہے کہ اسکے واسطے درخواست کی ضرورت نہین ہے قانون کا حکم کافی ہے -

(۲) موز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۴۲۶ -

یہ خیال ہے کہ ہندوستان مفتوحہ ملک ہے - یا اوس کے باشندے بالکل فاتح لوگون کے رحم پر منحصر ہین - اصل یہ ہے کہ اوس زمانہ مین لوگ طوایف الملوکی اور راو رخرابیون سے تنگ آگئے تھے جبکہ سلطنت مغلیہ تنزل کی حالت مین تہی اور لوگون نے بلا عذر و تامل نہ صرف انگریزی حکومت ہی کو قبول کر لیا بلکہ معرکون مین بہی انگریزون کی تایید مین پہلو بپہلو ہوکر لڑے کم سے کم بنگالہ مین انگریزون کو زور بازو سے حکومت نصیب نہین ہوی بلکہ زیادہ تر سربرآوردہ لوگون کی تایید کے اخلاقی اثر سے اور خاص کر اوس دیوانی کی سند کے ذریعہ سے جو دہلی کے برای نام شہنشاہ نے انگریزون کے نام لکھدی تہی - اس لئے یہ کہنا کہ ملک کے باشندے مفتوح قوم ہین یا وہ بالکل اپنے ماتحتون کے رحم پر منحصر ہین ایک ایسا بیان ہے کہ جو نہ صرف تاریخی واقعات کے خلاف ہے بلکہ قوت ممیزہ کو اسکے خیال سے بہی صدمہ پہونچتا ہے - اور یہ حیرت کی بات ہے کہ اس فقرہ مذکورہ کو بعض ججون اور قانون دان لوگون نے بہی کہکر اپنے موہنہ کو گندہ کیا ہے - اس ملک مین قوم کے اصلی سرگروہ برہمن ملک کے تمدنی معاملات سے کچھ دلبستگی نہ رکہتے تھے چونکہ برہمنون کو شاہی معاملات سے کچھ سروکار نہ تھا اس لئے غیر ملک کے باشندے نہایت آسانی سے حاکم ہوگئے - (۱) انگریز جب ملک مین آکر آباد ہوے تھے تو اون کے چلن اور اطوار و طریقہ معاشرت سے ملک بالکل ناواقف تھا اور چونکہ وہ ابتدا ابتدا مین نہایت فراست اور ہوشیاری سے کاربند ہوے اس لئے سب لوگون نے اونکو ویسا ہی سمجھ لیا جیسا کہ اونہون نے اپنے آپ کو ظاہر کیا تہا - لوگون کو امید ہوی کہ اون کی حکومت بہتر ہوگی - بعض ایجادون مثلاً دخانی کلون اور تاربرقی نے اون کے گمان اور امید کو اور بہی قوی کر دیا - اور اسوقت بہی باوجود اکثر شکایتون کے ہندوستانی سلطنت کی تبدیلی کے روادار نہین ہین انگریزی گورنمنٹ کے ہندوستان مین قایم ہونے کا راز یہی ہے - اس ملک مین بہی مثل انگریزی کی قوت رعایا کی رضامندی پر اوسیطرح منحصر ہے جس طرح کل اور ملکون مین اس لئے رعایا کو اپنی وفاداری کے معاوضہ مین یہ حق حاصل ہے کہ اوسپر اسطرح سے

(۱) یہان پنڈت جی نے برہمنون کو اتنا اونچا کیا ہے کہ گویا فاتحان ہندوستان کے ہاتھ وہان تک نہین پہونچ سکتے تھے ٹھیک بات یہ ہے کہ اگر برہمن خود بادشاہی کرتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے جو اون کے زیر ہدایت چہتریون نے مسلمان فاتحون کے معرکون مین کیا -

قوانین کے ذریعہ سے حکومت کیجاے جو اونکے مناسب حال ہون - اگر اس کے خلاف کسی اصول پر صادر دیا جاے تو یہ امر نہ صرف اخلاقی ناجایز ہوگا بلکہ نہایت خطرناک نتایج پیدا کرے گا" (۱)

برٹش گورنمنٹ نے کب اور کسقدر اور کسطرح دہرم شاستر پر عمل کرنے کو منظور کیا -

دفعہ ۱۹۴ جب سے انگریز ہندوستان پر حکمران ہوے ہین اوسوقت سے اونہون نے نہایت دانائی سے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ وراثت اور ازدواج اور بعض دیگر معاملات مین ہندوستان کے باشندے اپنے خاص قوانین سے مستفیض ہون اس باب مین سب سے پہلا حکم وہ ہے جو گورنر جنرل وارن ہسٹینگز نے ایک خاص تجویز اس باب مین پیش کی تھی اور جسکو کمپنی کی گورنمنٹ نے ۱۷۷۲ع مین منظور کر لیا تھا - اس تجویز کی دفعہ ۲۳ مین یہ درج تھا - "ازدواج اور وراثت اور قوم اور دوسرے مذہبی امور مین ہندوون کے معاملات مین دہرم شاستر پر عمل کیا جائیگا - دیوانی حقوق کے کل مقدمات اون عدالتہاے ضلع کے متعلق کیے جائینگے جنکا حاکم اعلی کلکٹر ہوگا جسکو کمپنی مقرر کرے گی اور اوسکا فرض ہوگا کہ ہندوون کے معاملات مین اون پنڈتون کی راے کو شامل کرے جو عدالتون مین مدد کے لیے مامور رہینگے" یہ عدالتین صدر عدالت دیوانی کے ماتحت تہین جو دارالحکومت مین قایم ہوی تہی - ۱۷۸۱ع مین جب شاہی پارلیمنٹ نے ایکٹ منظور کیا اور آئین طرازی کا اختیار گورنمنٹ بنگالہ کے لیے گورنر جنرل اور کونسل کو حاصل ہوا تو پہلا قانون ۱۷۹۳ع مین عدل گستری کے باب مین نافذ ہوا اوسکی دفعہ ۱۵ مین تجویز مذکورہ بالا کی دفعہ ۲۳ کے تمام و کمال الفاظ درج کیے گئے - اور بنگالہ مین ہنود کو ہندی اور وراثت اور قوم اور ازدواج کے معاملات مین اپنے قوانین پر عمل کرنے کا حق حاصل ہوا اور ۱۷۸۱ع مین اس دفعہ کی ترمیم ہوی اور لفظ جانشینی بڑہایا گیا - ایکٹ پارلیمنٹ کی روسے تاج انگلستان کو یہ حق حاصل ہوا کہ فورٹ ولیم بنگالہ مین ایک سپریم کورٹ (صدر عدالت) قایم کرے ۱۷۷۴ع مین ازروی فرمان شاہی سپریم کورٹ کلکتہ قایم ہوی اس سے ملک مین دو طرح کی عدالتین قایم ہوگئین سپریم کورٹ کا سلسلہ بادشاہ سے تھا اور دوسری عدالتون کا سلسلہ ہندوستان کی مقامی گورنمنٹ اور کونسل و اضعان قانون سے -

(۱) دفعہ ۵ و ۶ و ۷ فصل ۴ باب اول شرح دہرم شاستر مولفہ سر ونی -

بجونکہ شاہی فرمان اور ایکٹ پارلیمنٹ مین اس امر کی نسبت کچھ حکم نہ تھا کہ ملک کے باشندون کے معاملات مین کس قانون پر عمل کیا جائیگا اس لئے سپریم کورٹ اور گورنر جنرل مین سخت جھگڑے ہوے اور سنہ ۱۷۸۱ء مین بالاخر ایک ایکٹ جسکا نام "قانون توضیحی" تھا جاری ہوا اور اوسکی دفعہ ۱۷ مین کلکتہ کے دیسی باشندون کی نسبت یہ حکم درج تھا :-

اگر مقدمہ مین فریقین مسلمان ہون تو مسلمانون کے قانون کی روسے کل معاملات وراثت - وجانشینی - وزر کرایہ و مال اور جملہ امور معاہدہ کا فیصلہ کیا جائیگا - اور اگر فریقین ہندو ہون تو اون کے قانون کی روسے - اور اگر مقدمہ کا ایک فریق ہندو یا مسلمان ہوگا تو مسلمانون کے قانون کی روسے فیصلہ کیا جائیگا" - اسی ایکٹ مین یہہ بھی حکم ہوا کہ دیسی لوگون کے دیوانی اور مذہبی رسم ورواج کا بھی لحاظ کیا جائیگا اور سرگروہ خاندان کے حقوق اون کے خاندان کے اندر قایم رکھے جائینگے - اور جہان تک دادرسی اور عدل گستری کے خلاف ہو عدالتین دیوانی اور فوجداری مقدمات مین اپنے ضابطون اور قواعد و احکام کو اسطرح عمل مین لائین کہ وہ باشندگان بنگال و اڑیسہ - و بہار کے - مذہب اور طور وطریق اور چلن کے مناسب ہون - ایکٹ مذکور کی روسے شہر کلکتہ کے ہنود کو یہ حق حاصل ہوا کہ مقدمات معاہدات کا فیصلہ بھی ہنود کے قانون کے موافق کیا جاے اور اسوجہ سے کلکتہ کے باشندون کو ایک ایسا حق حاصل ہوگیا کہ جو کمپنی کی گورنمنٹ کے قوانین وقواعد وضوابط کی روسے عدالتہاے مفصلات کے علاقون کے باشندونکو حاصل تھا اور جنکا فیصلہ عدالتہاے مذکور کو آئین معدلت و دیانت داری اور قوت ممیزہ کی بموجب کرنا لازم تھا -

بریزیڈنسی بنگال کی عدالتون مین ہنود کے مقدمات جانشینی - وراثت - ازدواج - قومیت - اور مذہبی امور ورسم کی تجویز ازروے دہرم شاستر کی جاتی ہے لیکن جو مسئلہ دہرم شاستر کا سرکاری قانون کے خلاف ہوتا ہے وہ کالعدم سمجھا جاتا ہے

دفعہ ۱۹۵ لارڈ کارنولس گورنر جنرل کے عہد مین ان قواعد کی نظر ثانی ہوی اور ایکٹ ۴ سنہ ۱۷۹۳ء کی دفعہ ۱۵ مین حکم دیا گیا کہ "وراثت و جانشینی و ازدواج اور قوم اور مذہبی رسم ورواج کے مقدمون مین ہنود فریقین ہون تو قانون ہنود کی روسے فیصلہ کیا جائیگا" یہی مضمون دفعہ ۲۴ - ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ء مین کسیقدر ترمیم کے ساتھ داخل ہوا اور بالاخر دفعہ ۳۷ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۷ء مین عبارت ذیل مین درج ہوا :-

جب کسی نالش یا اور معاملہ مین جانشینی - یا وراثت - یا ازدواج یا قومیت - یا مذہبی رواج

ودستور کی بابت کسی امر کا فیصلہ کرنا کسی عدالت دیوانی کو ضرور ہو تو شرع اسلام جبکہ فریقین مسلمان ہون اور شاستر ہنود جبکہ فریقین ہندو ہون قاعدۂ فیصلہ ہوگا - باستثنار اوسقدر مضمون قوانین مذکور (شرع دہرم شاستر) کے جسمین بذریعہ حکم قانون مصدرہ کونسل واضعان آئین و قوانین کے تغیر و تبدل ہوئی ہو یا جو اوسکی روسے متروک العمل ہوا ہو - جن معاملات کے واسطے کہ از روی جزو بالا دفعہ ہذا یا کسی اور قانون مجریہ وقت مین کوئی حکم مندرج نہین ہے اونمین عدالت کو لازم ہوگا کہ عدل و انصاف و دیانت داری سے عمل کرے" الہ آباد ہائی کورٹ نے صاف صاف تجویز کیا ہو کہ اس دفعہ مین جو لفظ امر مذہبی مندرج ہے اوسمین وقف داخل ہے (۱) ہبہ اور حوالگی جایداد - یا معاہدات اس ایکٹ مین داخل نہین ہین لہذا ان مین از روی قانون سرکار جو انتقالات سے متعلق ہو عمل کیا جائیگا نہ بموجب شاستر چنانچہ کلکتہ ہائی کورٹ نے صاف تجویز کر دیا ہے کہ بغرض اس کے بھی کہ تکمیل ہبہ جایداد غیر منقولہ کے لئے قبضہ دینا ضروری ہو تاہم دہرم شاستر پر عمل نہین ہو سکتا ہے کیونکہ اس بابمین از روی ۱۲۳ - ایکٹ انتقال جایداد دہرم شاستر کا حکم منسوخ ہوگیا ہے (۲)

دفعہ ۱۹۶

صوبہ مدراس و بمبئی مین وہی حق دہرم شاستر پر عمل کرنے کا ہنود کو حاصل ہوا جو بنگالہ مین ملا تھا

صوبہ بنگال مین ہنود کو بذریعہ قانون دہرم شاستر سے مستفیض ہونے کے حق حاصل ہونے کی جو تاریخ ہمنے دفعات بالا مین بیان کی ہے اور صوبون مین حق مذکور کے حاصل ہونے کی تاریخ بھی ایسی ہی ہے - اول مرتبہ شہر مدراس اور شہر بمبئی کے ہندو باشندون کو ۱۷۹۷ء مین از روی ایکٹ پارلیمنٹ ۳۷ جلوس جارج سوم باب ۱۴۲ کے دہرم شاستر سے مستفیض ہونے کا حق حاصل ہوا اور عدالت ریکارڈ کے قایم ہونیکا حق دیا گیا اس قانون کی دفعہ ۱۳ مین وہی الفاظ تھے جو ایکٹ ۱۷۸۱ء قانون توضیحی مذکورہ (۳) بالا کی دفعہ ۱۷ مین تھے - بعدازان جب ایکٹ پارلیمنٹ ۳۹ و ۴۰ جلوس جارج سوم کی دفعہ ۹۷ کی روسے گورنر مدراس اور کونسل کو وضع آئین و قانون کا اختیار حاصل ہوا تو کونسل مدراس نے بھی آئین نمبر ۳ ۱۸۰۲ء عیسوی جاری کیا اور اوسمین دہرم شاستر سے مستفیض ہونے کا وہی حق عموماً اقوام ہنود کو دیا جو بنگالہ مین دیا گیا تھا - آئین ۱۸۰۲ء

(۱) ظفریاب علی وغیرہ بنام بجنا و رسنگہ انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۹۷-

(۲) دہرم داس بنام نستارنی داسی انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶-

(۳) دیکھئے دفعہ ۱۹۴ کتاب ہذا

جو انتظام عدالتون کی نسبت جاری ہوا ہی اوسکی دفعہ ۱۶ مین وہی الفاظ درج ہین جو بنگالہ کے قانون ۱۲ سنہ ۱۸۴۳ع کی دفعہ ۳۷ مین ہین - عدالت ریکارڈر مدراس حسب دفعہ ۲۲ باب ۷۹ قانون سنہ ۴۰ جلوس جارج سوم موقوف ہوئی اور دیسی قوانین کی تعمیل کے لئے سپریم کورٹ یعنی صدر عدالت قایم کی گئی - بمبئی مین عدالت ریکارڈر سنہ ۱۸۲۳ع تک قایم رہی اسی سال مین ازروی ایکٹ پارلیمنٹ سنہ ۴ جلوس جارج چہارم باب ۷۱ بمبئی مین بہی صدر عدالت قایم ہوئی اور ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۹ مین دیسی قوانین پر عمل کرنے کی نسبت پہلے قاعدہ کا اعادہ کیا گیا

جب ایک فریق ہندو اور ایک مسلمان ہو تو مدعی علیہ کے قانون و رسم و رواج کی روسے فیصلہ ہوگا -

دفعہ ۱۹۷

ایکٹ پارلیمنٹ سنہ ۲۱ جلوس جارج سوم باب ۷۰ دفعہ ۱۷ کی روسے اور اسیطرح اون قوانین کی روسے جنکے بموجب مدراس اور بمبئی (۱) کی صدر عدالتین قایم ہوئی تہین یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ جن معاملات مین ایک فریق ہندو اور ایک فریق مسلمان ہوگا تو مقدمہ کا فیصلہ مدعی علیہ کے قانون و رسم و رواج کے بموجب کیا جائیگا - اس قاعدہ کی توضیح کلکتہ ہای کورٹ نے ایک ارمنی کے مقدمہ مین جسمین مدعی ارمنی اور مدعا علیہ ہندو تہے بخوبی کی ہی (۲)

گو صدر عدالتین موقوف ہوکر ہای کورٹین مقرر ہوئی ہین لیکن قوانین سابق بحال ہین

دفعہ ۱۹۸

صدر عدالتین جو پہلے مقرر ہوئی تہین اب موقوف ہوگئی ہین اونکی جگہہ ہای کورٹین مقرر ہوئی ہین لیکن جن ایکٹون اور فرمان شاہی کی روسے ہای کورٹین مقرر ہوئی ہین اون مین بہی دیسی قوانین پر عمل کرنے کی نسبت وہی حکم اور الفاظ درج ہین جو پہلے قوانین مین درج تہے - بلاد پریزیڈنسی (کلکتہ - مدراس - بمبئی) مین مقدمات قایم مقامی و وراثت مین ہندو اور مسلمان اپنی ہی قانون سے مستفیض ہوتے ہین - معاہدون کی نسبت اونکی خاص قوانین کا متعلق ہونا ایکٹ معاہدہ کی دفعہ اول کے منشا کے تحت مین ہی اس لئے جو معاہدہ کسی ایکٹ کے بموجب ناجایز ہوگا گو وہ شاستر یا شرع کی روسے جایز ہو ناجایز قرار دیا جائیگا - لیکن جو معاہدہ دہرم شاستر کی روسے ناجایز ہوگا ایکٹ معاہدہ کے کسی مضمون سے جایز

(۱) دفعہ ۲۷ - آئین بمبئی ۴ سنہ ۱۸۲۷ع

(۲) مسر گینسر بنام پرسنو مای داسی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۹۴ و ۸۰۰ و ۸۰۵ -

قرار نہین دیا جا سکتا ہی - (۱)

خاص شہر کلکتہ کے معاملات معاہدہ دہرم شاستر کے تابع ہین —

دفعہ ۱۹۹ حق کاشتکاری جو بذریعہ ایسے معاہدہ صریح کے پیدا ہو جو کلکتہ کے باشندے ہندو فریقین نے منعقد کیا ہو ایکٹ پارلیمنٹ سنہ ۲۱ جلوس جارج سوم کی دفعہ ۱۷ کے الفاظ "معاملات معاہدہ اور کاروبار باہمی فریقین ہنود" مین داخل ہے لہذا استحقاق فریقین اور معاملات حق کاشتکاری تابع دہرم شاستر ہونے چاہئین (۲)

مفقود الخبر کو زندہ یا مردہ قرار دینے کے مسئلہ سے قانون شہادت متعلق ہے نہ دہرم شاستر

دفعہ ۲۰۰ چند مرتبہ نہایت زور اور قابلیت کے ساتھ یہ بحث کی گئی کہ جب وراثت اور جانشینی کے معاملہ مین کسی مفقود الخبر کی نسبت بحث پیش ہے تو اسکا فیصلہ از روی دہرم شاستر ہوگا یا از روی دفعہ ۱۰۷ و ۱۰۸ قانون شہادت مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع — کامل غور کے بعد متواتر فیصلون کی رو سے اب یہ امر قطعی طور پر طے ہو گیا ہے کہ دہرم شاستر کا حکم اس وجہ سے معطل ہی کہ اوس امر کی نسبت دہرم شاستر کے خلاف قانون شہادت کی ۱۰۷ و ۱۰۸ مین حکم موجود ہے - اور قطع نظر اس کے یہ مسئلہ کہ مفقود الخبر کو کس مدت کے گذرنے پر مردہ قیاس کیا جائیگا اور بار ثبوت وفات یا حیات کا کس فریق پر ہوگا قانون شہادت کا مسئلہ اور جزو ہے نہ قانون جانشینی یا وراثت یا ازدواج یا قومیت یا دستورات مذہبی کا مسئلہ اور جزو - لہذا قانون شہادت پر عمل ہوگا نہ دہرم شاستر پر اور نہ شرع محمدی پر (۳)

دفعہ ۲۰۱ کلکتہ اور مدراس اور الہ آباد

دہرم شاستر کا یہ قاعدہ کہ سود اصل سے زیادہ نملنا چاہئے صرف خاص شہر کلکتہ کے اندر اور بمبئی احاطہ مین جاری ہی اور کسی ملک مین جاری نہین ہے —

(۱) رام کنائی ادہیکاری بنام جوہر لعل دت انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۶۸ —
راسک لال بنام لوکناتہ کرما کار انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۸۸ —

(۲) راسک لال ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً

(۳) پرمیشری راے بنام بشیشر سنگہ انڈین لا ریپورٹ الہ آباد جلد اول صفحہ ۵۳ - (اجلاس کامل)
مظہر علی وغیرہ بنام بدہ سنگہ وغیرہ انڈین لا ریپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۹۷ (اجلاس کامل)
دہرم ناتہ بنام گوبند سرن انڈین لا ریپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۱۴ — دہونڈیکا جی بنام گنیش پہکاجی انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۲ — بلیا بنام کستنا انڈین لا ریپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۴۴

اِی کورٹون کی نظایر کی رو سے یہ امر طے ہو گیا ہے کہ دہرم شاستر کے قواعد معاہدات اور نیز یہ قاعدہ کہ "اصل سے زیادہ سود نملنا چاہئے" (۱) سوائے خاص شہر کلکتہ اور احاطہ بمبئی کے اور کسی جگہہ قابل لحاظ نہین ہے کیونکہ جن معاملات مین دہرم شاستر پر عمل کرنے کا ایکٹون مین حکم ہے اون مین معاہدات اور معاملہ سود داخل نہین ہے سود کی باب مین ایکٹون پر عمل کیا جائیگا نہ دہرم شاستر پر (۲)

لیکن خاص شہر کلکتہ کے ہندو باشندون کے باہمی معاہدات اور معاملہ سود سے دہرم شاستر متعلق ہے اور قاعدہ مذکورہ بالا ایسا قانون ہے کہ جسکی تعمیل لازمی ہے اخلاقی مسئلہ نہین ہے اور اسکی رو سے ایک وقت مین اصل سے زیادہ سود نہین پا سکتے ہین (۳)

چونکہ احاطہ بمبئی کا سرکاری قانون یہ ہے کہ "عدالتہاے دیوانی کو بحالت موجود ہونے کسی قانون پارلیمنٹ یا دیگر ایکٹ کے رواج ملک کے بموجب اور در صورت نہونے کسی رواج کے اوس قانون کی بموجب جسکا مدعا علیہ پابند ہو مقدمہ کا فیصلہ کرنا چاہیے" لہذا بمبئی احاطہ مین معاہدات مین بھی دہرم شاستر پر عمل ہوتا ہے اور قاعدہ مذکور پہ بہت زور کے ساتھ

(۱) دیکھئے منو باب ۸ – فقرہ – ۱۵۱ (۲) دینندیال پرامانک بنام کیلاس چندلال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد اول صفحہ ۹۲ – سورجی نراین سنگہ بنام سردہاری لال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۲۵ – نوبین چندر بنرجی بنام رومیش چندر رگہوس انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۸۱

ان تینون نظیرون مین بہت نظایر کا حوالہ دیا گیا ہے –

دیست نراین سنگہ بنام رام درین سنگہ وغیرہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۷۱ –

ناجی راو بنام راگہو بائی رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۴۰۰ –

لنو لچہمن سنگہ بنام پیربہولال رپورٹ ہائی کورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۵۸ –

(۳) رام لال مکرجی بنام ہرچندر دہر بنگال لا رپورٹ صیغہ ابتدائی دیوانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۰

وسورجو نراین سنگہ بنام سردہاری لال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۲۵ –

رام کنائی ادہکاری بنام جوہرلال دت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۶۷ –

نوبین چندر بنرجی بنام رومیش چندر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ –

صفحہ ۷۸۱ –

اسمین کل نظایر کا حوالہ و ذکر درج ہے –

عمل کیا جاتا ہو اور اصل سے زیادہ سود نہین دلایا جاتا ہے - (۱) لیکن یہ بصراحت فیصل کردیا ہو کہ یہ قاعدہ اوس سود سے متعلق نہین ہے جو ڈگری پر بصیغہ اجراء ڈگری قابل وصول ہو (۲) لیکن کلکتہ ہای کورٹ نے زر ڈگری کے سود سے بہی اس قاعدہ کو متعلق کیا ہے (۳) بمبئی ہای کورٹ نے قاعدہ مذکور کو رہن بانقیض سے متعلق نہین کیا (۴) -

بحث ذمہ داری اداے دین سورث ازروے دہرم شاستر فیصل ہوگی نہ ازروی ایکٹ معاہدہ

دفعہ ۲۰۲ . جب بحث یہ ہو کہ جو دین بطور ضامن بابت اداے ایک قرضہ کے باپ متوفی اسکے ذمہ واجب الادا ہے اور وہ ناجایز امور کی بابت ہنوا ور پسر نے اسقدر جایداد مورو ثی ورانتًا باپ سے پائی ہو جو دین مذکور کے ادا کے واسطے کافی ہوا و پسر کو اوسکا ادا کرنا ضرور ہے تو بحث مذکور ازروے دہرم شاستر فیصل ہوگی نہ ازروی احکام ایکٹ معاہدہ (۵)

پنجاب وغیرہ مین دہرم شاستر پر کہان تک عمل ہوتا ہے -

دفعہ ۲۰۳ جو اصول دیسی شخصی قانون کے عمل درآمد کا بنگال و مدراس و بمبئی مین قرار دیا گیا ہے وہی پنجاب اور اودہ اور دیگر مقامات ہند مین بہی قایم رکہا گیا ہے (۶)

گورنمنٹ نظام کی ہنود رعایا کو بہ نسبت گورنمنٹ انگریزی کی رعایا کے اپنی رسم و رواج و قانون پر عمل کرنے کا زیادہ حق حاصل ہے —

دفعہ ۲۰۴ یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ مسلمانون کے اصول کی روسے غیر مسلم رعایا کا قانون و رسم و رواج بحال رہتا ہے اور پادشاہ اون کے معاملات اندرونی و حقوق دیوانی مین مداخلت نہین کرتا ہے - چونکہ گورنمنٹ نظام سلطنت سلاطین اسلام کے سلسلہ سے مسلسل اور اوسی کا بقیہ یادگار رہے لہذا اوسکو

(۱) دہونڈو جگناتہ بنام ناراین رام چند بمبئی ہای کورٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۴۷ — خوشحال چند لعل چند بنام ابراہیم فقیر بمبئی ہای کورٹ رپورٹ صیغہ اپیل دیوانی جلد ۳ صفحہ ۲۳
(۲) بالکرشن بہال چند بنام گوپال رگہوناتہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد اول صفحہ ۷۳
(۳) نوبین چندر بنرجی بنام رومیش چندر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۸۱
(۴) ناتہو بہای بنام مولچند بمبئی ہای کورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۹۶ گنپت پانڈورنگ بنام ادرجی دادابہای انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۱۲ —
(۵) سیتارامیا بنام ونیکٹ رامنا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۳ —
(۶) ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ع متعلقہ پنجاب دفعہ ۵ و ۶ و ۷ — ایکٹ تقرر عدالتہای دیوانی اودہ —

ملک مین بدستور سابق جملہ اقوام ہنود کو اپنے معاملات دیوانی مین اپنی ہی رسم و رواج اور قوانین پر سرکاری عدالتون مین عمل کرنے اور کرانے کا حق حاصل ہے - حال مین بوجہ رد و بدل قوانین سرکاری و تغیر حالات خلایق کے بطور تاکید و توضیح کے عدالتون کو یہ حکم دیا گیا ہو کہ مقدمات ترکہ - و وراثت - و ازدواج - و طلاق - و تبنیت - و وصیت و ہبہ - و حضانت - و ولایت - و پرورش - و نان و نفقہ مین اور نیز اون حقوق و فرایض مین جو متعلق با مور مذہبی ہون اگر فریقین ہنود ہون تو شاستر کی بموجب اور اگر مسلمان ہون تو شرع شریف کے موافق حقوق کا فیصلہ ہونا چاہیئے" (۱) - اس قاعدہ مین اس بات کا حصر نہین کیا گیا ہے اور نہ اسکا مفہوم مخالف یہ ہے کہ سواے معاملات مندرجہ کے اور کسی معاملہ کی نسبت دہرم شاستر یا شرع پر عمل نکرنا چاہیئے بلکہ اس قاعدہ کا مطلب یہ ہے کہ ان معاملات مین شاستر یا شرع ہی کی روسے فیصلہ کرنا عدالتون پر فرض و واجب ہے یہ قاعدہ تاکیدی ہے اسلئے اوس عام قاعدہ شرعی کو تبدیل یا منسوخ نہین کیا ہے جسکی روسے حکم ہے کہ غیر مسلم رعایا کے کل مقدمات دیوانی اوسی کے رسم و رواج و قوانین کی روسے فیصل کئے جائین اور اہل اسلام کے مقدمات شرع اسلام کے بموجب فیصل ہوا کرین - کیونکہ تا وقتیکہ کسی باضابطہ اور مکمل قانون کے ذریعہ سے اس عام قاعدہ شرع اسلام مین عیان طور پر تبدیلی نہ کیجاے جب تک ملک کا عام قانون یعنی شرع جو صدہا سال سے ملکی قانون ہے تبدیل نہین ہو سکتا ہے صیغہ دیوانی مین بیع و شری و رہن و عاریت و معاہدات و شفعہ و غصب و شہادت و حلف اور دیگر معاملات و امور مین شرع ہی ملک کا عام قانون سمجھا جاتا ہے اور اوس پر عمل ہوتا ہو گو چند سرکاری قواعد سے (مثلاً احکام جواز سود) احکام شرع مین کسیقدر تغیر پیدا ہوا ہے مگر عام طور پر شرع اسلام ہی ملک کا عام قانون ہے - (۲) - چند ایکٹون کی روسے برٹش گورنمنٹ نے اپنی مسلمان اور ہندو رعایا کو شرع اور شاستر پر عمل کرانے اور کرنے کا حق دیا ہے لیکن اس حق مین جو شرطین اور قیدین لگا دین ہین اگر اونکا مقابلہ گورنمنٹ نظام کے قانون سے کیا جاتا ہی

(۱) دفعہ ۲۳۳ مجموعہ قوانین دیوانی سرکار عالی نظام -

(۲) اسکی ساتھہ ہماری شرح قانون انشتامپ سرکار عالی نظام کے صفحہ ۳۳ و ۴۳ - اور رہاب آیجنٹ مجموعہ قوانین دیوانی سرکار عالی کو دیکھو -

تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ بہ نسبت برٹش گورنمنٹ کی رعایاے ہنود کے نظام کی رعایا قوم ہنود
کے حق کا دایرہ بہت وسیع اور زیادہ مکمل ہے نظام کے یہان کوئی ایسا قانون نہین ہے
جیسا کہ برٹش گورنمنٹ مین ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء (جسکو پادریون حامی کہنا چاہئے) اور
ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء ہے - ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء کی روسے صراحتاً یہ قرار دیا گیا ہے کہ جو حکم
دہرم شاستر مین خارج القوم یا تارک المذہب شخص کے ارث سے اور دیگر حقوق سے
محروم ہونے کے باب مین ہے وہ کالعدم تصور کیا جائیگا تبدیلی مذہب وغیرہ کیوجہہ سے حق
وراثت اور دیگر حقوق سے محروم ہنوگا بلکہ ہر طرح پر شخص مذکور جملہ حقوق پانے کا مستحق ہوگا
ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء کی روسے دہرم شاستر کا وہ طلسم توڑا گیا ہو جسکے تشئین قطعی کے اندر بیوہ گان
ہنود کو دوسرا بیاہ کرنے کی ممانعت تھی اور جو خلاف رواج قوم کرتی تھی تو بیاہ ناجائز اور
اوسکی اولاد غیر صحیح النسب قرار دیجاتی تھی اس ایکٹ نے دوسرے بیاہ کو جائز اور اولاد کو
صحیح النسب قرار دیا ہے - پہلے ایکٹ سے ظاہرا پادریون کی زیادہ تائید کی گئی ہے اور دوسرے
سے تہذیب اخلاق کی نظام کے قانون مین یہ قید ہی نہین ہے جیسی دفعہ ۳۷-ایکٹ ۱۲
سنہ ۱۸۸۷ء و دیگر ایکٹون مین ہے کہ شاستر کے صرف اوسی قاعدہ پر عمل کیا جاے جو قانون
سرکار کے خلاف نہو کیونکہ نظام کے یہان کوئی ایسا قانون ہی جاری نہین ہے جو کسی حکم
شاستر پر مقدمات دیوانی مین عمل کرنے کا مانع ہو - باوجود اس کو کہ بڑی فیاضی سے رعایاے
ہنود کو اپنے قوانین سے مستفیض ہونے کا حق گورنمنٹ نظام مین مسلمان رعایا کے
مساوی دیا گیا ہے لیکن قاعدہ مذکورہ بالا مین لفظ جانشینی کے درج ہونے سے جانشینی
کے بہت سے مقدمات قاعدہ مذکور سے خارج ہوجاتے ہین مثلاً اوقاف کے متولی یا دہرم کرتا
یا امین کی جانشینی یا کسی مندر و مٹھ کو مہنت کی جانشینی کے مقدمات کیونکہ یہ ترکہ یا وراثت کے مقدمات
نہین ہین - ترکہ اور وراثت مین ملکیت کا اور مورث کا تصور ہے - مگر جہان ملکیت
نہو یا کوئی شخص فوت نہوا ہو بلکہ کسی اور وجہہ سے وہ علیحدہ کیا جاے اور بجائے
اوس کے کوئی اور اوسکا جانشین مقرر کیا جاے یا جانشینی کا استحقاق قابلیت پر منحصر
نہ متوفی کی توریث پر یا کسی خاندان کے کرتا یعنی مہتمم کا تقرر و علیحدگی و دیگر امور متعلقہ کے جیسا کہ
معاملات اوقات مذہبی و دیگر اوقاف رفاہ عام مین ہوتا ہی یہ صورتین لفظ ترکہ یا وراثت
مین داخل نہین ہین - لفظ جانشینی درج ہونا لازم تھا سبب یہ ہی کہ اوس کے درج نہونے

سو بھی چندان نقصان نہین ہے کیونکہ نظام کے ملک مین مسلمانون اور ہنود کے اوقاف و مساجد و مندر وغیرہ کے معاملات ایک اور محکمہ سے متعلق ہین جو صدر الصدور کے نام سے مشہور ہے اور وہان مسلمانون کے معاملات بپابندی شرع شریف اور ہنود کے معاملات بموجب اون کے رواج و آئین کے طے ہو جاتے ہون گے علاوہ اس کے الفاظ "اون حقوق و فرایض جو متعلق بامور مذہبی ہون" اس نقص کو وہان تک رفع کر سکتے ہین جہان تک کہ جانشینی کے معاملہ کو امور مذہب سے تعلق ہو - لیکن جہان مذہبی امر سے تعلق نہو یا معاملہ صدر الصدور کے محکمہ سے متعلق نہو وہان یہ نقص مضرت رسان ہے -

فرنچ انڈیا مین بھی معاملات ہنود مین دہرم شاستر پر عمل ہوتا ہے

دفعہ ۲۰۵ فرنچ انڈیا یعنی ہندوستان کے اون قطعات ملک مین جو اہل فرانس کے زیر حکومت مین مقدمات ہنود و اہل اسلام مین شاستر و شرع محمدی پر اونہین امور مین عمل کیا جاتا ہے جنمین برٹش انڈیا کی عدالتون مین ہوتا ہے -

عدل گستری کا ایک عام اصول

دفعہ ۲۰۶ عدل گستری کا ایک عام اصول یہ ہے کہ جن مناسب قواعد کو فریقین مقدمہ مستحسن سمجھتے ہین اگر وہ تہذیب اور قوانین موجودہ کے خلاف نہون تو اون کے بموجب فیصلہ کرنا عین انصاف اور طمانیت بخش اور رضامندی کا باعث ہے کیونکہ جو شخص جس امر کو مستحسن سمجھتا ہے وہ اوس سے ناراض نہین ہو سکتا ہے اس لئے گو دہرم شاستر پر کل امور مین عدالت مثل قانون عمل نہین کر سکتی ہے لیکن اگر کوئی قاعدہ قانونی مانع نہو تو ہندوون کے کل معاملات مین مسئلہ مذکور کی بنا پر دہرم شاستر پر عمل کرنا مستحسن اور عین انصاف ہے چنانچہ اسی اصول پر عدالتون مین اکثر عمل ہوتا ہے -

اسی دانشمندانہ اور منصفانہ مسئلہ پر آجکل ہائی کورٹون کے بعض ذی ہوش حکام نے زیادہ تر توجہ کی ہے چنانچہ ہائی کورٹ بمبئی نے دو مقدمون مین جو ہندو فریقین کے درمیان تھے نارد منی کے مندرجہ ذیل اقوال پر استدلال کر کے عمل کیا (۱) **قول نارد** "جو راجہ فلاح چاہے اوسکو چاہئے کہ ناجائز کارروائیون کو جو قانون تہذیب کی رو سے جائز نہین ہین مسدود کرے -

(۱) بنیا بہیم سی - بنام جگجیون نسرایج انڈین لا رپورٹس بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۱ بصفحہ ۱۳۷

ناجایز کارروائی وہ افعال ہین جنسے بھلای نہ پیدا ہو"(۱) کلکتہ ہای کورٹ مین
مین نارد کے قول مندرجہ ذیل پر توجہ ہوی۔(۲) اور مدراس مین بھی زمیندار اور
اسامی کے مقدمہ مین جس مین جابات کے معاوضہ کی بحث تہی توجہہ ہوی (۳)
قول نارد جس شخص نے کوی مکان نیک نیتی سے یہ باور کرکے کہ آراضی
کی نسبت اوسکو حق حاصل ہو آراضی پر بنا لیا ہو تو وہ اراضی سے بیدخل کئے
جانے کیصورت مین اپنے مکان کے اوٹھا لیجانیکا یا اوس کی بابت معاوضہ پانیکا
مستحق ہے"۔

رواج سب سے اعلی قانون اور تحریری شاستر پر غالب ہے(۴)

رواج دہرم شاستر کا جزو ہو اور اوسپر غالب ہے۔

دفعہ ۲۰۷ کامتاین کہتے ہین کہ بہر گوی فرماتی ہین کہ کسی ملک، یا گانون یا قوم یا جماعت مین جو رواج ہو اوسی پر عمل کرنا چاہیے اور اوسی کے مطابق میراث تقسیم ہونی چاہیے۔(۵) **منو** کا ارشاد یہ ہے کہ "شناتن اچار پرم یعنی رواج قدیم دہرم ہے اور وید۔ اور سمرتی نے قبول کیا ہے لہذا برہمن اور چہتری اور ویش کو چاہیے کہ دل سے اوس کی تقلید کرین اور جو لوگ اوس سے انحراف کرتے ہین وہ وید کے پہل سے محروم رہتے ہیں"(۶) منو کا یہ بھی قول ہے کہ دہرم بانی راجہ کو چاہیے کہ قومون اور جماعتون اور فرقون اور خاندانون کے دہرم پر یعنے اچار (رواج) پر خوب لحاظ کرکے اوسکو بیوپار یعنی معاملات مین جاری کرے"(۷) **سمبرت** منی کا قول ہے کہ جس ملک مین

(۱) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۲ - اشلوک ۲۷ - صفحہ ۱۰۳ - (۲) ٹہاکر چندر پرامانک بنگال لاریپورٹ جلد نہم صفحہ ۵۹۶ (۳) ونیکٹا ویراگا پا بنام تہرو مالی انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱
(۴) دفعہ ۴۳ اکتاب ہذا دیکہیے (۵) بیادہنگا زب دیکہیے باب ۴ فصل ایبو بہتا چندریکا
(۶) منوشمرتی باب اول - اشلوک ۱۰۸ اور ۱۰۹ -
(۷) منوسمرتی باب ۸ اشلوک ۴۱ -

جو رواج ستو اتر چلا آیا ہو وہ اگر وید کے خلاف ہنو تو اعلی دہرم ہے"۔ (۱) پرسہسپتی منی بہی کہتے ہین کہ رواج قدیم دہرم کہلاتا ہی اور اوسپر عمل کرنا لازم ہی"۔ نیلکنٹہ بہی بیوہار میوکہ مین یہ ہی لکہتی ہین جو اوپر مذکور ہوا (۲) نارد منی کا قول ہی کہ "جہان دہرم شاستر مین تناقض پایا جاسے وہان جو امر یوکتی یعنی مروج ہو وہ ہی مقبول ہے رواج ہی غالب ہی اوسی سے دہرم معلوم ہوتا اور پہچانا جاتا ہے" (۳) منو کہتے ہین کہ "عمدہ اور دہرم جاری (دین جاری کرنے والے) برہمنون کا دستور اگر دیس اور خاندان اور قوم کے خلاف ہنو تو راجہ اوسکو جاری کرے" (۴) اسکندپران مین ہے کہ جب شاستر کا کوی خاص متن نہو اور وید اور دہرم شاستر مین کوی ممانعت نہ پای جاسے تو رواج خاندان یا رواج ملک سے دہرم کا یعنی مسئلہ متن کا تعین ہوتا ہی" (۵) جگناتہہ نے لکہا ہی کہ اس زمانہ مین جو لوگ اپنی خواہش سے جو کام کرین اوسکو دہرم شاستر سے روکا جاسے گا۔ جہان شاسترون مین باہم تناقض ہو یا ایک ہی شاستر کے دو مضامین مین تناقض پایا جاسے وہان صرف رواج ہی کے موافق شاستر یا مضمون کا قاعدہ منضبطہ سمجہا جائیگا۔ مگر جہان شاستر مین کوی حکم نہ پایا جاسے اور شاستر مخالف بہی ہنو تو وہان رواج مقبولہ ہادی تصور کیا جائیگا اور پنڈت اور دہرم جاری برہمنون کے دستور کو ماننا چاہیئے (۶) مسٹر منیج صاحب نے تحقیقات کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دہرم شاستر کی روسے دیس یا خاندان یا قوم یا فرقہ یا جماعت کا رواج جہان جاری ہوتا ہی وہان وہ شاستر پر غالب ہوتا ہے (۷) رواج کبہی قانون سابق کی پیروی کرتا ہے اور کبہی اوسمین رد و بدل کرتا ہے یا اوسکو نامنظور کرتا ہے یا باطل و کالعدم کر دیتا ہے (۸) رواج دو طرحکا ہوتا ہے ایک خاص

(۱) دیکہئے باب ۴ فصل ۱ بیوستہا چندریکا۔ (۲) بیوہار میوکہ باب اول فصل اول۔ اشلوک ۱۳
(۳) ایضاً ایضاً ایضاً (۴) منوسمرتی باب ۸۔ اشلوک ۴۶۔
(۵) ایضاً ایضاً ایضاً (۶) بیاد بہنکارنب۔
(۷) دہرم شاستر مولفہ مسٹر منیج جلد اول صفحہ ۱۵۲ طبع دوم۔
(۸) ریپورٹ ویسٹ و بوہلر صاحبان صفحہ ۲ - ۱۵۹ و ۱۵۵ و ۶۷ ۔
مقدمہ راجہ مہرہ موز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۲ ۵

یعنی کسی خاندان یا خاص جماعت یا خاص گانون یا خاص مقام کا رواج دوسرا عام یعنی ملک یا قوم کا رواج عدالتون سے بہی نہایت استحکام اور صراحت کے ساتھہ یہہ امر طے ہوچکا ہے کہ رواج ازروی دہرم شاستر سب سے اعلی قانون ہے اور شاستر کے تحریری احکام پر غالب و مرجح ہے گو رواج دہرم شاستر کے خلاف ہو (۱) پس رواج مقبولہ کو دہرم شاستر کا ناسخ جز و اور ضمیمہ سمجھنا چاہیئے نہ اوس سے علیحدہ — رواج ایسا زبردست قانون ہے کہ اس نے نہ صرف دہرم شاستر پر غلبہ حاصل کیا بلکہ مسلمان اور عیسوی لوگون کے قوانین پر بہی غالب آگیا ہے (۲)

عدالت کو کس رواج کی تعمیل کرنی چاہیئے —

دفعہ ۲۰۸ ذی علم سرا سے پیری صاحب چیف جسٹس سابق بمبئی ہائیکورٹ نے خوجون اور میمنون کے مقدمین نہایت لیاقت کے ساتھہ وہ اصول بیان کئی ہین جن پر ہندوستان کی عدالتون کو ایسے لوگون کے معاملات کے فیصل کرنے مین عمل کرنا چاہیئے جو کہ خاص مذہبی شاستر ہندوگون سے اختلاف رکہتے ہین — ذی علم چیف جسٹس کہتے ہین کہ "ڈلایل مستند مقنین مسٹر تہیبٹ اور اسٹن صاحب کو جو اونہون نے نسبت ابتداء نفاذ قانون رواجی کے تحریر کی ہین ہمنے بغور ملاحظہ کیا بیشک ہر قوم کا رواج مختص بذات ہے اور بجولی اوسکا پتہ اور نشان علیحدہ جیسا کہ وہ ایک مقام مین ہوتا ہے دوسری جگہہ بہی ویسا ہی رہتا ہے ہماری رائے مین اگر کسی رواج کا اوس زمانہ سے جاری ہونا ثابت ہو کہ جسکے خلاف کسی آدمی کی یاد مین کوی امر واقع ہنوا ہو اور اگر وہ رواج عامہ خلایق کے فواید کے خلاف ہنوا اور نہ وہ کسی صریح قانون حاکم وقت کی مخالف ہو تو ایسا رواج عدالت ہاے قانونی کو منظور کرنا اور بجا سمجھنا چاہیئے" (۳)

(۱) کلکٹر مدورا بنام متورا مالنگا موز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۶ — و بنگال لا ریپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۲ ضمیمہ پریوی کونسل — بہیارم سنگہہ بنام بہیا اگر سنگہہ موز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۰ سواے ان کے اور بہت سی نظیرین ہین جو اسی کتاب مین درج ہین — (۲) ابراہیم بنام ابراہیم سدرلینڈ ویکلی ہیڈ پریوی کونسل صفحہ ۵۰۱ — نیل کرسٹو دیب برمال بنام بیرچند ریگال لا ریپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۳— راوت سنگہہ بنام راوت گنشام سنگہہ موز انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۹۶ — اور بکثرت نظیرین ہین —
(۳) کتاب مقدمات ایشیا مولفہ پیری صاحب صفحہ ۱۱۰ —

رنے کا | **دفعہ ۲۰۹** رواجات خاندانی کی تاثیر و وقعت کی

نسبت ایک بہت مشہور مقدمہ ابراہیم بنام ابراہیم ہی
ل سے منفصل ہوا ہی اور یہ نظیر وقعت مین قانون صریح کے برابر تسلیم کیجاتی
یمیان ایسی خاندان کے لوگون کے تہا جو پہلے ہندو تھو اور بعدہ دین عیسوی
کام پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ "وہ قانون جسمین یہ لکھا ہے کہ دہرشاستر
ر شرع محمدی مسلمانون سے متعلق ہے اوسکا مطلب یہ ہے کہ وہ اون
لمانون سے متعلق نہین ہے جو محض بوجہہ پیدایش ہندو یا مسلمان ہون
ن سے کہ جو از روی مذہب بہی ہندو خواہ مسلمان ہون اس لیۓ یہ مقدمہ
یچرل جسٹس یعنی انصاف و نیک نیتی کے منفصل ہونا چاہیۓ - وہ قاعدہ
وظ رکہنے رواج اوس قوم کے کہ جس مین شخص نو مذہب شامل ہوگیا ہے
س خاندان کے کہ جس سے اوسکو علاقہ تھا مرعی رکھا گیا ہے بہت درست ہی
ذکور انصاف اور نیک نیتی کے مطابق ہے - رواج اور دستورات نسبت
رکے سواے اوسصورت کے کہ اونکا جاری رہنا کسی قانون مین محکوم ہو
سکا استعمال نکرنے سی مسدود ہو جا سکتے ہین کیونکہ وہ خود بخود جاری ہوگئی
۔ مذہب کے اصول اختیار کنندہ مذہب کو بہتری کیطرف رجوع کرین اور
ے ایمان کے ایک اون رواجون کو چہوڑ دے جو اوس کے مورث اعلی نو مذہب
و لوگیا لازم ہے کہ دستورات متروکہ بطور رایج اور جاری رواج خاندان کے
قانونی غرض کے لیۓ جاری سمجھہ لیۓ جائین اور اگر بیا مر نسبت معاملات متعلقہ
ذوہ نسبت معاملات متعلقہ آسایش و ملک کے کب ہو سکتا ہی - بلاشک اون
جو خاص اہم نہین ہین وہ عدالت جس کو اختیار تمیزی حاصل ہے اور جو
رجہ عدالت کی رو سے مجبور نہین ہے اوسی امر پر زیادہ لحاظ کرے گی جو موجود
س امر کے جو پہلے تہا - اور ثبوت قراین کے دیکھنے مین طریقہ بود و باش خود
ر پر زیادہ تر لحاظ کرے گی بہ نسبت اوس کے متقدمین کے - اگرچہ قوم اور
ہ کا اثر نہین پہونچتا ہے لیکن رواج پر پہونچتا ہے" (۱) کوی رواج خواہ

(۱) م بنام ابراہیم مور انڈین اپیلز جلد ۹ صفحہ ۲۳۹ -

اسوجہہ سے ناقابل پابندی نہین ہو سکتا ہی کہ وہ عام رسم کے خلاف ہی- مثلاً طوایفون کا لڑکیون کے متبنی کرنے کا رواج یا ملابار مین بہانجون کا بجر ومی اولاد کے وارث ہونے کا رواج جایز تصور کیا گیا ہے - (۱)

جو رواج شاستر پر مرجح ہو وہ قدیم اور غیر متغیر ہونا چاہئے

دفعہ ۲۱۰ جس رواج کی تاثیر مثل دہرم شاستر کے ہی اور جو دہرم شاستر پر غالب آتا ہی اور جس سے دہرم شاستر کا حکم جو رواج کے خلاف ہو معطل ہو جاتا ہی خواہ وہ رواج خاص ہو یا عام ضرور ہے کہ وہ ایسا ہو کہ بہت پشتون سے اوسپر بلا کسی تغیر و ترک کے ہمیشہ متواتر و مسلسل بلا شک و شبہہ کے عمل ہوتا چلا آتا ہو اوکبھی اوسکے خلاف یا مغایر عمل نہوا ہو ایسا ہی رواج کلاچار اور اوسپر عمل کرنا دہرم کہلاتا ہی- برہسپتی اور کاتیاین منی کا قول ہی کہ جہان کہین رواج پر آبا و اجداد سے توجہہ کے ساتہہ عمل ہوتا چلا آتا ہے وہان وہ دہرم کہا جاتا ہی اور ضرور اوس کی تعمیل ہونی چاہئے"- رواج مذکور لازم ہے کہ بلا شک و شبہہ کی صریح شہادت سے ثابت ہونا چاہئے (۲) پریوی کونسل نے یہ قرار دیا ہے کہ جب کسی خاندان مین ایسا رواج ثابت ہو جو قاعدہ وراثت مندرجہ دہرم شاستر پر غالب ہو تو شاستر کا وہ عام قاعدہ جس سے وارث علاتی پر وارث حقیقی کو ترجیح دی جاتی ہے معاملہ توریث راج مین بہی موثر ہے مگر جہان اس کے خلاف رواج ثابت ہو گو عام قانون کے خلاف ہو وہان رواج مذکور شاستر پر

---

(۱) ونیکو بنام مہالنگا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۳ - باب تبنیت و وراثت کتاب ہذا دیکھئے

(۲) سمرن سنگھ بنام کہیدن وغیرہ سلیکٹ رپورٹ صدر دیوانی جلد ۲ صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ جدید—

مسماۃ کنور اکنوری بنام منوہر سدر لینڈ ویکلی رپورٹر ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۹ — راجہ نگند رنراین بنام رگھوناتھ نراین دے سدر لینڈ ویکلی رپورٹر ۱۸۶۴ء صفحہ ۳ لچھمی لال بنام موہن لال ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۹ رام لکشمی امال بنام سیبانتا پیرومال سدر لینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۵۵۳ - پریوی کونسل — بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۰ —

کلکٹر مدورا بنام متورا ملنگا مور انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۶ و بنگال لا رپورٹ جلد ا صفحہ ۱۲ - نفاذ پر پریوی کونسل —

بہیا رام سنگھ بنام بہیا اوگر سنگھ مور انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۰ —

امرت ناتھ چودھری بنام گوری ناتھ چودھری بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ —

غالب ہوگا - جو کچھ کہ رواج سے باہر ہو یعنی جس امر کی بابت کوئی رواج ثابت نہو وہ شاستر کے تابع ہو - (۱) گویا رواج کو دہرم شاستر کا ایک مستثنیٰ تصور کرنا چاہیے - (۲)

معاملہ وراثت راج مین بھی اگر عام قاعدہ شاستر سے تجاوز کیا جاوے تو رواج ثابت کرنا چاہیے

دفعہ ۲۱۱ گو مسلہ راجاؤن اور اون کے راج کی وراثت کے باب مین دہرم شاستر مین کوئی قاعدہ نہین ہے تاہم ہر معاملہ جسمین کہ عام شاستر متعلقہ وراثت سے تجاوز کرنے پر حصر کیا جاوے تو اوسکے جواز کے لیے خاندانی رواج یا خاص رواج ثابت کرنا چاہیے (۳)

رواج ہی قانون ہے اور اوسیکے مطابق کتب دھرم شاستر کے معنی سمجھنے چاہیین نہ اوسکے خلاف۔

دفعہ ۲۱۲ بمبئی ہائی کورٹ نے باجلاس کامل وقت وقوت رواج کی نسبت تجویز کیا ہے کہ چونکہ قانوناً (۴) حکم ہے کہ درصورت نہ موجود ہونے ایسے ایکٹ یا آئین کے اوس ملک کا دستور جہان نالش پیدا ہوئی ہو وہ قانون ہوگا جسپر تجویز نالشات مین لحاظ ہونا چاہیے - جو مقدمات وراثت احاطہ بمبئی کی عدالتون مین پیش ہوتے ہین اون کے فیصلہ کا یہہ دستور ہے کہ متاکشرا اور بیوہار میوکہ کو مستند کتب تصور کرکے اونہین کی رو سے مقدمات کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس سے کوئی فرق اوس مقدس اور قطعی صفت مین نہین آتا ہے جو ویدون اور متعدد مسلم سمرتیون کی خصوصاً منو سمرتی کی (۵) قرار دی گئی ہے۔ لیکن جب کتاب کی عبارتین یا اون کی تعبیرین مختلف ہوتی ہین تو نہ صرف اصول مطابق رواج کے ٹہرایا جاتا ہے بلکہ بنا بر اصول قانون کارروائی عدالتی مین بہ نسبت لفظا احکام صریح کے رواج زیادہ مستند ہے (۶) اور اسی کی بنیاد کتب اصول و کتب شرح کی سند منحصر ہے۔ گو اکثر صورتون مین ان کتب مین وہ اصول مندرج ہین جو رواج سے قایم اور نافذ ہوے ہین لیکن رواج خود بھی بموجب اصول دہرم شاستر کے بلا اعانت

(۱) نیس کلن دلبو رما بنام ہیر چندر رنکر وغیرہ منفصلہ پریوی کونسل مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۶۹ء بنگال لا رپورٹ (پریوی کونسل) جلد ۱۲ صفحہ ۱۳ دیکھئے سدر لینڈ ویکلی رپورٹر پریوی کونسل جلد ۱۲ صفحہ ۱۲ - راوت ارجن سنگھ بنام گہنشام سنگھ مونر انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۶۹ -

(۲) سرکار بنام کاماکشی بائی سدر لینڈ ویکلی رپورٹر پریوی کونسل جلد ۴ صفحہ ۴۲ -

(۳) کورٹ آف وارڈس بنام راج کنور دیونندن سنگھ سدر لینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۳ - اننداللال سنگھ دیو بنام مہاراج دہراج گرد نراین دیو مونر انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۸۲ - راجا اودے اوت پت بنام جادب لال ادت یب انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۹ -

(۴) آئین بمبئی نمبر ۲ سنہ ۱۸۲۷ء اور رپورٹ ویسٹ و بوہلر صاحبان صفحہ ۷ -

(۵) رپورٹ ویسٹ و بوہلر صاحبان صفحہ ۱۸ و ۵۶ و ۹۹ - بہاؤ نانا جی اوت پت بنام سندر بائی رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۹ -

(۶) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۶ -

کتب کے غلبہ رکھتا ہے اور ضرور اوسکو غلبہ رکھنا چاہیے (۱)
رواج قانون مین رد و بدل کرتا ہے اور کبھی اوسکو نامنظور و باطل کر دیتا ہے (۲) اور اوسکا تعلق کتب اصول سے یکسان ہے۔ رواج ملک اصول کے تابع نہین ہے سواے اسکے کہ کتابون کا سایہ رواج پر بہی پڑتا ہے۔ یہہ رواج ہی ہے جو کتابون کی پابندی کرتا ہے اور یہہ کتابین قانون کا رتبہ محض اوس معنی کر اور اوس حد تک اسوجہ سے رکہتی ہین کہ جس معنی کر اور جس حد تک رواج اون کے قواعد کو اختیار کر لیتا ہے بقول سر ای ہیری صاحب کے کہ جو بمقدمہ ہیرا بائی بنام سونا بائی (۲) ایسے قانون کی صورت مین فرمایا تہا جسکو کوئی فرقہ الہامی سمجہتا ہو اصل تحقیقات جو عدالت کو کرنی چاہیے وہ یہہ ہے کہ کسقدر قانون مذکور کو حاکم وقت نے تسلیم یا منظور یا اختیار کیا ہے کیونکہ صرف حاکم وقت ہی کو حاکم موصوف نے قانون مرتب کرنے کے قابل سمجہا ہے اسوجہ سے کہ وہی ضروری اجازت دیسکتا ہے اور جیسے باضابطہ رواج ملک کو بطور قانون عدالتہاے سپریم کورٹ سابقہ کے کتب مین تسلیم کیا ہے پریوی کونسل نے بمقدمہ صاحب کلکٹر مدورا بنام مولوٹا مالنگا (۳) یہہ فرمایا "حاکم عدالت کا فرض منصبی جسکو دہرم شاستر کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیے زیادہ تر یہہ نہین ہے کہ اسکی تحقیق کرے کہ کوئی مسئلہ متعلقہ امر متنازعہ فیہ مستند کتب سابقہ سے قابل اخذ ہے جسقدر کہ یہہ دریافت کرنا اوسکا فرض ہے کہ آیا مسئلہ مذکور اوس خاص فرقہ علما نے مانا ہے یا نہین جو اوس ضلع سے متعلق ہے جسکی نسبت اوسکو تجویز کرنی ہے اور اس طور پر رواج نے اوس اصول کو منظور کیا۔ کیونکہ دہرم شاستر کی رو سے صریح رواج بہ نسبت احکام تحریری دہرم شاستر کے زیادہ وقعت رکہتا ہے" مقدمہ بہیارام سنگہ بنام بہیا اوگر سنگہ بہی دیکہیے (۴)
پس جو معنی متاکشرا یا اور کتب کے مغربی ہند مین قرار دیے گئے ہین اور اب وہ مروج ہو گئے ہین اور رواج اونکے موافق ہے تو گو اونکے کچہہ اور معنی کہین لیے گئے ہون یا واقعی وہ زیادہ صحیح ہون مگر مروجہ معنی کے سواے اور کوئی معنی یا تعبیر کتب کی قبول نکی جائیگی" (۵)

(۱) بیوہار میوکہ باب اول فصل ۱ فقرہ ۱۳
(۲) مقدمات مولفہ ہیری صاحب صفحہ ۱۲۳۔
(۳) مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ بصفحہ ۴۳۶۔ (۴) مورز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۳۷۳۔
(۵) بہاگیرتی بائی بنام کہنوجی راو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۵ - اجلاس کامل - یہہ بہت مستند اور کامل فیصلہ ہے اس مین قریب قریب کل اسناد و نظایر پر غور ہوا ہے

رواج ناقابل التعمیل باطل ہے | **دفعہ ۲۱۳** اگر اس طرح کا رواج جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثابت نہو تو احکام دہرم شاستر پر عمل ہوگا کیونکہ وہ قانون واجب التعمیل ہے (۱) ایک مقدمہ مین رواج خلاف شاستر پر استدلال کیا گیا مگر وہ صاف اور بلا شبہ ثبوت سے متحقق نہین ہوا پنڈتون نے کہا کہ گو ایسی صورت مین شاستر اور رواج مساوی طور پر جائز ہین لیکن شاستر پر عمل کرنا مناسب ہے (۲) اور نہ وہ رواج بمقابلہ دہرم شاستر قابل پذیرائی ہے جو عدالت مین مقبول نہین ہوا ہے (۳) پریوی کونسل نے صاف طور پر یہ قرار دیا ہے کہ چھہ یا سات پشت تک کسی جایداد کی تقسیم نہونے سے یہ امر قایم نہ کیا جاے کہ شرکاء خاندان اپنے استحقاق تقسیم سے محروم رہین اور ملکیت ناقابل تقسیم قرار دی جاے کیونکہ ایسے رواج سے عام قاعدہ دہرم شاستر معطل نہین ہوسکتا ہے (۴) لیکن آٹھہ یا چودہ پشت سے جو رواج بڑے بیٹے کو کل ملنے کی جو بطور رواج کے ہے ملتی چلی آنے کا ہو تو وہ دہرم شاستر پر غالب ہوگا (۵)

کوئی رواج کسی خاندان مین ایک شخص کے ایسے افعال کے ثابت کرنے سے جو شاستر کے خلاف یا برعکس ہون ایسا جائز و قایم نہین ہوسکتا ہے کہ عدالت سے نافذ کرایا جاسکے (۶)

جو رواج حاکم وقت کے قانون کے خلاف ہو وہ نامقبول ہے۔ | **دفعہ ۲۱۴** کوئی ایسا قدیم رواج جو گورنمنٹ وقت کے قانون عمل گستری کے خلاف ہو قابل پذیرائی عدالت نہین ہے چنانچہ حال مین تجویز کیا گیا ہے کہ قوم ہنود کا یہ رواج کہ بلا سنئے عذر کسی شخص کے اوسکو قوم سے خارج کردینا مروج ہے اسوجہ سے جائز اور قابل پذیرائی نہین ہے کہ وہ عدل گستری کے مقولہ فریق ثانی کے جواب کو بھی سن لینا چاہیئے کے خلاف ہے (۷)

غیر صحیح النسب و جنسی قوم کا لڑکا روا جاً وارث ہوسکتا ہے | **دفعہ ۲۱۵**۔ یہ قاعدہ جو بمقدمہ ہری بنام گوبند (۸) مین قرار

---

(۱) راجہ سورانی ونتاتا چی راؤ بنام راجہ سورانی رام چندر راؤ مدراس صدر دیوانی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۹ دیکھئے۔ ڈریسٹ ہاں حکا جلد ۱ صفحہ ۲۳۳

(۲) گنگا بنام جیوا بارڈویل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۸۲۔

(۳) نرسال بنام بلرام چارلو ہائی کورٹ مدراس رپورٹ جلد اول صفحہ ۴۲۰۔

(۴) ٹھاکر دیا سنگہ بنام ٹھاکر دری سنگہ منفصلہ ۷ نومبر ۱۸۶۵ء بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶۵۔

(۵) راوت اجن سنگہ و غیرہ بنام راوت گنشام سنگہ مونر انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۶۹۔ گنیش ورت سنگہ بنام راجہ مہیشر سنگہ مونر انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۸۱

(۶) مادہو راو راگہو نبدر بنام بالکرشن راگہو نبدر بمبی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱۳۔

(۷) گرشنا سامی چیٹی بنام ویرا سامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۳۔ بصفحہ ۱۴۸۔ اس نظیر مین بہت نظایر کا حوالہ ہے۔

(۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۷۵۔

ہو یا گیا ہے کہ دو جنمی قوم کے شخص کی غیر صحیح النسب اولاد وارث نہین ہو سکتی الا اوس حال مین کہ ایسا رواج ثابت ہوجاے کہ اوسکا وارث ہونا مروج ہے گو شاستون سے متعلق ہے۔ غیر صحیح النسب ولد الزنا کے وارث ہونے کا رواج تسلیم کرنا بیجا ہوگا (۱) ایک مرتبہ صدر کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ کسی ملک یا صوبہ کے رواج قایم شدہ کی روسے اولاد زنا کو خواہ وہ صلبی ہو یا متبنیٰ استحقاق وراثت پہونچتا ہو تو ایسے رواج کی تعمیل ہونی چاہیے (۲)

بمبئی ہائی کورٹ نے بھی ایک مقدمہ مین یہہ ہی راے ظاہر کی ہے کہ خلاصہ دہرم شاستر کا یہہ ہے کہ تینون اعلی اقوام مین پسران غیر صحیح النسب مستحق نان و نفقہ کے ہین وارث نہین ہین لیکن وہان وارث ہون گے جہان رواج ہو۔ (۳)

ایک خاندان کا رواج دوسرے سے متعلق نہین کیا جا سکتا ہے

دفعہ ۲۱۶ ایک خاندان کا رواج دوسرے خاندان مین اس وجہ سے بمنزلہ قانون اور قابل پابندی تصور نہین کیا جاتا ہے کہ جس خاندان مین وہ رواج تہا وہ اوس جایداد سے متعلق تہا جو اب دوسرے خاندان کو حاصل ہوگئی ہے تجویز ہوا ہے کہ اگر کوئی جایداد جو سابق مین ایک خاندان کی تہی اور اوس مین وہ بالکل از روے رواج خاندان صرف بڑے بیٹے کو پہونچتی تہی تو اب اگر اوسی جایداد کا دوسرا خاندان مالک ہوا تو اس دوسرے خاندان کے وارث اوسکے تقسیم کرنے سے اس وجہ سے محروم نہون گے کہ وہ پہلے خاندان کے رواج کی روسے ناقابل تقسیم تہی (۴)

بہ بحالی رواج کے دہرم شاستر نمبودری برہمنون سے متعلق ہے

دفعہ ۲۱۷ ملابار کے نمبودری اور دیگر برہمنون سے بہ بحالی اون کے اون رواجون کے جن سے دہرم شاستر کی ترمیم ہوئی ہے اور جو اونہون نے ملابار مین بود و باش اختیار کرنے کے بعد اختیار کر لیے ہین دہرم شاستر متعلق ہے (۵) لیکن اون سے دہرم شاستر کا وہ مسئلہ متعلق نہین ہے جسکی روسے بیٹے پر باپ کے وہ قرضے ادا کرنے فرض ہین جو خلاف تہذیب و ناجایز کامون کے لیے نہ لیے گئے ہون کیونکہ

(۱) تارابن بہارتی بنام سیونگ بہارتی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۰۔

(۲) سلیکٹ رپورٹ صدر عدالت دیوانی جلد اول صفحہ ۳ مطبوعہ جدید۔

(۳) مسماۃ راہی بنام گوبند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۷۔

(۴) گوپال داس سندہ مان وت سہا پاتر بنام نروتم وغیرہ سلیکٹ رپورٹ صدر عدالت جلد ۲ صفحہ ۲۱۳۔ مطبوعہ جدید۔

(۵) واسدیون بنام سکرٹری آف اسٹیٹ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۷۔

اس قوم کے دستور کے موافق بیٹے پر ذمہ داری عاید نہیں ہوسکتی ہے (۱)

کسی رواج کے نہ ثابت ہونے پر ہر ہندو دہرم شاستر کا پابند ہے

دفعہ ۲۱۸ جب کہ فریقین ہندو ہین اور گو فرقہ سادہ سے ہین تو تاوقتیکہ کوئی خاص ایسا رواج جو حکم قانون کا رکہتا ہو ثابت نہ کیا جاے قیاس اسی کا مقتضی ہے کہ درباب وراثت ان سے دہرم شاستر متعلق ہے۔ (۲)

گدی نشین مذہبی کارخانہ کی وراثت کے فیصلہ کا قانون صرف رواج ہے۔

دفعہ ۲۱۹ ایسی جایداد کے حق وراثت کی نسبت جو کسی گدی نشین کارخانہ مذہبی (یعنی کسی مہنت) نے چھوڑی ہو وہ قانون جسکی رو سے تجویز ہونی چاہیے صرف رواج ہے جو شہادت سے ثابت ہونا چاہیے (۳)

دہرم شاستر کن لوگون سے متعلق ہے

دہرم شاستر اوس ہندو سے متعلق ہے جو ہندو ماں باپ سے پیدا ہوا ہو۔

دفعہ ۲۲۰ دہرم شاستر شخصی قانون ہے نہ مختص الامر ہے نہ مختص المقام کیونکہ یہ صرف اون لوگون سے متعلق ہے جو ہندو ماں باپ سے پیدا ہوے ہین اور جات (قوم) اور دہرم کرم مین ہندو ہین یعنی براہمہ کے مذہب کے پابند ہین اور دینی و دنیاوی کامون مین وید اور سنتہا اور پران اور تنتر کے احکام کو واجب التعمیل یقین کرتے ہین۔ لیکن ہندو کا اطلاق قانوناً نہ صرف اوسی ہندو پر ہوتا ہے جو مذہب براہمہ کا پابند ہے بلکہ اسمین وہ لوگ بہی داخل ہین جو صرف براے نام و بغرض اپنی آسایش کے برہمنون کے مقلد ہین۔ یہان تک کہ وہ لوگ بہی ہندو تصور کیے گئے جو ایک برہمن قوم کی عورت سے اور انگریز قوم کے مرد سے بوجہ زناکاری پیدا ہوے تہے اور اون کی باہمی نزاعات کی نسبت یہ تجویز کیا گیا ہے کہ وہ ازروے رواج مقامی یا تشبیہات دہرم شاستر کے تجویز ہوسکتی ہین اور صحیح طور پر ہندو سمجہے جاسکتے ہین (۴) اور وہ لوگ بہی ہندو سمجہے جاتے ہین جو برہمنون کے خلاف عقاید رکہتے ہین مثلاً جینی ـــــ سکہ (۵) یہان تک کہ ہندو لاے وہ لوگ بہی پابند ہین جنہون نے مذہب تبدیل کر دیا ہے لیکن ہندوئن کی قومیت سے خارج نہیں ہوے مثلاً کہوجے اور میمن۔ ایکٹ وراثت ہند نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء کے نفاذ سے پہلے اون

(۱) نیلکندان بنام مدہو دن انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۹۔

(۲) گوپی چند بنام سبحان کنور انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۴۹۔

(۳) گنیدا پوری بنام چیتر پوری منفصلہ پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ (۱)

(۴) مینا بائی بنام اوت رام رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۶۔

(۵) دفعہ ۳۳۱۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء قانون وراثت ہند۔ دیکہئے نظایر دفعات آیندہ مین۔

نیٹو کرسچنون کو جو پہلے ہندو تھے یہہ حق حاصل تہا کہ معاملات وراثت مین چاہین دہرم شاستر کی پیروی کرین چاہے نکرین (۱) لیکن اب ہندوستان کا ملکی عام قانون وراثت ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء ہی سوائے مسلمان اور ہندو اور بودہ اور جینی اور سکہ کے کل مذاہب و اقوام ہند سے وہی ایک قانون متعلق ہے اور اسکے نفاذ سے نیٹو کرسچن دہرم شاستر پر عمل کرنے سے ممنوع ہین لیکن ایکٹ مذکور اون حقوق پر موثر نہین ہے جو اوسکے نفاذ سے پہلے حاصل ہو چکے تھے (۲)

کوئی شخص اپنے اقرار سے ہندو اور دہرم شاستر اوس سے متعلق نہین ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۲۲۱ لفظ ہندو سے جسکی نسبت ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ء کی دفعہ ۲۴ مین مطابق دہرم شاستر کے عمل کرنے کا حکم ہے ایسا شخص مراد ہے کہ جو اپنے افعال سے خاص یقین دلانے والا مذہب ہنود کا ہو صرف یہہ امر کہ وہ اپنے آپکو خود ہندو کہتا ہے یا دیگر اشخاص اوسکو ہندو کہتے ہین اسواسطے کافی نہین ہے کہ حسب دفعہ مذکور اوسکے ساتھہ دہرم شاستر کی رو سے عمل کیا جاے بلکہ ایسے شخص کی نسبت از روے قاعدہ انصاف و عدل کے عمل کیا جائیگا۔ جو شخص اپنا ہندو ہونا اپنے عقاید و طریق عمل سے ثابت نکرے وہ مستحق اسکا نہین ہے کہ دہرم شاستر کے مطابق عمل کیے جانے کا خواستگار ہو (۳)

ہندو پر دہرم شاستر کی پابندی لازمی ہے۔

دفعہ ۲۲۲ منو کا قول ہے کہ "بلاشبہہ وہ شخص جو اون قواعد کی تعمیل کریگا جو شرتی اور سمرتی مین مقرر ہین اوس کو اس عالم کی حیات مین ناموری اور دوسرے عالم کی حیات مین ایسی خوشی حاصل ہوگی جسکا اظہار ناممکن ہے۔ سرتی سے مراد وید ہے اور سمرتی سے مراد مضامین شاستر ہین بذریعہ ایسے مباحثہ کے جو خلاف دین ہے ان دونون سے مخالفت کرنی نہین چاہیے کیونکہ ان دونون سے کل طریقہ فرائض کا حاصل ہوتا ہے اگر کوئی شخص جسکو شاستر کے ترک کی خواہش ہو ان دونون ہمارے قانون کی حقارت کرے تو اوسکو مثل ناستک (ملحد) کے اور ایسے شخص کے جو الہام کی اہانت کا ارتکاب کرے دیند ارون کی منڈلی (جلسہ) سے نکال دین" (۴) چونکہ منو کے قول مین شاستر کا ترک کرنا ممنوع کہا گیا ہے اور دہرم شاستر کا اصول یہہ ہے کہ جس امر کی خلاف ورزی ممنوع قرار دی گئی ہے اوسکا عمل مین لانا فرض ہوتا ہی لہذا

(۱) ابراہیم بنام ابراہیم مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۹۵۔

(۲) پالوسامی ناڈون بنام ودارسامی آیتن انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۰۹۔ سرکینر بنام پرسنو بائی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۹۵۔

(۳) راج بہادر بنام بشندیال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۴۳۔

(۴) منو سمرتی باب ۲۔ اشلوک ۹ و ۱۰ و ۱۱۔

ہندو مذہب کے شخص پر دہرم شاستر کی پابندی بطور فرض کے ایسی ہی لازم ہے جیسی کہ خاص احکام دینی کی اسی وجہ سے ہر گورنمنٹ نے اپنے سرکاری قانون صریح کی رو سے ہنود کے بعض قسم کے معاملات مثلاً وراثت ۔ ازدواج ۔ جانشینی ۔ ولایت ۔ اوقاف ۔ ورسوم مذہبی مین دہرم شاستر کی پابندی ایک خاص حد تک ہندؤن پر لازمی قرار دی ہے اور ہر ملک مین خاص قانون صریح کے ذریعہ سے بیان کیا گیا ہے کہ دہرم شاستر پر کن معاملات مین عمل کیا جائیگا (۱)

جو خاندان ہندو ہنو لیکن اپنے اپکو ہندو سمجھتا ہو اوس سے دہرم شاستر متعلق نہین ہی بلکہ رواج متعلق ہے

دفعہ ۲۲۳ بنگالہ کے ایک ایسے خاندان کے مقدمہ مین جو کوچ سے تہا اور اوس نے آپکو ہندو دہرم یعنی برہمنون کے مذہب مین داخل کر دیا تہا مگر کچہہ رواجات سابق ہی جاری رکھتا تہا پریوی کونسل نے بجویز کیا کہ بلحاظ ابتدا اور تاریخ خاندان کے یہہ امر تحقیقات طلب نہین ہے کہ آیا دہرم شاستر عام کی ترمیم خاندان مذکور کے رواج سے ہوئی ہے یا نہین جس سے تبنیت ممنوع ہے بلکہ یہہ ہے کہ آیا وراثت کے باب مین خاندان سے دہرم شاستر متعلق ہے یا وہ رواج جسکی بموجب پسر متبنی کو وارث ہونیکی ممانعت ہے یہہ بھی بجویز ہوئی کہ بربناے اس شہادت کے خاندان مذکور رواجات خلاف شاستر پر عمل کرتا رہا اور وہ رواجات اوس سے متعلق رہے اور گو کچہہ ہی رواجات ہنود خاندان مذکور مین جاری ہو گئے ہون مگر رواج وراثت بذریعہ تبنیت جاری نہین ہوا تہا ۔ یہہ بحث نہین ہے کہ آیا اگر خاندان مذکور کا سواے رواجات خاص کے ہندو ہونا ثابت ہو جاتا تو شہادت مذکور رواج خاص کے ثابت کرنے کے لیے کافی ہوتی یا نہین ۔

ایسے خاندان کی نالش مین جو شخص تبنیت پر استدلال کرتا ہے اوسی کو بذریعہ تبنیت وارث ہونے کا رواج ثابت کرنا چاہیے اگر خاندان سے دہرم شاستر متعلق ہوتا تو اسکے برعکس ہوتا اور اوس شخص کو ایسا رواج ثابت کرنا پڑتا جسکی رو سے پسر متبنی وارث نہین ہوتا ہے ۔ (۲)

پادشاہ وقت کے حقوق نہ صرف دہرم شاستر ہی پر منحصر ہین بلکہ عام قانون ملک کی رو سے اوسکو ہر حق نسبت مال شخص لاوارث کے حاصل ہے ۔

دفعہ ۲۲۳ پریوی کونسل نے اب یہہ امر طے کر دیا ہے کہ پادشاہ وقت کا دعوی نہ صرف دہرم شاستر ہی پر منحصر ہے بلکہ عام قانون ملک پر منحصر ہے ۔ اگر کوئی شخص وارث چھوڑ کر مرے تو اوسکے ترکہ کا فیصلہ اوس قانون کے بموجب ہوگا جسکے وہ تابع ہو مگر جب وہ کوئی وارث نہ چھوڑے تو عام قانون ملک کی رو سے فیصلہ ہوگا پس جب وہ جایداد جو کسی خاص

(۱) دیکھئے دفعات ۱۹۵ – ۲۰۶ – کتاب ہذا ۔
(۲) فنندر دیب رایکٹ بنام راجیسر داس وغیرہ منفصلہ پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۳ ۔

رسوم مذہبی کیواسطے ہبہ نہین کیگئی ہے تو بغیر مالک نہین ہوسکتی ہے کیونکہ متوفی کے مرنے پر اوسکی جایداد کا قدرتاً کوئی نہ کوئی مالک ضرور ہوتا ہے لہذا سرکار وقت اوسکی مالک ہوگی اور جب تک کہ کوئی شخص بمقابلہ سرکار اپنا استحقاق بالاثر ثابت نکرسکے وہ جایداد مذکور نہ پاسکے گا گو وہ جایداد کسی برہمن کی ہو یا کسی اور قوم کے شخص کی ہو۔ پادشاہ وقت برہمن کی جایداد بھی بعد لاوارث حاصل کرتا ہے اور یہ مسئلہ حق عام قانون پر مبنی ہے جو خاص قانون یعنی دہرم شاستر پر جسکی رو سے یہہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر برہمن کا کوئی وارث نہو تو اوسکی جایداد اور برہمنون کو دیجاے غالب و مرجح ہے۔ (۱)

خوجے اور کچھی میمن گو صدہا سال سے مسلمان ہین لیکن وراثت کے باب مین ہندو تصور کیے جاتے ہین اور دہرم شاستر کے تابع ہین۔

دفعہ ۲۲۵ بہت صراحت سے بحوالہ اسناد قطعی طور پر یہہ امر طے ہوگیا ہے کہ گو قوم میمن مقام کچھہ اور خوجہ کئی سو برس سے مسلمان ہیں تاہم اونکے معاملات وراثت مین ہمیشہ سے دہرم شاستر پر عمل ہوتا ہے اور بہ نسبت خوجون کے میمن دہرم شاستر کے زیادہ پابند ہین پس تاوقتیکہ کوئی ایسا رواج ثابت نہو جو عدالت مین پذیرائی کے لایق ہو میمنون کے معاملات وراثت دہرم شاستر کے مطابق فیصل ہون گے اور اس غرض کیواسطے وہ بطور ہندو ون کے تصور کیے جاتے ہین اور اگر کوئی رواج ثابت ہو تو گو وہ قرآن شریف کے خلاف ہو یا دہرم شاستر کے اوسی پر عمل کرنا لازم ہوگا (۲) یہہ طے ہوگیا ہے کہ لفظ ہندو مندرجہ ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء متعلقہ وصیت نامجات ہنود و ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء متعلقہ وراثت مین کچھی میمن داخل نہین ہین کیونکہ ان ایکٹون مین بلحاظ مذہب کے لفظ ہندو و مسلمان کا استعمال ہوا ہے (۳) اور میمن علانیہ صدہا سال سے مسلمان ہین۔ ان سب فیصلون کا نتیجہ یہہ ہے کہ معاملات وراثت مین میمن تابع شاستر ہنود ہین اور یہہ پابندی اون کی رواج کی رو سے مانی جاتی ہے اور سواے اسکے اور طور پر وہ مسلمانون کی جماعت مین داخل ہین اور اس حیثیت سے وہ شرع کے تابع ہین۔

(۱) گردہاری لال بنام گورنمنٹ بنگال مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۸۔ صاحب کلکٹر مسلی پٹم بنام کاوالی وینکٹا نرائن اپا مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۵۰۰۔

(۲) عائشہ بائی بنام حاجی طیب جی وغیرہ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۵۔ عبدالقادر حاجی محمد بنام سی اے ٹرنر آفیشل اسانیی وغیرہ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۵۸۔ محمد صدیق بنام حاجی احمد وغیرہ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ اول قاسم بہائی احمد بہائی بنام احمد بہائی حبیب بہائی وغیرہ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۰۔ یہہ قوم خوجہ کا مقدمہ ہے اور اسمین بہت اسناد کا حوالہ ہے۔ حال مین خوجون کی نسبت اسباب مین قانون سرکار نے جاری کیا ہے (۳) بمقابلہ وصیت حاجی اسمعیل انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۵۲۔

جینی فرقہ جو پارس ناتھ کا پیرو ہے ہند سے ہے۔

دفعہ ۲۲۶ ہندوؤن مین ایک فرقہ جینی مذہب کا ہے جو پارس ناتھ کا پیرو ہے اوسکی تاریخ بہت ہی کم معلوم ہے جو حالات بہت محنت سی ہائیکورٹ بمبئی نے ایک مقدمہ مین جمع کیے ہین اون کا خلاصہ چیف جسٹس نے یہہ لکھا ہے کہ گیارہ یا بارہ صدی پہلے یہہ فرقہ قدیم مذہب سے الگ ہوگیا ہے۔ اس فرقہ کے اقوال بودہ مذہب والون کے قواعد سے بہ نسبت مذہب برہمنون کے زیادہ ملتے ہین۔ جینی لوگ قوم کی تفریق اوسی قسم سے رکھتے ہین جیسی کا اور ہندوؤن مین ہے جو برہمنون کے قاعدہ کے پابند ہین۔ جینی مت کے لوگ اون رسمونکی بجاآوری مین جو کہ اونہون نے قایم رکھی ہین برہمنون سے عموماً مدد لیتے ہین۔ برہمن مت کے ہندو (ویشنو) جینیون سے فرق رکھتے ہین خصوصاً مُردون کے باب مین۔ جینی بعد جلانے یا دفن کرنے میت کے کوئی رسم ممات ادا نہین کرتے ہین اور نہ وہ اولاد ذکور کی پیدایش کو مورث کی عقبیٰ پر موثر سمجھتے ہین۔ تبنیت کو وہ محض ایک ایسا دنیاوی انتظام خیال کرتے ہین کہ جسکو عقبیٰ سے کچھ تعلق نہین ہے۔ درحقیقت معاملات وراثت و ازدواج وغیرہ مین کوئی مذہبی یا دنیاوی قانون تحریری جیسا کہ اور ہندوؤن مین ہے اس فرقہ مین نہین ہے"(۱) صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی و شمالی نے ایک مقدمہ مین یہہ لکھا کہ ایک بڑا ذخیرہ شہادت کا اس امر کی نسبت پیش ہوا ہے اور یہہ ہی راے عدالت کے پنڈت کی ہے کہ سراوگی (جینی) جو پارس ناتھ کے پیرو ہین اپنے مذہب کے اصل معاملات اور پرستش مین قدیم ہندوؤن (ویشنو) سے فرق رکھتے ہین اور وہ فرق ایسا خاص ہے کہ قدیم ہندوؤن کے مندر کے پاس جینیون کے مندر کا ہونا ممنوع ہے اسی قسم کی راے اوس کتاب (۲) مین درج ہے جو بموجب حکم سرکار کے مطبوع ہوئی ہے اوس مین لکھا ہے کہ سراوگی جین دہرم کے پیرو ہین اور نہ مذہبی عقاید ویشنو فرقہ کے اور اون کا بڑا مندر دہلی مین ہے فیصلہ عدالت پریزیڈنسی مورخہ ۲۳ مارچ ۱۸۳۳ء مین صریح فرق جو قواعد اور رواج فرقہ جینی مین اور قدیم ہندوؤنکے فرقہ مین ہی تسلیم کیا گیا ہے اور جینیون کا یہہ استحقاق مقبول ہوا ہے کہ اپنے معاملات وراثت کا فیصلہ اپنی خاص شاستر کی رو سے کرانیکے مستحق ہین(۳)

(۱) بھگوانداس جیمل بنام راجمل بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۱۔

(۲) قواعد و رواج اقوام ہنود بحکم آنریبل گورنر بمبئی باجلاس کونسل مطبوعہ ۱۸۲۷ء صفحہ ۱۰۱۔

(۳) مسماۃ چنی بائی وغیرہ بنام گنگو بائی منفصلہ صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی و شمالی رپورٹ ۱۸۵۵ء صفحہ ۶۳۳۔ دیکھو مقدمہ شیو سنگھ راے بنام داکھو منفصلہ ۲ نومبر ۱۸۷۷ء الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ ۱۸۷۷ء جلد ۱ صفحہ ۶۸۸۔ یہہ مقدمہ پریوی کونسل سے ۱۳ اپریل ۱۸۸۰ء کو فیصل ہوا۔ دیکھیے لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۸۷۔

ان حالات سے عیان ہے کہ جینی فرقہ گو ہندو ہے لیکن ہندؤن کے اوس فرقہ سے علحدہ ہے جسکو وشنو کہتے ہین اور جسمین کل ہندو داخل ہین اور یہہ کہنا بہت صحیح ہے کہ جینی وشنو فرقہ کی دہرم شاستر کے تابع نہین ہوسکتے ہین لیکن چونکہ معاملات ہین اون کے پاس کوئی شاستر نہین ہے اور سوائے مذہبی امور کے باقی معاملات ہین وہ اور ہندؤن کے قواعد پر عمل کرتے ہین اور اصلاً بہی ہندو ہونے سے منکر نہین ہین اسواسطے اونکو ہندؤن کے زمرہ سے خارج کرکے کسی اور فرقہ ہین داخل نہین کرسکتے ہین۔ چنانچہ عدالت نے بہی یہہ ہی تجویز کیا ہے کہ جینی مذہب کے لوگ ہندو ہین اور لفظ ہندو مندرجہ دفعہ ۳۳۱۔ ایکٹ وراثت ہند مصدرہ ۱۸۶۵ء مین بخوبی داخل ہین اور اسوجہ سے ایکٹ مذکور اون سے متعلق نہین ہے (۱)

جینیون سے دہرم شاستر ہنود متعلق کرنے مین مدراس ہائیکورٹ اور صدر آگرہ کی راے۔

دفعہ ۲۲۷ مدراس ہائی کورٹ کے حاکم جسٹس ہالوے صاحب نے گوپک جینی ساکن مدراس کے مقدمہ مین جسنے اپنے باپ کے نام تقسیم جایداد کا دعوی شاستر کی بنا پر کیا تہا اور یہہ حجت کی گئی تہی کہ بربناے شاستر ہنود حیات باپ مین جایداد کے تقسیم کرانیکا مستحق ہے حسب ذیل راے کے ساتہ دعوی ڈسمس کیا۔

جینی لوگون کی وہی حالت ہی جو رومیون کی بوقت زوال سلطنت روم کے تہی اور بوجہ اسکے کہ انکی خاص تاریخی حالت ہوگئی ہے ان سے کوئی قانون مختص المقام متعلق نہین ہے ان کے معاملات مین یہہ دیکہنا چاہیے کہ ان لوگون نے شاستر ہنود کو قبول کرلیا ہے یا نہین مسٹر اوسلیون لکہتے ہین کہ اس فرقہ مین لڑکا اپنے باپ کا متروکہ پاتا ہے لیکن یہہ قاعدہ قدیمی اور عام ہے جو ہر ایک قانون مین پایا جاتا ہے خاص جینیون سے مخصوص نہین ہے اور اس جہت سے وہ پابند دہرم شاستر ہنود نہین تصور کیے جاسکتے ہین۔ قاعدہ تبنیت جو جینیون مین رائج ہے وہ اس قاعدہ سے مختلف ہے جو ہندؤن مین مروج ہے۔ خاص فرق موجود ہے جینی بالغ کو بہی متبنی کرتے ہین لیکن بموجب ہندو شاستر کے نابالغ متبنی ہوتا ہے۔ جینی تبنیت کی رسوم کے پابند نہین ہین اور وہ بلا قید ہر عمر کے آدمی کو متبنی کرلیتے ہین یہہ فرق قابل لحاظ ہے کہ بموجب شاستر تبنیت ایک مذہبی اصول پر مبنی ہے اور جینی مذہب مین ایسا نہین ہے اگر شاستر ہنود اون سے متعلق بہی ہوتا ہم ہم پر لازم نہین ہے کہ قواعد مقررہ شارحان دہرم شاستر فرقہ جینی سے متعلق کرین کہ جسنے شاستر ہنود کو

(۱) بجی بائی بنام سکہن لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۵۔

صدہا سال سے ترک کر دیا ہے (۱) یہہ ہی راے صدر عدالت دیوانی آگرہ کی تہی کہ فریقین فرقہ جینی کے مقدمہ کا فیصلہ اوسی فرقہ کے آئین و رواج کی روسے کیا جاے (۲) اسکے بعد اسی صدر عدالت نے ایک مقدمہ مین یہہ تجویز کیا کہ سراوگی یعنی جینیون مین انفصال معاملات وراثت کے باب مین کوئی شاستر نہین ہے اور معاملات مین جینی شاستر ہنود کے پابند ہین لہذا اوسی کی روسے اونکے معاملات وراثت کا فیصلہ ہوگا (۳)

جینی فرقہ کہان تک دہرم شاستر کا پابند ہے۔

دفعہ ۲۲۸ سنہ ۱۸۷۴ء مین بہت توجہ اور کامل تحقیقات کے بعد الہ آباد ہائیکورٹ نے جملہ نظایر و اسناد پر غور کرنے اور سب اون کے حوالہ دینے کے بعد یہہ تجویز کیا تہا کہ ہم اون کل اقوال مستند کو جو اس بحث سے متعلق ہین بیان کر چکے اور ہمکو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دلیل ایسی نہین ہے کہ جسکی روسے ہمکو جسقدر کہ بیان اپیلانٹ کا ہے وہ قبول کر کے یہہ تجویز کرنا چاہیے کہ جینیون سے عام شاستر ہنود متعلق ہے عام اس سے کہ قوم کا رواج کچہہ ہی ثابت ہو۔ یہہ بہی صاف ظاہر ہے کہ وہ عدالت پریوی کونسل جسکی فیصلہ کی کل ہندوستان کی عدالتین پابند ہین بصراحت اس اصول اہم کو قبول کر چکی ہے کہ برٹش انڈیا مین متضاد مذہب کے گروہون کے پیرو بکثرت موجود ہین اور قانون وراثت علحدہ فرقون کا موافق رواج ملک کے تجویز نکرنا چاہیے بلکہ موافق رواج مقبولہ اور ثابت شدہ فرقہ خاص کے اور یہہ ثابت ہوچکا ہے کہ اگرچہ در صورت نہ ثابت ہونے کسی خاص رواج جینیون کے عام شاستر ہنود اونکے معاملات سے متعلق کیا گیا ہے لیکن یہہ کبہی تجویز نہین ہوسکتا کہ وہ اوس آزادی سے محروم کیے گئے ہین جو اس ملک مین ہر فرقہ کو در صورت نہ ہونے کسی خاص قانون کے حاصل ہے یعنی یہہ کہ عدالتون سے اپنے حقوق وراثت کا فیصلہ اپنے رواج مستمرہ کی روسے کرائین پس عدالت یہہ حکم دیتی ہے کہ رواج قوم جینی کی روسے جسمین فریقین مقدمہ داخل ہین فیصلہ ہو" (۴) لیکن اب یہہ امر طے ہوگیا ہے کہ جینی لوگ ہندو ہین اور لفظ ہندو مندرجہ دفعہ ۳۳۱۔ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء وراثت ہند مین داخل ہین

(۱) لالہ ہرت کرن بنام لالہ سوجان مل مدراس جورسٹ جلد ۹ صفحہ ۱۲۔ دیکھیے فیصلہ الہ آباد ہائیکورٹ منفصلہ ۲۳ نومبر سنہ ۱۸۷۴ء شیوسنگہ بنام داکھو جلد ۱ صفحہ ۳۸۲۔

(۲) سندلال بنام گوکل پرشاد منفصلہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۶۰ء رپورٹ صدر دیوانی آگرہ سنہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۷۵۔

(۳) گوکل چند بنام نراین داس منفصلہ ۲ جنوری سنہ ۱۸۶۳ء رپورٹ صدر آگرہ سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۶۳۔

(۴) شیوسنگہ راے بنام مسماۃ داکھو و مراری لال منفصلہ ۳ نومبر سنہ ۱۸۷۸ء اپیل عام نمبر ۴ سنہ ۱۸۷۸ء ہائیکورٹ الہ آباد رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۸۲

اور اون سے ایکٹ مذکور متعلق نہین ہے۔ اگر کوئی خاص ایسا رواج ثابت نہو جس سے عام قاعدہ وراثت دہرم شاستر ہنود مین تبدیلی لازم آئے جینیون کے معاملات سے بہی عام موجودہ دہرم شاستر متعلق ہوگا چنانچہ مقدمہ کا فیصلہ پابندی متاکشرا کیا گیا (۱) مہابیر پرشاد کے مقدمہ مین سر بارنس پیکاک صاحب چیف جسٹس اور جسٹس جیکسن نے یہہ قرار دیا کہ دربابِ وراثت جینی اوس شاستر کے تابع ہین جو اوس ملک مین جاری ہے جسمین جایداد واقع ہے (۲) لیکن اس پر ہائیکورٹ الہ آباد کے جسٹس ٹرنر صاحب نے یہہ شبہہ ظاہر کیا کہ اگر یہہ تسلیم کیا جاے تو جینیون سے ہندؤن کا دہرم شاستر بطور قانون مختص المقام کے متعلق ہوگا جو ہندؤن سے بہی متعلق نہین ہے کیونکہ یہہ متواتر تجویز ہوچکا ہے کہ ہندو جہان جاتا ہے اوسکا قانون بہی اوسکے ساتھ جاتا ہے اور اوسکے معاملات گو وہ کسی ملک مین ہو اوسی کے قانون کی رو سے فیصل ہوتے ہین (۳)

جینیون کے بیاہ سے بہی معمولی دہرم شاستر ہنود متعلق ہے

دفعہ ۲۲۹ قوم جینی کے ایک شخص نے اپنی زوجہ کے نام یہہ دعوی کیا کہ مین اپنی دختر کا قدرتی ولی ہون اوسکے بیاہ کی ولایت اور اختیار مجھکو حاصل ہے نہ اوسکی مان کو اس مقدمہ مین عام احکام دہرم شاستر ہنود پر عمل کیا گیا نہ کسی خاص رواج قوم جینی پر سارجنٹ صاحب جسٹس نے فرمایا "فریقین مقدمہ از روے مذہب لاڈ اور شری مالی شراوک قوم کے جینی ہین اور اس امر مین نزاع نہین ہے کہ مناسب طریقہ بیاہ کا مطابق رواج قوم مذکور کے طریقہ پر ہوتا ہے جسکی رو سے دلہن کا کوئی رشتہ دار دولہا کو مناسب رسوم مذہبی کے ساتھ کنیا دان کرتا ہے اور نہ اس امر کی بحث کی گئی ہے کہ دہرم شاستر ہنود جو بیاہ کے باب مین ہے (جسکی نسبت ڈاکٹر بنرجی نے اپنے ٹیگور لا لکچرون مین بصفحہ ۲۵۹ یہہ لکہا ہے کہ جینیون مین معمولی دہرم شاستر سے بجز فروع خفیف کے اختلاف نہین کیا جاتا ہے) مقدمہ زیر تجویز سے بوجہ کسی خاص دستور یا رواج قوم کے متعلق نہین ہے بموجب کتب دہرم شاستر کے بیاہ صحیح طور پر ایک مذہبی

(۱) بھی باقی بنام لکمی چند انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۵ - چوٹے لال بنام چہبو لال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۴ - حسن علی بنام ناگ مل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۸۸ - شیو سنگہ راے بنام داکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۸۸ - منفصلہ پریوی کونسل - لکمی چند بنام گٹو بائی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۲۰ -

(۲) لالہ مہابیر پرشاد وغیرہ بنام مسماۃ کندن کنور سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۱۶ مطبوعہ ۱۸۶۷ع۔

(۳) شیو سنگہ راے بنام داکھو منفصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۲ فروری ۱۸۷۸ع جلد ۱ صفحہ ۴۸۲ - یہہ فیصلہ بہت لیاقت سے لکہا گیا ہے اسکو ہر ایک کو پڑھنا چاہیے۔

کام اور نیز ایک سنسکار ہے جو نسبت عورت کے کیا جا سکتا ہے اور بموجب رواج قدیم قرار یافتہ کے وہ رسوم مذہبی جن سے انعقاد بیاہ عمل مین آتا ہے بذریعہ سپت پدی یعنی سات مرتبہ پھیرے دُلہن اور دولہا کے پھرنے سے مکمل تصور کیا جاتا ہے" (۱) اس سے صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی خاص رواج پر اصرار نکیا جاے تو جینی مذہب کے لوگون کی معاملات مین بہی اوسی عام اور معمولی دہرم شاستر پر عمل کیا جائیگا جسپر دیگر ہنود کے معاملات مین کیا جاتا ہے۔ درحقیقت رواج کی پابندی نہ صرف جینی مذہب کے لوگون کے معاملات مین ضروری ہے بلکہ دیگر ہنود کے معاملات مین بہی رواج کی پابندیا یکسان کی جائیگی۔ اور اسباب مین جینی اور ہنود دونون مذہب والے اور دیگر مذاہب کے لوگ مساوی ہین۔

قوم بھٹنوی سے شاستر متعلق ہی | **دفعہ ۲۳۰** قوم بھٹنوی ہندو ہین اون سے دہرم شاستر متعلق ہے نہ شرع محمدی (۲)

فقرا ہنود کے فرقے گو ہندو ہین لیکن شاستر کے پابند نہین ہین بلکہ اونکا قانون اونکا رواج ہی | **دفعہ ۲۳۱** سنیاسی۔ اگھوری۔ جوگی۔ بیراگی۔ اوداسی گوسایئن۔ ابھیاگت۔ دگمبر۔ ڈونڈی۔ نانک شاہی اور فقراے ہنود کے جملہ فرقے اپنے معاملات مین دہرم شاستر کی پابندی نہین کرتے ہین بلکہ اون کا قانون اون کا رواج ہے۔ (۳)

ہندو کنچنیون کا فرقہ | **دفعہ ۲۳۲** ہندو کنچنیون کا فرقہ بہی گو ہندو ہے لیکن معاملات مین دہرم شاستر کا پابند نہین ہی بلکہ اونکے معاملات اونکے رواج کے موافق فیصل ہوتے ہین اور رواج ہی اون کا قانون ہے۔ دہرم شاستر مین یہہ ایک جداگانہ قوم تسلیم کی گئی ہے۔ اور اوسکو حیثیت مدنی اور قانونی حاصل ہے حقوق وراثت وغیرہ کا فیصلہ اوسی کے رواج کے موافق ہوگا اور اوس کا رواج عدالت قبول کریگی (۴)

کسی شخص کو اپنی قوم کے عام قانون وراثت کے خلاف قاعدہ وراثت بنانیکا اختیار نہین ہے۔ | **دفعہ ۲۳۳** عدل گستری کا سب سے بڑا اصول یہہ ہے کہ "عام قانون بلا اجازت مندرجہ قانون کے کسی معاملہ خانگی کے ذریعہ سے متغیر یا منسوخ نہین ہوسکتا ہے" لہذا کسیکو یہہ

(۱) خوشحال چند بنام بالی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۶۔

(۲) مساۃ کیولی بنام موتی رام منفصلہ ۱۲ اگست ۱۸۶۳ء صدر دیوانی عدالت آگرہ رپورٹ ۱۸۶۳ء صفحہ ۹۷۔

(۳) اِن فرقون کے رواجات جانشینی وغیرہ کا مفصل حال کتاب ہذا کے دیگر ابواب مین دیکھیئے۔

(۴) دفعہ ۳۰۰ کتاب ہذا کو ضرور دیکھئے۔

اختیار نہین ہے کہ اپنی جایداد اور وارثون کے لیے اپنی عام قانون وراثت کے خلاف کوئی قاعدہ وراثت کے باب مین بنلے (۱)

تبدیل سکونت یا ایک فرقہ سے دوسرے فرقہ مین داخل ہونیکا اثر پابندی دہرم شاستر پر کیا ہوتا ہے

تبدیلی سکونت سے شاستر نہین بدلتا ہے۔

دفعہ ۲۳۴۔ اکثر مقدمات مین یہ طی ہوگیا ہی کہ دہرم شاستر کی رو سے ایک ملک کی سکونت ترک کرکے دوسری ملک مین سکونت مستقل اختیار کر لینے سے یا جایداد حاصل کرنے سے یہہ لازم نہین آتا ہے کہ اوس شاستر کی پابندی یا تعلق ہی ترک ہوگیا جو پہلے ملک مین رہنے کیوقت قایم تہا۔ ہر ہندو کو استحقاق حاصل ہے کہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین جاکر رہے اور جایداد حاصل کرے اور بدستور اور ہمیشہ اوسی شاستر کا پابند رہے جسکا اوسکا فرقہ پابند ہے تبدیل مقام یا موقع جایداد کا پابندی یا تعلق شاستر پر کچہہ اثر نہین پہونچتا ہے یہہ امر اوسکی نیت اور خواہش پر موقوف ہی کہ چاہی پہلے شاستر کا پابند رہے چاہے اوسکو ترک کرکے مقام سکونت جدید کا شاستر اختیار کرلے مثلاً متہلا کا کوئی خاندان بنگالہ مین یا بنگالہ کا متہلا مین کتنی ہی پشتون سے رہتا ہو یا بنارس کا خاندان بنگالہ مین جارہا ہو اور وہ اپنے دہرم کرم مین پہلے ملک کے شاستر پر عمل کرتا رہا ہو تو اوسکے معاملات اوسی کے موافق فیصل ہون گے۔ دہرم شاستر بطور رواج یا رسم ذاتی کے ہے تبدیل ملک سے دہرم شاستر یا رواج مین تبدیلی نہین ہوتی ہے۔ ہر ہندو شخص دوسرے ملک مین اپنا شاستر اور اپنا رواج اپنے ساتھہ لاتا ہے۔ اور تاوقتیکہ یہہ ثابت نکیا جاے کہ سکونت جدید کے بعد پہلے ملک کی شاستر کو ترک کردیا گیا ہے یہہ ہی غالب قیاس کیا جاے گا کہ پہلے ملک کے شاستر پر عمل ہوتا ہے جو فریق اس قیاس کے خلاف بیان کرے اوسکے بیان کا بار ثبوت اوسی پر ہوگا۔ یہہ قیاس اس بنا پر قایم ہوا ہے کہ ہندؤن مین اپنے خاندان کے شاستر یا رواج کا ترک کرنا سخت گناہ ہے لہذا اوسکا ترک نکرنا تصور کیا جائیگا تاوقتیکہ اسکے خلاف ثابت نہو۔ اسبات کی شناخت کہ پہلا شاستر ترک کیا گیا اور جدید ملک کا

(۱) مقدمہ سٹلمنٹ ع لکاک لا رپورٹ جالسٹری ڈویژن جلد ا صفحہ ۲۲۹۔ متو وینکٹا چیلا سوامی مانیاگر بنام متارسوامی مانیاگر مدراس صدر دیوانی رپورٹ ۱۸۵۳ء نوٹینس لیڈنگ کیس جلد ۲ صفحہ ۴۷۸ ریپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۸۔

مسماۃ سرد بی دربیا بنام مکہہ رام ریپورٹ ہائیکورٹ الہ آباد بابت ۱۸۶۷ء صفحہ ۲۲۷۔ بہاونی بنام مہاراج سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۳۸۔ بالکرشن ترمبک تندل کر بنام ساوتری بائی انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۳ صفحہ ۵۴

شاستر اختیار کیا گیا اس امر پر موقوف ہے کہ کل رسوم کریاکرم اور بیاہ و شادی و غمی کی رسوم کس ملک کے شاستر کے موافق اور کہان کے پروہت کے ذریعہ سے ادا ہوتی ہین جس ملک کی شاستر کے مطابق رسوم مذکور عمل مین آتی ہون اوسی کا پابند تصور کیا جائیگا۔ پہلے ملک کی دہرم شاستر کے پابند پروہتون سے رسوم کا انجام کرانا ہی پہلی شاستر کی پابندی کا گمان غالب پیدا کرتا ہی (۱)

تبدیل شاستر کا قیاس | **دفعہ ۲۳۵** اگر کوئی خاندان مقام سکونت جدید کے شاستر یا قانون کی روسے معاملہ وراثت مین عمل کرے تو گو وہ جملہ رسوم غمی و شادی کی اپنے پہلے ملک کے شاستر کی روسے ادا کرتا ہو وہ قیاس جاتا رہتا ہے جسکا ذکر دفعہ بالا مین ہوا۔ (۲) اور اوس حالت مین بھی قیاس مذکور قایم نہین رہتا ہے جب کہ یہ ثابت ہو کہ سوائے شادی کے اور کل دوسرے کام کریاکرم مقام سکونت جدید کے شاستر کے مطابق ہوتے ہین اور مقام مذکور کے شاستر کے پابند پروہتون کے ذریعہ سے انجام دیئے گئے ہین (۳) مگر یہ جایز ہے کہ ایک شخص کل امور مین اپنے قدیم شاستر کا پابند و بہرور ہے اور توریث کے معاملات مین مقام سکونت کے شاستر کو اختیار کر کے اوسپر عمل کرے (۴)

(۱) راج چندر نراین چودہری بنام گوکل چند گوہ سلیکٹ رپورٹ صدر دیوانی کلکتہ جلد اول صفحہ ۵۶ مطبوعہ جدید۔

گنگا دت جہا بنام سری نراین راے وغیرہ سلیکٹ رپورٹ صدر دیوانی جلد ۲ صفحہ ۱۳ مطبوعہ جدید۔ رجپتی دت جہا وغیرہ بنام راجندر نراین راے منفصلہ پریوی کونسل موزر انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۳۲۔ رانی پدماوتی بنام دولار سنگہ وغیرہ پریوی کونسل موزر انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۹۔ رانی سری متی دیبیا بنام رانی کندلتا پریوی کونسل موزر انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۹۲۔ نوبین چندر پردہان بنام جناردن مصر سدرلینڈ ویکلی رپورٹر اجلاس کامل صفحہ ۶۷۔ گومد چندر راے بنام ستیاکنت راے وغیرہ سدرلینڈ ویکلی رپورٹر اجلاس کامل صفحہ ۵۷۔ مقدمہ راجہ کورگ انڈین جورسیٹ بابت سنہ ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۰۹۔ سوریندر ناتھ لاہی بنام ہیرامنی برمنی بنگال لا رپورٹ صیغہ پریوی کونسل جلد اول صفحہ ۲۶۔ و سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۵۵ صیغہ پریوی کونسل۔ الکمیا دیبیا بنام گنگا گوبند دوبے سدرلینڈ رپورٹ سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۵۶۔ سوناتن مصر بنام رتن متاب سدرلینڈ رپورٹ سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۹۵۔ پرتھی سنگہ بنام سماۃ شیوسندری وغیرہ سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۶۱۔

(۲) چندر سیکہر راے بنام نوبین سندر راے سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۹۷۔

(۳) رام برن پانڈہ بنام کامنی سندری داسی سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۷۵۔

(۴) موزر انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۸۱۔

ایک فرقہ سے دوسرے فرقہ مین داخل ہونا۔

دفعہ ۲۳۶ یہہ بات بہی انفصال مقدمات مین لحاظ کے قابل ہے کہ جب کوئی ہندو شخص ایک فرقہ سے دوسرے فرقہ مین داخل ہو جاے مثلاً وشنو سے جین یا جین سے وشنو ہو جاے یا سنیاسی سے گرہستی یا گرہستی سے سنیاسی بن جاے تو اگر اوسکے اعمال و افعال سے دستورات فرقہ سابق کی پابندی مین کچہہ تبدل معلوم ہو تو وہ پہلے دستور کی پابندی سے بری سمجہا جاتا ہے اور جدید فرقہ کے قواعد و دستور کا پابند تصور کیا جاتا ہے جیسا کہ اوسکے اعمال سے معلوم ہو وہ اوسیکا پیرو سمجہا جائیگا اور اوسکے لحاظ سے احکام دہرم شاستر یا رواج جیسا کہ موقع ہو بلحاظ حالت جدید اوس سے متعلق ہون گے۔

اس امر کی شناخت کا معیار کہ کونسا شاستر متعلق ہے۔

دفعہ ۲۳۷ اسبات کے دریافت کرنیکے لیے کہ اہل معاملہ کا خاندان کس شاستر کا پیرو ہے سب سے زیادہ پُرامن اور محفوظ طریقہ یہہ ہے کہ اگر وہ خاندان برہمن کا ہو تو یہہ دریافت کرنا چاہیے کہ اوس خاندان کی گذشتہ اور موجودہ پنڈت کونسی کتابین پڑہتے رہے ہین۔ اگر خاندان مذکور مین کوئی پنڈت نہوا ہو یا خاندان کسی اور قوم کا ہو تو یہہ دریافت کرنا چاہیے کہ جس پنڈت سے رسوم بیاہ و موت وغیرہ مین مشورہ اور کام لیا جاتا ہے وہ کونسی کتابین پڑہتا ہے کیونکہ ہندو عالمون مین کتب درسی کا انتخاب ایک بڑی چیز اور بہت اہم امر سمجہا جاتا ہے اور اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ پنڈت کس کس کتاب کو سب سے کم قابل اعتراض سمجہتے ہین جو کتاب کم قابل اعتراض ہوتی ہے اوسی کی پابندی کرتے ہین اور اوسی کتاب کو پڑہتے پڑہاتے ہین جسکی نسبت اعتراض نہو یا اعتراضات کو وہ رفع کر سکتے ہون غرض اوسی کتاب کے وہ پابند ہوتے ہین اور اون کے مقلد بہی اوسیکی تقلید کرتے ہین۔ (۱)

قومون کا بیان (۲)

قومون کی تفریق

دفعہ ۲۳۸ ہمارے ہمعصر ہندو مستند مصنف پنڈت ڈاکٹر جگندرا سمارتا سرومنی اپنی کتاب لاجواب شرح دہرم شاستر مین دیوون کے تذکرہ مین ایک عجیب مناجات کا

(۱) شرح دہرم شاستر مولفہ پنڈت سرومنی باب فصل ۷ دفعہ ۳۰۴۔

(۲) چونکہ دہرم شاستر کے احکام بلحاظ برن و قوم کے علیحدہ علیحدہ ہین اور قوم و گوتر معاملات بیاہ و تبنیت و ورانت اولاد اور نیز دیگر معاملات مین بہت ہی قابل لحاظ ہے اسواسطے مختصر طور پر ان کا بیان بہی ضروری سمجہا گیا ہے۔ چنانچہ آجکل بہت سخت بحث انہین امور کی مقدمہ برندابن بنام سرادہا منی (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۷) مین پیش آئی ہے۔

یہ قول ہے کہ یہ قانون رسوم اشخاص دوجنم کا ہے جو الہام کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - یہ رسوم اون کے دوسرے جنم سے بصراحت متعلق ہین اور رسوم سے اون کی ترقی پاکیزگی مین ہوتی ہے - (۱)

تین جنم

دفعہ ۲۴۱ پہلا جنم اصلی مان سے ہوتا ہے - دوسرا جنم مونج ابندھن سے اور تیسرا جنم باضابطہ جگ کرنے سے ہوتا ہے اوس شخص کی جو عموما دوجنما کہلاتا ہے یہ پیدائشین مطابق قول وید کے ہین ان مین سے اسکی پاک پیدایش وہ ہے جو مونج بندھن سے اور جگ پویت سے ظاہر کی جاتی ہے اور اوس پیدایش مین گایتری اوسکی مان اور اچاری اوسکا باپ ہوتا ہے پنڈت اچاری کو باپ کہتے ہین کیونکہ وہ وید سکھاتا ہے - کوی لڑکا جگ پویت ہونے سے پہلے کوی پاک رسم ادا نہین کر سکتا ہے - جب تک کہ اوسکا جگ پویت نہو جاوے اوسکو کوی مقدس فقرہ بھی نہین پڑھنا چاہئے سواے اوس کے جو کریا کرم سورت مین پڑھا جاے کیونکہ قبل اس کے کہ اوسکا نیا جنم ویدکی روسے ہو وہ شودر کی برابر ہے - (۲)

اصلی پیدایش اور پاک پیدایش -

دفعہ ۲۴۲ اصلی پیدایش اور دوسری پاک پیدایش مین منو اسطرح فرق ظاہر کرتے ہین کہ بہ نسبت اوس شخص کے جس سے اصلی پیدایش ہو وہ شخص جو کل بید پڑھاوے یعنی علم مقدس کا دینے والا زیادہ تر واجب التعظیم باپ ہے (یعنے اصلی باپ سے اوستاد زیادہ واجب التعظیم باپ ہی) کیونکہ دوسری یا پاک پیدایش جنم سے شخص دوجنم کو اس دنیا مین اور عقبی مین حیات جاویدانی حاصل ہوتی ہے انسان کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ محض پیدایش انسانی ہے جو اوس کے والدین واسطے اپنے باہمی حظ کے دی اور جسکو اوس نے حمل مین رہ کر پایا لیکن وہ پیدایش جو اوسکو میرے اچاری نے جو کل وید جانتا ہے بذریعہ اپنی پاک مان یعنی گایتری کے دی ہی وہ سچی پیدایش ہے یہ پیدایش (جنم) اجر ہی اور امر ہے (۳)

دوجنمی اور ایک جنمی کا فرق

دفعہ ۲۴۳ تین جات برہمن وچھتری اور ویش دوجنمی ہین مگر چوتھی جات یعنی شودر ایک جنمی ہے یعنی اوسکا دوسرا جنم بذریعہ گایتری

(۱) منوسمرتی باب ۲ دفعہ ۲۶ (۲) ایضا اشلوک ۱۶۹ لغایت ۱۷۲ -
(۳) ایضا دفعات ۱۴۶ لغایت ۱۴۸ -

کے نہین ہوتا اور وہ جنیئیو نہین پہنتی ہی - کوی پانچوین جات پاک نہین ہے[1] - (۱) یتینون
اعلی جاتون مین جو دوسرا جنم کہلاتا ہی وہ بذریعہ تجدیدہ رسم جنئیو کے جو گایتری سے پورا کیا
جاتاہے وہ ہی نشان دوسرے جنم کا ہے اور گو لڑکا دوجنمی قوم کا ہو مگر قبل تکمیل رسم جنیئو
کے شودر کی برابر رہتاہے اور دوجنم کی اوسوقت تکمیل سمجھی جاتی ہی جب وہ رسوم کما حقہ عمل
مین اجائین علاوہ برین اوس سے آغاز تعلیم اوسکی جات کے کامون مین ہوتاہی پس یہ رسم جو
سنسکرت مین اوپنایئن کہلاتے ہی وہ اسیوجہہ سے بہت اہم ہے اور اسی پر دوسرا جنم منحصر ہے

برن اور جات اور قومون کی تفصیل

دفعہ ۱۴۴ گو برن اور جات دونون لفظ مترادف ہین اور ان سے ہنود اقوام کے چار گروہ یا حصص منقسمہ مراد ہین یعنے
برہمن - چہتری - ویش - شودر - لیکن لفظ جات برن کے اون متعدد فرقون پر آجکل
بولا جاتا ہی جو باعتبار پیشہ یا مقام سکونت یا کسی وجہ سے علحدہ علحدہ نامون سے مشہور ہین
برہمن برن مین بہت قومین ہین مثلاً کان کوبج یعنی قنوجیا - سارسوت - گوڑ - میتہل
اوت کلا - یہ پانچون ایک قسم پنج گوڑ کہلاتی ہین (۱) مہارشٹا (۲) تیلنگ (۳) دراوڑ
(۴) کارناٹ (۵) گورجر یعنی گجرات یہ پانچون دوسری قسم اور پنج دراوڑ کہلاتی ہی - قنوجیا
کی بہی کہی جاتین ہوگئین ہین مثلاً قنوجیا - سرجوپاریہ یا سرور یا - ایک قوم برہمنون
مین بہوئین ہار برہمن کہلاتی ہے اور یہ لقب اسوجہسے اوسکو دیاگیا ہے کہ اوس نے
پروہتای کا کام چہوڑکر کاشتکاری کا پیشہ اختیار کرلیا ہے - گو بعض محققین کا یہ خیال
ہے کہ یہ قوم راجپوت ہے اور بعض یہ کہتے ہین کہ برہمن اور دوسری قوم سے یہ پیدا ہوئے
ہی لیکن یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے اسوجہ سے کہ اس قوم کا گوتر اور قنوجیا برہمن کا گوتر
اور لقب مثلاً وکشت مصر پادہیا بہت مشابہ ہین اور اسوجہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
یہ قوم سرور یا برہمنون کی ایک شاخ ہے - اس کے علاوہ اور بہت سی قومین برہمنون کی
ہین مثلاً - کشمیری - نیپالی - ساکدویپی - متہر یا چوبے - قوم ڈہوسر بہی اپنے آپ کو
برہمن برن مین داخل کرنے کا دعوے کرتی ہی - یہ ہی حال چہتری برن کا ہی کہ اوس مین
اسوقت تک ننانوین (۹۹) قومین دریافت ہوچکی ہین پادری شرنگ صاحب نے اپنی کتاب مین
لکھا ہے کہ خاص بنارس مین ۹۹ قومین چہتری برن کی موجود ہین اور اگر کل ہندوستان

(۱) منو باب ۱۰ - اشلوک ۴

ذکر کرنے کی بعد نتیجۂ تحقیقات یہ بیان کرتے ہین کہ "قومون کی تفریق زمانہ وید مین نہین ہوئی تھی کیونکہ اسبات کی کوئی شہادت نہین ملتی ہے کہ وہ نام جو کہ زمانہ مابعد مین امتیاز قومی کے لئے ایجاد ہوئے ہین اونکو ان مناجاتون کے ناظمون نے بہی اس معنی مین استعمال کئے تھے" (۱) کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ اسقدر ضخیم ویدون مین کہین ایسے الفاظ یا خیالات اگر ہوتے تو داخل نہو جاتے جن سے امتیاز قومی کا پتہ ملتا۔ گو وید کے زمانہ مین قومون کی تفریق ہو یا نہو لیکن سمرتیون مین قومون کی تفریق اور امتیاز ہی نہین پایا جاتا ہی بلکہ ہر قوم کے واسطے فرایض اور واجبات بہی علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہین اور اوپ سمرتی اور پرانون اور دیگر کتب دہرم شاستر مین تفریق و امتیاز قومی اور اونکی علیحدہ علیحدہ فرایض و واجبات و قوانین معاملات بڑے استحکام کے ساتھ بیان کئے گئے ہین اور اب تک وہ امتیاز قایم ہے اس لئے اب اس سے انکار نہین ہو سکتا ہے بلکہ اسکا ماننا فرض ہے کیونکہ قوانین نے انکو ہزارون برس پہلے سے تسلیم کر لیا ہی۔

دفعہ ۲۳۹ | چار برن اور اون کے فرایض

منوسمرتی مین درج ہے اِس غرض سے کہ نوع بشر زیادہ ہو برہما نے۔ برہمن۔ چہتری۔ ویش اور شودر کو (یہ نام علم شاستر و حفاظت ملک و دولت و محنت کے لحاظ سے قایم ہوئے ہین) اپنے مُنہ۔ بازو۔ ران۔ اور چرن یعنی قدم سے پیدا کیا ہی (۲)۔ اس دنیا کی آبادی کے لئے تیجسری برہمانے اونکی کام جدا جدا مقرر کئے جو اوس کے منہ اور بازو اور ران اور قدم سے پیدا ہوے۔ برہمنون کا یہ کام مقرر کیا کہ وید پڑہین اور پڑہائین اور جگ کرین اور کرائین اور اگر مال دار ہون تو دان کرین اور اگر مفلس ہون تو دان لین۔ لوگون کی حفاظت کرنا اور دان دینا اور جگ کرنا اور وید پڑہنا سنسار کے بہوگ بلاس مین چت کو نہ لگانا مختصراً کام چہتری کے ہین۔ پیشواؤن کی پوجا کرنا اور دان دینا اور جگ کرنا اور وید پڑہنا اور بیوپار کرنا اور سود پر روپیہ دینا اور کہیتی کرنا ویش کے لئے مقرر ہین یا جایز ہین شودر کے لئے ایک ہی خاص کام پربہو نے یہ مقرر کیا کہ تینون برنون کے سوا فہمیچل ہو کر کرنا یعنی باطمینان تمام خدمت گذاری کرنا (۳) مگر برہمن خاص حالت مین جب اوس کی حاجات اوسکی خاص خدمات سے

(۱) دفعہ ۱۰ فصل ۳۔ باب اول شرح مذکور (۲) منوسمرتی باب ۱۔ اشلوک ۲۱۔
(۳) منوسمرتی باب اول۔ اشلوک ۸۷۔ ۹۱۔

پوری نہوتی ہون توجایز ہے کہ وہ چہتری کے کام اختیار کرے یا دیش کے کام یعنی بیوپار کرے علی ہذا القیاس چہتری بہی مصیبت کی حالت مین مثل برہمنون کے بہت کام کرسکتے ہین لیکن شودر کے کام دونون نہین کرسکتے ہین - دیش کو اجازت ہے کہ مصیبت کی حالت مین شودر کے کام اختیار کرے یہ جو کچہ لکہا گیا ہے اسکی مطلق تعمیل نہین کی جاتی ہے ہر قوم کا آدمی بلا لحاظ احکام دہرم شاستر کے اپنے فائدہ کی غرض سے اپنی خوشی سے جاہے جس پیشہ کو کرتا ہے اور رواج نے اوسکو ایسا جایز اور مغزز بنا دیا ہے کہ خلاف ورزی احکام شاستر کا خیال بہی نہین اتا ہے قطع نظر اسکے یہ امور اچار کانڈ سے متعلق ہین نہ معاملات سے اور اچار کانڈ پر عدالتون مین عمل نہین ہوسکتا ہے کیونکہ عدالتون مین صرف قانونًا معاملات مین بطور شخصی قانون کے دہرم شاستر پر عمل ہوتا ہی چنانچہ کلکتہ صدر عدالت دیوانی مین ایک مرتبہ یہ بحث پیش ائی کہ دو برہمنون نے شراب فروشی کی دوکان شراکت مین کی ہے اور یہ کام برہمنون کے لئے ناجایز ہے عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ اس قسم کی ناجوازی عدالتون مین قابل لحاظ نہین ہے - (۱) پروہتائی اور اچارج وغیرہ کی ایسے کام جو پوجا پاٹ کرانے سے متعلق ہین اونکو سواے برہمن کے اور کوئی قوم اختیار نہین کرسکتی ہے اور نہ اس کے خلاف رواج ہی پروہتائی اور اچارجی ہر جگہ صرف برہمن ہی کرتا ہی - معلوم ہوتا ہی کہ اس مین نہ کبہی پہلے فرق آیا اور نہ اب کچہ فرق ہے اور نہ آیندہ کچہ فرق ہوگا لہذا کہہ سکتے ہین کہ یہی پیشہ صرف برہمنون کے لئے مخصوص ایسا رہ گیا ہے کہ جسکو کوئی اور قوم نہین کرسکتی ہے —

بعض رسوم کے ادا کرنے سے دوسرا جنم ہوتا ہے -

دفعہ ۲۴۰ منوسمرتی کے ایک پورے باب مین تعلیم ہی کا ذکر درج ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تعلیم کے لئے انسان کو تیار کرنے کیواسطے بعض رسوم کا ادا کرنا بغرض پاکیزگی کے ضروری ہی — (۲) گرہستنی رسمے اور جات کرم اور چوڑا کرن سے اور مونج بندہن سے ناپاکی نطفہ اور رحم کی بالکل جاتی رہتی ہی - (۳) اس کے بعد مفصل بیان رسم و ریت کا کیا گیا ہے اور جنیو

(۱) جی نراین مکرجی بنام بلرام راے فیصلجات منتخب کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۷

(۲) دیکہیے نوٹ کو بروک صاحب فقرہ ۲۳ فصل ۴ دت تک بہا لنا بہ

(۳) منوسمرتی باب ۲ - دفعہ ۲۷ -

مین تلاش کیا جاے تو اور قوموں سے معنی کا یقین کرنا چاہیے - (۱) یہ ہی حال ویش برن کا ہی اوسکی چند قومین یہ ہین اگروال - اوسوال - ڈھوسر - بند روار - برن وار - علاوہ اس کے اور بہت قومین ہین - لیکن ڈھوسر کہتے ہین کہ ہم برہمن برن مین ہین - شودر برن مین اقسام قومین ہین کہ اونکا شمار کرنا دشوار ہے - اقوام ہنود کی زیادہ تحقیق اور تفصیل دیکھنے کی خواہش ہو تو میور صاحب کی کتاب موسوم بہ مضمون سنسکرت اور وارڈ صاحب کی اور دیگر کتب کو ملاحظہ کرنا چاہیئے - جاٹ - گوجر - اہیر - گوالہ - نائی - کہار - کمہار - سنار - لودہ - اور دیگر خدمتگاری پیشہ قومین شودر برن کی ذریات ہین -

قوم کہتری چہتری برن مین داخل ہے -

دفعہ ۲۴۵ یہ امر کامل تحقیقات کے بعد پریوی کونسل سے طی ہو گیا ہے کہ قوم کہتری چہتری برن ہے اور اضلاع متوسط ہند کے راجپوت کہتری ہین - (۲)

قوم کایستہ شودر قرار دی گئی ہے -

دفعہ ۲۴۶ قوم کایستہ جو عرف عام مین کایت کہلاتی ہے شودر برن ہونے سے انکار کرتی ہے اور چہتری برن ہونا ثابت کرتی ہے چترگپت بنسی کایستہ اپنے چہتری برن ہونے کا ثبوت یہ بیان کرتے ہین کہ ہم چترگپت کی اولاد مین اور وہ منجملہ چودہ جمون کے ایک جم ہین اور جم کا برن چہتری ہے اور بہوشیا پران مین چترگپت کا چہتری ہونا صاف درج ہے لہذا ہم بھی چہتری برن ہین - وہ متاکشرا اور اوسکی شرح بیرمترودیہ کی بنا پر یہ ہی کہتے ہین کہ کایستون کو وید پڑہنے کی اجازت ہے پانچسو سے زیادہ ہوے ستھے اپنے چہتری ہونے کی نسبت اس قوم کے اعلی لوگون نے بطور ایک کتاب کے (۳) شایع کراے ہین اور اوس سے اپنی قوم کو شودر برن ہونے سے بچایا ہے اور چترگپت بنسے اور چندرسین بنسی کایتھونکا چہتری ہونا ثابت کیا ہے - لیکن افسوس ہے کہ عدالتہاے انصاف مین قوم کایستہ شودر برن قرار پائی ہے اور شودر برن کے قواعد کے تابع کی گئی ہے چنانچہ کلکتہ ہای کورٹ مین ملک بہار کے کایتھون کے مقدمہ مین کمال وضاحت

(۱) سرلیس ہندو سرائیکس صفحہ ۱۲۳ (۲) موزز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۸

(۳) دیکھیئے کایستہ اتنا لوجی جو باہتمام منشی کالی پرشاد صاحب وکیل لکھنو کے شایع ہوی ہی اس کتاب سے اونہین کایتون کے شریفانہ چال چلن و رسم و رواج سے اور علم درست ہونے سے یہ ہی پایا جاتا ہی کہ قوم کایستہ شودر نہین ہی -

اوریافت سے اس امر پر بحث ہوی کہ کایستہ شودر ہین یا تین اعلی اقوام ہین شامل ہونے کے
مستحق ہین ہائی کورٹ نے قوم کایستہ کو شودر قرار دیا اور یہ فرمایا "نسبت اس امر کے کہ کایستہ
اس کے مستحق ہین کہ تین اعلی اقوام ہین داخل ہون ہمارے روبرو اسناد کثیر کا حوالہ دیا گیا ہے
ان اسناد کی تلاش ہین اور ہمارے روبرو پیش کرنے ہین اور مباحثے ہین بہت فراست
ظاہر کی گئی ہے منجملہ دیگر اسناد کے مندرجہ ذیل اسناد کا بھی حوالہ دیا گیا ہے - یعنی پدم پران
اور جاگوالک سمرتی اور دہرم شاستر مولفہ منڈلک صاحب اور متاکشرا اور بیر متر ودے
اور کلاسری وِلسن صاحب و دہرم شاستر مولفہ وارڈ صاحب و رسالہ اسٹیل صاحب متعلقہ
اقوام و رواجات ہنود - وچنتامنی و رسالہ شیرنگ صاحب متعلقہ اقوام ہنود و رسالہ
دہرم شاستر مولفہ مسٹر سرد ہکاری یعنی ٹیگور لا لیکچر بابت سنہ ۱۸۸۰ء - اور بعض رپورٹہائے
مردم شماری و دیگر رپورٹ ہائے عہدہ داران و رسالہ ایلیٹ صاحب درباب اقوام ہنود و
گزیٹیر ممالک مغربی و شمالی و اودہ - وقوا عدنارد مجموعہ پروفیسر جالی صاحب و کتب مذہبی
مشرقی مجموعہ میکسمولر صاحب - و دت تک میمانسا - اور اکثر دلایل جو ہمارے روبرو پیش
کی گئی ہین کسیقدر مستند اور غیر معتبر کتب ہنود کے خیالی قصص پر مبنی ہین اور گو وہ بلاشک
بہت زیرکانہ ہین لیکن ایسے واقعات زمانہ حال پر مبنی نہین ہین جو ثابت شدہ یا بلا حجت ہون
یا اون ہین اوس قسم کی قطعی قوت ہو سکا ہونا اس لئے ضرور ہے کہ اونکی وقعت عدالتہائے
زمانہ حال ہین کی جاوے - ہماری یہ راے ہے کہ اس کل بحث کا مناسب خلاصہ بابو شاما چرن
سرکار کی بیوستہا درپن کی عبارت ذیل ہین درج ہے :- "اسناد کثیر اس امر کے اظہار کے
واسطے ہین کہ کایستہ بنگال خواہ کسی دوسرے ملک کے چہتری تھے لیکن کئی سو برس سے
یہ کایستہان (ادنی درجہ کایستہان بنگال) ذلیل اور نیچ ہو کر شودر ہو گئے ہین نہ صرف
اس وجہ سے کہ وہ اپنے نام کے بعد لقب داس (تابعدار یا غلام) جو خاص شودرون کے
لئے ہے استعمال کرتے ہین اور اپنا نام خاندانی جو برم ہے چہوڑ دیا ہے بلکہ بالخصوص اس وجہ سے
کہ اونہون نے رسم دوجنم یعنے اوپنائن جو بذریعہ گایتری کے کیجاتی ہے اوا کرنی چہوڑ دی ہے"
۹۶ پنڈتان بنارس کا بیوستا اور دو پنڈتون کے اظہار بھی پیش ہوے ہین چونکہ پنڈت
زمانہ حال ہین موجود ہین لہذا اون کی راے قانوناً شہادت ہین پذیرائی کے لائق نہین ہے
بلکہ اونکا اظہار بحیثیت گواہ ہوتا تو قابل التفات ہو سکتا تھا - جن پنڈتون اور بعض اور لوگون نے

شہادت دی ہے اوسکی تائید نہین ہوئی ہے یہ باصرار کہا جاتا ہے کہ کایستہان ملک بہار چار امور مین خصوصیت رکہتے ہین یعنی وہ ۔ ۱ ۔ جنیئو پہنتی ہین ۔ ۲ ۔ ہوم کرنے کی لیاقت رکہتے ہین ۔ ۳ ۔ قاعدہ اَپَوتُر (ناپاک) رہنے کے پابند ہین ۔ ۴ ۔ قاعدہ پسران غیر صحیح النسب کے وارث نہو سکنے کے پابند ہین ۔ لہذا وہ مستحق ہین کہ تین اعلی اقوام ہنود مین داخل ہون لیکن شہادت اس کی تائید مین بہت ہی کم ہے شہادت سے یکسان دستور ثابت نہین ہوتا ہے بلکہ اس کے خلاف بعض گواہون نے کہا ہے کہ جنیئو عموماً نہین پہنتے ہین کل شہادت پر لحاظ کرنے کی بعد ہماری یہ راے ہے کہ اوس سے یہ ثابت نہین ہوتا ہے کہ کایستہان بہار بطور ایک فرقہ کے اون چارون قواعد مسئلہ پر ایسے یکسان طور پر اور ایسے باقاعدہ عمل کرتے ہین کہ جس کی بنا پر وہ یہ کہنے کے مستحق ہون کہ ان رایون پر وہ تین اعلی قومون مین سے ایک تصور کیے جائین یہ بات ذہن نشین رکہنی چاہیے کہ جس امر کے ثابت کرنی کی کوشش کی گئی ہے وہ کسی خاندان کا خاص رواج نہین ہے بلکہ دستور ایک فرقہ کا یعنی کل قوم کایستہان بہار کا ہے اور اس کے ثابت کرنے کیواسطے شہادت کافی نہین ہے پس کایستہان بہار شودر فرقہ سے خارج نہین ہو سکتے ہین“ (۱)

| اَنج برن | **دفعہ ۲۴۷** جن قومونکا چھوا ہوا ناپاک ہوتا ہے اور چارون برن کے لوگون کو اون کی چہوی ہوی چیز استعمال کرنی ممنوع ہو جاتی ہے اور اوس سے پرہیز کرنا واجب ہوتا ہے اوسکو انت برن یا انج برن یعنی برن سے خارج کہتے ہین ۔ چمار ۔ خاکروب ۔ دوسادہ ۔ پاسی ۔ ڈوم ۔ انج برن ہین ۔

| شنکر برن | **دفعہ ۲۴۸** غیر صحیح النسب لوگ شنکر برن کہلاتے ہین ۔ مثلاً طوایف کا فرقہ چونکہ زناکاری سے پیدا ہوتا ہے شنکر برن مین داخل ہے ۔

مخلوط النسل صحیح النسب و غیر صحیح النسب لوگون کی قوم (۲)

(۱) راج کمار لال بنام بشیشر دیال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۸۸ ۔

(۲) اس بحث کو اگرچہ قدیم شاستر متروک العمل سے تعلق ہے لیکن اسواسطے مفصل لکھا گیا ہے کہ نہ صرف معاملات قوم و خارج القوم مین بلکہ تبنیت و جانشینی و بیاہ کے معاملات مین بہی قوم کی سخت پیچیدہ بحث کبہی ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ چاروناچار عدالتون کو اونکا تصفیہ

مخلوط النسل لوگون کی ایک جداگانہ درمیانی قوم ہوتی ہے جو باپ سے کم اور مان سے اعلی ہوتی ہو اگر اعلی قوم کے مرد سے اوس سے نیچے درجہ کی قوم کی عورت سے جایز بیاہ ہوا ہو۔ اور انکی جہہ نام یعنی توبین ہین۔

دفعہ ۲۴۹ یاگولک کا قول ہے کہ جو لڑکا برہمن مرد سے اوسکی بیاہتا چہتری قوم کی زوجہ سے پیدا ہو وہ مورد ہابسکت ہے اور جو لڑکا اوسکی ویش زوجہ سے پیدا ہو وہ امبشٹ ہو اور جو لڑکا شودر عورت سے پیدا ہو وہ نشاد یعنی پراسو (نجر یا گدہا) ہے۔ اور چہتری مرد کے جو لڑکا اوسکی ویش زوجہ سے پیدا ہو وہ مہیش اور جو شودر زوجہ سے پیدا ہو وہ اوگر کہلاتا ہے۔ ویش مرد سے اور شودر زوجہ سے جو لڑکا پیدا ہو وہ کرن کہلاتا ہے (۲) - منو کا قول ہے کہ اون پسران دوجون کو جو عورات بلا انتر سے مابین برن ہای مندرجہ سلسلہ سے پیدا ہون عقلاء انتر کہتے ہین اور بوجہ ادنی ہونے اونکے مانکی درجہ کے اونکا ایک جداگانہ نام رکہا گیا ہے (۳)

منو کے قول مذکورہ بالا کی شرح میدہاتہی —

دفعہ ۲۵۰ میدہاتہی اس قول منو کی شرح اسطرح بیان کرتا ہے کہ جو لڑکے برہمن مرد اور چہتری اور ویش عورت سے پیدا ہون اور اعلی ہذا القیاس جو چہتری مرد اور ادن دونون سے پیدا ہون اون کی نسبت کہا گیا ہے کہ اون کے انتر نام ہین انتر سے مراد جات انولوم مساوی جات اونکی مان کے ہے۔ لفظ انتر کا تذکرہ غیر ضروری ہے اسوجہ سے منو نے کہا ہے بوجہ کم درجہ ہونے اپنی ماؤن کے بوجہ اعلی ہونے جات اون کے باپون کے اون پر اعتراض نہین ہو سکتا ہے اگرچہ وہ اسطور پر سنکرن یعنی مخلوط جات کے ہین تاہم بذریعہ اس قول کے اون کی جات ماترجات یعنی اون کی مان کی جات سمجہی گئی ہے یہ کہنا بمنزلہ اس کے ہے کہ اونکا سنسکار ہونا چاہیے پس اس تائید کے بغیر بہی اونکو وہی سنسکار چہتریون کے حاصل ہین - چونکہ وہ مثل اسوتر (خر یا نجر) کے ایک درمیانی فرقہ کی ہین اس لیے اگر اس قول مین ماترجات بیان کیے گئے تو کچہہ نقصان نہین ہے (۴)

۴ کرنا پڑتا ہو اور یہ ضرور ہے کہ قوم کا فیصلہ از روے دہرم شاستر کیا جاوے چنانچہ مدراس ہای کورٹ مین حال ہی مین اس قسم کی بحث پیش آی اور عدالت نے از روے دہرم شاستر اوسکو فیصل کیا یہ نظیر چند صفحون کے ملاحظہ کے بعد ہی ملے گی - (۲) یاگولک سمرتی - (۳) منو باب ۱۰ اشلوک ۱۰ دہرم شاستر منو مولفہ منڈلک صاحب جلد ۲ - صفحہ ۱۲۸۷ -

باب ۱۰ - اشلوک ۶ کی شرح مین یہ لکھا ہے کہ جو اوسی جات سے پیدا ہون یعنی وہ جو تین برنون کے مردون سے مساوی جات کی عورتون سے پیدا ہون دوجون کا دہرم رکھتے اسمین صرف وہی بات قرار دی گئی ہے جو پہلے قرار پا چکی ہے - جو انترون سے پیدا ہون وہ انلوم ہین وہ جو برہمن اور چہتری یا دیش عورت اور چہتری مرد اور دیش عورت سے پیدا ہوتے ہین مراد یہ ہے کہ وہ بھی بوجہ رکھنے دہرم دوج کے اوپنائن کے قابل ہین جب اوپنائن ہو جاتا ہے تو اونکو کل دہرم دوج کے حاصل ہو جاتے ہین (اس موقع پر ایک اعتراض کیا گیا ہے) اس امر کے بیان کے ذریعہ سے کہ اون کے انتر نام ہین صرف اون کی جات کی نسبت اون کی ماؤن کی جات بیان کی گئی ہے پس اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہو کہ وہ دہرم ادا کرنے کی قابلیت مساوی اپنی ماؤن کی جات کے رکھتے ہین انتر نامنہ کہنے مین یہ صحیح ہے کہ چونکہ نام بیان کیا گیا ہے لہذا وہ صرف اونکا نام ہے نہ بیان جات کا اسطور پر بعض شخصون کے دل مین شبہ پیدا ہو سکتا ہے اس لئے اوس کے رفع کرنے کی غرض کے لئے ایک اور یہ قول کہ چہٹے لڑکے دوج دہرم ہین (شٹ سوتا دوج دہرما) لفظ دہرمنا سے دہرم سمجھنا چاہئے - رہے وہ جو ایا دوجنس سے پیدا ہون وہ شنکر برن ہین اون کے دہرم شودرون کے ہین اون کے اچار بیابر مین مراد یہ ہے کہ اون کے وہ دہرم ہین - پرت لوموں کا اس کے بعد ذکر ہوگا لفظ انتر کا استعمال صرف بغرض اظہار انولوم کے ہی پس اگرچہ وقفہ ہے تاہم وہ لڑکا داخل کیا گیا ہے جو برہمن مرد اور دیش عورت سے پیدا ہوا ہے پراسب یعنے وہ لڑکا جو شودر عورت سے پیدا ہو داخل نہین کیا گیا ہے کیونکہ وہ چہہ سے باہر ہے"- (۱)

سرو جن نارائن کی بموجب قول منو کی معنی —

دفعہ ۲۵۱ اسی قول منو کے معنی سرو جن نارائن کے بموجب یہ ہین- یہ کہا گیا ہے کہ جو رہ کے انتر فرقون کی عورتون سے پیدا ہون یعنی چہتری عورت اور برہمن مرد اور دیش عورت اور چہتری مرد اور شودر عورت اور دیش مرد سے اون کے انتر نام ہین یعنی اون کے نام چہتری وغیرہ بوجہ کم درجہ ہونے اون کی ماؤن کے ہین مراد یہ ہے کہ اونکا عام دہرم وہی ہے جو اون کی مان کی جات کا ہے اس بیان سے کہ اون کے نام انتر ہین صرف اون کی نام

(۱) ایضاً صفحہ ۱۳۰ —

ظاہر کیے گئے ہین نہ اون کی جات—"(۱) اشلوک-۴۱-باب ۱۰- منو کی شرح مین یہہی لکہاہے مصنف نے یہ اشلوک سوجات اپتی اس غرض سے لکہاہے کہ اون لوگون کے بعض امور مخصوص کو بیان کیا جاے جو انولوموں سے پیدا ہوں جو لڑکے برہمن مرد و برہمن عورت و نیز چہتری عورت اور ویش عورت سے پیدا ہون جا نتر ہین یہ تین اور جو لڑکے چہتری کا مرد اور چہتری عورت سے اور چہتری مرد اور ویش عورت سے پیدا ہون یہ دو اور جو لڑکا ویش مرد اور ویش عورت سے پیدا ہو یہ ایک اسطور پر یہ کل چہہ لڑکے دوج برن کے دہرم رکہتے ہین یہ مثل جات اپنے باپون کے ہین- اس جگہ اس بات کے کہنے سے کہ وہ سجاتی یعنی اوسی جات کے کہلاتے ہین اونکو قابلیت اوپنائن وغیرہ کی مع اون کے بیٹون کے دی گئی ہے- رہے باقی لوگ جو اپادہوں سے پیدا ہون وہ شنگ برن ہین اون کے دہرم مساوی شودرون کے ہین وہ ادس دہرم کر سنسکار کے قابل نہین ہین"-(۲)

| دفعہ ۲۵۲ | قول منو کے معنی بموجب کلوک بہٹ کے— |

کلوک بہٹ اس قول کی شرح مین یہ کہتی ہین چونکہ فروتر ہونا مان کا بیان کیا گیا ہے لہذا لفظ انتر مین برن ایک وقفہ اور دو وقفہ کے ساتہہ مثل برن عین مابعد کے داخل ہونا چاہیے— جو لڑکے عین نیچے کے برن کی عورتون اور ادن برنون کی عورتون سے جنمین ایک یا دو کا وقفہ ہے دوجون سے سلسلہ نسب مین پیدا ہون اپنی ماؤن کی جات کے بوجہ نقص مان کے جو کم درجہ جات کی ہے کہلاتے ہین- اگرچہ وہ سنکیرن جات (مخلوط النسل قوم) کے ہین جو اون کے مان اور باپ کی جات سے علیحدہ ہے اور اونکو اپنی مان کی جات اس غرض سے دی گئی ہے کہ وہ اپنی ماؤن کی جات کے سنسکارون اور دہرمون (فرایض) کی پابندی کرین اور بجا لائین" (۳) باب ۱۰- اشلوک ۴۱ منو کی شرح مین یہ کہتے ہین کہ دو لڑکے جو ایک ہی جات دوجون سے اور اسطور پر سیدہے سلسلہ مین پیدا ہون اور جو برہمن مرد اور چہتری اور ویش عورت سے پیدا ہون اور جو چہتری مرد اور ویش عورت سے پیدا ہون اور جو چہتری مرد اور ویش عورت سے پیدا ہون یہ چہہ لڑکے فرقہ ہاے دوج کا دہرم رکہتے ہین اور اس قابل ہین کہ رسم اوپنا ین (جنیو)

(۱) دہرم شاستر مولفہ منڈلک جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۰—
(۲) ایضاً ایضاً ۱۳۰۱
(۳) ایضاً صفحہ ۱۳۰۱—

اون کی ادا ہو۔ ممکن ہے کہ کسی شخص کو یہ غلطی ہو کہ اشلوک نستر جست دت مین جو کچھ کہا گیا ہے وہ صرف اون کی جات کے بیان کرنے کی غرض سے ہے اون کے سنسکار سے بیان کیوا سطے اس لیے یہ قول ہے کہ وہ فرقہ ہاے دوج کا سنسکار پاتے ہین۔ دیگر پسران جو برت لوم مین اگرچہ وہ فرقہ ہاے دوج سے پیدا ہین مگر وہ صرف شودرون کے دہرم رکھتے مین اور وہ شودر ہین الخ اون کے واسطے اونہایئن نہین ہے'' (۱)

نندن کی راے — **دفعہ ۲۵۳** نندن کہتا ہے کہ مصنف نے بذریعہ اشلوک بیرانترس ترجا کی ایک اور راے بیان کی ہے انترناسنہ سے مراد انتر برن ناسنہ ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ عین نیچے کی جات کا نام ہوگا یعنی علی الترتیب نام (یا جات) چہتری اور دیش و شودر جسکا یہ مطلب ہے کہ ماکی جات کے ہون گے'' (۲) اشلوک ۴۱ - باب ۱۰ منو کی شرح مین یہ کہتے ہین کہ مصنف نے بذریعہ اشلوک سوجا تیج انترجا ہ کے یہ بیان کیا ہے کہ ہم کسی طور پر شنکرن جاتون کو اور جنکے دہرم شودرون کے ہین جان سکتے ہین - برہمن وچہتری ویش و شودر و دویجاتی ہین جو اپنی جات سے پیدا ہوں انترج سے مراد اون شخصون سے ہے جو انتر سے پیدا ہون آپا دونسجون سے مراد پرت لوم فرقون سے ہے'' (۳) اشلوک ۴۱ - باب ۱۰ - منو کی شرح مین رگہونندن کا بیان ہے کہ اس مقام پر مثل برہمنون اور دیگر اشخاص کے اون تین کے واسطے جنکے اخیر مین کرن ہے مصنف نے اشوچ (سوتک یوقت ولادت ووفات) اور اوپنایئن وغیرہ (دوجات) مثل دوجون کے مقرر کئے ہین اور مصنف نے شودرونکا اشوچ وغیرہ واسطے ان چھہ لڑکون کے مقرر کیا ہے یعنے ایوگو و چہتری و چانڈال و مگدہ و ویدیہہ دشت سوجا تج اتی کے بذریعہ لفظ اپا دونسج کے ایوگو وغیرہ بیان کئے گئے ہین۔ (۴)

گوبند راج کی راے — **دفعہ ۲۵۴** گوبندراج (۵) کہتا ہے یہ قول کہ پسران سنجیج سلسلہ جو دوج برن کے مردون سے اور ایسے برن کی عورتون سے جنکے درمیان کوی وقفہ نہین ہے یا ایک کا یا دو کا وقفہ ہے اپنی مان کی جاتون کے نام

(۱) ایضاً صفحہ ۱۳۰۱ - (۲) ایضاً صفحہ ۱۲۸۷ -
(۳) ایضاً صفحہ ۱۳۰۱ - (۴) ایضاً صفحہ ۱۳۰۱ -
(۵) جلد ۳ - صفحہ ۱۳۶ -

سے موسوم ہوتے ہین کیونکہ اون کی مائین ادنی ہین - اس قول کی غرض یہ ہے کہ اون لڑکون
کے دہرم جو باپ اور مان کی جات سے مختلف جات کے ہون وہی سنسکارا ور دہرم ہونگے
جو اونکی مان کی جاتون کے ہین - لفظ ماترد وشت (فروتری ماؤن کی) کے ساتہہ لفظ
انتر اس لئے کہا گیا ہے کہ یہہ بہی بیان کیا جاسے کہ ساتہہ ایک وقفہ کے" (۱)

مہابہارت کی رو سے | **دفعہ ۲۵۵** مہابہارت کے انو ساسن پرب باب ۴۸
اشلوک ۷ مین لکہا ہے کہ منجملہ تین چہتریون کے دو سے خود چہتری پیدا ہوتا ہے تیسرے اشخاص
ادنی برن یعنی شودرون سے اوگر پیدا ہوتے ہین یہ اسمرتی ہے" (۲)

سنکوحہ و غیر منکوحہ عورت غیر قوم سے جو اولاد ہوتی ہے اوس کی قومین علٰحدہ علٰحدہ ہوتی ہین اور یہ مخلوط النسل اولاد چہہ قوم مین منقسم ہے -

دفعہ ۲۵۶ متاکشرا کی فصل متعلقہ امتیاز
جات مین اون لڑکون کا حال بیان کرکے جو جات مین
پیدا ہوتے ہین مصنف نے انولومون کا ذکر کیا ہے کہ
جو پسر برہمن کے چہتری زوجہ سے پیدا ہو وہ موردہابسکت
کہلاتا ہے اور جو ویش زوجہ سے ہو وہ امبشت کہلاتا ہے
اور جو شودر زوجہ سے ہو وہ نشاد کہلاتا ہے - ایک جات (قوم) پرت لوم موسوم بہ نشاد
ہے جو مچہلی مارکرا وقات بسر کرتی ہے اس نشاد کو اوس جات سے ممیز کرنے کے لئے علی سبیل البدل
نام پراسب کا بیان کیا گیا ہے الفاظ برہمن سے ہر جگہہ محذوف سمجہنا چاہئے - ربا
یہ قول سانکہہ کا کہ وہ شخص جو برہمن مرد اور چہتری عورت سے پیدا ہو وہ محض چہتری
ہے اور جو چہتری مرد اور ویش عورت سے پیدا ہو وہ محض ویش ہے اور جو ویش مرد اور شودر عورت
سے پیدا ہو وہ شودر ہے" یہ قول اس غرض سے ہے کہ دہرم چہتری وغیرہ کا حاصل ہو
اور اوس کی یہ غرض نہین ہے کہ اون کی جات موردہابسکت ہونے سے انکار کیا جاوے
یا ہو کو حیثیت چہتری اور دیگر جاتون کی حاصل ہو پس موردہابسکت وغیرہ مستحق اونہا ئین
کے ساتہہ اونہین ڈنڈ اور آچن کے ہین اور قبل اوپنا ئین حسب خواہش خود مستحق
برتاوا ور بول چال اور کہانے پینے کی ہین. جیسے کہ چہتری وغیرہ - (۳) بذریعہ چہتری
کے ویش عورت اور شودر عورت کے دو لڑکے پیدا ہوتے ہین جو علی الترتیب مہیش

---

(۱) دہرم شاستر مولفہ منڈلک صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۷ -
(۲) ایضا صفحہ ۱۳۰۱ - (۳) متاکشرا فصل امتیاز قوم اشلوک ۹۰

اور اوگر کہلاتے ہین ویش مرد اور شودر عورت سے ایک پسر جسکا نام کرن ہے پیدا ہوتا ہے مورد ہابسکت وغیرہ نام کا رکہنا اون عورتون کی اولاد کی نسبت سمجھنا چاہئے جنکو ساتھ بیاہ ہوا ہو۔ واضح ہو کہ یہ چھ انولوم پسران ہین جنکے نام - ۱ - مورد ہابسکت - ۲ - امبشت - ۳ - نشاد - ۴ - مہیش - ۵ - اوگر - ۶ کرن ہین" (۱) اس کے بعد مصنف پرت لوم کا ذکر کرتے ہین کہ جو لڑکے برہمن عورت اور چہتری مرد اور ویش مرد اور شودر مرد سے پیدا ہون وعلی الترتیب ست و ویدیہک و چانڈال کہلاتے ہین ان مین چانڈال جملہ قسم کے دہرمون سے محروم ہے"۔ (۲) چہتری عورت اور ویش مرد سے جو لڑکا پیدا ہو وہ مگدہ ہوتا ہے اور چہتری عورت اور شودر مرد سے جو لڑکا پیدا ہو وہ چہتر کہلاتا ہے اور ویش عورت اور شودر مرد سے جو لڑکا پیدا ہو اوسکا نام ایوگو ہے یہ یعنی ست - وویدیہک - وچانڈال - ومگدہ وچہتر و ایوگو چہہ پرت لوم ہین ان کے فرایض کی نسبت اوسانس اور منوکو دیکھئے" (۳)

دفعہ ۲۵۷	مادہو یہ کی رو سے انولوم اور پرت لوم کی توضیح —

مادہو یہ مین انولوم اور پرت لوم کی قوم کی نسبت حسب ذیل درج ہے۔ قول یاگولک برابر جات کی اولاد یعنی ہم قوم اوس جات کے مرد اور اوسکی برابر کی جات کی عورت سے اون بیاہون کے ذریعہ سے جو بلا روش (یعنے جنکا کرنا گناہ نہین ہے) ہین پیدا ہوتی ہے وہ اولاد اوسی نسل مین قایم رہتی ہے"۔

تشریح اولاد مساوی القوم وہ ہے جنکے مان اور باپ مساوی القوم ہین منونے بھی یہ ہی کہا ہے باب ۱۰ - اشلوک ۵ برہمن زوج اور زوجہ سے جو اولاد پیدا ہو اوس کی قوم برہمن ہے - چہتری وغیرہ یعنی قومون کے لئے بھی یہ ہی قاعدہ ہے -

دیوال نے بھی لکھا ہے - جو شخص برہمن مرد اور برہمن عورت سے پیدا ہو وہ بعد سنسکار کے (یعنی رسوم شدہ ثانی کے) برہمن ہو جاتا ہے یہی حال باہم چہتریون اور دیشون اور شودرون کے سمجھنا چاہئے بشرطیکہ اوسی جات کے مردون اور اوسی جات کی عورتون سے اولاد پیدا ہو - منونے اولاد انولوم کا ذکر مختلف صورتون مین حسب ذیل

(۱) ایضا اشلوک - ۹۱ — (۲) ایضا - اشلوک ۹۲ —
(۳) " " ۹۳ —

کیا ہی - منو باب ۱۰ - اشلوک ۶ —

تشریح جو شخص برہمن مرد اور اوسکی بیا ہتا چہتری زوجہ سے پیدا ہو وہ نسل برہمن سے ہی مگر برہمن نہین ہے وجہہ یہ ہے کہ مان بہ نسبت برہمن کے اونی درجہ کی ہے اور اوسکا تعلق اپنی مان کے ساتھہ ہے جسکی جات بہ نسبت برہمن کے اونی ہے یہی صورت دیگر قومون مین بہی ہے — ایسی اولاد جو سلسلہ انولوم مین پیدا ہو چہہ قومون مین داخل ہے جنکو نام مورد ہابسکت وغیرہ ہین — نارد نے لکہا ہے - چہتری مردون اور ویش اور شودر عورتون سے وہ اولاد پیدا ہوتی ہے جو سمرتی کے بموجب مہیش اور اوگر کہلاتی ہی ویش مرد اور شودر عورت سے جو لڑکا پیدا ہے وہ کرن کہلاتا ہے یہ اوسصورت مین صحیح ہے کہ اوس مرد اور عورت کا آپس مین بیاہ ہوا ہو۔ ان مین سے (یعنی لڑکون مین سے) تین برہمن مرد سے اور دو چہتری مرد سے پیدا ہین — اسکی تشریح منو نے کی ہی باب ۱۰ - اشلوک ۱۰ —

اعتراض مورد ہابسکت وغیرہ سے جات ہاے جداگانہ ظاہر نہین ہوتی ہین کیونکہ انولوم اولاد اپنی ماؤن کی جات مین داخل ہوتی ہے - کیونکہ دشلو نے کہا ہی کہ جو اولاد والدین ہم قوم سے پیدا ہو وہ اوسی قوم کی ہے - رہی انولوم اولاد وہ اپنی مان کی جات کی ہے — رہی پرت لوم اولاد اوس سے آریہ (عمدہ آدمی) نفرت کرتے ہین۔ سانکہ نے بہی یہی کہا ہے کہ جو شخص چہتری عورت اور برہمن مرد سے پیدا ہو وہ صرف چہتری ہو سکتا ہے اور جو ویش عورت اور چہتری مرد سے پیدا ہو وہ محض ویش ہی اور جو ویش مرد اور شودر عورت سے پیدا ہوا ہی وہ محض شودر ہے —

جواب اعتراض فضول ہے کیونکہ ان اشلوکون سے (اولاد کے لیے) صرف دہرم اوسکی ماںکی جات کا قرار دیا جاتا یا ظاہر کیا جاتا ہے ورنہ تاثیر اعلی تخم کی بیکار ہو جائیگی جسطور پر نقص کہیت (مان) مانع داخل ہونے جات اعلی کا ہے بعینہ اوسی طور پر تخم کی برتری اوسکی جات ادنی مین گر جانے کی مانع کیون نہو گی - (۱)

مخلوط النسل لوگون کی اولاد کی قوم رنیکا ہے —

دفعہ ۲۵۸ دجیانیشر مصنف متاکشرا اون لوگون کی جات کی نسبت جو مخلوط النسل لوگون سے پیدا

(۱) مادہ ہو یہ نصل مشتعفر قوم —

ہوئے ہین یہ لکھتے ہین کہ جو لڑکا بہیش مرد اور کرن عورت سے پیدا ہووہ جات موسومہ ریتھکار سے ہوتا ہے اور وہ ازروی اقوال او پنایمن اور دیگر رسوم کا مستحق ہے کیونکہ سانکہہ کا قول ہے کہ جو اولاد اولاد چہتری مرد اور ویش مرد سے اور اون کی (اونچی یا بون کے) عین نیچی کی جات کی عورتون سے پیدا ہووہ ریتھکار ہے اور وہ ہوم اور دیگر دان او پنایمن سنسکار کی مستحق ہے اور اونکو گہوڑون اور رتہون کے بنانے اور تعمیرات کی بابت بطور اپنی پیشہ کے سیکہنا چاہیے جو شخص بذریعہ تعلق انولوم فرقہ ہائے مورودہابکت وبہیش وغیرہ پیدایش برہمن مرد اور چہتری عورت مین داخل ہون وہ او پنایمن کے مستحق ہین وجہ یہ ہے کہ اون دونون میں جی ہے تا رہے نام وہ دیگر سمرتیون سے دریافت کرنے چاہین اونکا تذکرہ اس مقام پر محض اشارتاً ہے اور وجہ یہ ہے کہ وہ بے شمار ہین اور اونکی شمار نہین ہو سکتی ہے“۔(۱)

گو اولاد غیر صحیح النسب دوجنمی قوم کی حقوق وراثت سے محروم ہے تاہم بیاہ جایز کا نہونا قاعدہ انولوم مندرجہ شاستر کی رو سے اولاد مذکور کی قوم قرار دینے کا مانع نہین ہے اور قاعدہ مذکور کی رو سے چہتری کی غیر صحیح النسب لڑکا جو شودر عورت سے پیدا ہو شودر نہین ہی بلکہ اوس سے اعلی جات کا جسکو اگر کبھی بھی

دفعہ ۲۵۹

مدراس ہائی کے ججون نے کمال لیاقت سے کامل تحقیقات کے بعد اقوال مندرجہ دفعات بالا پر غور کر کے حسب ذیل تجویز کیا ہے۔ ”اگلی زمانہ مین جب غیر قوم کی عورت سے بیاہ جایز تھا تو جو اولاد ایسے بیاہ سے پیدا ہوتی تھی وہ انولوم کہلاتی تھی اور ایسا بیاہ انولوم کہلاتا تھا۔ وہ اولاد نہ باپ کی ہم قوم سمجہی جاتی تہی نہ مان کی بلکہ اوسکی قوم ایک ایسی درمیانی قوم ہوتی تہی جو اونکی مان کی قوم سے اعلی اور باپ کی قوم سے ادنی درجہ کی ہوتی تہی اور ایسی اولاد کے قومی نام علحدہ علحدہ ہین۔ یاگولک کہتے ہین کہ جو لڑکا برہمن کے اوس کی چہتری قوم کی زوجہ سے پیدا ہووہ مور دہابسکت ہے اور جو لڑکا اوس کی ویش زوجہ سے پیدا ہووہ امبشٹ ہے اور جو لڑکا شودر عورت سے پیدا ہووہ نشاد یعنی پراسو (جنگر یا گدہا) ہے۔ چہتری کے جو لڑکا ویش زوجہ سے پیدا ہووہ مہیش اور جو شودر زوجہ سے پیدا ہووہ اوگر کہلاتا ہے۔ ویش

(۱) متاکشرا فصل ایشا زجات اشلوک ۹۴۔

مردکے جو لڑکا شودر زوجہ سے پیدا ہو وہ کرن ہے (۱)۔ یہ قاعدہ اون لڑکون سے متعلق ہے جو ایسے بیاہ سے پیدا ہوے ہون جو انولوم کہلاتا ہو یعنی ایسی عورت کے بطن سے پیدا ہون جسکی جات بہ نسبت توم اوسکو شوہر کے ادنی درجہ کی ہو۔ یاد رکہنے کے قابل یہ امر ہے کہ اولاد مذکور کی یہ تقسیم اس خیال پر محمول نہی کہ پانچوین یا ساتوین پشت مین ایسا لڑکا پہر قوم مین مل جاتا ہے چنانچہ ودگیا نیشور مصنف متاکشرا نے لکھا ہے کہ برہمن مرد اور شودر عورت سے نشاد پیدا ہوتا ہے اور اگر نشادی برہمن سے بیاہ کرے اور اوس سے لڑکی پیدا ہو اور وہ لڑکی پہر برہمن سے بیاہ کرے اسیطرح چہٹی دختر کے بیاہ سے جو برہمن سے کیا جاسے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ برہمن ہوتا ہے۔ برہمن اور ویش عورت سے ابشٹھ پیدا ہوتا ہو اور ابشٹ برہمن سے بیاہ کرے اور لڑکی پیدا ہو اس طریق پر پانچ نسل تک تعلقات ہوتے جایمن تو برہمن پیدا ہوگا اس مسئلہ کی بنیاد اس تصور پر ہے کہ تخم کو اعلی اثر حاصل ہے اور گو کہیت ادنی درجہ کا ہو مگر پانچ یا سات پشت تک تخم اعلی سے جفت ہونے کی وجہہ سے وہ مثل تخم کے صاف ہوتا جاتا ہے بعض شارحین نے یہ بہی کہا ہے کہ انولوم ان مین ایک انکہوا شنغ ہوشے کی جگہہ یا مادہ یا قابلیت) دوج ہونیکا ہوتا ہے اور اگر عقد انولوم کا اعادہ پانچ یا سات پشت تک ہو تو وہ بجنگی کو پہونچ جاتا ہے اور اون کے باپ کے مساوی ہو جاتا ہے" (۱) متاکشرا اور مادہوی کے مصنف بہی اپہار کانڈہ مین مخلوط النسل لوگون کی تقسیم مذکور کو تسلیم کرتے ہین پس جو شخص چہتری مرد اور شودر زوجہ سے پیدا ہو وہ اوگر ہے۔ مصنف مادہوی کہتے ہین کہ یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ اولاد انولوم اپنی مان کی جات کی ہوتی ہے اور جس سے ضمنا یہ نکلتا ہے کہ اگر مان شودر ہو تو اولاد بہی شودر ہوگی وشنو اور سانکہہ کی سمرتیون کا بہی ذکر اسطرح کیا گیا ہے کہ اون سے بادی النظر مین اعتراض مذکور کی تائید ہوتی ہے۔ وشنو نے یہ کہا ہے کہ والدین ہم قوم سے جو اولاد پیدا ہو وہ اوسی جات کی ہوتی ہے۔ اور اولاد انولوم اپنی مان کی جات کی" اور سانکہہ کا قول ہے کہ جو شخص چہتری مرد اور ویش عورت سے پیدا ہو وہ صرف ویش ہو سکتا ہے اور جو ویش مرد اور شودر عورت سے پیدا ہو وہ صرف شودر ہو سکتا ہے"۔ ٹیکا کارون یعنی شارحین نے اس اعتراض کا

(۱) بالوک مولفہ منڈلک صفحہ ۱۶۳—

جواب دیا ہی کہ یہ اعتراض لغو ہے کیونکہ ان اشلوکون سے اولاد کے لئے وہ دہرم قرار دیا گیا ہے جو مان کی قوم سے متعلق ہے ورنہ اعلیٰ تخم کا اثر باطل ہو جائیگا - جسطور ہیکہ نقص کہیت (مان) اعلیٰ جات کے داخل ہونے کا مانع ہے اوسی طور پر تخم کی علویت کیون اس بات کی مانع نہو گی کہ ادنیٰ قوم مین گر جائے پس اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہی کہ سوردہا کیت وغیرہ سے بلا کسی شبہ کے علیحدہ علیحدہ جاتین ظاہر ہوتی ہین اس باب مین جو تناقض ستمرتیون مین ہے وہ شاستراَ مین رفع کیا گیا ہے اور اسی مضمون کی ایک عبارت رسالہ ویدنا تہہ دیکشت مین ہے جو جنوبی ملک کی ایک مستند شرح زمانہ حال کی ہے اس لئے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ ابتدا آً صرف چار جاتین (قومین) برہمن - چہتری - ویش - شودر - تہین اور ان مین سے ہر ایک کے واسطے بلا شرکت غیرے کرم و دہرم مقرر کئے گئے تھے اور جب بیاہ مختلف قومون مین ہونے کا رواج ہو گیا تو واسطے اولاد انولوم کی درمیانی جاتین اس غرض سے ایجاد و قایم کی گئین کہ وہ بالاخر اپنے باپ کی اعلیٰ جات کیطرف بذریعہ اُنکہوآروہی کے جو اُن مین ہی ترقی کرین - لیکن جبتک کہ اونکی روہی کا تکملہ نہوا اوس وقت تک اون کے لئے جو کرم اور دہرم مقرر کیا گیا تھا وہ وہی تہا جو اونکی مانکی قوم سے متعلق تہا لہذا بموجب دو شارحین مستند کے جو اعلیٰ ترین اس جزو ملک مین سند ہین انولوم لوگون کو ایک جات درمیانی جو مان کی قوم سے اعلیٰ اور باپ کی قوم سے ادنیٰ ہی حاصل ہے گو وہ دہرم کرم جسکی ہدایت اوس زمانہ مین جبکہ اونکی روہی رفتہ رفتہ ترقی کرے مقرر کیا گیا تھا وہ تھا جو اونکی مان کی قوم سے متعلق تہا - یہ حجت کہ اولاد انولوم کی قوم درمیانی قوم مان سے اعلیٰ اور باپ سے ادنیٰ اوس صورت مین ہوتی ہے کہ جب دوج مردون اور ایسی عورتون سے پیدا ہو جو عین مرد کی قوم سے نیچے درجہ کی قوم کی ہو مثلاً جو لڑکا چہتری مرد سے اور ویش عورت سے پیدا ہو ایک درمیانی جات حاصل کرتا ہی مگر جو لڑکا کہ چہتری مرد اور شودر عورت سے پیدا ہو وہ دوج مرد اور ایسی عورت سے پیدا نہین ہوا ہے جو مرد کی جات سے عین نیچے کی جات کی ہے اسکی تائید مین منو کے باب ۱۰ اشلوک ۱۴ - پر استدلال کیا جاتا ہی مسٹر ولیم جونس صاحب کے ترجمہ منو مین اس اشلوک کا ترجمہ یہ کیا ہی اون پسران دوجون کو جو عورات بلا اتر سے مابین برن ہائے مندرجہ سلسلہ سے پیدا ہون عقلا انتر کہتے ہین اور بوجہ فرو تر ہونے اون کی مان کے درجہ کے اونکا ایک جداگانہ نام رکھا گیا ہے چند مفسرون کی رائے پر استدلال کر کے شودر عورت کے لڑکے کی نسبت درمیانی

قوم ہونے کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ صرف پہلے رتبے دو جینی قوم کے دہرم کے قابل ہین یعنی جو لڑکا برہمن مرد اور برہمن عورت سے اور راجپوت کی دو قوم یعنی چہتری - یا ویش عورت سے پیدا ہو کہ تین رتبے ہوئے - اور جو چہتری مرد اور چہتری اور ویش عورت سے پیدا ہون کہ یہ دو ہوئے اور جو لڑکا ویش مرد اور ویش عورت سے پیدا ہو یہ ایک ہوا - جو لڑکے شودر زوجات سے پیدا ہون وہ خارج ہین لیکن اس بحث سے یہ نتیجہ نہین نکلتا ہے کہ جو لڑکا شودر عورت سے بطریق انولوم پیدا ہوا اوسکی جات بوجہہ تاثیر اعلی تخم کے جیسی کہ مادہو یہ مین تشریح کی گئی ہے اعلی نہین ہے گو واسطے اغراض دہرم کے اوس کی جات وہی ہو جو اوس کی مان کی ہے - جات کا تصور بوجہہ موجود ہونے اثر دوجی کے اعلی تخم کے ہی اور تصور اوس دہرم کا جو اوسکے لیے مناسب کہا گیا ہے اوسوقت تک ہے جب تک کہ اوسکی دوجی ناکمل رہتی ہے جو چند نسلون تک محتاج اعادہ عقد انولوم ہے یعنی جب تک اوسکی دوجی بحالت تغیر رہی اوسکا دہرم اوس جات پر منحصر تہا جسکی اوس کی مان تھی - یہ بحث اس غلطی سے کی گئی ہے کہ اوس مین وہ امتیاز نظر انداز کیا گیا ہے جو درمیان تصور جات اور تصور دہرم کے ہے اور غلط طور پر فرض کر لیا گیا ہے کہ قانون قدیم کی رو سے انولوم لوگون کے دہرم اور جات کا سا ایک ہے - یہ بحث کہ جو مسئلہ ادن انولومجون سے متعلق ہے جو بیاہی عورتون سے پیدا ہون وہ اوس اولاد سے متعلق سمجہنا چاہیئے جو مجامعت ناجایز سے پیدا ہوئی ہو - مصنف متاکشرا نے اشلوک ۹۲ - مین پرت لوم اولاد کا ذکر کیا ہے جو بلے ترتیب بیاہ و بسلسلہ معکوس سے پیدا ہوئی ہو (یعنی برہمن عورت اور چہتری مرد یا چہتری عورت اور ویش مرد و علی ہذا القیاس) اور مصنف موصوف نے اون کی چند جاتین بیان کی ہین اور یہ لکہا ہے کہ وہ محض چانڈال اولاد سے جو برہمن مرد اور شودر عورت سے پیدا ہوا اور اوس حیثیت سے وہ جملہ دہرم اور رسوم سے خارج ہے - دوسرے پرت لومجون کی خدمات کی نسبت مصنف موصوف نے اقوال و مالنر اور منو کا حوالہ دیا ہے لیکن قدیم دہرم شاستر کی اس شلوک پر زیادہ تر بحث کرنا ضرور نہین ہے کیونکہ اس امر کو فرض کر کے کہ لڑکا چہتری کا ایک ادنی قوم کی عورت سے پیدا ہوا ہے اور اوس کی حیثیت اور پرت لوم کی حیثیت مین کچہہ مشابہت نہین ہے اگرچہ مصنف متاکشرا نے دوجینی قوم کے لوگون کی غیر صحیح النسب اولاد کو حقوق وراثت سے محروم کیا ہے تاہم مصنف موصوف نے اولاد مذکور کو نان و نفقہ پانے کی غرض سے بطور گزارا

خاندان پدری سے تسلیم کیا ہی اور اسوجہسے بیاہ جایز کا ہونا مانع تجویز جات اولاد مذکور از روے قاعدہ متعلقہ انولوم کے نہین ہی اور وہ امر جسمین مشابہت ہے وہ تصور اصطلاحی کی نسبت تاثیر اعلی تخم سے ہی۔ گو لڑکے کی مان کا شودر ہونا تسلیم کیا جاے تاہم وہ لڑکا شودر نہین ہے اور اعلی درجہ اوگر یا شودر سے اعلی جات کا ہے خصوصًا اسوجہسے کہ اوس کی مان کے دادا اور نانا کی جات کا کچھہ حال معلوم نہین ہے اور یہ ثابت ہی کہ اوسکا باپ اور مان چہتریون سے پیدا ہوئے تھے اور اوسکا باپ غیر صحیح النسب تھا مگر اوس دہرم کی پابندی کرتا تھا جو چہتریون کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ درست ہی کہ جب بیاہ کا ہونا ثابت نہین ہے تو بطور امر قانونی کے کوئی بنیاد اس امر کے قیاس کرنے کی نہین ہے کہ والدین اوسی جات کے تھے۔ مگر جب یہ ثابت ہے کہ لڑکے کے مان باپ اور اون کے مورث اوسی دہرم کی پابندی کرتے تھے جو چہتری کیلئے مقرر ہے تو صریح شہادت اوس کے خلاف ہونے کیصورت مین یہ قیاس کرنا نامعقول نہوگا کہ اوس کی مان اقل درجہ ایسی جات کی تہی جسکی وجہسے بموجب خیال قوم چہتری ملک ہند کے وہ اوس آچار (دہرم یعنی مذہبی فرایض) کے ناقابل نہین ہوا جس کی پابندی کے وہ عادی تھی"۔ (۱) مختلف برن کے مرد عورت کی اولاد وراثت کا حق نہین رکھتی ہی اور بیاہ کے ولد الزنا ہونے سے حکم شاستر نہین بدلتا ہی (۲)۔

گوتر (۳)

دفعہ ۲۶۰ برہمن اور چہتری اور ویش اور شودر کے گوتر۔ برہمن برن مین گوتر سے مراد خاندان ہی۔ جس رشی کے خاندان مین جو شخص پیدا ہوتا ہے اور جسکی اولاد مین داخل ہوتا ہی اوسی رشی کے نام سے اوسکا گوتر مشہور ہوتا ہے۔ چہتری برن اور ویش برن کا گوتر وہ ہوتا ہے جو اون کے پروہت کا ہوتا ہے۔ شودر کا

(۱) برنداین بنام راد ہامنی انڈین لا رپورٹ ہائیکورٹ مدراس۔ جلد ۱۲۔ صفحہ ۲۷
(۲) سری گجپتی ہری بنام سری گجپتی راد بسکایت مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۶۹
(۳) دہرم سندہو اور نرنے سندہو مین اس قسم کے امور کی تفصیل ہے اوسکو دیکھنا چاہئے یہ دونون کتابین بنارس اور مہاراشٹر مین آچار کے باب مین بہت معتبر اور مستند ہین کل کام مذہبی رسوم کے انہین کے مطابق ہوتے ہین۔

کوئی خاص گوتر نہین ہے کل شودرون کا ایک ہی گوتر ہے اور وہ کیسب گوتر ہے — گوتر دراصل ایک باہمی تعلق یا رشتہ اون لوگون کا ہی جو ایک خاندان یا مورث قسم ذکور کی اولاد ہون اور اوسمین رشتہ سلسلہ دار یعنی رشتہ مستقیمہ اور طرفی بھی شامل ہے اور اوسمین نہ صرف رشتہ دار ذکور داخل ہین بلکہ مورثان اناث بھی داخل داخل ہوتے ہین — (۱) ؛

دفعہ ۲۶۱ — برہمنون کے گوتر در گوتر — اول سات رشیون کے نام درج ہین جنکے خاندان سے برہمن پیدا ہوئے ہین یعنی — ۱ — بھرگو — ۲ — انگیرا — ۳ — اتری — ۴ — وسوامتر — ۵ — کسیب — ۶ — وشِشٹہ — ۷ — اگستیہہ —

بعد ازان ان رشیون سے متعدد گوتر قرار پائے ہین —

(۱) بھرگو سے جو آٹھ گوتر قرار پاسے ہین وہ یہ ہین —

وت — ربدا — آرشٹ — نکیہہ — لبک — متریو — شنونک — بیدیہ —

(۲) انگرا سے یہ چار گوتر قایم ہوئے — گوتم — بھاردواج — کیول — انگراس —

(۳) اتری سے چار گوتر ہین — اتری — بادبھونگ — گرشتہرا — مدکلا —

(۴) وسوامتر سے دس گوتر ہین — کوشک لوہت — روکہ شنک — کام کا بینہ — اج کنب — دہانجی — انگہ کہن — پورن — اندر کوشک —

(۵) کسیب سے پانچ ہین — ندرو با — کسیب — سانڈیل ریبا — گنگا کرشی —

(۶) وسشٹہ سے بھی پانچ ہین وسشٹہ کندن — اوپا مانیتوس — پراشر — جالوکرنیہ

(۷) اگستیہ سے چار ہین — ادہتم باہز — سوم باہر — سمیہ باہز — تگیہ باہز

ان ساتون رشیون کی شاخون سے جو گوتر قایم ہوئے ہین اون سے پھر اور گوتر شاخ در شاخ نکلے ہین جیسا کہ بھاردواج سے کرگ اور رکھشہ کپلی وغیرہ اور گوتم سے بام دیو سوم پراج وغیرہ (۲)

---

(۱) ؛ دہرم شاستر سرب ادہکاری متعلقہ وراثت صفحہ ۳۹۵ — بھیارام سنگہ بنام بھیا اگر سنگہ پریوی کونسل — موزر انڈین اپیل — جلد — ۱۲ — صفحہ — ۳۴۳ — متاکشرا کے باب — ۲ — فصل — ۵ — د — ۱ کو بھی دیکھئے —

(۲) دہرم سندھو دوسرے سند ہو —

پروہت واچارج اورججمان

پروہت واچارج وججمان

دفعہ ۲۶۲ جو براہمن جگ اور دیگر رسوم مذہبی ادا کراتے ہین وہ **پروہت** کہلاتے ہین اور جو شخص پروہت کی طرف سے اون کامون کی تعمیل اور انجام دہی کے واسطے مقرر ہوتا ہے وہ اچارج ہے یعنی پروہت کا قائم مقام اور جو لوگ یہ کام اون سے لیتے ہین وہ ججمان کہلاتے ہین - اور جو ججمان پروہت کو دیتے ہین وہ دچھنا اور پردہتای ورت (۱) کہلاتی ہے - اور جائداد غیر منقولہ تصور کیجاتی ہے (۲)

پروہتائی کوئی مستقل منصب یا جائداد نہین ہے اوسکا قیام صرف ججمان کی مرضی پر ہے اور اوس کی رسوم کا دنیا بھی اوسکی مرضی پر منحصر ہے -

دفعہ ۲۶۳ دہرم شاشتر کا یہ مسئلہ ہمیشہ سے مانا جاتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے خاندانی پروہت یا اچارج یا کسی ہادی کے سواے مذہبی کام کسی جدید شخص سے انجام کرانا نامناسب ومعیوب ہے البتہ بلا ترک کرنے قدیم پروہت وغیرہ کے نئے پروہت سے ضرورتاً کام لینا معیوب نہین ہے اسوجہہ سے اس مسئلہ کی بنا پر خاندان کے قدیم پروہت کا بلا قصور موقوف کرنا معیوب ہے لیکن جدید پروہت کا مقرر کرنا یا دوستانہ کام کرالینا ناجائز نہین ہے اور یہ ہی دستور قدیم تھا - جب اس پیشہ کی آمدنی پر برہمنون کی گذر اوقات منحصر ہوگئی تو یہ کام ایک عہدہ اور منصب اور ایک جائداد قابل توریث و قابل انتقال سمجھا جانے لگا اور اسکو اسقدر تقویت کے ساتھہ بیان کیا گیا کہ گویا پروہت کا موقوف کرنا ججمان کے اختیار ہی مین نہین ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین کلکتہ صدر عدالت دیوانی مین بڑی بحث پیش ہوئی اور پروہت کی فتح ہوئی اسمقدمہ مین یہ بحث تھی کہ کوئی شخص بلا وجہہ معقول اپنے پروہت کو موقوف کرسکتا ہے اور بجاے اوس کے جدید پروہت سے کام لینے کا حق واختیار رکھتا یا نہین - پنڈتون سے بیوستھا طلب ہوا پنڈتون نے یہ بیوستھا دیا کہ اگر پروہت کو بیماری ہو اور باوجود قوم سے گراے جانیکے اوسنے پرائشچت نکیا ہو - یا وہ

(۱) لفظ ورت سے ورتی اور ورتن کا اشتقاق کیا گیا ہو اور عرف عام مین ورتن کو وتن کہنے لگے ہین جسکا املا بدل کر لوگ وطن لکھتے ہین - (۲) راگھوپانڈے بنام کاسی پانڈے انڈین لاریپورٹ ہائیکورٹ کلکتہ جلد ۱۰ - صفحہ ۷۳ -

دیوانہ ہو یا اوسکو سراپ ملا ہو (مورد غضب الٰہی ہونا) یا ججمان کے دشمن کے پاس جارہے اور اپنے ججمان کے عیب ظاہر کرکے اوس کی عزت مین خلل ڈالے یا جو کامون کی انجام دہی کیواسطے کافی علم شاستر کا نرکھتا ہو تو ایسا پروہت موقوف کیا جاسکتا ہے ورنہ نہین کوئی ججمان بلا وجہ معقول پروہت کے موقوف کرنے کا اختیار نہین رکھتا ہے پروہت کا موقوف کرنا یا نکرنا اوسکی مرضی پر موقوف نہین ہے"۔ عدالت نے اس ویوستھا کو منظور کرکے تجویز کی کہ پروہت کو بلا وجہہ معقول موقوف کرنے کا اختیار ججمان کو حاصل نہین ہی ۔ (١) مگر اس کے بعد عدالت نے اپنی غلطی دریافت کرکے اس کے خلاف یہ قطعی طور پر قرار دیا کہ پروہتائی کوئی عہدہ یا منصب یا جایداد مستقل نہین ہے یہ ایک ایسی رسم ہے جو ججمان کی مرضی پر موقوف ہے وہ اس امر کا مستحق ہے کہ جاہی جس شخص سے اپنا کام لے اور جاہے جس سے نہ لے گو پروہتائی موروثی ہو لیکن عدالت اس قسم کے امور کی تجویز نکریگی کہ کس شخص سے مذہبی کام انجام کرائے جائین اور کس شخص سے نکرائے جائین یہ امر کام کرانے والے کی پسند پر موقوف ہی اور معاوضہ پروہتائے کا دینا بھی ججمان ہی کی مرضی پر موقوف ہی ۔ (٢) یہی رائے ہائی کورٹ الہ آباد کی ہی ۔ (٣)

احاطۂ بمبئی مین پروہت کی برت ایک منتقل حق ہے ۔

دفعہ ٢٦٤ برت ایک موروثی عہدہ پروہت کا ہی جس کی وجہ سے دریا پر چند مذہبی رسوم جاتریون کے جانب سے ادا کیجاتی ہین ۔ ایسے برت دارون کو بابت ادا کرانے رسوم مذکور بوقت ادائی رسوم یا اون کے قریب کسیوقت جو دچھنا (نقدی یا کوئی اور رقمی بابت ادا کرانے رسوم کے) دیجاتی ہی اوس سے ازروے قانون اور رواج کے ایک قسم کا علاقہ خاص درمیان مین جاتریون اور پوجا کرنے والون کے اور پروہت کے پیدا ہوجاتا ہے اور جب ایسا علاقہ موجود ہو تو وہ جاتری یا پوجا کرنے والے اوس پروہت کے ججمان کہلاتے ہین اور صرف اوسی

(١) رادہاکشن بنام شام سرما وغیرہ رپورٹ منتخب فیصلجات صدر دیوانی کلکتہ جلد ٢ صفحہ ٣٢٢ — (٢) ہرگوبند سرما بنام بھوانی پرشاد فیصلجات صدر کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۹۶ — رام کانت سرما وغیرہ بنام گوبند چند سرما صدر کلکتہ جلد ۸ صفحہ ٣٩ — جواہر مصر بنام بھگو صدر کلکتہ جلد ١٢ صفحہ ٣٦٢ (٣) بہاری لال بنام بیوریپورٹ ممالک مغربی و شمالی بابت ١٨٦٣ء صفحہ ٨٠ — دیوناتھ بنام گیتی صدر ۔ آگرہ رپورٹ ١٨٦٧ء صفحہ ١٢١ - کتاب اردو کو بھی دیکھو

پروہت کو اون ججمانون کی طرف سے رسوم مذہبی مذکور کے ادا کرنے کا بمقابلہ دیگر پروہتون کے حق حاصل ہوتا ہے یہان تک کہ دہرم شاستر کی رو سے جسطرح پر کہ وہ احاطۂ بمبئی مین متعلق کیا گیا ہے اور جس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے اگر کوئی ججمان دوسرے پروہت سے رسوم مذہبی ادا کرائے تو اوسکو اوس پروہت کو جسکا کہ وہ ججمان ہی مناسب دچھنا بطور معاوضہ کے دینی پڑیگی۔ (۱)

دفعہ ۲۶۵ — جوتشینا ورتی — جوتشی ورتی بطور انعام خدمت ذاتی کے بعض فواید پانے کا حق ہوتا ہے اور دہرم شاستر کی رو سے ورتی عموماً ایسی شئی تصور نہین کیجاتی ہے جو قابل بیع و شری ہو۔ (۲)

دفعہ ۲۶۶ — مذہبی کام نایب کر سکتا ہے — ہندؤن مین مذہبی عہدہ کا کام بھی نائب کے ذریعہ سے کیا جا سکتا ہے۔ (۳)

دفعہ ۲۶۷ — نذر پروہتائی کے حصہ کا دعوی — اوس روپیہ کے حصہ کے دلاپانے کا دعوی جو بطور نذر پروہتائی کے ججمانون سے بعوض تعلیم خدمت کے ملا ہو عدالت مین قابل سماعت نہین ہے۔ (۴)

دفعہ ۲۶۸ — مذہبی خدمت منتقل نہین ہو سکتی ہے — خدمت مذہبی کا انتقال کسی ایسے شخص کے نام جو سلسلہ ورثا مین نہو گو اور طرح لایق ہو نہین سکتا ہے۔ (۵)

دفعہ ۲۶۹ — ججمان پر حق پروہتائی کی نالش — احاطۂ بمبئی مین پروہت حق پروہتائی کی نالش ججمان پر اوس حالت مین کرنے کا مستحق ہے جبکہ ججمان نے دوسرا پروہت مقرر کر لیا ہو۔ (۶)

---

(۱) گنیش رام چندر واتے بنام شنکر رامچندر انڈین لا ریپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۴

(۲) گوبند لکشمن جوشی وغیرہ بنام رام کشن ہری جوشی وغیرہ انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۶۔ کتاب دہرم شاستر و رواج ہنود مولفہ اسٹیل صفحہ ۸۴۔

(۳) کتاب دہرم شاستر ایضاً ایضاً ایضاً

(۴) جنی لال بنام گوری شنکر رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی بابت ۱۸۶۶ع صفحہ ۸۴۔

(۵) کیاگرو کل بنام دوڑرا سامی گروکل انڈین لا ریپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۷

(۶) دنیا ناتھ آپاجی بنام سدا سیو پروہت انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۹ —

سولہ سنسکار یعنی لازمی رسوم (۱)

سولہ سنسکار

دفعہ ۲۷۰ آغاز حمل سے بیاہ تک جن رسوم کا از روئے دہرم ادا کرنا واجب ہے وہ سولہ ہین اور سولہ سنسکار کے نام سے مشہور ہین —

رسوم گربھہ دہان —

دفعہ ۲۷۱ تین رسمین اول رسم سے تیسری رسم تک جو رسوم گربھہ دہان یعنی حمل کے رسوم کہلاتی ہین ابتدائی رسمین ہین اور جب حمل ظاہر ہوتا ہے تو پہلے اور چوتھے اور پانچوین اور ساتوین یا آٹھوین مہینے مین ادا کیجاتی ہین —

رسوم جات کرم - نام کرن — نش کرن - آن پرشن - چوراکرن -

دفعہ ۲۷۲ — چوتھی رسم جات کرم کہلاتی وہ وقت ولادت ادا کیجاتی ہے — پانچوین رسم نام کرن کہلاتی ہے وہ روز ولادت سے بارہوین دن ادا ہوتی ہے — چھٹی رسم نش کرن ہے جو ولادت سے چوتھے مہینے ہوتی ہے — ساتوین رسم آن پراشن ہے جو ولادت سے اگر لڑکا ہوتا ہے تو چھٹے مہینے اور اگر لڑکی ہوتی ہے تو پانچوین مہینے ادا کیجاتی ہے — اٹھوین رسم چوراکرن یعنے مونڈن ہے جسکو ادا کرنے کا وقت برہمن اور چھتری اور بیش کے لئے ولادت کے پہلے سال سے تیسرے سال تک (۲) مقرر ہے اور اس رسم کے ادا ہونے کے بعد لڑکا اوس خاندان مین شامل ہو جاتا ہے جسمین رسم عمل مین آئی نام کرن بید یعنی کن چھیدن کی نسبت صحت کے ساتھہ یہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ یہ سولہ سنسکارون مین داخل ہے یا نہین —

---

(۱) یہ ایسی ضروری رسوم ہین کہ ان کے انجام دہی کے واسطے جائداد کا منتقل کرنا جائز ہوتا ہے اور جو قرض لیا جاتا ہے وہ واجب الادا ہوتا ہے اور قابض جائداد موروثی فالتو تا ان رسوم کی انجام دہی کیواسطے اخراجات دینے پر مجبور کیا جاتا ہے اسی وجہہ سے ان کو مختصراً بیان کیا گیا ہے —

(۲) اس میعاد کے تعین اور ضروری و غیر ضروری ہونے اور رسم کے ادا ہو جانے کی تاثیر کی نسبت بہت بحث ہے وہ چونکہ تبنیت سے زیادہ تر متعلق ہے اس لئے اوسی باب مین اسکا ذکر بصراحت کیا جائیگا —

رسم اوپنائین یعنے جینو پہنا — اور اوس کے ادا ہونے کا وقت

دفعہ ۲۷۳

نوین رسم رسم اوپنائن ہی جسکی ضرورت کی نسبت منو کا قول یہ ہے :— "از روی حکم وید کہ رسم جینو کی اول تین جاتون مین بعد پیدایش کے اول یا تیسرے سال مین بطور جائز ادا ہونی چاہیئے برہمن کے حمل مین قایم ہونے سے آٹھوین برس اور چھتری کے حمل مین قایم ہونے سے گیارھوین برس اور ویش کے حمل مین قایم ہونے سے بارھوین برس باپ کو چاہئے کہ لڑکے کو جنیو پنہاوے اگر کوئی برہمن یا اوسکا باپ اوسکی طرف سے یہ چاہے کہ وہ علم مقدس مین ترقی کرے یا چھتری اپنی طاقت بڑھانا چاہے یا ویش کارو بار تجارت کرنا چاہے تو پانچوین یا چھٹے یا آٹھوین سال مین جنیو کیا جائے رسم جنیو جو گائتری سے پاک کیا جاسے بصورت برہمچاری کے سولہ سال کے اندر ادا کرنی چاہیئے اور بصورت چھتری کے ۲۲ بائیس سال کے اندر اور بصورت ویش کے چوبیس سال کے اندر — بعد اوسکی کل اشخاص نوجوان ان تین جاتون کے جنکا جنیو وقت مناسب پر نہوا ہو وارث یعنی خارج القوم اور بلحاظ گائتری کے ذلیل ہو جاتے ہیں اور اشخاص نیک اونکی مذمت کرتے ہین" (۱)

رسوم ویدخوانی — و سماورتن وگئودان — و بیاہ —

دفعہ ۲۷۴

دسوان گیارھوان بارھوان اور تیرھوان سنسکار چارون ویدون کا پڑھنا ہے — اور چودھوان سماورتن یعنے گرو سے اپنے گھر آنے کے لئے رخصت ہونا — پندرھوان سنسکار گئودان یعنے برہمنون کو گائے کا دینا ہے اور سولھوان سنسکار بیاہ ہے — جیسا کہ اعلی برن کے مردون کے لئے سنسکار اوپنائن یعنے جنیو لازمی ہے اور بلا اس کے وہ جات مین داخل نہین ہو سکتے ہین اسیطرح اعلی برنون کی عورتون کے لئے صرف یہی ایک سنسکار بیاہ ہے جسکے عمل مین آجانے سے اون پر شاستر کی پابندی لازم ہو جاتی ہے — برہمنون کی رو سے شودر برن کی عورتون اور مردون کے لئے بھی صرف بیاہ ہی ایسا سنسکار ہے جس سے قومی حقوق و پابندی واجب ہوتی ہے — اور اسی کا ادا کرنا ضروری ہے مصر ہتر مصنف ویرمترودے نے صاف صاف فرمایا ہے کہ بیاہ کے علاوہ باقی سنسکار شودر برن کے لوگون کی خواہش پر منحصر ہین چاہے کرین اور چاہے نکرین لیکن جو شودر انکو بجا لاتے ہین وہ اونکی دولت مندی اور نیک نامی ہے اور حصول درجہ ستشودر

(۱) منو باب ۲ — اشلوک ۳۵ لغایت ۳۹ —

کے انجام دیتے ہین مگر بیاہ ایک سنسکار ہے جو شودرون پر بہی ہی اوسکا ادا کرنا لازم ہی

داہ کرم و شرادہ

رسوم میت داہ کرم و شرادہ —

دفعہ ۲۷۵ مرنے کے بعد داہ کرم یعنی نعش کا جلانا(۱) اون طریقون کے ساتھہ جو شاستر مین مقرر ہین اور شرادہ یعنی پنڈ دان کرنا - یہ یقین کیا جاتا ہے کہ جب تک متوفی کا شرادہ عمل مین نہ آئیگا خصوصًا پارون شرادہ جو سواے متوفی کی اولاد ذکور کے اور کوئی انجام دینے کی قابلیت نہین رکھتا ہے متوفی دوزخ سے نجات نہ پائیگا - یہ یقین اولاد ذکور کے پیدا کرانے اور پرورش کرنے کے لئے نہایت مفید اور پیدایش اولاد کا بڑا معین ہے - شرادہ ادا کرنے کی ترتیب شاستر مین مقرر ہے (۲) کہ اول کون ادا کرے گا اور پہر اسکے بعد کون اور یہ ایسی ضروری بات ہے کہ بنگالہ کے قواعد وراثت مین ترتیب ورثاے اسی پر مبنی ہے یعنے جو شخص شرادہ ادا کرنے مین ترتیب مین پہلے ہو وہی شخص ترکہ پانے مین بہی مقدم و مرجح ہی - گویا شرادہ ایک ایسی رسم اہم ہے کہ اسکو ادا کرنے پر وارثون کی ترتیب مقرر کی گئی ہی اور ترکہ کے استحقاق کی بنا ہے -

شرادہ کرنا کن لوگون پر واجب ہے —

دفعہ ۲۷۶ متوفی کا شرادہ کرنا اون لوگون پر فرض ہے جو متوفی کے وارث قریب قسم ذکور بہ ترتیب ذیل ہین اول سپنڈ اوس کے بعد سکولیا پہر سمانودک پہر بندہو پر فرض ہے مثلاً - بیٹا - پوتا - پرپوتا - نواسہ - باپ بہائی بہتیجا - چچا - ماموں وغیرہ پر ایک کے بعد دوسرے پر فرض ہے - جب ذکور مین سے کوئی نہو تو عورتون پر یہ بہی نہون تو گرو - اور گرو بہی نہو تو راجہ جسکو اجازت دے شرادہ کرے بہر حال شرادہ کا ہونا ضرور ہے اور انجام

---

(۱) ہنڈؤن کے نعش کے جلانے اور جسم کے تکلیف دینے کی فلسفہ اور اوس کے دقایق کی نسبت حسن ابن موسیٰ نوبختی نے اپنی کتاب موسومہ کتاب الاراے و دیانات مذاہب الہند و اراہم مین محققانہ اور کمال خوبی و صراحت سے ذکر کیا ہے یہ کتاب تیسری صدی ہجری کے شروع مین لکہی گئی ہی

(۲) نرسنے سندہو نغمل ۳ ورق ۲۲ - وبیوہا میوکہ صفحہ ۱۴۲ - اور بیوستہ درپن کے صفحہ ۴۴ مین درج ہی - اور نیز دیگر کتابون بہی اس باب مین ہین —

دینا اوس شخص پر فرض ہے جو وارث متروکہ متوفی کا ہو - اور شخص فرقہ تارک الدنیا یعنے سنیاسی وغیرہ فقراء کا شرادہ اون کے چیلے پر فرض ہی - (۱)

کن لوگوں کا داہ کرم وشرادہ نہونا چاہئے

دفعہ ۲۷۷ جن لوگوں کا داہ کرم اور شرادہ جایز نہین ہے وہ حسب ذیل ہین - اول کوڑہی کیونکہ بہوشیا پران مین کوڑہی کے داہ کرم وشرادہ کی ممانعت ہے (۱) دوم وہ شخص جو ہندو مذہب سے منحرف ہوگیا ہو یا جات سے خارج ہوگیا ہو اوس کے داہ کرم کی ممانعت برہم پران مین درج ہے - (۲) سوم دو برس سے کم عمر کے بچے کا داہ کرم نکرنا چاہیئے بلکہ اوسکو دفن کردینا چاہیئے (۳)

آساج یعنی حالت ناپاکی

آساج یعنی ایام ناپاکی ——

دفعہ ۲۷۸ آساج اوس حالت کا نام ہی جسمین ایک زمانہ معینہ تک بوجہہ ولادت یا وفات کسی سپنڈ یا سکو یا قسم کے رشتہ دار کے اوس کے رشتہ دار ناپاک سمجھے جاتے ہین - اور اس حالت مین مذہبی رسوم کے ادا کرنے اور منتروں کے پڑہنے کے ناقابل ہوجاتے ہین اور اسکو [illegible] بھی کہتے ہین — ولادت کے واسطے ۱۲ دن ایام آساج مقرر ہین — اور وفات کی صورت مین برہمن برن کے لئے دس دن اور چہتری کے لئے بارہ ۱۲ دن اور ویش کے لئے پندرہ دن - اور شودر کے لئے ستائیس دن تاریخ وفات سے مقرر ہین اور ان ہی ایام کو سوتک کہتے ہین - تاوقتیکہ تاریخ وفات سے یہ مدت نگذر جائے اور سپنڈ کرن سدہ اور بارون شرادہ ہو جائین ہر رسم یا امر مذہبی از قسم جگ وغیرہ کا کرنا ناجایز ہی - (۴) حالت سوتک کی نسبت صرف تبنیت کی نسبت چند مرتبہ عدالتون مین

(۱) نرسنے سندہو اور دیگر کتب مین اس قسم کی رسوم کے مفصل حالات اور طریقے درج ہین دیکھئے نرنے سندہو فصل ۳ - وبیو ہار میوکہ صفحہ ۱۴۲ دبیوستہا درپن صفحہ ۴۰ ۷

(۲) کولبروکس ڈائجیسٹ جلد ۲ کتاب ۵ ترجمہ اشلوک ۳۲۲ صفحہ ۴۲۹ —

(۳) ” ” ” ” ۳۲۴ ” ۴۳۱ —

(۴) دہرم شاستر اسٹرینج صاحب فقرہ [illegible] - نرنے سندہو —

بحث پیش ہوئی ہے ایک مرتبہ بمقدمہ راما لنگا پلے بنام سدا شب پلے (۱) جو ویلیش قوم کا مقدمہ علاقہ مدراس کا تھا یہ بحث پیش ہوئی کہ تبنیت بحالت سوتک ہوئی ہو لہذا ناجائز ہے لیکن اس بحث کا تصفیہ نہین ہوا پریوی کونسل نے مقدمہ کو اس بنا پر فیصل کیا کہ تبنیت بحالت سوتک نہین ہوئی سوتک مین ہونے کی وجہہ سے جو جواز تبنیت پہ عذر تھا اوسکا فیصلہ نہین ہوا۔ علی ہٰذا قوم شودر کی تبنیت کے جواز کی نسبت بمقدمہ تھنگا ہالی بنام راموڈالی (۲) مدراس ہائیکورٹ مین پھر یہی بحث پیش ہوئی کہ تبنیت مذہبی رسم ہے اور چونکہ وہ بحالت سوتک ہوئی ہے لہذا کالعدم و ناجایز ہے اس مقدمہ کا فیصلہ اس بنا پر ہوا کہ قوم شودر کو تبنیت کے لئے کسی رسم مذہبی کے ادا کرنے کی ضرورت نہین ہے لہذا ایام سوتک مین تبنیت عمل مین آنے سے تبنیت ناجایز نہین ہو سکتی ہے۔ مگر چیف جسٹس اور منوسامی ایار جسٹس نے (۳) فرمایا کہ "اسمین شک نہین ہے کہ بموجب رواج ہنود موت کی سوتک سے ناقابلیت نسبت بجاآوری رسوم مذہبی کی پیدا ہوتی ہے لہذا اس بات کا دیکھنا لازمی ہوجاتا ہے کہ آیا بحالت تبنیت شودرون مین رسوم کا ادا ہونا ضروری ہے یا نہین"۔۔ اصل بات یہ ہے کہ ایام آساچ مین ہر ایک رسم مذہبی ادا کرنے کی ناقابلیت پیدا ہو جاتی ہے لیکن بحث طلب بات یہ ہے کہ تبنیت یا اوس کے متعلق رسمین یا بیاہ اور اوس کے متعلق رسوم ایسی مذہبی رسمین ہین یا نہین جنکے ادا کرنے کی ناقابلیت بحالت آساچ پیدا ہوتی ہے اور کوئی اونکو ادا کرنے کا مجاز نہین رہتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ جن رسوم مین وید کے منتر پڑھے جاتے ہین وہ پاک اور مذہبی رسوم ہین اونکو کوئی شخص بحالت ناپاکی ادا نہین کر سکتا ہے پس نتیجہ یہ نکلا کہ بیاہ اور تبنیت کی ایسی رسمین جنہین منترون کا پڑھنا لازم ہے آساچ کی حالت مین ادا نہین ہو سکتی ہین۔ مگر جہان رواج نے تبنیت کی نسبت ہوم یا اور ایسی مذہبی رسم کو جسمین منتر پڑھے جاتے ہون جواز تبنیت کی شرط نہ رکھا ہو وہان اس مسئلہ آساچ کی بنا پر بحث نہین ہو سکتی ہے فقط

(۱) موزز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۰۶

(۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۵۸

(۳) یہ صاحب ہندو ہین اور بڑے نامور قانون دان ججون مین شمار کئے جاتے ہین۔

دوسرا باب

ازدواج کے بیان مین

بیاہ لازمی اور مذہبی فرض ہے،

بیاہ دنیاوی معاہدہ ہی نہین ہے بلکہ ایک مذہبی فرض بہی ہے —

دفعہ ٢٧٩ ہنود مین ازدواج صرف ایک دنیاوی قانونی معاہدہ ہی نہین ہے بلکہ ایک سنسکار ہی یعنی مذہبی فرض جسپر نجات منحصر ہے کیونکہ ہنی اور رحم کا دہبہ مٹانے کیواسطے اعلیٰ قوم یعنی برہمن وچہتری وویش کے لئے جو دس رسمین مقرر کی گئی ہین اون مین سب سی آخری رسم ازدواج ہے فرقہ شودر اور ہر فرقہ کی عورتون کے لئے صرف ازدواج ہی رد معصیت اور نجات کا ذریعہ ہے -(١)

بیاہ کرنا ضروری امر ہے —

دفعہ ٢٨٠ بیاہ کرنا از روی قوانین ہنود کے ایک مقدس فرض ہے اور اسقدر ضروری ہی کہ جب تک بیاہ ہنو آدمی ہر ایک جگ کی رسم ادا کرنے کے قابل ہی نہین سمجہا جاتا ہے الا اوسوقت کہ اوس کی عمر ٤٨ برس سی تجاوز کر جاے - منو کا قول ہے کہ اوستاد کے پاس سے واپس آنے کے بعد ہی ہر ایک شخص کو اپنا بیاہ کرنا چاہیئے جو منتر بیاہ مین بغرض انعقاد بیاہ پڑہے جاتے ہین وہ معمولی ضابطہ کی بات نہین ہے بلکہ لازمی اور اصلی امر ہے کیونکہ عورت بیاہ کے ذریعہ سے شدہ یعنی پاک کیجاتی ہے - مذہبی کامون کے انجام دینے مین زوجہ کی موجودگی کی اسقدر ضرورت ہی کہ رام نے ایک مورت سیتا کی گھوڑے کی قربانی کی رسم ادا کرنے کے لئے اوسوقت بنوائی تہی جب سیتا اون کے پاس سے دوسرے ملک کو چلی گئی تہی -(٢) — [illegible]

(١) کولبروکس ڈائجسٹ - جلد ٢ - صفحہ ٢٠٤ ودفعہ ٢ - فصل ٢ - باب ٣ شرح دہرم شاستر مولفہ:

(٢) ” ” ” ” ٤١ - بحوالہ اقوال انگرہ ومتو ودفعہ ٣ فصل ٢ باب ٣ شرح مذکور

بیاہ کے ضروری ہونیکی وجوہ —

دفعہ ۲۸۱ بیاہ کے ضروری ہونیکی وجوہ ہنود و متقنین یہ بیان کرتے ہین —

اول بیاہ اون ۱۰ دس سنسکارون مین سے پہلا سنسکار ہی جو منی اور رحم کا دھبہ مٹانے کیلئے ضروری مقرر ہوئے ہین اور جنکے انجام دینے کے بغیر کامل بچانا ممکن ہے -

دوسری دوزخ سے نجات پانے کیلئے اور باپ دادا کے فرایض کے ادا کیلئے بیٹے کا ہونا لازمی امر ہے اور وہ بیاہ کرنے پر منحصر ہے —

تیسری جس شخص کا بیاہ نہین ہوتا ہے وہ بہت سے اہم مذہبی کام نہین کرسکتا ہے

چوتھی تجرد کی حالت مین زندگی بسر کرنا عوام الناس کے لئے ناپسندیدہ ہے یہان تک کہا گیا ہے کہ گھر گھر نہین ہے بلکہ زوجہ ہی گھر ہے کیونکہ مذہب - دولت یا عیش و عشرت مین بغیر زوجہ کے لطف ہی نہین آتا ہے —

پانچوین جب اولاد کا ہونا ضروری ہے تو اوسکی پرورش بہی لازمی کام ہے بچون کی پرورش بغیر زوجہ کے اچھی طرح نہین ہو سکتی ہے گھر بار رکہنے کی حالت مین انسان کو جس مدد کی ضرورت ہے وہ صرف منکوحہ زوجہ سے مل سکتی ہے - یہ دنیاوی مقاصد ہی اسقدر ضروری ہین کہ عقلمندون نے عوام کی بھلائی کیواسطے بیاہ کو فرض مذہبی اسواسطے قرار دیا ہے کہ اسوجہ سے ہی عوام اوسکی خوب پابندی کرینگے -(۱)

بہت سے فرقون کے مذہب کی رو سے بیاہ کا نکرنا فرض ہے

دفعہ ۲۸۲ بہت سے مذہب ایسے بھی ہین جنکی روسے پیشواے مذہب کو بیاہ نہین کرنا چاہئے کیونکہ جس شخص کے بیوی اور بچے ہوتے ہین وہ پیشواے مذہب یا مذہبی اوستاد کے فرایض ادا کرنے مین قاصر رہتا ہے - لیکن یہ فطرت سے جنگ کرنا ہے اور فطرت سے لڑنا ناممکن ہے اس لئے کہ جو پیشواے مذہب تجرد مین زندگی بسر کرتے ہین وہ سخت خطرناک حالت مین ہوتے ہین اور شرمناک اور معیوب باتون کے حملون سے بچنا سخت مشکل ہوتا ہی گو ناممکن نہو اسی لئے برہمنون نے اپنی مشکل کشا عقل سے بیاہ کو بھی فرض مذہبی قرار دیا اور اسیوجہہ سے جو برہمن بیاہ کر لیتا ہے وہ خلایق کی نظر مین بے عزت نہین ہوتا ہے بلکہ عزت حاصل کرتا ہے اسوجہ سے کہ وہ افعال ناشایستہ سے جنسے وہ بے عزت ہوجاتا ہے احتراز کرنی کی قابلیت

(۱) دفعہ ۱ و ۳ و ۴ فصل ۲ باب ۳ شرح مذکور

کامیابی کے ساتھہ رکھتا ہے اور چونکہ صاحب اولاد ہوتا ہے اس لئے اوسکا پیشہ ہدایت وارشاد کا نسلاً بعد نسل اوسکے خاندان مین قایم رہ سکتا ہے۔ (۱)

بیاہ کی قسمین اور اونکے جواز و ناجوازی کا بیان

دہرم شاستر مین آٹھہ قسم کے بیاہ چار پسندیدہ اور چار ناپسندیدہ ہین

دفعہ ۲۸۳ قوانین ہنود مین ازدواج (۲) اٰٹھہ قسم کے حسب ذیل بیان کئے گئے ہین۔ (۳)

ناپسندیدہ		پسندیدہ	
۵	گندہرب	۱	برہمو
۶	راکشس	۲	دیوا
۷	آسُور	۳	آرش
۸	پشاچ	۴	پرجاپت

برہمون کی تعریف

دفعہ ۲۸۴ منو کے بموجب برہمو اوس بیاہ کا نام ہی کہ جب باپ اپنی آزاد رضامندی سے کسی ویدخوان شخص کو اپنے گھر بلا کر اور اوسکو اعزاز کے ساتھہ اپنی خدمت مین قبول کرکے اپنی دختر کو صرف لباس پہنا کر اوسکو عطا کرے اسی کا نام کنیا دان ہی۔ (۴) جاگولک نے اس کی یہ تعریف کی ہے کہ جب دختر کو اپنے مقدور کے موافق عروسانہ لباس پہنا کر اور دولہا کو بلا کر دولہن کو دیدیا جائے تو اسی کو برہمو بیاہ کہتے ہین (۵) اس طریقہ کے موافق لڑکی کا باپ اپنی دختر کو لباس و زیور سے آراستہ کرکے بلا لینے کسی جہیز کے اور بغیر اسکے کہ لڑکی کی درخواست کیجائے اپنی خواہش سے اپنے کسی شاگرد کو عطا کر دیتا ہے۔ جب وہ لڑکی قبول کر لی جاتی ہے تو اوسکا باپ اپنی عزت سمجھتا ہے۔ یہ طریقہ ترقی علوم کے واسطے پسند کیا گیا ہے اس طریقہ کی اس زور سے تاکید کی گئی ہی کہ اور طریقے متروک ہو گئے ہین۔ ہرچند ہندو سے اعلے قوم کا

(۱) دفعہ ۹ فصل ۲ باب ۳ شرح مذکور (۲) یہ اون بیاہون کی قسمین ہین جنکا ذکر مقدس سمرتیون مین ہی علاوہ اینکے اور چند طریقے کے بیاہ بعض اقوام ہنود مین مروج ہین جنکا حال آیندہ معلوم ہوگا۔ (۳) منوسمرتی باب ۳۔

(۴) منوسمرتی باب ۳۔ اشلوک ۲۷: (۵) جاگولک سمرتی۔ و مِتاکشرا۔

اپنی لڑکی کو بلا طلب خود دینے مین فخر سمجھتا ہے اور اسی وجہ سے بیٹی والے کیطرف سے پیام دینے کا دستور پڑ گیا ہے - (۱)

دیوا کی تعریف **دفعہ ۲۸۵** جب باپ اپنی دختر کو عروسانہ لباس پہنا کر جگ (۲) شروع ہونے پر آچارج یعنی پیشوا مذہب جگ کرانے والے کو عطا کرتا ہی تو اسکا نام دیوا بیاہ ہی یہ طریقہ نہ صرف آج ہی کل متروک ہی بلکہ اس مین ہی شبہ ہو کہ یہ کبھی مروج بھی تھا یا نہین کیونکہ جو پیشوا گردن جگ یعنی قربانی کراتا ہے وہ عموما مسن اور ارذل درجہ کا ہوتا ہے - عالم پنڈت بہت ہی کم اس قسم کے مذہبی کامون مین پیشوائی کرتے ہین اس قسم کے کام ایسے لوگ کرتے ہین جنکی علماء کے گروہ مین زیادہ توقیر نہین ہوتی ہے خواہ کوئی وجہ ہو لیکن اسکا یقین ہے کہ دیوا بیاہ کا کبھی رواج نہین ہوا - (۳)

آرش بیاہ **دفعہ ۲۸۶** جب لڑکی کا باپ دولہا سے ایک یا دو جوڑی گائے یا بیل کی مذہبی رسم کے واسطے لیکر اپنی لڑکی کو دیتا ہو وہ بیاہ آرش کہلاتا ہے (۴) جاگولک کہتے ہین کہ مقدس رشیون مین یہ ہی طریقہ مروج تھا - یہ سب سے قدیم طریقہ ہے جیسا کہ اوس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے غالبا اس طریقہ کا رواج اوسوقت ہوگا جب مویشی مال و دولت کا ایک اصلی جزو سمجھی جاتی تھی جماعت انتظامی کی حالت مین تبدیلی ہونے سے مویشی کی قدر گھٹ گئی اسیوجہ سے یہ طریقہ بھی متروک ہوگیا - (۵)

پرجاپت **دفعہ ۲۸۷** جب باپ اپنی لڑکی کو مناسب اعزاز کے ساتھ بصراحت یہ الفاظ کہکر دولہا کے حوالہ کرتا ہو کہ "تم دونون باہم ملکر فرض دینی و دنیاوی ایک ساتھ بجا لاؤ" تو اسکو پرجاپت کہتے ہین - (۶) اسمین اور برہمو مین یہ فرق ہے کہ اس کے بموجب پہلے دولہا کیطرف سے بیاہ کی درخواست کیجاتی ہے اور رسم کے طور پر پہلے دولہا والون ہی کیطرف سے تحریک ہوتی ہے مگر سب طرح سے پابندی طریقہ برہمو کی ہی ہوتی ہے - (۷)

(۱) دفعہ ۱۱ فصل ۷ باب ۳ شرح مذکور (۲) منوسمرتی باب ۳ - اشلوک ۲۸ - وشاکشرا جلد ۱ - اشلوک ۵۹ - (۳) دفعہ ۱۳ فصل ۷ باب ۳ شرح مذکور
(۴) منوسمرتی فصل ۳ - اشلوک ۲۹ - (۵) دفعہ ۴ فصل ۷ باب ۳ شرح مذکور
(۶) منوسمرتی باب ۳ - اشلوک ۳۰ وشاکشرا جلد ۱ اشلوک ۶۰ (۷) دفعہ ۱۲ فصل ۷ باب ۳ شرح مذکور -

گندہرب یا گندہرو | **دفعہ ۲۸۸** گندہرب بیاہ وہ کہلاتا ہے کہ جب دولہا اور دلہن مین عشق ومحبت سے باہم تعلق قایم ہوجاے اور اوس کی غرض وصل معشوق و نفسانی رغبت ہو (۱) گویہ بیاہ کے ناپسندیدہ طریقون مین سے ایک طریقہ ہے اور اس کی بنا نفس پرستی قرار دی گئی ہے تاہم بموجب قول "منو کے چھتری یعنے فوجی قومون کے لیے روا ہے اور چھتریون اور راجاؤن مین اسکا رواج پایا جاتا ہے - ہندؤن کا یہ پرانا طریقہ اہل یورپ کے کورٹ شپ کے مطابق ہے - (۲) اسکی نسبت تجویز ہوا ہی کہ گندہرب طریقہ کا بیاہ عورت کو گھر مین ڈال لینے سے کم وبیش نہین ہے اور اس قسم کا بیاہ غیر مروج ہوگیا ہے - اوس سے نہ عورت کو حیثیت زوجہ حاصل ہوتی ہے اور نہ اولاد صحیح النسب ہوتی ہے گو واجب العرض دیہہ مین دہرو (۳) عورت یعنے بے جائز بیاہ کی عورت اور غیر صحیح النسب اولاد کی وراثت کا ذکر درج ہو لیکن وہ کالعدم ہے کیونکہ قواعد وراثت کو تبدیل کرنے کا کسی کو اختیار نہین ہے قواعد مذکور کا تبدیل ہو کسی کی مرضی پر منحصر نہین ہے - (۴)

راکشس | **دفعہ ۲۸۹** جب کسی ناکتخدا لڑکی کو اوس کے گھر سے اوسکی عزیز واقارب کو قتل یا زخمی کرکے بذریعہ جنگ یا بذریعہ غارت گری اوسکو جورو بنانے کے واسطے جبراً پکڑ لیجائین تو اس طرح پکڑ لیجانا راکشس بیاہ کہلاتا ہے - (۵)
یہ طریقہ نہ صرف زمانہ حال مین سخت ممنوع اور قوانین تعزیری کی رو سے سنگین جرایم مین داخل ہے بلکہ یہ طریقہ قدیم زمانہ کی شاسترون نے بہی ناپسندیدہ قرار دیا ہے - اور اور گو یہ طریقہ متروک ہوگیا ہے مگر بعض قومون مین اسکا رواج اب بہی پایا جاتا ہے مثلاً اوڑیسہ کے کہانڈون مین اور قوم مینا مین جو ممالک متوسط ہند کی دزدی پیشہ قوم ہے یہ طریقہ راکشس کا اور صورت اور لباس مین مروج ہے کہ کبھی وہ لڑکیونکو

(۱) منوسمرتی باب ۳ - اشلوک ۳۲ (۲) دفعہ ۸ - فصل ۷ باب ۳ شرح مذکور
(۳) یعنی وہ عورت جو بطور داشتہ کے گھر مین رکھی جاے
(۴) بہولی بنام مہاراج سنگھ انڈین لارپورٹ ہای کورٹ آلہ باد جلد ۳ - صفحہ ۷۳۹ -
(۵) منوسمرتی باب ۳ - اشلوک - ۳۳ -

چور لاتے ہین اور کبھی چھین لاتے ہین - (۱)

آشور | **دفعہ ۲۹۰** جب دولہا قصداً اپنی حیثیت و مقدور کے موافق دولہن کے باپ اور اوسکے باپ کے قرابت دارون کو اور نیز دولہن کو مال دیکر دولہن کو اپنے عقد مین لاتا ہے تو ایسا بیاہ آشور کہلاتا ہی - (۲) یہ طریقہ طریقہ ارش کے مشابہ ہی فرق اسقدر ہے کہ آشور مین مال دیا جاتا ہی اور آرش مین مویشی - اسکا رواج اس زمانہ مین بھی ہے گو بیاہ بظاہر برہمو طریقہ سے ہوتا ہی لیکن مخفی طور پر مال لیا دیا جاتا ہے - اس طریقہ کو خاص کر آشور اسوجہ سے کہتے ہین کہ اس کا رواج اون اقوام مین تھا جو کہ آریا کے ہندوستان مین آنے سے پہلے آباد تھین (۳)

پشاچ | **دفعہ ۲۹۱** کنواری لڑکی سے بلا اوسکی مرضی کے براہ فریب مثلاً سوتے مین یا جب وہ نشہ مین ہو یا فاترالعقل ہو ہم آغوش ہونا پشاچ کہلاتا ہے - (۴) یہ طریقہ کوئی طریقہ بیاہ کا نہین ہے دانشمندون نے اسکو ناپسند کیا ہے اور عملی طور پر بالکل معدوم ہے کہین اسکا رواج نہین ہے نہ صرف اس زمانہ مین بلکہ بہت قدیم زمانہ سے یہ ایک جرم اور ممنوع فعل سمجھا جاتا ہے (۵)

ہند کی اقوام قدیم اور برہمنون مین رواجی طریقے کے بیاہ - | **دفعہ ۲۹۲** ان آٹھون قسم کے بیاہون کے علاوہ ہندوستان کی قدیم قومون مین اور نیز برہمنون مین بیاہ کے اور طریقے بھی رائج ہین جنکا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہی -

قوم کوک کے بیاہ کا طریقہ - | **دفعہ ۲۹۳** قوم کوک مین دولہا اور دولہن کے بچپن کے زمانہ مین اون کی مائین اونکا بیاہ ٹھہرا لیا کرتی ہین - اور بیوہ عورتون کے بیاہ ثانی کی بھی صاف اجازت ہی - (۱)

---

(۱) دفعہ ۹ فصل ۷ باب ۳ شرح مذکور کو دیکھئے اور نیز (انڈیا) میر فوجداری اور اون رپورٹونکو دیکھئے جنمین جرائم کے ارتکاب کی یہ تحقیقات درج کیجاتی ہے کہ کس قسم کے جرائم کس ملک اور قوم مین زیادہ سرزد ہوتے ہین

(۲) منوسمرتی باب ۳ - اشلوک ۳۱ (۳) دفعہ ۵ فصل ۷ باب ۳ شرح مذکور

(۴) " " " ۳۴ وششٹ ا جلد ا - اشلوک ۱۷ -

(۵) دفعہ ۱۰ فصل ۷ باب ۳ شرح مذکور کو بھی دیکھئے - (۱) دفعہ ۱۷ فصل ۷ باب ۳ شرح مذکور

قوم سنتھل کا طریقہ بیاہ —	**دفعہ ۲۹۴** سنتھل لوگون مین لڑکی لڑکے کا بیاہ شادی پندرہ برس کی عمر سے پہلے ہوتا ہے - ورنہ ہمیشہ مرد و عورت کے بلوغ کی حالت مین ہوتا ہے - نوجوان مرد نوجوان لڑکیون سے بے تکلف ملتے ہین اور عورت کو شوہر اور مرد کو زوجہ کے انتخاب کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے گو والدین یا اور بزرگ متعلقین کا انتخاب کرنا زیادہ ممتاز و معزز سمجھا جاتا ہے لیکن عورت و مرد کا یہ آزادی ہے دلہن کی قیمت کے طور پر کچھ دیا جاتا ہے - عموماً پانچ روپیہ دے جاتے ہین - ازدواج کی تکمیل کا اصل رکن یہ ہے کہ دلہن کی ابرو پر سیندور لگایا جاتا ہے اور دولہا اور دولہن ساتھ کہاتے ہین - اس قوم مین بہت ہی شاذ و نادر زیادہ بیاہ ہوتی ہین - طلاق کا دستور بھی عام نہین ہے صرف شوہر کے ہم جدیون کی اجازت سے ممکن ہے - (۱)
آسامی کاشتکارون کا قاعدہ بیاہ —	**دفعہ ۲۹۵** آسام کی بعض زراعت پیشہ قومون مین مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو پان کر دینے لینے سے بیاہ منعقد و مکمل ہو جاتا ہے - (۲)
چھوٹا ناگپور کے کسانون اور ہوئیون وغیرہ کا طریقہ بیاہ	**دفعہ ۲۹۶** چھوٹا ناگپور کے کسانون اور ہوئی اور ہوس لوگون مین سن بلوغ سے پہلے بیاہ نہین کیا جاتا ہے - قوم ہوس مین ساتھ مل کر شراب پینا تکمیل ازدواج کا اصل رکن ہے - بعض اقوام مین بیوہ عورتون کا بیاہ بھی جائز ہے - اور طریقہ سگائی کے بموجب بڑے بھائی کی بیوہ پر تصرف کرنا بھی جائز ہے - (۳)
کرمیون کے بیاہ کا طریقہ —	**دفعہ ۲۹۷** بعض مقامات مین مثلاً سنگ بھوم مین قوم کرمی مین عجیب تر بیاہ کا رواج یہ جاری ہے کہ دولہا اور دولہن اپنی اپنی چھوٹی اونگلی کا خون نکالتے ہین اور ایک کی اونگلی کا خون دوسرا پی لیتا ہے یہ ہی تکمیل ازدواج کا اصل رکن ہے - (۴)

(۱) دفعہ ۱۷ فصل ۷ باب ۳ — شرح مذکور

(۲) ” ۱۵ ” ” ” ” ” ”

(۳) ” ۱۸ ” ” ” ” راد یک گہا سرین بنام بدیک پرشاد سنگھ مارشل صفحہ ۴۴۶ — (۴) دفعہ ۱۹ فصل ۷ باب ۳ — شرح مذکور

ملابار و کنارا کے نمبودری برہمنون کا سروس دو باتم طریقہ کا بیاہ

دفعہ ۲۹۸ نمبودری برہمنان ملک جنوب ہند (ملابار و کنارا وغیرہ) مین قدیم مقدس سمرتیون کی بنا پر بیاہ کا ایک طریقہ جاری ہے کہ دختر کا باپ اپنی لڑکی اس قرار داد سے دولہا کو دیتا ہے کہ جو پہلا بیٹا اوس سے پیدا ہوگا وہ نانا کا بیٹا اور اوسکی جائیداد کا وارث ہوگا۔ اس قسم کے بیاہ کا نام سروس دو باتم ہے اس کی تکمیل کے واسطے اور رسوم متعلقہ کے سوائے وشیشٹا کے بتائے ہوئے یہ منتر پڑھ کر لڑکی کا باپ لڑکی کو دولہا کے حوالہ کرتا ہے کہ مین تجھکو یہ لڑکی اسواسطے دیتا ہون کہ جو لڑکا اس سے پہلے پیدا ہو وہ میرا لڑکا ہوگا۔ دولہا اسکو قبول کر لیتا ہے۔ جو لڑکا اس بیاہ سے پیدا ہوتا ہے وہ نانا کا بیٹا اور وارث ہوتا ہے۔ (۱) یہ طریقہ بیاہ کا طریقہ برجاپت اور برہمو کے بہت مشابہ ہے صرف اس مین دختر کے پہلے لڑکے کا نانا کے بیٹے ہو جانے کا قرار داد ہوتا ہے۔

ملابار کے نایرون کا طریقہ بیاہ۔

دفعہ ۲۹۹ ملک ملابار کی اون اقوام مین جو عموماً نایر کہلاتی ہین (نایر بالکل ہندو ہین اور ان مین برہمن اور دیگر اقوام ہین گو ان کے بعض خاندان برائے نام مسلمان کہلاتے ہین غالباً مسلمان کا نام ان خاندانون کو حیدر علی کی فتوحات کی برکت سے بخشا ہے) عورتین ایک عجیب اور خاص طریقہ کا ازدواج کرتی ہین اس کی رو سے یہ ضرورت نہین ہے کہ دولہا شوہر کی حیثیت و حالت اختیار کرے بالغ ہونے پر عورت جس شخص سے اور جتنی شخصون سے چاہے صحبت کرا سکتی ہے صرف اسیقدر شرط ہے کہ جن لوگون سے وہ تعلق پیدا کرے وہ اوسکا سے اعلی قوم کے ہون۔ اس بیاہ بصفت بے تمیزی کی صحبت کی بدولت باپ کا اکثر پتہ نہین لگ سکتا ہے اسیوجہ سے وراثت مان کی طرف سے پہونچتے ہین۔ مرد کی اولاد اوسکی وارث نہین ہوتی ہے بلکہ اوس کی بہن اور بہن کی اولاد اور دیگر رشتہ داران مادری وارث ہوتی ہین (۲)

(۱) واسدیون بنام سکرٹری آف اسٹیٹ انڈین لا ریپورٹ ہای کورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۷

(۲) دفعہ ۲۲۳ فصل ۷ باب ۳ شرح دہرم شاستر مولفہ جگندر سمارتا سیر و منی۔ وسہرٹ بنج ہالا طریقہ بابت وراثت ملابار۔ و حالات مالابار مولفہ مسٹر لوگن۔ ملابار کے حالات و تاریخ صفحہ ۱۴۴

بیاہ کے بعض طریقے برہمنون کی ایجاد ہین اور باقی پہلے سے مروج تھے

دفعہ ۳۰۰ چونکہ ہندوستان بلحاظ اپنی مختلف آب و ہوا کے اور مختلف قسم کے حیوانات و دیگر قسم کی اشیا کے اور مختلف مزاج اور رنگ روپ آدمیون کے تمام دنیا کا خلاصہ کہا جاتا ہے کیونکہ ایک طرف تو مہذب برہمن ہین اور دوسری طرف آسام اور کوہ سرگوجا اور کوہ گارو کے وحشی باشندے ہین پس جب یہ حالت ہے تو ہندوستان مین تعلق ازدواج کی نوعیت و طریقون مین فرق و اختلافات کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ دفعات بالا سے واضح ہے کہ کہین ایک ہی زوجہ پر شوہر قناعت کرتا ہے اور کہین ایک عورت ہزار شوہرون پر بھی قناعت نہین کرتی ہے چونکہ ملک کی ایسی مختلف حالتون کے لحاظ سے مقننین ہنود نے دہرم شاستر مین بیاہ کی آٹھہ قسمین قرار دیکر درج کین اور اون مین بعض کو پسندیدہ اور بعض کو ناپسندیدہ ٹھہرایا مقننین سے اکثر طریقے بیاہ کے ناپسند کئے مگر اونکو معدوم نہین کیا کیونکہ ایک مقنن کو جسکو مختلف جماعت ہاے قانونی کے واسطے قانون بنانا پڑتا ہے لازم ہے کہ ہر قسم کے رسم و رواج کا لحاظ رکھے اوسکا یہ کام نہین ہے کہ وہ دفعتاً کل رسم و رواج کو یک قلم موقوف کر دے بلکہ اوسکو لازم ہے کہ خلایق کی رہبری کے لئے معقول قانون بناے اور رفتہ رفتہ قباحتون اور قبیح رواجون کو تبدیل کرے ابتدا مین وہ صرف یہ کر سکتا ہے کہ ایسے قبیح رواجون کو ناپسند کرے جنکو اگر ممکن ہوتا تو وہ قانون کے ذریعہ سے معدوم کر دیتا - بیاہ کے وہ طریقے جن مین جبر یا دغا یا خرید و فروخت جایز رکھی گئی ہے اوس زمانہ مین پائی ہون گے جب آریا لوگ ہندوستان مین آئے تھے جب مہذب عالم برہمنون نے قوانین بناے تو بیاہ کے کل طریقے جو خود وہ اپنے ساتھہ لائے اور جو ہندوستان مین پاے سب ایک جگہہ جمع کر دیے - یہ کتنا سخت ناانصافی ہے کہ اون مہذب برہمنون سے جو قوانین مقدس کے بانی یا پابند تھے یا بین تہذیب و دانش بیاہ کے ایسے وحشیانہ طریقے جو حیوانات کے لائق ہین اپنے واسطے مقرر کئے ہون اسواسطے بہت صاف امر یہ ہے کہ برہمو- دیوا-

ص۲ معلوم ہوتا ہے کہ یہ طریقہ بیاہ کا راجہ پرسرام کے اوس انتظام کے بعد پیدا ہوا ہے جو اوس نے برہمنون کی حفاظت معاش کے واسطے قایم کیا تھا کیونکہ [illegible] ء کے بعد اور اوس کے قریب اوسنے برہمنون کو بلا کر اپنے ملک ملابار اور دیگر مقامات مین آباد کیا تہا - اسکا مفصل حال مسٹر لوگن کی کتاب مین دیکھیے -

اور یہ جا بجا طریقے غالباً عقلانے ترقی علم و عمل کی غرض سے ایجاد کیئے تھے اور یہ آٹھ طریقے اون کی ایجاد ہین - ارش - گندہرب - اشور - راکشس - پشاچ وہ طریقے ہین جو برہمنون نے ہندوستان کی مفتوح قومون مین موجود پاے تھی - قوانین منو کے باب سوم سے اور نیز ہندوستان کی قدیم اقوام کے رسم و رواج موجودہ سے بھی اس کی تائید بخوبی ہوتی ہے

کسکو کون سا بیاہ کرنا چاہیئے اور کون سا نہین

دفعہ ۳۰۱

قانون منو مین ہے کہ ان آٹھون قسم کے بیاہ مین سے بعض ضعیف اقوال کی بموجب سواے بیاہ - راکشس - اور پشاچ کے باقی چھ طریقے کے بیاہ اور بعض راے کی بموجب صرف چار قسم کے بیاہ یعنی برہمو - دیوا - آرش - پرجاپت برہمن کیواسطے جایز ہین اور علاوہ ان چار قسم کے آسُور ویش اور شودر کیواسطے جایز ہین - مگر چھتری کے لیے سواے پشاچ کے ساتون قسم کے بیاہ جایز ہین - گندہرب اور راکشس صرف چھتریون کے واسطے مخصوص ہین - مستند اقوال کی بموجب اور قومین گندہرب اور راکشس بیاہ نہین کر سکتی ہین بعض کا قول ضعیف یہ ہے کہ چھ قسم کے بیاہ برہمن کر سکتا ہے لیکن یہ قول بہت ہی ضعیف و ناقابل عمل ہے - گو برہمن اپنا پیشہ چھوڑ کر چھتری کا پیشہ کر سکتا ہے - مگر پشاچ اور اسُور کو محض ناجایز لکھا ہے - (۱)

برہمو بیاہ شودر کر سکتا ہے -

دفعہ ۳۰۲

اس زمانہ مین بوجہ تبدیلی حالت تمدن اور نیز عملداریون اور سرکاری قوانین کی تبدیلی کے سبب سے جملہ اقوام ہنود مین خواہ شودر ہو یا برہمن بیشتر برہمو بیاہ کا رواج ہے اور قانونًا جایز ہے چنانچہ مدراس ہای کورٹ نے یہ تجویز کیا ہے کہ منو کا یہ قول کہ سواے علماء وید کے اور کوی دوسرا شخص برہمو بیاہ نہین کر سکتا ہے[(۲)] صرف بطور اصلاح و نصیحت کے ہے نہ بطور قانون کے لہذا شودر بھی برہمو بیاہ کرنے کا مجاز ہے اور ایسا بیاہ جایز ہے اور اوس سے حقوق وراثت پیدا و قایم ہوتے ہین - (۳)

(۱) منوسمرتی باب ۳ - اشلوک ۲۵ و ۲۶ - متاکشرا جلد ۱ - اشلوک ۶۱ راکشس و پشاچ بیاہ اور طریقے بیاہ کی جو ممنوع ٹہرای گئی ہین استری دہن کے باب سی جہان شوہر کے وارث ہونے کا بیان ہے اونکا جایز ہونا پایا جاتا ہے - (۲) منوسمرتی باب ۳ -
(۳) رام کا سیہ پلے بنام بھگوان پلے مدراس صدر دیوانی رپورٹ صفحہ ۴۴

آشور بیاہ کا جواز و رواج —

دفعہ ۳۰۳ اگرچہ بیٹی پر داماد سے کچھ لینا اشراف قومون مین ممنوع اور سخت معیوب ہی نہین ہے بلکہ اسمرتی چندریکا کے مصنف دیو نند بھٹ نے اوس عورت کی بنسبت جسکا بیاہ بطریق اشور ہوا ہو یہ کہا ہے کہ جب عورت قیمت دیکر خرید ہوی تو بلفظ پتنی ملقب نہین ہو سکتی ہے اور نہ وہ دیوتاؤن کی پرستش مین شریک ہو سکتی ہے نہ پنڈ دان مین شریک ہو سکتی ہے فضلا اوسکو داسی (کنیز) کہتے ہین یا مثل کنیز و حالت شودر سکے (١)

(١) تاہم بنگالہ - اور متھلا کے کولین برہمنون مین جو برہمنون مین اعلی درجہ رکھنے کا دعوی کرتے ہین اور بعض قنوجی برہمنون مین بیٹی پر مال کا لینا مروج ہے اور جملہ نیچ قوم مین اسکا بہت رواج ہے چنانچہ بمبئی ہائی کورٹ نے فیصل کر دیا ہے کہ غالباً نیچ قومون مین آشور طریقہ کا بیاہ کیا جاتا ہے - اسمقدمہ مین یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ دولہن کو صرف باکو یا روپیہ دینے سے بیاہ آشور نہین ہو جاتا ہے

(٢) پس گو منو کے قول مین اشور بیاہ کی قطعی ممانعت ہے لیکن جب رواج نے اوسکو جایز کر دیا ہے تو منو کا حکم دہرم مان سنے والی لوگون کیلیے صرف ایک اخلاقی نصیحت ہی رہ گیا ہے -

بیاہ کرانے یا لڑکی دینے کے معاوضہ کا معاملہ کالعدم ہے

دفعہ ۳۰۴ اب ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جبکہ طریقہ آشور بیاہ رواجاً جایز ہے تو اگر باپ یا مان یا کوی اور لڑکی کا ولی دولہا یا اوس کے باپ سے اپنی لڑکی سے بیاہ کر دینے کا معاوضہ ٹھہراے اور اوسکا معاہدہ کراے تو آیا ایسا معاہدہ از روے قانون معاہدہ جایز ہے اور عدالتین اوس کی تعمیل بالجبر کرائین گی یا نہین - ؟ اسکے جواب مین گو شبہ سے خالی نہین ہے لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس قسم کا معاملہ مصلحت عامہ کے خلاف ہے چنانچہ بمبئی ہائی کورٹ نے حال ہی مین دو مقدمون مین ایسے معاملہ کو جسمین بیاہ کرا دینے کی معاوضہ مین روپیہ دینے کا قرار داد ہوا تھا اس تجویز سے کالعدم قرار دیا کہ لڑکیون کے بیاہ مین دلال یا مان باپ یا ولی کچھ

(١) اسمرتی چندریکا باب ١١ فصل ١ - اشلوک ١٠ و ١١ -

(٢) وجیا رنگ رام بنام لچھمن بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ٨ صفحہ ٢٢٤ -

لیتی ہین وہ دراصل بچون کی قیمت ہے اور ایسا معاملہ مصلحت عامہ کے خلاف ہے لہذا قانونًا کالعدم ہے اور دہرم شاستر کی روسے بھی ناجایز امور کے مسدود کرنے کی ہدایت ہے چنانچہ نارد کا قول ہے کہ "جو راجہ فلاح چاہتا ہو اوسکو چاہیے کہ ناجایز کارروائیون کو جو قانون تہذیب کی بموجب جایز نہین ہین مسدود کر دے" - اس مقدس ہندو مقنن نے خود ہی ناجایز کارروائیون کی یہ تعریف کی ہے کہ وہ افعال جن سے بھلائی نہ پیدا ہو" کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ - اشلوک ۲۷ صفحہ ۱۰۳" لہذا حسب دفعہ ۲۳ قانون معاہدہ ایسے معاملات کالعدم ہین" (۱)

راکشس اور پشاچ بیاہ ناجایز اور آجکل جرم ہین

دفعہ ۳۰۵ راکشس اور پشاچ طریقے بیاہ کے آجکل محض ناجایز ہی نہین بلکہ قانون فوجداری کی روسے جرم ہین - اصول عام یہ ہے کہ کسی ناجایز امر سے جب تک اوسکی ناجوازی قایم رہے کوئی جایز تعلق یا استحقاق پیدا نہین ہوتا ہے لہذا ان طریقون سے قانون کی روسے کوئی تعلق زوجہ و شوہر کا قایم ہی نہین ہو سکتا ہے -

گندہرب کا جواز

دفعہ ۳۰۶ گندہرب جن قومون سے مخصوص ہے اونہین مین جایز رکھا جا سکتا ہو نہ اور قومون مین گو طریقہ اہل یورپ کے مطابق ہے تاہم ہند مین اسکا جواز ابھی رواج پر زیادہ تر موقوف ہے لیکن اسکا رواج سواے امرا اور راجاؤن کے عوام چھتریون مین بھی نہین ہے نہ کسی اور قوم مین یہ طریقہ بیاہ کا مروج ہے -

بیاہ مین پابندی شاستر و رواج کی ہوتی ہے -

دفعہ ۳۰۷ بیاہ کے باب مین تمام ہندوستانی ہندوؤن مین عموما دہرم شاستر کی پابندی کیجاتی ہے صرف نیچ قومون مین اور بعض ہند کی قدیم قومون مین کہ وہ بھی نیچ قومون مین داخل ہین عام یا خاص رواج کی پابندی کیجاتی ہے بیاہ کے جواز مین رواج عام یا خاص کو بہ نسبت شاستر کے زیادہ دخل ہے - رواج خود ایک ایسا قانون ہو کہ دہرم شاستر کے احکام کی بموجب دہرم شاستر پر غالب ہو -

(۱) دولاری بنام بلبہ داس پراگ جی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ - صفحہ ۱۲۶ - ہیتھمر زنسی بنام جگ جیون ہنسراج انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ - صفحہ ۱۳۱ -

کون لوگ بیاہ کرنے کی مجاز ہین

بیاہ کے فریق

دفعہ ۳۰۸ ہندو مقننین کی نظر مین دولہا تو از دواج کرنیوالا فریق ہے اور دلہن وہ فریق ہے جو بیاہ مین دی جاتی ہے - چونکہ اوسکا دینے والا اوسکا باپ یا اور کوی ولی ہوتا ہے (گو کبہی خاص حالت مین خود ہی اپنے آپکو دے سکتی ہے مثلاً جب وہ بطور جایز اپنا شوہر خود تلاش کرنے کی مجاز ہوتی ہے) لہذا دینے والا تیسرا فریق ہوتا ہے - (۱)

مرد کس عمر مین بیاہ کرسکتا ہے۔

دفعہ ۳۰۹ قدیم مقدس قواعد کی رو سے کسی مرد مین چوبیس[۲۴] برس کی عمر سے پہلے بیاہ کرنیکی قابلیت نہین ہوتی ہے چنانچہ منو کا قول ہو کہ تیس برس کے مرد کو چاہیے کہ بارہ برس کی لڑکی سے بیاہ کرے اور چوبیس برس کی عمر کے مرد کو آٹھ برس کی لڑکی سے بیاہ کرنا چاہیئے اور جو شخص اس عمر سے پہلی بیاہ کریگا وہ گناہ کا مرتکب ہوگا لیکن اگر مرد ایام طالب علمی جلد طے کرلے تو وہ فوراً بیاہ کرسکتا ہے" (۲) وشیشٹا کا یہ قول ہے کہ جو مرد تیس برس کا ہو وہ سولہ برس کی لڑکی سے بیاہ کرسکتا ہے بشرطیکہ آثار حیض نمودار ہوگئے ہون" - (۳)

عمر کی قید کے قاعدہ کا اثر و وقعت —

دفعہ ۳۱۰ چونکہ منو کے قول مین الفاظ "گناہ کا مرتکب ہوگا" درج ہین لہذا ثابت ہوتا ہے کہ عمر کا قاعدہ واجب التعمیل ہے نہ محض اخلاقی نصیحت مگر رواج نے اس کے اثر کو معطل کر دیا ہے - یہ بہی غور طلب امر ہے کہ سب سے پہلے مقنن جنہون نے ابتدا مین قوانین ہنود بنائے کہتی نابالغون کے بیاہ کے لئے ولیون کا کچھ ذکر نہین کرتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نابالغ مردون کے بیاہ کا رواج نہ تہا - لیکن عہد متوسط مین نابالغون کے بیاہ کا رواج پایا گیا ہے اور حال مین بہی بکثرت یہی رواج ہے اسواسطے بہت مدت سے شارحین دہرم شاستر اس رواج کے موید ہین - رگہنندن کا مقولہ یہ ہے کہ "ہر شخص جو بیاہ کے معنی سمجھنے کی قابلیت رکھتا ہے وہ بیاہ کرسکتا ہے" - (۴)

---

(۱) دفعہ ۱ فصل ۲ باب ۳ شرح مذکور کو دیکھو (۲) منوسمرتی باب ۹ - اشلوک ۹۴ -
(۳) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ - (۴) دفعہ ۲ فصل ۳ باب ۲ شرح مذکور -

نابالغون کے بیاہ کا عام رواج وجواز —

دفعہ ۳۱۱ آجکل عملی طور پر عام رواج یہ ہو رہا ہے کہ بچون کا بیاہ اون کی نابالغی کے زمانہ ہی مین کیا جاتا ہے اکثر آٹھ نو برس کی عمر مین جبکہ وہ بیاہ کے معنی سمجھنے کی قابلیت سے بالکل معرا ہوتے ہین بیاہ کر دیا جاتا ہے — برہمنون مین جنیو پہنانے کی رسم آٹھ برس کی عمر مین ادا ہو سکتی ہے اور اکثر بیاہ کی رسم بھی اسی کے بعد ہوا کرتی ہے اگلے زمانہ کے مقننین نے یہ حکم دیا ہے کہ بیاہ کا وقت زمانہ طالب علمی کے بعد ہوتا ہے لیکن اس زمانہ مین دہرم شاستر کے بموجب جنیو کی رسم کی چند روز بعد ہی زمانہ طالب علمی ختم ہو جاتا ہے — بعض حالتون مین زمانہ مذکور کو چند گھنٹون سے زیادہ وسعت نہین دیجاتی ہے اب طالب علمی کا اصلی زمانہ جنیو پہننے سے پہلے شروع ہوتا ہے اور عموماً دوران زمانہ طالب علمی مین بیاہ ہوا کرتا ہے گویا اس قانون قدیم کی برای نام لفظی پابندی تو اب بھی ہوتی ہے لیکن طرز عمل دراصل اوس کے مخالف ہی —(۱)

نابالغ کا بیاہ قانوناً جایز ہے —

دفعہ ۳۱۲ ہندو نابالغ کا بیاہ نہ صرف قانوناً جایز ہے بلکہ اوسمین خرچ کرنا بھی جایز ہے —(۲)

قواعد عمر کی عدم تعمیل سے بیاہ منسخ یا کالعدم نہین ہوتا ہے

دفعہ ۳۱۳ دہرم شاستر مین ایسا کوئی مسئلہ نہین ہے کہ اگر اون قواعد کے خلاف بیاہ کیا جاے جو عمر کی باب مین مندرج ہین تو بیاہ کالعدم یا منسخ ہو جاے ہان اون کی خلاف ورزی ایک گناہ خیال کیا جاتا ہے —

حد بلوغ

دفعہ ۳۱۴ چونکہ کسی سرکاری قانون (۳) متعلقہ حد نابالغی نے مسائل ازدواج مندرجہ دہرم شاستر کو تبدیل نہین کیا لہذا رسم و رواج ملک کے لحاظ سے پندرہ برس کی عمر کا ہندو لڑکا بیاہ کی غرض کیواسطے ایسا سمجھہ جانا چاہیے جو بیاہ کے معنی سمجھتا ہے اور بالغ تصور کیا جائیگا جیساکہ رگنندن کا قول مذکورہ بالا مین ہے —(۴)

(۱) دفعہ ۳ فصل ۳ باب ۳ شرح مذکور (۲) جگیشر سرکار بنام نیلمبر داس ویکلی رپورٹر جلد ۳ — صفحہ ۲۱۷

(۳) دیکھو ایکٹ ۹ — ۱۸۷۵ء (۴) نندلال بیگو داس بنام تابوداس مارلی ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۸

فاترالعقل کا بیاہ جایز ہے یا نہین —

دفعہ ۳۱۵ دہرم شاستر کا اصول یہ ہے کہ جو امور دہرم شاستر کی روسے کرنے فرض قرار دئیے گئے ہین اونکا کرنا صرف اونہی لوگون پر فرض ہے جو اون کے بجالانے کی قابلیت رکھتے ہین - چونکہ فاترالعقل بیاہ کے منتر پڑہنے کی قابلیت نہین رکہتا ہے لہذا وہ رسم بیاہ کو بھی ادا نہین کرسکتا ہو - علاوہ اس کے کنیا دان یعنی دختر کا ہبہ بھی ایسی حالت مین کامل نہین ہوسکتا ہے کیونکہ ایک فریق بیاہ کا اوسکے قبول کرنیکی قابلیت ہی نہین رکہتا ہے اور ازروے دہرم شاستر جواز و تکمیل ہبہ کے لئے ایجاب کا قبول ہونا لازم ہے مگر عدالت سے اسبات کا صاف صاف فیصلہ ہوچکا ہے کہ فاترالعقل لوگ یعنی دیوانے اور مجنون بھی گو پابندی قانون سے بری ہین لیکن بیاہ کی قابلیت رکھتے ہین - (۱) اس نظیر کی صحت مین بحث و کلام ہوسکتا ہے کیونکہ بموجب قول رگھنندن کے بیاہ کرنے والے فریق مین اسقدر قابلیت ہونی چاہیئے کہ وہ یہ سمجھہ سکے کہ بیاہ کیا چیز ہے اور نظیر کی حالت اسکے خلاف ہو رگھنندن کے قول کی بنا پر جو بحث ہوگی وہ محض قانونی ہوگی نہ عملی کیونکہ عملاً فاترالعقل کا بیاہ ہوتا ہے - ایک نابالغ کی نسبت فرض کرلیا جاتا ہو کہ وہ بیاہ کی ماہیت کو سمجھہ سکتا ہے لیکن فاترالعقل نہین سمجھہ سکتا ہے - یہ شبہ ہوسکتی ہو کہ دولہا کی ناقابلیت کی تلافی ولی کی رضامندی سی ہوسکتی ہے لیکن بڑی بحث یہ ہو کہ آیا ایک ایسا ولی بیاہ عمل مین لاسکتا ہے جو خود ہی مختار کار بن بیٹہا ہے - ایک ایسا مختار جسکا تقرر باضابطہ ہوا ہو بہت سے ایسے افعال کرسکتا ہو جو خود وہ شخص کرتا ہو جس نے مختار کیا ہے مگر بعض افعال ایسے ہین جنکو کوئی مختار مقررہ بھی انجام نہین دے سکتا ہو - وہ افعال جنکا بجالانا خود ایک شخص کی ذات پر عاید کیا گیا ہے اونکو اوسکا مختار یا قایم مقام انجام نہین دے سکتا ہے کیونکہ قانون یہ ہے کہ "فرایض وید کو خود اپنی ذات سے ادا کرنا چاہیئے اور فرایض سمرتی کو مختار ادا کرسکتا ہے - اگر اپنی ذات

(۱) دالی چرن بنام رادہا چرن سترمارلی ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۹۹ - دیکھئے دفعہ
فصل ۳ باب ۳ شرح مذکور -

سے کرنے کا فرض شروع کیا جاے اور اوسکے ختم ہونے سے پہلے وہ معذور ہوجاے تو دوسرا شخص اوسکو ختم کر سکتا ہے۔ (۱)

دفعہ ۳۱۶ آیا نامرد اور مخنث بیاہ کی قابلیت رکھتا ہے — شاستر مین بعض ایسے اشارات ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ نامرد یا مخنث قانوناً بیاہ کر سکتا ہے۔ لیکن طبعی طور پر اونکو بیاہ کی خواہش نہین ہو سکتی ہے اور جن عورتون مین بیاہ کی ہدایت کی گئی ہے وہ ظاہرا اون سے متعلق نہین ہو سکتے ہین اونکی نسبت مذکر کا صیغہ صرف ویسے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جاے کہ جس زمانہ مین پسران شرح – (۲) کا رواج تھا اوس زمانہ مین نامرد و مخنث کا بیاہ جایز سمجھا جا سکتا تھا لیکن اس زمانہ مین اونکا بیاہ کالعدم سمجھا جائیگا۔ گو متعصبہ ہندون کے خیالات لڑکی کے ازدواج ثانی کے خلاف ہین کیونکہ منوسمرتی مین درج ہے کہ "لڑکی کا بیاہ صرف ایک دفعہ ہو سکتا ہے" (۳)

دفعہ ۳۱۷ گونگے۔ بہرے۔ اندہے اور اون لوگون کے بیاہ جو امراض لاعلاج مین مبتلا ہین — گونگے بہرے یا وہ لوگ جو قابل نفرت اور لاعلاج امراض مین مبتلا ہین بیاہ کی رسم ادا نہین کر سکتے ہین گو اونکا بیاہ جب ایک دفعہ ہو جاے تو پھر کالعدم نہین تصور کیا جاتا ہے لیکن اونکو حقوق ازدواج کی بالجبر تعمیل کرانیکا استحقاق حاصل نہین ہوتا ہے (۴) اور بیاہ کے بعد بھی لڑکی ایسی شخص یعنی شوہر کو نہین دی جا سکتی ہے جو قابل نفرت یا لاعلاج مرض مین مبتلا ہو یا اوسنے آبائی مذہب ترک کر دیا ہو۔ (۵)

دفعہ ۳۱۸ بڑے بہائی کی حیات مین چہوٹے لڑکے کا بیاہ ناجایز ہے — قانون ہنود کے بموجب جب تک بڑے بھائی کا بیاہ نہو جاے چہوٹے بھائی کا بیاہ

---

(۱) دیکھیے دفعہ ۸ ایضاً شرح مذکور (۲) باب تبنیت مین اسکی تشریح دیکھیے۔

(۳) دفعہ ۹ فصل ۳ باب ۳ شرح مذکور۔

(۴) بالی پریم ہوکر بنام بہسکر کلیانجی بمبئی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰۹۔

(۵) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ ترجمہ اشلوک ۱۵۱ و ۱۵۳ و ۱۷۸ مین اقوال و شسشٹ دیکھو نیز دفعہ ۱۰ فصل ۳ باب ۳ شرح مذکور

جائز نہیں ہے - یہ قانون بطور حکم کے واجب العمل ہے - لیکن اگر بڑا بھائی غیر ملک مین ہو یا فاتر العقل یا مجنون ہو یا نامرد ہو یا ذات سے خارج ہو تو چھوٹے بھائی کا بیاہ ناجائز نہین ہے سوتیلی بڑے بھائی کے بیاہ سے بھی پہلے چھوٹے بھائی کا بیاہ جائز نہین ہے -(۱)

قاعدہ بالا متبنی سے متعلق نہین ہے —

دفعہ ۳۱۹ متبنی بیٹے کا بیاہ اوس کے بڑے حقیقی بھائی کے بیاہ سے پہلے ہو سکتا ہے کیونکہ متبنی کا تعلق اپنے حقیقی باپ کے خاندان سے بوجہ تبنیت کے منقطع ہو جاتا ہے جب متبنی کے بعد اورس بیٹا پیدا ہو تو اوسکا بیاہ متبنی کے بیاہ سے پہلے ہو سکتا ہے کیونکہ جب اورس بیٹا پیدا ہو جاتا ہے تو متبنی بڑے بیٹے کی عزت اور مرتبہ کا مستحق نہین رہتا ہو (۲)

زوجہ کی موجودگی مین اور بیاہ کرنا اور زوجات کی تعداد

زوجہ کی حیات مین دوسرا بیاہ —

دفعہ ۳۲۰ پہلی زوجہ کی حیات مین دوسری عورت سے بیاہ کرنا بعض صورتون مین جائز کہا گیا ہے - منو اور یاگولک شمرتی مین لکھا ہے کہ اگر ۱- زوجہ منشی اشیا کا استعمال کرتی ہو یا ۲- لاعلاج مرض مین مبتلا ہو یا ۳- جھگڑالو ہو یا ۴- عقیمہ ہو یا ۵- فضول خرچ اور شوہر کا مال برباد کرتی ہو - ۶- یا شوہر سے نامہربانی سے درشت کلام کرتی ہو ۷- یا صرف بیٹیان ہی جنتی ہو (بقول مصنف اسمرتی چندریکا کے جو بیاہ کے دس برس تک لڑکا نہ جنی ہو) تو ایسی زوجہ پر دوسری زوجہ کر لینا یعنی اور بیاہ کر لینا جائز ہے اور اسی طور پر اوس کی نسبت بھی قیاس کرنا چاہیے جسکو شوہر سے نفرت ہو - (۳)

---

(۱) دفعہ ۱۱ فصل ۳ باب ۳ شرح مذکور (۲) دت تک چندریکا فصل ۴ فقرہ ۹ و فصل ۵ فقرہ ۵۵ قول ریوالیا دیکھیے دفعہ ۱۲ و ۱۳ - فصل ۳ باب ۳ شرح مذکور صفحہ ۷۰ - (۳) کولبروکس وائیجسٹ جلد ۴ - کتاب ۴ ترجمہ اشلوک ۸۰ - صفحہ ۲۳ الف - منو باب ۹ - اشلوک ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ - نیز دیکھیے دفعہ ۱۴ - فصل ۳ باب ۳ - شرح مذکور

قواعد مندرجہ بالا قانون ہین یا بطور پند ونصایح کے —

دفعہ ۳۲۱ قواعد مندرجہ دفعہ ملحقہ بالا سے یہ نہین پایا جاتا ہے کہ ان کی پابندی نکرنے سے دوسرا بیاہ ناجایز ہو جاتا ہی یا گناہ لازم آتا ہے لہذا یہ قواعد قانون نہین ہین پنڈت ایشر چندر ودیا ساگر یہ کہتے ہین کہ قواعد مذکور قانون ہین اگر اون کی راے درست ہو تو زوجہ کی حیات مین اور بیاہ بجز اون صورتون کے جوان قواعد مین درج ہین ناجایز ہے گو پنڈت موصوف کی دلیلین بہت قوی ہین مگر شاسترون مین متعدد بیاہ ہونے کے جواز کی نسبت اسقدر صاف اشارے ہین۔ اور رسم بھی یہ اسقدر عام ہے کہ اون کے قول کو قانون نہین سمجھا جاسکتا ہے پس سواے اس کے اور کوئی چارہ نہین کہ قواعد مذکورہ بالا کی نسبت یہ کہین کہ یہ صلاح و مشورہ یا نصیحت کے طور پر ہین یا ان مین مشہور واقعات کا ذکر ہی لہذا زوجہ کی حیات مین بلا لحاظ وجہ موجہ کے بھی اور بیاہ جایز ہے —(۱) چنانچہ قواعد مندرجہ ذیل سے واضح ہوتا ہے —

بلا وجہ دوسرا بیاہ جایز ہے لیکن جائداد کا ایک ثلث یا نان نفقہ پہلی زوجہ پاویگی —

دفعہ ۳۲۲ یاگولک کا یہ قول ہے کہ جو شخص ایسی زوجہ کو چھوڑ دیگا جو فرمانبردار ہو۔ انتظام خانہ داری مین مستعد اور لایق و کفایت شعار ہو یا بیٹے کی مان ہو اور نرمی سے کلام کرتی ہو تو اوس شخص سے اوسکی جایداد کا ایک ثلث حصہ اوس کی زوجہ مذکور کو جبرًا دلایا جائیگا - اور اگر شخص مذکور مالدار نہوگا تو نان و نفقہ دلایا جائیگا - اس قول کی شرح مین وگیانیشر مصنف متاکشرا یہ کہتے ہین کہ اس سے مراد یہ ہی کہ جب بلا وجہ کوئی شخص دوسرا بیاہ کر لے تو اوسوقت راجہ اوسکی جایداد مین سے پہلی زوجہ کو ایک ثلث دلائیگا —(۲)

دوسرے بیاہ کے وقت پہلی زوجہ کو کسقدر مال دینا چاہئے —

دفعہ ۳۲۳ یاگولک اپنی سمرتی کے اشلوک ۱۴۸ مین یہ کہتے ہین کہ ایسی زوجہ جسکا شوہر دوسرا بیاہ کرے اسیقدر مال کی حقدار ہے جسقدر مال دوسرے بیاہ کیوقت دوسری زوجہ کو دیا گیا ہو یا اسقدر جو اوس نئی عورت کو شادی کیوقت ملتا یا جسقدر وہ خو

(۱) دیکھئے دفعہ ۱۵ - فصل ۳ - باب ۳ - شرح مذکور

(۲) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ شرح اشلوک ۱۷

حسب معمول لیتی مگر اوس صورت مین کہ جب مال اوسکو (یعنی پہلی زوجہ کو) بیاہ کے وقت مل چکا ہو تو صرف بقدر نصف یا جزو اوس مال کے اوسکو ملیگا جو از دواج ثانی کے وقت دیا گیا ہے۔ (۱)

ایک ہندو شوہر وقت واحد مین کسقدر زوجات جمع کر سکتا ہے۔

دفعہ ۳۲۴ جاگولک کا قول ہے کہ برہمن کیواسطے تین زوجات اور چہتری کے لئے دو اور ویش کیلئے صرف ایک زوجہ ترتیب برن کے موافق جایز مین اور شودر کے واسطے بہی صرف ایک بیاہ اپنی ہم قوم عورت سے کرنا روا ہے" (۲) ایک مقام پر زوجات کی تعداد برہمن کے واسطے چار اور چہتری کے لئے تین اور ویش کیلئے دو اور شودر کے لئے صرف ایک لکہی ہے۔ (۳) چونکہ اس مقدس قول مین یہ حکم نہین ہے کہ اگر تعداد معینہ سے زیادہ زوجات ایک وقت جمع کی جاویں تو ناجایز یا گناہ ہوگا لہذا یہ کہنا سخت مشکل ہے کہ یہ قول بمنزلہ قانون ہے چونکہ صدہا سال سے رواج بہی اس کے خلاف ہے اس لئے یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ قول بطور صلاح نیک کے ہو نہ بمنزلہ قانون کے جسکی خلاف ورزی سے تعداد معینہ سے زیادہ زوجات کا جمع کرنا ناجایز ہو جاوے۔ اس سے یہ صاف عیان ہے کہ جیسی تعداد زوجات کی شرعاً مسلمانون مین اور قانوناً اہل یورپ مین معین ہے ایسی ہندوؤن مین معین نہین ہے۔

کن صفات کی عورت سے بیاہ ہو سکتا ہے

زوجہ شوہر کی ہم قوم ہونی لازم ہے۔

دفعہ ۳۲۵ دہرم شاستر مین بیاہ کے جایز ہونے کی نیتو و شرایط مین سے دولہا اور دولہن کا ہم قوم ہونا ایک شرط ہے اور دو جنمی قومون کے بیاہ مین یہ قید بہت سختی سے لگائی گئی ہے چنانچہ منو کا قول ہے کہ "دو جنمی قوم کے آدمی کو چاہئے کہ اپنی قوم مین برابر والے کی لڑکی سے جسمین ہر قسم کی خوبیان ہون بیاہ کرے اور ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی لڑکی لایق اور

(۱) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ - کتاب ۵ - اشلوک ۸۷ -

(۲) یاگولک سمرتی باب ۱ - اشلوک ۵۷ (۳) متاکشرا باب اول فصل ۸ فقرہ ۳ و ۷ - وبیو ہار میوکہ دیکھو دفعہ ۳۲۴ کتاب ہذا -

خوبصورت اپنی ہم قوم کے ساتھ منسوب کرے گو عمر آٹھ برس کی ہو ئی ہو" (۱) یاگولک کا قول یہ ہے کہ "ہر شخص کو اپنے برن میں بیاہ کرنا چاہیے جن مسائل میں دوجنمی قوم کے آدمی کو شودر قوم کی عورت سے بیاہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے میں اون سے اتفاق نہیں کرتا ہوں" (۲) ادت پران میں بھی یہ ہی کہا ہے کہ دوجنمی قوم کے مرد کو غیر قوم یعنی شودر کی لڑکی سے بیاہ کرنا اس زمانہ کلجگ میں ممنوع و ناجایز ہے (۳)

گو اگلے زمانہ میں جایز تھا مگر اب غیر قوم سے بیاہ ناجایز ہے۔

دفعہ ۳۲۶ اگلے زمانہ میں برہمن اور چھتری اور ویش کو اجازت تھی کہ وہ اور قوم کی لڑکی سے بیاہ کر لے اسطرح پر کہ برہمن مرد چھتری اور ویش اور شودر کی بیٹی سے اور چھتری مرد ویش و شودر کی بیٹی سے اور ویش مرد شودر کی بیٹی سے صحیح طور پر بیاہ کر سکتا ہے اور اول بیاہ اپنی قوم میں جایز تھا لیکن اپنی قوم سے اعلی قوم کی لڑکی سے بیاہ کرنا پہلے بھی ممنوع تھا اور اسی وجہ سے اپنے برن کے سوا دوسرے برن میں بیاہ کرنا منع تھا زمانہ حال میں جو کلجگ کہلاتا ہے ہر ایک برن کے لوگوں کے واسطے یہ امر ممنوع اور ناجایز قرار دیا گیا ہے اور اسی وجہ سے ہر برن کے لوگوں میں غیر قوم میں بیاہ کرنا موقوف ہو گیا ہے (۴)۔ میکنشہ بیوہار میوکھ میں یاگولک سمرتی سے یہ فقرہ نقل کر کے لکھا ہے "جایز ہے کہ برہمن کے چار زوجہ اور چھتری کے تین اور ویش کے دو زوجہ ہوں اور ان میں ایک ایک زوجہ شودر قوم کی ہو" مگر آغاز کلجگ سے اس قاعدہ پر عمل کرنے کی ممانعت ہو گئی ہے۔ (۵)

شودر پر صرف اپنی ہی برن میں بیاہ کرنا ہمیشہ سے فرض ہے

دفعہ ۳۲۷ شودر کو ہمیشہ سے یہ ہی حکم ہے کہ وہ سوا اپنے برن کے اور کسی برن میں بیاہ نکرے کیونکہ منو کا قول ہے کہ "صرف شودر عورت ہی شودر مرد کی زوجہ ہونی چاہیے" (۶)

ایک ہی برن یعنی قوم کے مختلف فرقوں میں بیاہ کے جواز کا اصول عام

دفعہ ۳۲۸ اگرچہ

(۱) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۷۹ - منوسمرتی باب ۹ - اشلوک ۸۸ - متاکشرا جلد ۱ اشلوک ۵۲ و ۵۳ (۲) جاگولک سمرتی جلد ۱ - اشلوک ۵۶-۵۷

(۳) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ ترجمہ اشلوک ۱۷۳ –

(۴) " " " صفحہ ۳۲۴ - (۵) بیوہار میوکھ

(۶) منوسمرتی باب ۳ فقرہ ۱۲ - متاکشرا باب اول فصل ۸ فقرہ (۷) –

شاستروں مین ایک ہی برن یعنی قوم کے مختلف فرقون مین بیاہ کرنیکی بابت صریح کوئی ممانعت نہین ہے لیکن یہ فیصل ہو چکا ہے کہ اگر اس قسم کا بیاہ ملک کے رسم و رواج کے خلاف ہو تو ناجایز ہے۔ (۱)

شودر برن کا شخص اپنے برن کی دوسرے فرقہ مین بیاہ کر سکتا ہے

دفعہ ۳۲۹ پریوی کونسل سے طی ہو چکا ہے کہ شودر برن کے دو مختلف فرقون مین باہم بیاہ کرنا جایز اور قانوناً درست ہے۔ (۲) شودر پر یہ فرض نہین ہے کہ اپنی ہی ہم فرقہ سے بیاہ کرے۔ (۳)

شودر شوہر اگر زوجہ سے قوم مین اعلی ہو تو بیاہ جایز اور برعکس اسکے ناجایز ہے۔

دفعہ ۳۳۰ احکام شاستر کی روسے عقد بیاہ مابین شودرون کے جبکہ شوہر زوجہ سے قوم مین اعلی قسم کا ہو جایز ہے (۴) اور برعکس اس کے ناجایز ہے چنانچہ ایک راجپوتنی عورت کا بیاہ قوم جاٹ کے مرد سے اسوجہ سے ناجایز قرار دیا گیا ہے کہ قوم راجپوت چھتری برن ہے اور جاٹ شودر برن ہے (۵)

شودر کے مختلف فرقون مین باہم بیاہ جایز ہے۔

دفعہ ۳۳۱ قوم شودر فرقہ زمیدار کا بیاہ عورت قوم شودر فرقہ ویکلا سے بموجب دہرم شاستر کی جایز قرار دیا گیا (۶)

دہوبی اور ماہی گیر مین بیاہ جایز ہے

دفعہ ۳۳۲ پریوی کونسل سے بہت تحقیق کے بعد یہ تجویز ہو چکا ہے کہ شودر کے دو مختلف فرقون مین مثلاً دہوبی اور ماہی گیر مین باہم بیاہ بطور جایز ہو سکتا ہے اور نہ ایسے بیاہ کے جواز کے خلاف قدیم

(۱) نراین دہر بنام رکہال گاین انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱ - میلارام نادیال بنام ناہتہ رام باسن دیگی ریپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۰۵ وپیوستہ درین صفحہ ۱۰۳۸ - کتاب حالات ہنود مولفہ دارطو صاحب جلد ۱ صفحہ ۹۴ - (۲) بنگال لاریپورٹ جلد ۳ صیغہ پریوی کونسل صفحہ ۱
(۳) مدراس ریپورٹ جلد صفحہ ۴۸۷ - (۴) موزرانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۱ -
(۵) مسماۃ گودہی بنام ہرنام سنگہ صدر دیوانی اگرہ ریپورٹ ماہ مئی ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۷۵ -
(۶) راما منی امال بنام کلنتی ہنچار موزرانڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۶

کتب میں کوئی حکم ہے مسٹر صاحب جسٹس نے بمقدمہ نرائن دھر بنام راکھل گاین (۱) شودر کے مختلف فرقون کی بابت بطور اظہار رائے کے کہا تھا اور اس رائے سے جسٹس مارکبی نے اختلاف کیا تھا اور وہ اظہار رائے بھی پریوی کونسل کے فیصلے (۲) کے خلاف تھا۔ لیکن یہ بلا کسی شک و شبہ کے ہے کہ شودر کے دو مختلف فرقون مین بیاہ جائز ہے اور بہ اعتبار دہرم شاستر بنگالہ اور احاطہ مدراس مین کوئی فرق نہین ہے۔ (۳)

کنیز زادوں سے بیاہ جائز ہے | **دفعہ ۳۳۳** کنیز زادہ سے بھی بیاہ کرلینا جائز بیاہ ہے (۴)

حرامزادون کا بیاہ بھی جائز ہے — | **دفعہ ۳۳۴** دہرم شاستر مجریہ مدراس کی رو سے ایسے والدین کی اولاد جنہین بیاہ نہوا ہو مابین شودرون کو جائز طور پر بیاہ کرسکتی ہے (۵)

دلہن دولہا سے عمر مین اور قد مین کم ہو — | **دفعہ ۳۳۵** جس لڑکی سے بیاہ کیا جاسے چاہئے کہ وہ عمر مین اور قد مین دولہا سے چھوٹی ہو — (۶)

عورت کا بیاہ کس عمر مین ہونا چاہئے — | **دفعہ ۳۳۶** ہر عمر کی عورت کا بیاہ جائز ہے مگر شاسترون کی بموجب بیاہ کے لئے لڑکی کی عمر آٹھ برس مناسب عمر ہے — تمام مقدس بادیون نے یہ ہدایت کی ہے کہ لڑکی کا بیاہ اوس کے سن بلوغ سے پہلے کرنا چاہئے اس زمانہ مین لڑکیون کے بیاہ مین عملاً اس حکم کی بہت زور کے ساتھ پابندی کی جاتی ہے۔ سوائے بنگالہ کی چند کولین برہمنون کے تمام ہندوؤن مین شاید ہی کوئی ایسی لڑکی ہو جو سن بلوغ کو پہونچ گئی ہو اور اوسکا بیاہ نہوا ہو۔ مقدس ہادیون کی اس ہدایت کی تعمیل پر با حمیت ہندو باپ کی شرم نے خوب ہی اپنا اثر ڈالا ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ ہندو اپنی دختر کا بیاہ آٹھ اور بارہ برس کی عمر کے درمیان مین اوس کے بالغ ہونے سے پہلے ہی کر دینے مین اپنی نجات اور عزت سمجھتا ہے — شاید لڑکون کا صغیر سنی مین بیاہ کر دینے کا رواج لڑکیون کے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد اول صفحہ — (۲) اندرن والنکٹی پولی تیور بنام راما سوامی تلادر موزر انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۱ و بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱) و دیکھئے راماسنی آمال بنام کلنتی نیچیار — موزر انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۶ (۳) ادیماکو جاین بنام بھولارام دھیولی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۰۸ (۴) موزر انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۱ - (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ فیصلہ پریوی کونسل صفحہ ۱ (۶) دفعہ ۲ فصل ۴ باب ۳ شرح مذکور —

صغیر سنی مین بیاہ کرنے کے فرض کی پابندی سے پیدا ہو گیا ہے۔ (۱)

بڑی سے پہلی چھوٹی لڑکی کا بیاہ کرنا جائز ہے

دفعہ ۳۳۷ ایسی لڑکی کا جسکی بڑی بہن کواری ہو بیاہ نہیں ہو سکتا ہے (۲)

کس لڑکی کے ساتھ بیاہ کرنے سے احتراز کرنا چاہئے

دفعہ ۳۳۸ منو کا قول ہے کہ جس لڑکی مین مفصلہ ذیل عیوب ہون اوس سے بیاہ کرنے سے احتراز کرنا چاہئے:۔

۱۔ اوس خاندان کی لڑکی جو مقررہ فرائیض مذہب کی پابندی نکرتا ہو۔ ۲۔ جسمین کوئی لڑکا نہو۔ ۳۔ جسمین وید نہ پڑھے گئے ہون۔ ۴۔ وہ لڑکی جسکے بدن پر موٹے موٹے گنجان بال ہون۔ ۵۔ وہ جسکو قبض دائمی یا مرگی یا آتشک یا فیل پا کا عارضہ ہو۔ ۶۔ اور نہ اوس لڑکی سے بیاہ کرنا چاہئے جسکے بال سرخی مایل ہون۔ ۷۔ یا جسکے اعضا مین کوئی نقص ہو۔ ۸۔ اور نہ اوس سے جو دائم المریض ہو۔ ۹۔ اور نہ اوس سے جسکے بہت بال ہون یا بہت کم ہون۔ ۱۰۔ اور نہ اوس سے جو بہت باتون ہو۔ ۱۱۔ اور نہ اوس سے جسکی آنکھین سوجی ہوئی ہون۔ (۳)

جس لڑکی کے کوئی بھائی نہو اوس سے بیاہ جائز ہے۔

دفعہ ۳۳۹ گو یہ کہا گیا ہے کہ لڑکی بغیر بھائی کی نہو کیونکہ جو لڑکا اوس سے پیدا ہو گا اوسپر نانا کا بھی کچھ حق ہیگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اوسکا نانا اوسکو اپنا بیٹا بنالے۔ لیکن ایسی لڑکی سے جو بھائی نرکھتی ہو بیاہ کرنا جائز ہی (۴)

گو از روے شاستر لڑکی باکرہ اور کواری ہونی چاہئے لیکن قانوناً اور رواجاً دوسرا بیاہ بھی جائز ہے

دفعہ ۳۴۰ لڑکی باکرہ ہو اور اوسکا بیاہ کسی اور سے پہلی نہو چکا ہو۔ منو کا ارشاد یہ ہے کہ لڑکی کا بیاہ صرف ایک ہی مرتبہ ہو سکتا ہی (۵) اور منو نے اس کی وجہ یہ بیان

(۱) دیکھئے دفعہ ۴۔ فصل ۴۔ باب ۳۔ شرح مذکور۔ و منو سمرتی باب ۹۔ اشلوک ۹۰ و ۹۴۔ کو لبرو کس ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴۔ (۲) دفعہ ۵۔ فصل ۴۔ باب ۳ شرح مذکور (۳) منو باب ۳۔ اشلوک ۷ و ۸۔ دیکھئے دفعہ ۹ فصل ۴۔ باب ۳۔ شرح مذکور و متاکشرا جلد ۱۔ اشلوک ۵۳ (۴) متاکشرا جلد اول۔ اشلوک ۵۳۔ دفعہ ۶ فصل ۴۔ باب ۳۔ شرح مذکور۔
(۵) منو سمرتی باب ۹۔ اشلوک ۔۱۰۲۔

گئی ہو کہ جو منتر ازدواج کی تکمیل کیواسطے بروقت انعقاد ازدواج پڑھے جاتے ہین اور جنسے ازدواج مکمل ہوتا ہو وہ باکرہ عورت ہی سے متعلق ہین نہ اون عورتون سے جنکی بکارت زایل ہو چکی کیونکہ احکام اور رسوم دہرم شاستر عموماً اون سے متعلق نہین ہین (۱) دہرم شاستر جیسے کہ عورت کے ازدواج کی ناجوازی کے باب مین بعض احکام ہین ویسے ہی بعض احکام دہرم شاستر مین ایسے بھی ہین کہ جنکے بموجب بیوہ کا ازدواج ثانی جایز ہے اس لئے عورت کے بیاہ ثانی کا مسئلہ قوانین ہنود مین ایک متنازعہ فیہ مسئلہ ہو (۲) گو ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ع نے عموماً ہر ایک قوم کی عورت کے لئے دوسری بیاہ کو قانوناً جایز کر دیا ہے تاہم اشراف اقوام ہنود مین عملاً ایکٹ مذکور کا کچھ بھی اثر نہین پایا جاتا ہے - ایکٹ مذکور کے جاری ہونے سے اور بعض اقوام مین عورت کے بیاہ ثانی کے رواج کی وجہ سے احکام دہرم شاستر کی زیادہ تحقیقات کرنا فضول ہو کیونکہ اس زمانہ مین عورت کے بیاہ ثانی کا دارومدار برٹش گورنمنٹ کے زیر حکومت ممالک ہند میں ایکٹ مذکور پر اور ہندوستانی والیان ملک کے ممالک مین ملک یا قوم کے عام یا خاص رواج پر ہے (۳)

منگنی شدہ لڑکی سے بیاہ کرنا جایز ہے مگر شوہر کی حقارت کا باعث ہے -

دفعہ ۱۴۳ یاگولک اور دشیشتا کہتے ہیں کہ جس لڑکی کی منگنی (۴) ہوئی ہو اور پہلا منگیتر نالایق یا مرجاے تو دوسرے شخص لایق سے اوسکا بیاہ ہو سکتا ہو اور پہلے منگیتر کے بھائی سے بھی بیاہ ہونا جایز ہے لیکن ایسی لڑکی سے بیاہ کرنے والا شخص حقیر ہو جاتا ہے - (۵)

---

(۱) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ ترجمہ اشلوک ۱۶۸ -
(۲) دفعہ ۳ فصل ۴ باب ۳ شرح مذکور
(۳) اسکو مفصل بحث ازدواج ثانی کے بیان مین ملاحظہ کیجیے -
(۴) نسبت یعنی منگنی کی مفصل بحث تکمیل بیاہ کے بیان مین ملاحظہ کیجیے -
(۵) یاگولک سمرتی جلد ۲ صفحہ ۶۵ - کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۷۶ - وکولبروکس ڈایجسٹ جلد ۲ - اشلوک ۱۷۵ - " کتاب ۴ - اشلوک ۱۷۰ دنیز دیکھئے متاکشرا باب - ۲ - فصل - ۱۱ - فقرہ - ۲۶ - لغایت - ۲۹ - و پیوستہ دربن صفحہ ۷۴۶ -

کن رشتہ دارون مین بیاہ جایز نہین ہے

رشتے جن مین بیاہ ناجایز ہے —

دفعہ ۳۴۲ جن رشتون مین بیاہ جایز نہین ہے اونکی نسبت سب سی بہتر قاعدہ منو اور ستاتا پا کے اشلوک مین درج ہی جسکا ترجمہ رگہنندن کی تفسیر کے بموجب یہ ہے :— اعلی قومون کے مقدس ازدواجی الحاق کے واسطے وہ عورت مناسب ہے —

اول جو ایسے باپ کی بیٹی نہو جسکا اور دولہا کے باپ یا نانا کا گوترا ایک ہو —

دوم جو دولہا کے باپ یا نانا کی سپنڈ نہو" — یہ اشلوک صرف اقوام اعلی سے متعلق ہے نہ شودر سے کیونکہ شودر صاحب گوتر نہین ہین لہذا اشلوک کا پہلا فقرہ اون سے متعلق نہین ہو سکتا ہی لیکن دوسرا فقرہ بموجب بہاشیاران کے شودر سے بہی متعلق ہے اور یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ سپنڈ کے رشتہ کا تعلق علی اور ادنی قومون سے یکسان متعلق ہے رشتہ سپنڈ مان سے پانچوین اور باپ سے ساتوین پشت مین ختم ہو جاتا ہے — بنگالہ کے دہرم شاستر کی روسی وراثت اور تجہیز و تکفین کے باب مین سپنڈ کے وہ معنی نہین ہین جو باب ازدواج مین ہین — (۱)

سپنڈ کے معنی

دفعہ ۳۴۳ لفظ سپنڈ سہ اور پنڈ دو لفظون سے مرکب ہی — بمعنی واحد اور پنڈ جسم کو کہتی ہین سپنڈ دو قسم کے ہوتی ہین ایک خون کے رشتہ کے ذریعہ سے اور دوسری پنڈان کے ذریعہ سے —

سپنڈ از روی خون

دفعہ ۳۴۴ جو لوگ ایک جسم باہم نسبت رکہتی ہین مثلاً باپ اور بیٹا ایک دوسرے کا سپنڈ ہے — چونکہ باپکا جسم بیٹے مین بلا واسطہ قایم رہتا ہے اسلئے بیٹا بہی باپ کے ذریعہ سے دادا اور پردادا کا سپنڈ ہوتا ہی اور مان کے ذریعہ سے وہ بذریعہ اپنے نانا کے خالہ اور ماموں کا سپنڈ ہوتا ہے — اور دادا کے ذریعہ سے وہ پہوپی اور چچا کا سپنڈ ہوتا ہی وعلی ہذا القیاس — (۲)

(۱) دفعہ ۱ و ۲ و ۳ فصل ۵ باب ۳ شرح دہرم شاستر مولفہ پنڈت سمارنار سپر دہنی دیکھئے زسنے سند ہو —

(۲) پرا سر مادہو — دیکھئے نظر امرت کماری بنام لکہی نراین چکربتی سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۷۶ کلکتہ اجلاس کامل —

سپنڈ از روی پنڈ دان گرہن

دفعہ ۳۴۵ وہ لوگ سپنڈ ہین جنکے باہم پنڈ دان اور گرہن (پنڈ کا لین دین) ہوتا ہے چوتھے درجہ کا شخص اور وہ شخص جو اوس کے بعد کے درجہ کا ہو پاتر کے آن کا شیشن جو کو ساگھاس پر پونچھا جاتا ہے بھوجن کرتے ہین اور باپ وغیرہ یعنی باپ اور دادا اور پردادا پنڈ کھاتے ہین اور ساتوان شخص پنڈ دینے والا ہے اس لئے سپنڈ کا سلسلہ ساتوین درجہ کے شخص تک ہے یا چھٹی پشت متصاعدہ یا چھٹی پشت متنزلہ تک - یہہ گمان نکرنا چاہئے کہ چچا اور بھتیجا باہم سپنڈ نہین ہین کیونکہ جو شخص چچا کے دیئے ہوے پنڈ مین شریک ہوتا ہے وہ بھتیجے کے دیئے ہوے پنڈ کا بہی شریک ہے غرض ان مین سے جو شخص ایک شخص کے دیئے ہوے پنڈ کا حصہ کہاے اور اوس کے ساتھہ جو اشخاص پنڈ کا حصہ کھائین یا اون مین سے کیسکو خود پنڈ دے تو کل اشخاص باہم سپنڈ ہین - (۱)

متاکشرا کے بموجب سپنڈ کے معنی -

دفعہ ۳۴۶ وگیانیشر مصنف متاکشرا کے قول کی بموجب ایک مورث کی اولاد مین پانچوین اور ساتوین پشت تک کے سب لوگ سپنڈ ہین - اگر پنڈ کے معنی جسم کے لئے جائین تو متاکشرا مین جو معنی سپنڈ کے لئے گئے ہین وہ لغوی ہین - وگیانیشر کے طریقہ کی بموجب سپنڈ کی یہ تشریح ہے ورنہ دوسری تمام صورتون مین تین نوع کے لوگ سپنڈ ہین پس متاکشرا کی رو سے بیاہ کے لئے رشتہ دریافت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور کو دریافت کرنا چاہئے -

اول آیا وہ لڑکی سگوتر ہے یا نہین ؟ -

دوم آیا وہ باپ کیطرف کے مورث سے ساتوین پشت مین ہے -

سوم آیا مان کی طرف سے خود دولہا یا دولہا کے باپ کیطرف سے پانچوین پشت مین ہے (۲)

رگھنندن کے بموجب سپنڈ کے مختلف معنی ہین -

دفعہ ۳۴۷ رگھنندن لفظ سپنڈ کی اوس تعریف کو جو وگیانیشر مصنف متاکشرا کی ہے قبول نہین کرتا ہے - ندیا اسکول کے بانی کی بموجب لفظ سپنڈ کے بعض اصطلاحی معنی ایسی ہین جنکو لغوی معنی سے کچھہ بہی تعلق نہین ہے - تجہیز و تکفین کے لحاظ سے سپنڈ کی تعریف

(۱) شری سندر ہو دیکھئے نظیر امرت کماری بنام لکھی نراین سد لینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۷۶ -

(۲) دفعہ ۴ و ۵ فصل ۵ باب ۳ شرح مذکور دیو بار ہیو کہہ صفحہ ۱۴۰ و متاکشرا جلد اول اشلوک ۵۲ و ۵۳

مالتیا پران کے اشلوک مین یہ ہے :- پر دادا کا دادا اور اوسکا باپ اور اوسکے باپ کا باپ جو لیپا مین شریک ہین - باپ دادا اور پردادا جو پنڈ مین شامل ہین اور پنڈ دینے والا جو ساتوان شخص ہے - یہ سب سپنڈ ہین - رشتہ سپنڈ سات پشت پر حاوی ہے یعنی اوس مین ساتوین پشت کا شخص داخل ہے (اعلی اور اسفل دونون طرف سے) یہ تعریف تجہیز وتکفین کی اغراض کے لحاظ سے ہوی - بیاہ کے باب مین متن مندرجہ بالا کے بموجب مان کے رشتہ دار بھی سپنڈ سمجھے جاتے ہین - بنگال کے مقنن باپ کی طرف کی مان کے رشتہ دارون کو سپنڈ نہین سمجھتے ہین - (۱)

دفعہ ۳۴۸ — وگیانیشور کی تعریف سپنڈ پر اعتراض -

اگر وگیانیشور کی تعریف قبول کر لیجاے تو بنگالہ مین برہمنون کے فرقہ کولین مین جسمین خود رگھنندن بھی تھا بیاہ کا عمل مین آنا ناممکن ہو جاے - وگیانیشور کے بموجب داداکے ناناکے خاندان کی لڑکیون اور پردادا کے نانا کی لڑکیون کو ترک کرنا لازم ہوگا - یہان عموماً لوگ اپنے اجداد سے واقف ہوتے ہین لیکن شاذ ہی ایسے لوگ ہونگے جو اپنے باپ کے اجداد کی مان کے رشتہ دارون کا نام جانتے ہونگے - پس اگر وگیانیشور کی راے قبول کر لیجاے تو کسی بیاہی ہوی لڑکی کی نسبت یہ یقین نہین ہوسکتا ہو کہ وہ حدود ممنوعہ کے اندر نہین ہے - (۲)

دفعہ ۳۴۹ — عام بول چال اور تجہیز وتکفین کے لحاظ سے سپنڈ کے معنی -

عام بول چال مین اوس شخص کو سپنڈ نہین کہتے ہین جو باپ کا رشتہ دار نہو بلکہ دراصل عام زبان مین صرف اونہین لوگون کو سپنڈ کہتے ہین جو کہ باپ کیطرف سے اولاد ذکور مین ساتوین درجہ تک ہون ساکلیا کے اوس متن کی روسے جو سلسلہ ہی متو مین درج ہے سواے باپ کے رشتہ دارون کے اور کوی شخص سپنڈ نہین ہے اور اسی تعریف کو تجہیز وتکفین کے باب مین بنگالہ کے تمام مستند عالمون نے تسلیم کیا ہے (۳)

دفعہ ۳۵۰ — وراثت کے باب مین سپنڈ کے معنی —

باب وراثت کتب دہرم شاستر مین لفظ سپنڈ کی تعریف اسطور پر کی گئی ہے کہ اوسمین مان کے رشتہ دار شامل نہین ہین وراثت کے باب مین رگھنندن جیمتواہن کی تقلید کرتا ہے جیمتواہن نے ثابت

(۱) دفعہ ۶ فصل ۵ باب ۳ شرح مذکور (۲) دفعہ ۷ " " " "
(۳) " ۸ و ۹ " " "

کر دیا ہے کہ وراثت کی غرض سے سپنڈ کا اطلاق صرف تین پشت تک ہو سکتا ہی اعلی اور اسفل
وگیانیشور نے پنڈ کے معنی جسم کے لئے ہین اور اسیوجہ سے بعض متنون کی قید کے بموجب سپنڈ
کا اطلاق پانچ اور سات پشت تک ہو سکتا ہے - جیمتواہن نے پنڈ کے معنی ہوگ پارا وانا قرار
دی ہین اور اس کے بموجب صرف وہی لوگ سپنڈ ہین جو کہ پارا وانا پنڈ کے بموجب کسی شخص کو نذرانہ دار
ہین - چونکہ پارا وانا پنڈ صرف تین پشت تک ہی مان اور باپ دونون کیطرف سے رہتا ہے
لہذا جیمتواہن کی راے کی موافق مان اور باپ کیطرف سے تین ہی پشت تک سپنڈ ہو سکتی
ہین لیکن اسمین اجداد اور اولاد شامل ہے - جیمتواہن کی تفسیر کو اوسوقت تک قبول نہین کر
سکتے ہین جب تک اوس کے متعلق صاف احکام دستیاب ہون لیکن چونکہ بنگالہ کے پنڈت اوسی
کی تفسیر کو مانتے ہین لہذا اس امر کے دریافت کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے کہ آیا اسمین کوی
مستثنی بھی ہے یا نہین - (۱)

وگیانیشور کی تعریف اچھی ہے گو اعتراض ہوسکتے ہین -	**دفعہ ۳۵۱** وگیانیشور کی تعریف سپنڈ مین یہ خوبی ہے کہ وہ ہر جگہ ایک ہی طرح پر مطابق ہو سکتی ہے لیکن اور

امور کے لحاظ سے اوسپر اعتراض ہو سکتے ہین جیسا کہ اوپر درج ہوا - (۲)

لفظ سپنڈ کے ۷ معنی ہین -	**دفعہ ۳۵۲** احکام مندرجہ دفعات بالا کی رو سے سپنڈ کے مختلف معنی حسب ذیل ہین -

۱ - سپنڈ از روی جسم ۲ - سپنڈ از روی پنڈ دان ۳ - سپنڈ بغرض تجہیز و تکفین
۴ - سپنڈ بغرض وراثت ۵ - سپنڈ جو عام بول چال مین بولا جاتا ہے ۶ -
سپنڈ بغرض ازدواج ۷ شوہر و زوجہ بھی بوجہ اپنے باہمی تعلق کے ایک دوسرے کے
سپنڈ ہوتے ہین - چونکہ سپنڈ کا سپنڈ سپنڈ ہوتا ہے لہذا بھای کا بھای سپنڈ ہے
اور اوسکی زوجہ شوہر کی سپنڈ ہے اس لئے بھاوج بھی سپنڈ ہوی وعلی ہذا القیاس
دیگر سپنڈون کی زوجات - لیکن یہ قیاس صرف مرد سپنڈ کی نسبت ہے نہ عورت سپنڈ
کی نسبت مثلاً بہین بھائی کی سپنڈ ہے لیکن اسوجہ سے بہن کا شوہر گو وہ اوس کا
سپنڈ ہو لیکن زوجہ کے بھای کا سپنڈ نہین خواہ بہن بھای حقیقی ہون یا علاتی -

ازدواج کے باب مین سپنڈ کے معنی	**دفعہ ۳۵۳** بنگالہ کے پنڈت اصطلاح

(۱) دفعہ ۱۰ فصل ۵ باب ۳ شرح مذکور (۲) دفعہ ۱۱ " " "

سپنڈ کو تین مختلف معنی مین استعمال کرتے ہین- رگھنندن نے جو اصطلاحی معنی ازدواج کے باب مین قرار دئے ہین اوس کے بموجب نانا کے اجدادی رشتہ دارون کی لڑکیان چونکہ اوس کی سگوتر ہوتی ہین اس لیے ترک کی گئی ہین اون سے بیاہ ممنوع ہو- اور نیز اون متنون کی روسے جنمین یہ حکم ہو کہ رشتہ سپنڈ ماکی طرف سے پانچوین پشت مین ختم ہو جاتا ہے پدری اور مادری اجداد کی لڑکیون کی اولاد اوسوقت ترک کیجاتی ہے جب حدود معینہ کے اندر ہوتی ہے لیکن اونکا ترک کیا جانا خاص خاص متنون پر مبنی ہے اور نیز اس بات پر کہ بیاہ کے لحاظ سے سپنڈ ہین- جو لڑکیان کہ باپ کی مان کی نسل سے ہون یا مان کی مان کی نسل سے ہون وہ خاص خاص متنون کے بموجب ترک کیجاتی ہین- نتیجہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نسلون مین اگر لڑکی ہو تو اوس سے بیاہ کرنا منع ہے—

۱ باپ کی نسل خواہ کتنا ہی بعد ہو—

۲ مان کے باپ کی نسل حدود سپنڈ کے اندر—

۳ باپ کے نانا کی نسل سات پشت تک —

۴ مان کے نانا کی نسل پانچ پشت تک (۱)

بنگالہ کے معتبر مصنفون نے باپ کی مان کی نسل کو واجب الترک نہین سمجھا —

دفعہ ۳۵۴ اسیطرح رگھنندن کے بموجب دور کے پدری اجداد کی مان کی نسل کی لڑکیان واجب الترک نہین ہین— گو متاکشرا کے بموجب دادا کا ماموان سپنڈ ہے مگر فرقہ بنگال کے بموجب نہ وہ سپنڈ ہے اور نہ بندھو ہے— اور اوس کی لڑکی سے بیاہ جایز ہے (۲)

قاعدہ کلیہ مستثنیٰ

دفعہ ۳۵۵ متذکرہ بالا نسلون کی وہ لڑکیان جو ساتوین اور پانچوین پشت کے اندر ہی اندر ہون اونکا ترک واجب ہو- لیکن اس قاعدہ سے وہ لڑکی مستثنیٰ ہے جو اگرچہ حدود کے اندر ہو مگر تین گوت ہٹی ہوئی ہو اور ایسی لڑکی سے بیاہ جایز ہے کیونکہ ماتسیا پران مین ایسی لڑکی سے بیاہ کر لینا جایز قرار دیا گیا ہے اور اسی طرح پر پوتی کی بیٹی سے جو پدری یا مادری اجداد کی مان کی نسل سے ہو بیاہ جایز ہے (۳)

---

(۱) دفعہ ۱۲ فصل ۵ باب ۳ شرح مذکور (۲) دفعہ ۱۴ " " " "
(۳) " ۱۴ " " "

گوتر کا فرق اور لحاظ

دفعہ ۳۵۶ ایسی لڑکی سے جو مان کے خاندان مین چھٹے درجہ کے اندر ہو اور اوس خاندان کے گوتر کے نام سے مشہور رہو جس سے کہ دولہا کے مان اور باپ کا خاندان مشہور ہے بطور صحیح دو جہنی قوم کا مرد بیاہ کر سکتا ہے۔(۱) منو نے مان کیطرف کے پانچ پشت کے درجہ ہاے ممنوعہ کے بیان کرنے مین بطور تعین حد امتناع بیاہ کے یہ لکھا ہے کہ بوا کی دختر اور موسی کی دختر اور ماموں کی دختر سے بیاہ جایز نہین ہو سکتا ہے ۔(۲)

جو لڑکی باپ سے چھٹی اور مان سے چوتھی پشت مین ہو اوس سے بیاہ جایز ہے یا نہین۔

دفعہ ۳۵۷ جو لڑکی کہ باپ کی طرف سے چھٹی یا ساتوین پشت مین ہو اور مان کیطرف سے چوتھی یا پانچوین نسل مین ہو اوس سے بیاہ جایز ہے۔ سپلپانی کے قول کے بموجب اون سے بیاہ طریقہ آسور مین یا قوم چھتری مین جایز ہے کیونکہ پا ٹھینا سی یہ ہی کہتا ہے ۔

لیکن رگھنندن کے قول کی رو سے ایسی لڑکی سے ہرگز بیاہ جایز نہین ہے ۔

لیکن چونکہ اس طرح کے بیاہ اکثر ہوتے ہین اور سپلپانی بھی بنگالہ مین ایسا ہی مستند سمجھا جاتا ہے جیسا کہ رگھنندن لہذا قانونی عدالتین اس طرح کا ازدواج کو کالعدم نہین قرار دے سکتی ہین ۔(۳)

بنگالہ مین کن رشتون مین بیاہ ناجایز ہے۔

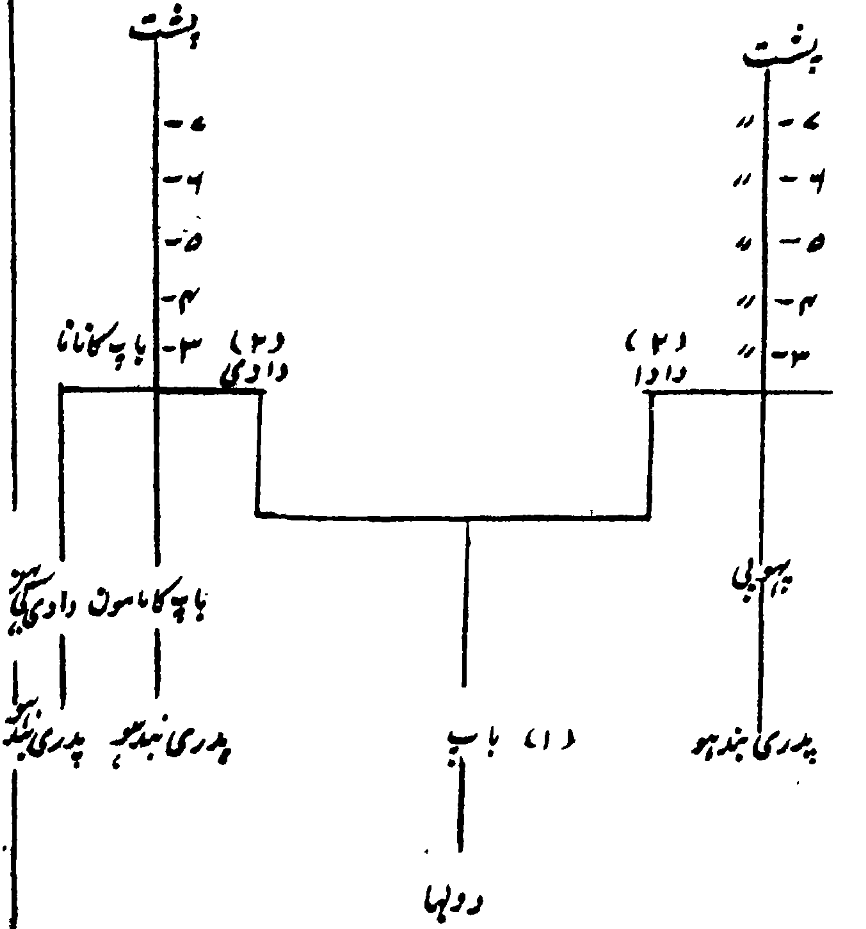
دفعہ ۳۵۸ نقشہ جات مندرجہ ذیل سے ایک ہی نظر مین باسانی معلوم ہو جائیگا کہ بنگالہ مین کن رشتون مین بیاہ جایز نہین ہے ۔

---

(۱) منوسمرتی باب ۳-اشلوک ۵۔
(۲) دیکھئے رنیکشا بنام سومیہ انڈین لا ریپورٹ ہای کورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴
(۳) دفعہ ۱۵ و ۱۶ اقتباس ۵ باب ۴ شرح مذکور ۔

نمبر ۱

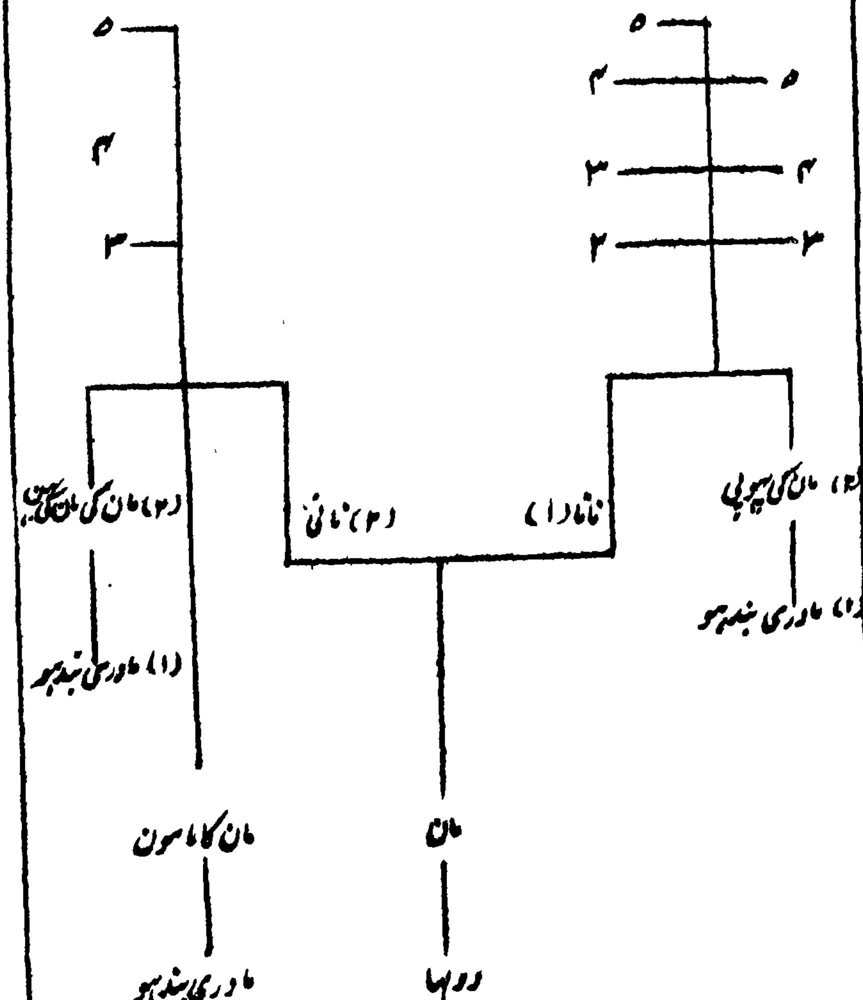
باپ کی اور پدری بندہون کی نسلین



تنبیہ اس نقشہ مین باقی رشتہ دارون کا حساب تین پدری بندہون سے شروع ہوتا ہی اوپر کو چلنے مین صرف ایک جد کی اولاد ترک کردی جائیگی مثلاً پہوپی کا بیٹا پدری بندہو ہی اور اوس کی نسل بہی ترک کیجائیگی مگر اوسکا باپ بندہو نہین ہی لہذا اوس کی بہن سے بیاہ جائز ہے —

نمبر ۲

ماں اور مادری بندھوؤں کی نسلیں



تنبیہ عدد و ممنوعہ کے دریافت کرنے کے لئے نانا اور تین مادری بندھوؤں سے شروع کرتے ہیں—

پشتون کے شمار کا طریقہ —

دفعہ ۳۵۹ چونکہ سات پشت پدری اور پانچ پشت مادری مین بیاہ ممنوع کیا گیا ہے اسواسطے پشتون یعنی درجون کی شمار کا یہ طریقہ مقرر ہے کہ لڑکی اور لڑکے کو چھوڑ کر چھہ درجہ سلسلہ پدری اور چار درجہ تک سلسلہ مادری شمار کرنا چاہیئے اور اگر لڑکی اور لڑکے کو شامل کر لیا جاوے تو بجای چھہ کے سات اور بجاے چار کے پانچ شمار کرنا چاہیئے یعنے

الف باپ دادا اور باقی مورث اعلی کی اولاد قسم اناث سات پشت تک —

ب نانا اور باقی کی اولاد اناث پانچ پشت تک

ج باپ کے بندھو کی اولاد اناث سات پشت تک اور باپ کے وہ چھہ بزرگ جنکے ذریعہ سے وہ اناث تعلق رکھتی ہین —

د ماں کے بندھو کی اولاد اناث پانچ پشت تک اور اون کے چار وہ بزرگ جنکے ذریعہ سے وہ قرابت رکھتی ہین — (۱)

سوتیلی ماں کے بھای کی بیٹی یا پوتی سے بیاہ ناجایز ہے

دفعہ ۳۶۰ سومنتا کے قول کی بموجب سوتیلی ماں کے بھای کی بیٹی یا پوتی سے بیاہ ناجایز ہے (۲)

سوتیلی ماں کی بہن سے بیاہ جایز ہے —

دفعہ ۳۶۱ کوئی مسئلہ سوتیلی ماں کی بہن سے بیاہ کرنے کی ممانعت مین نہین ہے لیکن اس طرح کا بیاہ سواے بنگالہ کے کولین برہمنون کے فرقہ کے کسی اور مین نہین ہوتا ہے (۳)

اوستاد یا شاگرد کی بیٹی سے بیاہ منع ہے —

دفعہ ۳۶۲ اوستاد یا شاگرد کی بیٹی سے بیاہ کرنے کی ممانعت ہے (۴)

مسئلہ مصاہرت یا رضاعت

دفعہ ۳۶۳ دہرم شاستر مین ایسا کوئی قاعدہ صریح نہین پایا جاتا ہے جیسا کہ شرع اسلام مین صریح یہ قاعدہ ہے کہ رشتہ مصاہرت یا تعلق رضاعت کی وجہ سے بعض مرد اور عورتون مین نکاح ممنوع و حرام قرار دیا گیا ہے — اور نیز یہ کہ ایک وقت مین ایسی دو یا زیادہ عورتین ایک مرد اپنے نکاح مین نہین لا سکتا ہے جنہین اگر ایک کو مرد فرض کرین تو اون کے باہم نکاح باطل ہو

(۱) بیوستہ دربن صفحہ ۱۵۹ — (۲) دفعہ ۲ فصل ۵ باب ۳ شرح مذکور

(۳) دفعہ ۱۲ فصل ۵ باب ۳ شرح مذکور (۴) " ۲۲ " " " "

مثلاً زوجہ کی بہن یا پہوپہی یا خالہ یا بہتیجی یا بہانجی یا ماں یا دادی یا نانی وغیرہ —

ممنوع رشتہ کی لڑکی سے بیاہ کرنا باطل اور قابل تدارک ہے —

دفعہ ۳۶۴ اگر کوئی شخص نادانستہ یا اور طور پر اپنے سپنڈ سے بیاہ کرے تو منو کا قول ہے کہ اوسکو پراشچت کرنا ہی اور اوسکو چاہئے کہ زوجہ کو طلاق دے اور بعد طلاق اوس کی پرورش کرے" بودہاین کا قول ہے کہ "جو شخص غلطی سے کسی ایسی لڑکی سے بیاہ کرے جو اوسکی گوتر سے ہو تو اوس شخص کو اوس کی پرورش مثل ماں کے کرنی چاہئے" (۱) سومنتا کہتے ہین کہ "جو شخص اپنی پہوپہی یا خالہ کی بیٹی سے یا کسی ایسی لڑکی سے بیاہ کرے کہ جسکا گوتر وہی ہے جو اوسکی نانا کا ہی یا ایسے خاندان کی لڑکی سے بیاہ کرے جسکا پروارا (۲) واحد ہو تو اوسکو کفارہ چاندرایانا اوا کرنا چاہئے اور اوسکو طلاق دیکر اوسکی پرورش کرے (۳)

پروار واحد کے لوگ —

دفعہ ۳۶۵ سومنتا کے قول بالا سے معلوم ہوا کہ اوس شخص کی لڑکی سے بیاہ جائز نہین ہے جسکا اور دولہا کا پروارا ایک ہی — لیکن مختلف گوتر کے لوگون کا شاذ ہی ایک پروارا ہوتا ہے اور اسوجہہ سے عملاً یہ قول غیر ضروری ہے (۴)

بیاہ پر تبنیت کا اثر

دفعہ ۳۶۶ بیاہ پر تبنیت کا یہ اثر ہے کہ متبنیٰ لڑکا متبنیٰ کرنے والے کی خاندان مین صرف تین پشت تک بیاہ کرنے سے ایسا ہی ممنوع ہی جیساکہ صلبی بیٹا ممنوع ہوتا ہی لیکن اپنے اصلی باپ کے خاندان مین بیاہ کرنے کی نسبت اوسکو کلیتاً ویسی ہی ممانعت ہے جیسی کہ متبنیٰ نہونے کی حالت مین ہوتی (۵)

رواج نے اون احکام دہرم شاستر مین کسیقدر تبدیلی پیدا کر دی ہے جسکی روسے بعض رشتون مین بیاہ ممنوع تھا —

دفعہ ۳۶۷ ممالک ہند مین بعض فرقے اور قومین ایسی ہین جنمین بیاہ کے رواجی قوانین اور ہی قسم کے ہین — احاطہ بمبئی مین چند فرقون مین بہائی کے بچونکا بیاہ بہن کے بچون سے جائز طور پر ہوسکتا ہے

(۱) کولبرکس ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ — (۲) ساکہا یعنی شاخ یا حلقہ —

(۳) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ دفعہ ۱۸ فصل ۵ باب ۳ — شرح مذکور

(۴) دفعہ ۱۹ فصل ۵ باب ۳ شرح مذکور (۵) دت تک میمانسا فصل ۶ — اشلوک ۳۲ و دت تک چندریکا فصل ۴ — اشلوک ۱ —

جنوب ہند کے مروجہ قانون ازدواج کی روسے قریب کے رشتہ مین بیاہ کا ناجایز ہونا بہت ہی تنگ دایرہ مین محدود ہے یعنی جن رشتہ دارون سے بیاہ ممنوع ہے وہ صرف یہ ہین بہن - پھوپی -- خالہ - بھائی کی بیٹی - اور باپ کے بھائی کی بیٹی - لیکن بہن کی بیٹی یا ماموں کی بیٹی یا پھوپی کی بیٹی سے بیاہ کرنا ہر فرقہ کے لوگون مین بلکہ برہمنون مین بہی مروج ہے اسکے رواجون کا حوالہ معتبر مصنفون اور شارحون نے دیا ہے - اسمرتی چند ریکا مین بودہاین سے منقول ہے کہ جنوبی ہندوستان مین عموماً ماموں او چچا کی بیٹی سے بیاہ ہوا کرتا ہے اور اسی طرح برہسپتی نے بہی ذکر کیا ہے - اور میوکہہ مین بہی جنوبی ہند کے رواج کا ذکر مندرج ہے - (۱) اور کاتیاین کا بہی یہ ہی قول ہے کہ اون احکام کی پابندی اوٹھہ گئی ہے جن کی رو سے رشتہ دارون مین بیاہ کی ممانعت کیگئی ہے صرف اسیقدر اونکا لحاظ رہ گیا ہے کہ لوگ صرف اپنی بہنون اور اپنی مان اور باپ کے بہن بہائی سے اور اون کی اولاد سے بیاہ ممنوع سمجھتے ہین (۲) اور یہ ظاہر ہے کہ قوم کا رواج بمنزلہ قانون ہے -

ماموں بہانجی کا باہم بیاہ ملک تلنگو اور تامل مین رواجاً ناجایز نہین ہے -

دفعہ ۳۶۸ بموجب رواج ممالک تلنگو اور تامل دونون کے ماموں کا بیاہ بہانجی کے ساتہہ معیوب نہین ہے گو ملک تامل مین اس قسم کا بیاہ نہایت پسندیدہ نہین سمجہا جاتا ہے - رسالہ ویہنا ہتہ وکشتم مین بصفحہ ۹۸ اس رواج کا ذکر درج ہے اور ایک قول برہسپتی کا اس بیان کی بابت دیکہا گیا ہے کہ دکن مین ماموں کی لڑکی بیاہ مین قبول کیجاتی ہے - اس رواج کی تایید مین شرح مندرجہ حاشیہ کارک وید سے حوالہ دیا گیا ہے - بموجب اقوال منو اور یاگیولک کے بہی جن مین پانچ پشت بطور درجہ ہاے ممنوعہ مان کیطرف کی درج ہین اون مین منو نے بطور تعین حد امتناع بیاہ کے یہ لکہا ہے کہ پیوا کی دختر اور موسی

+ ایا ہی اندر پینٹہہ پہرایشت بہرتجنم ادم - نوبہاگ دہیم جوشسوتر تپام جھور -

(۱) میوکہہ باب - اول فصل اول فقرہ (۱۳) دفعہ ۴۲ فصل ۵ باب ۳ شرح مذکور

(۲) نرنے سندہو - دفعات ۹۴۰ و ۱۵۱۴ و ۴۰۴ دہرم شاستر منڈلک — رسالہ ویہنا ہتہ وکشتم صفحہ ۹۸ — وینکٹا نبام سوبہدا انڈین لا رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۸ ۵ —

کی دختر اور ماموں کی دختر سے بیاہ نہین ہوسکتا ہے (۱)

ماتولسنی بوشا بہاگستی —
پیتر سوسری لی دبام او
ترجمہ
ای اندر اسان راستہ سے اس جگت مین آو ہیرا چرہا وانبایابہو اور باب
(یانس) قبول کرو جو تمہارا حق ہو جسطور پر ماموں کی لڑکی یا پہوا کی لڑکی
(کسی شخص کی اوسکی ہے)

زنا کے بعد بہی عورت سے بیاہ جایز ہے اور ایک عورت کے متعدد شوہر بہی جایز ہین۔

دفعہ ۳۶۹ شودرہرن کے ادنی درجہ کے لوگون مین بعض صورتون مین اون عورتون سے بیاہ جایز ہی جو مرد کی گہر مین بغیر ازدواج کے بطور زوجہ کے رہی ہون چند قدیم اقوام ہند اب تک متعدد شوہرون کو پسند کرتی ہین ٹوڈیار لوگون (ایک تلنگی قوم) مین اسبات کا رواج ہے کہ عورت شوہر کی ہم بستری کے بعد شوہر کے بہائیون اور قریب کے رشتہ دارون سے صحبت کراتی ہے۔ یہی حال ضلع میدورہ کے کلآر قوم کا ہے کہ ایک عورت کہ ایک ہی وقت کئی شوہر ہونے جایز ہین — (۲) ہر قوم کا رواج بمنزلہ قانون کے ہی اور دہرم شاستر پر غالب ہے لہذا دفعہ ۴۹۴ تعزیرات کی اغراض کیو اسطے یہی رواج مذکور بمنزلہ قانون کے ہوگا —

دو رشتہ دار جنکی بیوگان سے بیاہ کرنا منع ہے —

دفعہ ۳۷۰ چونکہ بعض اقوام مین رواج نے اور ممالک زیر حکومت برٹش گورنمنٹ مین عموماً کل اقوام ہنود کے لئے ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء نے بیوہ کا دوسرا ازدواج جایز کردیا ہے اور ہندوستانی اور دیسی ریاستون مین بہی بیوہ یا مطلقہ عورت کے ازدواج ثانی کا رواج ہی۔ لہذا اس مسئلہ کی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے کہ کس رشتہ دار کی بیوہ سے بیاہ جایز ہے اور کس سے ناجایز ہے — شودر قوم کے بعض فرقون کی نسبت اون کے رواج سے اسبات کا فیصلہ ہوجاتا ہے کیونکہ بڑے بہائی کی بیوہ سے چہوٹا بہائی کراؤ کرسکتا ہے (۳)

(۱) ونیکٹا بنام سوبہدرا انڈین لا رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۸۵
(۲) دفعہ ۲۴ - فصل ۵ باب ۳ شرح مذکور (۳) اسی باب میں بیوہ کے دوسرے بیاہ کے بیان مین اسکی تفصیل دیکہیے —

لیکن دوجینی قومون مین چونکہ بیوہ کے بیاہ کا رواج نہین ہے اسواسطے اون کے معاملات مین کچھہ اور ہی صورت ہے اس باب مین ہمارے ہم عصر مستند عالم پنڈت سرونی اپنی کتاب (۱) مین لکھتے ہین کہ ہماری شاستروں کے بموجب عورتین بیاہ کے وقت سے شوہر کے گوتر مین شامل ہوجاتی ہین لہذا دوسرے بیاہ کے لئے یہ بتانا مشکل ہے کہ آیا بیوہ کو شوہر اول کے گوتر مین تصور کرین یا عورت کے باپ کے گوتر مین - اگر یہ کہا جاے کہ دوسرے بیاہ تک وہ پہلے شوہر کے گوتر مین رہتی ہے تو اوسکا نتیجہ یہ ہے کہ اوسکا دوسرا بیاہ اوس کے باپ کے سگوتر شخص سے ہوسکتا ہے - اصل یہ ہے کہ عورت کا اپنے باپ سے سگوتر یعنی ہم گوتر ہونا بدیہی بات ہے مگر شوہر کا سگوتر ہونا جدا اور ایک ایسی بات ہے جو بہ سبب بیاہ کے منتروں کے ذریعہ سے پیدا ہوئی ہے اس سئے دوسرے بیاہ کی غرض سے عورت کو اوس کے باپ کے گوتر مین سمجھنا چاہئے - اب اس صورت مین یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اوسکا ازدواج اوس کے پہلے شوہر کے کسی رشتہ دار سے ہوسکتا ہے ؟ چونکہ اس کے فیصلے کیواسطے کوئی سند نہین ہے لہذا اس معاملہ کو تفصیل کے ساتھہ بیان کرنا لطف سے خالی ہوگا - لیکن میرے خیال مین بیاہ کے ممنوع رشتے اون قواعد کے حوالہ سے دریافت ہوسکتی ہین جو کہ کفارہ کے باب مین ہین اور نیز اس قسم کے متنون کی مطالعہ سے جو کہ ذیل مین درج ہین :- خالہ - ماموں اور چچا کی زوجہ اور پھوپی اور ساس اور بڑے بھائی کی زوجہ مان کی برابر ہین - باپ کی جملہ زوجات مثل مان کے ہین قول درہسپتی (دیا بھاگ باب ۴ فصل ۳ فقرہ - ۳۱)"

دفعہ ۳۷۱ — گوڑ راجپوتون مین چچازاد بھائی کی بیوہ سے بیاہ کرنا جایز ہے

قوم گوڑ راجپوتون مین جو چھتری برن مین ہین چچازاد بھائی کی بیوہ سے بیاہ کا جایز ہونا صحیح قرار دیا گیا ہے (۲) ہائی کورٹ نے تجویز کیا کہ جبکہ عورت نے یہ شہادت پیش کی کہ اوسکا ازدواج ثانی ہوا اور شوہر ثانی سے اولاد پیدا ہوئی تو بنظر ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ع قیاس تھا یہ جایز ہونے ازدواج ثانی کے ہے جب تک کہ اوس کے خلاف یہ ثابت نہ کیا جاے کہ قوم گوڑ کے بموجب رواج کی چچازاد بھائی کی بیوہ سے ازدواج کرنا جایز ہے گو بھائی مذکور بڑا بھائی ہو -

(۱) دفعہ ۲۳ فصل ۵ باب ۳ شرح مذکور (۲) لچھمن کنور بنام مردان سنگہ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۴۳ -

قوم جاٹ مین عموماً بڑے بھائی کی بیوہ سے بیاہ ہوتا ہی

دفعہ ٣٧٢ ممالک مغربی و شمالی کے جاٹون مین عموماً بڑے بھائی کی بیوہ سے بیوہ کے شوہر متوفی کے چھوٹے بھائی کا بیاہ ہونا رایج ہے اور ایسے بیاہ جایز اور اونکی اولاد صحیح النسب تصور کیجاتی ہی (١)

بیاہ کیونکر عمل مین آتا ہی اور کب تکمل ہوجاتا ہی

سگائی یعنی منگنی یا نسبت کی تعریف —

دفعہ ٣٧٣ سگائی (منگنی یا نسبت) بیاہ کا ابتدائی جزو ہے اور وہ ایک قول و قرار ہے جو لڑکی کا ولی دولہا سے یا اوس کے ولی سے لڑکی کے بیاہ کردینے کی نسبت کرتا ہے اور اس قول قرار کی رو سے دونون فریق اوسی لڑکی اور اوسی لڑکے کی بیاہ پر متفق اور پابند ہوجاتے ہین جسکی نسبت وہ قول قرار کیا جاتا ہے اور یہ نسبت ابتدائی جسکو واگ دان یا لفظ سے دینا کہتے ہین بنیاد شوہری تعلق کی ہے — (٢)

منگنی کی خلاف ورزی کا تدارک —

دفعہ ٣٧٤ بلا وجہ منگنی فسخ نہین ہوسکتی ہے منو کا قول ہے کہ یہ دانائی سے بعید تر ہے کہ جب کوئی شخص اپنی لڑکی کسی خواستگار کو ایک مرتبہ دے چکا ہو تو پھر دوسرے شخص کو دے اگر وہ ایسا کریگا تو گنہگار ہوگا اور دنیاوی معاملات مین دروغ گوئی کے جرم مین سزاوار جرمانہ ہوگا (٣) اس قول مین حسب قول شلپانی کے لڑکی دینے سے لڑکی دینے کا زبانی قول و قرار کرنا مراد ہی نہ بیاہ کردینا — (٤) اسی قول منو کی شرح مین کولوک بھٹ نے یہ اشتباہ ظاہر کیا ہے کہ آیا لڑکی کا دوبارہ بیاہ ہوسکتا ہے یا نہین منگنی فسخ کرنے کا تدارک متاکشرا اور دہرم شاستر بنگالہ مین یہ مقرر کیا گیا ہے کہ قصوروار راجہ کو جرمانہ دے اور بعض صورتون مین اوس کی کوئی سزا مقرر نہین ہے اس شرط سے کہ فسخ کرنیکی کوئی وجہ معقول بیان کیجاے — اور اس لیے صرف یہ وجہ بھی معقول ہے کہ دوسرا شخص بہ نسبت پہلے دولہا کے زیادہ

---

(١) پورن مل بنام تلسی رام الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ سنہ ١٨٩٦ع صفحہ ٢٥٠ منفصلہ ٧ اگست سنہ ١٨٩٥ع

(٢) منوسمرتی باب ٥ - اشلوک ١٥٢ — وکٹا بہ ازدواج واستری دہن مولفہ ڈاکٹر گرودواس بنرجی — نیز دیکھئے دفعہ ١ فصل ٦ باب ٣ شرح دہرم شاستر مولفہ پنڈت سرودھتی

(٣) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ٢ کتاب ٤ ترجمہ اشلوک ١٧١ (٤) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ٢ صفحہ ١٧٦

معقول مل گیا ہے -(۱) یہ ہی قول نارد کا ہے کہ اگر زیادہ بہتر لڑکا مل جائے تو نسبت فسخ کرنا جایز ہے -(۲)

منگنی نہ ضروری ہے نہ بیاہ کا رکن ہی اور نہ پابندی کے قابل ہے نہ کسی اور کے ساتھ بیاہ کی مانع ہے محض ایک بے اثر رسم ہی—

دفعہ ۳۷۵ گو بیجا طور پر منگنی کا فسخ کرنا دہرم شاستر مین ایک جرم قابل سزا سے جرمانہ قرار دیا گیا ہے لیکن کوئی ایسا مسئلہ نہین ہے جس مین یہ حکم ہو کہ منگنی سے ایسا استحقاق لازم ہو جاتا ہے کہ منسوب شدہ لڑکی کا بیاہ بجز اوس کے منگیتر کے کسی اور سے نہین ہو سکتا ہے بلکہ اس کے خلاف احکام موجود ہین جنکی رو سے ایک شخص سے منگنی چھوڑ کر دوسرے شخص سے بیاہ کرنا جایز ہے چنانچہ وشیشتا منی کا قول ہے کہ اگر شوہر بعد پانی گرہن یا اقرار زبانی منگنی کے اور قبل اس کے کہ تکملہ بیاہ کا بذریعہ منتر ویکیہ عمل مین آیا ہو مرجائے تو لڑکی ناکتخدا ہے اور اپنے باپ کے اختیار مین ہے"(۳) یاگولک منی کا قول ہے کہ جب لڑکی ایک مرتبہ بیاہ دی گئی ہو تو جو شخص اوسکو روکیگا وہ مثل چور کے سزا پانیکا مستوجب ہوگا- لیکن اگر اوسکا منگیتر نالایق ہو تو اوس ناکتخدا منسوبہ لڑکی سے کوئی اور شخص لایق بیاہ کر سکتا ہے"اس قول مین لفظ بیاہ دی گئی سے حسب قول سلپانی کے قول وقرار زبانی مراد ہے یعنی منگنی کی ہوی لڑکی (۴) اسکی تائید مستند جم سے بھی ہوئی ہی کہ نہ پانی گرہن سے اور نہ زبانی قول وقرار سے کوئی شخص کسی ناکتخدا لڑکی کا شوہر کہا جا سکتا ہی معاملہ بیاہ دولہا اور دُلہن کے ہاتھ مین ہاتھ لیکر سات قدم چلنے پر ساتوین قدم کے اختتام پر مکمل ہوتا ہے نہ قبل اس کے (۵) منو کا بھی قول یہ ہی ہے کہ وہ ناکتخدا لڑکی جسکی سگائی یعنی منگنی کسی مرد کے ساتھ ہو گئی ہو اور قبل تکملہ بیاہ کے وہ مرد فوت ہو جاے تو اوسکا بھائی اوس لڑکی سے بیاہ کر سکتا ہے (۶) نہایت صحت کے ساتھ یہ امر عدالتون سے بھی طی ہو چکا ہے کہ منگنی نہ از روے شاستر ضروری ہی اور نہ بیاہ کا کوئی جز و ضروری ہے اور نہ ایسی

(۱) منا کشرا باب ۳ فصل ۱۱ - اشلوک ۳۷ - پیوستہ دریں صفحہ ۶۴۶ —
(۲) کتاب جالی صاحب باب ۱۲ صفحہ ۳۰۰ (۳) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ ترجمہ اشلوک ۱۷۴ — (۴) 〃 〃 〃 〃 - اشلوک ۱۷۶
(۵) 〃 〃 جلد ۲ — اشلوک ۱۷۵
(۶) 〃 〃 〃 ۲ کتاب ۴ - اشلوک ۱۷۰ —

رسم ہے اگر وہ فسخ کردیجاے تو نا جایز ہو یا اوس کی پابندی اور تعمیل کی ڈگری دیجاے منگنی سے کوئی حق بیاہ کی نسبت پیدا نہین ہوتا ہے۔ منگنی دراصل ایک اختیاری قابل فسخ وعدہ بیاہ کا ہے نہ بیاہ کا جز دیا کوئی امر قابل پابندی و ناقابل فسخ - (۱) یہی نتیجہ احکام دہرم شاستر کا اس زمانہ کی معتبر و مستند تالیفات دہرم شاستر مین درج کیا گیا ہے کہ منگنی نہ بمنزلہ بیاہ ہے اور نہ اس قابل ہے کہ اوس کی پابندی جبراً کرائی جاے بلکہ وہ ایک خود اختیاری رسم ہے اوسکی پابندی چاہے کیجاے چاہے نہ کیجاے (۲)

دفعہ ۱۷۳

تعمیل معاہدہ منگنی کی ڈگری قانوناً نہین ہوسکتی ہے لیکن قانون کی روسے ہرجہ مل سکتا ہے —

جبکہ دراصل منگنی کوئی معاہدہ قابل پابندی نہین ہے تو اوسکی تعمیل مختص کی ڈگری عدالت سے صادر نہین ہوسکتی ہے لیکن جس فریق کو فسخ منگنی سے نقصان پہونچا ہو وہ نقصان مالی کا معاوضہ یا اوس ضرر کا معاوضہ جو اوسکی حیثیت عرفی یا دنیاوی ترقی کی امیدون کو پہونچا ہو فریق قصوروار سے پا سکتا ہے — لیکن اس قسم کے معاوضہ کا ملنا صرف قوانین معاہدات یا ٹارٹ پر منحصر ہے اور اسیوجہ سے دہرم شاستر اوس سے متعلق نہین ہے بلکہ قانون معاہدہ متعلق ہے۔ (۳) چنانچہ بمبئی ہائی کورٹ نے اوس مال کا معاوضہ دلایا جو منگنی مین دیا گیا تھا اور منگنی فسخ کردی گئی تھی (۴)

---

(۱) گنپت نراین سنگھ انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد اول صفحہ ۴۷- اسمین منوسمرتی باب ۳ اشلوک ۳۴ و باب ۸ - اسلوک ۲۲۷- و باب ۹ - اشلوک ۴۷ و ۷۱ و ۹۹- و دہرم شاستر پرکاش صفحہ ۵۰ و استریج صفحہ ۳۷ و کولبروک جلد ۲ صفحہ ۲۸۴ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و دفعات ۵۷ و ۲۷ وحاشیہ ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ کا حوالہ دیا گیا ہے امید کیکا بنام ناگن داس نرو تم داس بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۲۲ - نوت سنگھ بنام مسماۃ اٹرکنور ہائی کورٹ الہ آباد رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۰۲ — (۲) پیوستہ درپن صفحہ ۶۴۶ و کتاب ازدواج واستری دہن مولفہ ڈاکٹر گرو داس بانرجی و دیکھئے دفعہ ۱ فصل ۶ باب ۳ شرح مذکور مولفہ ڈاکٹر جگندر وسمارتا سرومنی — (۳) دفعہ ۲۱ - قانون دادرسی خاص ایکٹ اول ۱۸۷۷ء و دفعہ ۷۳ قانون معاہدہ ۱۸۷۲ء دیکھئے (۴) امید کیکا بنام ناگن داس بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۲۲ و موتیجی ٹھاکر سے وغیرہ بنام گومتی وکستوا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۲

ایک شبہ اور اوسکی تردید | **دفعہ ۳۷۷** استری دہن کی وراثت کے باب مین یہ لکھا ہے کہ اگر بعد سگائی یعنی منگنی کے عورت مرجاے تو جو مال اوسکو اوسکے منگیتر کیطرف سے ملا ہو وہ اوس کے منگیتر کو ملیگا - اس ذکر سے یہ تصور نکرنا چاہیئے کہ مال بوجہ تعلق رشتہ ازدواج کے ملتا ہے بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ دہرم شاستر مین حکم ہے کہ اگر شادی نہو تو جو مال لڑکی کو لڑکے نے دینی دیا ہے وہ لڑکے کو واپس کردیا جاے گویا یہ مال کی واپسی مثل ادائے دین کے ہے اسیواسطے باب استری دہن مین یہ حکم ہے کہ اگر بعد سگائی کے لڑکی فوت ہو جاے تو جو مال اوس کے منگیتر سے ملا ہو وہ اوسکو ملیگا اور باقی عورت کے بھائی کو (۱) اسی لئے کل باب وراثت مین اور دیگر ابواب دہرم شاستر مین کہین منگنی شدہ عورت کا اوس کے منگیتر پر یا اوسکی جایداد پر کوئی حق نہین پایا جاتا ہے

امتناع ازدواج کا معاہدہ — | **دفعہ ۳۷۸** جیسا معاہدہ کہ بہیشمانے (۲) کیا تھا کہ اپنے باپ کی خاطر سے تمام عمر بیاہ نکرے گا اور عمر کو تجرد مین گزار دے گا ایسا معاہدہ گو دہرم شاستر کی احکام مقدس کی رو سے قابل فخر ہے لیکن قانون معاہدہ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع کی رو سے محض ایک معاملہ کالعدم ہے (۳) مگر اون ملکون مین جہان قانون معاہدہ مذکور یا اسی مضمون کا کوئی سرکاری قانون جاری نہین ہے وہان اسباب مین احکام دہرم شاستر پر عمل ہو سکتا ہے - یہ واضح رہے کہ منگنی کا وعدہ جہانتک کہ وہ وقعت رکھتا ہے اسوجہ سے کہ اوسکی رو سے سوای منگیترون کے اورون سے ازدواج کرنا ممنوع یا محدود کیا جاتا ہے قانوناً امتناع ازدواج کا معاملہ نہین ہے بلکہ تایید ازدواج کے ہے —

رسوم جو بیاہ کیوقت ادا کیجاتی ہین — | **دفعہ ۳۷۹** پہلے یہ بیان ہو چکا ہے کہ گو لڑکی پر کبھی روپیہ بھی لیا جاتا ہے لیکن عموماً بیاہ برہمو طریقہ مین کیا جاتا ہے اگرچہ عادات اور رواجات کے مختلف ہونے کی وجہ سے خاندانون اور مقامات مین بیاہ کی رسمین مختلف مروج ہین تاہم جو رسوم اس کتاب مین درج کیجاتی ہین وہ عموماً اور معمولاً بیشتر ادا کیجاتی ہین —(۴)

---

(۱) متاکشرا باب ۲ فصل ۳ - فقرہ - ۳۰ - (۲) یہ ایک بزرگ شخص تھے

(۳) ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ عیسوی دفعہ ۲۶ - (۴) رام دت بہادر دیو اور ریا سوپتی کے کتابون مین بہت سی مروجہ رسوم بیاہ کی تفصیل درج ہے —

رسم وردیدی شرادہ

دفعہ ۳۸۰ دولہا اور دلہن کے باپ اور دیگر رشتہ دار اپنے اپنے گہرون مین بیاہ کے دن کی صبح کو نندی مکہ یا وردیدی شرادہ کو ادا کیا کرتے ہین یہ رسم ایک معمولی پاروانا شرادہ ہوتی ہے اس رسم کا ادا کرنا دہرم شاستر کی روسی بیاہ کیواسطی لازمی نہین ہے یہ رسم بیاہ مین اور نیز ایسی ہی اور خوشی کے موقعون پر اس غرض سے کی جاتی ہی کہ اس خوشی مین اجداد کی روحین بہی شریک ہون اور اونکی برکت سی یہ خوشی مبارک ہو رسم مذکور کے نہونے سے بیاہ مین کوئی نقص پیدا نہین ہو سکتا ہی - (۱)

تزک و احتشام کے ساتہہ دولہا کا دلہن کے گہر جانا -

دفعہ ۳۸۱ شام کیوقت دولہا بہت سے لوگون کو ساتہہ لیکر بڑے تزک و احتشام کے ساتہہ دلہن کے گہر آتا ہی اور وہان اوس کی ہر طرح کی خاطر مدارات کیجاتی ہے - دولہا راجاون کیطرح گدی پر قریباً سوا گہڑی یعنی آدہے گہنٹے تک بیٹہتا ہے اور مہمان اور دوست اور رشتہ دار فریقین اوس کو گہر کر دربار لگا کر بیٹہتے ہین - عالم فاضل برہمن اور اون کے شاگرد شاسترون پر بحث کرتے ہین - اسکے بعد دولہا کو دیوتا کے پاس لیجاتے ہین جہان کہ رسوم بارن اور سمپرادان یعنی ہبہ اول کی ادا کیجاتی ہین - (۲)

رسم بارن اور دولہا کی پیشوائی —

دفعہ ۳۸۲ رسوم بارن مین یہ ہوتا ہی کہ دولہا کی پیشوائی دلہن کا باپ باقاعدہ کرتا ہے اور دولہا کو پادیا یعنی پانی پانون دہونے کیلئے دیا جاتا ہے اور ارگہیا یعنی وہ پانی جسمین پہول اور صندل کا برادہ پڑا ہوتا ہے اور ایک مونڈہا یا تکیہ بیٹہنے کیلئے دیا جاتا ہی - اور ماہوپارک یا شہد اور دہی اور گہی کا مرکب دیا جاتا ہے - ہر دینے اور لینے کے ساتہہ مقررہ گیت گائے جاتے ہین (۳)

دولہا کا زنانے مکان مین خیر مقدم —

دفعہ ۳۸۳ اس کے بعد دولہا کو زنانے مکان مین اس غرض سے لیجاتے ہین کہ وہ عورتون سے اعزاز اور دعائین حاصل کرے اور نیز اس غرض سے کہ بعض رسمین ادا کیجاتی ہین مثلاً رسوم استری آچار جنکا پتہ شاسترون مین نہین ہے استری آچار کا اصلی حصہ ست پاک ہوتا ہی

(۱) بزندابن چندر کرموکر بنام چندر کرموکر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۰ - دفعہ ۴ فصل ۸ باب ۳ شرح مذکور —
(۲) دفعہ ۳ فصل ۸ باب ۳ شرح مذکور
(۳) دفعہ ۴ " " "

یعنی دولہا ایک پتھر پر کہڑا ہوتا ہے اور دلہن کو ایک تختہ پر بیٹھا کر اوس کی گرد سات مرتبہ پہراتے ہین - (۱)

لڑکی کا ہبہ منجانب باپ یا ولی کے — **دفعہ ۳۸۴** ان ابتدائی رسوم کے بعد دولہا اور دلہن کو پھر دیوتا کے سامنے لاتے ہین اور اوسوقت دلہن کا باپ یا ولی اوسکو باضابطہ طور پر دولہا کو ہبہ کرتا ہے — اور اوس وقت دولہا مندرجہ ذیل منتر کو پڑہتا ہے - :— کسنی اوسکو دیا ؟ کسکو اوس نے دیا ؟ - محبت نے اوسکو دیا - اوس نے اوسکو محبت کو دیا - محبت دینی والی تھی - محبت لینے والی تھی - محبت سمندر مین پھیل گئی ہے - محبت کے ساتھ مین اوسکو قبول کرتا ہون - اے محبت ! کاش یہ تیری ہو

تکمیل ہبہ **دفعہ ۳۸۵** اس کے بعد ہبہ کرنیوالا دولہا کو ایک سونے کا ٹکڑا اس غرض سے دیتا ہے کہ شاستروں کی بموجب ہبہ کامل ہو جاوے - ہر قسم کا گہر کا سامان بھی اسی کے ساتھ دولہا کو دیا جاتا ہے اور کبھی جایداد غیر منقولہ بھی دی جاتی ہے -(۲)

بیاہ کا موثر ہونا **دفعہ ۳۸۶** سمپرادان یا کنیا دان یعنی دلہن کے ہبہ کر دینے سے ازدواجی حکومت قایم اور حاصل ہوتی ہے - گناہ سے پاک ہونیکی رسوم سمپرادان کے وقت ہی ادا کیجاتی ہین یا اوس کے بعد چار دن کے اندر ادا ہوتی ہین - گناہ سے پاک ہونے کی رسوم مین تین حصے ہوتے ہین -

(۱) ہاتھ کا پکڑنا -

(۲) آتار بیہا یا بعد کی رسوم -

(۳) آخری رسوم -(۳)

پانی گراہن **دفعہ ۳۸۷** رسم پانی گراہن مقدس آگ کو مقررہ طریقہ پر جلانے سے ادا کی جاتی ہے - پانی گراہن اور آتار بیہا مین چند رسمین داخل ہین جنمین سے سب سے زیادہ اہم مندرجہ ذیل ہین -

(۱) دفعہ ۵ - فصل ۸ - باب ۳ شرح مذکور

(۲) دفعہ ۶ — ۷ فصل ۸ - باب ۳ شرح مذکور

(۳) دفعہ ۸ فصل ۸ - باب ۳ شرح مذکور

اول پانی گراہن

(۱) خشک چانول کی پوجا جو سامی کے پتون سے ملے ہون —
(۲) ایک پتھر پر دلہن کا چڑھنا —
(۳) سات قدم چلنا —
(۴) ہاتھ پکڑنا —

دوم آتا ربیاہا

(۱) بیل کی کھال پر بیٹھنا —
(۲) قطب ستارے کو دیکھنا —
(۳) اوس ستارے کا دیکھنا جو اروندہتی کہلاتا ہے —
(۴) دلہن کا دولہا کے سامنے جھکنا اور دلہن کا یہ کہنا کہ مین دولہا کی گوتر سے ہون —

سوم آخری رسمین

(۱) پجارو کی پوجا —
(۲) घृतिहोम+ کی پوجا — (ایک پوجا ہے)
(۳) گھر مین داخل ہونا —
(۴) سواری مین بیٹھنا
(۵) رسم جو چوتھے دن اداکیجانیکے واسطے مقرر ہے (۱)

ایک ہی وقت رسوم کا ادا کرنا اور اونکی غرض —

دفعہ ۳۸۸ اگرچہ رسوم مندرجہ بالا کا مختلف اوقات مین اداکیا جانا قرار پایا ہے لیکن عملی طور پر وہ ایک ہی ساتھ اداکیجاتی ہین — ان کل رسوم کو دولہا اداکرتا ہے — مختلف منتر پڑھے جاتے ہین اور اگ کی پوجا کیجاتی ہے اور نیز دوسری رسمین ادا ہوتی ہین — ان منترون کے ذریعہ سے دولہا دلہن کے اوپر خدا کی برکت نازل کرائی جاتی ہے دلہن کو ہدایت کیجاتی ہے کہ وہ اپنے فرایض کو خوشی کے ساتھ اداکرے — (۲)

شودر ان رسمون کو برہمن کے ذریعہ سے اداکرائیگا

دفعہ ۳۸۹ شودر برن کے لوگ

(۱) دفعہ ۹ فصل ۸ باب ۳ شرح مذکور (۲) دفعہ ۱۰ فصل ۸ باب ۳ شرح مذکور

+ دہرتی ہوم —

چونکہ ہوم یا اگ کی پوجا خود نہین کرسکتے ہین اسلئے اونمین یہ کام کسی برہمن سے لیا جاتا ہے اور یہ مکان راے رگھنندن اور سُندا پنڈت اور نیل کنٹھ اور نیز دیگر مستند مصنفون کے بہت صحیح ہی (۱)

دفعہ ۳۹۰ دو رسوم جو دولہا کے گھر دلہن کے جانے پر ادا ہوتے ہین —

جس دن کہ رسم سمیرادان ادا کیجاتی ہے اوس کے دوسرے دن دلہن کو دولہا کے گھر جلوس کے ساتھ لیجاتے ہین - اور وہان پہونچنے پر خاندان کی بڑی عمر کی عورتین دولہا اور دلہن کی اعزاز و اکرام کے ساتھ مہمانداری کرتی ہین - اس کے دوسرے دن رسم پاکس یا رنشا ادا کیجاتی ہے دولہا اپنے اقارب اور دوستون کی دعوت کرتا ہے - جب مہمان جمع ہوجاتے ہین تو دلہن کے ہاتھ مین ایک شکرانے کی تھالی دیکر دولہن کو لیجاتے ہین اور وہ ہر مہمان کے آگے تھوڑا تھوڑا شکرانا رکھدیتی ہے - اگر دلہن کا باپ نیچ قوم ہوتا ہے تو دولہا کے مہمان اوسکو اسطور پر اپنی برادری مین ملانے سے انکار کردیتے ہین — دوسری یا تیسری رسم پھول سیجیا یعنی پھولون کی سیج کی رسم ادا کیجاتی ہے - اس کے بعد پھر دولہن کو اوس کے باپ کے گھر پہونچا دیتے ہین جہان کہ وہ سن بلوغ کو پہونچنے تک رہتی ہے (۲)

دفعہ ۳۹۱ دلہن ایک دفعہ شوہر کے گھر جاکر پھر اپنے باپ کے گھر زمانہ نابالغی تک رہتی ہے —

دلہن کی نسبت یہ تو فرض کیا جاتا ہی کہ اوسکا بیاہ دولہا کی التجا کے بغیر کیا گیا ہے لیکن دلہن کبھی بغیر التجا دولہا کے گھر نہین بھیجی جاتی ہے وقتاً فوقتاً دولہا کے یہان سے دلہن کے یہان قاصد اسواسطے جاتے رہتے ہین کہ دلہن کو دولہا کے گھر بھیجنے پر آمادہ کرین - مگر اوس کے سن بلوغ کو پونہچنے تک ہر طرح کے عذر کئے جاتے ہین اور دلہن سواے خاص صورتون کے مثلاً شوہر کے کسی قریب کے رشتہدار کی شادی یا شرادہ یا بیماری کی حالت کے اور کسی طرح کبھی نہین بھیجی جاتی ہے - اور اگر ایسے موقعون پر وہ جاتی بھی ہے تو فوراً ہی واپس آجاتی ہے - مگر جب وہ بالغ ہوجاتی ہی تو پھر کوی روک نہین ہوسکتی ہی اور باپ کے گھر سے جدای لازم ہوجاتی ہے لیکن کسی صورت مین وہ بغیر درخواست شوہر یا اوسکو ولی کے نہین بھیجی جاتی ہی (۳)

دفعہ ۳۹۲ ہاتھ پکڑنے کی رسم کے بعد سات قدم چلنے کے بعد ساتوین قدم پر تعلق ازدواج مکمل ہوجاتا ہی

(۱) دفعہ ۱۱ فصل ۸ باب ۳ شرح مذکور (۲) دفعہ ۱۲ فصل ۸ باب ۳ شرح مذکور
(۳) دفعہ ۱۳ " " " "

ہندو مقننین کی اقوال کی بموجب حقوق ازدواج زوجہ کے ہبہ کرنے اور شوہر کے اوسکو قبول کرنے سے پیدا ہوتے ہین لیکن شوہر اور زوجہ کا تعلق جو محسوس الحس تعلق نہین ہے وہ ایجاب و قبول سے جو محسوس العین چیز ہے پیدا نہین ہو سکتا ہی کیونکہ اصول یہ ہی کہ ایک غیر محسوس العین اثر محسوس العین سبب سے پیدا نہین ہو سکتا ہی لہذا محسوس العین اثر شاستر کی عبارت پڑھنے کے سبب غیر محسوس سے پیدا ہو سکتا ہے"(۱) - تعلق مذکور صرف اون منترون کے پڑھنے سی قایم ہو سکتا ہے جو کہ مقدس کتابون مین درج ہین - صرف منتر ہی ایک غیر محسوس اثر کو پیدا کر سکتی ہین - اسیواسطے منو نے فرمایا ہی کہ "اون منترون کا پڑھنا جو کہ ہاتھ پکڑنے کے لئے مخصوص ہین تعلق ازدواج کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہی اور ساتوین قدم پر جاکر ازدواج مکمل ہوتا ہی"(۲)

دفعہ ۳۹۳

منترون اور رسوم کے ساتھ بیاہ ہونے سی زوجہ حسب قانون زوجہ تصور کیجاتی ہے -

تعلق ازدواج پیدا کرنے کی لئے جن منترونکا پڑھا جانا اور رسوم کا ادا ہونا ضروری ہے اوس کی نسبت مقننین ہنود مین مطلق اختلاف نہین ہے چونکہ تعلق مذکور غیر محسوس ہے اس لئے بغیر منترون کے قایم نہین ہو سکتا ہی چنانچہ الفاظ کے اشتقاق سی بھی یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ صرف وہی زوجہ جسکے ساتھ مناسب رسوم کے ساتھ بیاہ ہوا ہو حسب قانون زوجہ تصور کی جاتی ہے -(۳) صاف بات یہ ہے کہ بیاہ کنیادان اور اوسکے بعد کی اخری رسم گٹھبندھن کا (جسکا دوسرا نام سپت پدی ہے اور اسی کو عرف عام مین بھانورین کہتے ہین) کے ادا کرنے سی مکمل ہوتا ہے اسمین منتر پڑھکر دولہا دلہن کا ہاتھ پکڑکر سات قدم چلتا ہے اور ساتوین قدم کے ختم ہونے پر بیاہ ہر طرح پر مکمل مختتم ولازوال ہو جاتا ہی اور پھر فسخ نہین ہو سکتا ہے اور شوہر اور زوجہ کے جملہ حقوق قانونی اون کے درمیان قایم ہو جاتے ہین (۴) اور یہ بھانورون کی رسم ایسی لازمی ہے کہ بقول دریوا لیہ کے بیاہ گندھرب بھی بغیر اس کے ادا کے مکمل نہین ہوتا ہے (۵) اور یہ امر عدالتون سے

(۱) دفعہ ۴۷ لغایت ۱۸۱ کتاب ہذا دیکھئے - (۲) منوسمرتی باب ۸ صفحہ ۲۲۹ - دیکھئے دفعہ ۱ فصل ۹ باب ۳ شرح مذکور (۳) دفعہ ۲ فصل ۹ باب ۳ شرح مذکور
(۴) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۴۷۳ و پیوستہ درین صفحہ ۴۷۴ -
(۵) " " " " ۴۱۴ -

بھی طے ہو چکا ہے کہ بغیر ادا ہونے بھانوروں کی رسم کے بیاہ مکمل نہین ہوتا ہے یہان تک کہ اگر پانچ یا چھہ بھانور پھرین اور دو یا ایک نہ پھرین تو عقد بیاہ مکمل نہین ہوتا ہے (۱)

بغیر کنیادان اور اوس کے قبول اور رسم بھانورون کے بیاہ مکمل نہین ہوسکتا ہے —

دفعہ ۳۹۴ گرہیا سوتر مین بیان کیا گیا ہے کہ تکمیل بیاہ کے لئے تین امر لازم یعنی رکن ہین بغیر انکے عمل مین لانے کے بیاہ کامل نہین ہوسکتا ہے اور نہ کوئی ازدواجی حق پیدا ہوتا ہے —

اول کنیادان حسب طریقہ معینہ

دوم دولہا کا دلہن کو قبول کرنا بطریق معینہ

سوم رسم سپت پدی یعنی بھانورونکی رسم حسب طریقہ معینہ (۲)

رسوم بیاہ ایسی ضروری ہین کہ بغیر رسوم کے بیاہ کا بیٹا اورس نہین ہوتا ہے —

دفعہ ۳۹۵ ایسی عورت کا لڑکا جسکا بیاہ بغیر ادائے مناسب رسوم کے ہوا ہو اورس لڑکا نہین سمجھا جا سکتا ہے کیونکہ یاگولک اور رکانتا ین کہتے ہین کہ اورس بیٹا وہ ہے جو ایسی عورت اور مرد سے پیدا ہوا ہو جس عورت کا بیاہ اوس مرد سے گناہ سے پاک ہونے کی رسم کے ادا کرنے کی ساتھ ہوا ہو کیونکہ جس عورت سے گناہ سے پاک کرنے والی رسمین ادا نہ کی ہون اوسکا بیٹا اورس نہین کہا جا سکتا ہے۔ اور یقیناً عورت بلا منترون کے پاک نہین ہوسکتی ہے (۳)

کسی رسم کے فروگذاشت ہونے کا نتیجہ اور تلافی —

دفعہ ۳۹۶ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جن رسوم بیاہ کا کہ شاسترون مین ذکر ہے وہ اسقدر پیچیدہ ہین کہ اون کی پوری تفصیل وار پابندی کسی طرح آسان نہین ہے - اور اگر یہ رسوم لازمی سمجھی جائین تو یہ خوف ہے کہ واقعی اور صحیح بیاہ صرف چھوٹی چھوٹی غلطیون اور فروگذاشت کی وجہ سے کالعدم ہو جاینگی لیکن اس قسم کے خوف کی کوئی وجہ موجب نہین ہے کیونکہ صرف اسیقدر ضرورت ہے کہ ایک معقول پابندی شرایط مجوزہ کی کی جائے تاکہ معاملہ

(۱) گنپت نرائن سنگہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد اول صفحہ ۴۷- دلوپت سنگہ بنام مسماۃ لالا کنور الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۰۲ (۲) کنیادان اور اوسکی قبول کرنے اور رسم بھانورون کے طریقونکا بیان دفعات بالا مین کیا گیا ہے (۳) دفعہ ۳ فصل ۹ باب ۳ شرح مذکور —

ازدواج دہرم شاستر کی روسی مستحکم ہو جاوے - چندر گا یاری شیشتا مین درج ہی کہ جب دو اصلی اور اہم رسم ادا ہونے سے رہ گئی ہو تو اسصورت مین پہر اوسکو پورے ضابطے کے ساتہہ ادا کرنا چاہیئے اور اگر اصلی رسم کے اندر کی فروعی رسم (یعنی بڑے رسم کا کوئی حصہ) چہوٹ گئی ہو تو پوری اصل رسم کے ازسرنو ادا کرنے کی کچہہ ضرورت نہین ہے اور نہ اوس فروعی رسم کے ادا کرنے کی ضرورت ہی جو نظر انداز ہو گئی تھی" - اگر یہ ثابت ہو کہ فریقین نے اپنے خاندان کے پنڈت کو یا کسی ایسے پنڈت کو بلایا تہا جسکی نسبت یہ باور کر لیا جا سکے کہ وہ رسوم مقررہ اور قواعد سے جو شاستر مین درج ہین واقف ہی تو کسی اتفاقی فروگذاشت اور غلطی کیوجہ سے بیاہ مین کچہہ فرق نہین آسکتا ہے - کارروائی کی غلطیون کے درست کرنیکے لئے منتر موجود ہین جو پنڈت رسوم کے اختتام پر بغرض سے پڑہا کرتے ہین کہ اگر کوئی غلطی ہوئی ہو تو منترون کی برکت سے درست ہو جاوے (۱)

بیاہ کا بطور صحیح عمل مین آنا اور رسوم کا ادا ہونا کر قیاس کیا جائیگا —

دفعہ ۳۵۷ جب بیاہ ہوا اور رمان سے کنیادان کیا یعنی اپنی بیٹی کو اوس کے دولہا کو ہبہ کیا اور برہمنت نے بیاہ کے منتر پڑہے تو لازم ہے کہ بیاہ کو قانوناً مکمل اور صحیح تصور کیا جاوے اور سمجہا جاوے کہ جملہ ضروری رسوم عمل مین آئی ہین الا جبکہ اس کے خلاف کوئی امر ثابت کیا جاوے (۲)

رسوم کے قایم ہونیکی وجہ

دفعہ ۳۵۸ عموماً بڑے بڑے مصنف جو ہندو نہین مین یہ خیال کرتے ہین کہ بیاہ کی پیچ پیچ رسمین برہمنون نے اپنے فایدہ کیواسطے مقرر کی ہین لیکن یہ خیال محض غلط ہے چونکہ دہرم شاستر کا یہ ایک بہت اچھا معقولہ ہے کہ جن رسوم سے انسان کی قوت متخیلہ پر اثر پڑتا ہے اون سے معاہدہ کی عظمت اور اوسکا استحکام بہی ذہن نشین ہوتا ہی

(۱) دفعہ ۴ فصل ۹ باب ۳ شرح مذکور - اسکے ساتہہ دفعہ ۷۰ اکتاب ہذا کو دیکہئے —

(۲) اندرن ونگل چیلے تیور بنام راماسامی پانڈے یا تاپور موز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۱ دبنگال لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱ - صیغہ مقدمات پریوی کونسل - و برندا بن چندر کرمو کر بنام چندر کرموکر انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۰ - اسی کی تقلید مدراس ہائی کورٹ نے کی ہی دیکہو ایڈمنسٹریٹر جنرل بنام آنند اچاری انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۶۶ - و قانون شہادت مولفہ ٹیلر صاحب جلد اول صفحہ ۱۶۷ - طبع پنجم مطبوعہ ۱۸۶۸ع

اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ اسی بنا پر بیاہ کی رسمین مقرر کی گئی ہین کیونکہ ان سے نہ صرف بیاہ کا کامل اشتہار ہوتا ہے بلکہ تعلق ازدواج بھی فریقین مین اور ہمسایون کے ذہن مین مستحکم و باوقعت قرار پا جاتا ہے اور اسکا نتیجہ اور اثر فریقین کے حقوق اور برتاؤ مین اون کے مطالب کا موافق ثابت ہوتا ہے ان وجوہ سے قدیم مقننین ہنود نے ایجاب و قبول بیاہ کے ساتھہ بطور رکن یا شرائط کے رسوم کو شامل کر دیا ہے پس اون مقدس مقننین کی نسبت یہ بدگمانی کرنا کہ انہون نے اپنے فایدہ کے واسطے رسوم کا کہٹراگ لگا دیا ہے اور اپنی قوم برہمن کے پیٹ بہرنے کیواسطے یہ گورکھہ دھندہ بنایا ہے بڑی ناانصافی اور سخت بے ادبی ہے ۔

تکمیل بیاہ کے لئے خلوت کی ضرورت نہین ہے ۔

دفعہ ۳۹۹ جبکہ معمولی رسوم بیاہ خصوصًا کنیا دان اور بہانوَرون کی رسم ہو چکتی ہے تو بیاہ کامل اور غیر قابل انفساخ ہو جاتا ہے اور تمام حقوق پیدا اور قابل نفاذ ہو جاتی ہین اور زوجہ اپنے شوہر کے خاندان مین داخل ہو جاتی ہے بیاہ کی تکمیل یا نفاذ حقوق کے لئے شوہر و زوجہ کا ہم آغوش ہونا یا خلوت صحیحہ کا ہونا ضرور نہین ہے ۔ (۱)

گندہرب بیاہ مین ادائے رسوم کی ضرورت

دفعہ ۴۰۰ مسٹر ولیم میکناٹن نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ بیاہ کے آٹھون طریقون مین سے اگر گندہرب کے مطابق بیاہ ہو تو اوس کے جواز کے واسطے کسی رسم کی ضرورت نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ صرف مصاحبت جسکی معنی بموجب منشائے قانون قرار داد حقیقیہ کے ہین ضروری اور واسطے استحکام بیاہ کے کافی ہے بشرطیکہ مرد کے کسی قول یا فعل سے اس قرار داد کی تائید ہو لی ہو صاحب موصوف نے اسکی تائید مین پنڈتون کے ایک بیوستہ کا بھی حوالہ دیا ہے جو صدر عدالت دیوانی مین ایک مقدمہ مین اونہون نے بہیجا تھا جسمین پنڈتون نے بیاہ کو اسی قاعدہ سے جائز قرار دیا کہ جب فریقین متعدد مہینون سے عرصے ساتھہ رہتی ہین اور مرد نے اپنا ارادہ ظاہر کرنیکے واسطے عورت کے گلے مین

(۱) کتاب دہرم شاستر لیسٹ و بولر صاحبان طبع سوم صفحہ ۲۳۲-دہرم شاستر مین صاحب دفعہ ۹۸ - سری دیرادہ پرتاپا بنام سری پ - ۔ نولکشور انڈین لا رپورٹ مدراس جلد اول صفحہ ۱۵ - کالی رام دکانی بنام سماۃ گیندہنی کلا - ویکلی رپورٹر نظایر دیوانی جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۸ - گنگا تہارام بنام بہتا کو چین ایپا ویکلی رپورٹر نظایر دیوانی جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۹ - گنگا تیارام ستری بنام مہتا کو چین ایپا دو موتی بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۸ و مشہور مقدمہ اخیر داد اجی بہیکاجی بنام رکما بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۱ -

ایک پہولونکا ہار پہنا دیا تو اس سے بیاہ گندہرب منعقد اور جایز ہوگیا - (۱) لیکن یہ راے محض غلط اور خلاف اون احکام تاکیدی دہرم شاستر کے ہی جسکا ذکر دفعات بالا مین ہوا ہے صاحب موصوف نے جس مقدمہ کا حوالہ دیا ہے وہ ۱۸۲۵ع سے ہی پہلے فیصل ہوا تھا حال مین (۱۸۶۴ع) کبھرا یہ تجویز ہوا ہی کہ گو گندہرب بیاہ کے واسطے کسی رسم کا عمل مین آنا ضرور نہو تاہم محض صحبت باہمی ہی کافی نہین ہے کیونکہ جب تک اظہار نیت و رضا مندی طرفین قطعی طور پر بغرض ایجاب وقبول و پابندی معاہدہ بیاہ کے عمل نہ آسے مصاحبت باہمی کافی نہین ہے (۲)

گندہرب بیاہ مین بہی رسوم مذہبی کا اداکرنا لازم ہے بغیر اداے رسوم کے بیاہ جایز نہین ہوتا ہے ——

دفعہ ۱۰۴

حال مین بصراحت طے ہوگیا ہے کہ محض جماع اور عشق بازی کی غرض سے عورت مرد کا باہم راضی ہوکر بطور زوجہ اور شوہر کے رہنا گندہرب بیاہ کیلئے کافی نہین ہے اور نہ پہولون کا ہار گلے مین ڈالنا کافی ہے بلکہ گندہرب بیاہ کے جواز کے لئے بموجب اقوال دہرم شاستر کی اوسکا جزو رکن مذہبی رسوم ہین اور رسوم کا کرنا لازمی امر ہے - دیوالیہ کا قول ہے کہ جس بیاہ کو گندہرب کہتے ہین اوسمین اور دیگر قسم کے بیاہون مین رسوم بیاہ کے ادا کرنے کا حکم ہے اور معاہدہ کا شاہد بیاہ کی اگن (آتش) کو کرنا چاہئے - (۳) اسی مضمون کی عبارت نرنے سندہو کے باب ۳ صفحہ ۳ مین درج ہے - (۴) بحوالہ راے سر ولیم میکناٹن کے مولف بیوستہ چندریکا نے یہ تحریر کیا ہے کہ "واضح ہو کہ بیاہ قسم گندہرب مین وہ رسم جسکی انجام دہی کی ضرورت نہین ہے صرف کنیا دان ہے کیونکہ عورت مرد کا ایک کا دوسرے کو ہار پہنانے سے دان ظاہر ہوتا ہے مگر رسم ہوم کا اداکرنا لازم ہے ورنہ بیاہ مکمل نہو گا" کولبروکس ڈائجسٹ دہرم شاستر (۵) مین یہ درج ہے کہ "بیاہ کی رسوم گندہرب وغیرہ قسم کے بیاہون مین بہی ضروری ہین اور دیوالیہ سمرتی کی روسے جن بیاہون کو گندہرب کہتے ہین اور دیگر بیاہون مین رسوم کا حکم ہے اور تینون اعلی فرقون کے لوگون کو معاہدہ کا شاہد بیاہ کی اگن کو کرنا چاہیئے" سٹرامس اسٹرینج گندہرب قسم کے بیاہ کی نسبت اپنی کتاب مین لکہتی ہین کہ "وہ ایک طریقہ بیاہ کا ہے جسکی اجازت چہتری یعنی فوجی فرقہ کو دی گئی ہے اور جو رسوم بیاہ سب قسم کے

(۱) میکناٹن ہندو لا جلد اول باب بیاہ - (۲) چکر دہوج ہتا کر بنام بیرچند رجیر لج ویکلی رپورٹر جلد اول صفحہ ۱۹۴ -
(۳) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۶۰۶
(۴) بیوستہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۴۴۴ - (۵) جلد ۳ صفحہ ۶۰۶

بیاہون کے ساتھہ مین اونکا یہ اثر ہے کہ سب سے کم پسندیدہ طریقون کو بہی محض مجامعت ناجایز سے ممیز کرتی مین ورنہ بیاہ قسم گندہرب اور راکشس مثل اوسی کے ہوجاینگے اور بیاہ گندہرب سے تعلق عاشقانہ جو باہمی نفسانی خواہشون پر مبنی ہے ظاہر ہوتا ہے" (۱) کولبروک صاحب کے ترجمہ ڈایجست جگناتہہ مین یاگولک کا یہ قول بیان کیا گیا ہے کہ گندہرب بیاہ کی اجازت فوجی فرقہ کو ہی اور وہ معاہدہ عشق بازی باہمی پر مبنی ہے" لیکن جگناتہہ مولف ڈایجسٹ نے یہ اور لکہا ہے کہ "رسوم بیاہ کی بیاہ موسومہ گندہرب وغیرہ مین بہی ضروری ہین" (۲) اگرچہ بموجب تعریف مندرجہ دہرم شاستر منو ویاگولکیہ منو باب ۳ - اشلوک ۳۲) کے تعلق بیاہ گندہرب ابتداً عورت اور مرد کے ایسی قرار دادپر مبنی ہتا جو واسطے رفع خواہش نفسانی کے کیا جاے تاہم ظاہرا زمانہ قریب تر کی کتابون مین شمل دیوال اسمرتی کے ہوم اس غرض سے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ تعلق بطور بیاہ کے قایم ہو اور اسطور پر بیاہ مذکور کو اوس مجامعت ناجایز سے جو محض اور دایمی ہو ممیز کیا ہے پس جب ایک عورت کو مرد نے اپنے گہر مین بطور زوجہ رکھا اور کوئی رسم بیاہ ادا نہین کی تو ایسا تعلق گندہرب بیاہ نہین ہے اور نہ وہ اولاد جو اوس سے پیدا ہوی صحیح النسب ہی- (۳)

شودر کا بیاہ- شودر کی زوجہ کی حیثیت —

دفعہ ۲۰۴ یہ راے کہ شودر کا بیاہ اور اوسکی زوجہ بجز مدخولہ ہونے کی اور کچہہ نہین ہے صحیح نہین ہی متہو سامی آیار صاحب جیسٹس اور ٹرنر صاحب چیف جیسٹس نے فرمایا کہ "ہم اوس راے سی اتفاق نہین کرتے ہین جو کبہی کبہی ظاہر کی گئی ہے کہ شودرون مین بیاہ بجز مدخولہ ہونے کے اور کوئی چیز نہین ہے - گو شودرون کو اجازت اون اقسام کے بیاہ کی نہین ہے جو دہرم شاستر مین اعلی تصور کئے گئے ہین اور اگرچہ شودر کی زوجہ کو ہوم مین مدد دینے کا اختیار جو صرف ایک دوج قوم کا گرہست شخص کرسکتا ہے حاصل نہین ہے تاہم دہرم شاستر مین یہ سمجہا گیا ہے کہ سنبندہ سے زوجہ کو ایسی حیثیت حاصل ہوتی ہے جو زن مدخولہ کی حیثیت سے صریحاً اعلی ہے اور زوجہ کو اور اوسکی اولاد کو حقوق

(۱) دہرم شاستر اسٹرینج جلد ۱ صفحہ ۴۴ (۲) ترجمہ جگناتہہ مطبوعہ مدراس صفحہ ۴۱۲
(۳) برنداابن بنام رادہامنی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۷۲-

شرکت حاصل ہوتی ہین جوزن مدخولہ اور اوس کی اولاد کو حاصل نہین ہو سکتی ہین ۔ بیشک یہ صحیح ہے کہ رہ جملہ اقوام جو لفظ شودر کے مفہوم مین داخل ہین دہرم شاستر کی بہین نا ہی ہین لیکن بہت سی قسم کے شودرون مین جنہون نے دہرم شاستر کو تسلیم کیا ہے ایک قاعدہ رواجی ایسا پایا جاتا ہے کہ جس کی رو سے دیگر اقسام کے لوگون کے ساتھ یا چند خاص پشتون کے اندر بیاہ کرنا ممنوع ہی اور ایسے قواعد سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بیاہ محض صحبت زن مرد سے کسیقدر اعلی تصور کیا گیا ہے ۔ بودہاین کے اوس قول کے معنی جسکا حوالہ ویسٹ و بولر صاحبان نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۷۳ مین دیا ہے ہم صرف یہ سمجھتے ہین کہ ویش اور شودر بہت ہی کم رسوم کے ساتھ بیاہ کر سکتے ہین اور نہ یہ کہ اگر بیاہ ہو گیا ہو چاہے وہ کتنی ہی کم رسوم کے ساتھ ہوا ہو تو اوس سے وہ حقوق پیدا نہون گے جو رشتہ زن شو سے متعلق ہین ۔ لیکن اگرچہ دہرم شاستر مین رشتہ ازدواج شودرون کا محض بطور مدخولہ ہونے کے نہین سمجھا گیا ہے تاہم بیاہ ہے ہوی شودر کو بہت ہی آزادی دی گئی ہے جو طریقہ پرہیزگاری سے خلاف ہی جسکی ہدایت دوج برنون کو کی گئی ہے" (۱) پس مدخولہ ہونا کسی عورت کا شودرون مین زوجہ جایز کی حیثیت نہین رکہتا ہے اور شودر کی بیاہی زوجہ اور مدخولہ عورت مین فرق عیان ہے

بلا ادائے رسوم بیاہ کا ہونا مروج ہو تو جایز ہے —

دفعہ ۴۰۳ بعض اقوام (۲) شودر مین بغیر ادائے رسم کشند کا یعنی بیاہ نو ... کیا جاتا ہی جو بیاہ بلا ادائے رسوم کے کیا جاسے اوسکا جایز و مکمل ہونا دولہا اور دولہن کی قوم کے رواج عام یا خاص پر موقوف ہے ۔ (۳)

قوم سکہہ مین خاص رسوم و طریقہ بیاہ مقرر نہین ہے

دفعہ ۴۰۴ یہ بصراحت طی ہو چکا ہے کہ قوم سکہہ مین کسی رسم یا طریقہ خاص کے ساتھ بیاہ کرنا لازمی امر نہین ہے اور خلاف دستور ہونے کی صورت مین معاملہ بیاہ کا عدم نہین ہو جاتا ہی (۴)

بیراگیون مین بہی بلا پابندی کسی رسم کی بیاہ ہوتا ہی

دفعہ ۴۰۵ بیراگیون مین

(۱) رانوجی بنام کندوجی انڈین لا ریپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۵۷ ۔ خصوصًا ۵۵۸ و ۵۵۹ —

(۲) اسکے ساتھ دفعات ۲۹۳ - ۳۰۰ کتاب ہذا کو دیکھو (۳) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۶

(۴) جگ موہن ملک بنام شام کا ربی بی فیصلجات سوپریم کورٹ و صفحہ ۴۴۵

عموماً بیاہ بلا اون رسوم کے ہوتا ہے جو کہ شاستروں مین درج ہین اور بیوہ کا بہی دوسرا بیاہ ہوتا ہے - نیچ قوم کے لوگ بیواؤن سے بیاہ کرنے کی لئے اکثر بیراگی ہو جاتے ہین (۱)

معاحبت دایمی سے بیاہ ہونے کا قیاس کب ہو سکتا ہے —

دفعہ ۴۰۶ کسی شودر عورت کا کسی شودر قوم کے مرد کے ساتھہ ایک مدت تک مثل زوجہ کے رہنا ظن غالب واسطے اس امر کے نہین ہے کہ اونکا بیاہ جایز ہوا ہے - اگر شہادت سے یہ ثابت ہو کہ دونون مین بیاہ ہو سکتا تھا تو ظن غالب بیاہ ہونے کا ہو سکتا ہے - اگر اسکے برعکس ثابت ہو تو بیاہ کا ظن نہین ہو سکتا ہے — (۲)

مدخولہ عورت بعض اغراض کے لئے بمنزلہ زوجہ کے متصور ہے —

دفعہ ۴۰۷ مدخولہ عورت بہی ازروی قانون فوجداری ہنود کے بطور زوجہ کے تصور کیجاتی ہے کیونکہ اوسکی رو سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایسی عورت سے زنا کرنا اس بنا پر قابل سزا ہے کہ وہ زوجہ ہے (۳) صاحب بیرمترودے کہتے ہین کہ اس بنا پر کہ وہ زوجہ کے مساوی ہے داہ کرم کانڈ یعنی قانون رسوم کی رو سے بہی اوسکو زوجہ کے مثل تصور کیا گیا ہے کیونکہ بحالت وفات مرد کے اوس کے لئے بہی زمانہ سوتک کا وہی مقرر کیا گیا ہے جو اصلی شوہر کی وفات کے لئے مقرر ہے (۵)

آیا بیاہ کسی خاص ایام مین ہوتا ہے؟

بیاہ کے لئے کوئی خاص ایام یا مہینے دہرم شاستر مین مقرر نہین ہین -

دفعہ ۴۰۸ نجوم کے ذریعے سے بیاہ کا وقت مقرر کیا جاتا ہے — بعض مصنف بیاہ مین تقرر وقت کو ایسا سمجھتے ہین کہ اون کی رائے مین اس مین فرق ہونے سے بیاہ مین فرق

---

(۱) دفعہ ۲۰ فصل ۷ باب ۳ شرح مذکور (۲) نراین دہر بنام راکسل گا مینن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱ — (۳) بیوہار میوکہ باب ۱۹ - اشلوک ۱۱ - یاگولک بیوہار میوکہ اشلوک ۲۹۰ - جسکا ترجمہ دہرم شاستر مولفہ منڈلک کے صفحہ ۲۴۳ مین ہے - شرح قول یاگولک مولفہ وگیانیشر - منوسمرتی باب ۸ - اشلوک ۳۶۳ و شرح کلوس بہٹ - درگہو نندن مطبوعہ منڈلک بغیر ترجمہ (۴) بیرمترودے سنسکرت مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۵۰۹ و ۵۱۰ - (۵) نرنے سندہو باب ۱ شاج صفحہ ۱۱ —

آجاتا ہے لیکن یہ راے ضعیف ہے عموماً بیاہ خاص آیام مین ہوا کرتا ہے (جسکو سہالگ کہتے ہین) لیکن اس کی بہی کچھہ قید نہین ہے بعض وقت جب مناسب معلوم ہوتا ہے کر لیا جاتا ہے کہ دہرم شاستر مین کوئی خاص تاریخین یا مہینے بیاہ کے لئے مقرر نہین کئے گئے ہین - (۱)

اوس زمانے مین بیاہ کرنا جب کسی رشتہ دار کی موت یا پیدایش سے ہندو ناپاک سمجھا جاتا ہے -

دفعہ ۴۰۹

وقت کی متعلق زیادہ تر اہم اور قابل لحاظ صرف یہ ہی ایک مسئلہ ہے جو ظاہرا قانون سے متعلق ہے کہ اگر فریقین بیاہ یا ایک فریق ناپاکی کے زمانہ (اساوچ) مین جب کسی رشتہ دار کی ولادت یا وفات کے سبب سے وہ چند روز تک ناپاک اور ناقابل اداے رسوم ہو جاتا ہے بیاہ کرنا جایز ہے یا نہین - اسمین کچھہ شک نہین ہے کہ کوئی شخص ناپاکی کی حالت مین منتر نہین پڑہ سکتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بغیر منتر پڑہے ہوے بیاہ کی رسم انجام نہین پا سکتی ہے مگر جن لوگون مین (۲) رسوم متبرک کے بغیر بیاہ جایز ہو جاتا ہے اون کے لئے غالباً حالت ناپاکی مانع نہوگی

زمانہ ناپاکی کی نسبت حال کی پنڈتون کی راے -

دفعہ ۴۱۰

زمانہ ناپاکی مین متبنی کرنے کی جواز کی نسبت ندیا کے مشہور پنڈتون مین ایک مرتبہ بڑی گرمجوشی سے بحث ہوئی تہی یہ بحث راجہ ندیا کے ایک لڑکے کو متبنی کرنے کی نسبت تھی لڑکے کے متبنی کئے جانے کی تہوڑی ہی دنون بعد اوس کی مان فوت ہو گئی تھی اور تبنیت کے وقت لڑکے کی عمر چھہ مہینے کی تہی یہ بحث رسم تبنیت کے ختم ہونے کے بعد اوٹھائی گئی تہی جو پنڈت کہ اس رسم کے ادا ہونے کیوقت صدر نشین تھا وہ خود ندیا کا ایک مشہور فاضل تھا اوسنے رسم کے جواز کی تائید مین یہ دلیل بیان کی کہ اوسوقت تک ناپاکی نہین ہو سکتی ہے جب تک کہ ناپاکی قبول نہ کیجاے - ایک چھہ مہینے کا بچہ کسطرح ناپاکی قبول نہین کر سکتا ہے لہذا وہ ناپاک نہین ہو سکتا ہے - لیکن آج کل کا کوئی پنڈت اس بات کو قبول نہین کرتا ہے کہ بیاہ یا تبنیت ناپاکی کی حالت مین جایز ہے کیونکہ قانونی مقولہ اس کے جواز کے خلاف ہے (۳)

---

(۱) دفعہ ۱ فصل ۱۰ باب ۳ شرح مذکور (۲) اسکے ساتھہ دفعہ ۲۷،۸۰ کتاب ہذا کو دیکھئے

(۳) " ۳ " " "

بیاہ کے حق ولایت اور ولیونکا بیان٭

عورت کو خود شوہر منتخب و پسند کرنے کا اختیار نہین ہے —

دفعہ ۲۱۱ دہرم شاستر مین دلہن بیاہ کے معاملہ مین کوئی فریق فاعل معاملہ نہین سمجھی جاتی ہے بلکہ بیاہ کے بہترین طریقہ مین دلہن کے باپ یا دوسرے کسی ولی کے کنیان دان (یعنی دلہن کا دینا) کرنے کو بنیاد سمجھتے ہین - (۱) اگرچہ دہرم شاستر مین سوام وار یعنی عورت کو خود اپنے لئے شوہر کے پسند و منتخب کرلینے کی اجازت اس شرط سے ہے کہ جب کوئی اور شخص اوس کے بیاہ کردینے کے لئے موجود نہو جیسا کہ یاگوولک نے کہا ہے - (۲) اور کاتیاین کا بھی ایک قول یہ ہے کہ "بلا رضامندی دلہن کے نہ اوسکا بیاہ کرنا چاہیئے اور نہ اوسکو قبول کرنا چاہیئے" (۳) لیکن عام رواج اس کے خلاف ہے یاگوولک اور کاتیاین کے اقوال پر عمل نہین کیا جاتا ہے عموماً لڑکیون کو اون کی نابالغی کے زمانہ مین اونکو ولی بیاہ مین ہبہ کیا کرتے ہین - طریقہ سوام وار بالکل متروک ہے - (۴)

اگر ولی نہو تو بالغ عورت اپنا بیاہ خود کرسکتی ہے

دفعہ ۲۱۲ اگر کوئی ولی نہو اور لڑکی بالغ اور عاقل ہو تو وہ اپنا شوہر خود پسند کرکے اپنا بیاہ کرسکتی ہے (۵) اگرچہ کنواری لڑکی بیاہی جانے کے لایق ہوجائے تاہم اوسکو تین برس تک اپنے بیاہ کرنے مین تامل کرنا چاہیئے اس کے بعد اوسکو شوہر تلاش و پسند کرنیکا اختیار ہے (۶)

٭ اون ولیون کی ترتیب و استحقاق مین جو جلید اور دیگر امور کی بابت ہین اور بیاہ کے ولیون کی ترتیب و استحقاق مین بڑا فرق ہے اور دونون کے قواعد جداگانہ ہین —

(۱) ٹیگور لا لیکچرس ڈاکٹر بانرجی صفحہ ۵۴ و دفعہ ۱ فصل ۱۱ باب ۳ شرح مذکور

(۲) یاگوولک سمرتی باب اول فصل ۵ شلوک ۶۴

(۳) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ صفحہ ۱۴۱

(۴) دفعہ ۱ فصل ۱۱ باب ۳ شرح مذکور

(۵) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ - کتاب ۴ ترجمہ اشلوک ۱۸ — و پیوستہ دراین صفحہ ۶۰ و ۶۴ و ۷۰ و ۷۸ —

(۶) منوسمرتی باب ۹ - اشلوک ۹۰ - نارد سمرتی ترجمہ جالی صاحب دفعہ ۲۲ صفحہ ۸۲ و ۸۳ —

اور جب لبطور جایز ایک دفعہ عورت بالغ کا بیاہ بلا رضا مندی اوسکی ولی کے ہو جاسے تو اوسکا ولی اوسکو فسخ نہین کرسکتا ہے (۱)

دفعہ ۴۱۳

پاگولک کے قول کی روسے بیاہ کی ولی جنکو سواے بنگالہ کے کل مقامات مین مان لیا ہے —

چونکہ لڑکیون کا بیاہ اون کے بالغ ہونے سے پہلے ہی کیا جاتا ہے اسلئے باپ یا کسی اور ولی کو دولہا کو منتخب کرنا اور رسوم کے ادا ہونے کیوقت صدر نشین ہونا لازم ہوتا ہے جن احکام مین حقوق ولایت درج ہین وہ مختلف مضمون کی کتابون مین مختلف طور پر درج ہین پاگولک کہتے ہین کہ "باپ دادا - بہائی - اور دیگر قرابت دار اور مان اگر ذی ہوش وحواس ہون تو یہ وہ لوگ ہین جو حسب ترتیب لڑکی کو ہبہ کر سکتے ہین" (۲) پاگولک کے اس حکم کو مصنف متاکشرا نے بہی مان لیا ہے اور سواے بنگالہ کے سب جگہ یہ ہی حکم قانون ہے (۳) اسی حکم کی تفصیل متاکشرا اور دیگر کتب مین اسطرح کی گئی ہے کہ اول دلہن کا باپ پہر دادا پہر بڑا بہائی پہر اور بہائی پہر چچا پہر چچا کا بیٹا - یا سکولیہ یا نانا یا ماموں - یا مان ان کے بعد دیگر رشتہ داران مادری (۴) اور ایک ولی کے مرنے پر اوسکے بعد کے دوسرے ولی کو لڑکی کے بیاہ کرنے اور کنیادان کرنے کا منصب حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ وہ صحیح النسب ہو (۵)

دفعہ ۴۱۴

نارد اور وشنو کے قول کے بموجب بیاہ کے ولی —

نارد کا قول ہے کہ "لڑکی کا بیاہ خود اوس کے باپ کو کرنا چاہئے یا اوس کے بہائی کو باپ کی مرضی سے یا ماموں کو یا چچا یا سکولیہ کو یا بندہو کو اور جب ان مین سے کوئی نہو تو مان کو کرنا چاہئے بشرطیکہ ہوش وحواس درست ہون ورنہ دوسری صورت مین لڑکی کی قوم کے ارکین اوسکا بیاہ کرینگے" - وشنو کا قول ہے کہ "باپ - دادا - بہائی - سکولیہ - نانا اور مان لڑکی کی دینے والے ہین - اگر پہلا نہو تو اسکے بعد سے دوسرا اور دوسرا نہو تو تیسرا وعلی ہذا القیاس مگر شرط یہ ہے کہ ہوش وحواس

---

(۱) دیکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۹۴ (۲) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ اشلوک ۳۵ (۳) دفعہ ۲ و ۳ فصل ۱۱ باب ۳ شرح مذکور (۴) میکناٹن جلد ۲ باب ۷ مقدمہ نمبر ۲ وبیوستہ درپن صفحہ ۱۵۶ و ۲ ۱۵ - دفعہ ۸ دہرم شاستر مین صاحب و دہرم شاستر مولفہ وسٹ وبولر صاحبان طبع سوم صفحہ ۴۷۸ (۵) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ - اشلوک ۳۵

درست ہوں"(۱)

دفعہ ۴۱۵ رگھنندن نے ان جملہ اقوال پر غور و لحاظ کرنے کے بعد یہ قرار دیا ہے کہ جن لوگوں کو لڑکی کے بیاہ کر دینے کا حق حاصل ہے وہ یہ ہیں:— باپ دادا۔ بھائی۔ سکولیہ۔ نانا۔ ماموں اور ماں بشرطیکہ ہوش و حواس درست ہوں"(۲)

رگھنندن کے قول کے بموجب بیاہ کے ولی

دفعہ ۴۱۶ بہت مباحثہ کے بعد بصراحت تجویز ہو چکا ہے کہ اقوال مذکورہ بالا میں جو لفظ ماں مستعمل ہوا ہے اوس میں سوتیلی ماں داخل نہیں ہے (۳) اور ایک مقدمہ میں تو صاف صاف کہا گیا ہے کہ سوتیلی ماں یا سوتیلی بہن متاکشرا کی بموجب سپنڈ کے درجہ اور قابلیت میں نہیں ہیں۔ (۴)

ماں سے حقیقی ماں مراد ہے۔

دفعہ ۴۱۷ یہ جائز ہے کہ ولی اپنا اختیار کسی اور شخص کو تفویض کر دے اور ایسی تفویض صراحتاً یا معناً ہو سکتی ہے چنانچہ تجویز ہو چکا ہے کہ اگرچہ بموجب دھرم شاستر جب باپ زندہ ہو تو اوس کے سوائے اور شخص کو اوسکی بیٹی کو بیاہ میں دینے کا اختیار نہیں ہے لیکن باپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اپنی لڑکی کے بیاہ کر دینے کا اختیار کسی دوسرے شخص کو خواہ وہ اوس کے بعد ولی ہو سکتا ہو یا محض غیر شخص ہو سپرد کر دے — اس مقدمہ میں ایک شخص نے اپنی صغیر سن لڑکی کو دوسرے شخص کے سپرد کر دیا اور اوسکو اوس مدت تک اوسی شخص کے پاس رہنے دیا کہ وہ بیاہ کر دینے کے قابل ہو گئی اور اوسی حالت میں اوسکا بیاہ اوس دوسرے شخص نے کر دیا اور بعد بیاہ کے بھی باپ نے تین چار برس تک اوسکی نسبت کچھ نکہا تو

ولی اپنے اختیارات دوسرے شخص کو سپرد کر سکتا ہے۔

(۱) دفعہ ۴ فصل ۱۱ باب ۳ شرح مذکور و تارودسمرتی باب ۱۲ – اشلوک ۲۰ و ۲۱ ترجمہ جالی صاحب صفحہ ۸۲ و ۸۳

(۲) دفعہ ۵ فصل ۱۱ باب ۳ شرح مذکور

(۳) رام بنسی کنور بنام سیبہ کماری دیکلی ریورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۲۱

(۴) کمار ویلو وغیرہ بنام ویرنا گونڈن انڈین لا رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۵ ۔ صفحہ ۲۹ —

ایسی صورت مین یہ قرار دیا گیا کہ باپ نے لڑکی کے بیاہ کرنے کا اختیار یہی اوس دوسرے شخص کو دید یا تھا۔(۱)

رضامندی ولی کا اثر

دفعہ ۲۱۸ جملہ مقامات کی دہرم کی رو سے جواز بیاہ کے واسطے ضرور ہے کہ دولہا اور دلہن کے والدین کی رضامندی سے بیاہ عمل مین آیا ہو لیکن جب بہن کا بیاہ بہائی نے ماں باپ کی رضامندی سے کردیا ہو تو ایسا بیاہ ہر طرح پر صحیح ہے۔(۲)

صرف کولین برہمن اپنی لڑکی کا ولی بمقابلہ اوس کی ماں کے نہین ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۱۹ یہ طے ہو چکا ہے کہ کولین قوم کا برہمن جسکے معمولاً بکثرت اور کا لون کا لون زوجات ہوتی ہین اور وہ اکثر بہت بہت مدت کے بعد اون کے پاس آتا ہے اور اون کی غیر حاضری کے زمانہ مین لڑکیان اپنی ماں کی حفاظت مین ہی ہین لڑکی کا ایسا قدرتی ولی نہین ہے جیسی کہ ماں ہے اور ماں کو اوسپر ترجیح ہے(۳)

ملابار کے قانون کی رو سے باپ ولی نہین ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۲۰ ملابار کے رواجی قانون کی رو سے بوجہ کہ ولی خاندان کا کرنا دن ہوتا ہے نہ اون کا باپ (۴)

بیاہ کے ولیون مین ماں کا کیا درجہ اور اوسکا کیا حق ہے

دفعہ ۲۲۱ جو احکام ترتیب ولایت بیاہ کے باب مین اوپر درج ہوئے اون سے معلوم ہوتا ہی کہ ماں کا درجہ سب سے کم ہے گو اور امور کی ولایت مین ماں کا درجہ باپ کے بعد اور رشتہ دارون سے اول ہے۔ اور یہ بھی تجویز ہو چکا ہے کہ لڑکی کے بیاہ کی ولایت کے باب مین اوسکی ماں پر اوس کے بہائی کو ترجیح ہے۔(۵) حال مین یہ

---

(۱) گولالی گوپی گھوس بنام جگلیشر گھوس ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۹۳

(۲) رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی — جلد اول صفحہ ۶ – وجلد ۲ صفحہ ۶۹ ۔

(۳) مدہوسودن بنام جادب چندر چٹرجی ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۹۴–

(۴) تیا یا پیلے بنام چاکا یا تہا چاپنا مدراس رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹

(۵) جانکی پرشاد اگروالہ منفصلہ سپریم کورٹ کلکتہ رپورٹ بولنا سے صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۱۴–

سکے حق ولایت بیاہ پر ایک مقدمہ مین بحث کی قابلیت اور عمر کے ساتھ ہونا وجہ عذر ہوکر مان کے اس حق کی تشریح کی گئی ہے - اس مقدمہ مین مدعی شوہر مدعا علیہا کا غیر مشترک بھائی تھا وہ اسباب کا دعویدار تھا کہ مدعا علیہا کی نابالغ لڑکی کے بیاہ کرنے کا مختار مدعی ہی کو حق ہے اور مدعا علیہا سے لڑکی کی شادی کے واسطے ایک خاص رقم دلائی جاوے مدراس ہائی کورٹ نے مدعی کے خلاف فیصلہ کیا اور تجویز کیا کہ مدعا علیہا کو اپنے متوفی شوہر کی جایداد کے وارث اور قابض ہونیکے لحاظ سے جو خود اختیاری کی حالت حاصل ہے اوسکی وجہ سے اور نیز دلایل و اصول موجودہ قانون کی مطابقت کے لحاظ سے قانون اوس قطعی حق کا روادار نہین ہے جو مدعی نے قایم کیا ہے - ہماری راے مین یہ فرض (یعنی لڑکی کا بیاہ کرنا) لڑکی کے متوفی باپ کے رشتہ دارون سے محض اس لئے متعلق کیا گیا ہے کہ لڑکی کے بالغ ہونے سے پہلے اوس کے بیاہ کا معقول بندوبست ہو جاوے - اگر ایک ایسے شخص کو منتخب کیا گیا ہے جسمین ہر طرح پر لڑکی کے شوہر ہونے کی قابلیت ہے اور مان نے اوس کے ساتھ بیاہ کرنے سے بلاوجہ معقول انکار کیا اور بیاہ مین خلل انداز ہوے تو ایسی صورت مین مان کے نام ایک مقدمہ اس دعوی سے دایر ہو سکتا ہے کہ وہ بیاہ کرنے پر رضامند اور مجبور کی جاوے اور اگر وہ ذمہ دار ہو تو بیاہ کے لئے روپیہ ادا کرے اور ایسی مقدمہ مین کامیابی ہوگی - لیکن ہماری راے مین کسی ایسے مقدمہ مین کامیابی نہین ہو سکتی ہے جسمین منتخب شدہ دولہا پر معقول وجوہ کی بابت اعتراض کیا گیا ہو اور نہ ہمارے خیال مین کسی ایسے شخص سے بیاہ کرنے کی مخالفت ہو سکتی ہے جسکو مان نے منتخب کیا ہو اور جسپر کوئی قابل توجہ اعتراض ہو سکتا ہو صرف اس بناپر کہ لڑکی کے باپ کے بھائی نے یا باپ کے کسی اور رشتہ دار نے جس سے کہ مان نے بیاہ کے باب مین مشورہ کیا تھا اوس نے رضامند ہونے سے بلاوجہ معقول کے انکار کیا - اس بات سے کہ قانون مین بصراحت اجازت ہے کہ اگر لڑکی کے رشتہ دار اوسکی بیاہ کرنے مین غفلت کرین تو وہ خود اپنا شوہر منتخب کرلے یہ صاف ظاہر ہے کہ بیاہ کی ولایت کا ایسا فرض نہین ہے کہ اوسکی تعمیل قانوناً جبراً کرائی جاسکے یا لڑکی کو اسپر مجبور کیا جاسکے کہ بغیر رضامندی عمل کے اوسکا بیاہ ہونیکو اور اس صورت مین بیاہ سے روکنے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ لڑکی کا بالغ ہونے سے پہلے بیاہ

ہوسکے گا حالانکہ صرف اسی وجہ اور مقصد سے یہ فرض (یعنی ولایت بیاہ) قرار دیا گیا ہے کہ لڑکیوں کا بیاہ صغرسنی میں ہوا کرے ۔(۱)

ولایت بیاہ میں گو ماں پر چچا کو ترجیح ہے لیکن جبکہ بیاہ ہوگیا تو پھر فسخ نہیں ہوسکتا ہے ۔

دفعہ ۴۲۲ اسمیں کچھ شک نہیں کہ دہرم شاستر کی روسے لڑکی کے چچا کو اوسکے بیاہ کی نسبت بمقابلہ اوسکی ماں کے ولایت کا مرجح حق و اختیار حاصل ہے لیکن چونکہ ماں قدرتی ولی ہے اور گو اوس نے اپنی بیٹی کا بیاہ بلا مرضی اوسکے چچا کے کر دیا ہے مگر کسی جبر یا فریب سے بیاہ نہیں ہوا ہے تو یہ مسئلہ کہ جو وقوع میں آگیا وہ بطور جائز طور پر متعلق ہو سکتا ہے بشرطیکہ تمام رسوم ضروری کے ساتھ بیاہ مکمل ہوا ہو پس ایسا بیاہ جو ماں نے خلاف مرضی اپنی لڑکی کے چچا کے اور اوس حکم امتناعی عدالت کے جس میں یہ حکم تھا کہ تا فیصلہ مقدمہ متدایرہ کے لڑکی کا بیاہ نہ کیا جاوے کر دیا ہو صحیح اور جائز ہے (۲)

ولی کی بلا رضامندی بیاہ جائز ہو سکتا ہے ۔

دفعہ ۴۲۳ دہرم شاستر کا عام قاعدہ یہ ہے کہ جب ایک مرتبہ عقد بیاہ ہر طرح پر مکمل ہو جاوے تو پھر بوجہ عدم رضامندی ولی یا کسی اور وجہ سے وہ فسخ یا ناجائز نہیں ہو سکتا ہے بشرطیکہ حسب قواعد بیاہ با رسوم ضروری بیاہ کے عمل میں آیا ہو (۳)

دفعہ ۴۲۴
ایک لڑکی کے باپ نے اپنی زوجہ یعنی لڑکی کی ماں سے کہا

اگر لڑکی کی ماں بلا رضامندی اوسکے باپ کے اور خلاف حکم عدالت لڑکی کا بیاہ کر دے تو باپ بیاہ مذکور کو ناجائز نہیں کرا سکتا ہے بشرطیکہ وہ بیاہ حسب ضابطہ بیاہ و سب رسوم بیاہ عمل میں آیا ہو ۔ حق ولایت بیاہ اگر باپ اوس سے مستفیض نہ ہو تو متروک ہو جاتا ہے ۔

(۱) ناماسیوایا پلے بنام ناناجی اوالی رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۳۹ ۔
(۲) برنداوبن چندر کرموکر بنام چندر کرموکر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۰ ۔
(۳) رسالہ قانون و رواج ہنود مولفہ اسٹیل صفحہ ۳۰ طبع جدید ۔ نرسنے سستریو باب ۸ اشلوک ۲۲۷ ۔ کولبروکس ڈائجسٹ کتاب ۴ باب ۴ فصل ۳ ضمن ۱۴۹ و ۱۷۵ ۔ و بیجا رمیوکہہ مولفہ میڈنیک صفحہ ۳۰۹ و ٹیگور لا لکچرس مولفہ بارجی صفحہ ۳۰۵ و مقدمات جلد پنجم مارتن صاحب جلد ۱ صفحہ ۱ ودمو سودن نکرجی بنام جادب چندر بنرجی ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۹۴ و انجین کا بنام پرہلاد چندر ٹہوس ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۲ ۔

یہ دعوی کیا کہ اوسنے بلا رضامندی میرے اور باوجود صدور حکم امتناعی عدالت کے لڑکی کا بیاہ کر دیا ہے وہ بیاہ کالعدم قرار دیا جاے ہای کورٹ بمبئی نے دعوی ڈسمس کیا اور یہ تجویز کی چونکہ سمرتیون مین تاکیدی حکم درج ہین کہ لڑکیون کا بیاہ اون کے بالغ ہونے سے پہلے کیا جاے اس لئے یہ ضرور ہوا کہ اس فرض کے انجام دینے یعنی لڑکی کی نسبت کرنے اور بادا سے رسوم بیاہ کنیادان کے واسطے خاندان مین سے کوی شخص مقرر کیا جاے چنانچہ یاگوولک اور ویشنو اور نارد کی سمرتیون مین ولایت بیاہ کے قواعد مندرج ہین جنکی نسبت یہ تسلیم ہے کہ وہی قانون حال کی بنیاد ہین - قواعد مذکور اس باب مین متفق ہین کہ اس فرض کے ادا کرنے مین ولایت کا سب سے اول درجہ باپکو دیا گیا ہے اور مان کا درجہ جملہ رشتہ داران پدری قسم ذکور کے بعد ہے بلکہ یاگوولک اور ویشنو کے بموجب مان کا درجہ رشتہ داران مادری کے بھی بعد ہے - ان قواعد کی تعبیر سوپریم کورٹ اور صدر عدالتہای سابق اور حال کی ہای کورٹون نے متعدد مقدمات رپورٹ شدہ مین کی ہے اور اونکا نفاذ بھی مطابق اوس تعبیر کے کیا ہے ہم مقدمہ بکیطرفہ جانکی پرشاد اگروالہ (۱) کا اور مقدمہ نندلال بنام ٹاپلی داس (۲) کا اور مقدمہ ناما سیوایم پلے بنام انامامی امال (۳) کا دے سکتے ہین مگر ان مین صرف یہ بحث بھی کہ فریقین مین کون شخص لڑکی کی نسبت کرنے کا مستحق ہے اور یہ مقدمہ بمقابلہ لڑکی کی مان کے باپ نے دایر کیا ہے اور مان کے کئے ہوے بیاہ کے جواز مین کلام ہے - اسلئے وہ اس بحث زیر تجویز کا قطعی جواب نہین ہین یہ بحث جہان تک ہمکو واقفیت ہے صرف دو مرتبہ عدالتہاے دیوانی مین پیش ہوی ہے اور دونون مرتبہ اوسکا فیصلہ نفی مین کیا گیا ہے مقدمہ بای رلہات بنام چندکیول (۴) مین یہ بحث پیش ہوی کہ جو بیاہ لڑکی کا اوسکی مان نے بلا رضامندی اوسکے باپ کے کر دیا ہے وہ بیاہ جایز ہے یا نہین اسباب مین سورت کے شاستریون اور نیز صدر عدالت کے شاستریون سے استفسار کیا گیا اور بموجب توضیح دہرم شاستر کے عدالت نے تجویز کی کہ جب بیاہ ایک

(۱) رپورٹ بولنا سے صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ (۲) رپورٹ بارڈگیل صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۶

(۳) " ہای کورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۴۹ -

(۴) " بلاسس صاحب بابت سنہ ۱۸۶۸ع لغایت ۱۸۶۹ع صفحہ ۴۳ -

مرتبہ حسب ضابطہ ہوچکا تواب وہ منسوخ نہیں ہو سکتا ہے - اس کے بعد مقدمہ مدہوسودن مکرجی بنام جادب چندر (۱) مین عدالت نے یہ ظاہر کیا کہ جب بیاہ حسب ضابطہ باداے رسوم عمل مین آچکا ہو تو پھر کسی صورت مین منسوخ نہیں ہو سکتا ہے - اور یہ ہی قانون دہرم شاستر مولفہ مین صاحب فقرہ (۱۸) و نیز ڈاکٹر بنرجی کے ٹیگور لا لیکچرون مین بیان کیا گیا ہے (اگرچہ ڈاکٹر بنرجی نے یہ اشارہ کیا ہے کہ گو ایسا بیاہ جو اور طور پر قانوناً صحیح ہو صرف ولی کی عدم رضامندی کیوجہ سے ناجائز ہو جائیگا تاہم ولی کو اختیار ہے کہ کسی کافی وجہ سے جو موثر ہو استقرار اس امر کا حاصل کرے کہ بیاہ کالعدم ہے -) یہ ہی قانون کتاب قوانین ورواج ہنود مولفہ اسٹیل صاحب صفحہ ۳۰ مین بسند ایک پوستہ پونا کالج کے بیان کیا گیا ہے کہ جو بیاہ بلا رضامندی والدین کے کیا جاے وہ کالعدم نہیں ہے بشرطیکہ رسوم معینہ انجام دی گئی ہون - اس امر کی صحت کے لیے نرنے سندہو کا حوالہ دیا گیا ہے اوسکی نسبت ذی علم مصنف ویسٹ و بولر صاحبان نے لکھا ہے کہ "وہ غرب ہند مین خصوصاً مرہٹون مین درباب فیصلہ امور متعلقہ رسوم مذہبی کے نہایت درجہ واجب التعظیم و معتبر سند ہے" - ان احکام متعلقہ ولایت بیاہ پر جنھین کنواری لڑکی کے بیاہ کرنے کا حق ولایت ایک ولی کے بعد دوسرے کو پہونچنا درج ہے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکا طرز ہدایتی ہے نہ تاکیدی اور اون مین ایسے الفاظ نہین ہین کہ جن سے ناجائزی بیاہ کی بطور نتیجہ خلاف ورزی احکام مذکور کی مستنبط کی جا سکے یاگیولک کے قول مین جو دہرم شاستر مولفہ مسٹر پنچ صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۸ مین درج ہے اون رشتہ دارونکا بیان کیا گیا ہے جو مناسب طور پر ایک کے بعد دوسرا بحالت ہونے شخص مقدم کے لڑکی کے دینے کے واسطے مقرر ہین ڈائجسٹ کولبروک صاحب کتاب ۵ باب ۲ - اشلوک ۱۳۵ مین قول مذکور بعبارت ذیل درج ہے لڑکی کے دینے کا باپ - دادا - بھائی اور رشتہ دار یکبعد دیگرے کو استحقاق حاصل ہے اور ماں سے مشورہ لیا جائیگا - بوقت وفات شخص اول کے یہ استحقاق اوس کو بعد والے کو علی الترتیب حاصل ہے" اقوال وشنو اور نارد مین نسبت ان اشخاص کے یہ لکھا ہے کہ "وہ حسب ترتیب سلسلہ کے مستحق انجام دینے رسوم کے ہین" - یہ سچ ہے جیسا کہ ڈاکٹر بنرجی نے ٹیگور لا لیکچر مین بصفحہ ۵۴ فرمایا ہے

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر نظایر دیوانی جلد ۳ صفحہ ۱۹۴

کہ بوجہ کم سنی دلہن کے یہ ممکن ہے کہ وہ بوقت بیاہ بطور ایک ایسی چیز کے تصور کیجاے کہ جسکا دان (ہبہ) کیا جاتا ہے نہ کہ فریق معاملہ مگر اوس سخت ناپسندیدگی سے جو مصنفین سمرتیون نے نسبت طریقہ بیاہ آسُور کے ظاہر کی ہے جس مین لڑکی دولہا کے ہاتھہ بقیمت فروخت کیجاتی ہے عیان ہے ۔ چاہے جو کچھہ راے نسبت بیاہ کے زمانہ قدیم ترین مین قبل غلبہ اثر برہمنون کے قایم ہوی ہو لیکن زمانہ حال مین اصول متعلقہ بیاہ طریقہ برہمو سے تمام تصور ملکیت رشتہ داران کے نسبت لڑکی کے مسترد ہوگئے تھے اور اوس مین یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ رشتہ داران مذکور بطور اوس کے اولیاء کے بہ تعمیل فرض مذہبی اوس کے بالغ ہونے سے پہلے ایسے شخص کے ساتھہ اوسکا بیاہ کردین جس مین وہ شرایط قابلیت مندرجہ اقوال مقدس پوری پای جاتی ہون ۔ فیصلہ مقدمہ ناماسیوایم پیلے بنام اناماماعی امال مذکورہ بالا سے توضیح اس راے کی ہوتی ہے اس مین عدالت نے مان کو یہ اجازت دی کہ وہ اپنی بیٹی کے منسوب کرنے مین بمقابلہ لڑکی کے چچا کے جس نے یہ دعوی کیا تھا کہ وہی تنہا لڑکی کی شادی کا مستحق ہے راے دی بحوالہ فقرہ مندرجہ ڈایجسٹ کے حکام نے یہ فرمایا کہ "قول مذکور سے خواہ مخواہ وہ استحقاق مقصود نہین ہے کہ جسکی نسبت مدعی اس امر کے استقرار کا مستحق ہو کہ وہ ہی تنہا اپنی مرضی سے اپنے بہای کی دختر کا بیاہ بلا تعلق اوسکی مان کے کرے" عدالتون سے یہہ بھی تجویز ہوچکا ہے کہ باپ کا اپنی بیٹی کے بیاہ کرنے کا حق باپ کے طریق عمل کے ذریعہ سے زایل ہوسکتا ہے یا اوس کی نسبت یہ تصور کیا جاسکتا ہے کہ اوس نے وہ حق ترک کردیا جیساکہ مقدمہ مدہوسودن مکرجی بنام جادب چندر (۱) اور مقدمہ کنگ بنام کسٹنا ماناایک (۲) مین فیصلہ ہوا لیکن اگر اقوال مذکورۂ بالا کی صحیح تعبیر کی رو سے بیاہ مین لڑکی کا دینا حق نہین ہے بلکہ ایک فرض ہے جو بغرض فایدہ روحانی لڑکی کے ادا ہونا چاہیئے تو ہماری دانست مین بلحاظ اوس وقعت انتہائی دہرم شاستر کے جو بیاہ سے متعلق ہے بعدم موجودگی صریح الفاظ متضمن ناجوازی بیاہ کے یہ تجویز کرنا غیر ممکن ہوگا کہ رضامندی اوس خاص شخص کی جسپر بیاہ مین لڑکی کے دینے کا فرض عاید کیا گیا ہے جیساکہ اقوال مین محکوم ہے ایک جزو

(۱) ویکلی ریپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۹۴ — (۲) مقدمات ہدایتی دہرم شاستر مولفہ مارٹن صاحب جلد اول صفحہ ۱ —

لازمی بیاہ کا ہے - اور اگر نہین ہے تو یہ اصول کہ "جو امر وقوع مین آگیا ہو وہ جایز ہے" متعلق ہے اور اصول مذکور بہ نسبت اور طرح کی صورتون کے بیاہ کی صورت سے زیادہ تر متعلق ہونے کی مناسبت رکھتا ہے کیونکہ بیاہ کو ناجایز قرار دینے کے نتایج گو صریح دہرم شاستر کی روسے آہم ہون لیکن رواج ہنود کی روسے عورت کے لئے سخت مضر ہون گے - والدین اور ولیون کی رضامندی بیاہ کے جواز مین بطور شرط مقدم کے اوس حالت مین ہے کہ فریقین بیاہ عمر معین کو نہ پہونچے ہون اور یہ از روے قانون اکثر ممالک یورپ کے ضروری شرط ہے مگر یہ شرط ہمیشہ صاف ترین الفاظ مین اسطرح پر ظاہر کی گئی ہے کہ اوسمین کسی شبہ کی گنجایش نہین ہو سکتی ہے - مجموعہ نپولین مین صراحتاً قرار دیا گیا ہے کہ پچیس برس کی عمر کو پہونچنے سے پہلے بلا رضامندی والدین کے ازدواج کرنا ناجایز ہے - اسیطرح کا صاف قاعدہ ایکٹ لارڈ ہاروک متعلقہ انگلستان مین قرار دیا گیا ہے کہ عمر معین کو پہونچنے سے پہلے بلا رضامندی والدین یا اولیاء کے ازدواج کرنا کالعدم ہے - پس جبکہ ایسی صاف عبارت مین کوئی حکم دہرم شاستر مین ایسا نہین ہے جیساکہ قوانین مذکورہ مین ہے تو بیاہ کو کالعدم قرار نہین دیا جا سکتا ہے بلکہ بیاہ کی تائید بر بناء معقولہ "جو امر وقوع مین آگیا ہو وہ جایز ہے" کرنی چاہیئے - نسبت اس امر کے کہ عدالت دیوانی ایسی بیاہ کو منسوخ کریگی یا نہین جسمین فریقین بیاہ نے فریب یا باپ کے حقوق ولایت کو ضایع کیا ہو ضرور نہین ہے کہ کوئی راے ظاہر کیجاے کیونکہ اسوقت یہ ثابت ہے کہ مدعی کو اوسکی زوجہ نے اونکی لڑکی کے بیاہ کے ارادہ کی اطلاع دی اسپر مدعی نے کوئی کوشش بہ نیک نیتی لڑکی کے بیاہ کرنے کی نہین کی اور اوس کے بعد کئی سال تک کچھہ نہین کیا اور بالکل ترک کرنے اپنے تمام دعوی نگرانی لڑکی کے اوس نے محض باظہار اپنے حق کے بلا لحاظ فوائد لڑکی کے اور محض بغرض رنج دہی اپنی زوجہ کے اب یہ دعوی کیا ہے جو بجا ڈسمس کیا گیا ہے"(۱)

باپ یا ولی کا لڑکی کا بیاہ کرنا فرض ہے نہ حق -

دفعہ ۴۲۵ جن اقوال مین باپ پر یہ فرض عاید کیا گیا ہے کہ لڑکی کا بیاہ اوس کے بالغ ہونے سے پہلے

(۱) خوشحال چند لال چند بنام بائی مالی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۷ -

کر دے اور نیز قاعدہ سوامور (یعنی لڑکی کا خود شوہر کو پسند کرنا) سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جو اختیار کہ باپ کو لڑکی کے بیاہ کرنے مین حاصل ہے وہ از قسم فرض ہے نہ از قسم حق بس اگر باپ اس حق یا فرض کو قانون کے بموجب ادا نکرے تو وہ اوس سے محروم ہوسکتا ہو(۱)

بیاہ کی ولایت کے منصب کی نوعیت۔ یہ منصب بمقابلہ غیر کے حق ہے اور بمقابلہ لڑکی کے فرض ہے۔

دفعہ ۲۶۴

اگرچہ باپ کے اس اختیار کے باب مین جو اوسکو اپنی بیٹی کے بیاہ کی نسبت حاصل ہے بہت متضاد اقوال ہین مگر ہندو مقننین کو اس امر مین اتفاق ہے کہ باپ کو اپنی اولاد پر ایسا کلی قبضہ حاصل نہین ہوتا ہے جیسا کہ مال و اسباب و جایداد پر ہوتا ہے۔ چونکہ سواے جایداد کے خواہ منقول ہو یا غیر منقولہ ہو اور کسی چیز کا انتقال ہبہ کے ذریعہ سے نہین ہوسکتا ہے اس لئے یہ کہہ سکتے ہین کہ بیاہ کے باب مین بیٹی کو ہبہ کرنے کا جو منصب باپ کو دیا گیا ہے وہان لفظ ہبہ بطور اصطلاح خاص کے استعمال کیا گیا ہے نہ اپنے حقیقی لغوی معنی مین جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکے کہ باپ کو اولاد پر ایسا کامل حق و قبضہ حاصل ہے جیسا کہ جایداد پر۔ دراصل باپ کو صرف اسیقدر منصب حاصل ہے کہ وہ اپنی لڑکی کے واسطے مناسب شوہر منتخب کرے اور جملہ رسوم بیاہ کو اپنے اہتمام سے انجام کو پہونچاوے۔ غیر لوگون کے مقابلہ مین یہ منصب ایک حق ہے اور جہان تک اسکو لڑکی سے تعلق ہے وہانتک یہ ایک فرض ہے جسکا ادا کرنا باپ پر واجب قرار دیا گیا ہے جب تک لڑکی نابالغ رہے گی اوسکو ضرور باپ یا کسی اور ولی کی اطاعت مین رہنا پڑے گا لیکن باپ یا کوئی اور ولی اوسکو کسی ایسے طریقہ سے بیاہ مین نہین دے سکتا ہی جسکا وہ قانون کی رو سے مجاز نہو۔ گو طریقہ اشور بیاہ مین جو شودرون کے لئے جایز ہے شودر باپ اپنی بیٹی پر دولہا سے روپیہ لے سکتا ہے مگر جب وہ روپیہ کی خاطر سے کسی ایسے شخص سے لڑکی کا بیاہ کرنے پر آمادہ ہوا ہو جو لڑکی کے لئے شوہر مناسب نہین ہے یا کوئی دوسری قوم کا باپ خلاف رواج اپنی قوم اور احکام دہرم شاستر کے اپنی لڑکی کا بیاہ بطریقہ آشور کرے جس سے عورت بیعزت اور خریدی ہوی لونڈی تصور کیجاتی ہے اور علما اوسکو لونڈی ہی کہتے ہین اور اوسپر لفظ پتنی صادق نہین آتا ہے اور نہ وہ مذہبی رسوم مین شریک ہونے کی عزت پاسکتی ہے اور بمقابلہ اپنی اوس سوت کے جسکا بیاہ بطریقہ

(۱) دفعہ ۱ فصل ۱۱ باب ۴ شرح مذکور۔ خوشی لال چند بنام بائی مانی (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۴)

برہمو ہوا ہے کامل حقوق حاصل کر سکتے ہین یا نامناسب اور بڈہا شوہر تجویز کرے جیسا کہ بنگالہ مین اکثر مفلس کولین برہمن اپنی بیٹیون کو روپیہ کے لالچ سے اسی اسی برس کے مردون کے ساتھہ بیاہ دیتے ہین یا اگر کوئی باپ بیمار رہا ایسے شخص سے جو نقص عقل یا جسمانی کیوجہہ سے لڑکی کے شوہر ہونیکے قابل ہو لڑکی کا بیاہ کرنے پر آمادہ ہو تو میرے خیال مین احکام دہرم شاستر کی رو سے وہ شخص جو باپ کے مرنے پر لڑکی کا ولی ہوگا ایسے نامناسب بیاہ کو رکوا سکتا ہے - اور جبکہ قانون یہ ہے کہ اولاد مثل جایداد کے باپ کی مملوکہ نہین ہے اور باپکو صرف اوس کی شادی کر دینے کا قانون کی پابندی کے ساتھہ اختیار ہے تو اسکی کوئی وجہ نہین ہے کہ بنظر قوا ید اوس نابالغ لڑکی کے جسکا بیرحم باپ اوسکو ذلت و خواری اور تباہی کی دلدل مین پہنساتا ہے عدالتین کیون نہ مداخلت کرین کیونکہ اسباب مین قانون دہرم شاستر بہت صاف ہین یہ ہماری رائے ذی علم ہنود و مصنفان حال کی ہے (۱) لیکن افسوس ہے کہ اس بحث کے متعلق ابہی تک کوئی نظیر نہین ہوئی — الہ آباد ہائی کورٹ مین ایک برہمن تابع متاکشرا نے ایک لڑکی کے باپ کے نام یہ دعوی کیا تہا کہ مین لڑکی کا چچا ہون اور بعد مرنے اوسکے باپ کے مجہکو ولایت بیاہ کا حق حاصل ہے چونکہ اوس کے باپ نے لڑکی کا بیاہ ایک بڈہے اور نامرد شخص سے کیا ہے اس لئے اوسکو برادری سے خارج کر دیا گیا ہے اور اب اوسکا حق ولایت باقی نہین رہا لڑکی مدعی کو دلائی جاوے مدعی اوسکی شادی کسی مرد معقول سے کریگا ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ اگرچہ کسی ہندو نے اپنی نابالغ لڑکی کا بیاہ کسی ضعیف اور نامرد شخص کے ساتھہ روپیہ لیکر کر دیا ہو اور اسوجہ سے برادری نے اوسکو خارج کر دیا تاہم اوسکا استحقاق ولایت اولاد از روی دہرم شاستر باطل نہین ہو جاتا ہے اور اگر دہرم شاستر مین ایسا قاعدہ ہی ہوتا تو اب بموجب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ع کے قابل عمل درآمد کے نہین ہو سکتا تہا لہذا دعوی نادرست ہے (۲) جو بحث اس دفعہ مین ہمنے اوٹہائی ہے اوسکی بابت قطعًا یہ نظیر موثر نہین ہے کیونکہ نالش بعد بیاہ لڑکی کے کی گئی تہی نہ قبل بیاہ بیاہ رکوانے کی غرض سے —

---

(۱) دیکہئے دفعہ ۱۲ فصل ۱۱ باب ۳ شرح مذکور

(۲) کہمنی رام بنام بدیا رام انڈین لا رپورٹ ہائیکورٹ الہ آباد مطبوعہ ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۶ع جلد صفحہ ۵۴۹ —

باپ اور ماں کے اختیار ولایت کی حد اور حکم امتناعی کا جاری ہونا —

دفعہ ۴۲۷ محض اس وجہ سے کہ لڑکی کا باپ بجرم فوجداری قید ہوگیا تھا اور بوجہ گھر اور مال و مقدور اپنی زوجہ اور لڑکی کی پرورش کے واسطے نہین رکھتا ہے اور اسیوجہ سے لڑکی اور اوس کی ماں اوس کے گھر مین نہین رہتی ہین کہ اوسکی محتاجی اور بدچلنی سے اون کی بدنامی ہوگی کوئی باپ اپنی بیٹی کی ولایت سے محروم نہین ہوسکتا ہے اور نہ ماں کو یہ اختیار حاصل ہوجاتا ہے کہ وہ بلا رضامندی لڑکی کے باپ کے اوس کی شادی ایسے شخص سے کردے جس سے لڑکی کا باپ نہین چاہتا ہے کیونکہ حالات مذکورۂ بالا مین یہ نہین سمجھا جاسکتا ہے کہ باپنے اپنی زوجہ اور لڑکی کو ترک کردیا ہے بلکہ اس کے خلاف جب یہ ثابت ہے کہ مدعی نے زوجہ کو اپنے گھر مین رہنے کے لئے اوس کے باپ کے گھر سے بلایا اور کہا کہ معہ لڑکی کے آکر رہو گو مدعی کا گھر چھوٹا ہے اور مدعی مفلس ہے لیکن زوجہ نے آنے سے انکار کیا - اس لئے مدعی کی نالش مین جو اوسنے اپنی زوجہ کے نام اس استدعا سے کی تھی کہ وہ میری لڑکی کا بیاہ فلان شخص سے نکرنے پاوے اور اوسکو میری حفاظت مین دیدے حکم امتناعی زوجہ مذکورہ کے نام عدالت نے اسمضمون سے صادر فرمایا کہ تا فیصلہ مقدمہ وہ لڑکی کا بیاہ نکرے (۱)

بادشاہ اعلی ترین ولی ہوتا ہے - بغرض فایدہ نابالغ کے عدالتین ولی کے اختیار مین مناسب شرایط وقیود لگا سکتی ہین —

دفعہ ۴۲۸ بہت مباحثہ کے بعد یہ طے ہوا ہے کہ باپ کے نہونے کی صورت مین اوس کی دختر نابالغہ کے ملی رشتہ داران پدری کا دہرم شاستر مین عام اختیار نسبت اس امر کے کہ لڑکی کا بیاہ کرین بطور جز و منصب ولایت کے تسلیم کیا گیا ہے جو مثل حق اور فرض کے اوس کے تعلق کے ساتھ دونون حیثیت سے یعنی بحیثیت عورت اور بحیثیت نابالغ کے لازم و ملزوم ہے (۲) - جو انتہائی ذی حق عدالہاے دیوانی کی امداد اس غرض سے چاہین کہ اختیار مذکور نافذ کیا جاسکے

(۱) نانا بھائی گنپت راو بنام جنار دہن درا لی انڈین لا رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۱ —

(۲) کتاب دہرم شاستر ویسٹ و بولر صاحب صفحہ ۲۳۲ و ۲۳۷ طبع سوم نندلال بنام تاپی رپورٹ بارڈویل جلد ۱ صفحہ ۱۹ — گملا بھو بنام بای شنکر بارڈویل جلد ۲ صفحہ ۴۴۷ و ۴۴۸ - دہرم شاستر اسٹرینج جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ — وجلد ۲ صفحہ ۲۰۴ طبع ۱۸۲۵ء

اونکو ایسی شرایط کا پابند کرنا جو اس لئے ضروری معلوم ہون کہ اوس اختیار کا استعمال بیجا ہونے نہ سکے مناسب نہین ہے اور جب باپ یا ماں ولی ہو تو عدالت قانونی کی دست اندازی کی ضرورت شاذ ہی ہوگی مگر سخت بدسلوکی اور تغافل باپ کیجانب سے واقع ہونے کی صورت مین عدالت فرض پدری مین بہی دست اندازی کرسکتی ہے -(۱) لیکن عدالتہای انگلشیہ نے درمیان پدر اور رشتہ داران بعید تر کے فرق تسلیم کیا ہے (۲) اور یہ فرق قدرتی ہے (۳) اگر لڑکی کا چچا یعنے سایل اوسکا باپ ہوتا تو اوسکا طریق عمل بالکل خلاف فطرت ہوتا چونکہ سایل چچا ہے اور مدت دراز تک اوسکو لڑکی کیطرف سے بیتوجہی رہی ہے اور لڑکی اپنے ماموں کے پاس رہتی ہے اور جو شوہر لڑکی کیواسطے اوسنے منتخب کیا ہے قطع نظر اور باتوں کے وہ ملک غیر یعنے عملداری نظام مین رہتا ہے اس لئے ہمکو وہ اطمینان نہین ہے کہ جو اوس حالت مین ہوتا جبکہ وہ برٹش انڈیا کا متوطن ہوتا اگر ہم اوسکا بیاہ لڑکی کے ساتھ منظور کرین تو فی الحقیقت ہم اوسکو بارہ برس کی عمر مین اوس حد اختیار عدالت سے علحدہ کردینگے جسپر کہ ملک کی تمام بیکس رعایا کی حفاظت منحصر و لازم ہے - جن اقوال (۴) پر کولبروک صاحب نے بتائید اس مسئلہ کے استدلال کیا ہے کہ فرمان روا کو منصب عام ولایت بالا ترین کا حاصل ہے اوسکا مقصد بلاشبہ اکمل درجہ ابتدا آ حفاظت جایداد نابالغ ہے (۵) اور اون کی نسبت یہ تجویز ہونی چاہیئے کہ اون سے وہ احکام مخصوص دہرم شاستر جو درباب بیاہ کرنے لڑکی کے زمین فرمان روا کو سپرد ہوتے ہین لیکن وہ وسیع اختیار جو کولبروک صاحب (۵) اور سٹرینج صاحب (۶) نے فرمان روا اور سلطان سے متعلق

(۱) کنگ بنام سی کستنا مانایک مندرجہ کتاب اسٹرینج صاحب جلد ۲ نوٹ ہای معدمات صفحہ ۹۰ و معدمات ہدایتی مولفہ مارٹن صاحب جلد ۱ صفحہ ۱ (۲) ایکس پارٹی باپ کنس پیپرس ولیم جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ (۳) مقدمہ روبج بنام گردن رپورٹ ویسی صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۵۰ (۴) جنکو اسٹرینج صاحب نے بہی اپنی تالیف مین درج کیا ہے دیکہو کتاب دہرم شاستر مولفہ اسٹرینج صاحب صفحہ ۳۰، ۴۳ و ۵۷ مطبوعہ ۱۸۳۰ء

(۵) کولبروکس دائجسٹ کتاب ۵ فقرہ ۲۷۰ و ۱۵۱ - (۶) دہرم شاستر اسٹرینج صفحہ ۴۳، ۴۵ و ۵۶ مطبوعہ ۱۸۳۰ء

کئے ہین موافق اوس حیطہ اختیار کے ہو اور مخالف اس کے اختیار اول الذکر کی نسبت رائے دینا اوس حیطہ اختیار آخر الذکر کے ناموافق ہوگا جو اعلیٰ مصنفان دہرم شاستر نے عدالتون سے نسبت معاملات متنازعہ کے متعلق کئے ہین اور جن سے خاص و عام کا نفع و نقصان متعلق ہے کہ وہ قابل لحاظ سلطان کے ہو (۱) اسلئے مطابق مسایل ہند و شارحین کے لڑکی کے چچا کے اختیار مین امداد عطا کرنے کیوقت ہم یہ شرایط مناسب لگاتے ہین —

اول چاہیئے کہ چچا مذکور لڑکی کیواسطے مناسب شوہر علک سرکار مین اور اندر حد اختیار عدالت ہذا کے تلاش کرے — اور اس کام کے واسطے اوسکو چھہ ماہ کی مہلت دیجاتی ہے اور فریق ثانی یعنی لڑکی کے ماموں کو چاہیئے کہ ہر قسم کی سہولیت لڑکی کے بیاہ مین دے جو اوس شخص کے ساتھہ کیا جاے جسکو جج ضلع پسند کرے اگر ایسا انتظام ہو سکے تو حسب تجویز لڑکی کے ماموؤن کے اوس مقام کی برادری کی پنچایت سے یہ استدعا کیجا سکتی ہے کہ وہ کسی دولہا کو نامزد کرین جسکے ساتھہ بعد منظوری صاحب جج کے لڑکی کا بیاہ کر دیا جاے

دوم جج کو ہر صورت مین یہ دیکھنا چاہیئے کہ لڑکی ایسے شخص کے ساتھہ بیاہ کرنے پر مجبور نکی جاے کہ جس سے کراہت کرتی ہو — گو دہرم شاستر کی رو سے چچا بیاہ کا ولی تھا لیکن چونکہ اوسنے خبر گیری لڑکی کی کبھی نہین کی تھی اسواسطے بلحاظ فایدہ نابالغہ کے یہ قیدین اوس کے اختیار مین اسواسطے لگا دی گئی ہین کہ وہ اپنے اختیار کو بطور بیجا استعمال نکر سکے — (۲)

دفعہ ۴۲۹	جبر آیا فریبًا بیاہ کا ہونا کالعدم ہے —

یہ امر طے ہو چکا ہے کہ اگر کوئی بیاہ بالجبر یا بفریب بلا رضامندی فطری ولی کے کر لیا جاے تو ایسا بیاہ کالعدم ہے (۳) لیکن بر بناے احکام دہرم شاستر یہ کہہ سکتے ہین کہ جو بیاہ بالجبر کیا جاے وہ راکشس قسم کا بیاہ ہے اور وہ خوانخواہ کالعدم نہین ہے (۴)

(۱) دیکھئے دہرم شاستر ویسٹ و بولر صاحبان صفحہ ۲۳۹ طبع سوم — و متاکشرا باب عدل گستری

(۲) سری دہر بنام ہیرالال انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۰ —

(۳) انجانا داسی بنام پرہلاد گھوس ویکلی ریپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۳

(۴) دفعہ ۱۲ فصل ۱۱ باب ۳ شرح مذکور —

اسکے ساتہہ دفعات ۲۰۹ و ۳۰۵ کتاب ہذا کو بہی دیکھئے —

لڑکون کی ولایت

دفعہ ۴۳۰ چونکہ احکام واقوال مذکورہ بالا مین صرف لڑکیون کے بیاہ کے ولیون کا ذکر کیا گیا ہے اور لڑکون کے ولیون کا کچھہ ذکر نہین کیا گیا لہذا یہ سمجھنا چاہئے کہ لڑکون کی ولایت بیاہ سے وہی قواعد متعلق ہین جو عموماً نابالغون کی ولایت کے باب مین دہرم شاستر مین مذکور ہین۔ (۱)

بالغ بلا مرضی اپنے باپ یا کسی رشتہ دار کے اپنا بیاہ کر سکتی ہے اور اوسکی مرضی کے خلاف باپ یا اور ولی نہین کر سکتا ہے۔

دفعہ ۴۳۱ جسقدر احکام ولایت کے باب مین مذکور ہوئے اون سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ باپ یا اور ولی کو اپنے ذمہ کا فرض جو مذہبًا اوسپر عاید کیا گیا ہے اوسکو ادا کرے یعنی لڑکی کا بیاہ کر دے اس سے زیادہ اور کوئی حق نہین ہے پس اگر کوئی عورت بالغ ہو اور خود اپنا بیاہ کرے تو جایز ہوگا یا اگر وہ باپ کے منتخب کیے ہوئے شخص سے بیاہ کرنے سے انکار کردے تو نہ ان احکام کی روسے اور نہ عام قانون گورنمنٹ وقت کی روسے جو ان احکام پر مرجح ہے باپ کو یا کسی اور ولی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اوسکو شخص مذکور کے ساتھہ بیاہ کرنے پر مجبور کرے یا اگر وہ اپنی مرضی سے اور خلاف مرضی باپ کے کسی اور سے اپنا بیاہ کرلے تو باپ یا اور کوئی ولی فسخ بیاہ یا بیاہ کرنے سے باز رکھنے کا دعویٰ کر سکے۔ کیونکہ اس زمانہ کے قانون کی روسے بالغ شخص پر اوسکی مرضی کے خلاف کسی اور شخص کا کچھہ اختیار نہین ہے۔ اس کی تائید طریقہ سوآموار سے بھی ہوتی ہے (۲)

بیاہ کا ولی بالغ ہونا چاہئے۔

دفعہ ۴۳۲ کسی نابالغ کا ولی نابالغ نہین ہو سکتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ نابالغ لڑکی کے بیاہ کی اجازت بالغ ولی دے (۳)

ہندو بیوہ دوسرے بیاہ کرنے سے پہلی اولاد کی ولایت سے کبھی محروم ہو جاتی اور کبھی نہین۔

دفعہ ۴۳۳ گو دوسرا بیاہ عموماً ہر قوم کے لئے از روی ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ع جایز قرار دیا گیا ہے لیکن اوس مین یہ بھی حکم ہے کہ اگر بیوہ

(۱) باب ولایت نابالغان دیکھئے۔ (۲) دیکھئے دفعہ ۱۱۴ کتاب ہذا

(۳) نندلال ہگوانداس بنام تاپی داس مارلی ڈائجسٹ جلد اول صفحہ ۲۰۸ رپورٹ بارڈریل جلد ۱ صفحہ ۱۶۔

دوسرا بیاہ کرے گی تو پہلے شوہر کی جایداد اور اوس کی اولاد کی ولایت سے جبکہ وصیت خاص ولایت کے باب مین نکی گئی ہو قطعًا محروم ہو جائی گی (١) مگر بعض قوم مین مثلاً قوم اہیر وغیرہ جنمین قدیم سے دوسرا بیاہ بیوہ کا رواجًا جایز قرار پایا ہے دوسرا بیاہ کر لینے سے بیوہ کے استحقاق اور عزت مین کچھہ فرق نہین آتا ہے بحالت دوسرے بیاہ کے بھی وہ پہلے شوہر کی اولاد کی ولی رہتی ہے (٢)

ولیہ کی بے عصمتی

دفعہ ٤٣٤

دہرم شاستر کا صاف وصریح حکم ہے کہ جو بیوہ دوسرا بیاہ کرے وہ بدکار ہے اور بدکار بیوہ شوہر کے گہر سے نکال دینے کے قابل ہوتی ہے اور اوسکو مردہ فرض کر لیا جاتا ہے اور اوس کے جملہ حقوق کالعدم ہو جاتے ہین لہذا وہ پہلے شوہر کی اولاد کی ولی بھی نہین رہ سکتی ہے لیکن یہ بارہا تجویز ہو چکا ہے کہ اگر بیوہ ترکہ شوہری پانے کے بعد بدکار ہو جاسے تو ایسی بے عصمتی اوسکو ترکہ شوہری سے محروم نہین کر سکتی ہے (٣) پس یہ بڑی بحث کی بات ہے کہ جب اسصورت مین وہ حقوق متروکہ شوہری سے محروم وبے دخل نہین کیجا سکتی ہے تو ولایت اولاد سے کیونکر محروم ہو سکتی ہے — لیکن بنظر تحفظ فواید نابالغ کے بدچلن مان کو بھی عدالتین ولی مقرر نہین کرتے ہین اور تمام تر نابالغ کی فواید اخلاقی پر نظر ہوتی ہے — (٤)

تبدیل مذہب کا حق ولایت پر کیا اثر ہے —

دفعہ ٤٣٥

دہرم شاستر کا عام قاعدہ یہ ہے کہ تبدیل مذہب کرنا انسان کو کل حقوق سے محروم کر دیتا ہے اور وہ مردہ قیاس کیا جاتا ہے پس جن ممالک ہند مین کوئی ایسا قانون جاری نہین ہے جیساکہ برٹش انڈیا مین ایکٹ ٢١ سنہ ١٨٥٠ع ہے وہان ولی کی تبدیلی مذہب اوسکو حق ولایت نابالغان سے بھی محروم کر دے گی لیکن برٹش انڈیا مین کوئی شخص تبدیلی مذہب یا خارج القوم ہونے کے سبب سے اپنی اولاد کے حق ولایت سے محروم نہین کیا جا سکتا ہے — کیونکہ ایکٹ مذکور مین صاف حکم ہے کہ جو حقوق تبدیل مذہب سے پہلے حاصل تھے وہی بدستور تبدیل

(١) ایکٹ ١٥ سنہ ١٨٥٦ع دفعہ ٢ و ٣ — خوشحالی بنام رانی انڈین لا رپورٹ ہائی کورٹ الہ آباد جلد ٤ صفحہ ١٩٥ —
(٢) رپورٹ صدر عدالت دیوانی آگرہ ١٨٦٤ع صفحہ ١٠١٢ منفصلہ ٢٥ جون ١٨٦٨ع
(٣) باب وراثت بیوہ ومحروم الارث کو ملاحظہ کیجئے
(٤) باب ولایت نابالغان دیکھئے —

مذہب کے بعد بہی اوسکو حاصل رہین گے اور دہرم شاستر کا کوئی قاعدہ اوس کے خلاف موثر نہوگا - (۱)

باختیار اختیار تمیزی عدالت کی بترجیح سوتیلی ماں کے دادی ولی مقرر ہوئی

دفعہ ۴۳۶

جب سکو نیہ نشتم کے رشتہ دار کی نسبت صاف صاف ونہایت بیاہ کے بابت مین حکم نہ پایا جاسے تو عدالت کو یہ اختیار امتیازی حاصل ہوتا ہے کہ کسی مناسب شخص کو ولی مقرر کر دے اس اختیار تمیزی کی روسے عدالت نے لڑکی کی دادی کو اوسکی سوتیلی ماں پر ترجیح دیکر اوس کے بیاہ کا ولی مقرر کیا - (۲)

ولایت بیاہ کا سارٹیفکٹ حسب ایکٹ ۹ - ۱۸۶۱ع مل سکتا ہے

دفعہ ۴۳۷

متوفی بہائی کی دختر نابالغہ کا اوس کے بیاہ کے واسطے متوفی کا بہائی ولی حسب احکام ایکٹ ۹ ۱۸۶۱ع مقرر ہو سکتا ہے اور صاحب جج بغرض تجویز اس امر کے کہ آیا حکم امتناعی جاری ہونا چاہیئے یا نہین لیطور جائز اس امر کی بحث کر سکتے ہین کہ بیاہ وقوع مین آگیا ہے یا نہین گو حاکم موصوف کی تجویز نسبت امر مذکور کے جواز یا عدم جواز کی نسبت بے اثر ہوتی (۳)

شوہر وزوجہ کے باہمی تعلقات وحقوق وذمہ داریان -

بیاہ سنسکار اور ناقابل فسخ ہے اور نہ باہمی معاہدہ سے اوسکے نتائج کم وبیش یا ترک ہو سکتے ہین -

دفعہ ۴۳۸

بیاہ دہرم شاستر کی روسے منجملہ سنسکارون کے ایک سنسکار ہی ایسا معاملہ نہین ہے جو قابل فسخ ہو (۴) جو حقوق شوہر

(۱) ایکٹ ۲۱ ۱۸۵۰ء دکنی رام بنام بدیا رام انڈین لاریپورٹ ہائی کورٹ الہ آباد مطبوعہ ماہ جولائی ۱۸۷۸ع جلد ۱ صفحہ ۳۴۹ (۲) رام منبی کنور بنام سبہ کاری دیگلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۲۱

(۳) برہمو ی بنام کاشی چندر سین انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۶۶ - بال مکند بنام جانکی انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۰۳ —

(۴) کو بروکس تڈ یجسٹ کتاب - ۵ - اشلوک ۱۳۲ و ۱۳۳ —

اور زوجہ کو ازدواج کی روسے ایک کو دوسرے کی ذات پر حاصل ہوتے ہین اون کی تعریف و تفصیل اور ضابطہ قانون مین درج ہے - جو قانونی نتائج کہ بیاہ سے پیدا ہوتے ہین وہ بہت مستحکم ہین اونکو نہ کسی معاہدہ کے ذریعہ سے ترک کرنا ممکن ہے اور نہ ترمیم کرنا چنانچہ منو کا قول ہے کہ "نہ ترک سے اور نہ فروخت سے زوجہ اپنے شوہر سے آزاد ہو سکتی ہے" یعنی شوہر و زوجہ کا تعلق کبھی اور کسی طرح قطع نہین ہو سکتا ہے اسی قاعدہ کی روسے ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ امر قانون ہنود کی حکمت عملی و مصلحت کے خلاف ہوگا لوگون کو یہ اجازت دیجاے کہ وہ اپنے معاہدون کے ذریعہ سے کسی خاص واقعہ کے وقوع پر عقد ازدواج کو فسخ کر کے اوس سے ازادی حاصل کرین لہذا اس شرط کا معاہدہ کہ اگر شوہر زوجہ کے قانون مین نرہے گا تو زوجہ اوسکی زوجیت سے ازاد ہو جائیگی ناجائز ہو (۱)

ہم صحبت ہونے کا حق بخشنا بیاہ کا اصلی مقصود ہے —

دفعہ ۴۳۹ بیاہ سے شوہر کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ جب چاہے مناسب وقت پر اپنی زوجہ سے ملا کرے - اور جسوقت اوسکی خواہش ہو تو اوسکو اختیار رہے کہ اوس سے صحبت کرے - (۲) تعلق ازدواج ہی سے یہ بات ظاہر ہے کہ اون کو ایک کو دوسرے کی صحبت کا حق حاصل ہے - بیاہ کا اصلی اور اعلی منشا یہی ہے کہ ایک دوسرے کی صحبت مین رہے اور عقلا کے نزدیک اگر ایک دوسرے کو چھوڑ دے یا غفلت کرے تو وہ دونون جہان مین سزا کا مستوجب ہوتا ہے - زوجہ کو تو یہ نصیحت کی گئی ہے کہ شوہر کی پوری اطاعت کرے اور شوہر سے یہ کہدیا گیا ہے کہ نیک اور محبت کرنے والی زوجہ کی عزت کرے (۳) چنانچہ منو کہتے ہین کہ "شوہر اور زوجہ کو لازم ہے کہ تمام عمر وفادار رہین ان چند الفاظ کو شوہر اور زوجہ کے درمیان مین بہت بڑا قانون سمجھنا چاہئے" (۴)

بیاہ کا بڑا اہم نتیجہ یہ ہے کہ اوس سے اولاد صحیح النسب ہوتی ہے

دفعہ ۴۴۰ ازدواج جب وہ حسب ضابطہ دہرم شاستر کی روسے یا رواج قابل پابندی کے موافق صحیح اور مکمل ہو جاتا ہے (۵) تو اوس کی روسے فریقین کو حق وراثت ہی

(۱) سیتا رام بنام اہیر ہیرانی ریکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۴۹ - دفعہ ۲ فصل ۱۲ باب ۳ شرح مذکور
(۲) منوسمرتی باب ۳ - اشلوک ۴۵ - (۳) دفعہ ۱ فصل ۱۲ باب ۳ شرح مذکور -
(۴) منوسمرتی باب ۹ - اشلوک ۴۵ - (۵) منوسمرتی باب ۹ -

حاصل ہوتا ہے اور اوسکی اولاد صحیح النسب ہوتی ہے —

زوجہ کا نان ونفقہ واجب ہے

دفعہ ۱۴۴۲ شوہر پر زوجہ کا نان ونفقہ واجب ہوتا ہے اور زوجہ اوس کے پانیکی مستحق ہے۔ منو کا قول ہے کہ اگر شوہر پردیس کو جاسے تو اوسکو چاہئے کہ اپنی زوجہ کے نان ونفقہ کا معقول بندوبست کرتا جاسے" (۱)

نان ونفقہ زوجہ شوہر سے علیحدہ رہکر نہین پاسکتی ہے الاجبکہ علیحدگی کی معقول وجہ

دفعہ ۲۴۴۲ یہ درست ہو کہ زوجہ شوہر سے نان ونفقہ پانیکی مستحق ہے اور از روی دہرم شاستر شوہر پر واجب ہو کہ اپنی زوجہ کے روٹی کپڑے کی خبر گیری کرے لیکن زوجہ کو یہ استحقاق حاصل نہین ہے کہ شوہر سے علیحدہ ہو کر نان ونفقہ پاسے لیکن جب زوجہ یہ ثابت کردے کہ بوجہ بدچلنی شوہر کے یا اسوجہ سے کہ شوہر نے اپنے ساتھ رکھکر نان ونفقہ دینے سے انکار کردیا ہے یا کسی اور معقول وجہ سے اوسکو شوہر سے علیحدہ رہنا چاہئے تو زوجہ علیحدہ رہکر بھی نان ونفقہ پانے کی مستحق ہے (۲)

شوہر مسلمان ہو جانے کی صورت مین بھی نان ونفقہ ہندو زوجہ کو دیگا۔

دفعہ ۳۴۴۳ اگرچہ ہندو شوہر مسلمان ہو جاسے تاہم ہندو زوجہ نان ونفقہ اور مکان سکونت علیحدہ رہکر شوہر اور اوس کی جایداد سے پانے کی مستحق ہے (۳)

زوجہ کے نام جائداد ہبہ کرنے سے حق نان ونفقہ ساقط نہین ہوتا ہے —

دفعہ ۴۴۴۴ زوجہ کے نام جایداد ہبہ کردینے سے خواہ مخواہ یہ لازم نہین آتا ہے کہ اوسکا نان ونفقہ اوس مین داخل ہوگیا کیونکہ نان ونفقہ خود ایک مستقل حق از روی دہرم شاستر کے قرار دیا گیا ہے وہ بلا کسی صریح احکام کے معدوم نہین ہو سکتا ہے (۴)

(۱) منو سمرتی باب ۹ - اشلوک ۷۴ — (۲) سدہ لنگا بنام سدہ اوا انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۲۴ — (۳) منسا دیبی بنام جیون مل انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۱۷ - جمنا بنام مچل ساہ انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۱۵ رماباہی بنام ترمبک گنیش دیسائی رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۸۳ —
(۴) جی تارا بنام رام ہری سردار انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۳۸ —

نان و نفقہ کا مواخذہ شوہر کی ذات پر ہے نہ جائداد پر۔

دفعہ ۴۴۴ بہت کامل تحقیقات اور ملاحظہ اسناد کے بعد طے ہو گیا ہے کہ حق نان و نفقہ تنہا شوہر کی ذات سے متعلق ہے اور تا وقتیکہ از روی خاص معاہدہ یا ڈگری عدالت کے شوہر کی جایداد زوجہ کے نان و نفقہ کی ذمہ دار نہ قرار دی گئی ہو جایداد پر نان و نفقہ کا بار عاید نہین کیا جا سکتا ہے لہذا خریداران جایداد شوہر یا موہوب لہ جنہنے نیک نیتی سے جایداد لی ہو بایع یا واہب کی زوجہ کے نان و نفقہ کا ذمہ دار قرار نہین دیا جا سکتا ہے احکام دہرم شاستر کا بھی صاف یہی منشا ہے (۱) ہان اگر شوہر جایداد چھوڑ کر فوت ہو تو جو شخص اوسکی جایداد ورا ثتاً پاتا ہے وہ متوفی کی زوجہ کے نان و نفقہ کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے اور ایسی صورت مین جایداد مواخذہ دار نان و نفقہ کی تصور کیجاتی ہے۔(۲) ایک دفعہ الہ آباد ہائی کورٹ نے حال کی راے کے خلاف ایک مقدمہ مین بنظر حالات خاص یہ تجویز کیا تھا کہ "چونکہ شوہر نے اپنی حیات مین اپنی کل جایداد ہبہ کر دی ہے اور اپنی بیوہ کے نان و نفقہ کے لئے کچھ نہین چھوڑا لہذا یہ سمجھنا چاہیے کہ موہوب لہ نے جایداد مشروط بہ نان و نفقہ بیوہ واہب کے پائی ہے"(۳) لیکن یہ تجویز صحیح نہین ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ شوہر کی زندگی مین جو جایداد اوس کے قبضہ یا ملک مین ہو تو اوسپر بمقابلہ شوہر نان و نفقہ کی ڈگری ہو سکتی ہے۔(۴) او بعد وفات شوہر شوہر کے وارث کے مقابلہ مین بیوہ کے نان و نفقہ کی ڈگری صادر ہو سکتی ہے(۵)

(۱) اسمرتی چندریکا باب ۹ فصل ۲ فقرہ ۴۲ و باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۴۳ - بیر مترودی باب ۳ فصل ۱ فقرہ ۱۳ (۲) شام لال بنام بنا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۹۶ - اجلاس کامل گوردیال بنام کونسلا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۶۷ - لکشمن رام چندر بنام سوسوتی بائی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۶۹ - لکشمن رامچندر جوشی بنام ستیابا بائی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۵ - ادہرانی نراین کماری بنام شونا بائی مہادی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹ جگرناتھ ساونتہ بنام مہارانی ادہرانی کماری ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۶ - سری متی جہگوتی داسی بنام کہنی لال متر بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۲۵ -

(۳) جمنا بنام مچل ساہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۱۵ -

(۴) منسا دیبی بنام جیون مل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۱۷ -

(۵) سری بائیم مہالکشمی گارو بنام ایم ذکمت انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۸۳ -

زوجہ کو شوہر کا مطیع ہونا چاہیے — **دفعہ ۴۴۶** زوجہ کو چاہیے کہ اپنی شوہر کی مرضی کے مطابق چلے اور یہ کام عورت کا بہت ہی عمدہ اور اعلی ہے - اگر کسی عورت کا شوہر گناہون مین مبتلا ہو جاے تو اوسکو چاہیے کہ اوس کے گناہون سے مبرا ہونے تک اوسکا استغفار کرے (۱)

تادیب و تدارک کا حق — **دفعہ ۴۴۷** دہرم شاستر کی روسے زوجہ پر شوہر کی اطاعت و خدمت گذاری نہایت ہی زور کے ساتھہ واجب قرار دی گئی ہے جس سے اوسپر فرض ہو گیا ہے کہ جہان اوسکا شوہر جاے وہین وہ ہی جاے یہان تک کہ شوہر زوجہ پر جبر کر سکتا ہے چنانچہ منو کہتے ہین کہ "اگر زوجہ کسی خطا کی مرتکب ہو تو اوسکی تادیب اور تدارک خفیف واجب ہے" (۲) پس اگر زوجہ بلا مرضی شوہر کسی مقام پر جانیکا قصد کرے تو اوسکو اوسکا شوہر جبراً روک سکتا ہے کیونکہ یہ اوسکا وہ لازوال حق ہے جو بیاہ سے پیدا ہوا ہے (۳)

زوجہ کو اعزاز کے ساتہہ رکھنا لازم ہے — **دفعہ ۴۴۸** گو بعض اقوال کے بموجب خطا کرنے پر زوجہ کے سزا دینے کا اختیار شوہر کو دیا گیا ہے لیکن اون اقوال کی تنسیخ اور بہت سے متنون سے ہو گئی ہے جنمین یہ ہدایت کی گئی ہے کہ عورتون کی اسقدر عزت کیجائے جسقدر دیوتاؤن کی - عام راے عورتون کے مارنے پیٹنے کو بہت خلاف ہے اور چونکہ یہ اعتقاد ہے کہ زوجہ کے مارنے سے افلاس آتا ہے اس لئے مار پیٹ بالکل معدوم ہے اسواسطے اچھی طرح کہہ سکتے ہین کہ اس زمانہ مین کسیطرح کسی شوہر کو اپنی زوجہ کے مارنے پیٹنے کا اختیار حاصل نہین ہے اگر وہ ایسا کریگا تو اوسکا فعل ناجایز او رجرم ہوگا (۴) قطع نظر اس کے اگر اقوال مذکور منسوخ و متروک العمل ہی ہو جاتے تاہم سرکاری تعزیری قانون کی روسے کالعدم ہین - اور مقدمات اعادہ حق زناشوی کے فیصلہ مین بہت ہی لحاظ کے قابل ہین جیساکہ دفعات آئندہ سے معلوم ہوگا —

شوہر و زوجہ کا تعلق موت سے بہی قطع نہین ہوتا ہے — **دفعہ ۴۴۹** اگرچہ تحریری قانون ہنود یعنی شاسترون مین حکم ہے کہ بعض حالتون مین زوجہ اور شوہر مین علیحدگی ہو سکتی ہے لیکن منو کے قول کے بموجب یہ ایسا تعلق ہے کہ نہ ترک سے

(۱) یاگو لک سمرتی باب اچار - اشلوک ۷۷ - دیکھئے دہرم شاستر سنگرہ (۲) منو سمرتی باب ۸ - اشلوک ۲۹۹
(۳) دفعہ ۴ فصل ۱۲ باب ۳ شرح مذکور (۴) دفعہ ۵ فصل ۱۲ باب ۳ شرح مذکور

قطع ہو سکتا ہے نہ موت سے نہ فرقت سے - ایک کی وفات کے بعد بھی تو دوسرے پر فرض ہے کہ بعض رسوم کو ادا کرے اور کھانا اور پانی پین کرے گو متوفی کا بیٹا موجود ہو تاہم زندہ فریق کو پانیکی پوجا کرنی لازم ہے (۱) درہسپتی منی کا قول ہے کہ زوجہ شوہر کی نصف جسم ہے اور پاپ و پن مین شریک ہے (۲) منو کا قول ہے کہ شوہر و زوجہ شخص واحد ہین (۳)

تبدیل دین سے بیاہ فسخ نہین ہوتا ہے -

دفعہ ۴۵ چونکہ دہرم شاستر کی رو سے بیاہ ویسا معاملہ نہین ہے جو قابل فسخ ہو اسی لئے بصراحت یہ تجویز ہو چکا ہے کہ تبدیل دین یا خارج القوم ہو جانے سے حسب دہرم شاستر ازدواج فسخ نہین ہو جاتا ہے (۴) لہذا اسکا صحیح منطقی نتیجہ یہ ہے کہ اگر زوجہ یا شوہر ہندو دہرم ترک کردے اور اسکے بعد دونون ہم صحبت ہون تو اسوجہ سے کہ ایک ہندو دہرم مین ہے اور دوسرا اسلام یا عیسوی دین مین ہے اون کی اولاد غیر صحیح النسب ہو جائیگی اور قانوناً نہ اون کی باہمی حقوق توریث مین فرق آئے گا - کیونکہ ازدواج قایم ہے - چنانچہ حال مین تجویز کیا گیا ہے کہ ہندو شوہر کے دین عیسوی قبول کر لینے اور اسوجہ سے اوسکی پہلی ہندو زوجہ کے اوس سے علٰحدہ ہو جانے سے اوسکا بیاہ فسخ نہین ہو جاتا ہے - زوجہ کو دہرم شاستر کی رو سے اختیار دیا گیا ہے کہ شوہر کے پتت یا بدلے دین ہو جانے کی صورت مین اوس سے علٰحدہ رہے لیکن اس علحدگی سے ازدواج فسخ نہین ہو سکتا ہے اسیواسطے واضعان قانون نے ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۶ء جاری کیا ہے کہ اوس کے بموجب اوس شخص کا ازدواج جو عیسائی ہو گیا ہے حسب ضابطہ فسخ کیا جاسکے پس جواز ازدواج ثانی عیسائی نے تبدیل دین کے بعد ایک عیسوی مذہب کی عورت سے کیا وہ اسوجہ سے صحیح نہین ہے کہ اوسکا پہلا ازدواج جو ہندو زوجہ کے ساتھہ ہوا تھا قایم تھا اور فسخ نہین ہوا تھا اس سلئے زوجہ ثانی ترکہ کی وراثت کا مستحق نہین ہے - (۵)

(۱) دفعہ ۳ فصل ۱۲ باب ۳ شرح مذکور۔ (۲) واسے بہال باب ۲ - اشلوک ۵ - کولبروکس ڈیجسٹ جلد ۲ - کتاب ۴ ترجمہ اشلوک ۲۳۲ (ہیوستھاچندریکا جلد ۲ صفحہ ۴۸۹ -

(۳) منو باب ۹ - اشلوک ۴۵ - (۴) گورنمنٹ بمبئی بنام گنگا انڈین لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۳۰ و بشیشر بنام ماتا غلام مالک مغربی وشمالی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۰۰ -

(۵) ایڈمنسٹریٹر جنرل مدراس بنام انندا چاری انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۶۶ -

تبدیلی دین کی حالت مین شوہر کا مرنا اور زوجہ کا علحدہ رہنا حق وراثت پر کیا اثر رکھتا ہے۔

دفعہ ۴۵۱ ایک برہمن نے جسکی شادی حسب دستور قوم اوسکی ہم قوم عورت سے ہوئی تھی ہندو دہرم ترک کرکے دین عیسوی اختیار کرلیا - تبدیل مذہب پر تکرار ہوئی اور بانجام کار شوہر اور زوجہ مین برضامندی باہمی یہ معاہدہ ہوگیا کہ ایک کو دوسرے سے کوئی تعلق و حق نہین رہا اس فارغخطی کے ذریعہ سے حقوق و تعلقات قطع ہوگئے - اس معاملہ سے تیس سال کے بعد جب شخص مذکور نے وفات پائی تو اوسکی ہندو زوجہ نے یہ دعوی کیا کہ میرا ازدواج قایم ہے مین اوس کی وارث ہون - جواب دہی یہ کی گئی کہ اول متوفی سے مدعیہ کو بوجہ تبدیلی دین متوفی کے کوئی تعلق ازدواج قایم نہین رہا تھا ازدواج ساقط و کالعدم ہوگیا تہا اور قبل پرانشچت کرنے کے متوفی نے وفات پائی ہے لہذا مدعیہ اوسکی وارث نہین ہے - دوم فارغخطی کیوجہ سے بہی مدعیہ نے اپنی جملہ تعلقات اور حقوق قطع کردے تہے اسوجہ سے بہی اوسکا کوئی حق نہین ہے - امر اول کی نسبت یہ تجویز ہوئی کہ مدعیہ اپنے شوہر کے دین عیسوی قبول کرلینے پر یا اوس کے بعد اوسکی زوجیت سے خارج نہین ہوئی بلکہ اوس نے اوس کے ساتھ رہنے سے انکار کیا اور اسطرح پر اوسکو ترک کردیا تھا جسطرح کہ وہ جایز طور پر کرسکتی تہی کیونکہ وہ خارج القوم ہوگیا تھا اور اسواسطے پتیت تھا (۱) لفظ ترک کے معنی طلاق یا انفساخ ازدواج مابین اشخاص زندہ کے نہین ہین (۲) یہ کسیطرح نہین کہا جا سکتا ہے کہ دہرم شاستر مین کوئی طلاق ہے گو ترک جایز ہوسکتا ہے - بموجب (۳) قول پراسر رشی کے گو شوہر پتت کی زوجہ کو جایز ہے کہ دوسرا شوہر کرلے مگر مدعیہ نے دوسرا شوہر نہین کیا اگرچہ مدعیہ اپنے شوہر کی زوجہ بنی رہی لیکن اوسکو شوہر کی وفات پر کوئی حقوق بیوہ کے حاصل نہین تھے - دہرم شاستر کی رو سے شوہر اور زوجہ شخص واحد ہین (۴) ورہسپتی کہتے ہین "شاستر اور مجموعہ قانون اور نیز بموجب رواج عام کے زوجہ اپنے شوہر کا اردہنگ قرار دی گئی ہے جس شخص کے بعد اوسکی زوجہ زندہ رہے اوسکا نصف جسم زندہ رہتا ہے" (۵) اگر شوہر

(۱) بیوستہا چندریکا فقرہ ۲۲۳، جلد ۲ صفحہ ۴۸۸ - (۲) بیوستہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۴۹

(۳) ״ ״ ״ ۴۹۴ (۴) منو باب ۹ - اشلوک ۴۵

(۵) ״ ״ ״ ״ ״

خارج القوم و پتت ہوتا تو مدعیہ اقل درجہ تا حین حیات خود اوسکی جائداد کی وارث ہوتی اور وہ اوسکا خود کریا کرم کرتی یا کسی سے کراتی لیکن چونکہ وہ قوم سے خارج تھا اور اوسی حالت مین فوت ہوا اور پرائچت اوسنے نہین کیا تھا لہذا بموجب دہرم شاستر ازدواجی تعلق قطعیً جاتا رہا بیوستہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۴۹۰ مین یہ لکھا ہے ازدواج کسی فریق کی وفات سے جو بقضائے الٰہی ہو منسخ نہین ہو سکتا ہے - کیونکہ اوس حالت مین جو شخص زندہ ہو اگر لاولد ہو تو بحیثیت زوج یا زوجہ متوفی کے ضرور کریا کرم کریگا اور اپنے متوفی زوج یا زوجہ کو پنڈ اور پانی دے گا اور دیتا رہے گا" ایک نوٹ کا حوالہ دیا گیا ہے جسمین یہ لکھا ہے کہ تبدیل مذہب کرنا دہرم شاستر مین بمنزلہ پتت ہو جانے کے تصور کیا گیا ہے اور مقدمہ پھو بنام ساہو (۱) کا حوالہ دیا گیا ہے جسمین یہ تجویز ہوئی ہے کہ زوجہ نے شوہر کو عیسائی ہو جانے کیوجہ سے چہوڑ دیا تہا اور وہ اسبات کا مستحق قرار نہین دیا گیا تھا کہ زوجہ اوس کے پاس رہے بیوستہ چندریکا مین پہر یہ لکھا ہے کہ "صرف اوسی حالت مین کہ دو آپس مین بیاہے ہوئے اشخاص مین ایک دوسرے کے ساتھ رہنے سے جو پتت ہو گیا ہو انکار کرے یا وہ دوسرا شخص بحالت پتت ہونے کے بلا پرائچشت کئے ہوئے فوت ہو جاسے اور شخص زندہ اوسوقت پاک ہو تو اشخاص مذکور کا ازدواج یا اونکا تعلق زوجہ و زوج کا قطعًا منسخ ہو جاتا ہے کیونکہ اوس حالت مین شخص متوفی کا کچھہ بھی تعلق شخص زندہ کے ساتھہ باقی نہین رہتا ہے اور اوس صورت مین شخص مذکور کو متوفی کا کریا کرم کرنا نہین پڑتا اور اوسکی روح کے لئے باوقات معینہ سالانہ پنڈدان اور جل دان نہین کرنا پڑتا" چنانچہ سکما اور کلہیتا یہ کہتے ہین کہ "جو شخص باضابطہ پتت قرار پایا ہو اوسکا حق وراثت و پنڈدان اور جل دان زائل ہو جاتا ہے" اس عبارت مین ایسے انکار سے مراد ہے جو شخص پتت کی وفات تک برابر قایم رہے اور ٹھیک یہی صورت اس مقدمہ کی ہے اسمقدمہ مین نہ مدعیہ نے شوہر مذکور کے لئے کوئی رسم اوسکی وفات پر ادا کی اور نہ اوسکو کوئی رسم ادا کرنی تھی اوسکا تعلق زوجیت شوہر مذکور کی وفات پر قطعًا جاتا رہا لہذا وہ اوسکی وارث نہین ہے

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۳۵

فارغخطی کی رو سے بھی مدعیہ نے اپنے حقوق قطع کر دیے اسلئے اوسکا دعوی ڈس
چاہیئے (۱)

تبدیل مذہب کیصورت مین فسخ ازدواج کی کاروائی حسب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۶ع	**دفعہ ۴۵۲** جب کوئی ہندو شوہر زوجہ اپنا دھرم چھوڑکر دین عیسوی قبول

ہے تو اونکی حصول حقوق ازدواجی کا انتظام ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۶ع کی رو سے کیا
ایکٹ مذکور مین یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ اگر تارک المذہب فریق سے دوسرا فریق
کرنے یا کرانے سے انکار کرے تو ازدواج کالعدم کر دیا جائیگا - اسکا نتیجہ یہ ہے کہ
ہم صحبت ہون تو اونکا ازدواج بحال اور قایم رہتا ہے اور ایکٹ مذکور کی رو
ازدواج فسخ کیا جائیگا اور قانوناً جملہ حقوق بدستور قایم رہین گے اور اونکی ا
صحیح النسب تصور کی جائیگی - لیکن جب حسب احکام ایکٹ مذکور ازدواج فسخ
جاسے تو صورت برعکس ہوگی -

نابالغ زوجہ کا ولی اوسکا باپ ہے نہ شوہر -	**دفعہ ۴۵۳** زوجہ کے نابالغی کے زمانہ ولی اور محافظ اوس کے والدین ہین نہ شوہر چنا

کہتے ہین کہ باپ کواری لڑکی کی حفاظت کرتا ہے اور جب وہ جوان ہوتی ہے تو ا
شوہر محافظ ہوتا ہے اور جب وہ بڈھی ہوتی ہے تو اوسکا بیٹا اوسکا محافظ ہو
اگر بیٹا ہو تو قرابتدار قریب پر اوسکی حفاظت لازم ہے عورت کی خودمختاری کیوا
کہین حکم نہین ہے" (۲) یہ ہی قول منو کا ہے (۳) اور عموماً ایسا ہی رواج
ہے کہ بیاہی ہوئی لڑکی سن بلوغ کو پہونچنے تک اپنے والدین کے پاس رہتی ہے
کے یہان - اس قاعدہ اور رواج کی نسبت بصراحت یہ تجویز ہوا ہے کہ چونکہ نابا
بیاہ دھرم شاستر کی بموجب کامل اور بے نقص ہوتا ہے اس لئے شوہر کو ا
حق ہے جیسا کہ دوسری صورتون مین ہوتا ہے کہ وہ اس بات کا دعوی کرے ک

(۱) سکھی نمال بنام ایڈ منسٹر جنرل مدراس انڈین لاریپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۶۹ -
(۲) یاگولک سمرتی جلد ۱ صفحہ ۸۵ - کولبروکس ڈائجسٹ کتاب - ۴ - ت
اشلوک - ۶ -
(۳) منو سمرتی باب ۹ - اشلوک ۱۲۷ -

زوجہ اوس کے ساتھہ اوسکے مکان مین رہے (۱) لیکن جہان یہ رواج ہی کہ نابالغ زوجہ اپنے شوہر سے جدا ہو اور اوسکے گہر مین ایک خاص امر کے وقوع تک نہ رہے تو عدالت اس قسم کے رواج کو تسلیم کریگی (۲)

ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۹۰ع کی روسے نابالغ زوجہ کا ولی

دفعہ ۴۵۴ ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۹۰ع کی روسے یہ امر قرار دیا گیا ہے کہ جبن نابالغ زوجہ کا شوہر بالغ موجود ہو اوسکی ذات کی حفاظت کے لئے کوی اور ولی ایکٹ مذکور کی روسے مقرر نہین ہو سکتا ہے (۳) لیکن جن دیسی ریاستون مین ایکٹ مذکور کا کوی ہم مضمون قانون جاری نہو وہان صرف رواج یا دہرم شاستر پر عمل ہوگا —

شوہر کا ولی زوجہ کا بہی ولی ہوتا ہے

دفعہ ۴۵۵ دہرم شاستر کے عام قاعدہ کی روسے یہ بات مقرر ہے کہ جب نابالغ زوجہ کا شوہر بہی نابالغ ہو تو شوہر کا ولی زوجہ کا بہی ولی ہوگا (۴)

زوجہ نابالغ کے حصول کا چارہ کار

دفعہ ۴۵۶ نابالغ زوجہ کا شوہر اگر اوسکو اپنی حفاظت مین رکہنا چاہے تو اوسکو حسب ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۶۱ع کارروائی کرنی چاہیئے — اور وہ دیوانی مین نالش رجوع کر سکتا ہے اور اوس شخص کے نام جو اوسکی زوجہ کو روک رہا ہے یہ حکم حاصل کر سکتا ہی کہ وہ اوسکی زوجہ کو اوسکے شوہر کے گہر جانے سے نہ روکے —

ہنود حقوق ازدواج کی نالش بپابندی عام قواعد عدالت کے کر سکتا ہے —

دفعہ ۴۵۷ حقوق ازدواج کے قایم رہنے اور نفاذ کی نالش ہنود شخص کیطرف سے بہی ہو سکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جو مراتب اور حالات انگریزون کے مقدمات مین عدالت کے اطمینان کے واسطے ضروری ہین وہی ہنود کے مقدمہ مین بہی ہونے چاہئین اگر شوہر زوجہ کے ساتھہ بیرحمی کرتا تہا اور زوجہ نے

(۱) کالی رام دوگنی بنام مسماۃ گیدہنی دیکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۸ —
(۲) سنتوش رام بنام گیرا پاٹک دیکلی ״ ״ ۲۲ — اسکے ساتھہ دفعہ ۳۹۱ و ۴۶۲ کتاب ہذا کو دیکھیئے
(۳) دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۹۰ع —
(۴) دفعہ ۸ فصل ۱۲ - باب ۳ - شرح مذکور —

(اوس) خطا کو معاف کر دیا ہو تو خفیف خطا پر جو بعد ازاں سرزد ہوئی ہو زوجہ کو شوہر سے علیحدگی کا اختیار حاصل نہیں ہو جاتا ہے سوا اوس صورت کے کہ حرکت مذکور اس قسم کی ہو کہ جس سے عورت کو اسبات کا یقین ہو جاسے کہ اوسکا شوہر اپنی پہلی عادتوں کا اعادہ کرے گا جن سے اوسکی جان کو کسی خطرہ کا خوف ہو۔ (۱)

دفعہ ۴۵۸ | زوجہ حقوق شوہر ادا کرنے پر مجبور کی جا سکتی ہے

اگر زوجہ اپنی عمر کے اعتبار سے اس قابل ہو کہ حقوق شوہر کو بخوبی ادا کر سکتی ہے تو عام کا معمول جار کار کا یہ ہے کہ شوہر اپنے حقوق کے پانے کی لئے نالش کرے اور عدالت سے ڈگری پانے کا مستحق ہوگا۔ (۲)

دفعہ ۴۵۹ | حقوق شوہر عدالت سے جبرًا دلائے جائینگے

یہ قطعی قاعدہ قرار دیا گیا ہے کہ گو عورت کا بیاہ اوسکی نابالغی کے زمانہ مین کیا گیا ہو اور بعد بالغ ہونے کے وہ اپنے شوہر کو ناپسند اور اوس سے نفرت کرتی ہو اور گو شوہر مالدار نہو اور کبھی اوسکے ساتھ خلوت صحیح بھی ہوئی ہو تاہم وہ اوسکے پاس رہنے سے انکار نہین کر سکتی ہے کیونکہ جب اوسکا بیاہ جایز ہے تو شوہر اون حقوق سے محروم نہین کیا جا سکتا ہے جو اوسکو از روی دھرم شاستر حاصل ہین عدالت اون حقوق کو شوہر کو دلائے گی اور شوہر مستحق ہے کہ اپنے حقوق عدالت سے نافذ کرائے (۳)

---

(۱) جگندر نندنی بنام ہرمل داس گھوس انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۵۰۔
(۲) کالی رام وو کمنی بنام کیدہ جتی دیکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۸۔ جگندر نندنی داسی بنام ہری داس موس انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۰۰۔ بابا لعل تاراچند بنام امرت بائی فیصلجات بمبئی مطبوعہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۳۴۲۔ موتی رام ہرکشن بنام بائی سنجا فیصلجات بمبئی مطبوعہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۱۲۹۔ پیگی بنام شیونراین انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷۸۔ یمنا بائی بنام نارائن مورلیشور انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۶۴۔ دادا جی بھیکا جی بنام رکما بائی انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۱۔
(۳) دادا جی بنام رکما بائی 〃 〃 〃 〃 یہ بڑا مشہور مقدمہ ہے کئی برس تک ہندوستان اور انگلستان کے اخبارون مین زیر بحث رہے اور اعلیٰ درجہ کی انگلیس لیڈیون نے رکما بائی کی جرأت پر آفرین اور اوس کے ساتھ ہمدردی کی ہے۔ اس مقدمہ مین جملہ اسناد کا حوالہ دیا گیا ہے اور بحث ہو کر تجویز دی گئی ہے۔

دفعہ ۴۶۰

حقوق ازدواج کی ڈگری مین کیا درج ہوگا —

پہلے یہ سمجھا جاتا تہا کہ حقوق شوہری کے دلاپانے کی ڈگری مین یہ حکم درج ہونا چاہیئے کہ زوجہ بجسم شوہر کے ہاتھہ مین دیدی جائے اور یہ خیال مد ۴۳ ضمیمہ ۲ قانون میعاد سماعت ۱۸۷۷ع سے اور بہی مستحکم ہوتا ہے لیکن اب یہ امر طے ہوگیا ہے کہ اس قسم کے حق کی ڈگری مین یہ لکھا جائیگا کہ مدعی حقوق شوہری کے پانے کا مستحق ہے اور اوسکی زوجہ یعنی مدعی علیہ کو حکم دیا جاسے کہ وہ اوسکی حفاظت مین اور اوس کے پاس آجاسے اور اوس کے ساتہہ رہے (۱)

دفعہ ۴۶۱

ڈگری حقوق زناشوئی کے اجراء کا طریقہ —

حقوق زناشوئی کی اجرائی ڈگری کی نسبت ہندوستان کی عدالتون مین اختلاف تہا ہائیکورٹ کلکتہ کی یہ راے تہی کہ اس قسم کے مقدمات مین ڈگری محض بیانی ڈگری کا اثر رکہتی ہے وہ جبراً زوجہ کو اوسکی تعمیل کرنے پر مجبور نہین کرسکتی ہے (۲) بمبئی ہائیکورٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر عورت ڈگری کی تعمیل نکرے تو بموجب دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی مصدرہ ۱۸۵۹ع کے قید کے ذریعہ سے اوس کی تعمیل کرنے پر مجبور کیا سکتی ہے اور یہی راے پریوی کونسل نے بہی ظاہر فرمائی تہی (۳) لیکن اب یہ مسئلہ حسب دفعہ ۲۶۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی حال طے کر دیا گیا ہے —

دفعہ ۴۶۲

گو عموماً حقوق شوہری کی ڈگری ہوتی ہے لیکن بعض حالتون مین نہین ہوسکتی ہے

اگرچہ عام قاعدہ یہ ہے کہ احکام دہرم شاستر کی روسے دونون فریق کو حقوق ازدواج کے حصول کا حق حاصل ہے لیکن بعض صورتین ایسی بہی ہین کہ عدالت سے ڈگری نہین دی جاتی ہے مثلاً جبکہ کسی خاص فرقہ یا قوم کا رواج قابل پابندی ایسا ثابت ہو کہ جسکی روسے بغیر اداے کسی رسم کے جو تکمیل بیاہ کے بعد اداکیجاتی ہے شوہر کو اپنی زوجہ سے صحبت کرنا جائز نہو تو ایسی صورت مین اگر رسم مذکور ادا نہوئی ہو تو حقوق شوہر نہین دلائے جاسکتے ہین (۴)

(۱) گوبار خانسامان بنام جان خانسامان دیکہو ریپورٹر جلد ۸ صفحہ ۴۶۷ — بہولو رانی بنام امرچند دیکہو ریپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ (۲) کاتہارام ستری بنام کوجین ایادونی دیکہو ریپورٹر

(۳) نفشی بذل الرحیم بنام شمس النسا بیگم موزر انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱

(۴) بول چند کوٹا بنام مسماۃ جناکی دیکہو ریپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۲۸ — و دیکہو ریپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۸۶ — ۳ دفعہ ۴۳۹ و ۵۳۴ — کتاب ہذا کو دیکہئے —

کب زوجہ شوہر سے علیحدہ رہ سکتی ہے ۔	**دفعہ ۳۶۲** خاص صورتون مین زوجہ کو شوہر سے علیحدہ رہنے کا حق حاصل ہو۔ وشیشتا کا قول

ہے کہ جو شخص پیدایشی ذلیل ہے یا نامرد ہے یا کم رتبہ ہے یا مرض مرگی یا کسی اور عارضہ زبون یا مہلک مین مبتلا ہے یا دیوانہ ہے یا زناکار ہے تو ایسے شخص سے بعد بیاہ کر دینے کے بھی باپ اپنی بیٹی کو واپس لے سکتا ہے اور علی ہذا القیاس اگر بعد بیاہ کے یہ معلوم ہو کہ شوہر زوجہ کے خاندان کا ایسا شخص ہے کہ جس سے بوجہ رشتہ داری کے بیاہ ممنوع ہے تو بھی زوجہ اوس سے علیحدہ اور واپس کر لی جاسکتی ہے"۔ (۱) دیوال کا قول ہے کہ زوجہ شوہر کو مفصلہ ذیل صورتون مین چھوڑ سکتی ہے :۔

اول اگر شوہر دینداروں کے جلسہ سے نکالا گیا ہو۔

دوم یا خلاف طریقہ دہرم شاستر کے گدای کرتا ہو۔

سوم یا نامرد ہو یا دیوانہ ہو۔

چہارم یا کمینہ ہو۔

پنجم یا دسے کی عارضہ مین مبتلا ہو۔

ششم یا مدت دراز سے پردیس چلا گیا ہو عام اس سے کہ جیتا ہو یا مر گیا ہو زوجہ کو اختیار ہے کہ صرف بغرض اولاد دوسرا بیاہ کر لے نہ بغرض حظ نفس یا ازادی کے لیکن صاحب اولاد کے کیواسطے مدت انتظار ایسی شوہر کی جو پردیس گیا ہو آٹھ برس ہے اور لاولد کیواسطے صرف چار سال۔ اگر برہمن ہو۔ چھتری ہوئے کیصورت مین چھ سال و تین سال حسب شرایط مذکورہ بالا۔ اور ویش کیصورت مین چار اور دو سال۔ اور شودر کے واسطے کوی مدت انتظار مقرر نہین ہے۔ اور نہ یہ لکھا ہے کہ اگر شودر عورت جلد بیاہ کرے تو کسی فرض کو ادا نہین کرتی ہے۔ لاولد عورت کیواسطے جو اس فرقہ کی ہین صرف مدت ایک سال مقرر ہے لیکن یہ بھی لکھا ہے کہ یہ کل شرایط اون عورتون کے واسطے ہین جنکو اپنے شوہر کی کچھ خبر نہ ملی ہو اور جب اوسکا زندہ ہونا سنا جاتا ہو تو مدت متذکرہ بالا دو چند تصور کرلی جا ہیئے۔

(۱) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ ترجمہ اشلوک ۱۷۸ ۔

اس قول کی تائید منو اور وشیشٹا کے اقوال سے بہی ہوتی ہے (۱) ان اقوال کی بنا پر بمبئی ہائی کورٹ نے حقوق شوہری کی ڈگری دینے سی اسوجہ سے انکار کیا کہ شوہر برص اور آتشک کے عارضہ مین مبتلا تہا (۲)

دفعہ ۴۶۴

اسقدر قول دیوال منی کا جو پردیس گئے ہوئے یا مفقود الخبر شخص کی زوجہ کو دوسرے بیاہ کی اجازت دیتا ہے متروک العمل و کالعدم ہے الا وہان جہان اسکا رواج ہو۔

دیوال منی کے قول مذکورہ بالا کا ششم فقرہ بہت ہی غور طلب ہے اور اوسکی نسبت یہ کہہ سکتے ہین کہ گو اوسپر دیوال کے زمانہ مین عمل ہوتا ہوگا لیکن اوس کے بعد کے زمانہ مین اوسپر عمل ہونا نہین پایا جاتا ہے کیونکہ اکثر احکام دہرم شاستر جنمین بیوہ کا بیاہ ثانی ممنوع قرار دیا گیا ہے اور وہ صریح احکام جنمین یہ قرار دیا گیا ہے کہ بیاہ نہ موت سے نہ مرگ سے نہ تبدیل درن سے فسخ ہوتا ہے اور یہ ایسے احکام ہین کہ جن پر اس زمانہ مین بہی عدالتون مین عمل ہوتا ہے لہذا دیوال کا فقرہ مذکور معطل اور متروک العمل ہے —

جس ملک یا قوم مین اس قسم کا رواج ہے کہ شوہر زوجہ کو چہوڑ کر پردیس چلے جانے سی بیاہ فسخ ہو جاتا ہے یا کسی اور فعل سے بیاہ فسخ ہو جاتا ہے وہان بہی اس فقرہ کو قانونی وقعت نہین دی جا سکتی ہے وہان رواج بمنزلہ قانون واجب التعمیل تصور کیا جائیگا نہ فقرہ مذکورہ بالا البتہ فقرہ مذکور اس قسم کے رواجات کے موجود ہونے کی تائید مین کارآمد ہے حال مین مدراس ہائی کورٹ نے اسکی نسبت فرمایا کہ ڈاضح رہے بعض رواجات جو اقوام شودر مین پائے جاتے ہین اون کی تائید بہ لنسبت قوانین اوس زمانہ کے جسپر دہبنی قومون کے رواجات مبنی ہین بہت پرانے زمانہ کے قوانین سے بخوبی ہوتی ہے — نارد کی شاستر مین اور اوس مجموعہ مقدس مین جو منو کے نام سے مشہور ہے ایسے اقوال موجود ہین جنکی رو سے بیوہ کا یا ایسی عورت کا جسکے شوہر نے اوسکو چہوڑ دیا ہو دوسرا بیاہ ہونا تسلیم کیا گیا ہے اور وہ میعاد کہ جسمین چہوڑی ہوی عورت کا بیاہ کیا جاسے ہر ایک قوم کے واسطے مقرر کی گئی ہے اور شودر کیواسطے کوئی میعاد مقرر نہین ہے اور اوس قوم کے لئے جو عین شودر سے اوپر درجہ پر ہے یعنی ویش کے واسطے ایک سال یا بعض صورتون مین

(۱) سوکبرڈکس ڈائجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ ترجمہ الحلوک ۱۵۱ و ۱۵۳

(۲) بائی پریم کنور بنام ہیکا کلیان جی بمبئی رپورٹ جلد ۵ - صفحہ ۲۰۹ -

دو سال - میعاد مقرر ہے کہلاکرن نے حوالہ قول نارد کا ایک فقرہ مین دیا ہے جسکا ترجمہ مسٹر منڈلک کی کتاب کے صفحہ ۴۳۴ مین درج ہے "ہم اس قانون قدیم کا ذکر اس غرض سے نہین کرتے ہین کہ اب اوس کے مطابق فیصلیجات عدالت صادر ہوتے ہین بجز اس کے کہ وہ قانون مطابق رواج موجودہ کے پایا جاے بلکہ اس غرض سے ذکر کرتے ہین کہ اوس سے شہادت قدامت کی اور اسباب کی تصدیق ہو کہ بعض اقوام جماعت ہنود مین اب بہی ویسا ہی رواج ہے" (۱)

دفعہ ۴۶۵

مرد کے دوسرا بیاہ کر لینے سے اوسکی پہلی زوجہ نہین چہوڑ سکتی ہے -

مرد کا دوسرا بیاہ کر لینا اس بات کے لئے کوئی کافی وجہ نہین ہے کہ پہلی زوجہ اوس سے علحدہ ہو جاے اور اوسکا علحدہ ہونا جایز ہو جاے (۲)

دفعہ ۴۶۶

شوہر کے ظلم اور بیجا برتاؤ کیوجہ سے زوجہ اوس سے علحدہ ہو سکتی ہے

یہ امر کہ شوہر کے ظلم اور بیجا برتاؤ کے عذر سے حقوق زوجیت کے حصول سے کس حد تک شوہر کو روکا جا سکتا ہے ایک ضروری مسئلہ ہے - ہر ایک نامہربانی کے فعل سے شوہر اپنے حقوق سے محروم نہین ہو جاتا ہے مثلاً زوجہ کے زیورات لے لینے اور دوسرا بیاہ کر لینے سے کوئی ہندو شوہر اپنے حقوق سے محروم نہین ہو سکتا ہے - (۳) اس مسئلہ کی نسبت کہ وہ کون سی ایذارسانی ہے جس کے سبب سے شوہر اپنے حقوق سے محروم ہو سکتا ہے جسٹس میلوصاحب نے بہت مفصل بحث کے بعد یہ قرار دیا کہ زوجہ کو شوہر کے

(۱) دیہا سنگا یا بنام رودرایا انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۴۰ -

(۲) کتاب قانون درواجات ہنود مولفہ اسٹیل صاحب صفحہ ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ فقرات ۱۳ و ۱۵ و ۱۸ - نتہو بہائی بہائی لال بنام جواہر راے جی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۲۱ - اس نظیر مین تجویز عدالت جسٹس نانا بہائی ہرید اس نے صادر کی - راہی بنام گونیدا انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۷ - دمقدمہ مندرجہ بنگال لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۸۵ ضمیمہ ونظیر مندرجہ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۳۷۵ - دمقدمہ مندرجہ رپورٹ برڈویل صاحب جلد ۱ صفحہ ۵۹

(۳) جیبودہان بنیا بنام مسماۃ سندہو کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۵۲۲ - ویراسوامی بنام تیہنی مدراس رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۷۵ - ستیا ناتہ مکرجی بنام سری متی بہابتی ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۳۳ - جگندرانارینی بنام ہری داس انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۰۰ -

ایذا پہونچانے اور بدسلوکی کرنے کا ایک قانونی عذر ہے اور قانون ہنود قانون اہل اسلام یا انگلستان سے اسباب مین مختلف نہین ہے - لیکن ایذا رسانی جو شوہر کو حقوق سے محروم رکھے اس قسم کی ہونی چاہیے کہ جس سے واقعی ایسی سختی زوجہ پر ہوتی ہو جس سے کہ اوسکی صحت جسمانی یا زندگی معرض خطر مین آجاے یا اسکا اندیشہ معقول ہو محض خیالات دلی کو تکلیف دینے سے مثلاً بے وفائی یا زنا کا الزام (جسکی کوئی بنیاد نہو اور نہایت بیباکی سے لگایا گیا ہو اور اسوجہ سے سخت تکلیف اور صدمہ دلکو پہونچا ہو) قانونی ایذا رسانی کی تعریف مین داخل نہین ہے جو حقوق شوہر کے نفاذ کی مانع ہو -(۱)

عذر ایذا رسانی پر عدالت لازمی طور پر لحاظ کرے گی

دفعہ ۴۶۷ تجویز ہوا ہے کہ جب عدالت سے شوہر یہ استدعا کرتا ہے کہ اوسکے حقوق جبراً دلاے جائین تو عدالت پر لازم ہے کہ زوجہ کی کسی عذر معقول کو نظر انداز نکرے جو وہ دعوی کے مقابلہ مین پیش کرے کہ شوہر نے اوسکو کوئی جسمانی ضرر پہونچایا ہے یا اوسکے ساتھ بیرحمی کی ہے یا اوسکو منجملہ ان دونون باتون کے کسی کا خوف ہو یا شوہر فی الواقع کسی دوسری عورت کے ساتھ زناکاری مین رہتا ہے یا اگر زوجہ شوہر کے ساتھ رہے گی یا اوس سے ہم صحبت ہوگی تو چونکہ وہ شوہر قوم سے خارج ہے وہ بھی خارج القوم ہوجانے کی خطرہ مین پڑیگی اور اس قسم کا عذر حقوق شوہر کے نفاذ کی شرط قرار دیا جائیگا اور اوسکے رفع ہونے پر شوہر کے حق کی ڈگری جاری ہوگی ورنہ نہین (۲)

زوجہ پر فرض نہین ہے کہ ذلیل یا تارک المذہب شوہر کے ساتھ رہے -

دفعہ ۴۶۸ دہرم شاستر کی رو سے اوس ہندو کا درجہ گھٹ جاتا ہے جو کسی مسلمان عورت سے جماع کرے اور جب اوسکا درجہ گھٹ جاے تو اوسکی ہندو زوجہ پر فرض نہین ہے کہ اوس کے ساتھ رہے چنانچہ تجویز ہوچکا ہے کہ جب ایک ہندو نے اپنے گھر مین ایک مسلمان عورت کو ڈال لیا ہے اور اوسکے ساتھ رہتا ہے تو اوسکی اس طریقہ نے اوسکو اس قابل نہین رکھا کہ اوسکی ہندو زوجہ اوس کے ساتھ

(۱) جمنا بائی بنام نراین سورلیشر پندسی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد اول صفحہ ۴۱۶ -

(۲) بیگی بنام شیو نراین انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷۸ -

رہے اور از روے دہرم شاستر اوسکی یہہ حالت اس امر کیواسطے کافی ہے کہ اوسکی ہندو زوجہ کو یہ اختیار حاصل ہو جاسے کہ وہ شوہر سے علحدہ رہے لہذا شوہر کا دعوی اعادہ حقوق زناشوی ڈسمس کیا گیا - (۱) اسی اصول پر جو ہندو شوہر اپنا مذہب ترک کر دے وہ اپنے حقوق سے محروم ہو جاتا ہے لیکن بعد ہر لیش انڈیا مین ایکٹ ۲۱ ۱۸۵۰ء کے جاری ہونے سے جسمین یہ حکم ہے کہ تبدیل مذہب سے پہلی حقوق زایل نہین ہوتے ہین مشتبہ ہوگیا تھا لیکن اب یہ مسئلہ طی ہوگیا ہے کہ اگر ہندو عیسوی دین قبول کرے تو وہ حصول حقوق شوہری کا مستحق نہین رہتا ہے - (۲) مگر جن دیسی ملکون مین مثل ایکٹ ۲۱ ۱۸۵۰ء کے کوئی قانون جاری نہین ہے وہان یہ شبہ ہی نہین ہو سکتا ہے -

حقوق شوہری کی مشروط ڈگری - **دفعہ ۴۶۹** چونکہ دہرم شاستر مین یہ حکم ہے کہ اگر شوہر گناہون مین مبتلا ہو جاسے تو زوجہ کو چاہئے کہ اوسکے گناہون سے پاک ہونے تک اوسکا انتظار کرے (۳) لہذا ایسا شوہر جسنے ایک عورت مسلمان کو رکھا ہو اور اسوجہہ سے قوم سے خارج کر دیا گیا ہو اور پھر وہ مسلمان عورت کو ترک کر دے تو اپنے حقوق شوہری سے محروم نہین ہو سکتا ہے اور ایسی صورت مین عدالت سے اوسکو ڈگری حقوق شوہری کی بمقابلہ اوسکی ہندو زوجہ کے اس شرط سے دی جا سکتی ہے کہ اگر شوہر مذکور حسب قواعد برادری قوم مین داخل ہو جاوے تو اپنے حقوق حاصل کرنے کا مستحق ہوگا - (۴)

شوہر کا مفقود الخبر ہونا اور زوجہ کا ازدواج ثانی - **دفعہ ۴۷۰** محض اسوجہ سے کہ شوہر غیر حاضر رہا اوسکی حقوق زایل نہین ہو جاتے ہین اور نہ اسوجہ سے نالش کے ذریعہ سے چارہ جوئی کا حق جاتا رہتا ہے - لیکن اگر وہ برابر غیر حاضر اور تا میعاد معینہ قانون مفقود الخبر رہا ہو تو اس سے اسبات کا قیاس پیدا

(۱) لالہ گوبندا بنام دولت بائی دیکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۵۱ - راجہ کالکا پرشاد بنام غستا بو وغیرہ منفصلہ صدر دیوانی ممالک مغربی و شمالی رپورٹ ۱۸۶۵ء کتاب اردو صفحہ ۲۰۶ -

(۲) موچو بنام آرزن ساہو ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۲۵ -

(۳) یاگولک باب اچار - اشلوک ۷۷ دیکھئے دہرم شاستر منڈلک - دفعہ ۴۴۷ کتاب ہذا دیکھو

(۴) بھیکی بنام شیو نراین انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷۸ -

ہوتا ہے کہ وہ فوت ہوگیا۔ اور اگر درحقیقت شوہر مفقود الخبر رہا ہو تو محض مفقود الخبر کا کر یا کرم کرنا قیاس مذکور کا مانع نہیں ہے۔ اگر زوجہ کے دوسرے بیاہ کیوقت واجبی طور پر قیاس مذکور اوسکے پہلے شوہر کی نسبت ہو سکتا تھا تو دوسرا بیاہ ایک جائز فعل تہا اور شوہر سابق اوسپر اعتراض نہین کرسکتا ہے (۱)

زوال حقوق شوہری کا قیاس۔ **دفعہ ۴۷۱** جبکہ ایک شخص نے اپنے بہائی کی بیوہ سے تعلق ناجائز اختیار کیا اور اس نامہذب تعلق کی نسبت برادری کی پنچایت جمع ہوی اور شخص مذکو کو یہ صلاح دی گئی کہ وہ تعلق مذکور کو قطع و ترک کردے اور اپنی زوجہ کو اپنی پاس رکھے جب شخص مذکور نے اس صلاح پر عمل کرنے سے انکار کر دیا تو پنچون نے اوسکا بیاہ فسخ کرکے یہ فیصلہ کر دیا کہ شوہر و زوجہ مین علحدگی ہو جاے اس فیصلہ پر زوجہ نے اپنی چوڑیان توڑ ڈالین اور اپنے باپ کے گہر جارہی اور اوسکے شوہر نے بہی اوسکی پرورش کیواسطے کبہی کچھ نہین دیا اور اسی حالت مین دس بارہ برس گذر گئے پس ان حالات مین یہ قیاس کیا جائیگا کہ اب شوہر اس قرارداد کو بلا مرضی زوجہ کے نہین توڑ سکتا ہے اور اپنے حقوق کو بلا مرضی زوجہ کے نہین پا سکتا ہے اور نہ شوہر اپنے حقوق کی ڈگری پا سکتا ہے (۲)

شوہر زوجہ کو خاص صورتون مین چھوڑ سکتا ہے۔ **دفعہ ۴۷۲** یاگولک کا قول ہے کہ شوہر زوجہ کو اوسکی رضامندی سے چھوڑ سکتا ہے یا اگر وہ زنا کی مرتکب ہو یا کسی سخت بیماری مین مبتلا ہو یا فضول خرچ ہو یا عقیمہ ہو یا بدمزاج ہو یا اوس سے صرف لڑکیان ہی پیدا ہوتی ہون (۳) اگر ان وجوہ مین سے کسی وجہ سے شوہر زوجہ کو چھوڑ دے گا تو اوسکو نان و نفقہ زوجہ کو دینا پڑیگا لیکن زنا کار عورت نان و نفقہ کی مستحق نہین ہے چنانچہ منو نے کہا ہے کہ بدکار عورت کو نکال دیا جاے" (۴) مگر وگیانیشر مصنف متاکشرا کی یہ راے ہی کہ بدکار

(۱) گھاسی بنام جیسو دی رپورٹ ہای کورٹ ممالک مغربی و شمالی بابت ۱۸۷۵ع صفحہ ۲۲۶۔

(۲) مولانا بنام نندی وپنیا الہ آباد ہای کورٹ رپورٹ ۱۸۷۸ع صفحہ ۱۰۹

(۳) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ ترجمہ اغلوک ۴۸ و ۱۵۱ و ۱۵۳

(۴) دفعہ ۲۱ فصل ۱۲ باب ۳ شرح مذکور۔

زوجہ کو گہر سے نکال دینا نہ چاہیئے بلکہ اوسکو بے عزتی سے گہر مین رکہنا چاہیئے اور کہانا نیکواوبالی دال دینی چاہیئے – (۱) لیکن اگر وہ بدکاری کو ترک نہ کرے اور کفارہ ادا نکرے تو گہر سے نکالی جا سکتی ہے – (۲)

بحالت حیات پارسا اور اچھی زوجہ کے دوسرا بیاہ کرنا ممنوع نہین ہے – لیکن اوسکا چھوڑ دینا ممنوع ہی –

دفعہ ۴۷۳ گو زوجہ ایسی نہو کہ اوسکو چھوڑ دینے کا اختیار حسب اقوال بالا حاصل ہو بلکہ نہایت نیک چلن اور شیرین کلام اور بیٹے کی ماں ہوتا ہم شوہراپنا دوسرا بیاہ کر سکتا ہے کیونکہ دہرم شاستر مین اسکی کوئی ممانعت نہین ہے اور گو شیرین کلام اور پارسا زوجہ کو چھوڑ دینا قابل سزا ہے مگر زوجہ کو چھوڑ دینا اور بات ہے اور دوسری شادی کرلینا اور بات ہے – پس اگر کوئی شخص ایسی زوجہ کو جو فرمانبردار اور پاک دامن اور شیرین کلام اور بیٹے کی ماں ہو چھوڑ دیگا تو بموجب قول یاگولک کے اوس شخص سے ایک ثلث اوسکی جایداد مین سے زوجہ مذکور کو جبرًا دلایا جائیگا اور اگر شخص مذکور مفلس ہوگا تو نان ونفقہ زوجہ کو دلایا جائیگا وگیانیشر مصنف متاکشرا اس قول کی نسبت یہ کہتے ہین کہ اسکی مراد یہ ہے کہ جب بلا وجہہ شوہر دوسرا بیاہ کرلے تو راجہ اوسکی جائداد کا ایک ثلث پہلی زوجہ کو دلوا دیگا – (۳) نارد منی کا قول ہے کہ محبت کرنیوالی اور نیک چلن زوجہ کو چھوڑ دینے والے شوہر کو راجہ سزا دیگا – (۴)

بدکار اور نکالی ہوئی عورت پہر شوہر کے گہر آنے کا دعوے نہین کرسکتی ہے –

دفعہ ۴۷۴ اگر زوجہ بدکاری کی غرض سے اپنے شوہر کے گہر سے نکل جاوے تو وہ پہر اوس کے گہر مین آنے کا دعوے نہین کرسکتی ہے (۵) لیکن اگر زناکاری سے حاملہ نہوئی ہو تو کفارہ اور حیض کے بعد عورت شوہر کے گہر مین واپس آنے کا دعوے

(۱) متاکشرا شرح یاگولک سمرتی جلد اول صفحہ ۸۲ – دیکہئے دفعہ ۲۲ فصل ۲ اشرح دہرم شاستر مولفہ پنڈت سرومنی – (۲) ویرمترودے باب ۳ حصہ اول دفعہ ۱۰ دیکہئے دفعہ ۲۲ – شرح مذکور (۳) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ – شرح اشلوک ۷۱ (۴) کتاب نارد ترجمہ جالی صاحب مطبوعہ ۱۸۷۶ء صفحہ ۹۱ – اشلوک ۹۵ – بیوہارمیوکہہ باب ۲۰ – دہرشاستر مولفہ اسٹوکس صاحب صفحہ ۴۴۶ – (۵) الاناسوتیری بنام نراین مدراس ہائی کورٹ جلد اول صفحہ ۳۷۲ –

کر سکتی ہے (۱)

دفعہ ۴۷۵

تو شاستر مین زنا نہ صرف گناہ ہے بلکہ جرم فوجداری ہے لیکن ہندو شوہر ہرجہ کی نالش زانی پر کر سکتا ہے —

دہرم شاستر مین زنا نہ صرف ایک گناہ ہے بلکہ فوجداری جرم بہی ہے اور زانی و مزنیہ دونون قابل سزا ہین — بعض اہل یورپ نے جنہون نے شاستر کی کتابین انگریزی زبان مین لکہی ہین اس باب مین شبہہ کیا ہے کہ آیا مزنیہ کا شوہر زانی پر بصیغہ دیوانی ہرجہ کی نالش دایر کر سکتا ہو جیسا کہ انگریزی قانون و آئین کی روسے ایک انگریز کر سکتا ہے ؟ — یہ سچ ہے کہ دہرم شاستر مین زنا ایک فوجداری جرم قرار دیا گیا ہے لیکن دہرم شاستر مین ایسی بہی کوئی بات نہین ہے جو دیوانی مین چارہ جوئی کی مانع ہو چنانچہ اسی وجہہ سے بمبئی ہائی کورٹ نے ایک ہندو شوہر کو اوس شخص سے ہرجہ دلایا جو اوسکی زوجہ کو بہگا لے گیا تہا — (۲) اور سوپریم کورٹ کلکتہ نے بہی صاف تجویز کیا کہ ایسے ہرجہ کی نالش ہندو شوہر کر سکتا ہے (۳)

مفارقت و طلاق

دفعہ ۴۷۶

گو طلاق کا مسئلہ دہرم شاستر مین نہین ہے مگر رواج نے اسکو پیدا کر دیا ہے —

دہرم شاستر مین مسئلہ طلاق یعنی وہ مسئلہ جس سے عقد ازدواج فسخ ہو جاتا ہو اور وہ مسایل جنمین زوجہ یا شوہر کو مطلق علیحدگی اختیار کرنے کا اختیار بعض حالتون مین حاصل ہو جاتا ہے نہین ہین طلاق کا قاعدہ نہ بنانے سے گویا مقننین ہنود نے ازدواج کو ایک ایسا مستحکم قلعہ بنا دیا ہے کہ جس سے فریقین کبہی اور کسیطرح نکل ہی نسکین لیکن فطرت انسانی سے جنگ کرنا محال تہا اسواسطے مقتضای طبیعت نے ضرورت اور ضرورت نے رواج اور رواج نے اس مستحکم قلعہ مین بہت سوراخ نکل جانے کے لئے پیدا کر دئے ہین اور اب کہہ سکتے ہین کہ قانون رواج نے مسئلہ طلاق کو پیدا کر دیا ہے اور عدالتون پر اوسکی تعمیل واجب کر دی ہے

---

(۱) متاکشرا شرح یاگولک باب اول صفحہ ۸۲ — دیکہئے دفعہ ۲۲ فصل ۱۲ شرح مذکور

(۲) ہرکو بنام رگہو ہرار ڈیل جلد ۱ صفحہ ۳۵۳ — ڈائجسٹ ماری صفحہ ۲۸۸ —

(۳) سودا مسرسین بنام لوک ناتہہ ملک ماننگ رپورٹ صفحہ ۶۱ —

لیکن جہان رواج ہو وہان حکم دہرم شاستر بدستور قایم رہے گا - (۱) احاطہ بمبئی کی بعض نیچ قومون مین اور اسام اور بعض دیگر مقامات مین اور ممالک مغربی وشمالی کی بعض اقوام مین طلاق اور مطلقہ عورتون کے بیاہ ثانی کا رواج ہے - عموماً طلاق زوجہ اور شوہر دونون کی رضامندی سے دی جاتی ہے اور مرد طلاق کی دستاویز لکہہ دیتا ہے اوس دستاویز کا مختلف ملکون مین مختلف نام ہے بدسلوکی کی صورت مین بہی طلاق منظور ہو جاتی ہے (۲)

اگر طلاق کا رواج ہو تو طلاق جایز ہے -

دفعہ ۴۷۷ گو دہرم شاستر مین طلاق کا کچھہ ذکر نہین ہے بلکہ جسقدر احکام بیاہ کے باب مین ہین وہ طلاق کے خلاف ہین لیکن جب شوہر زوجہ پر حقوق شوہری کے دلاپجانی کا دعوے کرے تو زوجہ یہ عذر کر سکتی ہے کہ شوہر نے اوسکو طلاق دیدیا ہے اور اگر یہ امر ثابت کر دیا جاسے کہ طلاق دینے کا ملک یا قوم مین رواج ہے تو ایسا رواج بمنزلہ قانون ہے اور اوسکی تعمیل واجب ہوگی (۳)

خلاف قانون رواج ناجایز ہے -

دفعہ ۴۷۸ ایسا رواج جسکی رو سے زوجہ کو بلا طلاق شوہر کے برادری کے لوگون کو کچھہ دیکر بحیات شوہر دوسرا بیاہ (جو ناترا بیاہ کہلاتا ہے) کرنیکا اختیار حاصل ہو جاتا ہے یا پنچایت یا قوم باوجود نارضامندی شوہر کے اوس کی زوجہ کو طلاق دیدیتی ہے محض خلاف شاستر ہے اور عدالت مین کسطرح روا نہین رکھا جا سکتا ہے اور نہ پنچایت اور قوم کا حکم قابل التعمیل ہے ---(۴)

---

(۱) کدومی داسی بنام چہیبے رام کول بٹا انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۰۵ -

(۲) کاشی رام کرپارام بنام بارا ٹبیا - مارلی ڈائیجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ -

(۳) کدومی داسی بنام چہیبے رام کول بٹا انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۰۵

(۴) رجی بنام ہٹی لال بمبئی ریپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۳۳ - قیصر ہند بنام شمبہو راکہو انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۱ - صفحہ ۳۴۷ - راہی بنام گوبند جلد ۱ - انڈین لا ریپورٹ بمبئی صفحہ ۹۷ نرائن بہائی بنام لاونگ انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ - قیصر ہند بنام کرسان گوچہ بمبئی ہائیکورٹ ریپورٹ جلد ۲ - صفحہ ۱۱۷ - مسماۃ امرتی بنام نرمل وغیرہ صدر عدالت آگرہ ریپورٹ ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۰۲۳ کتاب اردو -

> ازدواج کو بوجہ جذام باجازت پنچایت باطل قرار دیکر عورت دوسرا بیاہ کرے گی تو مجرم ہوگی

دفعہ ۴۷۹

قوم تیلی کی زوجہ نے اپنے شوہر کو بوجہ اس کے کہ وہ کوڑھی تھا چھوڑدیا اور برادری نے عورت کو دوسرا بیاہ کر لینے کی اجازت دیدی عورت نے شوہر کو بھی اطلاع دی اور دوسرا بیاہ کرلیا تجویز ہوئی کہ اسصورت مین عورت مذکور جرم مصرحہ دفعہ ۴۹۴ تعزیرات ہند کی مرتکب ہوئی کہ اوسنے بحالت قایم رہنے ازدواج سابق کے دوسرا ازدواج کیا - پنچون کا عورت کو بیاہ کی اجازت دینا یا شوہر کی کوڑھ کیوجہ سے پہلی بیاہ کا باطل قرار دینا ایک امر لغو ہے اور الزام مذکور کا کافی جواب ہنین ہے - (۱) اگرچہ ہندو عورت مسلمان ہوجائے تاہم اوسکا پہلا ازدواج فسخ وکالعدم ہنین ہوجاتا ہے اسلئے اگر وہ مسلمان ہوکر دوسرا بیاہ کرے گی تو اوسکا دوسرا بیاہ ناجایز اور وہ مجرم قرار دی جائیگی - (۲) لیکن جب یہ ثابت ہوجائے کہ زوجہ کی قوم مین بحیات شوہر دوسرا بیاہ کرلینا غیر معمولی امر ہنین ہے اور ایسے دوسرے بیاہ کا کالعدم ہونا ثابت نہو تو عورت مذکور مجرم ہنین ہوسکتی ہے - (۳)

> شوہر کے خارج القوم ہوجانے سے نہ بیاہ کالعدم ہوتا ہے نہ زوجہ دوسرا بیاہ کرسکتی ہے -

دفعہ ۴۸۰

یہ امر نہایت بےموقع ہوگا کہ شوہر کے برادری سے خارج ہونے کے وجہہ سے جو چند روز کے واسطے ہوا ہے حقوق شوہری زایل ہوجائین اور زوجہ ازدواج کی پابندی سے آزاد ہوکر دوسرے بیاہ کی مختار ہے بلکہ عام اصول دہرم شاستر کا یہ ہے کہ شوہر کے خارج القوم ہوجانیکی وجہ سے ازدواج کالعدم ہنین ہوجاتا ہے -(۴)

> خاندیس کے اجینا راجپوتون کا رواج طلاق -

دفعہ ۴۸۱

ملک خاندیس کی قوم راجپوت اجینا مین جو چہتری برن ہے شوہر کسی کافی وجہ

(۱) قیصرہ ہند بنام سمبھو راگھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد اول صفحہ ۳۴۷ -
(۲) گورنمنٹ بمبئی بنام گنگا بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۳۰ -
(۳) معاملہ مسماۃ چمپا - کلکتہ لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۵۴ -
(۴) بشیشر بنام ماتا غلام الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ ۱۸۸۰ع جلد دوم صفحہ ۳ -

سے مثلاً بدچلنی زوجہ کے سبب سے زوجہ کو طلاق دینے کا از روی رواج قوم کے مجاز ہے - (۱)

دفعہ ۴۸۲ ممالک مغربی و شمالی کی اقوام رزیل کی نسبت صراحتاً یہ تجویز ہوا ہے کہ پہلے شوہر کی حیات مین زوجہ دوسرا بیاہ کرنے کی مجاز نہین ہے اور نہ شوہر کے خارج القوم ہو جانے سے عقد بیاہ فسخ ہو جاتا ہے جو دستورات کہ خلاف انسانیت ہون اور جنکو دہرم شاستر نے صاف ناجایز قرار دیا ہے وہ عدالت مین قابل پذیرائی نہین ہین (۲) - طلاق کا اختیار صرف شوہر کو حاصل ہے زوجہ کو سوائے اوس صورت کے کہ رواج صریح خلاف شاستر جاری ہو طلاق کا اختیار حاصل نہین ہے - (۳)

> ممالک مغربی و شمالی کی اقوام رزیل مین بحیات شوہر دوسرا بیاہ ناجایز ہے - طلاق باختیار شوہر ہے -

دفعہ ۴۸۳ قوم کنسرا مین یہ رواج ہے کہ اگر شوہر زوجہ سے بدسلوکی کرے تو زوجہ طلاق لینے کی مستحق ہو جاتی ہے چنانچہ بمبئی ہای کورٹ نے ایک شوہر کی بدسلوکی کی بنیاد پر طلاق کی ڈگری صادر کی (۴) - ایک زوجہ نے بمقابلہ شوہر یہ دعوے کیا کہ شوہر علیہ کو طلاق دے یا دوسری زوجہ کو طلاق دے عدالت نے دعوی کو منظور کر کے طلاق کی ڈگری صادر کی - (۵)

> قوم کنسرا مین بوجہ بدسلوکی شوہر کے زوجہ طلاق لے سکتی ہے

دفعہ ۴۸۴ قوم گجنی مین قومی رواج کی رو سے طلاق دینا صرف شوہر کی مرضی پر منحصر ہے (۶)

> قوم گجنی مین طلاق شوہر کے اختیار مین ہے

دفعہ ۴۸۵ فرقہ دساسور جنیا بن مین عقد بیاہ اس بنا پر فسخ ہو سکتا ہے کہ مرد نامرد ہے یا عورت

> فرقہ دساسور جنیا بن مین کا رواج طلاق -

(۱) شنکر ہند بنام اودی وغیرہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۲۶
(۲) مسماۃ امرتی بنام رزیل وغیرہ صدر عدالت آگرہ رپورٹ ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۰۲۳ کتاب اردو
(۳) سکھہ لال سمار بنام تلسی آگرہ رپورٹ ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۳۰ -
(۴) کاشی رام کرپارام بنام انبارام ہرچندبار وڈیل رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۹۴
(۵) مہا سنگھ خوشحال بنام مسماۃ اتم برد وڈیل رپورٹ " " ۲۷۵
(۶) ہری بھائی نانا بنام نتھو گوبر بروڈیل رپورٹ جلد اول صفحہ ۶۵

مین کوئی جسمانی نقص ہے — (۱)

جاٹون مین اوس عورت کا دوسرا بیاہ جایز ہے جسکے شوہرنے اوسکو چہوڑ دیا ہو

دفعہ ۴۸۶ اقوام جاٹ مین ایسی عورت کا دوسرا بیاہ جایز ہے جسکو اوسکے پہلی شوہرنے چہوڑ دیا ہو یا نکالدیا ہو اور اوسکو دوسرے بیاہ مین جملہ حقوق زوجہ جایز کے حاصل ہو جاتے ہین — (۲)

قوم لنگیتا ن مین جس عورت کو شوہرنے چہوڑ دیا ہو وہ دوسرا بیاہ کرسکتی ہے —

دفعہ ۴۸۷ قوم لنگیتان مین جو کنارہ جنوبی ہند مین رہتی ہے نہ صرف بیوگان کا دوسرا بیاہ روا نجا جایز ہے (۳) بلکہ ایسی عورت کا بہی دوسرا بیاہ روا نجا جایز ہے جسکے شوہرنے اوسکو چہوڑ دیا ہو اور ایسے بیاہ کا نام (۴) سیرالی اڈوکی ہے (۵)

باپ بیٹی کو طلاق دلانے کا دعوے نہین کرسکتا ہے —

دفعہ ۴۸۸ طلاق دینا یا لینا شوہر و زوجہ کی ذاتی حقوق مین اور ان سے مستفید ہونا اونہین کی ذات پر منحصر ہے لہذا کوئی ہندو باپ اپنی دختر کے طلاق کا دعوے نہین کرسکتا ہے (۶)

ازدواج کا اثر فریقین کی قابلیت معاملات و جایداد پر

استری دہن پر بیاہ کا کچہہ اثر نہین پہونچتا ہے —

دفعہ ۴۸۹ گو منو کے زمانہ مین ہندوستان مین یہ خیال تہا کہ زوجہ اور شوہر کی جدا جدا جایداد نہین ہوسکتی ہے (۷) اور منو نے یہ بہی کہا ہے کہ شوہر و زوجہ شخص واحد ہین (۸)

---

(۱) مسماۃ رولیت بنام مادہوجی پہنچا نند ہر دگریل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۹۷

(۲) دہرم شاستر مولفہ مین صاحب دفعہ ۸۷ — (۳) کودوتہی بنام مدور انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۲۱ — (۴) ایک کپڑا اوپر کر شادی کرنا —

(۵) ویراسنگایا بنام روایا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۴۰ —

(۶) انجن داسی بنام پرہلاد چندر گہوس ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۲ — ہاری بہائی نانا بنام نتہو کویر بر دڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۵ —

(۷) منو باب ۸ — اشلوک ۴۱۵ — دیکہئے دفعہ ۲ فصل ۱۳ باب ۳ شرح مذکور —

(۸) منو باب ۹ — اشلوک ۴۵ —

اور وربہسپتی زوجہ کو شوہر کا نصف جسم سمجھتے ہین - لیکن باوجود اس کے بھی بہت ہی قدیم اور ابتدای زمانہ مین بھی ایسے قواعد موجود ہین کہ جنکی روسے کواری اور بیاہی عورتین خاص جایدادون کی کامل مالک و متصرف تسلیم کی گئی ہین اور اس قسم کی جایداد پر نہ باپ کو نہ بھای کو نہ شوہر کو اور نہ بیٹے کو کوی اختیار رہو سکتا ہے - عورت جو مال اپنے باپ کے گھر سے لاتی ہے خواہ وہ بیاہ کے وقت ملا ہو یا بعد بیاہ کے اور جو زیورات کہ شوہر نے اوسکے ذاتی استعمال کے لئے دئے ہون یا جو کچھ اوس کے رشتہ دار دیتے ہین یہ سب مال اوسکا خاص مال یعنی استری دہن سمجھا جاتا ہے اسپر عورت کا مطلق اور کامل اختیار ہے (۱)

دفعہ ۴۹۰ نارد کا قول ہے کہ زوجہ اور غلام اور پسر کا مال و دولت عموماً خاص اونکی نہین ہے وہ جو دولت پیدا کرتے ہین اون لوگون کی ہے جن سے وہ تعلق رکھتے ہین (۲) یہ ہی قول منو کا ہے - (۳) وگیانیشر اور کالوکا بہٹ اور جیمیتواہن اس قول نارد سے اتفاق کرتے ہین لیکن چند یشور اور ورواجیسپتی مصر اور نیز بعض دیگر عالم اس امر کو تسلیم نہین کرتے ہین اور اسی کو عدالتون نے بھی تسلیم کیا ہے چنانچہ مدراس ہای کورٹ نے یہ تجویز کر دیا ہے کہ دہرم شاستر مین کوی ایسا مسئلہ نہین ہے کہ جو شی بحالت قایم رہنے ازدواج کے زوجہ حاصل کرے وہ شی اوس کے شوہر کی تصور کی جاے (۴) لیکن جہان متاکشرا اعلی قانونی سند مانی جاتی ہے شاید وہان اس قسم کی بحث کا فیصلہ وگیانیشر کے قول کے مطابق ہوگا مگر بعض قسم کے استری دہن (۵) سے یہ قول متعلق نہوگا کیونکہ اوسمین عورتون کا اختیار مطلق اور کامل ہے خواہ وہ استری دہن جایداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ - چنانچہ یاگولک کا قول ہے کہ جو کچھ باپ یا مان یا بھای سے عورت کو ملے یا جو کچھ بیاہ مین جگ کیوقت عورت کو دیا جائے یا جو کچھ اوسکا شوہر اپنے دوسرے بیاہ کیوقت اوسکا رنج و ملال

کیا زوجہ کا مال شوہر کا ہوتا ہے —

(۱) داے بہاگ باب ۲ - اشلوک ۵ - کولبروکس جلد ۲ کتاب ۴ ترجمہ اشلوک ۱۳۲ — دفعہ ۳ فصل ۱۳ باب ۳ شرح مذکور (۲) کولبروکس ڈایجیسٹ کتاب ۳ ترجمہ اشلوک ۵۱ و ۵۲ —

(۳) منو باب ۸ - اشلوک ۴۱۶ —

(۴) راما تنامی پنڈاجی بنام ویراستامی پنڈاجی مدراس ہای کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۷۲ — (۵) باب استری دہن کو ملاحظہ کیجئے —

رنج کرنے اور دل بہلانے کیواسطے دے وہ عموماً استری دہن کہلاتا ہے" (۱) کاتیاین کا قول ہے کہ اس قسم کا مال یعنی استری دہن ہمیشہ سے باختیار کامل عورت کے رہنا مشہور ہے اور عورت کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے دیدے یا فروخت کر ڈالے عام اس سے کہ وہ آراضی اور مکانات ہوں یا کوئی اور چیز ہو (۲) بیاہی عورتیں استری دہن کی نسبت بھی معاہدہ کرنے کی مجاز ہیں (۳) اس قسم کے استری دہن کو جو عورت کو شوہر سے ملا ہو اوسکو اختیار ہے کہ بعد وفات شوہر اپنی مرضی کے موافق صرف کرے بشرطیکہ منقولہ ہو لیکن چاہئے کہ اپنی حیات تک اوسکو کفایت شعاری سے برتے اور چاہے اوسکو بچا رکھے یا اپنے شوہر کے خاندان کے کسی شخص کو حوالہ کر دے (۴) یاگولک کا قول ہے "اگر بحالت قحط کسی فرض کے اداکیواسطے یا شدید بیماری کی حالت میں یا قرضخواہوں کی سختی کیوقت شوہر اپنی زوجہ کا مال صرف کر ڈالے تو مصیبت کی حالت میں اوسکے واپس کرنے پر مجبور نکیا جائیگا" (۵) اسمنتا کا قول ہے کہ اگر زوجہ کسی وجہ معقول سے شوہر کی غیر حاضری میں کچھ دان دے (ہبہ کرے) تو وہ دانشمندوں کے نزدیک سرقہ نہیں ہے (۶)

دفعہ ۴۹۱ — ہر عورت بذات خود معاہدے اور معاملات کرنی کی مجاز ہے

جبکہ یاگولک کا قول اور دیگر اقوال اس مضمون کے ہیں کہ زوجہ یا ماں کا فرض ہے کہ جو قرضہ اوسنے لیا ہے اوسکو خود ہی ادا کرے" (۷) تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ عورت کو معاملات و معاہدات کرنے کا اختیار اور اجازت ہے۔ چنانچہ بمبئی ہائیکورٹ نے حال میں کامل تحقیقات اور تنقیح کے بعد یہ تجویز کیا ہے "کسی ہندو عورت کو صرف بوجہ عورت ہونے کے از روے دہرم شاستر کلیتاً ممانعت کسی معاملہ کرنیکی نہیں

(۱) کولبروکس ڈائیجسٹ کتاب ۵ ترجمہ اشلوک ۲۶۳—
(۲) " " " " ۵۹۵ —
(۳) مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۸۳ —
(۴) کولبروکس ڈائیجسٹ کتاب ۵ ترجمہ اشلوک ۴۷۸ —
(۵) " " " " " ۴۷۹ —
(۶) " " " " " ۸۹ —
(۷) " " کتاب ۱ - ۱ شلوک ۲۱ و ۲۶۲ بسر ولیم میکناٹن جلد ۲ باب ۱۰

ہے کیونکہ منو اور یاگولک اور کاتیاین اور گوتم نے عورتون کو اوس فہرست مین درج نہین کیا جسمین اون لوگون کی تفصیل درج کی گئی ہے جو معاملہ کرنے کی ناقابل قرار دی گئی ہین - اور گو نباید کا اشارہ اس امر مین کچھہ ہی ہو لیکن اوس سے عورت کے اختیارات معاہدہ کرنیکے زایل نہین ہو جاسکتے ہین - جو عورت بذریعہ اپنے ذاتی حقوق کے جایداد حاصل کرکے قابض ہوتی ہے اوسپر اوسکا اختیار ازادانہ ہوتا ہے چنانچہ کاتیاین نے صاف لکھا ہے کہ ایسی جایداد پر خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ جو عورت کی ذاتی ملکیت ہو (استری دہن) اوسکو تصرفات کا اختیار کامل حاصل ہے شوہر یا باپ یا بیٹے کو یہہ اختیار نہین ہے کہ عورت سے ایسی جایداد لیکر کسی اور کو دیدے منو کا قول ہے کہ اگر کوئی عورت کا رشتہ دار عورت کی حیات مین اوسکا مال اپنے تصرف مین لاوے تو حاکم مجاز ہوگا کہ اوسکو مثل چور کے سخت سزا دے" - پس شوہر کے رضامند ہونے سے زوجہ کے اختیارات تصرفات جایداد مین کچھہ تاثیر پیدا نہین ہوتی ہے لہذا ہم جج عدالت مطالبہ خفیفہ سے اس امر مین اتفاق نہین کرسکتے ہین کہ وہ معاہدہ جو زوجہ نے کیا ہو خواہمخواہ اسوجہ سے کالعدم ہے کہ اوس کے شوہر کی رضامندی حاصل نہین ہوئی - جبکہ عورت کوئی معاہدہ برضامندی یا باجازت اپنے شوہر کے کرے تو وہ بمنزلہ وبحیثیت کارندہ کے معاہدہ کے ہے اور وہ شوہر پر واجب التعمیل ہے - علی ہذا جب عورت کسی خاص صورت مین (ضروریات خانداری و نان ونفقہ کے واسطے) کوئی معاہدہ بغیر رضامندی یا اجازت اپنے شوہر کے کرے تو ایسے معاہدہ کی بجا آوری بہی شوہر کے ذمہ ہوگی اسوجہ سے کہ ازروے قاعدہ اوسکو یہہ اجازت ہے کہ کسی خاص صورت مین اپنے شوہر کیطرف سے کوئی معاہدہ کرے لیکن اگر عورت بغیر رضامندی شوہر کے یا بغیر وقوع اوس خاص صورت کے معاہدہ کرے گی تو ایسے معاہدہ کی تعمیل شوہر پر واجب نہوگی - مگر قانون مین یہ حکم کہین نہین پایا جاتا ہے کہ ایسے معاہدہ کی خود عورت پابند نہوگی بلکہ بخلاف اس کے یہ صاف حکم ہے کہ منجملہ دیگر باتون کے عورت کو اپنا لیا ہوا قرضہ آپ ادا کرنا پڑیگا - جیساکہ یاگولک اور کاتیاین نے لکھا ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر یا پسر کی شامل ہوکر قرضہ لے تو اوسکا ادا کرنا زوجہ یا مان پر (جیسی کہ

صورت ہو) لازم ہے"۔ نارڈ کا قول ہے کہ "عورت کو اپنی بہن کے ذمہ کا قرضہ ادا کرنا
چاہیئے یا جو کوئی اوس بہن کی جایداد پاوے اوسکو قرضہ ذمگی بہن کا ادا کرنا چاہیئے"
اس قول سے ہر طرح صاف طور پہ پایا جاتا ہے کہ بہن اپنے اعتبار پر قانوناً روپیہ
قرض لینے کی مجاز ہے - اور اس عبارت مذکورہ بالا کی نسبت مصنف رتنا گرنے یہ
لکھا ہے کہ منجملہ دو بہنوں کے اگر ایک مرجاوے اور زندگی مین دونون اپنے باپ کے مکان
مین شریک رہی ہون تو باقی ماندہ اوسکا قرضہ ادا کریگی بشرطیکہ اون کے باپ کی اولاد
ذکور نہو - یہ ہی بحث عدالت نے دو مقدمات مین طے کی ہے اونکی کیفیت یہ ہے مقدمہ
نمبر ۱۱/۱۰۱ منفصلہ ۲ - فروری ۱۸۶۳ء مین ایک ہندو عورت قوم اعلی پر از روے
تمسک نوشتہ عورت مذکور کے وصول زر قرضہ کیواسطے دعوے کیا گیا اپیل خاص
مین امر تنقیح طلب یہ تھا کہ عورت مذکور ایسی صورت مین دین دار قرضہ تمسک مذکور
کی ہے یا نہین جو اوس نے بحالت حیات شوہر اور اوسکی حفاظت مین رہنے کیحالت
مین لیا تھا اور اوس کے شوہر نے رضامندی ظاہر کی تھی بالآخر ہائی کورٹ سے
یہ فیصلہ ہوا کہ کل زر متدعویہ معہ خرچہ عورت کے استری دہن سے وصول کرایا جاے
دوسرا مقدمہ نمبر ۲/۴۷ م ۱۸۶۹ء اس غرض سے دایر ہوا تھا کہ مسماۃ ناتھی اور ایک
اور دوسری عورت سے روپیہ جو تمسک کے ذریعہ سے اون کے ذمہ واجب الادا ہے
دلا پا جاوے یہ تمسک دونون عورتون نے بالاشتراک لکھا تھا مسماۃ ناتھی کی جوابدہی
یہ تھی کہ مین بوجہ زن منکوحہ ہونے کی تحریر تمسک کی مجاز نتھی لہذا قرضہ کی بھی دیندار
نہین ہون عدالت ابتدائی نے جوابدہی کو منظور کیا لیکن عدالت اعلی نے اوس فیصلہ
کو منسوخ کرکے تجویز کیا کہ ناتھی تمسک کی روسے بذات خود قرضہ کی دیندار ہے گو
اوسکا خاوند موجود ہے یہ عذر کہ بوجہ زن منکوحہ ہونیکے ناتھی معاہدہ کی مجاز نتھی
نامنظور کیا گیا اور یہ ڈگری دی گئی کہ اوسکے ذمہ کے قرضہ کا اوسکا استری دہن
دیندار ہے ہماری راے مین ان دونون مقدمون مین صحیح تجویز کی گئی ہے لہذا ہم
عدالت مطالبہ خفیفہ کے جج کا جواب اس مضمون سے دیتے ہین کہ جو عورت شوہر
سے بالارادہ خود بخود ایسی صورت مین علیحدہ ہو جاوے کہ اوس کی علیحدگی کسی صورت
سے ناجایز قرار نپا سکے تو وہ دیندار قرضہ ذمگی اپنے کی ہے عام اس سے کہ وہ قرضہ

بغرض رفع ضروریات کے لیا گیا ہو یا کسی اور وجہ سے اور گو اوسکی شوہر نے رضامندی نسبت قرضہ کے ظاہر نہ کی ہو لیکن رہن داری بقدر اوس کے استری دہن کے ہو گی" (۱) مدراس ہائی کورٹ سے بھی یہی نتیجہ استری دہن کے معاہدوں میں نکالکر یہ تجویز کی کہ عورتیں شوہر رکھنے کی حالت میں بھی استری دہن کی بابت معاہدہ کر سکتی ہیں (۲)

اگر زوجہ پرورش کے لئے غیر حاضری شوہر میں قرضہ لے تو اوسکا ذمہ دار شوہر ہے۔

دفعہ ۴۹۲

کاتیاین بحوالہ قول بھرگو منی کے لکھتے ہیں کہ جو قرضہ کسی شخص کے ملازم۔ شاگرد یا بیٹے نے اوس کی غیر حاضری میں پرورش خاندان کے لئے لیا ہو اوسکا ادا کرنا شخص مذکور پر واجب ہے" (۳) کاتیاین کا یہ بھی قول ہے کہ اگر "شوہر پردیس گیا ہو اور قرضہ لینے کی اجازت دے گیا ہو تو جو قرضہ زوجہ نے خاندان کی ضروریات کے واسطے لیا ہو اوسکا ادا کرنا شوہر پر واجب ہے"۔ (۴) جو قاعدہ کاتیاین نے مقرر کیا ہے وہ قانون معاہدہ کے بھی قریب قریب مطابق ہے (۵)

نیچ قوم میں شوہر زوجہ کے قرضہ کا ذمہ دار ہے

دفعہ ۴۹۳

یاگولک کا قول ہے کہ اگر "گوالہ۔ کلال۔ ناچنے گانے والے۔ دھوبی۔ بہیلیا یعنی شکاری چڑیمار۔ ان فرقوں کی عورتیں جو قرضہ لیں اوسکا ادا کرنا اون کے شوہروں کے ذمہ ہے کیونکہ گذر اوقات کا دارومدار اون کی زوجگان کی مزدوری اور محنت پر منحصر ہے (۶)

جبکہ کاروبار خانہ داری اور گذر اوقات عورت ہی کی ذات سے متعلق ہے تو گویا عورت شوہر کی طرف سے صراحتاً یا معناً اون کے انصرام و انجام کی مجاز کر دی گئی ہے۔ اس لئے شوہر کی ذمہ داری صرف گذر اوقات کے معاملات پر محدود رہے گی۔

(۱) نتھو بھائی بھائی لعل بنام جواہر رائے جی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد اول صفحہ ۱۲۱

(۲) مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۸۲ ۔

(۳) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۱ کتاب اول ۔ اشلوک ۹

(۴) " " " " " " ۲۱۹ (۵) دفعہ ۶۸ ۔ ایکٹ ۹ سنہ ۷۲ء

(۶) " " " " " " " ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ ۔

بیوہ بعد ازدواج ثانی کے بھی پہلے مطالبہ کی ذمہ دار ہے - اور شوہر کے ساتھ بقدر استری دہن کے -

دفعہ ۴۹۴ اگر ہندو عورت بوقت تحریر دستاویز بیوہ ہو اور بعد ازان اوسکا بیاہ ہو چکے تو بھی وہ بذات خود اوس دستاویز کی مواخذہ دار ہے اور اوسکی ذمہ داری صرف استری دہن ہی پہ محدود نہین ہے (۱) اگر زوجہ شوہر کے ساتھ ملکر کوئی معاہدہ کرے تو وہ صرف بقدر اپنے استری دہن کے ذمہ دار ہے اوس کی ذات سے مواخذہ نہین ہو سکتا ہے -(۲)

عورت خود اپنا ذاتی قرضہ دیگی نہ اوسکا شوہر

دفعہ ۴۹۵ یاگولک کا قول ہے کہ "ایسا قرضہ جسکی بابت شوہر نے اقرار کیا ہو اور بلا شمول شوہر کے زوجہ نے بذات خود لیا ہو یا مان نے (۳) بلا شمول بیٹے (۳) کے بذات خود لیا ہو اوسکا ادا کرنا زوجہ یا مان پر (جیسی کہ صورت ہو) لازم ہے اس کے سوا کسی اور قرضہ کے ادا کیواسطے عورت مجبور نکی جائیگی" (۴) الفاظ "بذات خود لیا ہو" کی تشریح یہ کی گئی ہے کہ جب شوہر یا بیٹا قابل ہو یا خاص کسی پیشہ کے کرنے سے معذور ہو تو اوسوقت جو قرضہ عورت لیتی ہے عام اس سے کہ اپنے نام سے لے یا اون کے نام سے دونون صورتون مین یہ سمجھا جاتا ہے کہ عورت نے بذات خود لیا ہے (۵)

زوجہ کے لئے ہوئے قرضہ کا شوہر ذمہ دار نہین ہے الا جبکہ اوسکی اجازت سے یا ضروریات خانہ کیلئے لیا گیا ہو

دفعہ ۴۹۶ کوئی ہندو شوہر دھرم شاستر کی رو سے اوس قرضہ کا ذمہ دار نہین ہے جو اوس کی زوجہ نے بطور خود لیا ہو الا

(۱) نہال چند بنام بابو شیو انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۷۰ - بیتمبر جیتا وبای او تم بنام تری بلیدداس صدر عدالت بمبئی ریپورٹ ہیرلین صاحب جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ - گوبندجی کیسم چند لکھمی داس ناتھا انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۱۸ - (۲) نروتم بنام نانکا انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۷۳

(۳) اصل سمرتی مین لفظ ماں اور بیٹا نہین ہے جو بمبئی مین طبع ہوئی ہے اور جسکا حوالہ کتاب بیوہارسیوکھ باب ۵ فصل ۴ صفحہ ۲ دیا گیا ہو - دیکھئے نوٹ مندرجہ نظیر نتھو بھائی بھائی لال بنام جوا ہر رائے جی انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۲۱ -

(۴) کولبروکس ڈایجسٹ کتاب اول ترجمہ اشلوک ۲۱۰ -

(۵) " " " " ۲۱۶ -

ین کہ ضروریات یا رفع احتیاج یا تکلیف کیوقت لیا گیا ہو (۱) اور نہ کوی ہندو شوہر
ہ کا ذمہ دار ہے جو اوسکی زوجہ نے اوسکی اجازت کے بغیر لیا ہو (۲)

پہلے شوہر کا دین اوسکا ہر نہ دے گا۔

دفعہ ۴۹۷ جس شخص نے کسی ہندو بیوہ سے بیاہ کر لیا ہو وہ بوجہ ایسے بیاہ کے اوسکے پہلے شوہر کے کسی
ہ دار نہین ہوتا ہے (۳)

زت

دفعہ ۴۹۸ جب شوہر و زوجہ ایک ساتھ رہتے ہون
ا کیا جاتا ہے کہ جو قرضہ زوجہ نے لیا ہے وہ شوہر کیطرف سے ضروریات خاندان کیواسطے
ی مجاز تھی (۴)

رعا علیہ بنا اور ری ہونا۔

دفعہ ۴۹۹ عورت پر بلا شرکت کسی اور کے نالش ہو سکتی ہے (۵) اور وہ اجراء ڈگری مین گرفتار بھی ہو سکتی ہے (۶)

عورت کی ذمہ داری استری دہن سے ہے۔

دفعہ ۵۰۰ بعد تحقیقات اسناد دہرم شاستر کی کمال قابلیت سے بمبئی ہای کورٹ
سلسلہ نظایر مین یہ قاعدہ قرار دیا ہے کہ ہندو شوہر دار عورت صرف بقدر اپنے استری دہن کے
اور اوسکے ذمہ کی ڈگری کا ادا اوسکا استری دہن ہی متعلق ہے نہ اوسکی ذات سے — (۷)

ی گر بنام بابو ستیل پرشاد اگرہ ویکلی رپورٹ ۱۸۶۶ء صفحہ ۷۸ —

ی بنام مہادیو پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ فروری ۱۸۸۱ء

فعہ ۴ — ایکٹ ۷ ۱۸۶۵ء متعلقہ بمبئی — (۴) ویرا سوامی چیٹی بنام اپوا سامی چیٹی مدراس
رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۷۵ — (۵) بہای راچند رداس بنام مادہب چند پورا نانک
یٹ صاحب جلد ا صفحہ ۲۸۱ — (۶) مہارانی ادہیرانی نراین کماری بنام برو داسندر
ر رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۱ — دفعہ ۲۷۰ ضابطہ دیوانی کو بھی دیکھئے —

یندجی کہیم جی بنام لکھمی داس ناتھوبہای انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ ہنال چند بنام
یٹن لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۷۰ وینتمبر جیبا دہای بنام ہر بلبہ داس صدر عدالت بمبئی رپورٹ
صاحب جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ — نرد تم بنام نانکا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۷۳ ستہوبہای
بنام جواہر راے جی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۲۱ بمعاملہ درخواست راو جی انڈین
بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۸ —

عورت یا نابالغ کو قرضہ دینا —

دفعہ ۵۰۱ کاتیاین کا قول ہے کہ "عورت یا غلام یا نابالغ کو کسی شخص کو نچاہیئے کہ قرض دے اگر کوئی قیمتی شی انکو دی جائے گی تو بغیر رضا مندی اون کے شوہر یا مالک یا ولی کے وہ اوسکو نہ پا سکیگا" (۱) اس قول کی شرح مین جگناتہ یہ کہتے ہین کہ "عورتون کو قرض ندینا چاہیئے کیونکہ وہ اوسکو ادا نہین کرسکتی ہین اسوجہہ سے کہ کوئی خاص جایداد اونکی نہین ہوتی ہے — (۲)

بیاہ کرنے سی مہنت کا عہدہ اور حقوق زایل نہین ہوتے ہین —

دفعہ ۵۰۲ دکن اور بعض دیگر مقامات کے گوسائیون مین بیاہ کرنے سے عہدہ مہنت اور حقوق اور جایداد متعلقہ عہدہ مین کچھہ خلل نہین آتا ہے بدستور جملہ حقوق و عہدہ قایم و بحال رہتا ہے (۳)

عورت کا دوسرا بیاہ (۴)

عورت کا دوسرا بیاہ

دفعہ ۵۰۳ چند متن ایسے موجود ہین جنکی روسے بیوگان کا ازدواج جایز معلوم ہوتا ہے۔ لیکن عورتون کا ازدواج ثانی بہت قدیم زمانہ سے متروک ہوگیا ہے اور ممنوع قرار دیا گیا ہے — منو کا قول ہے کہ "ویدکے وہ منتر جو بیاہ مین پڑہے جاتے ہین باکرہ عورتون سے متعلق ہین نہ اون عورتون سے جو ایسی نہون کیونکہ احکام و رسوم دہرم شاستر ایسی عورتون سے متعلق نہین ہین" (۵) یاگولک کہتے ہین کہ "عام اس سے کہ عورت باکرہ ہو یا غیر باکرہ جو عورت دوبارہ بیاہی جاتی ہو وہ دواتی (یعنی دو مردون کی جورو اس لفظ مین بدکاری کی طرف اشارہ ہے) کہلاتی ہے — اور جو عورت اپنے خاندان کی حقارت کرتی ہے اور حظ نفس کے واسطے اپنے ہم قوم مرد کا وصل حاصل کرتی ہے وہ بدکار ہے" کاتیاین کا قول ہے کہ "وہ عورت کمینہ اور خارج القوم ہے اور اوسکی اولاد بہی ایسی ہی ہے اور وہ مرد جو ایسی عورت سے تعلق رکھے تاوقتیکہ اوس کے شوہر

(۱) کولبروکس ڈایجسٹ کتاب اول باب اول فصل ۲ — شلوک — ۸ —

(۲) " " " " " " "

(۳) گوسائیں رام بھارتی بنام مہنت سورج بھارتی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۸۲ —

(۴) اسکے ساتھہ دفعات ۲۷ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۴۰۰ و ۴۷۳ و ۴۷۸ و ۴۸ و ۴۹۶ و ۴۸۷ کتاب ہذا دیکھو

(۵) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۲ کتاب ۵ ترجمہ اشلوک ۱۶۸ —

اوسکو اوس مرد کو ندے ڈالا ہو یا شوہر سے نہ لے لی گئی ہو عورت کا شوہر نہین کہلا سکتا ہے" (۱) منو کہتے ہین کہ "سوا ے شوہر کے اگر کسی اور مرد سے عورت کے اولاد پیدا ہو تو اوسکا شمار اولاد مین جایز نہین ہے - اور نہ اس قسم کا لڑکا جو سوا ے شوہر کے دوسرے سے پیدا ہو پیدا کرنے والے سے کچھہ علاقہ رکھتا ہے اور نہ دوسرا بیاہ شاستر مین واسطے دیندار پاک عورتون کے لکھا ہے" (۲) اُور نہ اس قسم کی اجازت واسطے بھائی کے اور نہ دیگر رشتہ دارون کے احکام وید سے پائی جاتی ہے اور نہ بیوگان کے بیاہ کا تذکرہ شاستر مین درج ہے" (۳) اِن ہی اقوال اور دیگر اسیطرح کے اقوال کی بنا رپر عورت کا ازدواج ثانی ممنوع قرار دیا جاتا ہے ان عبارتون کی نسبت بڑے زور کے ساتھہ کہا جاتا ہے کہ یہ زمانہ مابعد مین داخل کردی گئی ہین اور مصنوعی ہین اور اسیوجہ سو زیادہ تر پنڈتون کی راے مین بیوہ کا ازدواج ثانی ازروی دہرم شاستر جایز ہے کیونکہ سوا ے پرساراکے صریح متن کے شاسترون مین بہت اشارے ایسے ہین کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوگان کے ازدواج ثانی کی قطعی ممانعت نہین ہے اون مختلف قسم کے بیٹون مین جنکو شاسترون نے تسلیم کیا ہے وہ بیٹے بھی داخل ہین جو بیوہ کے ازدواج ثانی سے ہون - اسکے علاوہ وگینو کے قول مین قاعدہ تقسیم مال اوس صورت کے لئے درج ہی جبکہ مان کے دو بیاہ یکے بعد دیگرے ہوے ہون - چونکہ اسپر مدت سے عمل نہین ہوتا ہے اسلئے بعض ایسے خیالات پیدا ہو گئے ہین کہ اس سے مطابق نہین ہوتے ہین مثلاً اب یہ عام خیال ہے کہ جایز بیاہ اوسی وقت ہوتا ہے جبکہ لڑکی کا ہبہ کنندہ خود اوسکا باپ یا ولی ہوتا ہی حالانکہ شاسترون کے بموجب سوامبوار (اپنا شوہر خود منتخب کرنا) کے طریقہ سے بھی بیاہ ہرطرح پہ جایز قرار دیا گیا ہی لیکن جسطرح سوامبوار متروک ہوگیا ہی اسیطرح اس زمانہ کو ہندوؤن کی سمجھہ مین نہین آتا کہ بیوہ کا دوسرا بیاہ کیونکر جایز ہو سکتا ہے - (۴)

دوسرے بیاہ کے جواز مین دیوایبا اور ہرتیا کے قول —

دفعہ ۵۰۴ دیوایبا ہٹی نے جملہ اقوام کی عورتون کو دوسرے بیاہ کی اجازت دی ہے لیکن اونکی

(۱) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ ترجمہ اشلوک ۱۶۰ (۲) منوسمرتی باب ۵ - اشلوک ۱۶۲
(۳) منوسمرتی باب ۹ - اشلوک ۱۶۵ - (۴) دفعہ ۵ فصل ۳ باب ۳ نسخہ مذکور —

تائید کسی اور مصنف دہرم شاستر کی نہین کی – ہرتیا متی کی مراد یہ ہے کہ قوم شودر کی عورت دوبارہ بیاہ کر سکتی ہے – عموماً دہرم شاستر مین شودر عورت کے لئے دوسرا بیاہ جایز کیا گیا ہے (۱) دوسرے بیاہ کی ممانعت اعلیٰ قومون کی عورتون کو ہے جیسا کہ یہ قول منو ہے کہ "دین دار پاک عورتون کے لئے شاستر مین دوسرا بیاہ نہین لکھا" (۲) اس قول مین دین دار پاک عورتون سے اعلیٰ قوم کی عورتین مراد ہین –

دفعہ ۵۰۵ — عقاید کا مسئلہ جو دوسرے بیاہ کے نقیض

چند قواعد شاستر مین ایسے ہین جو ظاہرا بیوگان کے ازدواج ثانی کے نقیض ہین – عقیدہ یہ ہے کہ اولاد کے پُن کئے ہوے لڈو مان باپ یعنی زوجہ اپنے شوہر کے ساتھ کہاتی ہے پس اگر مان کئی شوہر کریگی تو یہ سوال وقت طلب پیدا ہوگا کہ آیا مرنیکے بعد اپنے کل شوہرون کے ساتھ لڈو کہا سکتی ہے ؟ – بات یہ ہے کہ مان اور اوسکا شوہر ایک ہی رکابی مین سے لڈو نہین کہاتے ہین بلکہ ایک ہی وقت مین کہاتی ہین – اور تناسخ کے قاعدہ سے وہ دوبارہ پیدا ہو سکتی ہے اور ممکن ہے کہ وہ ایک ملک مین ہو اور باپ دوسرے مین مگر وہ لڈو ایک ہی وقت مین کہا سکتے ہین گو کہ ایک رکابی مین نہین کہا سکتے ہین (۳)

دفعہ ۵۰۶ — عام خیالات دوسرے بیاہ کے بہت خلاف ہین

جو طریقہ بیاہ کا آج کل مروج ہے اوس سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے کہ جب تک باپ یا ولی لڑکی کا بیاہ نکرے اوسوقت تک جایز بیاہ نہوگا کل رسمین ہبہ کی قسم سے ہین اور یہ لڑکی کا ہبہ بہی ویسا ہی ہبہ ہوتا ہے جیسا کہ کسی اور شی کا ہبہ مگر اصل صرف اسیقدر ہے کہ باپ صرف جملہ رسوم کا اہتمام کرتا ہے اور گو وہ رسوم بہی ہبہ کی قسم کے مطابق کی جاتی ہین لیکن دراصل باپ بیٹی کا ہبہ نہین کر سکتا ہے کیونکہ حقیقتاً ہبہ مین واہب کو شی موہوبہ کا مل اختیار تصرف ہوتا ہے حالانکہ باپ کو بیٹی پر ایسا اختیار نہین ہے وہ رسوم کا اہتمام بطور ولی اور مہتمم کے کرتا ہے نہ بطور مالک کے – (۴)

---

(۱) کولبرکس ڈایجسٹ جلد ۲ کتاب ۴ – اشلوک ۱۵۱ و ۱۵۳ –

(۲) منوسمرتی باب ۵ – اشلوک ۱۶۲ –

(۳) دفعہ ۱۷ – فصل ۱۳ – باب ۳ شرح مذکور –

(۴) " ۱۶ " " " "

دوسرے بیاہ سے عورت ذلیل ہو جاتی ہے اور یگ اور بیاہ کے کامون کے لائق نہین رہتی ہے

دفعہ ۵۰۷ دوسرے بیاہ کی رسوم اُن رسوم سے مختلف ہین جو کواری عورت کے پہلے بیاہ مین کیجاتی ہین — اور طلاق دی ہوی عورت کو دوسرے بیاہ کی اسقدر عزت نہین ہے جسقدر بیوہ کے دوسرے بیاہ کی ہے لیکن خواہ عورت بیوہ ہو یا طلاق دی ہوی ہو دوسرا بیاہ کرنے سے ذلیل ہو جاتی ہے اور جگ یعنی قربانیون کا کھانا پکانے اور بیاہون مین شریک ہونے سے باز رہی جاتی ہے — (۱)

منو کے ایک مسئلہ کی تاویل —

دفعہ ۵۰۸ منو کا قول ہے کہ جب کسی عورت کے ایسے دو لڑکے ہون جو ایک ایک مرد سے ہوا اور دوسرا دوسرے سے اور وہ دونون مرد فوت ہوگئے ہون اور اونکی لڑکے اوس جایداد پر تنازع کرین جو اونکی مان کے قبضہ مین ہو تو اسصورت مین ہر ایک لڑکا اپنے اپنے باپ کا متروکہ پائےگا" (۲) اس مسئلہ سے بعض پنڈت اور اکثر یورپین مصنف عورتون کے دوسرے بیاہ کا جواز نکالتے ہین لیکن زیادہ متعصب اور منطقی ذی علم پنڈت اس استنباط کو نہین مانتے اور یہ کہتے ہین کہ اس مسئلہ سے دوسرے بیاہ کے جواز کی بو بھی نہین آتی ہے کیونکہ جب دھرم شاستر مین دوسرے بیاہ کے ناجائز ہونے کے احکام موجود ہین تو اس مسئلہ سے دوسرے بیاہ کی تائید کیونکر ہوسکتی ہے یہ مسئلہ صرف اولاد زنا کی صورت سے متعلق ہے —

ازدواج ثانی کا بیٹا اورس ہوتا ہے یا کیا —

دفعہ ۵۰۹ آجکل یہ مسئلہ بہت اہم ہے کہ عورت کے دوسرے بیاہ سے جو لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ اَوْرس ہوتا ہے یا نہین دھرم شاستر کی رو سے جیساکہ قدیم سمرتیون مین درج ہے بیوہ کے ازدواج ثانی سے جو بیٹے پیدا ہون اونکا درجہ دوسرے درجہ کے بیٹون مین بھی بہت کمتر ہی سمرتیون کے بعد کے زمانہ مین اور اس زمانہ مین بھی سواے اَوْرس اور قرتک بیٹے کے تمام قسم کے بیٹے متروک ہوگئے ہین اور وہ بیٹے ہی نہین سمجھے جاتے ہین (۳) ایسے

(۱) دفعہ ۲۲ — فصل ۷ باب ۳ شرح مذکور (۲) منوسمرتی باب ۹ — اشلوک ۱۹۱ —

(۳) ملاحظہ کرو باب تبنیت کتاب ہذا —

اگرچہ ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء نے بیوہ کے دوسرے بیاہ کو جایز کر دیا ہے لیکن ابھی تک یہ امر طے نہین ہوا کہ آیا جو لڑکا دوسرے شوہر سے پیدا ہوگا وہ اورس بیٹا ہوگا یا پونر بہوا ہوگا گو ایکٹ مذکور کی دفعہ اول مین دوسرے بیاہ کی اولاد کی نسبت یہ لکھا ہے کہ بدلیل اس امر کے کہ عورت کا پہلے بیاہ ہو چکا ہے اولاد حرامی ہنوگی اور دفعہ ۵ مین - یہ حکم درج ہے کہ "بیوہ جسکا دوسرا بیاہ ہو جائیگا اوسکو دوسرے بیاہ سے حقوق وراثت اوسیطرح حاصل ہون گے جسطرح اوسوقت حاصل ہوتے جبکہ یہ بیاہ پہلا بیاہ ہوتا" اس لیے عورت کو حق وراثت حاصل ہو سکتا ہے گو شاستر مین اس کے خلاف حکم ہو مگر اوس کے بیٹے کے آورس ہونے یا ہونے کا مسئلہ ابھی تک غیر طے شدہ ہے ایکٹ کی بناپر گو وہ حرامی نہ سمجھا جائیگا لیکن اوس کے اورس ہونے مین اور اورس بیٹے کے ساتھ مساوی درجہ کا وارث ہونے مین کلام ہے - کیونکہ دہرم شاستر مین وہ لڑکا جو ایسی عورت سے پیدا ہو جسکا دوسرا بیاہ ہوا ہو بارہ قسم کے بیٹون مین سے اول چھہ مین نہین ہے جن مین سب سے اول اورس ہے بلکہ پچھلی چھہ مین ہے جو صرف نان نفقہ پانے کے مستحق ہین نہ وراثت کے (۱)

دوسرا بیاہ کر لینے سے عورت سواے اون حقوق کے جو اوسکو پہلے شوہر کے ترکہ سے متعلق ہون اور کسی ترکہ سے محروم نہین ہو سکتی ہے

دفعہ ۱۰ ۵ چونکہ قانون سرکار کی روسے عورت کا دوسرا بیاہ جائز قرار دیا گیا ہے اس لیے یہ امر بد چلنی مین جو وراثت سے محروم کرتی ہے داخل نہین ہے پس وہ مان جسنے اپنا دوسرا بیاہ کر لیا ہو اپنے پہلے شوہر کے بیٹے کی وارث ہو سکتی ہے - ازدواج ثانی سے بیٹے کی وراثت سے محروم نہین ہو سکتی ہے ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء کی دفعہ ۲ و ۳ و ۴ کی روسے بیوہ دوسرے بیاہ کر لینے کی وجہ سے صرف اون حقوق سے محروم ہو جاتی ہے جو اوسکے پہلے شوہر کے ترکہ پر ہوتے ہین (۲)

دوسرا بیاہ کر لینے سے بیوہ کب پہلے شوہر کے ترکہ سے محروم ہو جاتی ہے اور کب نہین

دفعہ ۱۱ ۵ ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء کا یہ مقصود نہین ہے کہ جو لوگ قبل نفاذ ایکٹ مذکور دوسرا بیاہ بطور جایز کر سکتے تھے اون پر کوی ناقابلیت یا ذمہ داری قایم کیجاے اوسکا صرف اسیقدر مقصود ہے کہ جو بیوگان قبل نفاذ ایکٹ مذکور دوسرا بیاہ نہین کر سکتی

(۱) قول بودہاین پریچھید ۲ - ۱ شلوک ۲۳ - رسالہ ویسٹ و بولر صاحبان صفحہ ۵۳۳ مطبوعہ ۱۸۷۸ء
(۲) کوراسے سیٹھ بنام بوریا دیکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۲۸ -

نہین وہ دوسرا بیاہ کر سکین اور دفعہ ۲ - ایکٹ مذکور صرف ایسے ہی لوگون سے متعلق ہے پس جس قوم مین قانوناً یا رواجاً قبل نفاذ ایکٹ مذکور کے بیوؤن کے دوسرے بیاہ مین کوئی روک نہ تھی ایسی قوم کی بیوہ دوبارہ بیاہ کرنے سے اپنے استحقاق متعلقہ جایداد متروکہ شوہر اول کو زایل نہین کرتی ہے بلکہ وہ پہلے شوہر کی جایداد کی مستحق رہتی ہے - (۱)

دفعہ ۵۱۲ گو از روی دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء بیوہ دوسرا بیاہ کر لینے سے اپنے پہلے شوہر کی جایداد سے بیدخل اور محروم ہو جاتی ہے

پہلے شوہر کی جایداد پر بلا مرضی وارث شوہر کے بیوہ کا دوسرا بیاہ کر لینے سے کچھ حق نہین رہتا ہے -

لیکن اگر اوس کے شوہر کے قریب وارث نے جو بیوہ کے بعد وارث ہونے کا مستحق ہو بیوہ کو بعد دوسرے بیاہ کے بھی جایداد شوہر سابق پر قابض رہنے دیا ہو تو بیوہ بمقابلہ وارث مذکور کے قابض رہ سکتی ہے مگر بمقابلہ اور وارثون کے جایداد شوہر کی کی مستحق نہین ہو سکتی ہے (۲)

دفعہ ۵۱۳ اگر شوہر نے اپنی زوجہ کو اپنی اولاد کا خاصتاً ولی مقرر کیا ہو تو شوہر کی وفات کے بعد اگر وہ دوسرا بیاہ کرے گی تو پہلے شوہر کی اولاد کی ولایت سے محروم ہو جایگی (۳)

پہلے شوہر کی اولاد کی ولایت سے بھی بیوہ دوسرا بیاہ کر لینے سے محروم ہو جاتی ہے

دفعہ ۵۱۴ ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء کی رو سے صرف بیوگان کا ہی دوسرا بیاہ جایز کیا گیا ہے

ایکٹ مذکور صرف بیوہ عورتون سے ہی متعلق ہے -

نہ اون عورتون کا جو حسب ضابطہ شوہرون سے قطعاً علیحدہ ہو گئی ہین یا اونکو شوہرون نے اونکو قطعاً چھوڑ دیا ہو اور کوئی تعلق زن و شوہر کا قایم نہین رہا کامل اور مطلق طلاق واقع ہو گئی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ دھرم شاستر مین طلاق نہین ہے اسوجہ سے چاہے زن و شوہر مین کیسی ہی مفارقت ہو جاے لیکن ازدواج ساقط نہین ہوتا ہے - اور جن قومون کے رواج نے طلاق کا مسئلہ پیدا کر لیا ہے

(۱) ہرسرنداس بنام نندی وغیرہ انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۰ -

(۲) کیشو بنام مسماۃ جمنا منفصلہ آگرہ ہائیکورٹ ۷ اگست ۱۸۶۶ء ریپورٹ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۴۰ - (۳) دفعہ ۳ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء - خوشحالی بنام رانی انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۵ -

ان مین اوسکی ساتہہ دوسرے بیاہ کلہی رواج ہے اسواسطے ایسی عورتون کے لئے قانون بنانے کی ضرورت برٹش گورنمنٹ نے نہین سمجہی صرف بیوگان کو عذاب سے نجات دینے کے لئے قانون بنا دینا اپنا فرض سمجہا ۔

| قانون سرکار و دہرم شاستر یا رواج کی روسے بیاہ کے جواز کا فیصلہ ہوگا |

دفعہ ۵۱۵ چونکہ برٹش گورنمنٹ کی حکومت کی برکت سے ازروی ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء قطعی طور پر عموماً بیوگان کا ازدواج ثانی جایز قرار دیا گیا ہے اس لئے ممالک زیر حکومت گورنمنٹ مذکور مین مسائل دہرم ساستر کی حکومت نہین رہی لیکن جن دیسی ریاستون مین کوی ایسا قانون نہین ہے جیسا کہ ایکٹ مذکور ہے تو وہان عورت کے ازدواج کے جواز یا ناجوازی کا فیصلہ مطابق احکام دہرم شاستر مروجہ کے ہوگا یا ملک یا قوم کے رواج مسلمہ کی بموجب کیا جائیگا ۔ بمقابلہ رواج قابل پابندی کے احکام دہرم شاستر معطل رہتے ہین ۔ اور یہ تصور کیا جاتا ہے کہ رواج نے دہرم شاستر کی ترمیم کردی ہے رواج دہرم شاستر پر مرجح اور سب سے اعلی قانون ہے (۱)

| عورت کے دوسرے بیاہ کا رواج قدیم ہے ۔ |

دفعہ ۵۱۶ بقول مسٹر میل کے ازدواج ثانی کے باب مین رواج نے قواعد دہرم شاستر کو بہت کچہہ توڑ ڈالا ہے اور سب سے پہلا اسی امر مین شاستر کے خلاف یہ ہی رواج جاری ہوا ۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ قوانین برہمنون کی حکومت قایم ہونے سی پہلے ہند کے قدیم باشندون مین ازدواج ثانی اور نیز طلاق کا رواج مروج تہا وہی اب تک جاری ہے کیونکہ خود دہرم شاستر کی بہت پرانی کتابون مین بہی عورتون کے دوسرے بیاہ کا ذکر پایا جاتا ہے ۔ اس لئے بجاے اس کے کہ ازدواج ثانی عورتون کا دہرم شاستر کے خلاف ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ تر مناسب ہی کہ دہرم شاستر کی کتب زمانہ متوسط مین قدیم رواج ہندوستان کے خلاف وہ احکام مین جنمین بیوہ کے بیاہ کی مذمت کی گئی ہے ۔ اگر قدیم اقوام ہند مین ازدواج ثانے یا طلاق مروج ہوتا تو مسلمانون کی فتوحات اور میل جول سے پہلے ناممکن تہا کہ ہند کے لوگون مین ہزارون برس

---

(۱) بنگال لاء رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲ ۔ اس کے ساتہہ دفعات ۲۰۷ ۔ ۲۱۹ کتاب ہذا کو دیکہئے ۔

پہلے سے اسکا رواج پایا جاتا - اسواسطے عورت کے دوسرے بیاہ کا رواج قدیم ہے اور برہمنوں کے قوانین مقدس سے عمر مین بڑا ہے —

احاطہ بمبئی مین دوسرے بیاہ کا رواج —

دفعہ ۵۱۷ احاطہ بمبئی مین قبل نفاذ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ع کے جو بیوگان کے بیاہ سے متعلق ہے بہت مدت سے بیوہ اور ایسی عورتون کا جنکو اون کے شوہرون نے چھوڑ دیا ہے دوسرا بیاہ بلا کسی تامل کے بکثرت مروج ہے - مرہٹون مین اسکو پاٹ - اور گجرات مین ناترا بیاہ کہتے ہین - اسٹرینج صاحب نے ازدواج ثانی کا ذکر کیا ہے (۱) بمبئی احاطہ مین اسٹیل صاحب کی کتاب زیادہ مستند تصور کیجاتی ہے وہ لکھتے ہین کہ گو کل جگ (زمانہ حال) مین ایسے بیاہ ممنوع ہین مگر یہ ممانعت صرف اعلی قومون کو ہے نہ شودرون کو - منو نے بھی یہ ممانعت اعلی قوم ہی کو کی ہے - دیوال نے جملہ قومون کی عورتون کو ازدواج ثانی کی اجازت دی ہے لیکن اوس کی تائید کسی اور مصنف نے نہین کی اور قوم شودر کو تو عام اجازت ہے - ہریتا کی یہ مراد ہے کہ قوم شودر کی عورت دربارہ بیاہ کرسکتی ہے ادنی درجہ کی جملہ قومون مین بعض صورتون مین ایسی عورتونکا جنکو شوہرون نے چھوڑ دیا ہے اور نیز بیوگان کا دوسرا بیاہ جائز ہے مگر ازدواج ثانی کے وقت بہ نسبت پہلے بیاہ کے رسوم مین کچھ فرق ہوتا ہے لیکن دوسرے بیاہ مین بھی شوہر و زوجہ کا ہم قوم ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے گو برتاؤ مین یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی (۲)

عورت کے دوسرے بیاہ کے نام —

دفعہ ۵۱۸ عورت کے دوسرے بیاہ کا نام مختلف ملکون مین مختلف لیا جاتا ہے - بنگال مین سگائی یا سنگا کہتے ہین اور احاطہ مدراس کی بعض اقوام مین سیرائی اودگی (۳) یا اودادیلی یا کودالی اور مرہٹون مین پاٹ اور گجرات مین ناترا اور ممالک مغربی و شمالی مین کراؤ دھرکجا کہتے ہین

(۱) دھرم شاستر مولفہ اسٹرینج صفحہ ۳۹۹ و ۴۰۰ —

(۲) کتاب قانون و رواجات ہنود مولفہ اسٹیل صاحب صفحہ ۱۶۸ - ۱۷۱ و ۱۷۴ و ۱۸۱ طبع اول و صفحہ ۱۶۶ - ۱۶۹ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۹ — طبع ثانی مسماۃ راہی بنام گوبندا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد اول صفحہ ۹۷ —

(۳) یعنی ایک کپڑا دیکر بیاہ کرنا —

بنگال کی بعض اقوام مین عورتون کے دوسرے بیاہ کا رواج مسلمہ عدالت ہے

دفعہ ۱۹ شوہر کی چھوڑی ہوی عورت اور بیوگان کا بنگال کی بعض اقوام مین دوسرا ہونے کا رواج مسلمہ عدالت ہے اور ایسا بیاہ - سگائی اور سنگا کے نام سے جنکو جنوب ہند مین اودکی کہتے ہین معروف و مشہور ہے - (۱)

مدراس احاطہ کے اقوام مین دوسرے بیاہ کا رواج —

دفعہ ۲۰ علاقہ مدراس احاطہ قوم لنگیت ساکنان جنوب ہند مین بھی عورتون کا دوسرا بیاہ جو سیرائی اودکی یا اوداویلی کہلاتا ہے رواجًا جائز قرار دیا گیا ہی -(۲) اور قوم مرآور مین بیوہ کا دوسرا بیاہ بر بناء رواج قوم از روی شاستر جائز قرار دیا گیا ہے لیکن عورت شوہر اول کی جایداد سے قطعی محروم ہو جاتی ہے (۳)

ممالک مغربی و شمالی کے جاٹون مین عورت کا دوسرا بیاہ رایج ہے

دفعہ ۲۱ ممالک مغربی و شمالی کے جاٹون مین کراو دوسرا بیاہ رایج و جایز ہے اور بڑے بھائی کی بیوہ کا بیاہ شوہر کے چھوٹے بھائی سے جایز اور صحیح ہے اور جو اولاد اس قسم کے بیاہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اپنے باپ کی صحیح النسب اولاد کی ترکہ پانے کی مستحق ہے -(۴)

قوم لودہ

دفعہ ۲۲ قوم لودہ مین کراو بقید بعض شرائط کے مروج ہی لیکن بیاستا کی حیات مین بجز رضامندی برادری کے کوی مرد کراو یعنی کسی بیوہ سے بیاہ نہین کر سکتا ہے (۵)

قوم اہیر

دفعہ ۲۳ قوم اہیر مین عورت دوسرا بیاہ کر لیتی ہی تو اوسکی عزت استحقاق ولایت اولاد شوہر سابق مین کچھہ فرق نہین آتا ہی اور دوسرا بیاہ ایک فعل بلا عیب جایز تصور کیا جاتا ہے (۶)

---

(۱) کالیچرن شاہا بنام دوکھی بی بی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۹۲ - ہری چرن داس بنام نیمائی چرن کہال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۸

(۲) ویراسنگاپا بنام رودرایا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۴۰ کوروتی بنام مدو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۲۱ -

(۳) موروگی بنام ویرم کلی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۲۶ -

(۴) لچھمن بنام تلسی رام الہ آباد ہای کورٹ رپورٹ ۱۸۶۷ء صفحہ ۳۰۰ فیصلہ ۷ اگست ۱۸۶۷ء

(۵) کیسری و حکم بنام سودیہان الہ آباد رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۴ -

(۶) کشن بنام عنایت حسین صدر آگرہ رپورٹ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۰۱۸ - کتاب اردو -

دوسرے بیاہ مین بہی شوہر اور زوجہ کا باہم قوم ہونا لازم ہی اور رسم بیٹ پدی و دیگر رسوم بہی ادا ہونی لازم ہین -

دفعہ ۵۲۴ گو دوسرے بیاہ کی رسوم عورت کے پہلے بیاہ کی رسوم سے مختلف ہین لیکن زوجہ اور شوہر کا ایک قوم ہونا دوسرے بیاہ مین بہی ایسا ہی لازمی امر ہے جیسا کہ بیاہ اول مین چنانچہ ایک جاٹ سے جو شودر ہے ایک عورت قوم راجپوت کا جو چہتری برن ہے دوسرا بیاہ ہوا تہا وہ نا جایز قرار دیا گیا اور یہ بہی تجویز ہوی کہ کرا و دہرکچہ کے لیے بہی رسمیات بیٹ پدی وغیرہ کا ادا کرنا ضروری ہے -(۱) لیکن اگر مرد اور عورت قوم کے شودر ہون مگر شودر کے مختلف فرقون سے ہون تو اونکا بیاہ جایز ہے اور اونکی اولاد دہرم شاستر کی رو سے مستحق وراثت ہوتی ہے -(۲)

دوسرے بیاہ کی رسوم

دفعہ ۵۲۵ اگر بیاہ کسی خاص قوم یا مقام کے رواج کے مطابق عمل مین آیا ہو تو کافی ہے - یہ ضرور نہین ہے کہ پروہت جملہ رسوم بیاہ ادا کرے - یہ حجت کہ کہنگا یعنی دوسرا بیاہ اس وجہ سے ناجایز ہے کہ تنگا بیاہ مین کوی رسم بیاہ کی ادا نہین کی جاتی ہے نہ کوی پروہت اوسمین کام کرتا ہے اور جو بیاہ کے ضروری رسوم ہین اوس مین ادا نہین کیجاتی ہین کافی حجت نہین ہے کیونکہ اسی قسم کا بلا رسم بیاہ چند مقدمات مین جو قوم حلوای اور دیگر نیچ قوم کے تہے جایز قرار دیا گیا ہے -(۳)

---

(۱) کنور خوشحال سنگہ بنام راو امراو سنگہ رپورٹ ۱۸۶۴ع صدر اگرہ صفحہ ۱۷۵ کتاب اردو نیلہ راہی بنام گوبند لدتیجا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد اول صفحہ ۹۷ کو بہی دیکہیے - دفعہ ۶ ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ع کو بہی دیکہیے - و دفعہ ۵۱۷ کتاب ہذا - [illegible]

(۲) گوردیال بنام راجارام صدر اگرہ رپورٹ ۱۸۶۵ع صفحہ ۳۸۹ - کتاب اردو - دفعات ۳۴۹

(۳) ہرا چرن داس بنام نمے چند کیال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۸ - لبورام کویرہ بنام قیصر ہند کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۴ - کالیچرن بنام ردکہی لی لی انڈین لا رپورٹ ہای کورٹ کلکتہ جلد - ۵ - صفحہ - ۶۹۲ - دہرم شاستر مین صاحب صفحہ ۷۹ -

تیسرا باب

تبنیت کے بیان مین

بیٹے ہونیکی غرض اور ضرورت

بغرض نجات و بقاے نسل بیٹے کا ہونا ضروری ہے

دفعہ ۵۲۶ ہر برہمن جسوقت پیدا ہوتا ہے اسیوقت سے وہ تین فرایض کے ادا کرنے کا پابند ہوجاتا ہی—

اول فرایض مقدسین دین کا بجالانا—

دوم خدا کی راہ مین قربانی (ہوم) کی تکمیل کرنا—

سوم اپنے آباواجداد کی نسل کا سلامت رکھنا—

جس شخص کے ایک لڑکا ہوا اور جسنے قربانی کردی ہو اور رسوم دینی کو ادا کر دیا ہو وہ ان فرایض سے بری الذمہ ہوجاتا ہے— (۱)

منو کا قول ہے کہ "جب یہ تینون فرایض ادا ہوجائین تو انسان کو نجات حاصل کرنے کا طالب ہونا چاہیئے— مگر جو شخص بغیر ادا ے ان فرایض کے نجات کا طالب ہوگا وہ ناکام رہیگا جس شخص نے ویدون کو قاعدہ معینہ قانون کے موافق پڑھا ہے اور رو صحیح النسب بیٹا رکھتا ہے اور حتی الامکان قربانیان کرچکا ہی اوسوقت وہ راحت ابدی کیواسطے خواہش و کوشش کرسکتا ہے اگر اوسنے ویدکو نہ پڑھا ہو اور کوئی لڑکا اوسکے پیدا ہوا ہو اور نہ قربانی کی ہو اور وہ نجات عقبیٰ کا طالب ہو تو وہ اور بھی ذلت مین پڑجائیگا" (۲)

(۱) دت تک میمانسا فصل اول فقرہ — ۵ (۲) دت تک میمانسا فصل ۶ فقرہ — ۳۵ و ۳۷

نارد سمرتی کا قول یہ ہے کہ باپ اس خیال سے کہ لڑکا کل فرایض سے جو اعلیٰ اور ادنیٰ مخلوق پر واجب ہین سبکدوش کریگا لڑکے کی خواہش کرتا ہی اس لئے لڑکا جو اوس سے پیدا ہوا اوسکو اپنی جایداد قایم رکھنے چاہئے اور باپ کو قرضہ سے نجات دلانی چاہئے تاکہ وہ مورد عذاب نہو کیونکہ اگر کوئی پارسا شخص یا وہ شخص جسنے اگنی ہوتر (قربانی) انجام دیا ہو قرضدار مر جائے تو اوسکی جملہ عابدانہ زہد وعبادت کی خوبیان اور دوامی آگ کی برکت اوسکی قرضخواہون پر منتقل ہوجاتی ہے" (۱) برہسپتی سمرتی کا قول ہے کہ جس شخص نے کچھہ قرض لیا ہوا اور وہ ادا نکرے تو وہ اپنے قرضخواہ کے گھر مین غلام یا نوکر یا عورت یا چوپایہ ہوکر پیدا ہوگا (۲) شنکھا اور لکھیتا کہتے ہین کہ باپ اپنے زمانہ حیات ہی مین اپنے آبا و اجداد کے قرضہ سے زندہ لڑکے کی صورت دیکھکر بری الذمہ ہوجاتا ہے۔ لڑکے کے پیدا ہونے سے باپ بہشت کا مستحق ہوجاتا ہے اور اوسکا قرضہ اوسکی بیٹے پر عاید ہوجاتا ہی۔ اگنیا رسی (قربان گاہ) اور تینون وید اور وہ قربانیان جنکا اجر و ثواب کامل ملتا ہی بمقابلہ اوس نتیجہ کے جو پہلے لڑکے کی پیدا ہونے سے مترتب ہوتا ہے سولہوین حصہ کے بھی برابر نہین ہین۔ منو۔ شنکھا۔ لکھیتا۔ وشنو۔ وشیشتا اور ہرتیا سمرتی بالاتفاق کہتے ہین کہ انسان بیٹے کے ذریعہ سے دنیا پر فتح مند ہوتا ہے۔ اور پوتے کی ذریعہ سے بقا سے دوام حاصل کرتا ہے اور بعد ازان پرپوتے کے ذریعہ سے مقام محمود پہ پہونچتا ہے یاگوالک سمرتی کا قول ہے کہ بقا سے نام اور نجات عقبیٰ بیٹے۔ پوتے پر منحصر ہے۔ مہابھارت مین ہی کہ منی مانڈا پالی کو جب وہ جنت مین داخل ہونا چاہتا تھا صاحب اولاد ذکور کی قیام گاہ سے نکالا گیا دیوتاؤن نے اوسکو اسوجہہ سے نہ جانے دیا کہ اوس کے کوئی لڑکا نہین تہا (۳) اسی قسم کے اقوال کی بنا پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ لڑکے پر نجات منحصر ہے اور لڑکا بحیثیت وسیلہ نجات کے تکمیل نجات کا ذریعہ ہے (۴) اور اسی لئے جو ہدایت لڑکے کے پیدا کرنے کی نسبت ہی وہ مثبت ہو جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اوس کی خلاف ورزی گناہ ہے اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ اپوتر (بغیر بیٹے کا) پر خدا کی رحمت نہین ہوتی ہے" (۵) منو نے کہا ہے کہ جسوقت بڑا بیٹا پیدا

(۱) کوبروکس ڈائجسٹ جلد ا صفحہ ۲۹۹ — (۲) کوبروکس ڈائجسٹ جلد ا صفحہ ۲۹۹ —
(۳) ،، ،، ،، ۳۰۳ ۳۰۵ — منو سمرتی باب ۹ - فقرہ ۱۳۷
(۴) وشسٹ میمانسا فصل ا فقرہ ۳۰ — (۵) وشسٹ میمانسا فصل ا فقرہ ۵

ہوتا ہے باپ اپنے مورثون کے فرایض سے بری ہو جاتا ہی (۱) انہین اقوال کی رو سے یہ یقین کیا گیا ہے کہ اگر کوئی ہندو بیٹا نہ رکھتا ہو اور اپنی نجات کا طالب ہو تو اوسپر فرض ہے کہ لڑکا متبنیٰ کرے اور ان احکام کی خلاف ورزی گناہ عظیم ہے ۔ تبنیت کا کام کرنا نہ صرف اختیاری ہے بلکہ دینی لازمی کام ہے اور ہر رسم مذہبی جسکا کرنا ہندو پر فرض ہو وہ اوسکی نجات سے متعلق ہے اور تکمیل کریا کرم وغیرہ کا وہی ایک ذریعہ ہے لہذا اسطرح ہر لڑکے کا متبنیٰ کرنا ایک دینی فرض ہے (۲) اسپر سب کا اتفاق ہے ۔ کہ رسوم شرادہ و پنڈدیانی وغیرہ پر متوفی کی نجات منحصر ہے اور انکا بجالانا بڑا بھاری فرض ہی اور حکم ہی کہ اگر بیٹا ہو تو قرابت دار قریب بر سبیل ترتیب یکے بعد دیگرے داہ کرم و شرادہ وغیرہ کرین اگر ان مین سے کوئی نہو تو ویدخوان برہمن کو انجام دینا چاہیئے (۳) اسی لیئے یہ کہا گیا ہے کہ جب کوئی وارث نہین ہوتا ہے تو ویدخوان اور دیندار برہمنان جو پاک ہین اور اپنے نفس کو مطیع کر چکے ہین برہمن متوفی کے وارث ہوتے ہین ان رسوم کا ادا کرنا ایسا ضروری ہے کہ کسی حال مین بلا ادا نہین رہنی چاہئین اگرچہ بیوہ بھی قابلیت انجام دہی رسم پنڈ و پانی شوہر کی رکھتی ہے تاہم بیٹے کا ہونا ضرور ہے اس لیئے کہ پاروَن شرادہ کے انجام دینے کے واسطے خاصکر بیٹے کا ہونا ضرور ہے جس سے کہ باپ پت سے نجات پاتا ہے اور نیز اسواسطے کہ بقاے نام و نشان خاندان اوسی سے قایم رہتا ہے بیوہ اس کی قابلیت نہین رکھتی ہے (۴) منو نے اَوْرَس بیٹے کے نہونے کی حالت مین جن لڑکون کو بمنزلہ بیٹے کے قرار دیا ہے اوسکی غرض یہ ہی ہے کہ رسوم پنڈ پانی وغیرہ ادا ہوتی رہین (۵) دت تک چندریکا کا مصنف کہتا ہے کہ تبنیت کی اصلی غرض حفظ نسل و بقاء نام و نشان خاندان ہی اور اسکی تائید مین اسپر استدلال کرتا ہے کہ اسیوجہ سے سوت اپنی سوت کے لڑکے کو متبنیٰ کرنے سے ممنوع ہی کیونکہ تبنیت کی حاجت نہین ہے ۔ (۶)

(۱) منوسمرتی باب ۹ ۔ فقرہ (۱۰۰) (۲) سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۴۸۵
(۳) دفعہ ۲۷۵ و ۲۷۷ کتاب ہذا دیکھیئے ۔ (۴) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۲ ترجمہ اشلوک ۴۴۲ ۔ بیوسستھا درپن صفحہ ۷۰۴ ۔ دت تک مماسا فصل ۱ ۔ اشلوک ۵۸ و ۵۹ ۔ سٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۷۳ و ۷۴ ۔ سر ولیم میکناٹن جلد ۱ صفحہ ۱۳ ۔ (۵) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۲ ترجمہ اشلوک ۳۰۱
(۶) دت تک چندریکا فصل اول ۔ فقرہ ۲۵ و ۲۶ ۔

سوتیلا بیٹا بھی اپنا ہی بیٹا ہوتا ہے۔	**دفعہ ۵۲۷** منو کہتے ہین کہ اگر کسی کی کل زوجات مین کسی ایک کے لڑکا ہو تو وہ کل اوس لڑکے کے ذریعہ سے اولاد ذکور کی مائین تصور

کی جاتی ہین" (۱) پس ایک عورت کا لڑکا جو اوس کے شوہر کے نطفہ سے پیدا ہوا ہو اوس کی سوت سے بیٹے ہونیکا تعلق رکھتا ہے گو وہ متبنی کیا گیا ہو۔ (۲) اور سوت کے لڑکے کو سوت متبنی کرنے سے اسیوجہ سے ممنوع ہو (۳)

پُتر کی وجہ تسمیہ اور اوسکا ذریعۂ نجات ہونا۔	**دفعہ ۵۲۸** منو اور وشنو کا قول ہے کہ چونکہ لڑکا باپ کو پُت (ایک دوزخ) سے نجات دلاتا ہے (تریت) اسلئے

خود برہم (واجب الوجود) نے اوسکو **پت**-را-کہا تھا ہرتیا منی کہتے ہین کہ "ایک دوزخ کا نام پُت ہے اور وہ شخص جسکے اولاد نہو اوس دوزخ مین عذاب پاتا ہے اسواسطے لڑکے کا نام پُترا ہے کیونکہ وہ اپنے باپ کو عذاب سے بچاتا ہے" (۴) **پت** کی نسبت خیال کیا گیا ہے کہ وہان بے بیٹے والون کی روحین تکلیف اوٹھاتی ہین اور اونکو بھوک اور پیاس کا عذاب دیا جاتا ہے اسوجہ سے کہ اون کے واسطے وقت معینہ پر پنڈ دان اور جل دان ادا نہین کیا گیا جسکا ادا کرنا لڑکے پر فرض ہے اور یہ بھی خیال ہے کہ یہ عذاب موت کے بعد ملتی دیا جاتا ہے اور لڑکے کیطرف سے کریا کرم وغیرہ رسوم انجام پانے پر اوس سے نجات پانا منحصر ہے (۵)

عورت کو مثل مرد کے لڑکا متبنی کرنے کی ضرورت نہین ہے۔	**دفعہ ۵۲۹** معلوم ہوتا ہے کہ جس وجہ سے کہ مرد کو لڑکے کی متبنی کرنے کی ضرورت لاحق و عاید ہوتی ہے وہ لازمی

طور پر عورت پر عاید نہین ہوتی ہے کیونکہ عورت کو حق متبنی کرنے کا نہین دیا گیا ہے گو وہ اپنے شوہر کی اجازت سے شوہر کیواسطے لڑکا متبنی کرسکتی ہے جو اوس سے لازمی طور پر تعلق مادری رکھیگا (۶)

(۱) منو باب ۹ - اشلوک ۱۸۳ (۲) دتک میمانسا فصل ۲ فقرہ ۷۰ -

(۳) دتک چندریکا فصل ۱ فقرہ ۲۵ و ۲۶ (۴) کو بروکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۵۳ منو سمرتی باب ۹ - فقرہ ۱۳۸ - میکناٹن ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۶۳ -

(۵) اسٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۷۳ و ۷۴ -

(۶) سدرلینڈ سینابسس عنوان اول نوٹ ۶ -

دفعہ ۵۳۰ بیٹے ہونے کی خوبیاں اور فواید کچھ ہندؤن ہی مین منحصر نہیں ہین بلکہ اسگلے زمانہ مین رومیون اور یونانیون مین اور اون اقوام مین جنہون نے رومیون کے قوانین و دستورات	تبنیت کا دستور نہ صرف برہمنون کا ایجاد ہے بلکہ رومیون اور یونانیون و فراسیسون وغیرہ مین بہی یہ ہی دستور تھا —

کی تقلید کی بیٹے ہونے کی ازبس ضرورت لاحق ہوتی تہی اور تبنیت مروج تہی - رومیون کے قانون کی روسے جس شخص کے صلبی صحیح النسب بیٹا نہوتا تہا وہ کسی اور کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لیا کرتا تھا اور وہ بیٹا مثل صحیح النسب صلبی بیٹے کے ذی حق سمجھا جاتا تہا تبنیت کا طریقہ سادہ تھا ایسا پیچ و پیچ اور شرایط و قیود سے جکڑا ہوا نہ تھا جیسا کہ طریقہ ہندؤن مین ہے - رومیون کے قانون تبنیت مین لڑکے کی عمر کی کوئی قید نہ تہی لیکن متبنی کرنے والے کی عمر کی یہ قید تہی کہ پچاس برس سے کم عمر کا آدمی متبنی کرنے کا مجاز نہ تہا - اور یہ ہی قید فراسیسون کے دستور مین تہی جو قوانین روما کے مقلد تھے اہل روم کے خیال مین تین لڑکون کا ہونا فایدے اور اعزاز کا باعث تہا وہ لڑکون کو متبنی کرتے تھے اور جب اغراض عہدے جنکے وہ خواہشمند ہوتے تہے مل جاتے تہے تو اکثر لوگ متبنی لڑکون کو اپنے گہر سے نکال دیا کرتے تہے - اہل روم اور اون کی مقلد اقوام نے اس قسم کے فریبون کے انسداد کا انتظام قانون کے ذریعہ سے کیا تہا - رومی قانون کی رو سے حاکم ضلع کی منظوری جواز تبنیت کے واسطے لازمی شرط تہی اور حاکمونکو اس بات کی تجویز کرنے کا اختیار حاصل تہا کہ آیا باعتبار حالات متبنی کرنے والے اور متبنی لڑکے کے تبنیت متبنی کے حق مین مفید ہوگی یا نہین نیپولین کے منضبطہ قواعد کی روسے معاملہ تبنیت کی ابتدای عدالت اور عدالت صدر مین رجسٹری کرانی ضروری قرار دی گئی تہی اور متبنی کرنے والے کو رشتہ دارون کو یہ حق دیا گیا تہا کہ وہ عدالت صدر مین یہ ثابت کرین کہ تبنیت مجوزہ ہونی چاہئے اور اوس عدالت کو اختیار تبنیت کی منظوری یا نامنظوری کا حاصل تہا - (۱)

دفعہ ۵۳۱ آریہ لوگون (ہندؤن)	برہمن تبنیت مین سب پر سبقت لیگئے ہین -

(۱) رومن سول لا مولفہ کول کمن صاحب و کتاب رومن لا مولفہ ہنٹر صاحب ملاحظہ کیجیے -

گو چونکہ مذہبی اغراض کے واسطے لڑکون کی زیادہ ضرورت تہی اسلئے اونہون نے اس ضرورت کے رفع کرنے کا پورا پورا یہ سامان کر لیا تھا کہ بارہ قسم کے بیٹے مقرر کئے گئے تھے جن سے اور نیز صحیح النسب بیٹے کے ہونے کی تلافی ہر حالت مین ہو سکتی تہی اور اس مقولہ کی بنا پر کہ "بجائے گہی کے تیل سے کام نکل جاتا ہے" وہ اون لڑکون سے سب کام نکال لیتے تھے جو صحیح النسب لڑکے سے نکلتے — بقول سٹر مین کے برہمنون نے مذہبی خیالات کو دخل دیکر اسقدر تکلف کیا کہ متبنی لڑکا جہان تک ممکن ہو ایسا ہو جیسا کہ اصلی تاکہ سالانہ رسوم کے ادا کرتے وقت بزرگون کی روحین مغالطہ مین آکر اوسکو اصلی بیٹا سمجھکر خوش ہون۔ وہ ایسی عورت کا بیٹا نہو جس سے بیاہ ناجایز ہوتا ہے — اوس کی عمر بہت ہی کم ہو۔ ہم قوم ہو۔ اوسکی رسمین متبنی کرنے والے کے گہر مین ادا ہون۔ اور وہ متبنی کرنے والے کی خاندان مین بیاہ نکر سکے — وہ برضا مندی کامل خاندان مین داخل ہوا ہو نہ دولت کے لالچ سے اسیواسطے دت تک کا رواج بہی زیادہ ہے اور سب سے زیادہ بعد اورس کے اسی کا رتبہ ہے اور یہی وجہ ہوی کہ اور تبنیت کے طریقہ بالکل موقوف یا کم ہو گئے — (۱)

گو بیٹے کے ہونے پر نجات پانا منحصر نہین ہے لیکن بیٹے کا ہونا علاوہ فواید نجات کے دنیاوی مقاصد کے لئے بہی ضروری ہے —

دفعہ ۵۳۲ گو اقوال مندرجہ بالا سے جنمین اولاد ذکور کے پیدا کرنے کی رغبت دلای گئی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ باپ کی نجات بیٹے ہی پر منحصر ہے لیکن حقیقت مین ایسا نہین ہے کیونکہ منو کا قول ہے کہ "ہزارون برہمن آغاز شباب ہی سے مجامعت سے بچے رہے ہین اور اپنے خاندان مین کوی اولاد نہین چہوڑی مگر وہ آسمان پر پہونچ گئے ہین" یعنی بہشت مین داخل ہوئے ہین (۲) یا آمنی کہتے ہین کہ اٹہاسی ہزار مقدس رشی جو پابند کتاب تھے اور نفسانی خواہشون سے مبرا تہے اور کوی اولاد نرکہتے تھے مگر آسمان پر پہونچ گئے (۳) ان مختلف اقوال مین اسطرح پر موافقت پیدا کرکے لڑکے کی ضرورت کو ثابت کیا گیا ہے کہ گو عبادت اور زہد کے ذریعہ سے عابد زاہد نجات

(۱) دفعہ ۹۳ - دہرم شاستر مین صاحب (۲) منو باب ۵ - اشلوک ۱۵۹ -
(۳) سوبردکس ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۴۶۴ -

پا سکتا ہے لیکن اس موجودہ زمانہ مین وہ عابدانہ زہد کرنا غیر ممکن ہے اسواسطے ایک لڑکے کا ہونا اخروی نجات اور ابدی برکت کا باعث تصور کرنا چاہیئے - یہ جو بتایا گیا ہے کہ "اگر لڑکا ہنو تو بیوہ یا دیگر وارث رسوم کریا کرم ادا کریں" اگرچہ اس قسم کے اقوال سے بیوہ اور دیگر وارثون کی یہ قابلیت ظاہر ہوتی ہے کہ وہ رسوم کریا کرم ادا کرنے کو مجاز ہین لیکن ایسے اقوال کی سند سے جیسے "لاولد پر خدا کی رحمت نہین ہوتی" یہ بات بصراحت مان لی گئی ہے کہ وہ اعلیٰ مقامات جو بیٹے کے رسم کریا کرم ادا کرنے سے حاصل ہوتے ہین وہ بیوہ یا اور وارثون کے ادا کرنے سے حاصل نہین ہوتے ہین — اور اگر یہ نہ مانا جاے اور یہ کہا جاسے کہ اپوتر متوفی کی بیوہ اور دیگر ورثا مساوی حیثیت سے کریا کرم کرنے کے مجاز ہین تو جو قید بیوہ اور ورثاء کے اختیار مین عدم موجودگی بیٹے کی لگائی گئی ہے وہ فضول ہو جائے گی - پس اس مساوات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ دو علحدہ چیزین بتائی گئی ہین اس لئے اوس خاص جنت کے ملنے کی واسطے جو بیٹے کے کریا کرم ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے بیٹے کا قایم مقام (متبنی) ہونا لازمی امر ہے (۱) -

گوداہ کرم - پنڈدان - جلدان - اور دیگر رسوم مذہبی - اور بقاے نسل و قیام نام و نشان کیواسطے لڑکا متبنیٰ کرنیکی ضرورت ہے لیکن ان سب کامون کے واسطے ایک ہی لڑکا کافی ہے —

دفعہ ۵۳۳ اگرچہ پنڈدان یعنے شرادہ (توشہ یعنی وہ کھانا جو میت کے ساتھ جاتا ہے) اور جلدان (لب پر کر پانی دینا) اور دیگر مذہبی رسوم جو مردہ کے لئے کی جائین مثلاً ہاتھ پر داغ دینا وغیرہ وہ اسباب ہین جن کی وجہ سے تبنیت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن چونکہ یہ سب اسباب بلفظ سبب صیغہ واحد مین ظاہر کئے گئے ہین اس لئے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب امور بحیثیت مجموعی تبنیت کے لئے ایک سبب ہین نہ فرداً فرداً اس سے مراد یہ ہے کہ ہر امر کے واسطے علحدہ علحدہ متبنیٰ کرنا ضرور نہین ہے بلکہ ان سب کے واسطے ایک ہی لڑکے کو متبنیٰ کرنا کافی ہے (۲)

تبنیت سے نہ صرف اغراض مذہبی ہی متعلق ہین بلکہ اس سے اہم مقاصد دنیادی بھی مقصود ہین —

دفعہ ۵۳۴ یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ تبنیت کی غرض صرف دینی و نجات اخروی کے

(۱) دت تک میمانسا فصل اول فقرہ - ۵۸ و ۵۹ -
(۲) 〃 〃 〃 〃 ۵۴ و ۵۵ -

ہی کام ہین بلکہ تبنیت سے دنیاوی اہم مقاصد بہی مقصود ہین سمرتیون سے بہی اسکی تائید ہوتی ہے۔ بودہاین سمتی نے جو رسم تکمیل تبنیت کے واسطے ضروری مقرر کی ہے اوسکی روسے لڑکی کے متبنیٰ کرتے وقت یہ کہنا لازم قرار دیا گیا ہے کہ مین تجھکو مذہبی فرائض ادا کرنے کے واسطے لیتا ہون۔ مین تجھے اپنے باپ دادا کی نسل قایم کرنے کے لئے لیتا ہون۔ علاوہ اس کے منو اور اہینون کی ہی اسیطرح کے قول ہین جنسے دینی اور دنیاوی اغراض سے متبنیٰ کیا جانا معلوم ہوتا ہے۔ دتک چندریکا کے مصنف نے صاف کہدیا ہے کہ اگر کوئی مذہبی ضرورت بہی نہو تاہم اپنے نام و نشان اور نسل کے قایم رکھنے کے لئے بیٹے کا متبنیٰ کرنا ضروری امر ہے"(۱) مگر متعصب برہمن صرف رسوم مذہبی ہی کے ادا کرنے کو تبنیت کی غرض سمجھتے ہین نہ دنیاوی مقاصد کو چنانچہ وہ اسیپر مصر ہیتے ہین کہ شودر متبنیٰ ہی نہین کرسکتا ہے کیونکہ اوس مین رسوم مذہبی کے ادا کرنے کی قابلیت ہی نہین ہے (۲) مگر یہ راے ایسی ضعیف ہے کہ اسکے خلاف مستند مصنفون کے اقوال ہی موجود نہین ہین بلکہ عمل درآمد بہی خلاف ہوتا ہے ہمیشہ سے شودر متبنیٰ کرتے چلے آتے ہین یہان تک کہ سکھہ اور پنجاب کے بعض نومسلم مسلمان خصوص جاٹون مین بہی تبنیت کا رواج ہے لیکن شودرون کے طریقہ تبنیت مین وہ تکلفات اور رنگ ایسری کی بیہودہ شرایط نہین ہین جو برہمنون کے لئے اون کے بزرگون کی روحون کے خوش کرنے کیواسطے لگا دی گئی ہین—

بیٹون کی قسمین

اورس بیٹے کی جو بیٹے قایم مقام ہوتے ہین وہ گیارہ قسم کے ہین—

دفعہ ۵۳۵ وہ صحیح النسب لڑکا جو ایسی اہم قوم زوجہ سے جسکے ساتھہ بپابندی قواعد دہرم شاستر بیاہ ہوا ہو پیدا ہوا ورس کہلاتا ہے(۳) جو لڑکا اسکے قایم مقام کہلاتے ہین اونکی گیارہ قسمین ہین اور بعد اورس کے بارہ ہین— یاگولک اور منو بارہ قسمون کو اونکی

(۱) دتک چندریکا فصل اول فقرہ ۹ و ۲۲ - خلاصہ ہگنا تہہ (بیا دہیکارنی) جلد ۳ صفحہ ۲۹۷—

(۲) دتک میمانسا فصل اول فقرہ (۲۶)

(۳) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ— ۲— بیرمترودے صفحہ ۸۰ دفعہ ۵۴۰— کتاب ہذا کو دیکہئے—

ترتیب جانشینی کے فرق کے ساتھہ بیان کرتے ہین اور بعض فہیم علما ر ۱۳ اور بعض پندرہ اور بعض ایک حساب سے سولہ قسمین بیان کرتے ہین جیسا کہ دفعات آیندہ سے ظاہر ہوگا —

بارہ قسم کے بیٹے بموجب قول منو اور اونکی ترتیب —

دفعہ ۳۲۶ منو معہ اور رس بیٹے کی بیٹونکو حسب ترتیب ذیل بارہ قسمون مین تقسیم کرتے ہین —

(۱) وہ لڑکا جو بذریعہ ازدواج جائز خود جنا یا ہو (اورس)

(۲) زوجہ کا لڑکا جو شوہر کے جدی رشتہ دار یا کسی اور شخص مجازنے جنایا ہو (ستر ج) —

(۳) دیا ہوا لڑکا —

(۴) بنا یا ہوا یا متبنی کیا ہوا لڑکا —

(۵) خفیہ ولادت کا لڑکا — یعنے وہ لڑکا جو زوجہ کے اوس کے شوہر کے گھر مین پیدا ہوا ہو اور اوس کے اصلی باپ کا نام نہ معلوم ہو —

(۶) عاق کیا ہوا لڑکا یعنے جسکو اصلی ماں یا باپ نے نکال دیا ہو —

یہ چہہ قسم کے لڑکے قرابت دار ہین اور وارث بہی ہین —

(۷) کنواری عورت کا لڑکا (کانیا) ٭(۱)

(۸) حاملہ دولہن کا لڑکا —

(۹) خریدا ہوا لڑکا —

(۱۰) اوس عورت کا لڑکا جسکا دوبارہ بیاہ ہوا ہو —

(۱۱) وہ لڑکا جسنے اپنے آپکو خود دیدیا ہو ۔

(۱۲) شودر کا لڑکا —

٭(۱) مخفی حمل کے لڑکے اور کنواری عورت کے لڑکے اور حاملہ دولہن کے لڑکے مین فرق ہے — مخفی حمل سے حسب اصطلاح دہرم شاستر وہ حمل مراد ہے جو حالت قیام ازدواج سوا ے شوہر کے کسی اور مرد سے رہا ہو — اور کنواری عورت کے لڑکے سے وہ لڑکا مراد ہے جو اوس کے بیاہ سے پہلے پیدا ہو چکا ہو — اور حاملہ دلہن کے لڑکے سے وہ لڑکا مراد ہے جب حمل بیاہ سے پہلے کا ہو اور لڑکا بیاہ کے بعد پیدا ہوا ہو —

یہہ لوگ کے رشتہ دار ہین مگر وارث نہین ہوسکتے ہین اون کے جو لوگ کہ ایک جدکی اولا د سے ہین یعنے اپنے باپ کے قرابت دارونکے وارث نہین ہوتے ہین — (۱)

دفعہ ۲۷۵ یاگولک لڑکون کی تعداد مین منو یاگولک سمرتی کی روسے بیٹون کی قسمین اور ترتیب — سے متفق ہین مگر ترتیب مین اختلاف ہے وہ حسب ذیل بیان کرتے ہین —

(۱) اورس بیٹا - (یعنے جو بذریعہ بیاہ جایز کے ہم قوم زوجہ سے بطریق حلال پیدا ہوا ہو —

(۲) پترکیا پتر (یعنے دختر معینہ اور اوس کے بطن کا لڑکا یہ دونون اورس کے ہم مرتبہ ہین —

(۳) زوجہ کا لڑکا (کشترج) جو شوہر کے جدی رشتہ دار یا کسی اور شخص مجاز نے جنا یا ہو

(۴) وہ بیٹا جو خفیہ طور سے زوجہ کے اوسکے شوہر کے گہر مین پیدا ہوا ہو اور اوس کے اصلی باپ کا نام معلوم نہو (یہ خفیہ ولادت کا بیٹا خیال کیا جاتا ہے)

(۵) کانینا - یعنے وہ لڑکا جو کواری عورت کے کوا رپنے مین پیدا ہوا اور ایسا لڑکا اپنے نانا کا بیٹا ہوتا ہے

(۶) دوسرے بیاہ کا لڑکا یعنے وہ لڑکا جو عورت سے اوسکو دوسرے بیاہ سے پیدا ہوا ہو خواہ وہ عورت دوسرے بیاہ کیوقت باکرہ ہو یا نہو —

(۷) دتیک لڑکا جسکو اوسکے باپ یا ماں نے کیکو دیا ہو —

(۸) کرتا لڑکا یعنے وہ لڑکا جسکو اوسکے والدین نے فروخت کر ڈالا ہو —

(۹) وہ لڑکا جسکو کسی دوسرے لاولد شخص نے بیٹا نبالیا ہو —

(۱۰) وہ لڑکا جسنے خود اپنے آپکو دیدیا ہو —

(۱۱) حاملہ دلہن کا لڑکا — (۲)

(۱۲) وہ لڑکا جسکو اوسکے والدین نے عاق کر دیا ہوا اور اوسکو کسی اور نے بیٹا بنا لیا ہو

(۱) منو سمرتی باب ۹ فقرہ - ۱۵۹ و ۱۶۰ (۲) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ - ۱ یاگولک سمرتی باب ۲ فقرہ - ۱۲۹ — ۱۳۳ — کو لبروکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶۰ و ۲۱۰ و ۲۲۴ و ۲۳۵ و ۲۴۱ و ۲۷۳ لغایت ۲۷۹ —

بعض علماء کی شمار مین بیٹون کی پندرہ قسمین ہین —

دفعہ ۵۳۸ بعض محققین پندرہ قسم کے بیٹے اسطرح بیان کرتے ہین :—

(۱) صحیح النسب بیٹا (آوُرَس بیٹا)
(۲) دختر معینہ —
(۳) وہ لڑکا جو غیر کی زوجہ سے جنایا جاے -
(۴) زوجہ کا لڑکا —
(۵) دختر معینہ کا لڑکا —
(۶) اُس عورت کا لڑکا جسکا دوبارہ بیاہ ہوا ہو
(۷) کنیا کا لڑکا - (کواری کا لڑکا یعنے کانینا)
(۸) حاملہ دلہن کا لڑکا —
(۹) خفیہ ولادت کا لڑکا -
(۱۰) دیا ہوا لڑکا (دت تک)
(۱۱) خریدا ہوا لڑکا
(۱۲) وہ لڑکا جسنے اپنے آپ کو خود دیا ہو —
(۱۳) بنایا ہوا لڑکا —
(۱۴) عاق کیا ہوا لڑکا —
(۱۵) وہ لڑکا جو نامعلوم جات کی عورت سے پیدا ہوا ہو - ۴(۱)

اگر شودر کا لڑکا اس تعداد مین اور ملایا جاے تو سولہ قسم کے لڑکے ہو جاتے ہین —

بیٹون کی قسمون کی ٹھیک تعداد بارہ ہے تعداد مین اختلاف بوجہ طرز بیان کے ہوا ہے ملاً

دفعہ ۵۳۹ نند پنڈت دت تک میمانسا کے مصنف بطور صحیح بارہ قسم کے لڑکے بیان کرتے ہین — وہ کہتے ہین کہ دختر معینہ اور اوسکا لڑکا ایک ہی شمار کیا گیا ہے اور اسیطرح وہ لڑکا جو غیر کی زوجہ سے جنایا جاے اور زوجہ کا لڑکا ایک ہی ہے اور شودر کا لڑکا اور وہ لڑکا جسکی جات معلوم نہو ایک ہی تصور کیا جاتا ہے پس ان تینون کو پندرہ کے عدد سے خارج کرو تو صرف بارہ قسمین لڑکون کی رہ جاتی ہین اسی سلئے نند پنڈت کہتے ہین کہ

۴(۱) دت تک میمانسا فصل ۲ - فقرہ - ۵۷ -

بارہ قسمون مین کچھہ اختلاف نہین ہی فقط اسکے شمار کرنے مین کسی نے مجمل بیان کردیا ہے اور کسی نے تفصیل سے بیان کیا ہے (۱) اون دس فہرستون مین سے جو بباویہنگا رنب مولفہ کلکتہ تہہ ترکا بنجا نن مین درج ہین علاوہ منو کے صرف تین قول اور ہین جنمین شودر کے لڑکے کو (یعنے شودر عورت کا لڑکا خواہ بیاہی ہو یا کنواری ہو جو شودر کے علاوہ کسی اور سے جنا یا ہو) ان بارہ قسم کے لڑکون مین شامل کیا ہے وہ تین قول ویشنو - شنکھا - لکھیتا معہ کالکا پران کے ہین ویشنو اور کالکا پران کا مصنف معہ منو کے پترکا پتر کو اسوجہ سے شمار سے ترک کرتے ہین کہ وہ اور اورس واحد ہے - اور شنکھا اور لکھیتا اوسکو نا بلین - شنکھا اور لکھیتا کرت ترما (بنا یا ہوا بیٹا) کو اسوجہ سے ترک کرتے ہین کہ وہ دت تک لڑکے مین شامل ہے - ویشنو اور منو شودر عورت کے لڑکے کو بارہوان شمار کرتے ہین اور اوسکو ان لفظون سے پکارتے ہین "لڑکا جو کسی بیقاعدہ طور سے پیدا ہوا شو" منو کہتے ہین کہ یہ لڑکا کسی برہمن کے غلبہ شہوت کی وجہہ سے شودر عورت سے پیدا ہوا ہے (خواہ وہ عورت بیاہی ہو یا کواری ہو) اور اگرچہ وہ لڑکا اپنے اوس خیالی باپ کو جسکے نطفہ سے پیدا ہوا ہے کسیقدر فائدہ پہونچانے کے قابل ہے تاہم وہ اپنی زندگی ہی مین مردہ خیال کیا جاتا ہے اور قانون مین اوسکا نام زندہ نعش ہے اور اسیوجہہ سے دوسرے مقننین نے اسکو شمار مین داخل نہین کیا (۲)

اورس بیٹے کی تعریف — **دفعہ ۵۴۰** اورس وہ بیٹا ہے جو ایسی عورت اور مرد سے پیدا ہوا ہو جو ہم قوم ہون اور اوس مرد سے عورت کا بیاہ اوسکی کواری اور باکرہ ہونے کی حالت مین بپابندی ومطابق قواعد دہرم شاستر اور رواج کے جملہ ضروری رسوم بیاہ مندرجہ شاستر کے خصوصًا اون رسوم کے جو گناہون سے پاک کرنے کے لئے کی جاتی ہین ہوا ہو - (۳)

(۱) دت تک چندرکا فصل ۲ فقرہ — ۵۸
(۲) منو سمرتی باب ۳ — اشلوک ۱۵ و ۱۶۹ — باب ۹ — اشلوک ۱۷۸ - کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۳ - صفحہ ۱۱۷ و ۱۱۹ و ۱۴۴ — ۲۸۳ - اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ لغایت ۲۱۲ — طبع دوم
(۳) دفعہ ۳۲۵ - و ۳۹۵ و ۵۰۹ - و ۵۳۵ کتاب ہذا دیکھے

اس زمانہ مین کتنی قسم کے بیٹے جایز ہین

اجکل بہی نو قسم کے بیٹے جایز بیٹے اور وارث ہین اور دو قسم کے صرف نان و نفقہ کے مستحق ہین — اور رواجاً متبنیٰ دختر بہی وارث اور جایز بیٹی ہے —

دفعہ ۱۴۵ جسقدر بیٹون کی قسمین اوپر درج ہین گو اون مین سے بجز اَوَرس اور دت تک بیٹے کے اس زمانہ کل جگ مین اوربیٹے جایز نہین رہے تاہم اورس اور دت تک کے وسیع معنی کی روسے اس زمانہ مین بہی مفصلہ ذیل بیٹے جایز اور وارث ہین — اور گو لڑکیون کی تبنیت موقوف ہوگئی ہے لیکن رواجاً متبنیٰ دختر بہی جایز دختر اور وارث قرار دیجاتی ہے

(۱) اَوَرس خاص
(۲) پتریکا پتر
(۳) اوسکا بیٹا —

} اَوَرس بیٹے مین پتریکا پتر داخل ہے اور پتریکا پتر کے معنی مین خود مقررہ دختر جو بطور بیٹے کے مان لی گئی ہو اور اوسکا بیٹا بہی داخل ہے —

(۴) شودر کا داسی پتر —

(۵) دت تک خاص

(۶) انت دوار شاین
(۷) انت دوار شاین

} یہ دت تک ہی سمجھے جاتے ہین ان مین اور دت تک مین ذرا ہی سا فرق ہے

(۸) کریترم
(۹) سوم دت

} یہ دت تک کے معنی مین داخل ہین —

یہ سب بیٹے وارث ہوتے ہین —

(۱۰) برہمن چہتری اور ویش کے غیر صحیح النسب لڑکے اور شودر کا وہ لڑکا جو جماع ناجایز سے پیدا ہوا ہو —

(۱۱) غیر قوم کا متبنیٰ لڑکا — یا پتر کی موجودگی مین متبنیٰ کرنا ٭(۱)

یہ دونون قسم کے لڑکے بشرط اطاعت نان و نفقہ پانے کے مستحق ہین —

اس اجمال کی تفصیل دفعات ذیل مین بیان کیجاتی ہے —

٭(۱) مرستی ولاس مین لکہا ہے کہ اگر بیٹے کی موجودگی مین کوئی لڑکا متبنیٰ کیا جاوے تو ایسا متبنیٰ صرف نان و نفقہ کا مستحق ہوگا —

زمانہ کل جگ مین صرف اورس کا قایم مقام و دت تک ہو سکتا ہی۔ باقی کل قسم کے بیٹو نا جایز و نامقبول ہین۔

دفعہ ۵۴۲ گو کل جگ (زمانہ موجودہ) سے پہلے اوپر کے لکھی ہوے گیارہ قسم کے بیٹے اول قسم یعنے اورس کے قایم مقام ہوسکتے تھی جیسا کہ کالکا پران اور دیگر کتب مقدسہ مین ہے کہ اورس بیٹے کے ہنوز کی حالت مین گیارہ قسم کے لڑکے اوس کے قایم مقام بیان کئے گئے ہین اون مین سے پہلے کی ہنوے پر دوسرا مستحق بیٹا ہوتا ہے" (۱) مگر اس زمانہ مین جو کل جگ کہلاتا ہے یہ حکم معطل و کالعدم ہے چنانچہ ورہسپتی منی یہ ہدایت کرتے ہین کہ بہت سے قسم کے لڑکے جنکو پہلے زمانہ مین پرانے منی بیٹے مانتے تھے وہ اس زمانہ کل جگ مین بوجہ نقص قابلیت لوگون سے اختیار نہین کئے جاسکتے ہین سواے اورس اور دت تک کے سب سے پرہیز کرنا چاہئے (۲) شونک نے کل جگ مین بجز اورس اور دت تک بیٹے کی اور سب لڑکون کو بیٹا بنانے کی ممانعت کی ہے (۳) اوت پران مین حکم ہے کہ بجز اورس اور دت تک بیٹے کی اور کسی قسم کا بیٹا جو دہرم شاستر مین مذکور ہے کل جگ مین بیٹا تصور نہین کیا جاسکتا ہی اور احکام اقسام بیٹون کے زمانہ حال سے متعلق نہین ہین۔(۴)

سواے اورس اور دت تک لڑکے کے اور لڑکون کے بیٹے ہونے کا حکم منسوخ ہے۔

دفعہ ۵۴۳ سمرتی ہے کہ کسیکو بجز صحیح النسب یعنے اورس اور دت تک (جسکو اوسکے والدین نے دیا ہو) لڑکے کو بیٹا بنانا اور زوجہ کے ایسے جرم کی سزا مین جو زناکاری سے کم ہو چھوڑ دینا قانون قدیم کے یہ ایسے حصے ہین جو ہوشیار مقننین نے اس غرض سے کہ انسان برائیون سے محفوظ رہے کل جگ کی شروع ہوتی ہی منسوخ کر دئے ہین" (۵) اسٹرینج صاحب نے تحقیقات کے بعد یہ لکھا ہے کہ

---

(۱) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۵۵ مطبوعہ لندن ہے اور کالکا پران دیکھو مگر ہوگ سمرتی باب ۳ فقرہ ۲ متاکشرا باب اول فصل ۱۱ - اشلوک ۲۱ و ۲۲ - (۲) دت تک چندریکا فصل ۱ فقرہ ۹ (۳) دت تک میمانسا فصل اول فقرہ ۶۴ - (۴) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۰ (۵) مدن پرادیپا - دیکھئے جنرل نوٹ جو سر ولیم جونس نے منو کے ترجمہ مین بصفحہ ۳۶۵ لکھا ہے - کولبروکس ڈایجسٹ - جلد ۳ - صفحہ ۲۷۲ - مطبوعہ لندن -

آورس جسکو زور دیکر بیان کیا گیا ہے اور دت تک جسکے معنی ہمیشہ دیئے ہوئے لڑکے کی ہین عموماً اغراض پسری پورا کرنے کی واسطے بیٹے قبول سکئے گئے ہین - باقی لڑکے اور اونکا تذکرہ پرانے قانون کے حصے ہین اور کل جگ کے اغاز مین جب ایسی صورتین پیدا ہوئین تو وہ موقوف و مردود سمجھی گئی ہین (۱)

دفعہ ۵۴۴

گو ازروے ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ع عورت کے دوسرے بیاہ کی ناجوازی کا حکم مندرجہ شاستر منسوخ اور دوسرا بیاہ جایز کردیا گیا ہے اور اوسکی اولاد کے حرامی ہونے کا حکم ہے لیکن ایسی عورت کا بیٹا اورس نہین ہے -

اورس بیٹے کی جو تعریف دہرم شاستر مین کی گئی ہے اوس کی روسے اور نیز اسوجہہ سے کہ بیٹون کی فہرست مین عورت کے دوسرے بیاہ سے جو لڑکا پیدا ہو وہ اون بیٹون مین بموجب قول منو و شنوان اور بموجب قول یاگولک اور دیگر منیون کے چھٹا -(۲) درجہ رکھتا ہے جو اورس بیٹے کی نہونے کی صورت مین اوسکے قایم مقام ہو سکتے ہین اس لیئے یہ صاف اور قطعی بات ہے کہ وہ حسب دہرم شاستر آورس نہین ہوسکتا ہے — جو ممانعت عورتون کے دوسرے بیاہ کی بابت ازروے احکام دہرم شاستر قایم کی گئی تہی اور اوسکی روسے دوسرے بیاہ کی اولاد ولد الحرام اسوجہہ سے قرار دی گئی تہی کہ وہ طریقہ ممنوع سے پیدا ہوی ہے اور اسیوجہ سے کل جگ مین دوسرے بیاہ کے لڑکون کا بیٹا بنانا ازروے صریح حکم آدت پران اور دیگر کتب کے موقوف اور ممنوع ہوگیا تہا چونکہ دوسرے بیاہ کی ناجوازی کے احکام و رواجات ازروے ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ع صراحتاً منسوخ و کالعدم کردیے گئے ہین اور بیوگان کا دوسرا بیاہ قانوناً جایز کردیا گیا ہے اور ایکٹ مذکور مین یہ بہی حکم دیا گیا کہ بیوہ سے جو دوسرے بیاہ سے اولاد پیدا ہوگی وہ حرامی نہوگی گو رسم و رواج شاستر اسکے خلاف موجود ہو — لہذا زیادہ سے زیادہ ایکٹ مذکور کا یہ اثر ہے کہ اوس سے دوسرا بیاہ جایز ہوگیا اور اولاد حرامی نہین رہی اور جن احکام مین بیاہ کی ممانعت اور اوس کی اولاد کو بیٹے ہونے سے خارج کیا گیا تہا وہ منسوخ ہوگئے لیکن اس سے یہ ثابت نہین ہوسکتا ہے کہ دوسرے بیاہ کا لڑکا حسب قاعدہ دہرم شاستر اورس کی تعریف مین داخل سمجہا جاسے کیونکہ ایکٹ مذکور نے اسکا تصفیہ نہین کیا صرف حرامی نہونے کا حکم

(۱) اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۰ - طبع ثانی - (۲) دفعہ ۲۳۶ و ۳۷۵ و ۵۲۰ کتاب ہذا دیکھو

دیا ہے - اور گو کوئی لڑکا از روے دہرم شاستر حرامی ہو لیکن اورس کی تعریف مین داخل نہین ہو سکتا ہے - چونکہ ایکٹ نے کوئی درجہ ایسی اولاد کا قایم نہین کیا لہذا زیادہ سے زیادہ عورت کے دوسرے بیاہ کی اولاد کو وہ درجہ مل سکتا ہے جو منو اور یاگولک اور نیز دیگر مقدس منیون نے دیا ہے گو اس بحث کا فیصلہ ابہی تک کسی عدالت سے نہین ہوا ہے لیکن اسبات کے یقین کرنے کی بہت معقول دلیلین ہین کہ گو دوسرا بیاہ جایز ہو اور اوسکی اولاد حرامی ہو لیکن کسیطرح اورس نہین ہو سکتی ہے - اور ایکٹ مذکور کو اس بحث سے کچہہ تعلق نہین ہے - لیکن جن شودر اقوام مین از روے رواج دوسرا بیاہ عورت کا جایز ہے اون کی اولاد کے اورس ہونے مین کلام نہین ہو سکتا ہے اسوجہ سے کہ رواج مقبولہ دہرم شاستر اور اوسکا جزو ہی اور جایز ہے - قطع نظر اس کے احکام امتناعی مذکور شودرون سے متعلق نہین ہین دگیا نیشر کہتے ہین کہ "بیٹے نا قابل جیسے کواری عورت کا بیٹا اور خفیہ ولادت کا بیٹا اور وہ جو دلہن کے ساتہہ آوے اور عورت کے دوسرے بیاہ کا بیٹا نہ پنڈدان مین شریک ہوتے ہین اور نہ جایداد مین" اس سے صاف ظاہر ہے کہ عورت کے دوسرے بیاہ کی اولاد پنڈدان کی مجاز نہین ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ترکہ پنڈدان کے ساتہہ ہے - اور یہ کوئی نہین کہہ سکتا ہے کہ دوسرے بیاہ کے جواز قانونی نے اوسکی اولاد کو بہی پنڈدان کا مجاز کر دیا ہے کیونکہ پنڈدان ادا کرنے کا جواز اور اختیار محض مذہبی احکام پر منحصر ہے نہ کسی ایکٹ یا دنیاوی بادشاہ کا قانون مذہبی عقاید پر کسیطرح پر موثر نہین ہو سکتا ہے - (١)

پتریکا پتر

پتریکا پتر کی تعریف و درجہ اور اوسکا ممنوع ہونا —

دفعہ ٥٤٥ پتریکا پتر کے بیٹے بنانے کے طریقہ کی ممانعت کی گئی ہے اور نہ وہ طریقہ بالکل موقوف ہوا ہے - اس اصطلاح مین خود لڑکی اور اوسکا بیٹا داخل ہے منو کہتے ہین کہ وہ شخص جسکے بیٹا نہو اپنی دختر کو اپنے واسطے بیٹا پیدا کرنے کے لئے اسطرح مقرر کر سکتا ہے کہ یہ کہے کہ جو اوسکے اولاد ذکور بیاہ سے پیدا ہوگی وہ میری ہوگی اور وہ رسوم

(١) اسکے ساتہہ دفعہ ٥٠٩ و ٥٠٤ کتاب ہذا کو بہی دیکہئے -

کریاکرم ادا کریگی" (١) وشیشٹا سمتی کا یہ قول ہی کہ "جس لڑکی کے کوئی بھائی ہنو اوسکو اوسکا باپ اسطرح پر مقرر کر سکتا ہے کہ یہ کہے کہ یہ دختر جسکے کوئی بھائی نہین ہے اسکو زیور سے آراستہ کرکے تجکو دونگا اور جو لڑکا اوس سے پیدا ہوگا وہ میرا ہوگا" طریقہ تقرر دختر کا گوتم یہ بیان کرتے ہین کہ "ایسا شخص جسکے اولاد ذکور ہنو آگ کی پوجا کرکے اور وہ قربانی ادا کرکے جسکا نام پرا جاپتی ہے اور یہ کہہ کر کہ لڑکی کے بچے میرے ہون گے اپنی لڑکی کو اپنے واسطے اولاد پیدا کرنے کے لئے مقرر کر سکتا ہے - مگر بعض کی راے مین لڑکی کا تقرر محض غیر صریح ارادہ سے بھی ہو سکتا ہے" (٢) وہ لڑکی جسکے بھائی ہنون اپنے آبا و اجداد سے تعلق لیسری رکھتی ہی مقررہ دختر بطور تیسرے بیٹے کے تصور کی جاتی ہے لیکن اورس بیٹے کی برابر ہوتی ہے کیونکہ وہ اوس کی خدمات ادا کرتی ہے لہذا وہ مثل بیٹے کے ہی" (٣) شنکھا اور لکھیتا یہ کہتے ہین کہ "دکشا پراچیتا کے بیٹے نے کہا ہے کہ وہ دختر جو بیٹا پیدا کرنے کے لئے مقرر کیجاتی ہے مثل بیٹے کے ہے کیونکہ وہ اوسکی خدمات ادا کرتی ہی" (۴)

لفظ اورس بیٹے مین پتریکا پتر داخل ہے —

دفعہ ۵۴۶ منو نے جو بارہ قسمین لڑکون کی بیان کی ہین وہ حقیقت مین تیرہ ہین کیونکہ لفظ اورس مین منو کے نزدیک بھی خود اورس اور دختر معینہ (پتریکا پتر) داخل ہے (۵) چنانچہ ورہسپتی منی بھی کہتے ہین کہ "منو نے جو تیرہ لڑکون کو بالترتیب شمار کیا ہے اون مین سے اورس بیٹا (صحیح النسب بیٹا) اور دختر معینہ باعث قیام نسل ہین - جسطرح سے کہ نیک لوگ گھی کی بجاے تیل سے کام نکالتے ہین اسیطرح گیارہ لڑکے نبدلیہ بیٹا نبلانے (تبنیت) کے اورس بیٹے اور دختر معینہ کے قایم مقام ہوتے ہین" (٦) - **دیشنو** اور شنکھا — لکھیتا اور کالکا پران کا مصنف اور منو کہتے ہین کہ پتریکا پترا اور اورس واحد ہین اسیوجہ سے اورس مین داخل کرکے منو نے پتریکا پتر کو علحدہ شمار نہین کیا (٧) .

(١) منوسمرتی باب ٩ - اشلوک ١٢٧ - (٢) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ٣ صفحہ ١٩٠ -
(٣) کولبروکس ڈائجسٹ صفحہ ١٦٢ و ١٧١ مطبوعہ لندن وشیشٹا سمرتی باب ٧ فقرہ ١٦ - (۴) کولبروکس ...
(٥) منوسمرتی باب ٩ - اشلوک ١٣٠ و ١٣٢ و ١٣٣ - (٦) دتک چندریکا فصل اول فقرہ (٨)
(٧) " " ٣ " ١٥ و ١٦ - باب ٩ - اشلوک ١٧٨ - کولبروکس ڈائجسٹ جلد ٣ صفحہ ١١٧ و ١١٩ و ١٤٤ و ١٨٣ - اسٹرینج ہندو لا جلد ٢ صفحہ ٢١٠ - ٢١٢ طبع دوم —

اصطلاح دت تک واورس کے معنی - اورس مین پتریکا پتر داخل ہے -

دفعہ ۵۴۷ اسباب مین کہ زمانہ موجودہ مین کس قسم کا بیٹا بیٹا سمجھا جا سکتا ہے صرف وہی قول مین جو اوپر بیان کئے گئے ہین اور اون مین دو لفظ ہین اورس اور دت تک ان ہی دونون لفظون کے معنی کی تحقیق پر اس زمانہ مین بیٹے کے جواز کا دارومدار ہے یہ دونون لفظ دت تک میمانسا اور دت تک چندریکا مین جو تبنیت کے باب مین سب سے زیادہ مستند اور مروج کتابین ہین استعمال کئے گئے ہین - کتاب اخر الذکر مین جو اصطلاح دت تک لڑکا واقع ہوئی ہے اوس سے بیوہار مادہو اور نیز دیگر کتب مین یہ سمجھا گیا ہے کہ اوسمین دیا ہوا لڑکا داخل ہے اور اس سے یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ پتریکا پترا اورس کے نہونے کی تلافی کرنے والا خیال کیا گیا ہے - اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ موجودہ زمانہ مین ایسا لڑکا جائز طور پر بیٹا بن سکتا ہے خلاف عقل نہین ہے - اصطلاح اورس سے جو کہ قول مذکور مین واقع ہوی ہے بغیر اختلاف کے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ پتریکا پتر کو بھی ظاہر کرتی ہے - اصطلاح پتریکا پتر سے وہ دختر مراد ہے جو اولاد ذکور پیدا کرنے کی غرض سے مقرر کی جاے اور اس مین خود دختر اور اوسکا بیٹا داخل ہے - یاگولک کہتے ہین کہ پتریکا پترا اورس لڑکے کی برابر ہے اور منو کی راے یہ ہے کہ لڑکے اور مقررہ دختر اور پوتا اور دختر مذکور کے بیٹے مین کچھ فرق نہین ہے - علاوہ اس کے وراثت مین بھی پتریکا پترا اور صحیح النسب یعنی اورس بیٹے کا (۱) حصہ برابر ہے (۲) -

اسٹینج صاحب کی تحقیقات کا نتیجہ نسبت جواز پتریکا پتر -

دفعہ ۵۴۸ دیول اور یاگولک کے اقوال مین پتریکا پتر دوسرے درجہ کا بیٹا ہے (یعنے اورس سے جدا اور کم ہے) اور دوسرے اقوال مین کم درجہ کا ہے - مگر منو کے اقوال مین پتریکا پتر کا کوئی علحدہ درجہ نہین ہے کیونکہ منو اور اوسکے مقلدین کی راے مین پتریکا پترا اورس سے علحدہ نہین ہے قانون مین پتریکا پترا اور اورس بیٹے مین کچھ فرق نہین ہے اور اسی لحاظ سے جب دونون موجود ہون تو ترکہ مورث کا حصہ مساوی پلے مین پتریکا پتر کی

(۱) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۲۲ - (۲) نوٹ اول سدرلینڈ سینا پسس عنوان اول - صفحہ ۱۴۷ طبع دوم

دونسمین مین ایک تو خود دختر مقرر و جو بطور بیٹے کے مان لی گئی ہو اور دوسرا اوسکا لڑکا وسعت زبان کی وجہ سے یہ ہی مفہوم پیدا ہوتا ہے اور پہلی قسم کی صورت مین خود لڑکی ہی اپنے باپ کا کریا کرم کرتی ہے — اور یہ بڑی باوقعت رایون کے حوالہ سے کہا جاتا ہے کہ جب پتریکا پتر کو ذیلی لڑکا یعنی ایسا لڑکا جو اورس کا قایم مقام ہوتا ہے نہ مانا جاوے اور اورس مین داخل سمجھا جاوے تو اس زمانہ مین پتریکا پتر کا بیٹا ہونا جایز ہے اور یہ نتیجہ نکالنا خلاف قانون نہین ہے (۱)

گو منو اور اوسکے مقلدین پتریکا پتر کو اورس مین داخل کرتے ہین اور اسوجہ سے وہ اس زمانہ مین بطور صحیح بیٹا ہے لیکن اسمرتی چندریکا کے مصنف کلجگ مین اوسکو ناجایز کہتے ہین —

دفعہ ۵۴۹ جبکہ اورس مین متبنیٰ پتریکا پتر کو شمار کیا ہے اور اوسکو اون ذیلی لڑکون سے جو اورس کے قایم مقام ہوتے ہین کم حق وراثت نہین ملتا ہے بلکہ اورس کے ہمرتبہ ہے تو اوسکو بیٹا بنانا ممنوع نہین سمجھا جا سکتا ہے کیونکہ دوسرے سمرتیون کی شمرتیون پر منو سمرتی کو ترجیح ہے جیسا کہ ورہسپتی منی کہتے ہین کہ منو کا مقنین مین اول درجہ ہے اور جو اوس کے خلاف ہے وہ مستند نہین ہے (۲) مگر سمرتی چندریکا کے مصنف کہتے ہین کہ کلجگ مین ادسی قول (۳) کی روسے جسمین یہ لکھا ہے کہ کسی اورکو بجز اورس اور دتک کے بیٹا بنانا ممنوع ہے" دختر کو بیٹا پیدا کرنے کیواسطے مقرر کرنا ممنوع سمجھنا چاہئے اور ایسا لڑکا نہ تو دتک ہے اور نہ اورس پس اسکا نتیجہ یہ ہے کہ کلجگ مین اورس اور پوسنے کے ہونے کیصورت مین دتک نہ کوی اور اورس کا قایم مقام مانا گیا ہے" (۴) لیکن متاکشرا کا شارح ولیشٹر بہٹ اپنی کتاب سبودہنی مین ادت پران کا قول مذکورہ بالا نقل کرکے لکھتا ہے کہ کلجگ مین پتریکا پتر جایز ہے کملاکر بہٹ نے دیواد تاندب مین اسی قول کی نسبت لکھا ہے کہ پتریکا پتر اورس کے ہم مرتبہ ہے یعنی جایز ہے (۵)

(۱) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۹۹ - ۲۰۱ - طبع دوم

(۲) دیکھئے دفعہ ۳۵ کتاب ہذا (۳) یہ قول اوپر کی دفعات مین مع دیگر اسناد کے درج ہے —

(۴) سمرتی چندریکا باب ۱۰ فقرہ — ۶ —

(۵) سبودہنی - دیواد تاندب دیکھئے دفعہ ۹۳ - ۹۴ دہرم شاستر سنگرہ مصنفہ بابو شیاما چرن سرکار مطبوعہ —

اصطلاح پتریکا پتر کے معنی اور پتریکا پتر کی قسمون کی تفصیل

دفعہ ۵۵۰ — وگیانیشور مصنف متاکشرا نے لکھا ہے "پتریکا پتر کے معنی اوس دختر کا بیٹا جسکو بطور پسر کے مان لیا ہوا ور وہ اورس بیٹے(۱) کے مساوی ہے جیسا کہ وشیشٹا کہتے ہین کہ یہ دختر جسکے کوئی بھائی نہین ہے مین تجھکو زیورات سے آراستہ کرکے دونگا اور لڑکا جو اوس کے پیدا ہوگا وہ میرا بیٹا ہوگا - یا اس لفظ کی یہ مراد ہو سکتی ہے کہ خود دختر ہی خاص طور پر مقرر ہونے سے بیٹا ہو جاتی ہے اور اسصورت مین بھی وہ مثل ایک اورس بیٹے کے ہی گو وہ بہ نسبت باپ کے مان سے زیادہ جز لیتی ہے جیسا کہ وشیشٹا نے بھی اوسکو بیٹا کہا ہے مگر تیسرے درجہ کا پس جو بیٹی مقرر کی جاسے وہ تیسری قسم کا بیٹا تصور کیجاتی ہے"

(۱) متاکشرا کے شارحین اور دیگر مصنف الفاظ "اورس کی برابر" کی شرح مین یہ کہتے ہین کہ اورس کی برابر سے مراد وہ بیٹی ہے جو بجاے بیٹے کے مقرر ہوی ہو یعنے وہ بیٹا مان لی گئی ہو - او نیز ایک مقررہ بیٹی کا بیٹا یہ دونون اورس کی برابر ہین (۲) چونکہ ایک مقررہ بیٹی کا بیٹا جائز اولاد قسم اناث کا بیٹا ہے اس لئے وہ مثل اورس بیٹے کے ہے نہ کہ خود اورس بیٹا (۳) الفاظ یا اس لفظ سے یہ مراد ہو سکتی ہے کے معنی یہ ہین کہ اوس سے مراد ایسی دختر سے ہو سکتی ہے کہ جو مقرر ہونے پر بیٹا ہو جاتی ہے - گو وہ اورس بیٹی ہوتی ہے لیکن عورت ہونے کی وجہ سے وہ صرف مثل اورس بیٹے کے ہی (۴) الفاظ اورس کی برابر کے معنی یہ ہین کہ اورس بیٹے کے برابر مقررہ لڑکی کا لڑکا یا خود وہ لڑکی کا مان لی گئی ہو ہوتی ہے کیونکہ ایسی بیٹی مین تمام صفات اورس ہونے کی بجز حیثیت مذکر یا مونث ہونے کے موجود ہین لہذا وہ مثل اورس کے ہے (۵)

پتریکا پتر کی چار قسمین ہین:-

اول — وہ بیٹی جو بجاے پسر کے مقرر کی گئی ہو اور وہ اسی مضمون کی ایک شرط

---

(۱) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۳-

(۲) وشیشر ودن پاریجات دیکھو شرح متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۳ - مولفہ کولبرک صاحب

(۳) ایضاً سبودھنی- 〃 〃 〃 〃 〃

(۴) 〃 ویر مترودے - 〃 〃 〃 〃

(۵) 〃 ابرارکا - 〃 〃 〃 〃

کے ساتھہ مقرر ہوتی ہے —

دوم اوسکا بیٹا جسکا نام مقررہ بیٹی کا بیٹا ہے (پتریکا پتر) وہ یہ نام ایک عہد کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے — مگر یہ فرق ہوتا ہے کہ وہ بجاے پسر کے نہین ہے — بلکہ بجاے پوتے کے ہے —

سوم مقررہ دختر کا وہ لڑکا جو اوس دختر کے پیدا ہو جو بیاہ مین اس شرط صریح کے ساتھہ باپ نے دان کی ہو کہ "جو بیٹا اوسکے پیدا ہوگا وہ واسطے اغراض کریا کرم اور شرادہ وغیرہ کے میرا ہوگا" اور وہ اپنے نانا سے بطور ایک متبنی بیٹے کے تعلق رکھتا ہے —

چہارم وہ لڑکا جو ایسی دختر کے پیدا ہو جو بیاہ مین اس شرط کے ساتھہ دی گئی ہو کہ جو لڑکا اوس کے پیدا ہوگا وہ اپنے اصلی باپ کا اور نانا کا یعنی دونون کا کریا کرم اور شرادہ کریگا — اور ایسا لڑکا بحیثیت اصلی بیٹے کے اپنے اصلی دادا اور نانا دونون سے تعلق رکھتا ہے مگر دختر کا تقرر از روی عہد اور محض نقل دل سے ہوتا ہے (۱)

مقررہ دختر کا بیٹا نانا کا بیٹا ہوتا ہے اور ہر طرح اوس کی برابر ہے —

دفعہ ۱۵۵ مقررہ لڑکی کے بیٹے کی نسبت منو کہتے ہین کہ ایسی لڑکی کے بیٹے اور اوسکے باپ کے پوتے مین کچھہ فرق نہین ہے کیونکہ اون دونون کے باپ اور مان دونون ایکہی شخص کے جسم سے پیدا ہوئے ہین (۲) شنکہا اور لکھیتا کا قول ہے "کہ پسر اور ایسی بیٹی کے لڑکے مین کچھہ فرق نہین ہے" (۳) وشیشتا بہی کہتے ہین کہ مقررہ لڑکی مثل بیٹے کے ہو (۴) یاگولک سمرتی مین ہے کہ اورس وہ لڑکا ہے جو جایز طریقون اور رسوم کے بیاہ سے پیدا ہوتا ہے وہ اور مقررہ لڑکی کا لڑکا مرتبہ مین برابر ہین" (۵) بودہاین کا قول ہے کہ وہ لڑکا جو اوس دختر کے پیدا ہو جسکو اوسکے باپ نے اولاد ذکور پیدا کرانے کے لئے مقرر کیا ہے مقررہ بیٹی کا بیٹا (پتریکا پتر

(۱) بیمادری — دیکھیے شرح متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۵—۳ —

(۲) منو باب ۹ — اشلوک ۱۳۳ — (۳) کولبرکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۳ —

(۴) کولبرکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۷۱ —

(۵) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ اول

کہلاتا ہے اور دوسری دختر کا لڑکا محض دختر کا بیٹا (نواسہ) کہلاتا ہے (۱) مقررہ بیٹی کا بیٹا عموماً صرف نانا سے تعلق رکھتا ہے لیکن ازروے خاص معاہدہ کے اپنے اوس اصلی باپ سے بھی تعلق رکھتا ہے جسکی نطفہ سے پیدا ہوا ہو۔ یا ماہنی کا قول ہے کہ "مقررہ بیٹی کا بیٹا صرف اپنے نانا وغیرہ کا کریا کرم کرے لیکن وہ دونوں کی جایداد وراثتاً پاسکے تو دونوں کا کریا کرم کرے" پس یہ لڑکا بھی دوا مشائین یا دو باپ کا بیٹا کہلاتا ہے۔(۲)

دفعہ ۵۵۲ — پتریکا پتر کا حق وحصہ

منو کا قول ہے کہ کسی شخص کا بیٹا بعینہ وہ ہی شخص ہے۔ اور جیسا کہ لڑکا ہے مثل اوسی کے مقررہ دختر ہے اگر اوسکو کوئی بیٹا نہو تو کیونکر کوئی دوسرا سواے دختر کے جو نہایت درجہ اوس شخص کی روح سے ملی ہوی ہے اوسکی جایداد کا مالک ہو سکتا ہے" (۳) منو یہ بھی کہتے ہیں کہ "اگر کوئی دختر اپنے باپ کیواسطے لڑکا پیدا کرانے کے لئے مقرر کی گئی ہو اور اوسکے تقرر کے بعد باپ کے نطفہ سے ایک بیٹا پیدا ہوا ہو تو اسصورت مین تقسیم وراثت بحصہ مساوی ہوگی کیونکہ عورت کو حق کلانیت حاصل نہین ہے۔ اور دختر مذکور وراثت کا دعوے کر سکتی ہے۔ اور مقررہ دختر خواہ صراحتاً مقرر ہوی ہو یا معنًا ہم قوم (سجات) شوہر سے جو لڑکا جنتی ہے نانا اوس لڑکے کا دادا ہو جاتا ہے۔ اور ایسے لڑکے کو نانا کا پنڈدان کرنا چاہیئے اور نانا کے ترکہ پر قبضہ کرنا چاہیئے"۔(۴) ورہسپتی بھی کہتے ہین کہ "صرف ایک شخص یعنے اورس اپنے باپ کی وفات کے بعد دولت کا مالک ہوتا ہے اور دختر مقررہ اوسکی برابر ہے لیکن اور لڑکون کو نان و نفقہ ملیگا"(۵) برہما پران مین لکھا ہے کہ "میراث مین پتریکا پتر کو برابر حصہ ملتا ہے"(۶) دیپاکالیکا یا گووِلک کا اس قول کی کہ "مقررہ دختر کا لڑکا اورس بیٹے کی برابر ہے" تشریح کرتے وقت یہ کہتا ہے کہ وہ لڑکا اورس کے ساتھہ برابر کا حصہ پائیگا (۷)

(۱) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶۷ (۲) بالم بہٹ دیکھیئے شرح متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۳ مولفہ کولبروک صاحب (۳) منو باب ۹ - اشلوک ۱۳۰ و ۱۳۱

(۴) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶۴ (۵) کولبروکس ڈایجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۷۱

(۶) " " " (۷) " " " " ۱۶۴

گو پتریکا پترکے جواز کے خلاف بجز ایک راے کے اور کوئی دلیل نہین ہے لیکن اسکا رواج نہین رہا ہے -

دفعہ ۵۵۳ بجز ایک راے مصنف اسمرتی چندریکا کے اور کوئی وجہ اس زمانہ مین پتریکا پترکے ناجایز ہونے کی نہین ہے بلکہ نہایت مستند اور مستحکم صریح اسناد مصرح بالا کی روسے وہ جایز ہے اور نیز عدالتون مین بہی جایز رکہا گیا ہے چنانچہ ۱۸۳۵ع مین صدر دیوانی کلکتہ نے ازروے بیوستہا مستند پنڈتون کے پتریکا پتر طریقہ کو جایز قرار دیا (۱) ایک مقدمہ مین اسکے خلاف ہی کہا گیا ہے (۲) ایک مقدمہ احاطہ مدراس کا پریوی کونسل مین پیش ہوا اوس مین پتریکا پترکے جواز سے انکار نہین کیا گیا بلکہ یہ تجویز کیا کہ بموجب منوسمرتی باب ۹ - اشلوک ۱۲۷ و داے بہاگ باب ۱۰-۱ اشلوک ۲و۴ دختر پتریکا پترا سوجہ سے نہین ہو سکتی ہے کہ اوس کے بہائی موجود تہے (۳) اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قانون متعلقہ پتریکا پتر معطل و منسوخ نہین ہے - گو پتریکا پتر قانوناً جایز ہے لیکن عملاً اسکا بالکل رواج اوٹھ گیا ہے لیکن احاطہ مدراس خصوصاً ملابار مین کسیقدر مروج ہی جو لڑکی بیٹا پیدا کرنے کی واسطے مقرر کرکے بیاہی جاتی ہے اوس بیاہ کا نام نمبو دری برہمنان ملابار مین سروس ودہاکم مشہور ہے اور دیگر ہنود مین پتر کا کرم نام ہے —

احاطہ مدراس مین جو پہلا لڑکا سروس ودہاکم بیاہ کے ذریعہ سے پیدا ہو وہ اپنے نانا کا بیٹا اور وارث ہوتا ہے نہ اصلی باپ کا الا جبکہ خاص معاہدہ کے ذریعہ سے دونون کا بیٹا اور وارث ہونا قرار پایا ہو —

دفعہ ۵۵۴ ملابار کی نمبودری قوم مین ازروے رواج ایسی دختر کا بیٹا جسکا ازدواج بطریق سروس ودہاکم کیا گیا ہو اپنے اصلی باپ کے خاندان مین جب تک اور وارث ہو وراثت نہین پاتا ہے - ازدواج مذکور مین یہ لازم آتا ہے کہ ایسے ازدواج کی اولاد کے واسطے ایک انتظام کیا جاے اور باپ کا اختیار نسبت ایسے معاہدہ کے جسکے ذریعہ سے پہلا لڑکا دلہن کے باپ کا ہوتا ہے

(۱) نواب راے بنام بہگوی کنور رپورٹ صدر عدالت دیوانی کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵ -
(۲) نرسنگہ نراین بنام بہتن لال دیکلی رپورٹر ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۹۴ -
(۳) بچی ریڈی چنا پا سادا پا وغیرہ بنام بچی ریڈی گوواپا سدرلینڈ رپورٹر پریوی کونسل جلد ۱ صفحہ ۱۴ منفصلہ ۴ دسمبر ۱۸۳۵ع

ما ہی نا قابل اعتراض ہے. جیسا کہ تبنیت مین دینے کا حق ہوتا ہے لڑکا جو اسطرح پیدا ہو وہ
ی حق وراثت اپنے اصل باپ کے خاندان مین اوس سے زیادہ ہنین رکھتا ہے جو متبنیٰ کو
اصل ہوتا ہے اور وہ لڑکا جسکا ذکر کیا گیا پہلا لڑکا ہوتا ہے جو نانا کا بیٹا ہو جاتا ہے۔
ازدواج سروس وِدہانم بمنو دریان ملابار مین مخصوص ہے اور اگر وہ پتریکا کرم بیاہ جو
دوسرے اقوام ہنود مین مروج ہے ہنین ہے اور یہ اوسکا دوسرا نام نہین ہے تو بھی
وہ اوس سے بہت مشابہ ہے کیونکہ ان دونون قسم کے بیاہون کی یہ ایک ہی غرض ہے
اولاد دُلہن کے ایسے باپ کیواسطے پیدا کیجاے جسکی نسل نابود ہونے والی ہو اور
اس پسر کو جو دختر کے پیدا ہو بجاے پسر اصلی کے قایم کیا جاسے - ازدواج سروس وِدہانم
ازدواج ایسی دلہن کے ساتھ جسکی اولاد کے بیٹا بنانے کا عہد کیا گیا ہو محض ایک
دوسرا نام ازدواج قسم پتر کا کرم کا ہے - وہ اشلوک جو بوقت بیاہ سروس وِدہانم
کے پڑہا جاتا ہے وہ ہی ہے جو وشیشتا کا قول ہے (۱) اور جس مین یہ درج ہے کہ وہ دختر
جسکی اولاد کے بیٹا بنانے کا عہد کیا گیا ہو بحیثیت پسر واپس آتی ہے اور نہایت مشابہ
اوس دختر کے تقرر کے ہی جسکی اولاد کا بیٹا بنانا بغرض بجا آوری رسمیات پنڈدان وغیرہ
کے قرار دیا گیا ہے - (۲) یہ امر مسلمہ ہے کہ ازدواج سروس وِدہانم کی روسے دلہن کی
جایداد اوسکے شوہر کو ہنین پہونچتی ہے اور نہ وہ اپنی زوجہ کے خاندان مین داخل
ہوتا ہے گو اونکی اولاد داخل ہوتی ہے - یہ جایز ہے کہ شوہر مذکور زوجہ کے باپ
کی جایداد پر امانتًا اوس اولاد کے فائدہ کے واسطے قابض رہے جو اوس ازدواج
سے پیدا ہو لیکن اگر اوسکی زوجہ لاولد مر جاے یا اولاد نہو تو جایداد مذکور اوس کے
خسر کے خاندان مین واپس جائیگی - اسصورت مین ازدواج سروس وِدہانم اور
پتر کا کرم ایک ہی ہین - وراثت اوس سلسلہ مین جاتی ہے جو پنڈدان کرے جیسا کہ
... مین سے لکھا ہے کہ ایسی دختر کا لڑکا جسکی اولاد کے بیٹا بنانے کا عہد کیا گیا ہو
اول پنڈدان اپنی ماں کو دیتا ہے جو بیٹا مان لی گئی ہے اور دوسرا اپنی ماں کے باپ کو
اور تیسرا پنڈدان ماں کے دادا کو دیتا ہے پس ایسے پسر کی حالت پسر متبنیٰ سے بہت ہی
مشابہ ہے خصوصًا بلحاظ اس اصول اور اس طریقہ کے جسپر عمل کیا جاتا ہے یعنی جو لڑکا

(۱) وشیشتا باب ۱۷ - اشلوک ۱۲ — (۲) منو باب ۹ - اشلوک ۱۲۷ —

تیرے پیدا ہوگا وہ لڑکا میرا ہوگا" اسناد کا غلبہ اس اصول کے موید ہے کہ کوئی دختر جسکے بھائی نہو پترلیکا اور اوسکا بیٹا پترلیکا پتر ہو سکتا ہے بشرطیکہ دختر کے باپ نے بلا کسی اقرار یا قرارداد بوقت شادی کے اپنے ذہن مین منتخب و مقرر کر لیا ہو یعنے بلا کسی معاہدہ کے محض اپنے دل مین خیال کر لیا ہو (ہیمادری) لیکن جو منتر کہ بوقت ازدواج سروس ودہا نم کے ملابار مین پڑہا جاتا ہے اوس منتر مین وہ ہی اصول بصراحت درج ہے جو متاکشرا مین وشیشتا سے منسوب کیا گیا ہے یعنی لڑکی کا وہ لڑکا جو اس کے پیدا ہوگا میرا ہوگا۔ شرح ہیمادری مین وہ منتر درج ہے جو منوسمرتی باب ۹ اشلوک ۱۲۷ مین لکھا ہے یعنی دختر کے جو لڑکا اس بیاہ سے پیدا ہوگا وہ بغرض ادا کرنے میرے کریا کرم کے میرا ہوگا۔ اور بعد ازان مابین ایسی دختر کے پسر کی جسکے لڑکے کو بیٹا بنانے کا عہد کیا گیا ہے اور جس کا بیاہ اس طریق سے کیا گیا ہے اور اوسی دختر کی اولاد کے جسکا بیاہ اسطرح کی شرط سے کیا گیا ہے کہ جو لڑکا پیدا ہوگا وہ دونون (یعنے نانا اور اصلی باپ) کا کریا کرم کریگا فرق کیا گیا ہے اور بالم بہٹ کا قول اس امر کی سند ہی کہ لڑکا ایسی دختر کا جسکی اولاد کے بیٹا بنانے کا عہد کیا گیا ہو بالعموم صرف نانا کا بیٹا ہوتا ہے اور صرف بذریعہ معاہدہ خاص کے اصلی باپ کا بھی ہوتا ہے (متاکشرا باب اول فصل ۱۱ مع شرح کتب دہرم شاستر مولفہ اسٹوکس) لہذا پسر مذکور اپنے اصلی باپ کا وارث صرف اوسی صورت مین ہو سکتا ہے جب کوئی اور وارث خاندان مین نہ رہا ہو (۱)

کرتریم اور سوئم دت جائز بیٹے ہین

لفظ دت تک مین کرتریما لڑکا بھی داخل ہے اور طریقہ تبنیت کرتریما جایز ہے۔	**دفعہ ۵۵۵** پرا سر مُنی جسکے احکام کل جگ مین زیادہ مستند اور موزون تسلیم کئے جاتے ہین (۲) یہ حکم دیتے ہین کہ بنایا ہوا بیٹا یعنے کرتریما اور دیا ہوا

ہوا بیٹا یعنے دت تک بالکل ایک ہین" اور اسی کے موافق دیو بار ماد ہو۔ دت تک یعنے بنایا

(۱) کماری بنام نارایں انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۶۰ —
(۲) دفعہ ۱۳۹ کتاب ہذا کو دیکھئے —

متاکشرا- اور دیگر مستند کتب مین ہے کہ اصطلاح دت تک کے معنی مین بنایا ہوا لڑکا یعنے کرتریما بہی شامل سمجہا گیا ہے (۱) نندا پنڈت مصنف دت میمانسا کہتے ہین کہ پرآسر کے قول کی رو سے جو اونہون نے کل جگ کے قانون بیان کرنے کی موقع پر فرمایا ہے اصطلاح دت تک مین کرتریما شامل ہے اور وہ قول یہ ہے "اورس لڑکا زوجہ کا لڑکا اور دیا ہوا لڑکا اور بنایا ہوا لڑکا" گو زوجہ کے لڑکے کی ذکر آجانے سے یہ نہین سمجہنا چاہیئے کہ وہ جایز ہے کیونکہ کل جگ مین زوجہ شوہر کے واسطے کسی دوسرے مرد سے اولاد پیدا نہین کرسکتی ہے کل جگ مین یہ امر از روی حکم امتناعی کے منسوخ کردیا گیا ہے (۲)

دفعہ ۵۵۶ — دت رہما کے معنی

دت تک یا دت رہما اور باقی لڑکے (جو لڑکون کے قایم مقام ہوتے ہین) اپنے اصلی باپ کے وارث نہین ہوتے ہین منو نے صاف کہا ہے کہ دُت رہما لڑکے کا اپنی اصلی باپ کی جایداد اور خاندان مین کچہ حق نہین ہوتا ہے جایداد اور خاندان بہی پنڈدان کے ساتہ ہے - اور جس شخص نے اپنے لڑکے کو دیدیا اوسکی کریا (تجہیز و تکفین) خراب ہوگئی"- اصطلاح دت رہما مین خریدا ہوا لڑکا اور بنایا ہوا دونون شامل ہین - جن فقرات مین کہ قایم مقام لڑکون کے حقوق وراثت بیان کیئے گئے ہین اون مین دت تک اور کرتریما کو مستثنیٰ کیا ہے اور یہ فقرے دوسرے جگون (زمانون) سے تعلق رکہتے ہین اور اون لڑکون کا کل جگ مین متبنیٰ کرنا دوسری سمرتیون کی رو سے ممنوع ہے (وہا رما دہو) (۳)

دفعہ ۵۵۷ — دت تک یا دت رہما یا کرتریما یا کرتما بیٹے بننے کے قابل ہین —

یہ تسلیم کرلینا چاہیئے کہ موجودہ زمانہ مین اون لڑکون مین سے جو سوا ے اورس کے ہین صرف - دت تک یا دت رہما یا کرتریما یا کرتما (جو کہ اصطلاحاً اسطرح پکارے گئے ہین) رواج اور مقنین کی سند پر بیٹے بننے کے قابل ہین - دت تک چندرکا کا مصنف صرف دت تک ہی کو مانتا ہے لیکن حقیقت مین بغیر کسی گریز کے وہ لڑکا

(۱) دت تک میمانسا فصل اول فقرہ ۵ - ۶ و ۶۶ متاکشرا فصل ۱۱ فقرہ - متہلا کی مروجہ کتب
(۲) " " " " " - دت تک کومدی دیکہیے دت تک شرومنی صفحہ ۱۳۲ —
(۳) بیوستا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۱۶ —

جسنے خود اپنے آپ کو دیا ہو اور رعاقت کیا ہوا لڑکا کرتریما یا کرتا پیتر کی عام اصطلاح مین شامل ہو سکتے ہین — کرتا پیتر عموماً کرتا پتر کہلاتا ہے — اور یہ بھی مخفی نرہے کہ قانون کی کتابون مین اصطلاح دت تک بعض وقت متبنیٰ (بنائے ہوئے) لڑکے کی معنی ہین مستعمل ہوئی ہے (۱) صدر دیوانی عدالت کلکتہ کا یہ فیصلہ بنگالہ کی بابت ہے کہ اگر صرف تنہا دت تک طریقہ کی تبنیت بنگالہ مین مروج نہین ہے تو خاص کر وہ ہی زیادہ مروج ہے" (۲) مسٹر کولبروک نے اپنی ڈایجسٹ کی باب ۱۰ کے فقرہ - ۱۰ پر یہ نوٹ لکھا ہے کہ گور (بنگالہ) مین اور بہت سے ممالک مین سوائے متھلا کے لڑکے صرف دت تک طریقہ مین متبنیٰ کیے جاتے ہین مگر ایسے دستور کا رواج کرتریما طریقہ کی تبنیت کو ضعیف نہین کر سکتا ہے تاوقتیکہ صاف طور پر اوس مقام کے اعلیٰ مقننین نے منع نہ کر دیا ہو (۳) لفظ دت تک مین کرتریما (بنایا ہوا بیٹا) داخل ہے (۴)

دفعہ ۵۵۸ | قانوناً طریقہ کرتریما جائز ہے — | اس بحث سے قطع نظر کرنا چاہیئے کہ کرتریما طریقہ کی تبنیت کا متھلا سے باہر بھی رواج ہے یا نہین لیکن یہ صاف بات ہے کہ وہ طریقہ قانوناً جائز ٹھہرایا گیا ہے ایک بڑی باوقعت رائے ایسی تبنیت کی تائید مین ہے اور وہ رائے ایسی مستندین کے کلام پر مبنی ہے جو نہ صرف دت تک اور کرتریما کو یکسان بتاتے ہین بلکہ لفظ دت تک مین دونون کو داخل سمجھتے ہین (۵)

دفعہ ۵۵۹ | لفظ دت تک مین کرتریما داخل ہے — | منو اور وشسٹن اور کالکا پران کے مصنف نے یہ سمجھکر کہ پتریکا پتر اور رس کی مانند اور اوسی مین داخل ہے اوسکو لڑکون کے شمار مین داخل نہین کیا - لیکن شنکھا اور لکھیتا پتریکا پتر کو لڑکون کے شمار مین داخل کرتے ہین - اور کرتریما کو اسوجہ سے کہ وہ لفظ دت تک مین داخل ہے شمار نہین کرتے ہین (۶)

---

(۱) سدرلینڈ سیناپسس صفحہ ۱۴۷ - طبع دوم

(۲) " عنوان ۲ —

(۳) " " نوٹ - ۱۰ —

(۴) " " نوٹ اول

(۵) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۰۴ طبع دوم (۶) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ — طبع دوم

کو اس زمانہ مین جو طریقہ تبنیت بلا مجت ہی وہ دت تک ہے لیکن کرتریما طریقہ بہی جایز ہے —

دفعہ ۵۶۰ مسٹر سٹرینج صاحب لکہتے ہین کہ موجودہ زمانہ مین جو اصل بات تحقیق طلب ہے وہ یہ ہے کہ ان مختلف قسم کے لڑکون مین کون سا لڑکا اوسکا قایم مقام ہو سکتا ہی اور یہ بات ایسی ہے کہ اس مین ہمیشہ اختلاف رہا ہے اور اسی غرض سے ایک اعلیٰ درجہ کے مستند شخص نے ہندوستانی نہین ہے (۱) جو اسوقت تک زندہ ہے کچہہ عرصہ ہوا کہ اوس شخص (۲) کے اشارہ سے جو یہ نکتہ چینی کر رہا ہے بڑی تحقیقات کی ہتی اور اوس مستند شخص کی یہ راے قرار پائی کہ علاوہ پُتریکا پُتر کے طریقہ کے اور طریقہ تبنیت کا جواز روے قانون مروجہ کے درست ہی وہ طریقہ دت تک ہے جو کہ ہر ایک قول کی روسے عام ممانعت سے محفوظ رہا ہے اور نیز طریقہ کرتیریما جسکو خاص کر براہمن نے ممانعت سے مستثنیٰ کیا ہے" (۳)

کرتریما کو دت تک چندریکا کا مصنف جایز نہین کہتا ہے لیکن دت تک میمانسا کا مصنف جایز کہتا ہے —

دفعہ ۵۶۱ براسرہنی کے قول کی روسے کل جگ مین صرف اورس - دت تک - کرتیریما بیٹے ہین اور یہ ہی دت تک میمانسا کا مسئلہ ہی لیکن دت تک چندریکا سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صرف اورسیا اور دت تک (دیا ہوا لڑکا) بیٹے ہین جو کل جگ مین بیٹے ہو سکتے ہین" دت تک چندریکا کا مسئلہ صرف اضلاع بنگال جنوب ہند مین مروج ہی اور دت تک میمانسا کا مسئلہ ممالک مغربی و شمالی مین مرجح مانا جاتا ہے (۴)

مصنف دت تک میمانسا کی راے —

دفعہ ۵۶۲ دت تک میمانسا کے مصنف نے جسکے قول کی روسے برہمن یا دوجنی قومین کرتیریما طریقہ مین متبنیٰ نہین کر سکتی ہین اور جو خود وگیانیشر کا شارح تہا نہایت وضاحت سے اپنی دت تک میمانسا مین اور پراسر سمرتی کی شرح مین بیان کیا ہے اور اسی کی سند پر مسٹر ایلس نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ ممانعت خاص کر برہمنون کے لیے ہے اور مصنف

(۱) مسٹر کولبروک صاحب سے مراد ہے (۲) یعنے سر ٹامس اسٹرینج صاحب

(۳) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ - طبع دوم —

(۴) دت تک مئو منی صفحہ ۱۳۲ - دیکہیے پوستہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۱۸ —

مذکور (نندا پنڈت) صاف طور پر حکم دیتا ہے کہ ہر قسم کی تبنیت سوا سے وسی ہوئی یا نیاسے ہوسے لڑکے کو ممنوع ہے ان کے اور اَورس کے سواسے اور کسی قسم لڑکے کی اس زمانہ مین اجازت نہین ہے اور مصنف مذکور نے قوم کی کچھ تخصیص نہین کی ہے اور نہ اس قاعدہ کو برہمن یا دوجنمی قومون کے واسطے مخصوص کیا ہی (١)

طریقہ دت تک اور کرتیرما کو برہمنون کے لئے مخصوص ہے مگر اور بھی مستفید ہو سکتے ہین —

دفعہ ٥٦٣ دت تک میمانسا کا مصنف دوسری قسم کے طریقہ تبنیت لڑکون کی ممانعت کی نسبت کچھ خیال نہین کرتا ہے وہ صرف یہ کہتا ہے کہ دت تک او کرتیرما برہمنون کے واسطے مخصوص ہین مگر ہندؤن کی تمام قومین اس سے مستفید ہو سکتی ہین — (٢)

کرتیریم و سوئم دت کی تبنیت کا جواز اور یہ دونون لفظ دت تک مین داخل ہین —

دفعہ ٥٦٤ کرتیرما کو اور سوئمت سائم دت کہتے ہین جب وہ زیادہ عمر مین متبنیٰ کیا جاتا ہے گویا باعتبار عمر کے اس کے دو نام ہین — کرتیرتم اور سوئم دت کے اصطلاح دت تک مین بلا کسی شک کے داخل ہونے کی نسبت کمال لیاقت سے راو صاحب وشو ناتھ منڈلک جو ہمارے زمانہ مین بہت بڑے عالم اور مستند مصنف دھرم شاستر کے تسلیم کئے جاتے ہین یہ لکھتے ہین :— "کرتیرم و سوم دت کے مروج و جائز ہونے کی نسبت ہمنے بہت تحقیقات کے بعد لکھا ہے — جو لوگ کرتیریم اور سوم دت کو نا انصافی سے رد کرتے ہیں وہ اون اقوال کی بنا پر کرتے تھے جو متروک و نامقبول تھے اور یہ بڑی ناانصافی تھی — جن پرانون مین بارہ قسم کے لڑکون مین سے دو لڑکے مقبول اور باقی نامقبول قرار دئے گئے ہین اون پرانون کا حوالہ متاکشرا اور اپرارک اور مادھو اور رگھونندن وغیرہ کی تصنیفات مین نہین دیا گیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لڑکون کے باب مین جو حکم پرانون میں ہین وہ معتبر نہین سمجھے جاتے ہین اور رواج سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے — زمانہ حال کے مصنفان دھرم شاستر نے اوت پران کی بنیاد پر اور اوسمین سے صرف ایک یہ فقرہ کہ "اورس اور دت تک کو بیٹا سمجھو" چن کر اوس کے معنی سترقی اور سمرتی کے مطابق یہ

(١) راسے کولبروک صاحب دیکھئے اسٹرینج ہندو لا جلد ٢ صفحہ ١٥٦ طبع دوم

(٢) اسٹرینج ہندو لا جلد ٢ صفحہ ١٧١ —

یہ قرار دیئے ہین کہ زمانہ حال مین دت تک - کرتیرم - سوم دت یعنی یہ ہی تین قسم کے بیٹے
سواے اورس کے ہوتے ہین اور یہ تینون لفظ دت مین داخل ہین - آدت پران مین بہی
لفظ دت اسی طرح سے استعمال کیا گیا ہے کہ ان تینون قسم کے لڑکون پر حاوی ہے - نندا
پنڈت نے بہی اپنی کتاب دتک میمانسا (۱) مین ادت پران کے اسی لفظ دت پر استدلال
کرکے کرتیرم کو جایز لکھا ہے - جب یہ سمجھ لین کہ لفظ دت ایسے عام معنی رکھتا ہے کہ
اوس مین کرتیریم اور سوم دت اور دتک داخل ہین تو پہر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کرتیرم
ناجایز ہو اور سوم دت اور دتک جایز ہو - اگر ایسا سمجھا جاے تو بے دلیل ہو گا -
متاکشرا کے شارح وشیشر نے اپنی کتاب سبودہنی مین آدت پران کے قول کو نقل کرکے یہ
لکہا ہے کہ "کل جگ مین پتریکا پتر جایز ہے" - اسپر کملاکر بہٹ نے دیوا دتا نڈب مین اسی
قول کی نسبت یہ لکہا ہے کہ اورس اور دتک کے سواے اور کوئی بیٹا مقبول
نہین ہے کیونکہ اسی مضمون کا قول ادت پران مین ہے اور اوس کی رو سے سواے
ان دو قسم کے لڑکون کے باقی لڑکے ناجایز ہین لیکن پتریکا پتر اورس کا ہم مرتبہ ہے
اسواسطے دتک قسم کا متبنیٰ اور پتریکا پتر مساوی درجہ رکہتے ہین اور کرت - کرتیریم
وسوم دت کو دہرم پر چلنے والے لوگ بیٹا بنا ہی لیتے ہین " - سنسکار کستبہ مین انت دیو
کہتے ہین کہ "لفظ دت عام معنی رکہتا ہے اوسمین سوم دت داخل ہے" - زمانہ حال مین
رگہنیشور شاستری نے کتاب پوتر گلپ لتا (۲) لکہی ہے اوس مین بہی لفظ دت کے
یہ ہی معنی بیان کیے گئے ہین - آدت پران کے آخر مین جس لفظ سے کل جگ مین جن امور
کو ناجایز بیان کیا گیا ہے اوس کے معنی جگنا تہہ نے بیا دہنگارنب مین یہ بیان کیے ہین
کہ "ایسے کام کا سدہ کرنا جسکو سب لوگ برا کہتے ہین" پس اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ گانا
یا شترنج وغیرہ بیٹے جو بدکاری سے پیدا ہوتے ہین وہ ناجایز ہین اور رواج مین عموماً
لوگ انکو برا کہتے ہین مگر کرتیریم وسوم دت کو لوگ برا نہین کہتے ہین اور اس طریقہ سے
لڑکے متبنیٰ کیے جاتے ہین - اس بحث کو اسواسطے طول دیا کہ پران کے اس فقرہ کی
تشریح بہت کچہہ بمبئی ہائی کورٹ نے مقدمہ نند ربہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۸ مین کی ہے وہ
تشریح قول کے بادی النظر ی معنی پر لکہی گئی ہے جو کچہہ ہمنے لکہا ہے وہ عدالت کے

(۱) دتک میمانسا ورق ۷ (۲) پوتر کلپ لتا ورق ۱۲ -

کے روبرو پیش نہین ہوئی (۱)

سر ولیم میکناٹن کی یہ راے کہ کرتیریا طریقہ منسوخ و ناجایز ہے محض غلط و بلا دلیل اور مستند احکام دہرم شاستر اور یورپین محققین کی تحقیق کے خلاف ہے

دفعہ ۵۶۵ سر ولیم میکناٹن اپنی کتاب کے باب تبنیت مین کرتیریما کے متروک و ناجایز ہونے کی نسبت عجیب طرز سے خلاف قواعد منطق کے یہ فرماتے ہین کہ "زمانہ حال مین صرف دو یا غایت درجہ تین طریقے تبنیت کے ان اضلاع مین جایز ہین - دتک یعنی دیا ہوا لڑکا اور کرتیریا یعنی بنایا ہوا لڑکا یہ دونون طریقے سب سے زیادہ عام ہین پچھلا طریقہ صرف متھلا مین رایج ہے اگر سختی سے دیکھا جاے تو کرتیریا طریقہ منسوخ سمجھنا چاہیے کیونکہ اس زمانہ مین بجز اپنے اصلی صحیح النسب (اورس) اور دتک کے اور کسی کو بیٹا بنانا درست نہین ہے - مگر دریہسپتی کے قول کے بموجب رواج قدیم پر ایک کام جایز ہوجاتا ہے" (۲) صاحب موصوف کی اس غلط راے (۳) کی تردید جو کسی دلیل پر مبنی نہین ہے بابو شاما چرن بدیا بہوشن نے اپنی کتاب بیوستہا چندریکا مین خوب کی ہے — وہ لکھتے ہین کہ سر ولیم میکناٹن کے فقرہ مذکورہ بالا پر بہت سے اعتراض ہو سکتے ہین — ذی علم مصنف (میکناٹن) پہلے یہ لکھکر کہ دتک اور کرتیریما کا متبنیٰ کرنا سب سے زیادہ مروج ہی یہ تحریر کرتے ہین کہ کرتیریا صرف ملک متھلا ہی مین متبنیٰ کیا جاتا ہے حالانکہ یہ دونون جملے — سب سے زیادہ صرف ملک متھلا مین باہم متضاد ہین کیونکہ کرتیریما کا کسطرح سے سب سے زیادہ مروج ہونا کہا جا سکتا ہے جب اوسکا رواج متھلا ہی مین محدود ہے + اصل حقیقت یہ ہی کہ کرتیریا طریقہ کی تبنیت بہ نسبت اور مقامات ہند کے متھلا مین سب سے زیادہ مروج ہی اور سب سے کم اسکا رواج بنگال مین اور بہار اور اون ممالک ہند مین جو متاکشرا اور دتک میمانسا کے تابع ہین اسکا رواج ہے لیکن دتک طریقہ بکثرت اور کرتیریا بقلت مروج ہے —

(۱) دفعہ ۹۳ و ۹۴ دہرم شاستر سندلک بزبان مرہٹی

(۲) صفحہ ۶۵ جلد اول دہرم شاستر میکناٹن —

(۳) سر ولیم میکناٹن کی کچھ یہی ایک غلطی نہین ہے بلکہ بہت غلطیان ہین جنپر اونکی حیات ہی مین سپریم کورٹ کے اعلی حاکمون نے ریمارک کئے تھے دیکھئے راے سر چارلس گری چیف جسٹس و فرینکس چیف جسٹس و مسٹر ہنری شیکسپیر یہ سب رائین بیوستہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۲۲ مین درج ہین —

جیساکہ ریورنڈ ٹوڈن اور مسٹر ہنری کولبروک کی تالیفات سے جو قوانین ہنود کے اعلی درجہ کے عالم تھے عیان ہے - پھر ہمارے ذی علم مولف (میکناٹن) لکھتے ہین کہ اگر سختی سے دیکھا جائے تو شاید کرتیریما کا متبنی کرنا موقوف ہوجاے" صاحب موصوف نے یہ حکم شاید پرآشر متنی کے قول کی ناواقفیت کیوجہ سے جو اعلی درجہ کا مستند مانا گیا ہے اور نیز اون احکام کی ناواقفیت سے صادر فرمایا ہے جو تبنیت کے باب مین بیوہار میو کہہ متاکشرا - دت تک میمانسا - ویرمتر ودے اور دیگر کتب مین درج ہین --- اسکے بعد ذی علم مولف نے اوسی صفحہ کے فٹ نوٹ مین اپنے حکم کی تائید مین لکھا ہے کہ دیکھو وہ نوٹ جو سر ولیم جونس نے اپنے ترجمہ منو مین لکھا ہے اور نیز وہ جملہ ادت پران کا جو جگنا ہتہ کے خلاصہ کی تیسری جلد کے صفحہ ۲۷۲ مین درج ہے" نوٹ محولہ یہ ہے - کسی اور کو بیٹا بنانا سواے صحیح النسب اورس دتک لڑکے کے اور جائز زوجہ کا کسی ایسے جرم کی وجہ سے چھوڑدینا جو زنا سے کم ہو دانشمند مقنین نے اس ارادہ سے کہ انسان بدی سے محفوظ رہے قانون قدیم کے ان حصون کو منسوخ کردیا ہے کیونکہ ایسی صورتین شروع زمانہ کل جگ مین پیش آئی تہین ترجمہ منو صفحہ ۳۷۵" یہ دونون جملے ایک سمرتی کی ہین جو مدن رتنا پرادیپ مین درج ہین اور سر ولیم جونس خود ان کے اعتبار کی نسبت شبہ کرکے یہ لکھتے ہین کہ مندرجہ بالا اقوال کی نسبت یہ کہنا ضرور ہے کہ سمرتی بغیر نام مقنن کے درج ہے - اسپر بہی اگر یہ کہا جاے کہ یہ اقوال چونکہ مدن رتنا پرادیپ مین درج ہین لہذا معتبر ہین لیکن اسکا یہ جواب دیا جاسکتا ہے کہ کتاب مذکور ایک نہایت ہی پرانی کتاب ہے اور کبہی طبع نہین ہوی اسواسطے وہ متاکشرا اور دت تک میمانسا کا نہ مقابلہ کرسکتی ہے نہ اون پر غالب اسکتی ہے - اور سمرتی کی نسبت جسکے واضع کا نام معلوم نہین ہے یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ پراسر کے قول کے مقابلہ مین جس سے زیادہ مستند اس کل جگ مین اور کوئی نہین ہے بالکل بے وقعت ہے - ادت پران کے وہ فقرے جنکا ذی علم مولف نے حوالہ دیا ہے اور جو جگنا ہتہ کے خلاصہ کے صفحہ ۲۷۲ مین درج ہین وہ ذیل مین لکہی جاتے ہین" بجز اورس بیٹے کے اور اوس لڑکے کے جسکو اوس کے والدین نے متبنی بنانے کو واسطے دیدیا ہو - پراسنے قانون کا وہ حصہ ہے جو کل جگ مین موقوف ہوگیا ہے" (۱) قول مذکورہ بالا

(۱) الفاظ زیر خط سنسکرت کی اصل کتاب مین نہین ہین

پراسرکے بیٹے و یاس کا ہے اور پراسر وہ شخص ہے کہ جسکے احکام سواے منو کے سب کے احکام پر ترجیح رکھتے ہین - قطع نظر اس کے خود ویاس کے اس قول کی رو سے کہ جہان سمرتی اور پران مین اختلاف ہو وہان سمرتی کو ترجیح دینی چاہیئے ۱۱ پراسرمنی کے قول کو جو سمرتی ہی ادت پران کے قول پر ترجیح ہے پس سر ولیم میکناٹن کا جو بیان پران اور اوس سمرتی پر جسکے معتبر ہونے مین شبہ ہے مبنی ہے - پراسر کے احکام کے مقابلہ مین جو کل جگ مین اعلی درجہ کا مستند ہے محض بے وقعت ہے اور یہ بیان کسیطرح قانون نہین ہو سکتا ہی کیونکہ یہ کیونکر روا رکھا جا سکتا ہے کہ ایک اجنبی ملک کے ادمی کا قول متاکشرا اور دت تک میمانسا کے احکام پر فوق لے جاے - بالفرض اگر یہ بھی مان لیا جاسے کہ کل جگ مین کسی شخص کو سواے اورس بیٹے اور دت تک کے اور کو بیٹا بنانا موقوف ہے تاہم کرتیریا کی تبنیت جب تک دت کا متبنی کرنا جایز ہے موقوف نہین ہو سکتی ہے کیونکہ دت تک مین کرتیریما بھی شامل ہے اور دت تک کا متبنی کرنا مروج ہے پس کرتیریما کو از روے قانون ایسا ہی خیال کرنا چاہیئے - جب پراسر نے جو کل جگ مین سب سے اعلی درجہ کا مستند منی ہے یہ حکم دیا ہے کہ دت تک مین کرتیریما داخل ہے اور دت تک میمانسا مین جو تبنیت کے باب مین سب سے زیادہ معتبر کتاب ہے اسی مستند منی کے حوالہ پر دت تک اور کرتیریما کو یکسان تسلیم کیا گیا ہے اور متاکشرا - دیوہار مادہو اور دیگر مستند کتب مین اسی حکم کی تقلید کی گئی ہے تو اسصورت مین کوی ایسی سند جو وید سے کم ہو کرتیریما طریقہ تبنیت کو موقوف نہین کر سکتی ہے اور پران کے فقرے تو کیا کر سکتے ہین - پس یہ بات بے شبہ ہے کہ کرتیریا کا طریقہ موقوف نہین ہوا ہے - مگر اسکا رواج کسی ملک مین زیادہ ہے اور کسی مین کم - جب صورت یہ ہے تو اگر کسی ملک یا خاندان مین جو دت تک میمانسا اور متاکشرا کی تقلید کرتا ہو اور اوسمین کرتیریما طریقہ سے متبنی کرنے کا دستور ہو اور کرتیریما کو بیٹا بنالے تو ایسی تبنیت اسوجہہ سے کہ وہ اوس قانون کے موافق عمل مین آئی ہے جو منسوخ نہین ہوا ہے درست و جایز ہوگی - قطع نظر اس کے مسٹر ہنری کولبروک نے جو قوانین ہنود کے اعلی درجہ کے مستند قانون دان ہین اور مسٹر سدرلینڈ صاحب نے جنکو تبنیت کے باب مین اعلی درجہ کا مستند مانا جاتا ہے کرتریما طریقہ کی تبنیت کو جہان متاکشرا اور دت تک میمانسا جاری ہین غیر منسوخ اور جایز اور صحیح قرار دیا ہے - سر ولیم میکناٹن کا قول جو خلاف قانون ہے محض غلطی سے

زیادہ وقعت نہین رکہتا ہے - بعدازان سرولیم میکناٹن یہ کہکر کہ دیہہ پتی کے قول کی روسے قدیم رواج ہرایک عمل کو جایز کر دیتا ہے کرتریما صورت کے متبنی کو جہان وہ مروج ہے رواج کی بنا پر جایز ٹہراتے ہین - بلاشبہہ دوسرا نا رواج جو وید کے خلاف ہنو ہرایک عمل کو جایز کر دیتا ہے گو اوس عمل کی اجازت قانون مین نہ دی گئی ہے مگر رواج و عادت سے اوس موقع پر کام لینا چاہیئے جہان قانون ہنو جیساکہ وشیشتا کا قول ہے کہ جسکام کی اجازت قانون مین دی گئی ہو وہ جایز ہے اور جب قانون ہنو تو بڑے (یعنی نیک یا منی لوگ) آدمیون کا حوالہ دینا کافی ہے (۱) مگر کرتریما کی متبنیت کی اجازت اون ملکون مین جہان متاکشرا اور دت تک میمانسا کی تقلید کیجاتی ہے قانون نے صاف صاف دی ہے لہذا ان ملکون مین رواج کو بادی بنانا یا بادی کہنا یا کام مین لانا غیر ضروری ہے کیونکہ قانون ہی مین اجازت دی گئی ہے اسلئے سرولیم میکناٹن کی یہ راے بہی غلط ہے - (۲)

پالک پتر اور خریدا ہوا لڑکا جایز بیٹے نہین ہین

پالک پوترنا جایز ہے | **دفعہ ۵۶۶** اگرچہ اکثر لڑکے اور لڑکیان محض بطور بیٹون اور بیٹیون کے پال جاتی ہین اور وہ پلتیا پتر اور پلیتیا کنیا کہلاتی ہین اور جنکو عرف عام مین پالک پتر اور پالک کنیا کہتے ہین لیکن اگر ایسے لڑکے ازروے قواعد شاستر متبنی نہ کئے جایئن تو دہرم شاستر کی روسے وہ بیٹے نہین ہوسکتے ہین اور نہ ورانت کے مستحق ہین اور نہ وہ اپنے پالنے والے کا کریا کرم کرنے کے مجاز ہین (۳) گویہ مقدمہ شودر قوم کے لوگون کا جہا مگر یہ امر قطعی طور پر طے و تصفیہ کیا گیا ہو کہ بموجب دہرم شاستر کی اس زمانہ مین بالک پتر بیٹا نہین بن سکتا ہے کیونکہ بنگال مین بلا تخصیص و امتیاز قوم کی دہرم شاستر مین متبنیت کا صرف ایک ہی طریقہ جایز رکہا گیا ہے جو دت تک کہلاتا ہے (۴)

(۱) اسمرتی چندریکا باب ۲ فقرہ - ۳۱ (۲) بیوستہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۱۹ - ۲۲ -

(۳) مادہب داس بنام بشمبرداس وغیرہ منفصلہ پریوی کونسل بنگال لا ریپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷ صیغہ پریوی کونسل و سدرلینڈ ویکلی ریپورٹر پریوی کونسل جلد ۱۲ صفحہ ۲۹ و موزرس انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۵ ، پرشوتم بنام واسدیو بمبئی ہایکورٹ ریپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۹۶ سلسلہ اول -

(۴) کالیچرن چودہری بنام شب چندر ، سدرلینڈ ویکلی ریپورٹر جلد ۳ صفحہ ۲۸۱ -

کریتا بیٹے خریدا ہوا لڑکا جایز بیٹا نہین ہے —

دفعہ ۵۶۷ مول لئے ہوے لڑکے کی استحقاق کی نسبت نہایت تحقیق کیساتھہ مباحثہ ہوا تھا اور اوسکی بابت کو بہرک محقق دہرم شاستر نے ایک چٹھی جان رایئڈس صاحب کے نام ۱۴ - مارچ ۱۸۱۲ع کو لکھی تھی جو اسٹرینج ہندو لا کی جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ - طبع ثانی مین چھپی ہے اوسکا خلاصہ حسب ذیل ہے :— دہرم شاستر قدیم کی رو سے لڑکے کا خرید لینا ایک ایسا طریقہ تھا جسکے ذریعہ سے بآسانی لڑکا مل جاتا تھا اور یہ طریقہ منوسمرتی اور خلاصہ جگناتھہ اور متاکشرا مین بصراحت درج ہی اور نیز دہرم شاستر کی بعض شرحون مین بہی متاکشرا کی سند کا دیگر دلایل کے ساتھہ حوالہ دیا گیا ہے — ان سب کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لازم ہے کہ ایسا متبنی لڑکا اپنے خریدار کا ہم قوم ہو اور یہ بہی لازم ہے کہ وہ اپنے اصلی باپ یعنی بایع کا چہوٹا بیٹا ہوا اور یہ بہی ضرور ہے کہ خریداری صریح طور پر بغرض فرزندی عمل مین آئی ہو اس قسم کی تبنیت کا کوئی طریقہ معین نہین ہے صرف تبنیت خرید ہی سے تکمل ہو جاتی ہے کیونکہ اسٹرینج صاحب کے سوالات سی مجکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو مقدمہ صاحب موصوف کے زیر تجویز ہے اوس مین یہ ثابت نہین ہوا کہ خریداری بالتخصیص فرزندی کے واسطے عمل مین آئی ہے — صاحب موصوف کا سوال یہ ہے کہ آیا تبنیت خریداری ہی سے تکمل ہو جاتی ہے اور فی نفسہ خرید ہی لڑکے کو اسکا مستحق کر دیتی ہے کہ وہ اپنے آپکو متبنی سمجھے مین اسکا جواب یہ دیتا ہون کہ ہرگز نہین — کیونکہ لڑکا خرید کرنے کی خاص غرض مشتری کو جو بوقت خریداری وہ رکہتا ہو ثابت کرنا ضرور ہے — اس حصہ ہند مین متبنی بذریعہ خرید متروک العمل ہے اور کل جگ یعنی زمانہ موجودہ مین گناہ و ممنوع تصور کیجاتی ہے جو محض رواج کہ اسکے مشابہ رایج ہے وہ صرف گوشائیون اور سنیاسیون اور دوسرے فقراء کا واسطے سنسکار اپنی ست کے لڑکے خرید کرنا ہے اور ایسا چیلہ اپنے گرو کا وارث ہوتا ہے لیکن یہ تبنی نہین ہے بلکہ ایک رواج ہی جو دیگر احکام دہرم شاستر اور خاص رسوم فرقہ فقرا پر مبنی ہے — بلاشک دت تک میمانسا ایک اعلی سند ہی — مین یغور دیکھتا ہون کہ اون کتب شاسترون کو جو مدراس مین دلیل اعلی شمار کی جاتی ہین مثلاً اسمرتی چندریکا مین بذریعہ خرید کے متبنی کرنے کی ممانعت کی گئی ہے اور اس طریقہ متبنی کو وہان بہی متروک العمل سمجھنا چاہیے جیسا کہ یہان ہی (۱)

(۱) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ طبع دوم —

خریدے ہوے لڑکے کے جواز کی نسبت سرتامس اسٹرینج کی تحریک سے راجہ تنجور کے دربار مین بڑی بحث ہوئی اور راجہ صاحب ممدوح کی سبہا کے تیرہ پنڈتون نے ایک بہت بڑی بحث کے بعد اسکے ناجائز ہونے کی راے دی اور ایک استعارہ مین اوسکا کالعدم ہونا اس عبارت مین ظاہر کیا :- "خریداری کے بعد متبنٰی ہونا ایسا ہی جیسے کہ آسمان مین پہول (یعنی جیساکہ آسمان کے پہول سے کچہہ فایدہ نہین ایسی ہی یہ تبنیت بہی بیفائدہ ہے) اور ہم پر ظاہر ہے کہ خرید و فروخت اس امر کی بنا نہین ہوسکتی ہے کہ خریدا ہوا لڑکا خریدار کا بیٹا اور وارث ہو" (۱) انہین اسناد پر پریوی کونسل نے نہایت استحکام کے ساتہہ تجویز کیا ہے کہ دہرم شاستر کی روسے خریدا ہوا لڑکا نہ بیٹا ہے نہ وارث (۲) سرولیم میکناٹن نے بہی یہی نتیجہ اپنی تحقیقات سے اخذ کیا ہے کہ کرت پوتر یعنے خریدا ہوا بیٹا اس زمانہ مین ناجائز ہے - (۳) یہ قطعی طور پر فیصلہ ہوگیا ہے کہ کل جگ مین از روے دہرم شاستر صرف قیمت دیکر متبنٰی کرنا (کرتیا) ہی نامقبول نہین ہے بلکہ قانون معاہدہ کی روسے جس معاہدہ مین لڑکے کو والدین کو کچہہ معاوضہ دینے کا قرارداد ہوا ہو وہ بہی کالعدم ہے (۴) قطع نظر اس کے کہ گو کرتیا لڑکے کو بیٹے ہونے کا طریقہ دہرم شاستر کی روسی موقوف نہی ہنوتا تاہم ایسا طریقہ خلاف تہذیب و خلاف مصلحت عامہ کے ہو اور بعض صورتون مین جرم فوجداری کی حد کو بہی پہونچ جاتا ہے لہذا قانون معاہدہ اور قانون تعزیری فوجداری کی روسے بہی کالعدم ہے (۵)

اگر ہندو فقیرون مین کرتیا کا رواج ہو تو جائز ہو سکتا ہے

دفعہ ۵۶۸ گو بذریعہ خرید کے لڑکون کو متبنٰی کرنے کا طریقہ ہر طرح پر ناجائز ہے اور دنیا دار لوگون نے بالکل ترک کر دیا ہے تاہم گروہ فقراء ہنود مین اسکا کسیقدر رواج معلوم ہوتا ہے فقراء

---

(۱) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ - ۱۹۱ طبع دوم

(۲) ابہی زیڈ ہی چیناپا ساوا اپا بنام بہچی ریڈی گودا پا پریوی کونسل سدرلینڈ ریپورٹر جلد ا صفحہ ۱۴

(۳) میکناٹن ہندو لا جلد اول بابت تبنیت - (۴) ایشان کشور اچارج وغیرہ بنام ہریشچندر چودہری وغیرہ منفصلہ کلکتہ ہائی کورٹ ۲۳ مارچ ۱۸۷۳ء - بنگال لا ریپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۴ —

(۵) دفعہ ۲۳ - قانون معاہدہ ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء و تعزیرات ہند - مجموعہ قوانین فوجداری گورنمنٹ نظام —

لڑکون کو خرید کر کے متبنی کرتے ہین اور اونکو کریتا پتر کے نام سے پکارتے ہین لیکن دہرم شاستر کی روسے یہ طریقہ نادرست ہی اور ایسے لڑکے نہ وارث ہوتے ہین نہ بیٹے - ایسے لڑکے چیلے ہی کہلاتے ہین اور بحیثیت چیلہ کے بربناے رواج اپنے گرد کی جانشینی کے مستحق ہین نہ بحیثیت خریدے ہوی بیٹے کی سر ولیم مکناٹن کہتے ہین کہ اگر رواج مدت دراز کا ثابت ہو جاے تو وہ دہرم شاستر پر غالب ہی لہذا فقیرون کے ایسے چیلہ رواج کی روسے جانشینی کے مستحق ہین (۱)

شودر کا غیر صحیح النسب بیٹا

دفعہ ۵۶۹ — شودر کا وہ غیر صحیح النسب بیٹا جو وارث ہوتا ہے اور وہ جو وارث نہین ہوتا

اسبات کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ شودر کا وہ غیر صحیح النسب بیٹا جو از روی دہرم شاستر وارث قرار دیا گیا ہے اور ہی اور شودر کا ولد الزنا بچہ جو وارث نہین قرار دیا گیا ہے اور ہی - اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ شودر کو دہرم شاستر مین بعض حالتون مین غیر منکوحہ عورت سے جماع کرنے کی اجازت ہے اور جو بیٹا اوس سے پیدا ہو وہ غیر صحیح النسب ہوتا ہے اور وارث قرار دیا گیا ہے اور جو لڑکا جماع ممنوع سے پیدا ہو وہ وارث نہین ہے - جو بیٹا داسی یا داس کی داسی سے شودر کے پیدا ہو وہ وارث ہوتا ہے - اور شودر کا داسی پتر کہلاتا ہے چنانچہ منو کا قول یہ ہے کہ "داسی یا داس کی داسی سے شودر سے جو بیٹا پیدا ہو وہ باپ کی مرضی سے حصہ پاتا ہے دہرم شاستر مین یہی قاعدہ منضبط ہوا ہے" (۲) یاگولک سمرتی مین لکھا ہے کہ "اگر شودر قوم کے مرد سے داسی کے بطن سے بیٹا پیدا ہو تو حسب مرضی اپنے باپ کے جائداد مین حصہ پاسکتا ہے - اور اگر باپ مرجاے تو بہائیون کو چاہیے کہ اوسکو نصف حصہ کا شریک کرین اور اگر کوی بہائی نہو تو وہ بحالت نہونے متوفی کی دختر کے لڑکون یعنی مورث کے نواسون کے کل جائداد وراثتا پاسکتا ہے" (۳) وگیانیشر نے اسکی یہ شرح لکھی ہے کہ "وہ بیٹا جو

(۱) سر ولیم میکناٹن کا دہرم شاستر جلد ۱ باب تبنیت - ہیوسبہا چندریکا بیوستہ نمبر ۲۴۲ جلد ۲ صفحہ ۲۹ -

(۲) منو سمرتی باب ۹ - اشلوک ۱۷۹ -

(۳) یاگولک سمرتی باب ۲ فقرہ ۱۳۴ و ۱۳۵ - متاکشرا باب ۱ اول فصل ۱۲ - اشلوک ۱ ہیوبارسوکہہ صفحہ ۹۹

شودر کے نطفہ سے ایک داسی کے پیدا ہو وہ باپ کی مرضی سے حصہ پاتا ہے مگر بعد وفات باپ کے اگر منکوحہ زوجہ کے پسر موجود ہون تو اون بھائیون کو چاہئے کہ داسی کے بیٹے کو نصف حصہ کا شریک کرین یعنی ایک بھائی کے حصہ کا نصف حصہ دینا چاہئے لیکن اگر زوجہ منکوحہ کے بیٹے نہون تو بشرط نہونے زوجہ مذکور کی دخترون یا دخترون کے پسر کے داسی کا بیٹا کل جایداد پائیگا اور ان کی موجودگی مین وہ صرف نصف حصہ کا شریک ہوگا" (۱) اُس موقع پر لفظ شودر کے مستعمل ہونے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیٹا جو کسی دو جنمی قوم (برہمن-چہتری و ویش) کے مرد کے نطفہ سے داسی کے پیدا ہو وہ باوجود مرضی باپ کے بھی حصہ نہین پا سکتا ہے اور نہ اوس کی وفات کے بعد جایداد کا وراثتاً مستحق ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ شایستگی سے اطاعت کرے تو اوسکو صرف نان و نفقہ ملتا ہے" (۲) یہ ہی بیوہار میوکہ مین بحوالہ مدن رتن وغیرہ کتابون کے درج ہے بیوہار میوکہ کا باب متاکشرا کے موافق ہے (۳) اور یہی دت تک میمانسا (۴) اور دت تک چندریکا (۵) مین درج ہے کہ شودر کا داسی پتر وارث ہوتا ہے - دہرم شاستر مولفہ اسٹرینج صاحب (۶) اور کولبروکس ڈائجسٹ (۷) مین بھی یہ ہی لکھا ہے کہ شودر کا داسی پتر وارث ہوتا ہے - سمرتی چندریکا مین بھی مطابق متاکشرا کے لکھا ہے (۸) مصنف داے بھاگ اور داے تتو اور بیاد چنتا منی اور متاکشرا اور سنتو وغیرہ کی راے مین الفاظ شودر کا داسی پتر مین بیٹیان اور نواسے اور دیگر ورثا بھی داخل ہین (۹)

دفعہ ۵۰۷ غلامون کی قسمین اور تعریف — اس امر مین سب مصنف متفق ہین اور سب نے منو اور یاگولک کے اقوال مذکور کی بنیاد پر اپنی اپنی عبارتون مین یہ قاعدے بنائی ہین کہ شودر کا داسی پتر یعنی غیر صحیح النسب کنیزک زادہ وارث ہوتا

(۱) متاکشرا باب اول فصل ۱۲ - اشلوک ۲ (۲) متاکشرا باب اول فصل ۱۲ - اشلوک ۳
(۳) بیوہار میوکہ باب ۴ فصل ۴ فقرہ ۳۰ - ۳۲ صفحہ ۹۹ -
(۴) دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۲۶ - (۵) دت تک چندریکا فصل ۵ - فقرہ - ۳۰ -
(۶) اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۶۹ تا ۱۳۲ و جلد ۲ صفحہ ۶ و ۳۰۵ -
(۷) جلد ۳ صفحہ ۱۴۳ - (۸) سمرتی چندریکا فقرہ ۱۱ و ۱۴ صفحہ ۶۳ و ۶۴
(۹) میکناٹن جلد ۲ باب ۲ فصل ۸ بیوستہ مقدمہ نمبر ۸۴ -

ہو — لیکن بڑی بحث جسمین نہایت غور اور لیاقت سے ہائیکورٹون مین مباحثے ہوئے ہین یہ ہے کہ داسی سے کیا مراد ہے اور الفاظ شودر کا داسی پتر شودر کے کس غیر صحیح النسب بیٹے پر صادق آتے ہین مطلب کی وضاحت کیواسطے ضرورتاً غلامون کی قسمین جو دھرم شاسترون مین مختصراً بیان کیجاتی ہین داس (غلام) کی تعریف اور قسمین منوئے حسب ذیل مقرر کی ہین :—

۱ اسیر جنگ —
۲ جو اپنی پرورش کے لئے یا محبت سے غلام ہو جاے —
۳ جو گہر مین داسی (کنیز) کے بطن سے پیدا ہو —
۴ جسکو خرید اجاے —
۵ جو دیا جاے یا وہ خود اپنے آپکو دیدے
۶ جو مورو ثی غلام ہو
۷ جو جرمانہ ندے سکنے کی سبب سے غلام سمجہا جاے ؂ (۱)

نارد سمرتی نے پندرہ قسم کے غلام حسب ذیل بیان کئے ہین :—

۱ گرہ داسن یعنے وہ جو گہر کی کنیز سے پیدا ہو —
۲ جو خرید ا گیا ہو —
۳ جو بطور نذر قبول کیا گیا ہو —
۴ جو وراثتاً ملا ہو —
۵ جسکی پرورش قحط مین اس غرض سے کی ہو کہ وہ غلام ہو جاے —
۶ جو دین کی کفالت مین دیا گیا ہو —
۷ جو قرضہ سے سبکدوشی حاصل کرنے کیواسطے غلام ہو گیا ہو —
۸ اسیر جنگ —
۹ جو شرط مین جیت لیا گیا ہو —
۱۰ جو اپنی مرضی سے اس اقرار کے ساتھہ غلام بنا ہو کہ مین تیرا غلام ہون —
۱۱ جو سنیاسی ہو کر مرتد ہو جاے —

(۱) منوسمرتی باب ۸ — اشلوک ۴۱۵ —

۱۲ جو ایک معین وقت کیواسطے غلام ہو جاے —
۱۳ جو اپنی پرورش کیواسطے یا محبت سے غلام بن جاے —
۱۴ جو زوجہ کے لئے غلام بن جاے —
۱۵ جو اپنے آپکو فروخت کر ڈالے (۱)

کاتیاین کا قول ہے کہ جو عورت داسی (کنیز) ہو لیکن جب وہ داس (غلام) کے ساتھہ بیاہی جاے تو داسی ہو جاتی ہے اسوجہ سے کہ اوسکا شوہر اوسکا مالک ہے اور جو شخص اوس کے شوہر کا مالک ہے وہ عورت مذکور کا بہی مالک ہے" (۲) چونکہ اس فصل (یعنی ذکر غلام) مین لفظ داس صرف مذکر ہی پر دلالت نہین کرتا ہے لہذا یہ جملہ قواعد داسی پر حاوی و موثر ہین (۳) جو عورت اپنے آپکو کسی مرد کی حفاظت مین چہوڑے وہ اوسکی داسی ہو جاتی ہے (۴)

داسے بہاگ — دیوادچنتامنی — بیوہار میوکہہ — سریکشن — اور (کے) کرم سنکرہ مین صرف شودر کا وہ لڑکا جو کنیز یا کواری شودر قوم کی عورت سے پیدا ہو وارث کہا گیا ہے —

دفعہ ۱۷۵ جیمتواہن نے داسے بہاگ مین یہ لکھا ہے کہ "شودر کا بیٹا جو داسی (کنیز) یا اور کسی کواری عورت قوم شودر سے پیدا ہو وہ برضامندی باپ کے اور بیٹون کی برابر حصہ پاتا ہے الخ" (۵) دیوادچنتامنی مین ہے کہ "شودر کا داسی پتر سے کواری شودر عورت کے بطن مین شودر کا پیدا کیا ہوا بیٹا مراد ہے اور وہ بہی باپ کی مرضی سے ارث مین شریک ہوتا ہے اور بعد وفات باپ کے اوسکی منکوحہ زوجہ کے بیٹے کے ساتھہ بقدر نصف حصہ پاتا ہے" الخ (۶) داسے بہاگ کے شارح سریکشن بہی عورت مذکور کے کوارے ہونے کی شرط لگاتے ہین (۷) نیل کنٹھہ بہی عورت کے کوارے ہونے کی شرط

(۱) بیوہار میوکہہ صفحہ ۲۰۰ — کرشن این بنام سنوسامی انڈین لا ریپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۰۷ —
(۲) بیوہار میوکہہ صفحہ ۲۰۲ —
(۳) بیوہار میوکہہ صفحہ ۲۰۲
(۴) کتاب دہرم شاستر مولفہ ولیت و مجلد کتاب ۱ فصل ۴ بیوستہا نمبر ۵ صفحہ ۲۲۳ مطبوعہ ۱۸۶۹ع دیکہو ہرگوبند کنواری بنام دہرم سنگہ انڈین لا ریپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۲۹ —
(۵) داسے بہاگ باب ۹ فقرات ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ —
(۶) دیوادچنتامنی صفحہ ۱۴۵ —
(۷) کولبروک صاحب کا ترجمہ داسے بہاگ صفحہ ۱۵۱ —

مین جبمتوا ہین سے متفق ہین (۱) داسے کرم سنکرہ مین بہی اسی کے موافق ہے (۲)

دفعہ ۵۷۲

کلکتہ ہای کورٹ کے جسٹس متر صاحب نے جو ہندو ہین تجویز کیا کہ اصل کتاب داسے بہاگ کے باب ۹ فقرہ ۲۹ و ۳۱ مین چونکہ یہ لکہا ہے کہ شودر کا بیٹا داسی کواری وغیرہ سے الخ لہٰذا شودر کا کوی غیر صحیح النسب لڑکا وارث نہین ہوسکتا ہی الا وہ جو شودر کے نطفہ سے داسی یا اوس کے غلام کی داسی (کنیز) سے یا کواری شودر عورت سے پیدا ہوا ہو۔ کسی اور مدخولہ عورت قوم شودر کا لڑکا جو داسی یا کُواری ہو حسب دہرم شاستر وارث نہین ہوسکتا ہے اور نہ وہ شودر کا داسی پتر کہلا سکتا ہے عدالت نے انگریزی ترجمون کی غلطی کو دریافت کرکے اونکی تصحیح بہی کی۔ (۳)

مدراس اور بمبئی اور الہ آباد ہای کورٹ کی تجویزونکے خلاف کلکتہ ہای کورٹ نے داسے بہاگ کی بنیاد پر یہ تجویز کیا ہے کہ شودر کی داسی کے لڑکے کے سواے کسی اور مدخولہ عورت کا لڑکا وارث نہین ہوسکتا ہے۔

دفعہ ۵۷۳

بعد ملاحظہ جملہ سند اور محققانہ تحقیقات کے بمبئی ہای کورٹ نے حسب ذیل تجویز کیا:— اب ہم لفظ داسی پتر کے معنی کا ذکر کرتے ہین۔ پروفیسر ایچ ایچ ولسن نے کتاب فرہنگ لغت سنسکرت و انگریزی مین جو سنہ ۱۸۱۹ع مین بمقام کلکتہ طبع ہوی ہتی لفظ داس کے معنی ماہیگیر — ملازم — غلام — شودر یعنی چوتہے برن کا آدمی لکہے ہین اور یہ بہی لکہا ہے کہ داس کا لفظ قوم شودر کے ساتہہ لکہا جاتا ہے — اور بعض وقت داس سے مراد وہ شخص بہی ہوتا ہے جو نذرانہ دے — لفظ داسی داس کا تانیث ہے داسی کے معنی یہ لکہی ہین کنیز یا ملازم عورت (یعنے ماما یا خدمتگارنی) یا غلام کی زوجہ یا شودر کی عورت — پروفیسر مونیر ولیمز نے اپنی فرہنگ سنسکرت و انگریزی مین جو بمقام آکسفورڈ سنہ ۱۸۷۲ع مین چہپی ہے داس کے معنی ماہیگیر و ملاح اور داسی کے معنی ملازم عورت یعنے ماما — خدمتگارنی — اور کسبی او کنچنی لکہے ہین — مسٹر برنل نے اپنے دیباچہ ترجمہ داسے بہاگ صفحہ ۱۴ اور

لفظ داسی مین نہ صرف کنیز داخل ہے بلکہ ہر شودر عورت داخل ہے جو گہر مین ڈال لی گئی ہو اور اوس سے جو لڑکا شودر کے پیدا ہو وہ شودر کا داسی پتر اور وارث ہے اور خواہ مخواہ اوسکا کواری ہونا احاطہ بمبئی مین ضرور نہین ہے —

(۱) بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۴ فقرہ ۳۲ (۲) داسے کرم سنکرہ باب ۱۲ فصل ۳ فقرہ ۱

(۳) نراین دہر بنام مسماۃ راکہل کائین انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد اول صفحہ اول —

حاشیہ مین لکہا ہے کہ جنوبی ہندوستان مین داسی ایسی عورت کو ہی کہتے ہین جو مندر مین ناچنے گانے کا کام بہی دے ــ دیوانند بہٹ نے اپنی کتاب سمرتی چندریکا کے باب ۱۱ فصل اول فقرہ ــ ۱۰ و ۱۱ مین اوس عورت کی نسبت جسکا بیاہ بطریق آشور ہوا ہو داسی کا لفظ استعمال کر کے یہ لکہا ہے جو عورت باداے قیمت خرید ہوئی ہو وہ بلفظ پتنی ملقب نہین ہوتی ہے نہ وہ دیوتاؤن کی پرستش مین شریک ہو سکتی ہے اور نہ پنڈدان مین شریک ہو سکتی ہے فضلا اوسکو داسی کہتے ہین"۔ غلامی مین اور حالت شودر مین جو باہم تعلق ہے اوسکی کیفیت منو کے ایک فقرہ مین ظاہر کی گئی ہے جو ترجمہ کتاب جلد ۳ باب ۸ فصل ۳ فقرہ ۲۶ مین تحریر ہے اور وہ یہ ہی "گو شودر کو اوسکا آقا آزاد کر دے لیکن وہ حالت تابعداری سے نجات نہین پا سکتا ہے کیونکہ جو حالت اوسکی قدرت سے مقرر ہوی ہے اوس سے کون نکال سکتا ہے" کلوکا بہٹ نے اس فقرہ کے معنی اسطرحپر بیان کئے ہین" اگر جنگ مین اسیر ہونے کی وجہہ سے یا اسی طرح کی کسی اور وجہ سے قید ہو جانے کے بعد شودر کو اوسکا قید کرنیوالا آزاد کر دے تو بہی شودر مذکور برہمنون کی غلامی سے آزاد نہین ہو سکتا ہے کیونکہ یہ امر قدرتی ہے اور غلامی قوم کے ساتہہ لگی ہوی ہے بلس لازم ہے کہ شودر برہمن اور جملہ اعلی اقوام کی اطاعت کرے اصل مراد یہ ہی ورنہ غلامون کی تعداد شمار جو بعدہ تحریر ہے وہ لغو ہو جائیگی" مسٹر کولبروک نے لکہا ہے کہ "اولاد زن مدخولہ (شاید اس سے داسی پتر مراد ہے) قانون مین کنیز زادہ یا شودر عورت کے پسر کو کہتے ہین اگر باپ شودر ہو تو اپنے غیر صحیح النسب پسر کو اپنی جایداد مین سے حصہ دے سکتا ہی" اسکی تصدیق مین صاحب موصوف نے متاکشرا کے فقرات کا حوالہ دیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ گو اونہون نے لفظ داسی کے معنی کنیز لکہے ہین لیکن شودر عورت کو اوسمین شامل رکہا ہے ــ جگنا تہہ نے نسبت عبارت یاگولک کے جو کولبروک صاحب کے ترجمہ مین بصفحہ ۱۴۳ جلد ۲ باب ۳ فصل ۵ مطبوعہ سنہ ۱۸۰۱ء درج ہے(۱) بحوالہ جیمتواہن یہ لکہا ہے کہ "شودر کا بیٹا جو کنیز یا شودر عورت غیر منکوحہ یعنے کواری سے پیدا ہو وہ برضامندی اپنے باپ کے اور بیٹون کی برابر حصہ پاتا ہے" واچسپتی مصر نے بحوالہ قول یاگولک یہ لکہا ہے کہ "شودر کا بیٹا جو عورت غیر منکوحہ یعنے کواری سے ہو برضامندی باپ کے حصہ پا سکتا ہے لیکن اگر باپ مر جاے تو اولاد زن منکو

(۱) یہ عبارت وہی قول ہی جو دفعہ ۱۷۵ و ۲۷۵ کتاب ہذا مین درج ہے ــ

کی برابر حصہ پائیگا اور اگر بھائی نہون تو وہ کل ترکہ پدری پائیگا بشرطیکہ نواسہ نہو"۔ سر ولیم میکناٹن نے اپنی کتاب دہرم شاستر کے صفحہ ۱۵ و ۱۶ کے حاشیہ مین یہ راے لکھی ہے کہ اگر عورت مذکور کنیز نہی تو اوسکا بیٹا ترکہ نہ پائیگا صرف نان ونفقہ کا مستحق ہوگا" لیکن اس راے کی تائید مین میکناٹن نے کسی مستند کتاب کا حوالہ نہین دیا۔ گو بنگال مین میکناٹن کی کتاب کی بہت شہرت ہے لیکن اوسکی راے مذکورہ بالا مصنفان دہرم شاستر مذکورہ کے اور داے بھاگ کے جو بنگال مین بہت مستند کتاب ہے خلاف ہے۔ داے بھاگ کے باب ۱۰ مین جیمتواہن نے یہ لکھا ہے "شودر کا بیٹا جو کنیز یا اور کسی شودر عورت غیر منکوحہ (یعنے کواری) سے ہو یعنے شودر کا وہ بیٹا جو داسی یا کواری عورت قوم شودر سے پیدا ہو وہ برضامندی باپ کے اور بیٹون کی برابر حصہ پاتا ہے" اسکی تائید مین کتاب منو باب ۹ کا حوالہ دیکر یہ لکھا ہے کہ بغیر رضامندی کے نصف حصہ پاتا ہے" اس کے بعد یہ لکھا ہے کہ "اگر کوئی بیٹا عورت ان بیاہی سے پیدا ہو اور اوس کے کوئی بھائی زن منکوحہ سے ہو تو وہ کل ترکہ پاتا ہے بشرطیکہ دختر زادہ ہو کیونکہ یاگولک نے لکھا ہے کہ جب اوس کے بھائی نہون تو بحالت عدم موجودگی دختر زادہ کے وہ کل ترکہ پاتا ہے لیکن اگر دختر زادہ موجود ہو تو دونون جایداد کو نصفا نصف پاینگے۔ چونکہ اس بارہ مین خاص حکم نہین ہے لہذا حصص کا مساوی ہونا ضرور ہے کیونکہ ایک بیٹا گو زن منکوحہ سے ہو تاہم مالک کا بیٹا ہے اور دوسرا شخص گو زن منکوحہ سے ہو تاہم دختر زادہ ہے"۔ اس کی تصدیق مین جیمتواہن نے یاگولک کی عبارت مندرجہ متاکشرا کا حوالہ دیا ہے۔ داے بھاگ کے تینو فقرات ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ سے ثابت ہے کہ جیمتواہن نے لفظ داسی کے معنی بہت وسیع طور پر سمجھے تھے اوسنے بالعموم داسی کے معنی مین اوس ہر شودر عورت کو شامل کرلیا ہے جو بطور زن مدخولہ کے رکھہ لی گئی ہو کیونکہ منو باب ۹ – اشلوک ۱۷۹ مین داسی یا داس کی داسی کا ذکر کیا گیا ہے اور جسکی نسبت جہودکستی نے یہ لکھا ہے کہ وہ لڑکے کی باپ کے غلام کی زوجہ ہو اور سر نلکیشن نے لکھا ہے کہ وہ غلام کی زن مدخولہ اور کواری ہو (دیکھو کولبروک صاحب کا ترجمہ داے بھاگ صفحہ ۱۵۱) داسی پتر کے جو محدود معنی سر ولیم میکناٹن نے لکھی ہین وہ ہائی کورٹ مدراس نے نامنظور کیئے (مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۵) مین گوناں نفقہ کا دعوے ڈگری کیا تھا(۱)

(۱) اسمقدمہ مین ہائی کورٹ نے لفظ داسی کے لغوی معنی شودر قوم کی عورت اور پہلی مارلی والی کی عورت اور داشتہ عورت قرار دئے ہین ۔

نیلکنٹھ کی بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۴ کا فقرہ - ۳۲ یہ ہے جسکا ترجمہ مسٹر بورا ڈیل نے اسطرح کیا ہے - یاگولک نے نسبت اوس بیٹے کی تجویز کی ہے جو شودر کا اوس عورت سے ہو جسکا اوس سے بیاہ نہوا ہو" (اصل کتاب مین لفظ اوس سے نہین ہے وہ لفظ لکھا ہے جسکو معنی زن غیر منکوحہ یعنے کواری ہین) بعدہ ترجمہ یہ ہے - "اگر شودر کا بیٹا کنیز سے پیدا ہو تو وہ برضامندی اپنے باپ کی جایداد مین حصہ پا سکتا ہے" (الفاظ اپنے باپ اصل مین نہین ہین لیکن وہ لفظ ہے جسکے معنی رضامندی یا پسند ہین اور نیلکنٹھ نے اوسکو معنی باپ کی خوشی لکھی ہین) اس کے بعد ترجمہ کی یہ عبارت ہے "لیکن باپ مرجاے تو بہای اوسکو نصف کا شریک کرین گے لفظ شودر کی خصوصیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر سہ اقوام اعلی کا بیٹا جو کنیز کے بطن سے پیدا ہوا ہو باپ کی رضامندی سے بہی حصہ نہین پاتا ہے نہ بعد وفات باپ کے نصف حصہ پاتا ہے نہ بحالت عدم موجودگی بیٹون یا دیگر ورثا کے کل جایداد پا سکتا ہو - مدن رتن وغیرہ نے یہی دلیل لکھی ہے" واضح ہوتا ہے کہ جیمیتواہن اور نیلکنٹھ نے اس امر مین اتفاق کیا ہے کہ عورت کا آن بیاہی ہونا اس غرض سے ضرور ہے کہ شودر کا بیٹا غیر صحیح النسب اپنے باپ کی جایداد جزءً یا کل پا سکے اور جبکہ لفظ بے بیاہی یعنی کواری - داے بہاگ کے باب ۹ فقرہ ۲۹ مین آیا ہے تو عبارت حاشیہ ترجمہ کولبروک صفحہ ۱۵۰ مین اوس کے یہی معنی لکھی ہین کہ عورت کا کسی سے بیاہ کا نہونا بلکہ بغرض خواہش نفسانی اوسکا رکھہ لیا جانا اس معنی کی نسبت سرکیشن زیادہ معتبر ہے - یہ شرط کہ شودر عورت کا کسی سے بیاہ نہوا ہو کتاب مولفہ ویسٹ وبہلر کی رو سے احاطہ بمبئی مین موقوف ہو گئی ہے جیساکہ آگے ظاہر ہوگا - بحوالہ احکام (۱) رواج جواز دوسرے بیاہ سے جو قوم شودر مین ایکٹ ۱۵ الشہ ۱۸۵۶ء کے جاری ہونے سے بہی پہلے سے مروج وجاری ہے ہای کورٹ نے یہ نتیجہ نکالا کہ جب بیوہ یا مطلقہ عورت سے رواجًا بیاہ جایز ہے اور اوسکی اولاد صحیح النسب ہوتی ہے تو اسکی کوی وجہ نہین ہے کہ جو عورت بطور مدخولہ کے رکہی جاے وہ خواہ مخواہ کواری ہی ہو گو بعض پنڈتون نے اولاد از زواج اول اور اولاد از زواج ثانی کے مساوی حقوق ہونے سے انکار کیا ہے - لیکن یہ رواج نظایر فراہم کردہ ویسٹ وبہلر صاحبان سے

(۱) کتاب دہرم اسٹرنج صفحہ ۳۹۹ و ۴۰۰ - واسٹیل - وہین صاحب صفحہ ۱۶۴ و ۱۷۱ و ۱۷۳ و ۱۸۱

ثابت ہو کہ اقوام ادنیٰ مین جو اولاد عورت کے دوسرے بیاہ سے پیدا ہوتی ہے وہ صحیح النسب ہوتی ہے اور بمقابلہ پہلے بیاہ کی اولاد کے ترکہ پانے مین مساوی حق دار قرار پای ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ اس احاطہ مین (بمبئی مین) اولاد غیر صحیح النسب زن مدخولہ کو قوم شودر مین کنیز زادہ شودر کی برابر رتبہ ہے لہذا شودر زن مدخولہ کا غیر صحیح النسب بیٹا جو شودر سے پیدا ہوا ہو خواہ وہ کنواری ہو یا نہو وارث ہوتا ہے اور شودر کے داسی پتر کے معنی مین داخل ہے (۱) —

داسی مین مدخولہ شودر عورت گو اوس سے قانونًا بیاہ نہوا ہو مگر جو بحیثیت زوجہ ہمیشہ رکھی گئی ہو داخل ہے اور اسکا بیٹا شودر کا داسی پتر اور وارث ہے —

دفعہ ۵۷۴

مدراس ہای کورٹ نے اسناد پر غور کرنے کے بعد حسب ذیل تجویز کیا ہے :— کہ جو الفاظ داسی اور داسی پتر متاکشرا مین درج ہین وہی الفاظ سمرستی دلاس مین مستعمل ہوے ہین جنوب ہند کی مستند کتب کے ترجمون مین داسی (کنیز) ترجمہ انگریزی مین فیمیل سلیو یا سلیو گرل یعنے کنیز کیا گیا ہے — اور داسی پتر یعنی کنیز زادہ کا ترجمہ فیمیل سلیو یا سلیو گرل کا پسر کیا گیا ہے (۲) یہ امر قابل لحاظ ہے کہ الفاظ دیگر کواری شودر عورت جو دراسے بھاگ کی الفصل ۹ فقرہ ۲۹ مین درج ہین وہ کتب مروجہ جنوب ہند مین نہین ہین لہذا یہ بحث پیدا ہوی ہو کہ زن مدخولہ حسب معنی متاکشرا داسی ہے یا نہین - اس کے داسی ہونے مین ہمکو بربناے نظایر (۳) عدالت ہذا و بمبئی و الہ آباد

(۱) سماۃ راہی بنام گوبند انڈین لا ریورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۷ (۲) متاکشرا باب اول فصل ۱۲ مادھویہ فقرہ ۳۳ — ترجمہ ڈاکٹر برنیل — سمرستی دلاس اشلوک ۵۹۰ تا ۵۹۴ ترجمہ فوکس بیوہار نرنے صفحہ ۱۲ ترجمہ ڈاکٹر برنیل —

(۳) پاندایا تیلاور بنام پلی تلاور ریورٹ ہای کورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۷۸

رنگو پوری رنگاسے نر بنام ملاپوری راپو دو " " " ۲ " ۶۰ ۳

دتی پارسی بنود بنام دتی سگا ر نیودد " " " ۴ " ۴ ۰ ۲

این کرشنا مانیا بنام این پاپا " " " ۴ " ۱۴ ۲

راہی بنام گوبند — انڈین لا ریورٹ بمبئی جلد اول صفحہ ۹۷

سرستی بنام منو " " الہ آباد جلد ۲ " ۱۳۴

جیٹر جی اراہم سین بنام ایس پی سین مونر انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۸

کے کچھ شبہ نہیں ہونا چاہیئے جیسا کہ ان نظایر مین تجویز ہوا ہے اور پہلی نظیر محولہ مین پریوی کونسل نے بہی یہی رای ظاہر کی ہے — لیکن تجویز ہای کورٹ کلکتہ مین جو بمقدمہ نراین دہر بنام راکہل گائین (۱) صادر ہوئی ہے یہ قرار دیا گیا ہے کہ لفظ داسی حسب مندرجہ دا سے بہاگ بعض قسم کی کنیزون سے متعلق ہو سکتا ہے ایسی عورت مدخولہ جو برابر ساتہہ رہی ہو داسیون داخل نہین ہے کیونکہ زن مدخولہ کے لئے لفظ سنسکرت آورُدّا استعمال کیا گیا ہے اور داسی سے وہ عورت مراد ہے جو کہ دہرم شاستر قدیم مین درج ہے اور جو از روے ایکٹ انسداد غلامی نمبر ۵ سنہ ۱۸۴۳ع اب ممنوع قرار پا گئی ہے مگر اس راے کی نسبت ہم رضامندی ظاہر نہین کر سکتے ہین کیونکہ بلحاظ تعریف داسیون کے جو نارد نے کی ہے (۲) ہماری راے یہ ہے کہ حیثیت اسی کی بموجب دہرم شاستر کے پیشہ اور حالات سے بہی پیدا ہوتی ہے — جو پندرہ قسم کے داس (غلام) نارد نے بیان کئے ہین وہ متاکشرا مین بہی تسلیم کئے گئے ہین دت تک میمانسا کا مصنف لکہتا ہے کہ عورت جو بقیمت خریدی گئی ہو اور جس کے ساتہہ ہم بستری کی گئی ہو اوسکو قدیم رشیون نے داسی کہا ہے جو لڑکا اوس سے پیدا ہو وہ داسی پتر تصور کیا جاتا ہے" (۳) وہ لڑکا جو بعد موندن کے اور طور پر خلاف قانون متبنیٰ کیا جاے دت تک میمانسا مین داس کہا گیا ہے (۴) کاتیاین کے قول (محولہ ڈاجیسٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸) کے مطابق وہ داسی جس کے ساتہہ اوسکا مالک جماع کرے اور جس سے لڑکا پیدا ہوا ہو اور اگر اوس مالک کے اوس وقت کوئی صحیح النسب یا متبنیٰ بیٹا نہو معہ اپنی اولاد کے آزاد ہو جاتی ہے اور یہ بات اہم ہے کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حق وراثت ابتدأً داسی کی حیثیت سے متعلق نہین تہا بلکہ اوس عورت کی طرف مجامعت اور پیدایش لڑکے سے متعلق تہا ہم یہان حوالہ خود متاکشرا کے اشلوک ۲۸۸ ویوہار کانڈ کا دے سکتے ہین جہان آورُدّا - اور بہجیا داسی شمار کی گئی ہین — گو ابتدأً لفظ داسی کے معنی کنیزک کے تہے لیکن اسمین زن مدخولہ یا شودر عورت بمعنی مجازی داخل تہی اور بربناے اسناد اس امر کے تجویز کرنے کی وجہ موجود ہے کہ شودر عورت غیر منکوحہ جو بطور زن مدخولہ کے ہمیشہ اور برابر ساتہہ رکہی گئی ہو اوس مین داخل تہی اور وہ اون داسیون مین داخل ہے جو نارد

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد اول صفحہ اول - دفعہ ۲۷۵ کتاب ہذا مین دیکہئے —

(۲) دفعہ ۷۰۵ کتاب ہذا مین دیکہئے — (۳) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ ۷۶

(۴) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ ۴۰ —

سنے پندرہ قسم کی بیان کی ہین شودر کین حق وراثت پسر غیر صحیح النسب جبکہ شودر عورت غیر منکوحہ ہو اور حیثیت ایسی زن مدخولہ کی رکھتی ہو جو ہمیشہ برابر ساتھہ رکھی گئی ہو اس قاعدہ کی وجہ مین داخل ہے یعنی داسی کا لڑکا بطور داس کے وارث نہین ہے بلکہ بطور اوس عورت کے بیٹے کے وارث ہے جو باعتبار حیثیت کے زوجہ کی قایم مقام تھی گو قانوناً بیاہی نہین گئی تھی (۱) اور ایک اور مقدمہ مین بہی اسکی تقلید کرکے یہ ہی تجویز کیا گیا ہو (۲)

جو عورت ہمیشہ کے لئے رکھی جاے وہ بمنزلہ داسی کے ہے اور اوسکی اولاد داسی پتر ہے —

دفعہ ۵۷۵ ممالک مغربی وشمالی کی ہائی کورٹ نے مستند اسناد اور مستحکم دلایل کے ساتھہ یہ قطعی طور پر قرار دیا ہے کہ درمیان اوس لڑکے کے جو شودر کے داسی سے پیدا ہوا اور اوس لڑکے کے جو ایسی شودر عورت مدخولہ سے پیدا ہو جو دایمی طور پر گھر مین رکھی گئی ہو کچھہ فرق نہین ہے حقوق وراثت کے لحاظ سے شودر کا داسی پتر اور عورت مدخولہ مذکور کا بیٹا مساوی ہین کیونکہ مطابق دہرم شاستر کے وہ عورت جو اپنے آپ کو کسی مرد کے تحت مین چہوڑے وہ اوس شخص کی داسی ہو جاتی ہے (۳) اس سے پہلے بہی بلالحاظ داسی ہونے کے ہر مدخولہ شودر عورت کے بیٹے کو جو شودر سے پیدا ہوا ہو بمنزلہ داسی پتر او مستحق وراثت قرار دیا ہے (۴) اسی ہائی کورٹ نے یہ بہی تجویز کیا ہے کہ گندہرب بیاہ کا مرتبہ مدخولہ ہونے کے مرتبہ سے کم وبیش نہین ہے — (۲) لہذا اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ ایسے بیاہ کی اولاد عورت مدخولہ کی اولاد تصور کیجاے گی —

---

(۱) کرشن این بنام ستوسوامی انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۰۷ —

(۲) پاردہی بنام تہرومالائی انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۴ —

(۳) سرستی بنام منوا انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ — ہرگوبند کنوری بنام دہرم سنگہ انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۲۹ — (۴) ہربنس سنگہ بنام ہیرون سنگہ منفصلہ ۱۷ جون سنہ ۱۸۶۱ع صدر آگرہ ریپورٹ سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۵۹۹ گوردیال بنام راجارام منفصلہ ۸ اپریل سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۳۷۹ ریپورٹ سنہ ۱۸۶۵ع صدر آگرہ — کیسری وغیرہ — بنام سمردہن وغیرہ الہ آباد ہائی کورٹ ریپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۴ منفصلہ ۸ اپریل سنہ ۱۸۷۳ع — بیوستہا نمبر ۳۵ سول گائیڈ جدید جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ — (۵) بہاونی بنام مہاراج سنگہ انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۳۸ —

گو شودر کا غیر صحیح النسب بیٹا وارث ہوتا ہے لیکن جو شخص خلاف دہرم شاستر جماع سے پیدا ہو وارث نہیں ہوتا ہے —

دفعہ ۷۶ ۵ گو شاستر کی رو سے شودر کی بین داسی یا اور شودر قوم کی ایسی مدخولہ عورت سے جو ہمیشہ رکھی گئی ہو مجامعت جائز رکھی گئی ہے اور اسکا بیٹا گو غیر صحیح النسب ہے لیکن دہرم شاستر مین اوسکا وارث ہونا قبول کیا گیا ہے تاہم اس قسم کی مجامعت مین اور مجامعت ممنوعہ مین جبکہ دہرم شاستر مین سنگین قسم کا جرم زنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے (۱) فرق داتیاز ملحوظ رکھا گیا ہے پس اگر شودر کے لڑکا ایسی مجامعت سے پیدا ہوا ہو جو شاستر کے برخلاف ہو یا بوجہ رشتہ داری کے ممنوع ہو تو ایسا لڑکا وارث نہیں ہوتا ہے — مثلاً شودر کا وہ بیٹا جو برہمن یا چہتری یا ویش قوم کی عورت سے پیدا ہو (۲) یا اسکے کا بہو سے بیٹا جنانا (۳) یا ایسی عورت سے بیٹا جنانا جسکا پہلا بیاہ یا دوسرا بیاہ اوسکی شوہر کے ساتھ قایم ہو (۴) ان صورتوں مین نہ مجامعت شاستر کی رو سے غیر ممنوع ہے اور نہ اولاد وارث ہو سکتی ہے — لیکن اولاد مذکور نان ونفقہ کی مستحق ہوتی ہے — بمبئی ہای کورٹ نے اپنی تجویز مقدمہ راہی بنام گوبند (۵) کے اس فقرہ کی نسبت کہ ہندوؤن کی تین اعلی قومون مین اولاد غیر صحیح النسب وارث نہین ہوتی ہے لیکن جہان رواج ہو تو وارث ہوتی ایک بعد کے مقدمہ مین صاف صاف کہا ہے کہ جس رواج نے پسر غیر صحیح النسب کو جو محض زنا کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو وارث جائز قرار دیا ہو وہ

---

(۱) بیوہار میوکہ باب ۱۹ — و دیگر کتب دہرم شاستر دیکھئے —

(۲) کنور خوشحال سنگہ بنام رادا امراد سنگہ نمبر مقدمہ ۱۹۲ سنہ ۱۸۶۳ء منفصلہ ۲۲ — اگست سنہ ۱۸۶۶ء صدر عدالت آگرہ وتی بارہی نایدو وغیرہ بنام رتی بنگارو نایدو وغیرہ منفصلہ ۴ — جنوری سنہ ۱۸۶۹ء مدراس ہای کورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۰۴ —

(۳) وتی بارہی نایدو بنام رتی بنگارو نایدو مدراس ہای کورٹ رپورٹ " " "

(۴) راہی بنام گوبند انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ا صفحہ ۹۷ اس مین بہت اسناد کا حوالہ دیا گیا ہی — دلیپ سنگہ بنام گنپت انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۸۷ — دیرا را موتی اودایان بنام سنگارا ویلو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ا صفحہ ۳۰۶ — ونیکاچیلے پیتی بنام برروتہ اماں مدراس ہای کورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۳۴ — نارائن بہارتی بنام لیونگ انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۰

(۵) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ا صفحہ ۹۰ —

رواج ناجایز ہے اور ولد الزنا وارث نہین ہو سکتا ہے (۱)

برہمن چھتری - ویش کی غیر صحیح النسب اولاد

سواے شودر کے اوس غیر صحیح النسب بیٹے کے جسکا ذکر اوپر ہوا اور کوئی غیر صحیح النسب اولاد خواہ وہ شودر کی ہو یا کسی اور برن کے شخص کی وارث نہین ہوتی ہے مگر نان و نفقہ بشرط اطاعت و شایستگی کے پانے کی مستحق ہے —

دفعہ ۵۷۷ یہ امر قطعی طے شدہ و بلا حجت ہے کہ سواے شودر کے اوس غیر صحیح النسب بیٹے کے جو دہرم شاستر مین وارث قرار دیا گیا ہے اور کوئی غیر صحیح النسب اولاد خواہ شودر کی ہو یا کسی اور قوم کی وارث نہین ہو سکتی ہے سواے اسصورت کے کہ جہان رواج مسلمہ ایسے غیر صحیح النسب اولاد کے وارث ہونے کا ہو اوسکا اپنے اوس باپ سے جسکے نطفہ سے وہ خلاف قانون جماع کے ذریعہ سے پیدا ہوئی ہے صرف اسیقدر تعلق ہوتا ہے کہ وہ اوس سے اور اوس کی جایداد سے بشرط مطیع اور شایستہ رہنے کے نان و نفقہ پانے کی مستحق ہوتی ہے - (۲)

کس حالت مین اور کون شخص متبنی کرنیکا مجاز ہے

متبنی کرنا لازمی فرض نہین ہے بلکہ ایک اختیاری امر ہے

دفعہ ۵۷۸ غیر کے لڑکے کو قواعد دہرم شاستر کی روسے اپنا بیٹا بنا لینا بیٹا پیدا کرنے کا ایک مصنوعی طریقہ

(۱) نارائن بہارتی بنام لیونگ بہارتی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ -

(۲) متاکشرا باب اول فصل ۱۲ فقرہ ۳ - بیوہار مبو کہہ صفحہ ۹۸ و ۹۹ - دیوا دہنتا منی صفحہ ۱۴۵ - منو باب ۹ - اشلوک ۱۴۵ - کولبرکس ڈایجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲۳ - اسٹرینج جلد ۲ صفحہ ۶۵ و ۸۰ - ڈایجسٹ مارلی صفحہ جلد ۱ صفحہ ۳۱۱ - میکناٹن ہندو لا جلد ۲ باب اول فصل ۱ مقدمہ نمبر ۱ و باب ۸ مقدمہ نمبر ۴ - موہن سنگہ بنام چمن رام صدر دیوانی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳ طبع ثانی و جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ - چوتریا رنمرون سین بنام پربلا رسین فیصلہ پریوی کونسل مندرجہ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۸ - بنو سوامی جنگ بیرا تیا پا بنام وینکٹا سبہا اینیا مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۹۳ - سری گجپتی بنام سنگجپتی مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ - مساۃ راہی بنام گوبندا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۷ - ہرگو بند کنوری بنام دہرم سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۲۹ کپا بنام سنکر دیو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۲۵ -

ہی اور اوسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غیر کا لڑکا اپنا صحیح بیٹا سمجھا جاتا ہے — اگرچہ ہندو کو اپنی نجات کے واسطے ایک بیٹے کی ازبس ضرورت احکام دہرم شاستر سے پائی جاتی ہے تاہم لڑکا متبنیٰ کرنا ایسا لازمی کام و فرض نہین ہے جسکا بجا لانا خواہ مخواہ حکم شاستر کی رو سے لازم و واجب ہو — دت تلک منجری کے مصنف کہتے ہین کہ لڑکے کا متبنیٰ کرنا خواہش پر منحصر ہے اور نرنے سندہو کے شارح کرشن بھٹ بھی یہی کہتے ہین کہ تبنیت ایسا کام ہے کہ اگر کرو تو بہتر ہے اور نکرو تو کچھ گناہ نہین اور اسکی تائید بہت کتابون (۱) سے ہوتی ہے (۲) جبکہ بیاہ نکرنے سے جو سولہ سنسکارون مین سے ایک سنسکار ہے معاملات مین کوئی حرج واقع نہین ہوتا ہے تو متبنیٰ نکرنا تو اوس سے کمتر امر ہے لہذا متبنیٰ کرنا معاملات روزانہ کے لیے کوئی لازمی امر نہین ہے (۳) سنسکار میوکھ مین نیلکنٹھہ یہ لکھتے ہین کہ جنیئو کی رسم کے بعد جو سنسکار ہین وہ سب کرنے والے کی خواہش پر منحصر ہین اور اونہی مین سے ایک سنسکار بیاہ ہے او تبنیت بیاہ سے کمتر ہے جیسا کہ رسم جنیؤ ادا نکرنے سے برہمن پر دوش آتا ہے ایسا متبنیٰ نکرنے سے دوش نہین آتا ہے گو شرادہ وغیرہ کے واسطے لڑکا متبنیٰ کیا جاتا ہے لیکن کسی پر فرض نہین ہے کہ خواہ مخواہ لڑکا متبنیٰ کرے کیونکہ ایسا ہوتا تو یہ ناممکن تھا کہ متوفی کی بیوہ بعد وفات شوہر کے اوس کے واسطے متبنیٰ کرنے پر اصرار کرنے کی مستحق ہوتی اور کیون صرف شوہر کی اجازت یا اپنی خواہش پر متبنیٰ کرنا منحصر ہوتا — منو کا وہ قول جسپر میوکھہ کے مصنف نے یہ شرح لکھی ہے یہ ہی کہ اگر شوہر اپنی زوجہ کو ایسے فرائض ادا کرنے سے روکے جنکا بجالانا شاستراً ضرور ہو مثلاً رسم جنیؤ یا تیرتھ جاترا یا برت تو زوجہ کو اختیار ہے کہ ایسی ممانعت کو نمانے اور اون فرائض کو بجالاوے اور جو شخص ایسے فرائض کے بجالانے کی ممانعت کرتا ہے وہ فاتر العقل سمجھا جاتا ہے مگر متبنیٰ کرنے کی ممانعت ایسا امر معلوم نہین ہوتا ہے جسکی نسبت زوجہ کا عمل خلاف مرضی شوہر کے جائز ہو (۴) جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی خواہش سے مجاز ہی کہ چاہے اپنی حیات مین لڑکا متبنیٰ کرے چاہے نکرے اور چاہے اپنی زوجہ کو متبنیٰ کر لینے کی اجازت دیدے

(۱) بھگوت گیتا — ادہیاے ۱۷ — اشلوک ۲ دوسری حصہ تفسیر تری از تلک پرپاٹھک ۱۰ — انواک ۱۰ ارگ ۲۱ و ادہیاتم رامائن اوتر کانڈ — ادہیاے ۵ — اشلوک ۲۱ —

(۲) مجموعہ دھرم شاستر مولفہ منڈلک باب تبنیت —

(۳) راگھنہ نراین بنام سرودا سندری — سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۴۸ —

(۴) مجموعہ دھرم شاستر مولفہ منڈلک باب تبنیت —

اور چاہیے مذہب اسلیئے بعد وفات متوفیٰ اسکے واسطے ایک بیٹا متبنیٰ کرنا لازمی امر نہین ہے اور ایسا امر عدالتون نے قرار دیا ہے (۱)

متبنیٰ کرنے کا اختیار مستقل اور لازوال ہے —

دفعہ ۵۷۹ گو بیٹے کا متبنیٰ کرنا اختیاری امر ہے لیکن متبنیٰ کرنے کا یہ اختیار ایسا مستقل اور لازوال ہے کہ کسی معاہدہ سے بھی زایل نہین ہوسکتا ہے — چنانچہ ایک مقدمہ مین جسکی صورت یہ تھی کہ دو شریک بھائیون نے جو تابع متاکشرا تھے اور جنکی خاندانی جایداد غیر منقسم و ناقابل تقسیم اور ایک کے قبضہ مین تھی آپس مین یہ معاہدہ کیا کہ اگر اون مین سے کسی ایک کے اولاد ذکور بالکل نہو تو جایداد اوسکے بھائی کی نسل مین جائیگی جسکے اولاد صلبی ہو اور اوسکی سلسلہ سے بذریعہ تبنیت منتقل نہوسکے گی — پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ ایسے معاہدہ سے کوئی شخص پابند متبنیٰ نکرنے کا نہ تھا اور نہ وراثت سے وہ لڑکا جسکو اوسنے متبنیٰ کیا ہے محروم ہوسکتا ہے کیونکہ ایسا معاہدہ قاعدہ کے خلاف ہے اور متبنیٰ کرنے کی اختیار و استحقاق پر موثر نہین ہوسکتا ہے — اور اوس قاعدہ کے بھی خلاف ہے جو مقدمہ ٹیگور بنام راجہ بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ و ۴۰۳ مین قرار دیا گیا ہے (۲) اور جب یہ اختیار تبنیت عمل مین لایا جاے تو کوئی امر مانع نہین ہوسکتا ہے اور یہ معاملہ تبنیت ایک مذہبی رسم جسپر نجات اخروی منحصر ہے تصور کیا جاتا ہے — (۴)

گو پہلے زمانہ مین بحالت موجودگی صحیح النسب لڑکون کے ایک یا ایک سے زیادہ لڑکے متبنیٰ کیے جاتے تھے مگر اس زمانہ مین بجز ایک لڑکے اور کوئی شخص متبنیٰ نہین کر سکتا ہے —

دفعہ ۵۸۰ اگلے زمانہ مین باوجود ہونے اولاد ذکور قابل اداے فرایض کے بھی ایک یا دو لڑکے متبنیٰ کر لینے کا رواج تھا چنانچہ مہابھارت وغیرہ مین لکھا ہے کہ پانڈو نے باوجود موجود ہونے اصلی بیٹون کے بھیم و ارجن اور نیز ایسے اور بیٹون کو بیٹا

(۱) بیابائی بنام باراعرف ونیکلش بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱ و بامن داس مکرجی بنام تلانی مو زر انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ — ۱۹۰ و اوماسندری بنام سوربی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۸۸ — (۲) یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ جب وراثت جایداد ایکدفعہ کسیکو پہنچ گئی ہو تو پھر پھر نہین سکتی ہے —

(۳) سریا راو بنام راجہ پیتاپور وغیرہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۹۹ —

(۴) سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۴۸ —

بنایا جاوسکی زوجہ کے بیٹے تھے (۱) ویداور پران مین لکھا ہے کہ وشوامتر نے جسوقت شنو شیب کو متبنی کیا تھا تو اون کے اوسوقت ایک سو بیٹے تھے (۲) دتک کومدی کا مصنف اور نیز اور ذی وقعت مصنف بھی جنکا حوالہ مقدمہ رنگا بنام اگیا مندرجہ مور انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱ منفصلہ پریوی کونسل مین دیا گیا تھا دتک میمانسا وغیرہ کے اس مسئلہ پر اعتراض کرتا ہی جسمین یہ حکم ہے کہ بحالت موجود ہونے ایک پسر کے خواہ صلبی ہو خواہ متبنی ہو تبنیت درست نہین ہے اور مصنف مذکور یہ حجت کرتا ہے کہ اگر منو اور وشوامتر اور پانڈو اور دیگر رشیونکا قول و فعل کسی دستور و رواج کے جواز مین معتبر نہ سمجھا جاسے تو پہر کسی اور ہادی کے قول کی تلاش کرنا فضول ہے - مگر مصنف مذکور خود بھی تبنیت مین یہ شرط لگاتا ہے کہ اگر اولاد ذکور کی موجودگی مین کوئی لڑکا متبنی کیا جاسے تو اولاد مذکور کی اجازت ضروری ہے (۳) وشوامتر اور پانڈو کے معاملون کی نسبت نندا پنڈت یہ کہتے ہین کہ اونکی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ وہ قانون الہی کے خلاف تھے اس لئے اون سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اوسکو کسی الہام نے جایز کر دیا تھا (۴) مگر زمانۂ حال مین بجز اپوتر کے اور کوئی شخص متبنی کرنیکا مجاز نہین ہے اور نہ ایک متبنی لڑکے کی موجودگی مین دوسرا لڑکا متبنی کرنا جایز ہے کیونکہ بیٹا موجود ہو کر وہ اپوتر نہین ہو (۵)

| آپتر کی تعریف جو متبنی کرنے کا مجاز ہے - |

دفعہ ۱۸۵

منو کا قول ہے کہ آپتر وہ مرد ہے جو اولاد ذکور نہ رکہتا ہو" نغوتک منی کہتے ہین کہ آپتر وہ شخص ہے جس کے بیٹا نہو یا جسکا بیٹا مرگیا ہو" یہی قول اترمنی کا ہے (۶) لفظ پتر مین نہ صرف بیٹا ہی داخل ہے بلکہ پوتا اور پرپوتا بھی داخل ہے پس وہ شخص آپتر

(۱) دیکھئے نوٹ مقدمہ نمبر ۱۹ باب تبنیت ۶ کتاب میکناٹن جلد ۲ -

(۲) رگ وید سنہتا - پر پاٹک ۱ - انواک ۶ - رگ ۴ ۲ و مہابھارت انوشاسنک پرو ادہیا ۴ ۳

(۳) دیکھئے نوٹ مقدمہ نمبر ۱۹ باب تبنیت ۶ میکناٹن صاحب جلد ۲ - (۴) دتک میمانسا فصل ۱ فقرہ ۱ ۱

(۵) دتک میمانسا فصل ۱ - فقرہ - ۱۰ و ۱ - دتک چندریکا فصل ۱ - فقرہ ۴ و ۶ سنسکار کوستبہ ورق ۴۳ - دھرم سندہو باب ۳ حصہ اول ورق ۱۳ و رنگما بنام اچھما و رام ناتہ مور انڈین اپیل جلد ۱ و کلکتہ ہائی کورٹ رپورٹ (مارشل) جلد ۱ - صفحہ ۳۱۷ - ۳۲۴ و گنپت راو ولیش وغیرہ بنام موہن باکشنڈ آپا بمبئی ہائی کورٹ منفصلہ ۵ جولائی ۱۸۶۵ء نمبر ۵۳

(۶) ترجمہ بیوبار مادہو حصہ ۲ صفحہ ۱۹۱ - دتک چندریکا فصل ۱ فقرہ - ۴ - دتک میمانسا فصل ۱ فقرہ - ۱۱

ہے جس کے نہ کوئی اورس (۱) بیٹا ہو نہ پوتا ہو اور نہ پرپوتا کیونکہ یہ دونون ہی مثل بیٹے کے مساوی طور پر فرض پنڈدان کو ادا کرسکتے ہین اور نسل کو بھی قایم رکھتے ہین اور انکی موجودگی سے وہ اس حکم کی تاثیر سے کہ جسکے بیٹا نہو اوس پر خدا کی رحمت نہین ہوتی بری ہوجاتا ہے اگر ان سے یہ مقاصد حاصل ہوتے تو ایسے شخص کا متبنی کرنا جسکا بیٹا مرگیا ہو اور پوتا موجود ہو بلا دلیل ناجایز ہوتا لہذا وہی آپتر ہے جسکی نہ بیٹا ہو نہ پوتا نہ پرپوتا ہو اور صرف ایسا ہی شخص متبنی کرسکتا ہے (۲) جملہ پورویین مصنفون اور اعلی عدالتون نے بھی یہی قرار دیا ہے کہ اپتر متبنی کرنے کا مجاز ہے اور اپتر وہ ہے جو نہ ایسا اورس بیٹا رکھتا ہے نہ پوتا نہ پرپوتا جو کریاکرم و پنڈدان و دیگر رسوم مذہبی کے ادا کرنیکے قابل ہو (۳) اگر ایک متبنی لڑکا ہو تو بھی وہ اپتر نہین ہے اور متبنی نہین کرسکتا ہے (۴) اگر بحالت موجودگی لایق پسر کے کوئی شخص بیٹا متبنی کرے تو ایسی تبنیت محض بے اثر ہوتی ہے متبنی صرف نان و نفقہ پاسکتا ہے (۵) اسی اصول پر متواتر مباحثون کے بعد قطعی طور پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایک ساتھ دو لڑکون کا متبنے کرنا ناجایز ہے اور اگر ایسا کیا جاوے تو دونون کی تبنیت کالعدم ہے اور اگر کسی نے اپنی دو زوجات کو تبنیت کی اجازت دی ہو اور اون مین سے ایک نے لڑکا متبنے کرلیا ہو تو گو دوسری زوجہ کو بھی اجازت حاصل ہے لیکن وہ نہ علیحدہ طور پر اور نہ ایک وقت مین دوسرے لڑکے کو متبنی کرسکتی ہے کیونکہ ایک لڑکا اوس کے شوہر کا جو اوسکی سوت نے متبنی کیا ہے موجود ہے ایک وقت مین ایک لڑکے سے زیادہ متبنی کرنا جایز ہے اور نہ بحالت موجودگی

(۱) بحث طلب بات یہ ہے کہ چونکہ شودر کا داسی پتر غیر صحیح النسب ہوتا ہے اورس نہین ہے لہذا وہ تبنیت کا مانع نہین ہوسکتا ہے۔ مگر چونکہ پتریکا پتر اورس مین داخل ہے لہذا وہ مانع تبنیت ہے اور متبنی لڑکا چونکہ اورس کا قایم مقام ہوتا ہے اس لئے وہ بھی مانع تبنیت ہے —

(۲) دت تک میمانسا فصل ۱ فقرہ ۱ – دت تک چندریکا فصل ۱ فقرہ ۴ – واہہ سنسکار کوستبہ ورق ۴۲ دھرم سندہو باب ۳ حصہ ۱ ورق ۱۳ ترجمہ میو بارما ہو حصہ ۲ صفحہ ۱۷۱ —

(۳) اسٹرینج جلد ۱ صفحہ ۷۷ طبع ۲ سکنسٹرکشن سر ایف میکناٹن – سر ولیم میکناٹن ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۶۷ سدرلینڈ صفحہ ۲۱۲ – اسٹیل صفحہ ۴۸ و ۵۲ و ۱۸۳ (۴) رنگا ما بنام اچی منفصلہ پریوی کونسل مور انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱ – اس نظیر مین بہت اسناد کا حوالہ دیا گیا ہے اور بڑا مباحثہ ہوا ہے — (۵) سرکی دلاس —

ہونے ایک لڑکے کی تبنیت جائز ہے کیونکہ ایسی حالت مین وہ اپتر نہین ہے (۱) اور نہ بیوہ شوہر کی اجازت کی بیٹا و یہ بعد وفات شوہر کی حالت موجود ہونے شوہر کے ایک لڑکے کی خواہ وہ جبلی ہو یا متبنی اور لڑکا متبنی کرسکتی ہے (۲) -

اگر بیٹا محروم الارث ہونے کسی عارضہ مین مبتلا ہو تو اوسکا باپ ایک اور لڑکا متبنی کرسکتا ہے —

دفعہ ۵۸۲ اگر کسی کے ایک ہی پتر ہو اور وہ ایسے عوارض مین مبتلا ہو جنسے وہ شرادہ وغیرہ رسوم کے ادا کرنے کی قابل نہ رہا ہو اور محروم الارث ہوجاے یا پتت (بد مذہب) ہو جاے تو ایسے پتر کا باپ تبنیت کی غرض کیواسطے اپتر سمجھا جائیگا کیونکہ وہ ایسا پتر نہین رکھتا ہے جو اوسکی نجات کے کامون کو انجام دے سکے اور وارث ہوسکے اور پتت ہونا بمنزلہ مرجانے کے ہے لہذا وہ متبنی کرنے کا مجاز ہے (۳) -

دختر یا نواسہ مانع تبنیت نہین ہین —

دفعہ ۵۸۳ چونکہ لفظ اپتر صرف بصیغہ مذکر استعمال ہوتا ہے اس لئے اوس مین صرف پسر ہی کی نفی ہے نہ دختر کی پس اگر کوی شخص صرف دختر رکھتا ہو تو بھی وہ اپتر ہے کیونکہ بیٹا نہین ہے اور وہ لڑکا متبنی کرنے کا مستحق ہے (۴) اور چونکہ لفظ پتر مین نواسہ داخل نہین ہے صرف بیٹا اور پوتا داخل ہے لہذا نواسون کا موجود ہونا بھی تبنیت کا مانع نہین ہے (۴)

(۱) گینندر چندر لاہری بنام کالی پہاڑ حاجی (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۰ -

سبھی چندر یا گجی وغیرہ بنام کالاپہاڑ حاجی ″ ″ ۱۲ ″ ۴۰۶ بہ منفصلہ پریوی کونسل

درگا سندری داسی بنام سریند کشور راے ″ ″ ۱۲ ″ ۶۸۶ —

منمتنا تھہ دے بنام اناتھہ ناتھہ دے انڈین جورسٹ ۳ ″ ۲۲ در رپورٹ لورکس صفحہ ۱۸۹

سدلیشری داسی بنام درگا چرن سیٹھہ ″ ″ ۲ ″ ۲۴ ″ ″ ۲۴۰

داسمنی داسی بنام پرسنو مئی داسی ″ ″ ۲ ″ ۱۸

(۲) گوپی لعل بنام سری چندراولی بہوجی منفصلہ پریوی کونسل سدرلینڈ جلد ۳ صفحہ ۱۸۱۲

(۳) استرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۷ - سدرلینڈ سی نالیسس عنوان اول سیکشن ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۷۰ اسٹیل صفحہ ۴۴ و ۱۸۳ - ۵۲۳ - دفعہ ۲۵۰ - بیوستھا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۶۳ و نوٹ صفحہ ۱۱۷ و ۱۱۹ نظایر مشمولہ جلد مذکور —

(۴) بیوستھا چندریکا جلد ۲ دفعہ ۲۵۱ صفحہ ۳۰۶ — نظایر لصفحہ ۱۱۳ - کتاب مذکور —

سر ایف میکنا ٹن سر ولیم میکناٹن کے والد نے انگریزی لفظ گرینڈسن مین جو پوتے کا ترجمہ ہے نواسے کو بھی داخل کرکے اوسکو تبنیت کا مانع قرار دیا ہے اس غلطی کی وجہ یہ ہوئی ہے کہ صاحب موصوف لفظ پوتے اور نواسے کی معنی اور فرق سے واقف نہ تھی چونکہ انگریزی مین پوتے اور نواسے کی واسطے ایک ہی لفظ گرینڈسن ہے - اس لئے ہمارے ذی علم مصنف نے بھی نواسے اور پوتے مین کچھ امتیاز نہین کیا لیکن اون کے لایق بیٹے سر ولیم میکناٹن نے اس غلطی کو رفع کیا اور اپنے باپ پر اعتراض کیا - (۱) —

گو بھائی کے بیٹے سے بھی چچا بیٹے کا باپ ہوجاتا ہے لیکن تبنیت کی غرض سے وہ ابتر اور مجاز تبنیت ہے —

دفعہ ۵۸۴ منو کا قول ہے کہ اگر چند حقیقی بھائیون مین سے کسی کے ایک بیٹا ہو تو وہ کل بھائی اوس لڑکے کی ذریعہ سے اولا ذکور کے باپ تصور کئے جاتے ہین " (۲) اور کہا جاتا ہے کہ اوس کے ذریعہ سے کل بھائیوں کو نجات اخروی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ دت تک میمانسا مین لکھا ہے - کہ بھوپر آوا اور وتیالا دو بھائی تھے وہ پہاڑ پر عبادت کے واسطے گئے اور اولاد کے واسطے التجا کی شیو کے حکم سے نندی نے کہا کہ اے دو جبنی لوگو شیو کی اولاد واسے بغیر لڑکے والو کیا تم ایک لڑکے کے لئے کوشش کرتے ہو اور جسکے ایک لڑکا پیدا ہوجاتا ہے وہ ہر جگہہ باسانی نجات پاتا ہے اسکے جواب مین کہا کہ ہان ہم صرف ایک لڑکا پیدا کرینگے - اس کے بموجب بھوپر آوا اروانشی آسمانی دیبی سے ایک عرصہ تک ہم صحبت رہا اور اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام سوکیشر رکھا گیا اور دتیالا نے بھی اوسکو اپنا بیٹا تسلیم کیا اور آخر کار دونوں کو اوس لڑکے کی ذریعہ سے نجات اخروی حاصل ہوئی " (۳) اگرچہ منو کے قول اور دت تک میمانسا کی اس روایت سے یہ ثابت ہے کہ اگر کسی شخص کے صلبی بیٹا نہو تو بھی وہ بھائی کے اور اس بیٹے کی ذریعہ سے ایک لڑکے کا باپ بن سکتا ہے تاہم وہ ضرورتین جو بیٹے کے موجود ہونے سے رفع ہوسکتی ہین بھتیجے سے رفع نہین ہوسکتی ہین کیونکہ بیٹے کی ضرورت نہ صرف اسواسطے ہو کہ پنڈ دان اور جل دان اور دیگر مراسم ادا ہون بلکہ بقای نام و نسل کے لئے بھی اوس کی ضرورت ہے اور بھائی کا بیٹا جب تک اپنے چچا کا متبنی نہو

(۱) دیکھئے سر ولیم میکناٹن جلد اول صفحہ ۶۶ و ۶۷ کا نوٹ —

(۲) منو باب ۹ - اشلوک ۱۸۲ (۳) دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۴۵ -

بیجی کی نسل کو قایم نہین رکھہ سکتا ہے (۱) مسٹر مصر مصنف ویر مترودے اور دت تک ویعہ تیتی کے مصنف کی یہ راے ہی کہ اگر کسی شخص کے بیٹا - پوتا یا پرپوتا نہو اور حقیقی بہائی کا ایسا بیٹا ہو جو اداے کریاکرم کے قابل ہو اور محروم الارث ہونے کی عیوب سے پاک ہو اوسکو کوئی لڑکا متبنی لکرنا چاہیئے لیکن یہ راے مستند اور مروجہ مسائل کے خلاف ہی اور کوئی بہی اسپر عمل نہین کرتا ہے یہ راے بطور ایک نیک صلاح کے ہی نہ بطور قانونی مسئلہ کے (۲)

پتت یا مفقود الخبر لڑکے کا باپ بہی اپتر ہے اور ایک لڑکا متبنی کرسکتا ہے

دفعہ ۵۸۵

دہرم شاستر مین دو طرح کی موت قرار دی گئی ہے ایک طبعی موت اور دوسری قانونی موت یعنے یہ کہ بعض حالتون مین زندہ آدمی کو مردہ قیاس کرکے معاملات مین اوسکی نسبت بطور مردہ کے عمل کیا جاتا ہے - پتت ہو جانا بمنزلہ مرجانے کی ہے (۳) اور مفقود الخبر بہی ایک مدت کے بعد مردہ قیاس کیا جاتا ہے (۴) اگر کسی شخص کا بیٹا پتت یا مفقود الخبر ہو جاسے تو کوئی وجہ نہین ہے کہ اوسکو اپتر نہ تصور کیا جاسے - ہندو دین و مذہب کو چہوڑ دینا پتت ہو جانا ہے اور احکام دہرم شاستر کی روسے ایسا شخص نہ مور ثون کو پنڈ یا پانی دینے کے قابل رہتا ہے نہ اوس خاندان مین رہتا ہے جسمین پیدا ہوا تھا اور نہ اوسکا کوئی حق باقی رہتا ہے نہ وہ وارث ہو سکتا ہے - ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ع کی روسے برٹش گورنمنٹ نے یہ قاعدہ قرار دیا ہے کہ "ہر قانون اور رواج کا اسقدر جزو جسکی روسے بوجہہ تبدیلی مذہب یا خارج القوم ہو جانے کی کسی شخص کے حق یا جائداد مین زوال یا ضبطی واقع ہوتی ہو یا کسی نہج سے اوس کے حق وراثت مین کچہہ اثر یا ضرر پہونچتا ہو عدالتون مین بطور قانون کے نفاذ پذیر نہوگا" (۵) اگرچہ اس ایکٹ کی روسے وہ احکام شاستر اور شرع جو مرتدون کے زوال حقوق وراثت کے باب مین تہی سب منسوخ

(۱) دت تک چندریکا فصل ۱ - فقرہ - ۲۶ - دتک میمانسا فصل ۲ - فقرہ - ۳۵ و ۶۰ و ۷۰ - بیوستہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۳۰۷ دفعہ ۲۵۲ - سونفا پرستدرجہ صفحہ ۳۲ و ۴۵ و ۸۵ و ۱۰۷ و ۱۱۲ و ۱۱۴ و ۱۱۹ -

(۲) دیکہئے نوٹ زیر دفعہ ۲۵۲ بیوستہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۳۰۷ -

(۳) اسٹیل صفحہ ۵۲ - دیکہئے دفعہ ۵۸۲ کتاب ہذا

(۴) دیکہئے ذکر مفقود الخبر -

(۵) دفعہ ۱ - ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ع

ہوگئے اور گو اسکا نتیجہ یہ ہوکہ جو حق بحالت نہ تبدیل کرنے مذہب کے حاصل تہا وہی تبدیلی مذہب
کی حالت مین بہی بدستور حاصل اور قایم وسلامت ہو لیکن اس ایکٹ سے یہ کسیطرح لازم نہین
آتا ہو کہ جس ہندو کا بیٹا پتت ہوگیا ہو اور اوسکو اور کوئی بیٹا نہو تو اپتر نہ تصور کیا جاسکے
اور اوسکو ایک لڑکا متبنی کرنے کی ممانعت ہو یعنی مرتد لڑکے کی موجودگی تبنیت کی مانع ہو کیونکہ
ایکٹ مذکور نے صرف نمایان القوم اور مرتدون کے حقوق کی حفاظت وحمایت کی ہے نہ یہ کہ قواعد
تبنیت اور حصول اغراض مذہبی مین دست اندازی کی ہو تبنیت کے قواعد ایکٹ سے منسوخ
نہین ہوئی پس مرتد بیٹے کا باپ اگرچہ ہی ایک بیٹا ہو تو حسب احکام دہرم شاستر آپنی اور
ایک بیٹا اپنی نجات اخروی کیواسطے متبنی کرلینیکا مستحق ہے مرتد لڑکا ایکٹ کی بناپر تبنیت کا
مانع نہین ہوسکتا ہے کیونکہ یہ کسی کو اختیار نہین ہے کہ کسی شخص کو نجات اور بہلائی عقبی
کے کامون سے روکے - مگر بڑی اہم بحث جسکا اس ایکٹ نے بہی تصفیہ نہین کیا یہ ہے کہ بعد وفات
باپ کے اوس کے مرتد بیٹے اور متبنی بیٹے کے حقوق اور حصص اور اونکی مقدار کس قاعدہ سے
معین ہوگی کیونکہ ایک بیٹا دوسرے کو محروم نہین کرسکتا ہے اسوجہ سے کہ مرتد کی حفاظت ایکٹ
نے کی اور متبنی کا جایز ہونا دہرم شاستر نے قایم کردیا ہے اور ایکٹ مذکور تبنیت پر موثر نہین ہے
اور نہ احکام دہرم شاستر مرتد کے محروم کرنے پر - (۱)

دفعہ ۵۸۶ تبنیت مین لڑکا دیکر انسان ابتر ہوجاتا ہی اگر کوئی اور لڑکا نہو —

چونکہ دہرم شاستر کے صریح قواعد کی روسے یہ قرار دیا گیا ہے کہ سوا اسکے کہ
تبنیت دواسے مشاین کے اور طریقہ دتک مین بیٹے کو تبنیت مین دینے سے اوس کے اصلی
باپ اور خاندان سے بجز ایک امتناع بیاہ کے اور سبطرح سے اوسکا تعلق قطع ہوجاتا ہی
نہ وہ اپنے اصلی باپ کا بیٹا رہتا ہے نہ اوسکا کریا کرم کرسکتا ہے نہ اوسکی نسل قایم رکہہ سکتا
ہے نہ وارث ہوتا ہے وہ ہرطرح پر اپنے متبنی کرنے والے کا بیٹا اور اصلی باپ سے محض اجنبی
اور غیر ہوجاتا ہے لہذا ایسی صورت مین ایسے لڑکے کا اصلی باپ اگر کوئی اور بیٹا یا پوتا
پرپوتا نرکہتا ہو تو ابتر ہوگا اور ایک لڑکا متبنی کرنے کا مستحق ہوگا —

دفعہ ۵۸۷ جس شخص کی زوجہ حاملہ ہو وہ بہی ابتر ہے اور لڑکا متبنی کرنے کا مستحق ہے —

گو پہلے مدراس ہائیکورٹ نے سنہ ۱۸۶۱ع مین یہ تجویز کیا تہا کہ جس شخص کی زوجہ

(۱) دفعہ ۱ - ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ع —

حاملہ ہو وہ متبنی نہین کرسکتا ہے اور اسکی دلیل مین یہ بیان کیا تھا کہ جو تبنیت بحالت حاملہ ہونے زوجہ کے کیجا سے وہ نا جایز ہے اسکی یہی وجہ نہین ہے کہ بعد تبنیت کے زوجہ سے لڑکا پیدا ہوگا یا نہین بلکہ یہ ہے کہ متبنی کرنے والے کی امید اولاد قطع نہین ہوی ہے" (۱) مسٹر اسٹیل نے بھی اپنی تحقیقات کا یہی نتیجہ بیان کیا ہے کہ "جس شخص کی زوجہ حاملہ ہو وہ تا وضع حمل متبنی نہین کرسکتا ہے کیونکہ بیٹا پیدا ہونے کی امید علانیہ قایم ہے" (۲) مگر پیر مدراس ہائیکورٹ نے بعد ملاحظہ اسناد کے صاف صاف یہ تجویز کیا کہ زوجہ کے حاملہ ہونے کی حالت مین لڑکا متبنی کرنا جایز ہے اور فرمایا کہ اگر وہ اصول تسلیم کر لیا جاے جسپر یہ نظیر مبنی ہے تو تا وقتیکہ کوی شخص تاب گور نہ پہونچ جاسے یا بالکل اولاد سے نا امید نہ ہو جاسے متبنی نہین کرسکتا ہے اور اس اصول کا منطقی نتیجہ یہ ہوگا کہ زمانہ حمل زوجہ تبنیت بالکل ممنوع وملتوی رہے اور چونکہ پتر کے وسیع معنی مین پوتا اور پر پوتا بھی داخل ہین لہذا یہ بھی لازم اے گا کہ نہ صرف متبنی کرنے والے کی زوجہ کے حاملہ ہونے کے زمانہ مین تبنیت ممنوع وملتوی رہی بلکہ اوسکے بیٹو اور پوتے کی زوجہ کے حاملہ ہونے کے زمانہ مین بھی ملتوی رہی اگر ایسا قرار دیا جاوی تو اصل غرض تبنیت کے خلاف ہوگا لہذا ہم حمل کو تبنیت کا مانع قرار نہین دے سکتے ہین اور ہماری تائید اون قواعد سے بھی ہوتی ہین جنمین اوس صلبی بیٹے کے حقوق کا بیان ہے جو متبنی لڑکے کی تبنیت کے بعد پیدا ہوا ہو (۳) حال مین بمبئی ہائیکورٹ مین اسی مسئلہ پر جداگانہ دلایل کے ساتھ مباحثہ ہوا اور تجویز کی گئی کہ اولاد کے معنی مین ایسا لڑکا داخل ہے جو حمل مین ہو کیونکہ حمل مین پیدا ہوتی ہی اوسکا پیدا ہونا سمجھا جاتا ہے اور وہ شراکت اور حق مالکیت جایداد مین حاصل کرتا ہے۔ حاملہ ہونے کیوقت تقسیم ہی نہین ہوسکتی ہے جیساکہ باب وراثت اور حق شراکت پسران اور باب تقسیم مین درج ہی۔ لیکن ہائیکورٹ نے بہ تقلید نظیر مدراس ہائیکورٹ مذکورہ بالا کے یہ تجویز کیا کہ کوی سند دہرم شاستر مین نہین پای جاتی ہے کہ جب تک اولاد پیدا ہونے سے مایوسی ہو متبنی نکیا جاوے دت تک چندریکا کی فصل ۱ فقرہ - ۵ مین صرف یہ لکھا ہے کہ "جس شخص کے بیٹا نہو" اور فصل ۲ فقرہ - ۵ مین یہ ہے کہ "جس شخص

(۱) ترانیا بنام ویدا چلا مدراس صدر دیوانی رپورٹ ۱۸۵۶ء صفحہ ۹۰ -

(۲) اسٹیل ہندو لا صفحہ ۴۳

(۳) ناگا بہو شانم بنام شینسما انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۸۰ -

کے اولاد نرینہ ہو" وہ لڑکا متبنی کرسکے یہ حجت بالکل صحیح ہے کہ شراکت و وراثت و تقسیم کے معاملات مین حمل قابل لحاظ ہے لیکن تبنیت کے باب مین اوسکو مانع تبنیت قرار دینا اصل غرض تبنیت کے خلاف ہے اور تبنیت کے معاملہ مین اولاد پیدا ہونے کے معنی حمل مین پیدا ہونا نہین ہین بلکہ واقعی پیدائش کے ہین پس جو تبنیت بحالت حاملہ ہونے زوجہ کے عمل مین آئی وہ جائز ہے (۱) اب یہ مسئلہ قطعی طور پر طے شدہ سمجھنا چاہیئے کہ حمل مانع تبنیت نہین ہے اور حاملہ زوجہ کا شوہر اپتر ہے اور متبنی کرسکتا ہے —

کوارا اور رنڈوا شخص متبنی کرنے کا مستحق ہے —

دفعہ ۵۸۸ چونکہ جو صرف زندہ بیٹے ہونے کی گرہستی (جو زوجہ رکھتا ہو) کو ہین وہ ہی کوارے اور رنڈوے شخص کو بھی لاحق ہین لہذا ہر شخص خواہ کوارا ہو خواہ رنڈوا ہو لڑکا متبنی کرسکتا ہے کیونکہ لفظ اپتر (بغیر بیٹے کا) مین وہ ہی داخل ہے خواہ مخواہ اس لفظ کے معنی مین وہی شخص داخل نہین ہے جو گرہستی ہو اور پتر نرکہتا ہو — مہابھارت مین درج ہے کہ ویاس اور دوسرے لوگ کوارے تھے مگر لڑکے رکھتے تھے یعنے سکبدیو وغیرہ — تمام مستند اسناد اور نظایر سے یہ امر قطعی طور پر اور بیشک قرار پایا ہے کہ کوارا اور رنڈوا متبنی کرنے کے مستحق ہین (۲)

جہان دت تک چندریکا متاکشرا پر مرجح ہے وہان اغنیا ص محروم الارث متبنی کرنے کو مجاز ہین لیکن جہان متاکشرا مرجح ہو وہان اسمین بہت کلام ہے —

دفعہ ۵۸۹ گو بعض عالمون نے شبہہ کیا ہے لیکن صحیح اور طے شدہ مسئلہ یہ ہے کہ ایسے لوگ جو محروم الارث قرار دیے گئے ہین مثلاً نامرد و نابینا اور کوڑہی وغیرہ (۳) گو وراثت سے محروم ہین لیکن

(۱) ہنمنت رام چندر بنام بھیما چاریا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵

(۲) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۵۲ و ۲۵۳ — اسٹرینج جلد ۱ صفحہ ۷۴ و ۸۷ میکناٹن جلد ۱ صفحہ ۶۶ میکناٹن جلد ۲ باب تبنیت مقدمہ نمبر ۱ صفحہ ۱۷۵ سدرلینڈ سی نالیسس صفحہ ۶۶۴ و ۶۷۱ — گوراپا بنام سنگ آپا بمبئی سلیکٹ رپورٹ صفحہ ۲۰۲ — ناگپا بنام سوبھا شاستری مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۶۷ — ابن چاندو اسپکر دود بنام رن برہماتا رپورٹ مدراس ہائیکورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۷ — گوپال انت بنام نارائن گنیش انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۹ — دت تک چندریکا فصل ۲ فقرہ ۲۸ دت تک میماسنہا فصل ۳ فقرہ — ۴۵ —

(۳) محروم الارث لوگون کی تفصیل ذکر محروم الارث مین دیکھیے —

لڑکا متبنیٰ کر سکتی ہین چنانچہ دت تک چندریکا مین درج ہے کہ چونکہ اندہے - لنگڑے اور اسیطرح کے لوگ وراثت سے محروم ہین اوریہ حکم ہے کہ اون کے صرف اورس لڑکے اور زوجہ کی لڑکے جدی جایداد مین حصہ دار ہوتے ہین اس لئے ایسے لوگون کے متبنیٰ لڑکے بجز نان و نفقہ کے اور کوئی حق جائداد جدی مین نہین رکھتے ہین"(۱) صدر دیوانی کلکتہ نے دو مقدمون مین جو سروِلیم میکناٹن کی کتاب مین درج ہین ہندون کے بیوستھون کی رو سے یہ قرار دیا ہے کہ جذامی برہمن صرف اسوجہ سے متبنیٰ نہین کر سکتا ہے کہ وہ بوجہ عارضہ جذام کے رسوم ادا کرنے کی قابل نہین ہے اور اگر وہ پرایشچت (کفارہ) ادا کرے تو پاک ہو سکتا ہے اور ویدکی رو سے پردان یعنی مکرر رسوم کے ادا کرنے کا مجاز ہو جاتا ہے لہذا اگر جذامی اس طرحپر پاک ہونے کی بعد یعنی بعد ادا ے پرایشچت کے لڑکا متبنیٰ کرے تو تبنیت جایز ہے اور اگر پرایشچت نکرے یا کوئی سخت عارضہ قابل پرایشچت کے ہنو تو تبنیت ناجایز ہے اور اس کی تائید جگن ناتھ کے اس قول سے ہوتی ہے کہ جو شخص مرض فیل پایہ یا اوراسی قسم کے مرض مین مبتلا ہو اوسکو بغرض بجا آوری امورِ دینی محکومہ وید کے پرایشچت کرنے کا حکم ہے یعنی اوسپر لازم ہے پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جسطرح شخص مریض پرایشچت کرنے سے اور امور و رسوم کے بجا لانے کی قابل ہو جاتا ہے اسیطرح وہ وراثتاً جائیداد پانے کا بہی مستحق ہو سکتا ہے (۲) یہ دونون مقدمین بنگالہ کے تہی جبکہ صورت یہ ہے کہ مذہبی رسوم بذات خود ادا کرنے کی غرض سے پرایشچت لازمی قرار دیا گیا ہے تو بقول بابو شاما چرن بدیا بہوشن کے یہ ممکن اور جایز ہے کہ ایک شخص پرایشچت ادا نکرے اور اپنی زوجہ کو اجازت متبنیٰ کرنے کی دیدے اور اسطرحپر اوسکو کفارہ ادا کرنا نہ پڑیگا اور نہ اوسکو اجازت مذکور کے دینے کیواسطے پرایشچت کی ضرورت ہے گو عورت کو متبنیٰ کرنے کا اختیار دینا بمنزلہ اس کے ہے کہ گویا اوس سے بچہ جنایا لیکن قانون مین کہین یہ حکم نہین ہے کہ زوجہ کو اجازت دیتے وقت ایسے

(۱) دت تک چندریکا فصل ۲ فقرہ - ۱ - اس فقرہ کے معنی مین مسٹر سدرلینڈ نے بڑی غلطی کی ہے دیکھئے سدرلینڈ سی نایسس عنوان اول نوٹ - ۴ -

(۲) میکناٹن ہندو لا جلد ۲ فصل ۴ مقدمہ نمبر ۲۰ و ۲۱ صفحہ ۲۰۱

مریض کو پرایشچت ادا کرنا چاہیئے (۱) دونو مقدمات محولہ بالا بنگالہ کے تھے - پس یہ امر صاف
ہے کہ جہان دت تک چندریکا مرجح ہے خصوصاً بنگالہ مین اور نیز دراوڑ مین محروم الارث لوگ
متبنیٰ کرنے کی مجاز ہین لیکن اون کے متبنیٰ لڑکے صرف نان ونفقہ پانے کے مستحق ہین (۲) مگر مسٹر
سدرلینڈ کی یہ راے ہے کہ اگر تبنیت جائز ہوگی تو متبنیٰ کرنے والے باپ کی مکسوبہ اور علٰحدہ شدہ
جائداد متبنیٰ مذکور پانے کا مستحق ہوگا (۳) دت میمانسا اور دت تک چندریکا (۴) مین
یہ لکھا ہے کہ محروم الارث اشخاص بھی متبنیٰ کرسکتے ہین اون کے ایسے لڑکے یعنی متبنیٰ کرنے والے شخص سے
بہتر حق حاصل نہین کرسکتے ہین یعنی صرف نان ونفقہ پاسکتے ہین جو وہ خود پاتے تھے متاکشرا مین جو
بہ نسبت ان دونون کتابون کے زیادہ مستند ہے یہ لکھا ہے کہ منجملہ ان دو قسم کے بیٹون یعنی اورس اور زوجہ
کے بیٹے کے نامرد شخص کا وہ بیٹا ہوسکتا ہے جو زوجہ کا لڑکا کہلاتا ہے اور باقی کی (یعنی محروم الارث لوگون
کی) اورس بھی اولاد ہوسکتی ہے "اورس بیٹے اور زوجہ کے بیٹے" کے خاص ذکر کرنے سے یہ مراد ہے
کہ اور قسم کے بیٹون کے بیٹا بنانے کی ممانعت ہے" (۵) لہذا اورس اور زوجہ کے بیٹے کے سوا اور
کسی قسم کا بیٹا محروم الارث شخص نہین بنا سکتا ہے اور چونکہ زوجہ کا لڑکا اس زمانہ کل جگ
مین ممنوع ہوگیا ہے لہذا اورس ہی بیٹا ہوسکتا ہے نہ کسی قسم کا متبنیٰ - اس لئے آجکل اوسکی
لڑکا متبنیٰ کرنے کی حق واختیار کی جواز مین متاکشرا کی رو سے بہت کلام ہے کیونکہ اوسکی رو سے
محروم الارث کا کسیکو بیٹا بنانا صرف دو ہی قسم کے بیٹون پر منحصر کردیا گیا ہے - جگناتھ اسکی نسبت
یہ لکھتے ہین کہ "باگولک کے اس قول (متاکشرا باب ۲ فصل ۱۰ - فقرہ ۱۰ و ۱۱) اون کے (یعنی
محروم الارث کے) لڑکے خواہ جائز بیاہ سے پیدا ہوے ہون یا کسی رشتہ دار سے اون کی زوجہ سے
جنے ہون حصہ لے سکتے ہین بشرطیکہ ناقابل نہون شارحین نے یہ کہا ہے کہ برہسپتی وغیرہ کی دو قسم کے
لڑکے یعنی اول وہ لڑکا جو جائز بیاہ سے پیدا ہوا ہو اور دوم زوجہ کا بیٹا حق وراثت کے مستحق
ہین اور سواے انکے اور کوئی نہین - لیکن یہ بات تسلی دہ نہین ہے کیونکہ دختر مقررہ کی اولاد اور

(۱) بیوستہا ۲۲۰ معہ شرح بیوستہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۴۳ -
(۲) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۲۱ - ۲۲۳ بیوستہ درپن صفحہ ۷۵ و بیوستہ چندریکا جلد ۲ صفحہ ۳۰ - ۳۲ -
(۳) سدرلینڈ سی ناپسس صفحہ ۶۶۴ و ۶۷۴ (۴) دت تک میمانسا فصل ۱ فقرہ ۴ دت تک چندریکا فصل ۶ فقرہ ۱ -
(۵) متاکشرا باب ۲ فصل ۱۰ (محروم الارث کا بیان) فقرہ ۱۱

دتّک لڑکا اور باقی ہی تو بے نقص ہین"(۱) جگنّاتھ یہ بھی کہتے ہین کہ گونگا مرد وغیرہ کو بیاہ کرنا چاہیئے لیکن وہ بیٹا بنا سکتے ہین ایسے لڑکون کو جیسے کہ دتّک وغیرہ ہین"(۲) سدرلینڈ صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسباب مین زیادہ مفصل اظہار کے ہونے سے دشواری کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہین کہ محروم الارث کو اختیار لڑکا متبنٰی کرنے کا نہین ہے (۳)

فاتر العقل اور گونگے کی زوجہ لڑکا متبنٰی کر سکتی ہے —

دفعہ ۵۹۰ گو فاتر العقل یا گونگا خود متبنٰی کرنے کی قابلیت نہین رکھتا ہے مگر اوسکی زوجہ متبنٰی کر سکتی ہے (۴)

لازم ہے کہ متبنٰی کرنے والا سن تمیز کو پہونچ گیا ہو اور فاتر العقل نہو۔ لیکن اوسکا قانونی بالغ ہونا ضرور نہین ہے

دفعہ ۵۹۱ یہ امر فیصل ہو گیا ہے کہ نابالغ جو سن تمیز کو پہونچ جاے متبنٰی کرنے اور متبنٰی کرنے کی اجازت دینے کا مجاز ہے (۵) دہرم شاستر مین یہ تو بصراحت درج ہے کہ نابالغ معاہدہ کرنے کا مجاز نہین ہے اور اوسکا ہر ایک معاہدہ کالعدم ہے لیکن دہرم شاستر مین یہ کہین نہین پایا جاتا ہے کہ اگر نابالغ کسیکو متبنٰی کرے یا متبنٰی کرنے کی اجازت دے تو وہ ناجایز ہوگی۔ اس لیئے مجبوراً مسایل استنباطی سے عدالتون نے کام لیا ہے۔ مقدمہ راجندر نراین مین جس مین ایک ذی علم ہندو جسٹس متر صاحب بھی شریک تھے ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کی کہ رسم تبنی دہرم شاستر کی روسے دراصل ایک مذہبی لازمی فرض ہے جو بغرض حصول نجات اُخروی کے ہندو پر اوسکا بجالانا ضروریات سے ہے لہذا ہر شخص جو اپنی نجات کا طالب ہے اوسپر مذہبانہ صرف بطور دنیاوی معاملہ کے متبنٰی کرنا لازم ہے قطع نظر اسکے نابالغ کے جملہ کام کالعدم نہین سمجھے جا سکتے ہین نابالغ کو وہی کام ناجایز ہین جو اوسکی حقیقین مضر ہون اور جنکو وہ بعد بلوغ ناجایز قرار دے مگر کسی ابوتر ہندو کا کسیکو متبنٰی کرنا مضر فعل نہین ہے پس جو نابالغ

(۱) کولبروکس ڈایجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۲۲ و ۳۲۳ -

(۲) " " ۳۲۱ —

(۳) سدرلینڈ کی سینپسس عنوان اول نوٹ ۴ —

(۴) ویسٹ و بیولر صاحب کی ڈایجسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۸۸ —

(۵) راجندر نراین سربنام سارداسندری دیبی سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۴۸ - و مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۷۳ و جمنا داسی بنام باما سندری داسی پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹

سن تمیز کو پہونچ گیا ہو وہ متبنیٰ کرنے کا مجاز ہے ٭ (۱) اسی نظیر کی تقلید پریوی کونسل نے کی ہے جو مقدمہ پریوی کونسل کے روبرو پیش تھا اوس مین عمر شوہر کی ۱۳ اور ۱۴ سال کے درمیان مین بیان کی گئی تھی اور زوجہ کی عمر جسکو متبنیٰ کرنے کی اجازت دی گئی ۱۲ سال کی تھی (۲) ایک اور مقدمہ مین بھی یہی رائے دی گئی ہے (۳) یہ ممکن ہے کہ اس نظیر مین لفظ سن تمیز سے یہ مطلب ہو کہ متبنیٰ کرنے والا شخص دس اور سولہ برس کے درمیان مین ہو اور اس وقت سن تمیز کو پہونچتا ہے جب وہ فعل کے نتایج سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے (۴) جو قاعدہ ان نظایر مین قرار دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ گو متبنیٰ کرنے والا نابالغ ہو لیکن جب وہ سن تمیز کو پہونچ جاے تو متبنیٰ کر سکتا ہے یہ قاعدہ ہدایت وید اور احکام دہرم شاستر کے موافق ہے - وید مین یہ ہدایت درج ہے کہ برہمن کے پیدا ہوتے ہی تین فرض عاید ہو جاتے ہین —

اول بزرگان دین کا فرض جسکی رو سے اوسپر فرض ہے کہ فرایض مذہبی ادا کرے

دوم دیوتاون کا یہ فرض کہ اون کے لئے قربانی کرے —

سوم اپنے مورثون کا یہ فرض کہ اونکا پنڈ دان اور جل دان وغیرہ ادا کرے اور نسل کو باقی رکہے —

اور گو اون احکام سے جو اوپر درج ہین لڑکے کا متبنیٰ کرنا ایک لازمی اور مذہبی فرض ہے اور اوسکا کرنا واجب ہے - لیکن اصول یہ ہے کہ ناقابل پر بار نہین ڈالا جاتا ہے لہذا کوئی ایسا بچہ جو سن تمیز کو نہ پہونچا ہو متبنیٰ کرنے کا مجاز نہین ہو سکتا ہے کیونکہ وہ متبنیٰ کرنے کے فوایداور نکرنے کی برائی سمجھنے کی قابلیت نہین رکہتا ہے - پرشچت کانڈ (کفارہ یا تعزیر) مین بباعث سختی سزا کے بلحاظ بچون کی سمجھ کے بچون اور بالغ لوگون مین تفریق کیگئی ہے اور نیز ویہار کانڈ (باب معاملات) مین بھی شیشو (وہ بچہ جو آٹھ برس سے زیادہ عمر کا ہو) نمبر لہ اس کے تصور کیا جاتا ہے کہ گویا ابھی بطن مادر مین ہو لیس یہ خلاف قاعدہ معلوم ہوتا ہے کہ شیشو متبنیٰ کر سکے گو احکام مذہب کی رو سے روز پیدایش ہی سے اوسپر اسکا عاید

(۱) راجندر نراین سرما بنام سرودا سندری داسی ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۴۸ —

(۲) جمنا داسی بنام باما سندری داسی منفصلہ پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹

(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۱۳ (۴) دہرم شاستر مولفہ مین صاحب دفعہ ۹۰ و دت تک میمانسا باب اول فقرہ ۲۲ —

لانا فرض تہا عمر کے گیارہ برس سے لیکر پندرہ سولہ برس تک کشور (ادہ لڑکا جو عالم شباب مین ہو) کہلاتا ہو اس عمر مین اوسکی دماغی قوتین بڑہتی ہین اور اوسکو تمیز ہوتی ہے پس اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ایسا لڑکا سن تمیز کو پہونچ گیا اور اگر وہ فاترالعقل نہو اور تبنیت کے فوائد اور وقعت کو سمجہتا ہو تو وہ متبنی کر سکتا ہے اور تبنیت کی اجازت بہی دے سکتا ہو (۱) نابالغ کا یہ فرض ہے کہ سن تمیز کو پہونچتے ہی مذہبی امور ادا کرے دہرم شاستر یعنی قانون کی نظر مین قابلیت درکار ہے نہ بلوغ دہرم شاستر مین ایسے احکام اور مسائل موجود ہین جنمین یہ ہدایت ہو کہ نابالغ اپنے دیوتاؤن کی قربانی اور مورثون کو شرادہ ادا کرنے کیواسطے کرتا (قایم مقام) مقرر کرنے کا مجاز ہے اور اسکا بہی مجاز ہے کہ اپنی وفات کی بعد اپنے اور اپنے مورثون کی شرادہ کی انجام دہی کیواسطے کرتا مقرر کرے (۲) تبنیت کی وقعت بلحاظ مذہبی غرض کے ہو نہ بلحاظ اغراض دنیاوی کے پس جو عدالت دہرم شاستر کی رو سے عدل گستری کرتی ہے اوسکا فرض ہے کہ معاملہ تبنیت کو ایک فرض مذہبی خیال کرے اور سمجہے کہ اوسکی اصلی غرض مذہبی ہے اور اوسی کیواسطے وہ قایم کیا گیا ہے جایداد کا انتقال اوسکے ضمن مین اوسکا ایک لازمی لوازمہ دنیاوی ہے (۳) پس اس تمام تقریر کا نتیجہ و خلاصہ یہ ہے کہ متبنی کرنا ایک مذہبی فرض ہے اور پیدایش پر واجب ہوجاتا ہے اور اوسکی عدم بجا آوری موجب گناہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مذہبی فرایض کے ادا کرنے مین عمر کی قید نہین ہے اور تبنیت بہی ایک مذہبی فرض ہے - چنانچہ ایک مستند مصنف راو صاحب منڈلک اپنی کتاب دہرم شاستر مین لکہتے ہین کہ بیاہ کرنا یا متبنی کرنا اوس کے کرنے والے کی عمر و کمال عقل پر موقوف نہین ہے کیونکہ تبنیت مثل معاہدہ کے نہین ہے بلکہ مثل سنسکار کے ہے لہذا اوسکی عمر قابل لحاظ نہین ہے (۴) لفظ سن تمیز کے معنی مین خواہ مخواہ زمانہ بلوغ داخل نہین ہے چنانچہ مسٹر مین نے بہی جو زمانہ حال کے مستند مصنف کتب دہرم شاستر

(۱) دیکہو بیوستہ ۴ ۲۶ بیوستہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۱۵ و ۵۲ -

(۲) سدرلینڈ کا خلاصہ جلد ۱ صفحہ ۲۹۱ - ۲۹۲ و جلد ۲ صفحہ ۱۱۵ - ۱۱۸ و متاکشرا باب قرمنہ محولہ صفحہ ۸۰ بیوستہا درپن —

(۳) سری راہی ورا بہرا پاتا سری نبام سری برونو کشور منفصلہ پریوی کونسل ۲۴ مارچ ۱۸۷۶ع سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۱۹۱ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۱۵۴ —

(۴) دفعہ ۸۷ دہرم شاستر منڈلک - بزبان مرہٹی —

کے تسلیم کئے جاتے ہین لفظ سن تمیز کی تشریح و مراد یہ بیان کی ہے کہ جس شخص کی عمر دس برس اور سولہ برس کے درمیان مین ہو اور وہ کسی لڑکے کو متبنی کرلے تو اسمین کوئی نقص نہین ہے (۱) پس بلا قید بلوغ کے ہر عمر کا شخص جو تبنیت کے فواید اور مذہب کی وقعت سمجھنے کی لیاقت رکھتا ہو متبنی کرنے اور اوسکی اجازت دینے کا مجاز ہے - کتب ہنود مین گو سن تمیز اور سن بلوغ بھی ایک معنی مین بطور مترادف الفاظ کے استعمال کئے جاتے ہین مگر سن تمیز کے معنی مین خواہ مخواہ قانونی بلوغ داخل نہین ہے سن بلوغ بنگالہ مین عمر کے پندرہوین سال اور دیگر حصص ہند مین سولہوین سال کے اختتام سے شروع ہوتا ہے - مگر جو حد بلوغ سرکاری قانون مین مقرر ہوی ہے وہ مختلف ہے (۲)

دفعہ ۵۹۲	نابالغ زوجہ اپنے شوہر کے واسطے لڑکا متبنی کر سکتی ہے —

یہ مسئلہ صحیح طور پہ قرار دیا گیا ہے کہ نابالغ زوجہ اپنے شوہر کی اجازت سے شوہر کی حیات مین اور نیز اوسکی وفات کے بعد شوہر کیواسطے لڑکا متبنی کرسکتی ہے اسکی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ زوجہ کا فعل تابع حکم شوہر ہے اور زوجہ کا لڑکا متبنی کرنیکا فعل در اصل شوہر کا فعل ہے (۳) چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ نابالغ زوجہ کو شوہر متبنی کرنے کی اجازت دی سکتا ہے تو شوہر کے بعد اوسکے رشتہ دار بھی زوجہ مذکور کو اجازت دے سکتے ہین مین صاحب کی بھی یہ ہی راے ہے (۴) مسٹر اسٹیل نے لکھا ہے کہ "یہ مشہور ہے کہ نابالغ بیوہ متبنی نہین کرسکتی ہے" (۵) یہ تحریر اون کی اوس حالت سے متعلق ہے جہان بیوہ کا فعل ہوا ور وہ فعل تابع اجازت یا حکم شوہر نہو (۶) —

(۱) مین صاحب کا دہرم شاستر باب تبنیت دفعہ ۹۸ —
(۲) ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۵ع دیکھئے قانون گورنمنت نظام مین ہندوؤن کے لئے حد بلوغ ۱۸ ہی قایم ہے جو دہرم شاستر مین مقرر ہے — (۳) سر ولیم میکناٹن جلد ۲ باب تبنیت مقدمہ نمبرہ صفحہ ۱۸۰ — بیوستہ درین صفحہ ۷۷۹ - جمنا داسی بنام باما سندری داسی پریوی کونسل انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد اول صفحہ ۲۸۹ - اس مین زوجہ کی عمر ۱۱ یا ۱۲ سال کی تہی جسکو اجازت دی گئی تہی اور شوہر کی ۱۳ یا ۱۴ کی —
(۴) دفعہ ۱۰۲ - دہرم شاستر مین صاحب (۵) اسٹیل صاحب کا ہنڈولا صفحہ ۴۸ -
(۶) دفعہ ۱۰۲ مین صاحب —

عورت کی لڑکا متبنیٰ کرنیکے اختیارات کا بیان

عورت و مرد کے لڑکا متبنیٰ کرنے کے اختیار کے فرق کی بنیاد —

دفعہ ۵۹۳ منو کا قول ہے اور نند اپنڈت بھی اسی کی تائید کرتے ہیں کہ عورتوں کو لڑکا متبنیٰ کرنے سے وہی فوائد حاصل نہیں ہوتے ہیں جو مردوں کو حاصل ہوتے ہیں (۱) اور متبنیٰ کرنے کا اختیار میں جو مردوں کی حالت ہے وہ عورتوں کی نہیں ہے - وشیشٹا کا قول ہے کہ کسی عورت کو نہ لڑکا لینا چاہیئے اور نہ دینا چاہیئے تاوقتیکہ اوسکے شوہر کی مرضی ہو" (۲) وشیشٹا کا یہی قول دہرم شاستر کے مصنفوں کی تصنیفات کی بنیاد ہے اور اسی کے مختلف معنی اور مراد قایم کرکے مخالف و متغایر مسائل قایم کئے ہیں —

دت تک چندریکا اور دت تک میمانسا کا مسئلہ

دفعہ ۵۹۴ قول مذکور کی بنیاد پر دت تک چندریکا کے مصنف لکھتے ہیں کہ "عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے لڑکا متبنیٰ نہیں کرسکتی ہے" (۳) دت تک میمانسا میں اس قول کی روسے یہ مسئلہ قرار دیا گیا ہے کہ "سوہاگن زوجہ بعد حصول اجازت شوہر کے متبنیٰ کرسکتی ہے مگر بیوہ متبنیٰ نہیں کرسکتی ہے کیونکہ بوجہ وفات شوہر شوہر کی اجازت حاصل کرنا ناممکن ہے" (۴) اور اسکا مصنف یہ بھی کہتا ہے "جبکہ لفظ اپتر میں جسکے معنی وہ مرد جسکے لڑکا نہو صیغہ تذکیر مستعمل ہوا ہے تو اوسکا صاف یہ نتیجہ ہے کہ عورت کو متبنیٰ کرنے کی قابلیت ہی نہیں ہے اور اسی کے موافق وشیشٹا کا یہ حکم ہے کہ عورت کو بغیر مرضی اپنے شوہر کے نہ لڑکا دینا چاہیئے اور نہ لینا - اور اس سے عیاں ہے کہ بیوہ جسکو اپنے شوہر متوفی کی اجازت لینا ناممکن ہے متبنیٰ کرنے کی مجاز نہیں ہے" (۵) علاوہ اس کے وشیشٹا نے خود کہا ہے کہ اب لڑکے کا باپ سے یہ تعلق ہے کہ وہ اوسی کا بیٹا ہے اور ایسا تعلق یعنے بیٹا بننا صرف باپ کی

(۱) منوسمرتی باب ۵ - اشلوک ۱۵۹ و ۱۶۰ - دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۴۷
(۲) دت تک چندریکا فصل اول فقرہ - ۷ - دت تک ,, ۱ ۱۵
وکولیروکس ڈائیجسٹ جلد ۲ کتاب ۵ ترجمہ اشلوک ۲۷۳
(۳) دت تک چندریکا فصل اول فقرہ - ۷ (۴) ,, فصل ۱ ۵۶ و ۲۳ و ۲۴
(۵) دت تک میمانسا فصل اول فقرہ - ۱۵ و ۱۶ - سدرلینڈ سی ناپسس عنوان اول صفحہ ۱۴۸ —

اجازت سے قایم ہو سکتا ہے نہ فعل تبنیت سے جسکی کرنے والی زوجہ ہے" (۱) دتک میمانسا کے نامی علم شارح نے اس دقت کو اپنی شرح مین اچھی طرح سے رفع کر دیا ہے وہ لکھتے ہین کہ اس جملہ سے "اُوس عورت کی واسطے اوس کے شوہر کی اجازت ناممکن ہے" یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر بیوہ کو اوس کے شوہر نے اپنی حیات مین اجازت دے دی تھی تو اوسکو یقیناً متبنیٰ کرنے کا حق حاصل ہے (۲) یہ شرح نہ صرف عقل و عمل کی رو سے صحیح ہے بلکہ جن مستند عالموں کا شارح نے حوالہ دیا ہے اون کی راے کی موافق ہے (۳) مسٹر سدرلینڈ نے اپنی تحقیق کا یہ نتیجہ بیان کیا ہے کہ گو متبنیٰ کرنے کی وہی ضرورت جو مرد کو لاحق ہوتی ہے عورت کو مساوی طور پر لاحق نہین ہوتی ہے اور عورت کو متبنیٰ کرنے کا حق نہین ہے گو وہ اپنے شوہر کی اجازت سے صرف شوہر ہی کیواسطے لڑکا متبنیٰ کر سکتی ہے اور گو یہ لڑکا لازمی طور پر دونون سے تعلق رکھیگا اور گو ہندا بندٹ مصنف دتک میمانسا عموماً بیوہ کو شوہر کی اجازت حاصل کرنا محال بیان کرتا ہے لیکن یہ امر قابل تسلیم ہے اور رواج اور دیگر مصنفان دہرم شاستر کی راے کی بھی مطابق ہے کہ وہ بیوہ جسنے اپنی شوہر کی حیات مین تحریری یا زبانی اجازت لڑکا متبنیٰ کرنے کی حاصل کر لی ہو وہ جایز طور پر متبنیٰ کر سکتی ہے (۴)

دفعہ ۵۹۵ | بیرمتر ودے کا مسئلہ

بیرمتر ودے مین وشیشٹا کے قول کی بنا پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ "عورت بعد وفات اپنے شوہر کے اوسکی اجازت کی رو سے جو شوہر نے ویدی تھی لڑکا متبنیٰ کرنیکی مجاز ہے" (۵) یہی دتک میمانسا کی شارح کہتے ہین (۶)—

دفعہ ۵۹۶ | دتک سدہنتا منجری کا مسئلہ—

دتک سدہنتا منجری مین ہے کہ "وشیشٹا کے اس اقتباعی حکم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کو بحصول اجازت شوہر کے بھی حق (لڑکا متبنیٰ کرنے یا تبنیت مین دینے کا) حاصل ہے" (۷) لفظ بھی یہ اشارہ کرتا ہے کہ عورت کو بذات خود بھی لڑکا متبنیٰ کرنے کا اختیار ہے اور بااجازت شوہر بھی—

(۱) دتک میمانسا فصل اول فقرہ—۱۹— (۲) شرح دتک میمانسا سنسکرت صفحہ ۷—

(۳) بیوستھا چندریکا جلد ۲ بیوستھا ۲۵۳—

(۴) سدرلینڈ سی ناپسس عنوان اول صفحہ ۱۴۸—

(۵) بیرمتر ودے سنسکرت صفحہ ۱۸۹ طبع جدید صفحہ ۶۱۰

(۶) شرح دتک میمانسا سنسکرت صفحہ ۷ دیکھو دفعہ ۵۹۴ کتاب ہذا (۷) دتک شرومنی صفحہ ۳۷—

دت تک ویدہیتی کا مسئلہ —

دفعہ ۵۹۷ دت ویدہیتی مین ہے کہ اگرچہ قانون سوہاگن عورت کو یہ ہدایت کرتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کی مرضی کے موافق کام کرے مگر بیوہ عورت لڑکا متبنیٰ کرنے سے محروم نہین کی گئی ہے" (۱) —

دت تک تلک کا مسئلہ —

دفعہ ۵۹۸ عورت کا وہ اختیار جو شوہر کی اجازت سے اوسکو ملا ہے بالواسطہ ہے کیونکہ مرد کے اظہار اجازت سے اوسکی حیات اجازت دینے کیوقت سے متبنیٰ کرنے تک اسیطرح تسلیم کیجاتی ہے جسطرح سے کہ کسی فعل کی خوبی او ربرائی اوسکو نتیجہ تک قایم رہتی ہے (۲) —

دت تک درپن کا مسئلہ اور اختیار بیوہ کی کیفیت —

دفعہ ۵۹۹ دت تک درپن مین ہے کہ مردون کی طرح عورتونکو بھی چاہیے کہ لڑکونکا قایم مقام بنائین کیونکہ عورتین بھی مثل مردون کے بغیر اولاد ذکور کے بہشت سے محروم رہتی ہین پس وشیستا کے قول سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ عورتونکو لڑکا لینے دینے کا اختیار نہین ہے۔

سوال کیا عورتون کو لڑکا متبنیٰ کرنے کا حق اسوجہ سے نہین ہے کہ لڑکا قبول کرنے کی منتر پڑھنے کے نا قابل ہین؟ — یا اسوجہ سے کہ اونکو شوہر کی اجازت نہین ملی ہے؟ —

جواب پہلی وجہ بھی درست نہین ہے کیونکہ عورت سنکلپ (۳) کو ادا کرکے آچاری (عبادت کرنیکے لئے قایم مقام) سے ہوم اور دیگر رسوم کی تکمیل کرا دیتی ہے اور نہ وشیستا نے کہین یہ فرمایا ہے کہ عورتون کو متبنیٰ کرنے کا حق اسوجہ سے نہین ہے کہ وہ منتر پڑھنے کی نا قابل ہین — اور نہ دوسری وجہ ہے کیونکہ وشیستا یہ فرماکر کہ "تا وقتیکہ اوس کے شوہر کی مرضی نہو" یہ سمجھاتی ہین کہ عورت کو بھی حق ہے — کیا وشیستا یہ اسوجہ سے کہتی ہین کہ عورت کو شوہر سے اجازت نہین ملی ہے اور کیا شوہر کی اجازت سوہاگن سے متعلق ہے یا بیوہ سے — پہلی صورت مین تو زوجہ جسکو شوہر نے یہ حکم دیا ہے کہ "تو ایک لڑکا متبنیٰ کرنے کو واسطے لے لے" وہ منتر پڑھکر متبنیٰ کرنے کی مجاز ہے — مگر جسصورت مین اتفاق یا وفات کیوجہ سے شوہر متبنیٰ نہین کرتا ہے اور اپنی زوجہ سے یہ کہکر مرجاتا ہے کہ "ایک لڑکا متبنیٰ کرلے" اور وہ بیوہ زوجہ ایک لڑکا متبنیٰ کرلیتی ہے تاکہ وہ پنڈ دان اور جلدان ادا کرے ان دونو صورتون مین کچھ اختلاف نہین ہے لہذا یہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ بیوہ نے متبنیٰ

(۱) وشٹ شروتی صفحہ ۳۵ دیکھئے (۲) دت تک تلک دیکھئے دت تک شروتی صفحہ ۳۰
(۳) سنکلپ مذہبی رسم ادا کرنے کی نیت — ایک مذہبی رسم بغرض طہارت —

کیا ہے (۱) –

عورت اپنے استری دہن کے لئے لڑکا متبنی کر سکتی ہے –

دفعہ ۶۰۰ تجویز ہوا ہی کہ گو عورت اپنے شوہر کی جایداد کیواسطے متبنی نکر سکے تاہم وہ اپنے استری دہن کیواسطے متبنی کر سکتی ہے (۲) –

دتک نہ دینے کا مسئلہ –

دفعہ ۶۰۱ اگر کوئی عورت بغیر مرضی اپنے شوہر کے لڑکا لیا دے تو وہ جایز نہین ہے – (۳) –

بیوہار میوکہہ اور نرنے سندہو اور ویرمتر ودے وسنسکار کوستبہ کا مسئلہ –

دفعہ ۶۰۲ بیوہار میوکہہ مین قول مذکورہ بالا کی روسے یہ مسئلہ درج کیا گیا ہے کہ "اجازت شوہر کی شرط صرف شوہردار یعنی سوہاگن عورت کے واسطے ہے نہ بیوہ کے لئے – بیوہ عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے بھی بمنظوری اپنے باپ یا دیگر قرابتداران قریب کے لڑکا متبنی کرنے کی مجاز ہے" (۴) نرنے سندہو (۵) اور ویرمترودے (۶) اور سنسکار کوستبہ (۷) کے مصنفون نے بھی بیوہار میوکہہ کے موافق صاف صاف یہ لکھدیا ہے کہ جبتک عورت کا شوہر زندہ ہو اوسیکو شوہر کی اجازت لینے کی ضرورت ہی (۸) سدرلینڈ صاحب بھی لکھتے ہین کہ بنارس مین ویرمترودے اور بیوہار میوکہہ کے مصنف متفق ہین (۹) ان مصنفون کے اقوال اور رواج کی روسے مرد اور عورت کو متبنی کرنے کا اختیار حاصل ہے لیکن چونکہ عورت حیات شوہر مین شوہر کے تابع رہتی ہے اسلئے وہ شوہر کی اجازت سے متبنی کر سکتی ہے مگر جب عورت کا شوہر سنیاسی[10] یا پتت ہو جاے او سوقت عورت کو اجازت کی حاجت نہین ہے – عورت کا متبنی کیا ہوا لڑکا دونون میان بی بی کا بیٹا سمجھا جاتا ہی (۱۱) –

(۱) دتک درپن دیکھئے دتک سرو منی سنسکرت صفحہ ۱۳۱ –

(۲) راج اندراین بنام دیجی گوبند سنگہ مور انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۱۷ –

(۳) دتک نرنے دیکھئے دتک سرومنی صفحہ ۱۳۱ (۴) بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۱۷ و ۱۸

(۵) نرنے سندہو پریچہد ۳ ورق ۹ – (۶) ویرمترودے ورق ۱۶۰ – ۱۶۱ و ۱۸۸ و ۱۸۹

(۷) سنسکار کوستبہ ورق ۴۵ – (۸) دیکھئے دتک درپن –

(۹) سدرلینڈ سی نایسس عنوان اول نوٹ ۶ (۱۰) سنیاسی یا پتت یا مفقود الخبر ہو جانا بمنزلہ مرجانے کے ہے

(۱۱) دفعہ ۹۰ دہرم شاستر منڈلک بزبان مرہٹی –

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا ہی کہ اگر شوہر نے صریحاً یا معناً لڑکا متبنیٰ کرنے کی ممانعت کردی ہو تو عورت لڑکا متبنیٰ نہین کر سکتی ہے اور نہ اوسکا متبنیٰ کیا ہوا لڑکا شوہر کا لڑکا ہو سکتا ہی (۱) اسمقدمہ مین یہ بھی کہا گیا ہے کہ گو بیوہ کے شوہر نے ممانعت کی ہو مگر وہ بحالت بیوگی متبنیٰ کر سکتی ہے لیکن بحالت حیات شوہر بغیر رضامندی شوہر کے متبنیٰ نہین کر سکتی ہے (۲) ڈاکٹر جیلر نے مہاراشتہ کی علمار کی اس راے کی بنیاد کی نسبت عجیب بات یہ لکھی ہے کہ جنہون نے جو یہ راے اختیار کی ہے کہ اجازت کی ضرورت نہ سہاگن کو ہی نہ بیوہ کو اسکی اصل وجہ یہ ہی کہ کاناکا کی ایک عبارت ایک نسخہ مین اسطرح پر ہے ایک عورت جو لاولد ہے یا جسکے بیٹے مر گئے ہین بجاے مرد کے ہی مگر اس نسخہ کی غلطی اس سے ثابت ہی کہ اگلے اشلوکون مین متبنیٰ کرنے والی کی نسبت مذکر کی ضمیر مستعمل ہوئی ہے (۳) مگر ہمارے ذی علم ڈاکٹر کی راے غلط ہی مہاراشتہ کی علمار کی راے اس تشبیہی عبارت پر مبنی نہین ہے بلکہ اور پہلوون پر مبنی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے عبارت کے غلط ہونے کی جو دلیل بیان کی ہی وہ بھی غلط ہے کیونکہ جب عورت کو اوپر کے اشلوک مین مرد قرار دے لیا گیا تو اگلے اشلوکون مین مذکر کی ضمیر استعمال ہونے کیا نقصان پیدا ہوا اور عورت مذکور جو مرد فرض کی گئی ہے کیون کر خارج ہو سکتی ہی۔

بالم بہٹ اور بیو ہا ربیوکہہ کا متفق علیہ مسئلہ۔	**دفعہ ۴۰۳** بالم بہٹ کا یہ مسئلہ ہی کہ عورت کا لڑکے کو لینے اور دینے کا اختیار عام ہے بیوہ ہو یا سہاگن دونون حالتون

مین اختیار مساوی ہے" یہ ہی مسئلہ بیو یا ربیوکہہ کا ہے بلکہ بیو ہا ربیوکہہ مین یہ بھی ہے کہ بیوہ بغیر اجازت اپنے شوہر کے متبنیٰ کر سکتی ہے بیوکہہ کے مصنف یہ بھی کہتے ہین کہ بیوہ کو اپنے شوہر کے رشتہ دارون کی پوری رضامندی لینی چاہیے (۴)

متہلا کی شاستر کا مسئلہ	**دفعہ ۴۰۴** واچسپتی مصر جنکی تقلید متہلا مین عموماً کیجاتی ہے اپنی کتاب شرادہ چنتامنی مین لکھتے ہین کہ نہ عورت اور نہ شودر دت تک

طریقہ مین متبنیٰ کر سکتے ہین کیونکہ اس طریقہ کی تبنیت مین قربانی (جگ) بھی داخل ہی اور جگ

(۱) پیابائی بنام بالا دیکشٹ بمبئی ہای کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۔

(۲) نرائن بنام ناناً منوہر بمبئی ہای کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۵۳

(۳) دیکھیے مضمون کاناکا سمری جرنل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال ۱۸۶۶ عیسوی ۔

(۴) شرح کولبروک صاحب متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۔ ۹ ۔

کے ادا کرنے سے یہ دونوں معذور ہیں" (۱) اسکی وجہہ مصنف موصوف یہ بیان کرتے ہیں کہ وشیستا کا قول لڑکے کی لینے اور دینے سے متعلق ہے نہ متبنیٰ کرنے سے چونکہ دتک طریقہ میں قربانی داخل ہے لہذا عورت اور شودر دتک متبنیٰ نہیں کر سکتے ہیں اس رائے کی تائید رودر دہر مصنف سدھی دیواکر بھی کرتا ہے لیکن ان دونوں مصنفوں نے اپنی خاموشی کیوجہ سے یہ امر مشتبہ چھوڑ دیا ہے کہ اون کے نزدیک کرتیرم طریقہ کا متبنیٰ کرنا جسمیں قربانی نہیں ہوتی ہے جائز تھا یا نہیں (۲) —

متھلا و بنگالہ و بہار شستہ و بنارس کا طے شدہ مسئلہ

دفعہ ۶۰۵ واچسپتی مصنف جنکی تقلید متھلا میں عموماً کیجاتی ہے اپنی کتاب متراد ہ چنتامنی میں یہ لکھتے ہیں کہ نہ عورت اور نہ شودر دتک طریقہ کا متبنیٰ کر سکتے ہیں کیونکہ اس طریقہ میں قربانی کرنا بھی داخل ہے اور یہ دونوں قربانی کرنے سے معذور ہیں" - مگر یہ نقص کسی اور کو ادا ے رسم کے لئے کرتا یعنی قایم مقام بنا دینے سے رفع ہو جاتا ہے لہذا عورت کو بحصول اجازت اپنے شوہر کے سواے متھلا کے اور ملکوں کے دہرم شاستروں میں متبنیٰ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے لیکن نندا پنڈت دتک میمانسا میں اس اختیار کو مخصوص سہاگن عورت کی نسبت بیان کرتا ہے نہ بیوہ کی نسبت کیونکہ بیوہ لڑکا لینے کی اجازت حاصل نہیں کر سکتی ہے - اور بالم بہٹ میں اس کے خلاف یہ بحث کی گئی ہے کہ عورت کا لڑکے کو لینے اور دینے کا اختیار عام ہے بیوہ ہو یا سہاگن اوسکا اختیار دونوں حالتوں میں مساوی ہے اور یہی رائے بیوہار میوکھ کے مصنف کی ہے اور مصنف مذکور یہ بھی کہتا ہے کہ بیوہ بغیر اجازت اپنے شوہر کے متبنیٰ کر سکتی ہے اور اسکے ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ بیوہ کو اپنے شوہر کے رشتہ داروں سے پوری پوری رضامندی لینی چاہئے - دہرم شاستر بنگال کے مصنف اسکی برخلاف اصرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شوہر کی اجازت اوسکی حیات میں باضابطہ حاصل ہونی چاہئے (۳) مسٹر سدرلینڈ کہتے ہیں کہ اسباب میں بیوہار میوکھ کے مصنف کی اور دیرمترودے کے مصنف کی رائے متفق ہے - (۴)

---

(۱) متراد ہ چنتامنی نیز دیکھئے شرح گولبروک صاحب متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ — ۹ —

(۲) سدرلینڈ سی ناپسس عنوان ۴ اول صفحہ ۱۴۸ —

(۳) نوٹ گولبروک صاحب ترجمہ متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ — ۹ —

(۴) سدرلینڈ سی ناپسس عنوان ۴ اول نوٹ ۶ —

قطعی طے شدہ اور مقبولہ عدالت ومروجہ مسئلہ یہ ہے کہ بنگالہ مین شوہر کی اجازت زندگی مین حاصل کرنا لازمی امر ہے متھلا مین دت تک طریقہ کی تبنیت کا عورت کو اختیار نہین ہے - بنارس اور دراوڑ مین شوہر اور بعد وفات شوہر اوس کے رشتہ دارون کی اجازت سے عورت متبنیٰ کر سکتی ہے - مہاراشٹر مین بیوہ کو نہ شوہر کی نہ ہر حالت مین رشتہ داران شوہر کی اجازت کی حاجت ہے مگر سہاگن کو شوہر کی اجازت لینا ضرور ہے -

دفعہ ۶۰۶ ان جملہ اقوال مستند سے ہندوستان کے مختلف حصص مین عورتون کے لڑکا متبنیٰ کرنے کے اختیار کی مختلف صورتین ہین - مشہور اور مستند مقدمہ صاحب کلکٹر مدورا بنام مولو رام لنگا مین پریوی کونسل نے اس بحث کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے چونکہ وہ نظیر بعد ملاحظہ جملہ اسناد اور کامل مباحثہ کے سب سے اعلیٰ عدالت نے صادر کی ہے لہذا وہ ایک ہدایت اور بمنزلہ قانون جملہ عدالتون مین تصور کیجاتی ہے اس نظیر مین حکام پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا ہے :- حکام کی دانست مین بلحاظ اوس یادداشت کولبروک صاحب کی جو اونہون نے متاکشرا کے باب اول فصل ۱۱ فقرہ - ۹ پر لکھی ہے اور رسالہ مسٹر سٹرینج صاحب مولف دہرم شاستر کے تین امر بحث طلب ہین اول یہ کہ بیوہ برعایت بعض قیود وشرایط کے متبنیٰ کرنے کا اختیار رکھتی ہے اور یہ اختیار بجز فرقہ ساکنان متھلا کے باقی جملہ دہرم شاستر کے فرقون مین مسلم ہے ؟ دوم یہ کہ بنگالہ (یعنی گوڑ) کے فرقہ مین یہ مروج ہے کہ بیوہ کو ضرور ہے کہ اپنے شوہر کی اجازت اوسکی حیات مین تبنیت کی بابت حاصل کرے ؟
سوم یہ کہ بعض دہرم شاستر کے فرقے اس بات کو قابل درجہ تسلیم کرتے ہین کہ اگر بیوہ باجازت اپنے شوہر کے رشتہ دارون کے متبنیٰ کرے تو جائز ہے -؟

پہلے دونون امر مسلمہ ہین تیسرے امر پر یہ بحث پیش ہوئی ہے کہ بنظر صحیح معنی اوس یادداشت (۱) کے کولبروک صاحب کا حوالہ تیسرے امر کی نسبت فرقہ مہاراشٹر سے متعلق ہے جہان بیوہ بامیو کھہ بڑی مستند مانی جاتی ہے - مگر اس تیسرے امر کی نسبت بالم بہٹ کی ایک فقرہ کا حوالہ یادداشت مذکور مین کولبروک صاحب نے دیا ہے اور وہ فقرہ بہت وسیع معنی مین ہے اور بالم بہٹ ایک تفسیر دہرم شاستر بنارس کی ہے مسٹر کولبروک کے اکثر فقرات مندرجہ صفحہ ۹۲-۹۶-۱۱۵- جلد ۲- اور دہرم شاستر مولفہ مسٹر سٹرینج صاحب سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ کولبروک نے اصول متعلقہ بحث امر سوم کو اون فرقون سے جو متاکشرا مروجہ

(۱) یادداشت دفعہ ۶۰۵ کتاب ہذا مین درج ہے -

بنارس کے پیرو ہین اور فرقہ مہاراشٹر سے متعلق سمجھا ہے اور اس سلئے اوسکو بطور قانون مروجہ
ملک دراویڈ قابل تسلیم سمجھا - ضلع وزاگاپٹم ملک دراویڈ کے حصہ شمالی یعنی قسمت اندرا مین ہے
جہان کا یہ مقدمہ ہے - علاوہ اس کے مسٹر اسٹرینج نے اپنی رسالہ دہرم شاستر جلد ا صفحہ
۹۰ مین جو تذکرہ اس قانون کا کیا ہے وہ صاف اور بلاتامل وشبہ کے ہے وہ کہتے ہین کہ وہ جو
جو اختیار تبنیت بیوہ کو خلاف ہو ضعیف ہے کیونکہ ممکن ہے کہ شوہر کی رضامندی مثل وصیت بعد اوس کے
شوہر کی وفات کے عمل مین لائی جاسے اور بموجب اصول فرقہ بنارس اور مہاراشٹر مروجہ اس
جزیرہ نما کو اجازت شوہری کا کام رشتہ داران شوہری کی رضامندی دے سکتی ہے جو عورت
کے ازلی محافظ ہوتے ہین لیکن قانون مروجہ بنگالہ مین اسکے برعکس قاعدہ ہے - اسمین
کوئی شبہہ نہین ہے کہ لفظ جزیرہ نما سے وہ حصہ ہندوستان کا مراد ہے جو جانب جنوب اوس
خط کے ہے جو کنی ام سے لیکر خلیج کہمبایت تک کہینچا جاسے اور اسمین کل ملک دراویڈ شامل ہے -
اب ہم کام اس امر پر غور کرتے ہین کہ آیا کوئی وجہ کافی اس راسے کے بنیاد سمجھنے کی ہے جو اوپر دو نہایت
اعلی اسناد انگریزی مصنفوں نین دہرم شاستر مین یہ جنوب ہند کی نسبت ظاہر کیگئی ہے - کتب قدیم
دہرم شاستر جملہ مختلف فرقون مین واحد ہین - وہ طریقہ جس سے ان فرقون مین ترقی ہوئی ظاہرا
یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتابین جو عموماً ہر جگہہ یا زیادہ مروج تہین ان ہی پر تفسیرین لکھی گئین
ایک مفسر نے اپنی تفسیر پرانی مقولہ پر لکہی اوسکی سند ہندوستان کے کسی ایک حصہ مین جائز اور
دوسرے حصہ مین ناجائز قرار پائی اور اسطرح سے مختلف فرقے پیدا ہوگئے چنانچہ متاکشرا جو
بجز بنگالہ کے تمام فرقون مین نہایت مستند مانی جاتی ہے اور بنگالہ مین بہی معتبر سمجہی جاتی ہے
لیکن داے بہاگ کو اوسپر ترجیح ہے یہی حال اون تفسیرون کا ہے جو متاکشرا پر لکہی گئی ہین جو
بعض فرقون مین نہایت مستند مانی جاتی ہین مگر کل فرقون مین مستعمل نہین ہین بیوہ کا اختیار لڑکا
متبنی کرنے کا بہی ایک ایسا ہی امر ہے جو مختلف فیہ بحث کی قسم سے متعلق ہے اور وشستا کے اس
مستند مقولہ پر مبنی ہے کہ عورت نہ کوئی بیٹا لے اور نہ دے جب تک کہ اوس کے شوہر کی اجازت
نہو یہ مقولہ تمام فرقون مین مستند مانا جاتا ہے - مگر بظاہر فرقہ متہلا والون نے اس کے یہ معنی
سمجہے ہین کہ رضامندی شوہر کی بوقت تبنیت دی جانی چاہئے لہذا بیوہ بشکل دت تک لڑکا متبنی نہین
کر سکتی ہے - دہرم شاستر بنگالہ کی روسے مقولہ کا منشا یہ سمجہا گیا ہے کہ شوہر کیطرف سے اجازت
صریح اوسکی حیات مین ہونی چاہئے گو اوسکی وفات کے بعد اوسکا عمل درآمد ہو - بیوہ [illegible]

مین اس مقولہ کا یہ منشا بیان کیا گیا ہے کہ یہ صرف اوسی تبنیت سے متعلق ہے جو شوہر کی حیات مین کیجاوے اور اس سے اختیار بیوہ کو اس امر کی نسبت محدود نہین سمجھنا چاہئے جو تمام شاستر مین موجب پہونچانے فائدہ روحانی اوسکے شوہر کا لکھا ہے حاکم مجوز کا جو دہرم شاستر کی رو سے عمل کرتا ہو یہ کام نہین ہے کہ وہ اسبات کی تحقیقات کرے کہ آیا کوئی مسئلہ زیر بحث اسناد قدیم سے بخوبی قابل اخذ ہے بلکہ اوسکا یہ کام ہے کہ اس امر کو تحقیق کرے کہ آیا فلان فرقہ مین جسکا وہ ضلع جس سے سروکار ہے تابع اور پابند ہے وہ مسئلہ مروج ہے یا نہین اور وہان رواجاً جاری ہے — دہرم شاستر کی رو سے صاف و صریح ثبوت رسم کا تحریری مقولہ شاستری سے زیادہ باوقعت ہوگا اس مقدمہ مین بہت سے (۱) مقولے جمع کئے گئے ہین اور اون مین بہت ایسے مقولے ہین جو اون کتابون سے لئے گئے ہین جو مشہور نہین ہین اور اون کے مستند ہونے مین شبہ ہے لہذا احکام ہائیکورٹ سے اون مقولونکی

---

(۱) اس مقدمہ مین مندرجہ ذیل اسناد زیر بحث ہوئی ہے — پاراسر مادہوا — دیوہار مادہوا مولفہ مادہواچاری جسکا حوالہ خلاصہ دہرم شاستر مولفہ اسٹرینج مین صفحہ ۷۲ و ۷۳ و ۳۵۴ دیا گیا ہے — مہابھارت باب ۱۰۳ — دیر متر ودے جسکا حوالہ سدرلینڈ صاحب نے خلاصہ تبنیت کی یادداشت نمبر ۶ صفحہ ۲۳۵ مین دیا ہے بیو پہنیوکہہ ترجمہ بارنیل صاحب باب ۴ — فصل ۵ فقرہ ۱۷ — بیوہار کوستبہ بحوالہ خلاصہ مورلی صاحب جلد اول دیباچہ صفحہ ۲۷۳ — دہرم شاستر مولفہ اسٹرینج صاحب جلد اول صفحہ ۷۲ و جلد ۲ صفحہ ۹۲ و ۹۳ و ۹۶ و ۱۱۵ و ۱۷۶ — متاکشرا مولفہ وگیانیشور مترجمہ کولبروک صاحب باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۹ — دہرم شاستر مولفہ اسٹوکس صاحب صفحہ ۴۱۵ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۷ — سبودہنی تفسیر متاکشرا مولفہ وشیشر بہٹ کولبروک باب اول فصل ۱۱ و ۹ — خلاصہ مورلی صاحب جلد اول دیباچہ صفحہ ۷۹ — رائے وارڈ صاحب نسبت تاریخ اقوام ہنود جلد اول صفحہ ۷۴۴ — بالم بہٹ تفسیر متاکشرا خلاصہ سدرلینڈ صاحب درباب تبنیت شرح مندرجہ صفحہ ۲۳۶ — خلاصہ کولبروک صاحب درباب وراثت دیباچہ صفحہ ۹ — دہرم شاستر میکناٹن جلد اول صفحہ ۷۶ دتک میمانسا مولفہ سری رام پنڈت باب اول اشلوک ۱۵ و ۱۸ و باب ۴ اشلوک ۱۰ — دتک چندریکا مولفہ دیونند بہٹ باب اول اشلوک ۲ و ۳۲ مترجمہ سدرلینڈ دتک میمانسا مولفہ نندا پنڈت اشلوک ۵ و ۱۷ دیکہو یادداشت نمبر ۱ صفحہ ۲۳۶ — دہارا دیپ — دتاسودہتی — دتاگرہنا دیکا مولفہ نرسین جورامتی دیکہیت — دتا پوترا دہا ہوتا نرنا کرا مولفہ دہرم راج دیکہیت داسے بہاکرم سنکرا سواے انکو اور بہت اسناد پیش کی تھی اور نظایر پر بحث ہوئی —

ہی وقعت سمجھنے مین ہم اتفاق کرتے ہین لیکن نہایت معتبر اسناد انگریزی مولفون یعنے مسٹر کولبروک وسٹرماسن اسٹرینج و مسٹر ولیم میکناٹن کی ہین اور یہ جملہ صاحب اس بات مین متفق الراے ہین کہ جنوب ہند مین متاکشرا اور اسمرتی چندریکا اور مادہو یہ بلاکسی شبہہ کے مستند اسناد ہین اور ان مین سے اخیر کی دونون خاص ایسی کتابین ہین جو جنوب ہند یعنی دراوڑ مین مروج ہین – سواے اسکے دتک میمانسا مولفہ نندا پنڈت اور دتک چندریکا مولفہ دیونند بہٹ کی نسبت کہ یہ دونون رسالے خاص تبنیت کی باب مین ہین مسٹر ولیم میکناٹن نے لکہا ہے کہ یہ تمام ہندوستان مین معتبر سمجہے جاتے ہین مگر جب اونمین کوئی اختلاف ہوتا ہے تو دتک چندریکا بنگالہ اور جنوب ہند مین اور دتک میمانسا اضلاع متہلا اور بنارس مین بے شبہہ رہنما سمجہی جاتی ہین – دتک میمانسا مولفہ مادہو ہی جنوب ہند مین بڑی مستند کتاب مانی جاتی ہے جیساکہ مسٹر ایلس نے اپنی یادداشت مندرجہ صفحہ ۷۸ جلد ۲ دہرم شاستر مولفہ اسٹرینج مین لکہا ہے – متاکشرا مین اس بحث کی نسبت کچھ تذکرہ نہین ہے دتک میمانسا مولفہ نندا پنڈت فصل اول فقرہ ۱۵ – ۱۸ – اور فقرہ – ۲۷ و ۲۸ – رسپانڈنٹ کے خلاف مراد ہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ اختیار تبنیت بیوہ کے ہی خلاف ہین – دتک چندریکا فصل اول فقرہ – ۳۱ و ۳۲ کے موافق جایز ہے کہ بیوہ تبنیت مین بیٹا دے سکتی ہے جبکہ اوسکے شوہر نے اوسکو اس امر سے منع نہ کیا ہو گویا شوہر کی رضامندی عدم امتناع سے مفہوم ہوتی ہے اسمرتی چندریکا کی روسے بہی مان کو اختیار ہے کہ اپنا بیٹا تبنیت مین دے اگر کوئی اہل ذکور خود مختار اوسکو ایسا کرنے کی اجازت دے یہ بہی بحث کی گئی ہے کہ ان اسناد کا جو منشا بیوہ کے اختیار تبنیت مین لڑکا دینے کی نسبت ہے وہ بہی بلحاظ دلایل ہم مضمون کے لڑکے کو تبنیت مین لینے کی نسبت سمجہنا چاہئیے – مادہویا (اگرچہ لفظ پاراسر مادہویا سے مخصوص ہے اور اس مین عام تصنیفات وڈیا نراین سامی کی داخل نہین ہین) سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ اس مین کوئی خاص بحث متنازعہ کی نسبت نہین ہے – لیکن اوسی مصنف کی دتک میمانسا مین صاف اور عیان طور پر استحقاق تبنیت بیوہ باجازت اپنے سسرے وغیرہ کے لکہا ہے اور دیگر رشتہ داران شوہر بہی لفظ وغیرہ مین داخل ہوسکتے ہین اس لئے یہ نہین کہا جاسکتا ہے کہ جو مسئلہ کولبروک نے قرار دیا ہے اور اوسکو سرٹامسن اسٹرینج نے تسلیم کیا ہے اوس کی تائید مین اعلی درجہ ملک دراوڑ کی ایک بہی قدیم کتاب نہین ہے – دتک میمانسا مولفہ سری رام پنڈت جسکی نسبت ہائیکورٹ نے عموماً مستند ہونا لکہا ہے اوس سے بہی اس مسئلہ کی تائید ہوتی ہے – حکام یہ نہین تجویز کرسکے

ہین کہ ملک دراوڑ کا خاص قانون قانون مروجہ مہاراشٹر یعنی بمبئی ہو کہہ اوسکو سمجھتے ہین یا دیگر کسی ترود کے جو ملک بنارس مین ایک خاص سند کی کتاب ہے مگر یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ مسئلہ زیر بحث اون ملکون کے دہرم شاستر کا شاستر دراوڑ سے اسقدر مطابق ہے اور اس قیاس کے مفید ہے کہ یہ مسئلہ ملک دراوڑ مین نافذ ہے اور موید اون اسناد کا ہے جو بتائید اوس کے بلاواسطہ موجود ہین پنڈتون کے بیوستہ جو اسمقدمہ مین داخل ہوئے ہین اونکی وقعت کی نسبت یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ آراے پنڈتان ایک وقت ایسی تہین کہ جن پر لحاظ کیا جاتا تھا اور ایک عرصہ تک حکام اون کو عدالتی کا فذ تصور کرتے رہے اور مولفان دہرم شاستر اہل فرنگ کے رسالہ جات ابتدائی اور انگریزی عدالتون کے فیصلے زیادہ تر انہی پر مبنی تہی لیکن اب صورت دگرگون ہوا ب جو راے کسی پنڈت کی مستند ترجمہ کے خلاف پائی جاے تو مقتضاے عقل یہ ہو کہ وہ نہ مانی جاے مگر پنڈتون کی وہ رائین جو ان ترجمون کے موافق ہون بطور شہادت اس امر کے کہ وہ مسئلہ جسکی نسبت وہ راے ہو متروک و غیر مستعمل نہین ہوا ہے بلکہ ابہی بطور جز رسمی قانون ملک کے مروج ہو قابل قبول ہین - جسقدر بیوستین اسمقدمہ مین داخل ہوے ہین اون سے تمام تر کلیتًا اسی کی تائید ہوتی ہے کہ ملک دراوڑ مین بیوہ برضامندی اپنے شوہر کے رشتہ دارون کے لڑکا متبنی کرسکتی ہی لہذا حکام کی راے یہ ہو کہ ملک دراوڑ مین بیوہ ہنود جسکو اوسکے شوہر نے اجازت ندی ہو مگر اوس کے شوہر کے رشتہ دارون نے دی ہو اپنے شوہر کے لئے لڑکا متبنی کرسکتی ہے" (۱) —

امور منفصل و مسئلہ مسلمہ ہر ملک —

دفعہ ۷۰۶ ہر ملک کے دہرم شاستر کی رو سے عورتون کی اختیار کی بابت جو امر منفصل شدہ اور بلا حجت ہے وہ حسب ذیل ہے :—

(۱) بنگالہ مین جہان دتک چندریکا پر عمل ہوتا ہے اور بنارس مین حسب دتک میمانسا مولفہ نندا پنڈت کی عورت کو اختیار تبنیت صرف اوسی صورت مین ہے جبکہ اوس کے شوہر نے اجازت دی ہو اور جب شوہر نے اجازت دی ہو تو اوسکی وفات کے بعد ہی اوسی اجازت کی بنا پر بیوہ لڑکا متبنی کرسکتی ہے —

(۱) صاحب کلکٹر مدورا بنام موتو رامالنگا منفصلہ پریوی کونسل ۲۹ فروری ۱۸۶۸ع مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ — اور ناداری بنام کپتہال مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۲۴ و پرسارا بنام رنگ راجہ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۶ —

۲ جن مقامات مین متاکشرا جاری ہے اون مین دیر معتبر دوسرے کی سند پر جو متاکشرا کی شرح ہے اور اوسکی وقعت بعد متاکشرا کی ہے اور نیز ملک دراویڈ مین از روے اسناد مروجہ دراویڈ کے یہ جایز ہے کہ اگر شوہر نے تبنیت کی ممانعت نکی ہو اور بغیر اجازت دینے کے مرگیا ہو تو بیوہ شوہر کے رشتہ دارون کی اجازت سے اپنے شوہر کیلیے لڑکا متبنیٰ کر سکتی ہے —

۳ مہاراشٹہ یعنی مرہٹی ملک مین بیوہ بار بیوکہہ اور ربیو پارسیتہہ اور دیر معتبر دوسرے اور نیز اور معتبر مروجہ کتب کی روسے اگر شوہر زندہ نہو تو بیوہ کو تبنیت کیواسطے شوہر کی اجازت کی ضرورت نہین ہے وہ خود اپنے شوہر کے واسطے لڑکا متبنیٰ کر سکتی ہے اور نہ اوس کو اگر وہ دیانت سے ایسا کرے تو شوہر کے رشتہ دارون کی اجازت کی ضرورت ہو — بشرطیکہ جائداد مشترکہ خاندان نہو (۱)

۴ متہلا مین عورت عموماً دتک طریقہ سے متبنیٰ کرنے کے ناقابل تصور کیجاتی ہے اور وہان بہی دتک کی صورت مین شوہر کی اجازت لازمی ہے مگر متہلا مین دتک کا طریقہ جاری نہین ہے صرف کرتریم طریقہ تبنیت جاری ہے جسمین شوہر یا شوہر کے رشتہ دارونکی اجازت کی ضرورت نہین ہے عورت صرف اپنی مرضی سے متبنیٰ کر سکتی ہے اور یہ بہی جایز ہے کہ شوہر اور زوجہ جدا جدا لڑکا متبنیٰ کرین کہ اسصورت مین ہر ایک کا لڑکا اوسی کا وارث ہوگا جسنے گود لیا ہے اور یہ بہی جایز ہے کہ شوہر و زوجہ ملکر ایک ہی لڑکے کو متبنیٰ کرین غرض متہلا مین شوہر کی مرضی اور غیر مرضی سے بہی زوجہ کو اختیار تبنیت کرتریم کا حاصل ہے — (۲) —

دفعہ ۴۰۸ جس ملک مین کہ بیوہ شوہر کے رشتہ دارونکی اجازت سے شوہر کے لیے لڑکا متبنیٰ کر سکتی ہے یعنی جہان متاکشرا اور مہیوکہہ اور دوسری کتابین اسی مت کی جاری ہین	زوجہ نہونے کی حالت مین مان کو متبنیٰ کرنے کی اجازت دینا جایز ہے —

(۱) اس کے ساتھہ دفعہ ۴۰۹ و ۴۱۵ — کتاب ہذا کو دیکھئے —

(۲) سری نارائن راے بنام بابا جہا فیصلجات منتخب صدر دیوانی عدالت کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹ وصاحب کلکٹر ترہت بنام ہرشاد وہبت سدرلینڈ ویکلی ریپورٹر جلد ۷ صفحہ ۵۰۰ — مسماۃ دسبہو کنوری بنام ہوکن سنگہ سدرلینڈ ویکلی ریپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۵۵ — و مسماۃ آدتکنور بنام گنگا پرشاد سنگہ پریوی کونسل منفصلہ ۱۴ فروری ۱۸۶۹ء مسدرلینڈ ریپورٹر جلد ۳ صفحہ ۴۰۰ —

وہان بیوہ اپنے ایسوسپیر کی اجازت سے بھی متبنیٰ کر سکتی ہے جو قریب المرگ ہونے کی حالت مین اجازت دے اور کوئی زوجہ نہ رکھتا ہو کیونکہ وہ بھی بیوہ کے شوہر کا رشتہ دار ہے اور اپنے باپ کی وفات کے بعد اپنی مان کا محافظ ہو لیکن بنگالہ مین جہان بجز اجازت شوہر کے اور کسی اجازت سے کام ہی نہین چل سکتا ہو یہ قاعدہ متعلق نہین ہو سکتا ہے (۱) بنارس کے اصول کی رو سے یہ خیال کیا گیا ہے کہ مان کا اپنے قریب المرگ بیٹے کی اجازت سے متبنیٰ کرنا بہتر ہوگا - مگر اسکا یہ نتیجہ نہین ہے کہ اگر بیٹا اپنی بیوہ کو چھوڑے تو مان کی وساطت سے حسب مرقومہ بالا جو تبنیت عمل مین آئی وہ جایز متصور ہو بلکہ بیوہ چھوڑنے کی صورت مین مان کچھہ نہین کر سکتی ہے کیونکہ بیوہ کا حق زایل ہوتا ہے (۲) اسی اصول پر مدراس مین یہ بحث ہوئی کہ جب جائداد متوفی کی وفات پر اوسکی بیوہ کو پہونچ گئی تو جو تبنیت متوفی کی مان نے کی ہے وہ ناجائز ہے (۳) گو ایک شخص نے اپنی زوجہ عقیلہ کو اس شرط پر اجازت دی ہو کہ اگر صلبی بیٹا مرجاے تو لڑکا متبنیٰ کر لینا - لیکن جب شخص مذکور کے مرنے کے بعد جایداد متروکہ اوس کے صلبی بیٹے کو پہونچ گئی اور بیٹے نے اپنی وفات کیوقت اپنی بیوہ چھوڑی تو اس صورت مین عقیلہ اجازت مذکور کی رو سے بھی لڑکا متبنیٰ کرنیکی مجاز نہین ہے کیونکہ بعد وفات اوس کے شوہر کے اوسکا بیٹا از روے دہرم شاستر استحقاقاً جائداد کا مالک ہوا اور اوسکے مرنے پر از روے دہرم شاستر اوس کی بیوہ اوسکی وارث اور جانشین ہوئی اگر عقیلہ کو تبنیت کا ذی اختیار سمجہا جاے تو وہ حقوق جو صلبی بیٹے کی بیوہ کو نافذ حاصل ہوے ہین زائل ہو جاینگے اور ایسا روا رکہنا خلاف دہرم شاستر کے ہے لہذا عقیلہ کو متبنیٰ کرنیکا اختیار کسیطرح حاصل نہین ہے (۴) مگر جب بیٹے کی بیوہ بھی مرجائے تو اسپر متوفی کی مان جو بطور پس ماندہ وارث کے جائداد کی قابض ہے اجازت مذکور کی رو سے لڑکا متبنیٰ کر سکتی ہے اور ایسی

---

(۱) دیکھئے دتاک شراکے باب اول فصل ۱۱ فقرہ - ۹ پر کولبرک صاحب کا ریمارک واسٹرینج ہندو لا جلد ۲ - صفحہ ۹۶ و دیکھئے بیوستہ چندریکا بیوستہ ۵۵ - ۲ -

(۲) اسٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۸۰ و ۴ ۱۳ - (۳) تہیمال بنام ونکٹارامانا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰۴ - یہ فیصلہ پریوی کونسل سے بحال رہا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۵ و کیشو رام کرشن بنام گوبند گنیش انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۹۴ -

(۴) مسماۃ بہوبن مئی دیبیا بنام رام کشور اچارج پریوی کونسل سوزرانڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ - نیز دیکھئے سندر کماری دبیا بنام گدا دہر پرشاد سوزرانڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۵۴ -

صورت مین اوسکا متبنی کرنے کا اختیار اسوجہ سے زایل نہین ہوجاتا ہی کہ درمیانمین اوس شخص اوس کے شوہر کی متروکہ جایداد کا وارث وحقدار ہوگیا تہا اور اوس شخص کی وفات پر بہی اوس نے متروکہ پایا بلکہ اوسکا حق بدستور قایم رہتا ہے اور جب اوسنے اوسپر عمل کرکے لڑکا متبنی کر لیا تو ایسی تبنیت جایز ہے اور ایسے متبنی کو جملہ حقوق حاصل ہوجاتے ہین (۱)

بیوہ اپنے شوہر کے رشتہ دار کی اجازت سے کب متبنی کر سکتی ہے

شوہر کے رشتہ دارون کی اجازت

دفعہ ۶۰۹ یہ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ متہلا مین دت تک طریقہ کی تبنیت کا عورت کو اختیار ہی نہین ہے اور بنگالہ مین سوا اے اجازت شوہر کے اور کسی کی اجازت سے عورت کو اختیار لڑکا متبنی کرنیکا حاصل نہین ہوسکتا ہے - اور گو فرقہ بنارس مین صرف نندا پنڈت کی راے اس باب مین بہت سخت ہی جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے لیکن اوس کے شارح اور نیز دیگر مستند مصنفون کی راے کی رو سے اگر شوہر نے صریحًا یا معنًا زوجہ کو لڑکا متبنی کرنے کی ممانعت نکی ہو تو وہ بحالت وفات شوہر شوہر کے رشتہ دارون کی اجازت سے متبنی کر سکتی ہے نہ بلا اجازت رشتہ داران مذکور - اور یہ ہی قاعدہ عام دراوڑا اور مہا راشٹہ مین جاری ہے - مگر مہاراشٹہ مین اس فرق کے ساتھ جاری ہے کہ اگر جایداد شوہر کی مشترکہ خاندان ہو تو بیوہ کو شرکاء خاندان کی اجازت لینا لازم ہوتا ہی اور اگر جایداد مشترک نہو اور رو کو وراثتًا پہونچ سکے تو رشتہ داران شوہر کی اجازت لینی کی ضرورت نہین ہی بلا اجازت بیوہ شوہر کیواسطے لڑکا متبنی کر سکتی ہے (۲) بیوہ کا مہاراشٹہ مین سب سے زیادہ قوی اور وسیع اختیار

(۱) رای کانڈمتی رام بنام کنتو سندری راے سدر لینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۹۲ -

(۲) صاحب کلکٹر مدورا بنام موتو رامالنگا مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ - سری رگہنندا بنام سری برز و کشور لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۱۵۴ انفصلہ پریوی کونسل مقدمہ ٹراونکور مدراس جورسٹ جلد ۸ صفحہ ۵۸ - رو پچند ہندو ل بنام کہما بای ہای کورٹ بمبئی رپورٹ صفحہ ۱۴ رام جی بنام گہماد انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۹۸ ا - اجلاس کامل دنکر سیتارام پرہو بنام گنیش شیو رام پرہو " " " ۵۰۵ " "

تبنیت کے باب مین غالباً اسوجہ سے تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ بموجب اس قول دربسپتی کے کہ زوجہ شوہر کا زندہ آدھا جسم ہے"(۱) نہ صرف شوہر متوفی کی ایجنٹ (گماشتہ) سمجھی جاتی ہے بلکہ وہ شوہر کا نصف زندہ حصہ ہے اور اسوجہ سے وہ خود اپنی راے پر عمل کر سکتی ہے اوسکو کسی اور کی اجازت وہدایت کی ضرورت نہین ہے اور اس کی تائید اس خود مختاری بیوہ سے بھی ہوتی ہے کہ شوہر کی اجازت محض بے اثر ہے تا وقتیکہ بیوہ اوسپر عمل نکرے۔

ویرمتر ودے کی روسے شوہر کے بعد بیوہ کو اپنے محافظ کی اجازت تبنیت کے واسطے لینا لازم ہے۔

دفعہ ۶۱۰ ویرمتر ودے مین ہے کہ اگر شوہر زندہ ہو تو زوجہ جب تک اوس کی اجازت لڑکا متبنّیٰ کرنے کی باب مین حاصل نکرلے لڑکے کو متبنّیٰ نہین کر سکتی ہے۔ اور اگر بغیر دینے اجازت مذکور کے شوہر فوت ہو گیا ہو تو بیوہ کو اوس شخص کی اجازت کا حاصل کرنا ضرور ہے جسکی کہ وہ حفاظت مین ہو اور ایسی اجازت سے اگر بیوہ دت تک کو یا باقی (آدمی) لڑکون مین سے کسیکو متبنّیٰ کرے تو یہ امر قابل اعتراض نہین ہے"(۲) بالم بہٹ مین بھی یہ ہی ہے (۳) بنارس کے مروجہ قانون کی روسے شوہر کی اجازت کی تلافی شوہر کے رشتہ دارون کی اجازت سے ہو جاتی ہے (۴)۔

دراویڈ اور اون مقامات مین جہان فرقہ بنارس کا شاستر مروج ہے بیوہ بغیر اجازت رشتہ داران شوہر کسی حالت مین متبنّیٰ نہین کر سکتی ہے۔

دفعہ ۶۱۱ طے شدہ و مقبولہ عدالت یہ مسئلہ ہے کہ دراویڈ مین از روے کتب مستند مروجہ کے اور اون مقامات مین جہان فرقہ بنارس کا شاستر مروج ہے از روے سند بالم بہٹ اور ویرمترودے کے بیوہ اگر اوس کا شوہر لڑکا متبنّیٰ کرنے کی اجازت ندے مرا ہو اور ممانعت بھی نہ کی ہو تو وہ بغیر اجازت اپنے شوہر کے رشتہ دارون کے لڑکا متبنّیٰ نہین کر سکتی ہے خواہ خاندان غیر مشترکہ و منقسمہ ہو یا مشترکہ و غیر منقسمہ ہو اور خواہ بیوہ متروکہ شوہر کی وراثتاً مستحق ہو یا نہو ہر حالت مین اوسکو رشتہ دارن

(۱) ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵۸ — (۲) ویرمترودے سنسکرت صفحہ ۱۸۹ — طبع جدید ۶۱۰ — ترجمہ انگریزی گلاب چندر سرکار صفحہ ۱۱۶ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۷۹ء

(۳) بالم بہٹ شرح متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ - ۹ -

(۴) اسٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۷۹ — سر ولیم میکناٹن جلد ۱ صفحہ ۹۰ - ۹۸ —

مذکور کی اجازت کا حاصل کرنا لازم ہوگا (۱) —

بنگالہ مین صرف با جازت شوہر اور بنارس مین با جازت شوہر یا رشتہ داران شوہر بیوہ متبنیٰ کر سکتی ہے —

دفعہ ۶۱۲ بنگالہ اور فرقہ بنارس کی کتب مستند کی رو سے عورت اپنے شوہر کی وفات کے بعد لڑکا متبنیٰ کر سکتی ہے بشرطیکہ شوہر نے حیات مین متبنیٰ کرنے کی اجازت زوجہ کو دیدی ہو لیکن فرقہ بنارس کی مستند کتابون کی رو سے زوجہ بعد وفات اپنے شوہر کے اوس کے رشتہ دارون کی اجازت سے بھی متبنیٰ کر سکتی ہے ان کتابون کی مصنف یہ وجہ بیان کرتے ہین کہ گو عورت خود کل رسوم تبنیت کو ادا نہین کر سکتی ہے لیکن اگر وہ کسی عالم برہمن سے اسطرح انجام کرائے جسطرح سے شودر کرا لیتے ہین تو اوسپر کچھہ اعتراض نہین ہو سکتا ہے - لیکن واچسپتی مصر نے جسکی تقلید متہلا مین کیجاتی ہے شودر اور عورت کو دتک طریقہ کی تبنیت کے ناقابل قرار دیا ہے اور اسیوجہ سے متہلا مین دتک طریقہ مروج نہین ہے صرف کرتیرم طریقہ مروج ہو گیا ہے (۲) بلکہ متہلا مین بیوہ کے لئے دتک طریقہ خلاف قانون سمجھا جاتا ہے — (۳) —

وسشٹھ کی دہرم شاستر مین صرف سہاگن کو اجازت شوہر کی ضرورت ہے - شوہر کی اجازت کی تلافی شوہر کے رشتہ دار کی اجازت کر دیتی ہے —

دفعہ ۶۱۳ بیوہار میوکھہ مین ہے کہ بیوہ بغیر اجازت اپنے شوہر کے بھی اپنے باپ اگر باپ ہو تو اپنے اور رشتہ دار کی اجازت سے

(۱) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۹۲ - میکناٹن جلد ۱ صفحہ ۹۱ و ۱۰۰ و جلد ۲ صفحہ ۱۸۹ — وستقدمہ مندرجہ سدر عدالت کلکتہ رپورٹ جلد ۲ - صفحہ ۱۶۹ - ہیمان بنام کومیر سین پریوی کونسل کیسز صفحہ ۲۰۳ - راجہ ہمچل سنگہ بنام گھنشام پریوی کونسل ویکلی رپورٹر جلد ۵ - صفحہ ۶۹ - صاحب کلکٹر مدورا بنام موتو راما لنگا موزر انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ - گردہاری لال بنام گورنمنٹ بنگالہ بنگال لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۵ صیغہ پریوی کونسل - سری ورد ہپرتاب اکہندر دیو بنام سری برزو کنتور منفصلہ پریوی کونسل ۲۴ - مارچ ۱۸۸۲ عیسوی لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۵۴ - راجہ ونکی بنام ونیکٹا پریوی کونسل سدر لینڈ جلد ۳ صفحہ ۲۵۳ - مسماۃ سلوکہیا بنام رامدیال پانڈے منتخب فیصلجات جلد ۴ - صفحہ ۲۴ —

(۲) میکناٹن جلد اول صفحہ ۹۰ - ۹۸ - وترجمہ بیوہار میوکھہ صفحہ ۲۹ - وبعد —

(۳) مسماۃ اودت کنور بنام گنگا پرشاد سنگہ پریوی سدر لینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۶۰۰ —

اس قول کی رو سے متبنیٰ کر سکتی ہے :- جب عورت صغر سن ہوتی ہے تو اوس کے باپ کو اوسکی حفاظت کرنی چاہئے اور جب وہ بیاہی جاسے تو اوسکے شوہر کو اور جب بوڑھی ہوجاے تو اوس کے بیٹون کو اگر ان مین سے کوئی بھی نہ ہے تو اوس کے اور رشتہ دارون کو حفاظت کرنی چاہئے - عورت کبھی خودمختار نہین ہو سکتی ہے - یاگو لک نے یہ صرف عورت کے سن اور اوسکی حالت کے لحاظ سے فرمایا ہے جبکہ عورت اپنے شوہر کے اختیار مین ہوتی ہے مگر جب شوہر کی وفات کے بعد یا جب شوہر بڑھاپے کیوجہ سے یا کسی اور عارضہ سے معذور ہوجاے تو عورت درحقیقت اپنے بیٹون یا دوسرے رشتہ دارون کے اقتدار مین اجاتی ہے" (۱)

سہاگن عورت کو گو وہ کسی عمر کی ہو اپنے شوہر کا حکم نسبت متبنیٰ کرنے کی حاصل کرنا لازم ہے مگر ایسا حکم بیوہ کو لینا ضرور نہین ہے کیونکہ کسی اور ایسے شخص کے حکم کا جسکا ذکر بیان نہین ہوا ہے حاصل کرنا ضروری نہین کہا گیا ہے پس بیوہ کو بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے متبنیٰ کرلے کا حق حاصل ہے" (۲) مہاراشٹر مین شوہر کی اجازت کی تلافی شوہر کے رشتہ دارون یا عورت کے فطری محافظون کی اجازت سے ہوسکتی ہے (۳)

مہاراشٹر مین سہاگن با جازت شوہر اور بیوہ اگر شوہر نے ممانعت نکی ہو تو خود متبنیٰ کر سکتی ہے -	**دفعہ ۶۱۴**	مہاراشٹر مین سہاگن عورت کا لڑکے کو متبنیٰ کرنا اوسیوقت جائز ہے جب اوسکے شوہر نے اوسکو متبنیٰ کرنے کی اجازت صریح طور پر دی ہو (۴)

لیکن بیوہ کی نسبت یہ قاعدہ ہے کہ اگر شوہر نے اوسکو متبنیٰ کرنے کی ممانعت نکی ہو تو شوہر کی رضامندی قیاس کیجاتی ہے (۵) مگر جب شوہر نے صریحاً یا معناً متبنیٰ کرنے سے منع کیا ہو تو بعد وفات شوہر بیوہ متبنیٰ کرنے کی مجاز نہین رہتی ہے اور اگر وہ متبنیٰ کرے گی تو وہ

(۱) بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۵ - فقرہ - ۱۷ -

(۲) ” ” ” ” ۱۸ - دتک درپن - وسنسکار کوستبہ

(۳) سٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۹۷ - میکناٹن ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۹۰ - ۹۱ -

(۴) بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۵ - فقرہ ۱۷ و ۱۸ دتک درپن - نرنے سندھو - پرکھند ۳ ورق ۹ - ویرمترودے ورق ۴ - ۱۴ و ۱۸۸ و ۱۸۵ - سنسکرت - سنسکار کوستبہ ورق ۴۵ - دیکھئے سنڈرلک باب تبنیت —

(۵) نراین بابا جی بنام نانا منوہر بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۵۳

ناجائز ہوگا (۱)

مہاراشٹر مین اگر جایداد شوہر کی بیوہ وراثتاً مستحق ہو تو بلا اجازت رشتہ داران شوہر متبنی کر سکتی ہے بشرطیکہ نیک نیتی سے کرے اور اگر جائداد پہونچے تو بغیر اجازت مستحق جایداد کے متبنی نہین کر سکتی ہے —

دفعہ ۶۱۵

مہاراشٹر مین بیوہ کے لڑکا متبنی کرنے کے اختیارات کی بابت دو قاعدہ ہین جو بعد دیکھنے جملہ اسناد و اقوال دہرم شاستر اور متواتر مباحثون اور تجویزات کے حسب ذیل قرار دئے گئے ہین

قاعدہ اول جس صورت مین کہ ترکہ شوہر پانے کی زوجہ مستحق ہو یعنی خاندان منقسمہ اور جائداد علیحدہ ہو تو وہ بلا اجازت رشتہ داران شوہر خود اپنے شوہر کے لئے لڑکا متبنی کر سکتی ہے بشرطیکہ شوہر نے اپنی حیات مین صراحتاً یا معناً اوسکی ممانعت نکی ہو اور وہ لیطور واجبی اور براہ نیک نیتی بعد غور کامل اور بنظر ادائے فرایض مذہبی متبنی کرے نہ براہ فاسد و تلون مزاجی کے کیونکہ بیوہ کو کسی مرد کی اجازت کی ضرورت نہین ہے دہرم شاستر کی اجازت کافی ہے بیوہ بلا کسی قید وقت کے اپنے شوہر کے مرنے کے بعد چاہے جس مدت کے گذرنے پر متبنی کر سکتی ہے اوسپر عدالت یا شوہر کے رشتہ دارون کی کوئی حکومت نہین ہے (۲) ویر مترودے مین صرف اسیقدر لکھا ہے کہ شوہر کے بھائی بندون کو بلا کر اون کے روبرو متبنی کرنا چاہئے اونکی اجازت حاصل کرنے کا کچھ ذکر نہین ہے (۳) بیوہ کے اس اختیار کی نسبت کوئی شخص عدالت مین یہ دعوی نہین کر سکتا ہے کہ بیوہ کے اختیار مین یہ قید لگا دی جاسے کہ وہ فلان خاندان

(۱) بیابائی بنام بالا ونکٹیس بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ اول —

(۲) بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۵ — فقرہ — ۱۷ و ۱۸ — دتک درپن — نرنے سندہو پریچہد ۳ ورق ۹ — ویر متر ودے ورق ۲ — ۱۶ و ۱۸۰ و ۱۸۹ — سنسکرت — سنسکار کوستبھ ورق ۴۵ دیکھئے دہرم شاستر منڈلک بابت تبنیت — رکما بائی بنام راد ہا بائی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۸۱ — بارڈ ویل رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۸۲ — ۲۰۳ — مارس رپورٹ حصہ اول صفحہ اول — ۱۱ — مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۶ — صاحب کلکٹر مدورا پریوی کونسل موزر انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ — بہگوان داس بنام راج مل بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۷ — گریوا بنام بھیم جی رگھوناتھ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۸ —

(۳) ویر متر ودے ورق ۱۲۲ — سنسکرت دیکھئے دہرم شاستر منڈلک بابت تبنیت —

کا لڑکا متبنیٰ نکرے یا کرے (۱) -

قاعدہ دوم لیکن جب جائداد مشترکہ خاندان ہو اور بیوہ کو نہ پہونچے اور کوئی اور شخص ترکہ شوہر کا مستحق ہو تو بیوہ مذکور بلا اجازت شخص مذکور کے اپنے شوہر کے لیے لڑکا متبنیٰ کرنے کی مجاز نہین ہے (۲) حکام ہائی کورٹ بمبئی نے با جلاس کامل قواعد مذکورہ بالا کے معین کرنے اور اونکی تشریح کرنے کیوقت بعد ملاحظہ اور غور جملہ اسناد کے حسب ذیل فرمایا ہے — "ہمکو کسی ایسے قول کا کتابون سے حوالہ نہین دیا گیا جسکا یہ مضمون ہو کہ کسی شخص شریک ہندو خاندان غیر منقسمہ کی بیوہ بلا اجازت اپنے شوہر یا بلا رضامندی شرکار شوہر کے لڑکا متبنیٰ کر سکتی ہے — مقدمات بیا بائی بنام بالا وینکٹیس (۳) و رکما بائی بنام رادہا بائی (۴) و نراین باباجی بنام منوہر (۵) مین اسناد متعلقہ اختیار بیوہ درباب تبنیت مروجہ پریزیڈنسی ہذا (بمبئی احاطہ) اسطور پر جمع کی گئی ہین اور بحث ہوئی ہے کہ اوسکا اعادہ فضول ہے مقدمہ اخر الذکر مین قانون ہنود کا مضمون مختصراً اسطرح بیان کیا گیا ہے کہ "ہمکو واضح ہوتا ہے کہ کتاب متاکشرا مین عورت کے لڑکا متبنیٰ کرنے کے اختیار کا کچھہ ذکر نہین ہے — وشیشتا نے کہا ہے کہ عورت اپنے شوہر کی رضامندی سے متبنیٰ کر سکتی ہے — دیونند بہٹ (جو مصنف دت تک چندریکا مشہور ہے) نے وشیشتا کے اسی قول کی نقل کی ہے — اور اگر ہماری رائے صحیح ہے تو قول مذکور کے اوسقدر حصہ کو جو عورت

(۱) باباجی جیواجی بنام بہاگیرتی بائی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۰ —

(۲) کتاب دہرم شاستر ولیسٹ و بولر صاحبان صفحہ ۱۰۰۰ و ۱۰۰۳ — روپ چند بنام رکما بائی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۱۴ — رکما بائی بنام رادہا بائی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۸۱ — نراین باباجی بنام نانا منوہر بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۵۳ — ان دونون نظیرون مین جملہ اقوال و اسناد دہرم شاستر کا حوالہ دیا گیا ہے — رام جی بنام گہما انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۹۸ — اجلاس کامل — ونگر یتا رام بربہو بنام کنیش شیورام پربہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۰۵ — اجلاس کامل — ان دونون اجلاس کامل کی نظیرون مین کل نظایر کا حوالہ دیا گیا ہے —

(۳) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ اول (۴) بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۸۱

(۵) " " " صفحہ ۱۵۳ —

کیجانب سے تبنیت عمل مین آنے سے متعلق ہے بلا توضیح کے چھوڑا ہے (١) نندا پنڈت نے بحوالہ اوسی قول کے تسلیم کیا ہے کہ زوجہ برضامندی اپنے شوہر کے متبنی کرسکتی ہے مگر بیوہ بالکل متبنی نہین کرسکتی ہے کیونکہ وہ اپنے شوہر کی رضامندی حاصل نہین کرسکتی ہے - اور نیلکنٹہ جسکی سند منجملہ اون مصنفون کے جنہون نے فی الواقع اس امر پر تحریرات کی ہین یہان سب سے عمدہ ہے وہ قول وشیشتا کو نقل کرکے کہتا ہے کہ شوہر کی جانب سے عورت کو حکم ہونا لازم ہے مگر بیوہ ہونے کی حالت مین حکم کی ضرورت نہین ہے بلکہ اوسکی عوض اقربا کی رضامندی لینی چاہیے" مسٹر منڈلک نے ایک عبارت نرنے سندہو (٢) کا حوالہ دیا ہے جسکا ترجمہ اونہون نے یہ کیا ہے - کوئی عورت بلا اجازت شوہر کے نہ بیٹا دیگی نہ لیگی" یہ واسطے مین حیات شوہر کے ہے کیونکہ (دوسری صورت مین) - اقوال وشش دو ماس سے جسکا یہ مضمون ہے کہ بیٹا جو باپ یا مان دے دیا ہوا بیٹا ہے انحراف ہوگا وجہ جو فقرہ مذکور مین بیان کی گئی ہے صرف دینے پر محدود ہے اور اس امر کی ظاہر کرنے کے لئے کچھہ نہین ہے کہ خود فقرہ ایسی تبنیت سے متعلق ہے جو خاندان غیر منقسمہ مین ہو ایک فقرہ ویرمترودے [illegible] (متعلق اوسی قول وششٹا) کا جسکا حوالہ مسٹر منڈلک نے دیا ہے بحث متنازعہ [illegible] کے لئے کم مفید ہے - شارگلیہ کا ترجمہ حسب ذیل ہے" اسیطرح پر جبکہ شوہر زندہ ہو [illegible] زوجہ کو اپنے ہی اختیار سے ایسا پسر متبنی نکرنا چاہیئے جسکو شوہر نے پسند نہ کیا ہو [illegible] کی معنی الفاظ بلا رضامندی شوہر کے ہین بعد اوسکے فوت ہونے کے صرف اجازت اون لوگون کی ضروری ہے جنکی (بیوہ) دست نگر ہو اسطرح بیا متنازع حسب وجوہ دنیاوی کے ہے پس گو کہ شوہر بلا دینے اجازت کے فوت ہوجاے تبنیت مینجانب بیوہ قابل اعتراض نہوگی (٤) اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مترجم مصنف ویرمترودے نے بحالت فوت ہوجانے شوہر کے اون لوگون کی رضامندی کی ضرورت پر اصرار کیا ہے

(١) دیکھیے بنگال لارپورٹ جلد ٣ صفحہ ١٤٥ - صفحہ اپیل دیوانی ریکلی رپورٹ کلکتہ جلد ١١ صفحہ ٧٤ -
(٢) نرنے سندہو پرچہد ٣ ورق ٩ -
(٣) مطبوعہ کلکتہ ورق ٨٨ و ١٨٩ -
(٤) دیکھیے گلاب چندر سرکار کا ترجمہ صفحہ ١١٦ کلکتہ ١٨٦٢ عیسوی -

جبکی بیوہ دست نگر ہے اور ایسے لوگ بصورت خاندان غیر منقسمہ کے صریحًا وہ مشترکا رہونگے جنسے بیوہ نان ونفقہ پاتی ہے۔ مسٹر ماسس اسٹرینج (۱) اور مسٹر کولبروک (۲) کی فرض اجازت رشتہ داران شوہر کا تذکرہ جیساکہ شاستر مرہٹہ کے بموجب ہے کیا ہے۔ اس راے کو قبول کرکے جو نظایر سے قایم ہوتی ہے یعنی یہ کہ جن صورتون مین شوہر جدا ہوکر فوت ہوجاے اور بیوہ خود وارث ہو یا وہ اور ایک چہوٹی بیوہ وارث ہون تو بیوہ بلا اجازت شوہر کے (اگر اوس نے صریحًا یا معنًا اپنی خواہش اسطرح ظاہر نہ کی کہ وہ ایسا نکرے گی) اور بلا اجازت شوہر کے رشتہ دارون کے متبنی کر سکتی ہے۔ ہم اس تجاوز کو جو معمولی عام قانون دہرم شاستر ہے اوس سے زیادہ نہین لے جانا چاہتے ہین جو بذریعہ نظایر کے قایم ہوا ہے اگر اسکو خاندان غیر منقسمہ سے متعلق کرین تو اوس اصول کے خلاف ہوگا جو پریوی کونسل نے مقدمات حال صاحب کلکٹر مدورا (۳) و سری رکمند بنام سری برزو کشور (۴) مین قایم کیا ہے اور یہ یقین کرکے کہ کوی کافی قول یا نظیر اس سے زیادہ بیوہ کو اختیار عطا کرنے کے لئے نہین ہے۔ اور تحریرات ملول صاحب جسٹس مندرجہ مقدمہ روپ چند ہندلل بنام رکما بای (۵) سے اتفاق کرکے ہم فقرات ذیل تجویز پریوی کونسل مقدمہ سری رکمند بنام سری برزو کشور اختیار کر سکتی مین جسمین بعد پسند کرنے اصول مسلمہ مقدمہ ٹراونکور (۶) کے یعنی اس امر کے کہ اجازت ضروری بصورت خاندان غیر منقسمہ کے خاندان مذکور ہی مین تلاش کرنی چاہیئے حکام عالیمقام نے فرمایا ہے کہ مشترک اور غیر منقسم ہونا خاندان کا جماعت ہندوؤن کی اصلی حالت ہے غیر منقسم ہندو خاندان علی العموم مشترک ہوتا ہے نہ صرف جایداد مین بلکہ کہانے اور پرستش مین بہی۔ پس نہ صرف لوازم جائداد مشترکہ کا بلکہ جو کچہ اون کے ہم طعامی و فرایض و رسوم مذہبی سے متعلق ہین اوسکا انتظام اوسکی مشترکا کیطرف سے ہونا چاہیئے یا مہتمم کی جانب سے جسکو اوہنون نے صریحًا یا معنًا انتظام کا اختیار دیا ہو ہندو زوجہ اپنے بیاہ پر خاندان مذکور کی شریک ہو جاتی ہے پس اوسی

(۱) دہرم شاستر اسٹرینج جلد اول صفحہ ۷۹ و ۸۰ (۲) دہرم شاستر اسٹرینج جلد ۲ ضمیمہ ۹۲
(۳) مور انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ (۴) لا رپورٹ اپیل ہای ہند جلد ۳ صفحہ ۱۵
(۵) بمبئی ہای کورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۱۴ و ۱۱۸ - ۱۲۰ -
(۶) مدراس رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۸ ۵ -

خاندان پر بحیثیت بیوہ کے وہ اپنے نان ونفقہ کا دعوے رکھتی ہے اور اوسی خاندان مین اوسکو مسلمًا ایسے صلاح کار اور محافظ ملنے چاہئین جو قانونًا اوس کے واسطے ضروری ہین اس نتیجہ کے خلاف بہت قوی وجوہ معلوم ہوتی ہین کہ ایسی غرض کے لئے جو زیر تجویز ہے وہ اپنی مرضی سے خاندان غیر منقسمہ سے باہر ہوسکر اور اپنے شوہر کے رشتہ دار علیحدہ و بعید سے اجازت حاصل کرے (۱) علاوہ اسکے اوس عدالت انصاف کا یہ فرض ہے جو دہرم شاستر کی تعمیل کرتی ہے کہ پسر متبنیٰ کرنے کی فرض مذہبی کو بطور اصل اصول قانون تبنیت کے تصور کرے اور اثر تبنیت کو وراثت جایداد پر محض بطور نتیجہ قانون کے خیال کرے مگر یہ خیال نکرنا غیر ممکن ہے کہ وراثت جایداد کی اور بصورت وراثت قرابت داران طرفین کے حقوق   کو جو فی الواقع قابض ہون عورت کی ایسے خیالات تلون پر منحصر کرنے کی نسبت بہت سے اعتراض متعلقہ مدن موجود ہین جملہ اثر ہاسے قبیح کے جو صلاح کار غرض مند بہندوستان مین عورات قابض جایداد یا ایسی عورات پر ڈالتے اور رکہتے ہین جو جایداد پر اختیار کا عمل درآمد کرسکتی ہین پس یہ فرض عدالتو نکا ہے کہ اوس اختیار کو جو قانون کی روسے عطا کیا گیا ہے سختی سے حدود کے اندر رکہین (۲)

قاعدہ بہار شٹھ کی روسے اگر بیوہ کو جایداد مین سے حصہ دیگر علیحدہ کردیا ہو تو بیوہ علیحدہ شدہ تصور کیجاتی ہے اور بلا رضا مندی رشتہ دار شوہر کے متبنیٰ کرسکتی ہے گو جایداد کی نوعیت کچھ ہی ہو—

دفعہ ۱۱۶ زید اور عمر دو بہائی ورتن دار ککلرنی ایک موضع کے ہتے زید ایک بیوہ چہوڑکر فوت ہوا عمر نے کل جایداد ورتن پر بہر وہی بیوہ زید کے تصرف کرنا چاہا بیوہ نے محکمہ مال مین عمر کی مزاحمت کی اسپر عمر نے بیوہ کا حق نسبت نصف ورتن کے تسلیم کرلیا اس کے بعد بیوہ نے عمر کے نام ایک دستاویز اس مضمون کی لکہدی کہ بہ معاوضہ یا بلنی نصف جایداد بطور اپنے حصہ کے مین عمر کے قبض وتصرف بقیہ جایداد مین مزاحمت نکرونگی اور میرا دخل وتصرف میری حیات تک رہیگا اس سے پچیس برس کے بعد بیوہ مذکور نے اپنے بہائی کا لڑکا اپنے شوہر کے واسطے متبنیٰ کیا اور اپنی مقبوضہ جایداد جواز روے تصفیہ ملی ہتی اوسکو ہبہ کردی اسپر عمر کے بیٹے خالد نے جو عمر کی وفات پر اوسکا وارث وجانشین ہوا تہا تبنیت اور ہبہ

(۱) لا رپورٹ اپیل ہاے ہند جلد ۳ صفحہ ۱۹۱—

(۲) رام جی بنام گہما وانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۹۸ - اجلاس کامل اس مین جملہ نظایر واسناد کا حوالہ دیا گیا ہے—

کی منسوخی کا دعوے کیا اور یہ حجت کی کہ از روے شرایط دستاویز بعد وفات بیوہ کے اوس کی معتوفہ جائداد کا مین مستحق ہون از روے قاعدہ دہرم شاستر وہار اشٹھ کے یہ تجویز ہوی کہ دستاویز نوشتہ بیوہ سے سابق کی علحدگی مابین شوہر بیوہ اور عمر کے ضمناً پای جاتی ہے - بیوہ کا یہ بیان کہ مین تاحیات فی الحال رہون گی ہندو بیوہ کی حقیقت کا محض معمولی بیان ہے اوس سے کوی جدید ممانعت بیوہ کے اون اختیارات پر عمل کرنے مین قایم نہین ہو سکتی ہے جو وہ بحیثیت بیوہ بمقابلہ اپنے شوہر کے ایسی بہای کے رکہتی ہے جو علحدہ ہو جاکرتا اور جائداد رکہتا ہو بیوہ لڑکے کو متبنی کر سکتی ہے گو وہ اس کی بہی مجاز ہتی کہ متبنی نکرے مگر بیوہ نے دستاویز مذکور کی رو سے جو بطور ایک انتظام خاندان کے ہتی اور اوس سے بیوہ کا حق بطور برادر علحدہ شدہ کے تسلیم ہوا تھا اپنا کوی اختیار ترک نہین کیا اسطرح پر چونکہ علحدگی ظاہر ہے اور اٹھائیس برس سے اوسپر عمل درآمد ہوتا چلا آتا ہے لہذا مدعی کو حقوق و اختیارات بیوہ پر اعتراض کرنے کا حق نہین ہے - اور چونکہ بیوہ عمر سے حقیقت مین علحدہ ہو گئی ہتی لہذا بیوہ کو بلا حصول منظوری عمر کے لڑکا متبنی کرنے کا اختیار حاصل تہا (۱)

شوہر کے مساوی درجہ کے رشتہ دارون مین سے جسکو چاہے بیوہ متبنی کر سکتی ہے

دفعہ ۶۱۷ بیوہ اپنے شوہر کے سب سے زیادہ قریب کے رشتہ دار کو متبنی کر سکتی ہے مگر جب دو رشتہ دار مساوی درجہ کے ہون تو اون مین سے جسے چاہے جس ایک کو متبنی کرلے - (۲)

شوہر کے وہ رشتہ دار جنکی اجازت جواز تبنیت کے لئے بیوہ کو لینی لازم ہے

شوہر کے وہ رشتہ دار جنکی اجازت تبنیت کے لئے ضروری ہے،

دفعہ ۶۱۸ حکام پریوی کونسل نے بعد ملاحظہ جملہ مستند اسناد کے ایک مشہور مقدمہ مین یہ تجویز کیا :-

اس بحث مین کہ کون کون رشتہ دار شوہر کے ایسے ہین جنکی رضامندی تبنیت کے باب مین شوہر متوفی کی اجازت صریح کا کام دے سکتی ہے - پہلے یہ امر غور کے قابل ہوتا ہے کہ شوہر

(۱) گرلیا بنام بہیم جی رگہوناتہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۸

(۲) مارلی صاحب کی ڈایجسٹ جلد اول صفحہ ۱۳ -

خاندان مشترکہ کا ممبر تھا یا خاندان منقسمہ کا جب خاندان مشترکہ غیر منقسمہ ہو تو یہ بحث بآسانی طے ہو جاتی ہے کیونکہ اس صورت مین بیوہ حسب دہرم شاستر جملہ فرقون کے جنمین بیوہ کا اختیار متبنی کرنے کا مسلم ہے اپنے شوہر کے حصہ جائداد مشترکہ مین بجز استحقاق نان ونفقہ کے اور کسی حق کی مستحق نہین ہوتی ہے - شوہر کا باپ (اگر زندہ ہو) بحیثیت افسر خاندان بطور قدرتی ولی اپنی بیوہ بہو کے اپنی تنہا رضامندی سے ممکن ہے کہ بیوہ مذکور کو لڑکا متبنی کرنے کی اجازت دیدے - لیکن جب شوہر کا باپ زندہ نہو تو جملہ اون بھائیون کی رضامندی حاصل کرنا بہت ضروری ہے جو بحالت عدم تبنیت کے جائداد شوہر بیوہ کو پانے کی مستحق ہین کیونکہ یہ امر نہایت بیجا ہوگا کہ بیوہ کو اس بات کا اختیار دیدیا جاسے کہ وہ اون کے حق کو اونکی مرضی کے خلاف ایک نئے شخص کو (یعنے متبنی لڑکے کو) شریک جائداد بنا دینے سے زایل کر دے مگر جہان جائداد منقسمہ ہو اور زوجہ کو باستحقاق وراثت اپنے شوہر کے پہونچی ہو ایک قاعدہ مقرر کرنا زیادہ مشکل ہے - اختیار لڑکا متبنی کرنے کا اگر شوہر نے زوجہ کو ندیا ہو تو تبنیت صرف اوسوقت عمل مین اسکتی ہے جبکہ اوسکی بناء اور طور پر فرایض مذہبی کے نہ انجام دینے سے (جیساکہ ہنود کا مفہوم ہے) مقرر کی گئی ہو - ہم حکام کی دانست مین کوئی وجہ اس امر کے کہنے کی نہین ہے کہ رضامندی ہر ایک رشتہ دار کی گو وہ کتنا ہی رشتہ مین بعید ہو ضروری ہے - معلوم ہوتا ہے کہ رشتہ دارون کی رضامندی اسوجہہ سے ضروری قرار دی گئی ہے کہ عورتون کو خودمختاری کی قابلیت نہین ہوتی ہے نہ اس سبب سے کہ اون تمام اشخاص کی رضامندی کا ہونا لازمی ہے جنکا حق آیندہ تبنیت کے عمل مین آنے سے زایل ہو جایگا - لہذا حکام کی یہ راے ہے کہ خسر کی رضامندی جسکو قانون مین قدرتی ولی اور محافظ جایز بیوہ بہو کا قرار دیا گیا ہے کافی ہو گی - کسی سخت قاعدہ کا مقرر کرنا اوس مشکل کے لئے موجب آسانی نہوگا جسمین خسر کا وجود ہی نہین ہے جایز ہے کہ ہر ایک ایسا مقدمہ حالات خاندان پر منحصر ہونا چاہیئے - جو بات کہ قابل بیان ہے وہ یہ ہے کہ رشتہ دارون کی رضامندی کی ایسی شہادت ہو جو اس امر کے ثابت قرار دینے کو کافی ہو کہ بیوہ نے بغرض تعمیل مناسب فرض مذہبی کے اور نیک نیتی کے ساتھ متبنی کیا ہے اور یہ کہ کسی سبب خلاف نیک نیتی و تلون مزاجی سے عمل نہین کیا (۱)

(۱) صاحب کلکٹر مدورا بنام سوتھو راما لنگا منفصلہ ۲۶ - ۲۸ فروری ۱۸۶۸ء پریوی کونسل مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷

جو قاعدہ اس مقدمہ مین پریوی کونسل نے مقرر کیا ہے اوسکی توضیح ایک اور مقدمہ مین پریوی کونسل نے یہ کی ہے :- "وہ فقرہ جس مین حصول رضا مندی رشتہ دارون کا قاعدہ پہلے مقدمہ مین بیان کیا گیا ہے اسقدر صاف و صریح نہین ہے جسقدر کہ ہونا چاہئے تہا۔ جوڈیشل کمیٹی رشتہ دارون کی اجازت کی نوعیت کی تجویز کرتی ہی بعد تجویز اس بحث پیچیدہ کے کہ آیا ایسی تبنیت برضا مندی ایک یا زیادہ سپنڈون کے اوس حالت مین کہ جائداد موروثی مشترکہ ہو کیجا سکتی ہے یا نہین ؟ کمیٹی نے یہ تجویز کی کہ بحالت منقسمہ ہونے جائداد کے کیسی رضا مندی کافی ہوگی اور بعد لکھنے اس امر کے کہ اجازت خسر کی غالبًا کافی ہوگی کمیٹی نے یہ لکھا۔ "یہ آسان نہین ہے کہ ایسی صورت کیواسطے جسمین خسرا موجود نہو کوئی مستحکم قاعدہ مقرر کیا جاے۔ ہر ایک ایسی صورت حالات خاندان پر منحصر ہونا چاہئے جو لکھا جا سکتا ہے وہ صرف یہی ہے کہ اس قسم کے مقدمہ مین رضامندی رشتہ دارون کی شہادت ایسی ہونی چاہئے جو اس ثبوت کے لئے کافی ہو کہ بیوہ کا لڑکے کو متبنی کرنا مناسب اور نیک نیتی کے ساتہہ بہ تعمیل فرض مذہبی کے عمل مین آیا ہے نہ براہ بدنیتی یا تلون طبع کے"۔ اس مقدمہ مین کسی امر تنقیح طلب سے یہ بحث پیدا نہین ہوتی کہ رضامندی بمعاوضہ قیمت براہ نیک نیتی حاصل کی گئی تہی۔ ہم حکام یہ خیال کرتے ہین کہ ایسے مقدمات تبنیت کی تجویز مین ان نازک مباحثون کا شامل کرنا کہ بیوہ کا خاص دلی منشا کیا تہا بہت خطرناک ہوگا اور اس جوڈیشل کمیٹی نے پہلے مقدمہ مین جو قاعدہ قرار دینا چاہا تہا وہ یہ تہا کہ شوہر کے سپنڈون کی رضامندی کا ایسا ثبوت ہونا چاہئے جو بنظر تائید اس نتیجہ کے ہو کہ بیوہ براہ بدنیتی اور تلون طبیعت کے یا بنظر اسکے کہ استحقاق کسی سپنڈ کا زایل ہو جاے گا تبنیت عمل مین نہین لائی تہی بلکہ اوسنے بعد غور مناسب حسب مصلحت خاندان بلحاظ فرض اس امر کے کہ کوئی وارث شوہر متوفی کا ازروی تبنیت مقرر کیا جاے لڑکا متبنی کیا تہا اگر شہادت ایسی ہو تو ہر ایک وجہ اس قیاس کی معلوم ہوتی ہے کہ بیوہ اور سپنڈون نے ایسا ہی ملحوظ رکہا ہے۔ پس ہم حکام کی دانست مین ایسے مقدمہ مین یہ قیاس کرنا چاہئے کہ بیوہ نے مقاصد مناسب کے لئے جو عورات قوم ہنود کے دل مین ہونے چاہئین لڑکا متبنی کیا ہے اور ایسا قیاس ہر طرح پر اوس وقت تک قایم رہے گا جب تک اوس کے خلاف ثابت کر دیا جائے۔

(١) اسی مقدمہ مین یہہ بہی تجویز ہوی ہے کہ اگر شوہر کی حیات مین بیٹا موجود ہو اور بعد ازان فوت ہو جاے تو شوہر کے رشتہ دارون کو اوسکی بیوہ کو اجازت دینے کا ایسا ہی اختیار ہوتا ہے جیسا کہ بیٹا نچہوڑنے کی حالت مین ہوتا ہے قاعدہ رضامندی رشتہ داران شوہر کی نسبت حکام پریوی کونسل نے یہ فرمایا اوس قاعدہ سے جو دلیل پیدا ہوتی ہے اوس سے ہمکو یہ ثابت ہوا کہ اگر رضامندی کی ضرورت اخلاقی مسئلہ سے زیادہ وقعت رکہتی ہے تو ایک سپنڈ کی اجازت بہی کافی ہوگی اور یہ یاد رکہنا چاہئے کہ تمام ہنود مصنفون کی کتابون مین اور اون لوگون کی تصنیفات مین جو کلام الہی کی بنیاد پر عملی قانون بناتے ہین قانونی اور اخلاقی امور اکثر ایسے مخلوط ہوتے ہین کہ وہ جدا نہین ہو سکتے - پس اگر سپنڈون کو محض ایک لغو بناے پر ایک ایسا شخص ذی اختیار سمجہین جسکو شوہر کی برابر اختیار حاصل ہے تو یہ امر اصول قانون کی منشا کے بالکل خلاف ہوگا کہ سپنڈون مین سے ہر ایک کی اجازت لینی ضروری ہے - بلکہ برخلاف اسکے اون مین اکثرون کی راے کو کل کی راے سمجہنا چاہئے - خصوصًا ایسے معاملہ مین جو اونکے وجود کی منشا کے خلاف ہو" (٢) -

پنجاب مین بہی وہ ہی قاعدہ ہے جو اور ممالک کے لئے پریوی کونسل نے قرار دیا ہے -

دفعہ ٦١٩ ملک پنجاب مین بہی یہ ہی رواج ہے جو حکام پریوی کونسل کی تجویزات مصرحہ بالا مین بیان کیا گیا ہے اہل پنجاب تبنیت کی نسبت یہ خیال کرتے ہین کہ وہ ایک طریقہ جائداد کے لینے کے لئے حقدار کے پیدا کرنے کا ہے - بیوہ کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے موافق متبنی کرے یا اگر شوہر بغیر دینے اجازت کے فوت ہو گیا ہو تو اوسکے رشتہ دارون کی رضامندی سے لڑکا متبنی کر لے مگر ممانعت کی حالت مین بیوہ کو مجاز نہین ہے (٣) -

اوس شخص کی شناخت جسکی رضامندی لازمی ہے -

دفعہ ٦٢٠ ایک مقدمہ مین جسمین بیوہ نے اپنے شوہر کے اوس بہای کی اجازت حاصل نہین کی

(١) راجہ دلکی وینکٹا بنام وینکٹا راما لکشمی منفصلہ پریوی کونسل مورخہ ٣ نومبر ١٨٧٦ع سدرلینڈ جلد ٣ صفحہ ٣٥٣ مندرجہ انڈین لا رپورٹ مدراس ماہ مئی ١٨٧٦ع صفحہ ١٧٤

(٢) کلکٹر مدورا بنام موٹو رام لنگا سوز انڈین اپیل جلد ١٢ صفحہ ٣٩٠

(٣) پنجاب ١٨٦٨ع (رواجات پنجاب) صفحہ ٨٣ -

جو اوسکا شریک تھا اور اون رشتہ دارون کی اجازت حاصل کی جو اوس کے شریک نہ تھے تجویزات پریوی کونسل مندرجہ بالا پر غور کرنے کے بعد یہ تجویز ہوئی کہ اجازت کافی نہین ہے حکام نے اس امر کو بیان کرنے کے بعد کہ قانون ہنود کی رو سے عورت ہمیشہ زیر حفاظت رہتی ہے یعنی یہ کہ پہلے اپنے باپ کی حفاظت مین رہتی ہے اوس کے بعد شوہر کی حفاظت مین اوسکے بعد مسرے کی حفاظت مین جو خاندان کا سرگروہ ہوتا ہے اور اوسکی عدم موجودگی مین لازمی طور پر شوہر کا بڑا بھائی خاندان کا سرگروہ اور اوسکا محافظ ہوتا ہے" یہ فرمایا کہ جس رشتہ دار کی رضامندی لڑکا متبنی کرنے کیواسطے ضروری ہے وہ وہ ہی رشتہ دار ہے جو بیوہ کو اوس کی بیوگی کی حالت مین اوسکے نان و نفقہ کا متکفل ہوگا اور بیوہ کی لڑکیون کی شادی کے اخراجات ادا کرے گا - مگر اون رشتہ دارون کی صورت مین جو شامل نہین ہین اس معاملہ کی صورت بالکل بدل جاتی ہے کیونکہ اس صورت مین کوئی خاص شخص بیوہ کے ولی ہونے کا دعوے نہین کر سکتا ہے اور نہ اوس کے اخراجات کا متکفل ہوتا ہے - یہ ظاہر ہے کہ جس صورت مین خاندان مشترک ہوتا ہے تو اصل سرگروہ اور محافظ ہونے کی قابل جس سے دہرم شاستر کی مراد ہے وہ بڑا بھائی ہوگا - یہ کہنا ناممکن ہے کہ بیوہ کے نان و نفقہ اور دیگر خاندانی ضرورتون کو رفع کرنے کی ذمہ داری کے ساتھ سرگروہ کو یہ حق نہین ہے کہ وہ ایک ایسے معاملہ مین جسکی رو سے ایک اجنبی شخص خاندان مین داخل اور جائداد مین شریک ہوتا ہے کوئی راے نہین دیسکتا ہے (۱) ایک مقدمہ مین جو مقدمہ مندرجہ بالا کے ہمشکل تھا اس کے خلاف راے دی گئی تھی لیکن پریوی کونسل نے راے مذکور کو ناپسند کیا اور اوس سے اتفاق نہین کیا (۲) —

خاندان متفرق ہو تو ایک شخص کی اجازت کافی ہے —

دفعہ ۶۲۱ جب خاندان متفرق ہو اور اوسکی شاخین علیحدہ علیحدہ ہو گئی ہون اور بیوہ کے شوہر سے بھی جدا ہون تو ایسی صورت مین ایک شخص علیحدہ شدہ رشتہ دار کی بھی اجازت کافی ہے بشرطیکہ نیک نیتی سے دی گئی ہو اور اغراض ناجائز کے واسطے نہ دی گئی ہو - گو دیگر

(۱) رام سوامی بنام بھگتی امال مدراس جورسٹ جلد ۸ صفحہ ۵۸ - دیکھئے دفعہ ۱۰۹ دہرم شاستر مجلس
(۲) سری رگھندا بنام سری برزو کشور لا رپورٹ انڈین جلد ۳ صفحہ ۱۵۴ —

شخص کسی اپنی خود غرضی سے اجازت دینے سے انکار نہیں کریں (۱) علاقہ مدراس مین سپنڈ کی رضامندی سے بیوہ متبنی کر سکتی ہے اور اگر خاندان غیر منقسم ہو تو خاندان کے کسی ایک شخص کی رضامندی لینی چاہیئے نہ ایسے شخص واحد کی جو رشتہ میں بعید ہو اور علیحدہ رہتا ہو (۲)۔

پسر متبنی کے مرنے پر دوسرا لڑکا با جازت متبنی ہو سکتا ہے —

دفعہ ۶۲۲ اگر وہ لڑکا جو بیوہ نے متبنی کیا تھا مرجاے تو شوہر کے سپنڈوں کی اجازت سے بطور جائز وہ دوسرا لڑکا متبنی کر سکتی ہے گو اوسکو پہلے لڑکے کو متبنی کرنے کیوقت بحیثیت ماں ہونے کے حق متبنی کرنے کا حاصل ہوا تھا نہ بحیثیت بیوہ ہونے کے (۳)

یہ ضرور نہیں ہے کہ جس کے قبضہ مین بیوہ کے شوہر کی زیادہ جائداد ہے اوسی کی اجازت بیوہ حاصل کرے —

دفعہ ۶۲۳ جس صورت مین کہ بیوہ کو لڑکا متبنی کرنے کیواسطے شوہر کے رشتہ داروں کی اجازت لینی ضرور ہے وہان یہہ ضرور نہیں ہے کہ بیوہ کو اوسی رشتہ دار کی اجازت لینی چاہیئے جسکے قبضہ مین اوس کی شوہر کی زیادہ جائداد ہے کسی رشتہ دار کی اجازت ہو کافی ہے کچھہ قابض مذکور کی رضامندی لازمی نہین ہے (۴)

مہاراشٹر مین جو جایداد شوہر کا مستحق ہو اوسکی اجازت لینا ضرور ہے

دفعہ ۶۲۴ مہاراشٹر مین جس صورت مین کہ بیوہ شوہر کا ترکہ پاتی ہے وہان وہ بلا اجازت رشتہ داران شوہر کے متبنی کرنے کی مجاز ہو مگر جس صورت مین کہ ترکہ کوئی اور شخص پاتا ہو اوس صورت مین بیوہ بلا اجازت شخص مذکور کے متبنی نہین کر سکتی ہے کہ بیوہ کو شخص مذکور کی اجازت کا حاصل کرنا لازمی امر ہے (۵)

---

(۱) پہ سرانیام رنگا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ (۲) سری رگھونایتہ بنام سری برج کشور لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۱۵۴ و انڈین لا رپورٹ ؍؍ ؍؍ اول ۶۹۷ (۳) راجہ والکی و نیکٹ کرشن بنام و نیکٹ رام لچھمی پرستا لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ اول و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد اول صفحہ ۱۷۴—

(۴) گوپال بٹھورد ہن بنام نارو بٹھورد ہن بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۴—

(۵) روپ چند بنام لکھابای بمبئی ہای کورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۱۴—

رام جی بنام گھا و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۹۸—

اجلاس کامل— ذکر ستیا رام پر بہو بنام گنیش بشو رام پربہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۰۵ اجلاس کامل— دفعہ ۶۱۵ کتاب ہذا دیکھیے—

خلاف حکم شوہر کے اوسس کی ہی تبنیت جایز نہین ہے گو اوسس کے رشتہ دار خواہان ہون

دفعہ ۵۲۵ ہر ایک بیوہ بلا اجازت صریح یا معنوی اپنے شوہر کے شوہر کے سپنڈون کی اجازت سے تبنیت ثانی عمل مین لا سکتی ہے — مگر ایسی اجازت سے تبنیت ثانی جایز نہین ہو سکتی ہے جب کہ شوہر نے تبنیت ثانی کی مخالفت کی ہو (۱) —

تبنیت کا جواز اجازت پر کب منحصر ہے —

دفعہ ۵۲۶ جب سپنڈون کی اجازت شوہر کی اجازت کا کام دے تو بیوہ پر فرض ہے کہ اون کی اجازت حاصل کرکے اوسپر عمل کرے — جب کہ کوئی اجازت دیا ہے اور نہ کسی اجازت کی ضرورت ہو تو بیوہ خود متبنی کر سکتی ہے (۲) جبکہ شوہر نے اجازت تبنیت کی ندی ہو تو جواز و ناجوازی تبنیت کے لئے یہ ضرور تجویز ہونا چاہئے کہ شوہر کے سپنڈون نے اجازت متبنی کرنے کی دی ہے یا نہین (۳) —

بدنیتی سے ناجایز طور پر اجازت کا لینا دینا بیکار ہے —

دفعہ ۵۲۷ اگر رضامندی غلط بیان پر حاصل کی گئی ہے تو اوسکی روسے جو تبنیت عمل مین آئے وہ ناجایز ہوتی ہے — چنانچہ ایک مقدمہ مین بیوہ نے یہ ظاہر کیا کہ اوسکا شوہر اوسکو لڑکا متبنی کرنے کی اجازت دے مرا ہے — اسی بیان کے بھروسہ پر شوہر کے رشتہ دار کی رضامندی حاصل کی گئی مگر تحقیقات سے بیوہ کا بیان غیر صحیح معلوم ہوا اس لئے جو تبنیت رشتہ دار شوہر کی رضامندی مذکور سے عمل مین آئی تھی وہ ناجایز قرار دی گئی — اور اگر مشترک خاندان کا منتظم جو منجملہ شرکا کے اکیلا بالغ سپنڈ ہو اپنی ذاتی غرض سے اجازت دے تو ایسی اجازت بھی ناجایز

---

(۱) پرسارا پہارٹی بنام رنگا بہاٹر انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ —
(۲) سرایف میکناٹن ۲۰۲ — اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۹۴ —
ویرا پرمل بنام نراین پلے نوٹس آف کیس جلد اول ″ ۱۰۲ —
بھگوانداس بنام راسبے مل بمبئی ہای کورٹ رپورٹ جلد ۱۰ ″ ۲۴۱ —
(۳) شنیتی رتنا سیر بنام گوپالا رتنا سیر انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ —

ہے (۱) جو تبنیت بیوہ کیطرف سے شوہر کے وارث قریب کی رضامندی سے عمل مین آئی ہو ایسی تبنیت کو وارث بعید منسوخ نہین کرا سکتا ہے الا اوسصورت مین کہ وارث قریب نے بیوہ سے سازش کی ہو یا وہ کسی اور طور پر وارث بعید کے استحقاق وراثت مین دست اندازی کرنے سے ممنوع ہو (۲) زید نے جو متوفی کے قریب تر سپنڈون مین سے ہے اپنا لڑکا متوفی مذکور کی بیوہ کی تبنیت مین دیا اور بیوہ یعنی گود لینے والی اور زید یعنے لڑکا گود دینے والے نے یہ ظاہر کیا کہ تبنیت حسب ہدایات متوفی عمل مین آئی ہے مگر جب ایک اور متوفی کے سپنڈ نے نالش تنسیخ تبنیت مذکور کی دایر کی تو یہ پایا گیا کہ متوفی نے اجازت تبنیت کی نہین دی تھی اس صورت مین تجویز کیا گیا کہ تبنیت جایز نہین ہے اور زید کا اظہار رضامندی ایسی صورت مین کارآمد نہین ہے کیونکہ اوس نے دعوے یہ کیا ہے کہ متوفی کی اجازت کی تعمیل کی گئی حالانکہ کوئی اجازت ثابت نہین کی لہذا اوسکا رضامند ہونا کچھ کارآمد نہین ہے (۳) اگر سپنڈ کی رضامندی بمتابعت اظہار اجازت شوہر کے حاصل ہوئی ہو اور اوسکا حصول بوسیلہ بدلنا جایز ہوا ہو تو ایسی رضامندی کی رو سے جو تبنیت عمل مین آئی وہ ناجایز ہے (۴) مین صاحب کی یہ راے ہے کہ جب اجازت نیک نیتی سے دی گئی ہو تو وہ اس بنیاد پر منسوخ نہین ہو سکتی ہے کہ مذہبی امور کے لحاظ سے نہین لی گئی کیونکہ ہندون کی راے کے موافق بھی محض مذہبی امور کے لحاظ سے ہی متبنیٰ کرنا ضروری تھا بلکہ آریہ قوم کے مختلف فرقون اور تمام اون اقوام مین جو آریہ نہین ہین مذہبی امور کو تبنیت مین کچھ دخل نہ تھا — شمالی سیلون کے تامل لوگون مین مرد بھی اوسیوقت متبنیٰ کر سکتا ہے جب اوس کے آیندہ وارث ہونے والی لوگ اوسکو اجازت اسطرح دین کہ اپنی رضامندی

(۱) کارو مبندھی بنام آتناجی آثر انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۷۳ و مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ — ویر سرا بنام رام راجہ مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۳

(۲) رانی انندکور بنام کورٹ آف وارڈس منفصلہ پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ حصہ ۴ مطبوعہ ۱۰ جون ۱۸۸۱ء صفحہ ۷۶۴ —

(۳) ونکٹ لکشما وغیرہ بنام نرسیا وغیرہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۴۵ —

(۴) کارن ابدہی گنیتا رتنا سپار بنام گوپال رتنا سپار ورنگا — منفصلہ ۲ فروری ۱۸۸۰ء پریوی کونسل — لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۷۳ —

...وارثان شوہری کی اجازت کی بہی اوسکو حاجت نہین ہے - لیکن بڑی بحث یہ ہے کہ پتت ہوجانا
...ایکٹ ۲۱ ۱۸۵۰ء برٹش گورنمنٹ کے زیر حکومت ملک مین محض بے اثر اور ناقابل لحاظ
ہے اور جو حکم دہرم شاستر مین ہے وہ منسوخ کر دیا گیا ہے اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو حقوق بحالت
...ہونے کو حاصل ہوتے وہ پتت ہو جانے کی حالت مین بدستور قایم وحاصل ہونگے لہذا اس
...کی بنا پر بیوہ اپنے شوہر کی عقبیٰ کی بہلائی کیواسطے تبنیت کے عمل مین لانے مین ایک ایسے رشتہ دار
...ہر کی اجازت کی محتاج ہوگی جو پتت ہوکر ہندو دہرم مین نہین رہا اور مرتد ہوگیا ہے
...اوسکو ہندو کی عقبیٰ کی بہلائی کا مطلق لحاظ وخیال نہین ہو سکتا ہے -

دفعہ ۴۳۱ ...ین مذہب کی بیوہ کو شوہر یا اوسکے ...تہ دار کی اجازت کی ضرورت نہین ہے — جینیون یعنی سراوگی فرقہ کے ہندوان مین ازروے رواج قوم بیوہ کو لڑکا متبنیٰ کرنے کے باب
...ایسا ہی کامل اختیار حاصل ہے جیسا کہ اوسکے شوہر کو حاصل ہوتا ہے — بیوہ مذکور کو نہ
...ہر کی اجازت کی ضرورت ہے اور نہ کسی اور شخص کی اجازت کی - جینی معاملہ تبنیت کو ایک
...ادی انتظام کا معاملہ سمجھتے ہین نہ مذہبی یا نجات عقبیٰ کا معاملہ اور اسباب مین وہ آپنے
...ح کے پابند ہین (۱) -

اگر اجازت پانے کے بعد بیوہ لڑکا متبنیٰ نکرے؟

دفعہ ۴۳۲ ...وہر یا کسی اور نے متبنیٰ کرنے ...ازت کی ہو لیکن عورت متبنیٰ ...نے پر مجبور نہین ہو سکتی ہے - تمام اسناد دہرم شاستر پر غور کرنے کے بعد پریوی کونسل او نیز ہائی کورٹون سے یہ قرار پایا ہے کہ کسی عورت پر لازم نہین ہے کہ جب اوس کے
...ہر نے لڑکا متبنیٰ کرنے کی اجازت دی ہو تو وہ خواہ مخواہ لڑکے کو متبنیٰ ہی کرے - اگر اوسکے
...ہر نے اجازت دی ہو اور وہ باوجود دستیاب ہونے ایسے لڑکے کے جو متبنیٰ کرنے کو قابل ہو
...ی نکرے تو اوسپر گوجل دان اور پنڈدان روکنے اور نسل کو فنا کر ڈالنے کا گناہ عاید ہوتا

(۱) شیو سنگہ بنام مسماۃ داکہو الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۸۶ -
" " فیصلہ پریوی کونسل انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۸۷ - وانڈین
...پورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۸۸ - حسن علی بنام ناگا مل انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۸۸
...ساتہہ دفعات ۲۲۶ — ۲۲۹ کتاب ہذا دیکہیے —

ہے لیکن وہ اس گناہ کی وجہ سے اپنی حقوق وراثت سے محروم نہین ہوسکتی ہے وہ بحیثیت زوجہ اپنے حق کی روسی وراثتاً جایداد متروکہ شوہر پر بدستور قابض رہنے کی مستحق ہے حکام پریوی کونسل نے فرمایا کہ ایسا کوئی حکم دہرم شاستر مین نہین ہے کہ حاملہ بیوہ اپنے حق سے محروم رہے پس اگر متبنی کرنیکی اجازت کے بعد اور متبنیت سے پہلی کی حالت کو بقول بعض پنڈتون کے حاملہ ہونے کی حالت پہی قیاس کیا جاے تاہم عورت اپنے کسی حق سے محروم نہین ہوسکتی ہے اور نہ اوس پر قانوناً لازم ہے کہ خواہ مخواہ اجازت کی تعمیل ہی کرے (۱) ایک دفعہ اسکے خلاف راے ظاہر کی گئی تہی (۲) لیکن یہ راے غلط تہی پریوی کونسل نے ہی غلط قرار دی (۳)

اگر بیوہ اجازت شوہر پر عمل کرنے سے انکار کرے تو جایز ہے اور وہ اوس جایداد کی بہی وارث ہوتی ہے جو اوسکے شوہر نے متبنی کے واسطے نامزد کرکے چھوڑی ہو۔

دفعہ ۳۳۶ ایک شخص نے اپنی وصیت کی روسے دو آنہ کا حصہ اپنی جائداد کا زوجہ کو دیا اور اور دو آنہ کا حصہ اپنے بہائی کے پاس اس غرض سے امانت رکہا کہ وہ اپنا لڑکا متبنی کرینگے تو دینگے اور اوس حصہ کا مالک وہ لڑکا ہوگا جسکے متبنی کرنے کی ہدایت اوس نے اپنی زوجہ کو کی تہی اور باقی جائداد اپنی مان اور بہائی کو ہبہ کردی شخص مذکور کی بیوہ نے لڑکے کی متبنی کرنے سے انکار کردیا یہ انکار جایز قرار دیا گیا اور یہ بہی تجویز ہوئی کہ جو حصہ بیوہ کے شوہر نے اپنے بہائی کے پاس متبنی لڑکے کے لئے امانتاً رکہا تہا چونکہ وہ متروکہ شوہر تہا لہذا بیوہ اوس کے پانے کی بہی مستحق ہے (۴)۔

---

(۱) بامن داس مکرجی بنام مسماۃ تربہنی سوزر انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ - اسمین جملہ اسناد دہرم شاستر پر غور کیا گیا ہے اور اونکا حوالہ دیا گیا ہے - مسماۃ پیاری بنام ہرسنیبی سدرلینڈ جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۷ - سری متی راج کماری بنام ننوکمار کلکتہ صدر عدالت جلد ۱ صفحہ ۱۳۷ - سلسلہ کلکتہ ہای کورٹ صفحہ ۱۴۶ - سری متی دیبیا مای داسی بنام درگاپرشاد متر ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۶ صیغہ متفرقات - دیابائی بنام راس بہاری صدر دیوانی رپورٹ ۱۸۵۲ع صفحہ ۱۰۱۳ -

(۲) بجیا دیبی بنام سیامان سندری صدر عدالت دیوانی رپورٹ ۱۸۴۸ع صفحہ ۷۶۲-۷۶۶

(۳) بامن داس مکرجی بنام تربہنی موز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ -

(۴) پرسنا مای داسی بنام کدمبنی داسی بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۸۵ -

نہ اجازت مذکور کی تعمیل کرنے پر جبر ہو سکتا ہو اور نہ کسی وقت معین کی قید بیوہ کے اختیار میں لگائی جا سکتی ہے بیوہ چاہے جب عمل کرے اور چاہے نکرے —

دفعہ ۶۳۴ عورت پر اوس اجازت پر عمل کرنے کیواسطے جبر نہین ہو سکتا ہے جو اوسکے شوہر نے لڑکا متبنٰی کرنے کیواسطے دی ہو اور نہ اوسپر اوسکی تعمیل فوراً کرنا لازمی امر ہے بلکہ عورت کے اختیار مین ہو چاہے جسقدر مدت کے بعد متبنٰی کرے - اجازت حاصل ہونے کیصورت مین لڑکا متبنٰی کرنے کیواسطے وقت کی بھی کوئی قید و حد مقرر نہین ہے جسکے اندر وہ متبنٰی کرسکے اور بعد نکرسکے - بنگالہ کے مقدمہ مین بیوہ نے وفات شوہر سے پندرہ برس کے بعد لڑکا متبنٰی کیا اور احاطہ بمبئی مین ایک مقدمہ مین بیس برس کے بعد اور ایک مقدمہ مین پچیس برس کے بعد اور ایک مقدمہ مین باون برس کے اور ایک مقدمہ مین ایکہتر برس کے بعد متبنٰی کیا اور یہ سب معاملے جایز قرار دئے گئے (۱) قوم بالا پدا کے مقدمہ مین بمبئی ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ اس قوم کے لوگ تبنیت مطابق دہرم شاستر کے کرسکتے ہین اور چونکہ بیوہ نے وفات شوہر سے تیس سال کے بعد بایفاے معاہدہ اپنے شوہر کے اوسکی جائداد کا ہبہنامہ بحق پسر متبنٰی لکھدیا تو شوہر متوفی کے ورثاے خاندانی کے مقابلہ مین تبنیت اور ہبہ جائز ہین (۲) —

جب بیوہ لڑکا متبنٰی کر لیتی ہے تو حقوق وراثت سے محروم ہو جاتی ہے —

دفعہ ۶۳۵ لیکن جب بیوہ اپنے شوہر کے لئے لڑکا متبنٰی کرلے تو بجز نان ونفقہ کے اوسکے اور جملہ حقوق جائداد شوہری سے ساقط ہو جاتے ہین گو صورت یہ ہو کہ اوسکو شوہر کی جائداد اول اوس کے صلبی بیٹے کو وراثتاً پہونچی

(۱) سرایف میکناٹن صفحہ ۱۵۷ - نوٹس آف کیسس جلد ا صفحہ ۱۱۱ — رام کشن بنام سریمتی صدر عدالت کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۶۷ — راجہ وینکٹ روا ہمال والے بنام جیونت راو رن دیوی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ اور دفعہ ۱۰۳ دہرم شاستر مسٹر ٹک بزبان مرہٹی و دہرم شاستر مین صاحب دفعہ ۱۰۴ — گریا بنام بھیم سے رگھوناتھ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۸ —

(۲) بھلا ناہن بنام پربھو ہری انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد اول صفحہ ۶۷ —

ہو کیونکہ جب اوس نے اپنے شوہر کے واسطے بعد وفات اپنے اصلی بیٹے کے بیٹا متبنی کیا تو اوس نے خود اپنے آپکو اپنے حق سے محروم کر دیا اور متبنی کو اسیطرح حق حاصل ہوا کہ گویا جائداد کا وہی باقیماندہ وارث اپنے اوس باپ کا ہے جسکے واسطے وہ متبنی ہوا ہے (۱) اس قاعدہ کا اثر یہ ہے کہ اگر بیوہ اپنے حق زوجیت کی رو سے متروکہ شوہر کی نالش دایر کرے اور دوران مقدمہ مین کوئی لڑکا متبنی کر لے تو بمجرد متبنیت کے جائداد شوہری سے وہ بیوہ محروم ہو جائیگی اور جائداد متبنی کو پہونچ جاے گی بیوہ صرف نان و نفقہ کی مستحق اور بحالت حاصل کر لینے جائداد کے بطور امین متبنی کے تصور کیجاے گی اور وہ متبنی کو جائداد کی آمدنی کا حساب دینے کی مستوجب ہوگی (۲)

قبضہ مخالفانہ بمقابلہ بیوہ کے حاصل ہو جانا متبنی مابعد کے حق کا مانع ہے —

دفعہ ۶۳۶ اگر کوئی شخص بمقابلہ کسی ہندو بیوہ کے اوسکے شوہر کی جائداد پر بارہ برس تک مخالفانہ قبضہ رکھے تو ایسے قابض کا قبضہ اوس متبنی کے حقوق کا مانع ہوگا جو بعد کو متبنی کیا گیا ہو (۳) یہ تجویز قانون میعاد سماعت پر مبنی ہے نہ دہرم شاستر پر —

بیوہ کا لڑکا متبنی کرنیکا اختیار کسوجہ سے ساقط ہو جاتا ہے

زنا کاری کیوجہ سے بیوہ کا اختیار لڑکا متبنی کرنے کا کب ساقط ہو جاتا ہے

دفعہ ۶۳۷ زنا کاری بیوہ

(۱) صاحب کلکٹر بریلی بنام مسماۃ نرائن دسے ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی رپورٹ ۱۸۹۲ء صفحہ ۳۴۹ — راجہ ویلکی وینکٹا کرشنا راو بنام راما لکشمی منفصلہ پریوی کونسل سدلینڈ سلسلہ جدید جلد ۳ صفحہ ۳۵۳ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد اول صفحہ ۱۷۴ — جمنا بائی بنام رائے چند نہال چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۹ —
(۲) دہرم داس وغیرہ بنام مسماۃ شیاما سندری دیبیا منفصلہ پریوی کونسل مور انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۴۲ — (۳) کرشنا جنارہن بنام مورسیٹ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۶ —

باوجود اسکے کہ اوس کے شوہر نے اوسکو لڑکا متبنٰی کرنے کی اجازت بھی دیدی ہو متبنٰی کرنے کی مجاز نہین ہے کیونکہ اوسکی بے حیائی کی زندگی اوسکو اس قابل نہین رکہتی ہے کہ وہ رسوم مذہبی ادا کرسکے۔ گو یہ ناقابلیت ضروری کفارہ کے ادا کرنے سے رفع ہو سکتی ہے لیکن یہ کفارہ حاملہ ہونے کی حالت مین ادا نہین ہو سکتا ہے اسلئے جب تک وہ حاملہ رہے گی متبنٰی نہین کر سکتی ہے (۱) اگر ماں بدچلن ہو تو وہ بھی متبنٰی نہین کر سکتی ہے کیونکہ وہ مراسم تبنیت انجام دینے کے ناقابل ہے (۲) کفارہ سے قابلیت حاصل ہو جانے کی نسبت جسٹس متر کی راے دیکھو (۳) اس ناقابلیت کی وجہ کا مانع ہونا اس بات پر منحصر ہے کہ تبنیت مین کسی مذہبی رسم کا خود بذاتہ ادا کرنا لازمی ہو (۴) حال ہی مین بمبئی ہائیکورٹ مین ایک مقدمہ پیش ہوا جسکے واقعات یہ تھے کہ باپ اور پسر شامل رہتے تھے اول باپ فوت ہوا اور اوسنے رام چند پسر اور جمنا بائی بیوہ چہوڑی اسکے بعد رام چند بہی فوت ہوا اور اوسنے مسماۃ پاربتی بیوہ وارث چہوڑی اور پاربتی متروکہ شوہر پر وراثتاً قابض ہوئی اسکے چند روز بعد ایک لڑکا مسمی گوبند گنیش جمنا بائی نے متبنٰی کیا اور اسکے بعد پاربتی نے کیشو رام کو متبنٰی کیا اسپر گوبند گنیش نے تنسیخ تبنیت کیشو رام کا دعوے کیا اور یہ حجت کی کہ پاربتی بدچلن ہو گئی ہے اوسکو متبنٰی کرنے کا حق باقی نہین رہا بعد ملاحظہ جملہ نظایر و اسناد کے تجویز ہوئی کہ گوبند گنیش کی تبنیت ناجایز ہے بوجہ اسکے کہ باپ کی مرنے پر جائداد وراثتاً رام چند شوہر پاربتی کو پہونچی اور رامچند کے مرنے پر اوسکی بیوہ پاربتی کو پہونچی لہذا ایسی صورت مین بحالت موجودگی پاربتی کے اوسکی ساس جمنا بائی کو نہ جائداد کی نسبت کوئی حق حاصل ہے اور نہ وہ متبنٰی کرنے کی قابلیت رکہتی ہے۔ چونکہ جائداد پاربتی کو پہونچ گئی ہے لہذا بعد پہونچ جانے جایداد کے اوس کی بے عصمت ہو جانے سے نہین چہن سکتی ہے اور نہ اوسکی عصمت کی بابت تحقیقات ہو سکتی ہے۔ عصمت کی تحقیقات غیر متعلق ہے پس جو متبنٰی سابق

(۱) بھکو بنام رنا بر، ڈیل رپورٹ صفحہ ۱۴۴ و ۱۵۴ (۲۸۸) و شام لال بنام سوداسنی داسی بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۶۲ - و کمال مین بنام ستی رام سدر لینڈ جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۰ —

(۲)

(۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۹ (۴) دیکھئے دفعہ ۱۲۷ مین صاحب کا ہندو لا —

کیا ہے وہ ناجایز ہے اور جو بعد کو کیا ہے وہ جایز ہے ۔(۱)

متبنی کرنیکی اجازت کی نوعیت اور اوسکی تاثیر و تعمیل

اجازت کے لئے کوئی طرز مقرر نہین ہے تحریری یا زبانی جایز ہے ۔

دفعہ ۶۳۸ عورتون کو لڑکا متبنی کرنے کی جو اجازت دی جاتی ہے اس مین کسی خاص قسم کی اجازت کی ضرورت نہین ہے ۔ نہ یہ ضرور ہے کہ وہ تحریری ہو ۔ ہر طرح کی اجازت جایز ہے خواہ تحریری ہو خواہ زبانی (۲) ۔ یا وصیت نامہ مین درج ہو (۲)

اجازت مشروط بھی جایز ہے بشرطیکہ قانون کے خلاف نہو

دفعہ ۶۳۹ متبنی کر لینے کی اجازت مشروط بھی ہو سکتی ہے یعنی لڑکے کا متبنی کرنا کسی خاص واقعہ کے وقوع پر موقوف کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اوسوقت دھرم شاستر کی رو سے متبنی کرنا جایز ہو مثلاً یہ اجازت جایز ہے کہ صلبی بیٹا یا متبنی بیٹا فوت ہو جاے تو او. لڑکا متبنی کر لینا اور یہ بھی اجازت جایز ہے کہ ایک کے مرنے پر ایکے بعد دیگرے لڑکے متبنی کر لینا (۴) مگر ایسی شروط

(۱) گنیشو رام کرشن بنام گوبند گنیش انڈین لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۹۴ (۲) اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۰۰ و جلد ۲ صفحہ ۹۱ رپورٹ مدراس صدر دیوانی عدالت جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ ۔ سند رکماری دیبیا بنام گدا دہر مور انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۴۵ سدر لینڈ پریوی کونسل جلد ۴ صفحہ ۱۱۱ ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۳ ۔ دھرم شاستر منڈلک باب متبنیت ۔ (۳) سری منی بنام تین کوڑی کلکتہ ہائی کورٹ رپورٹ ہائٹنڈ صاحب جلد ۱ صفحہ ۲۲۳ (۴) شام چند بنام نرائنی سنگھ کلکتہ صدر عدالت رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۹ ۔ وطبع جدید صفحہ ۲۷۹ ۔ بھوبن سنی دیبیا بنام رام کشور چاند پریوی کونسل مور انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ ۔ و گوپی لال بنام شرین چند راولی پریوی کونسل سدر لینڈ جلد ۲ صفحہ ۵ و سدر لینڈ پریوی کونسل جلد ۲ صفحہ ۱۵ ۔ رکمنا بنام بابا سندری مور انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۷۲ و کلکتہ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹ و راجہ بکی و نیکٹا راما سدر لینڈ پریوی کونسل جلد ۲ صفحہ ۳۵۴ ۔ و مدراس ہائیکورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۷ و سدر لینڈ جلد ۲۶ صفحہ ۱۲ ۔ و درگا سندری داسی بنام سرینندر کشور رائے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۶ ۔ دانھی چندر رانکی بنام کالاپہاڑ حاجی پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ

اجازت جائز نہین ہے جو خلاف قانون ہو مثلاً یہ مشروط اجازت کہ اگر موجودہ بیٹا اطاعت نکرے تو اوس لڑکا متبنیٰ کر لینا کسیطرح جائز نہین ہے کیونکہ ایک جائز بیٹے کی زندگی مین خواہ وہ اورس ہو یا متبنیٰ ہو دوسرا بیٹا متبنیٰ کرنا درست نہین ہے اور نہ ایک زمانہ مین دو لڑکے متبنیٰ کرنے کی اجازت جائز ہے (۱)

ایک کے بعد دیگرے پانچ لڑکے متبنیٰ کرنے کی اجازت —

دفعہ ۶۴۰ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بذریعہ تحریر یہ اجازت دی کہ اول ایک لڑکا متبنیٰ کرنا اگر وہ مر جاے تو دوسرا اسی طرح یکی بابعد دیگرے پانچ لڑکون کی اجازت دی — زوجہ نے شوہر کی وفات کے بعد ایک لڑکا متبنیٰ کیا وہ بارہ سال زندہ رہکر مرگیا اوسکے بعد جب اوس نے ایک دوسرا لڑکا متبنیٰ کیا تو یہ حجت ہوی کہ جب پہلا لڑکا وہ مراسم مذہبی ادا کر چکا جنکے ادا کرنے کیواسطے متبنیٰ کیا جاتا ہے تو بیوہ کا لڑکا متبنیٰ کرنیکا اختیار بھی ختم ہو گیا ہای کورٹ نے اس حجت کو نامنظور کیا اور متبنیٰ ثانی کو جائز قرار دیا اور تجویز کیا کہ گو پہلے لڑکے زاہنو باپ کے مقاصد تبنیت سے مقصود تھے انجام کو پہونچا سے لیکن تبنیت ثانی اوسکی وجہ سے ناجائز نہین ہو سکتی ہے اور یہ تجویز دہرم شاستر اور راے پریوی کونسل کے مطابق ہے (۲) —

(۱) رام سرنداس بنام مساۃ پیاری کنور صدر آگرہ رپورٹ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۶۵ — و سوبو کشنا بنام مادو لال کلکتہ صدر عدالت رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۲۳ — و گوپال لال بنام سری چیندراولی سدرلینڈ جلد ۲ صفحہ ۲۵۷ — و کیشب چندر لاہری بنام کالا بہارا حاجی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵ — و سینمتنی دسے بنام اناہتہ ناتہ دسے انڈین جورسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۲ — و رپورٹ بورک صاحب صفحہ ۱۸۹ — و سدیسری داسی بنام درگا چرن سیٹھ انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۲۴ —
رپورٹ بورک صاحب صفحہ ۲۶۰ و
واسمانی داسی بنام پرسنو منی داسی انڈین جورسٹ جدید جلد ۲ صفحہ ۱۸ و
زنگاما بنام اچی موزر انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۸۹ — و
درگا سندری داسی بنام سریندر کشور راے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۸۶ — و
اکھے چندر سرباکی بنام کالا بہار حاجی پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ کلکتہ " " ۳۰۶ —
(۲) رام سندر سنگہ بنام سرسی داسی سدرلینڈ ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۱ منفصلہ کلکتہ ہای کورٹ منفصلہ ۱۸ اسے سنہ ۱۸۷۴ء

جس امر کے وقوع پر اجازت مشروط ہو اگر وہ متعذر ظاہر ہو تو اجازت کالعدم ہو جاتی ہے۔

دفعہ ۶۴۱ ایک شخص اپنی حاملہ زوجہ کو یہ اجازت دے مرا کہ "اگر تیرے لڑکا پیدا ہو اور وہ مر جاسے تو تجھکو لڑکا متبنیٰ کرنے کا اختیار ہے" مگر بعد وفات شخص مذکور کے دختر پیدا ہوئی اسصورت میں یہ قرار دیا گیا کہ بیوہ کو لڑکا متبنیٰ کرنے کا اختیار نہیں ہے کیونکہ اجازت لڑکے کے پیدا ہو کر مرجانے کے واقعہ پر مشروط و منحصر تھی (۱)

اجازت خلاف شاستر کالعدم ہے

دفعہ ۶۴۲ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ اجازت دی کہ تجکو بحالت موجودگی ایک بیٹے کی ایک لڑکا متبنیٰ کرنے کا اختیار ہے تجویز ہوئی کہ چونکہ بحالت موجودگی ایک لڑکے کی لڑکا متبنیٰ کرنا جایز نہیں ہے لہذا اجازت مذکور بھی ناجایز ہے اور ایسی ناجایز اجازت کی رو سے اگر موجودہ بیٹا مر بھی جاسے تو بھی زوجہ مذکور لڑکا متبنیٰ کرنے کی مجاز نہیں ہے کیونکہ اجازت مذکور خلاف قانون ہونے کیوجہ سے کالعدم ہے (۲)

بیٹے کی موجودگی میں اجازت کی تعمیل ملتوی رہے گی ــ

دفعہ ۶۴۳ گو اجازت جایز ہو اور عورت نے حاصل کرلی ہو ــ مگر جب اوس کے شوہر کے کوئی اورس لڑکا یا متبنیٰ لڑکا موجود ہو تگا تو اجازت کی تعمیل تاحیات اوس لڑکے کی نہیں ہو سکتی ہے گو بیوہ اور لڑکا باہم ناراض ہوں (۳)

بحالت موجودگی اولاد ذکور کے متبنیٰ کرنے کی مشروط اجازت دینا جایز ہے ــ

دفعہ ۶۴۴ یہ صحیح ہے کہ شوہر بحالت موجود ہونے ایسے اورس یا متبنیٰ بیٹے یا پوتے یا پر پوتے کے جو قابلیت اداے رسوم و خدمات و وراثت کی رکھتا ہو متبنیٰ کرنے کا مجاز نہیں ہے مگر وہ اس بات کا مجاز ہے کہ اپنی زوجہ کو نہ صرف یہ اجازت مشروط دے کہ جب موجودہ اولاد یا پیدا ہونے والی اولاد ذکور بغیر لڑکا چھوڑنے کے مرجاسے تو لڑکا متبنیٰ کرلینا بلکہ یہ بھی اجازت دے سکتا ہے کہ اگر وہ متبنیٰ بھی ناقابل ہو جاسے تو اور لڑکا متبنیٰ

---

(۱) چھندرو لال بنام روکمنی کلکتہ صدر دیوانی عدالت رپورٹ صیغہ ابتدائی مولفہ کارنٹن جلد ۱ صفحہ ۲۴ ــ بیوستہا درپن صفحہ ۸۱۴ ــ (۲) بیجے چندر بنام بہے اپ کلکتہ صدر دیوانی رپورٹ ۱۸۴۹ء صفحہ ۱۴ ــ (۳) میکناٹن ہندو لا جلد اول صفحہ ۸۰ و ۹۴ و ۹۶ ــ و نظایر مندرجہ جلد ۲ صفحہ ۸۳ و ۸۸ و ۱۱۷ بیوستہا چندریکا

کرلینا (۱) —

جب ایک لڑکا شوہر کے موجود ہو تو اوسکی کوئی زوجہ اور لڑکا متبنیٰ نہین کرسکتی ہے گو شوہر نے اجازت دی ہو کیونکہ وہ سب کا بیٹا ہے

دفعہ ۶۴۵ جس عورت کے شوہر کا لڑکا اوسکی سوت کے بطن سے موجود ہو وہ عورت اس بنا پر کہ خاص اوسکی کوئی لڑکا نہین ہے شوہر کی اجازت سے بھی لڑکا متبنیٰ نہین کرسکتی ہے — کیونکہ تبنیت کا حق شوہر کو ہے اور جب اوس کے لڑکا خواہ اورس ہو خواہ متبنیٰ موجود ہے تو وہ ماں باپ کا کریا کرم کرسکتا ہے اور ایسی حالت مین متبنیٰ کرنے سے کوئی نتیجہ پیدا نہین ہوسکتا ہے (۲) — یہ اعتراض کہ وہ عورت جس کے لڑکا ہو جنت سے خارج ہونے سے نہین بچسکتی ہے منو کے اور برہسپتی کے دو اقوال سے رفع ہو جاتا ہے جنکا یہ مطلب ہے کہ ایک سوت کے لڑکے کو دوسری سوت سے تعلق پسری و مادری ہوتا ہے پس یہ قول سوتیلی ماں کی نجات اور کریا کرم کی تلافی کرتے ہین اور سوتیلی ماں کو اوس لڑکے سے کل وہ فواید حاصل ہوتے ہین جو خود اوسکے لڑکا ہونے سے حاصل ہوتے ہین اور اوسکی نسل قایم رہتی ہے لہذا سوتیلی ماں متبنیٰ نہین کرسکتی ہے (۳) اسکی وجہ یہ ہے کہ سوت کا لڑکا جو اوسکے شوہر کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے اور شوہر کا جز ہے وہ اوسکا بھی لڑکا تصور کیا جاتا ہے کو متبنیٰ نہ کیا جاے (۴) چونکہ شوہر زوجہ پر فوق رکھتا ہے اسوجہ سے متبنیٰ کرنے کے فعل سے متبنیٰ لڑکے کا تعلق پسری اوسکی زوجہ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے (۵) کیونکہ منو کہتے ہین کہ اگر کسی شخص کے بہت سی زوجات مین سے ایک کے بھی لڑکا ہو تو اوس لڑکے کی وجہ سے وہ سب اولادکور کی مائین کہلائینگی — (۶)

(۱) میکناٹن ہندو لا جلد اول صفحہ ۸۳ و ۸۴ — و نظایر مندرجہ صفحہ ۸۰ و ۸۳ — بیوستہا چندریکا جلد

(۲) دتک چندریکا حصہ اول فقرہ ۲۴ — اسٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ — بیوستہ ۲۵۸ بیوستہا چندریکا جلد ۲

(۳) دتک چندریکا فصل اول فقرہ — ۲۵ و ۲۶ — و میکناٹن ہندو لا جلد ۲ باب ۶ تبنیت مقدمہ نمبر ۱۹ —

(۴) دتک میمانسا فصل ۲ فقرہ — ۷ (۵) دتک میمانسا فصل ۱ فقرہ — ۲۲ —

(۶) منو باب ۹ — اشلوک ۱۸۳ —

اجازت کی تعمیل لفظ بلفظ ہونی چاہیئے -

دفعہ ٦٤٦ جس عورت کو متبنیٰ کرنے کی اجازت دیجاتی ہے اوسپر لازم ہے کہ اوسکی پوری پوری پابندی کرے وہ اجازت نہ تبدیل ہوسکتی ہے اور نہ بڑہ سکتی ہے نہ گھٹ سکتی ہے - اگر کسی خاص لڑکے کی متبنیٰ کرنے کی اجازت دیجاے توسواے اوس لڑکے کی اور کوی لڑکا بیوہ متبنیٰ نہین کرسکتی ہے گو وہ لڑکا نمل سکے - اگر یہ اجازت ہے کہ وہ ایک لڑکا متبنیٰ کرے - تو ایک لڑکا متبنیٰ کرنیکے بعدہی اجازت ختم ہوجایگی اور اگرچہ لڑکا بعد تبنیت کے مرہی جاسے تاہم دوسرا لڑکا متبنیٰ کرنیکا اختیار نہوگا - (١) مگر جگنا تھ کی راے یہ ہی کہ اگر شوہرنے ایک لڑکے کی متبنیٰ کرنے کی اجازت دی ہو اور بیوہ لڑکا متبنیٰ کرلے اور وہ متبنیٰ لڑکا مرجاسے تو وہ دوسرا لڑکا متبنیٰ کرسکتی ہے کیونکہ متبنیٰ ہونیسی جو غرض تہی وہ حاصل نہین ہوی لیکن دت تک میماتسا کی روسے ایسا نہین ہوسکتا ہے (٢) ایک وصیت زوجہ کے نام ان الفاظ مین کی گئی کہ اگر آیا پلے کے موجودہ لڑکے کی سواے کوی اور لڑکا پیدا ہو تو تم اور میری نسل قایم رکھنے کی لیئے رکہنا" موصی کی وفات کے بعد آیا پلے کی کوی اور بیٹا سواے پہلے بیٹے کے موجود نہتا اس سلیے زوجہ نے ایک اور لڑکا متبنیٰ کرلیا سرٹامس اسٹرینج صاحب چیف جسٹس نے جو کتب دہرم شاستر کی اعلیٰ اور مستند مولف بہی ہین یہ تجویز کی کہ بیوہ پر یہ فرض نہتا کہ وہ ایک غیر محدود زمانہ تک آیا پلے کی بیٹے کا انتظار کرے اور بیوہ کو دوسرا لڑکا متبنیٰ کرلینا جایز تھا (٣) اس فیصلہ سے بیس سال کے بعد صاحب موصوف نے دہرم شاستر کی کتاب لکہی ہے اوس مین اونہون نے خود اس فیصلہ کی غلطی کو تسلیم کرکے یہ لکہا ہے "اس مقدمہ کی تجویز ناکمل اسناد کی بناپر ہوی ہے اور اوسوقت

(١) چودہری پدم سنگہ بنام اودے سنگہ موز انڈین اپیل جلد ١٢ صفحہ ٣٥٠ - و سدرلینڈ جلد ١٢ ایریوی کونسل کینسڈرشن اون ہنڈولا مولفہ سرایف میکناٹن صفحہ ١٥٦ و ١٧٥ - و ہنڈولا مولفہ سرولیم میکناٹن جلد اول صفحہ ٩٥ - باب تبنیت - و
پرمانند بنام اوماکنت کلکتہ صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ٤ صفحہ ٣١٨ و
گورناتہہ بنام الزپور نا کلکتہ صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ١٨٥٢ع صفحہ ٣٢ -
(٢) میکناٹن جلد اول باب تبنیت (٣) دیرایرمل بنام نرائن پلے اسٹرینج
نوٹس آن کیسیس جلد اول صفحہ ١٩ -

لوگون کو اوس بیحد کامل سامان واقفیت سے اگاہی نہتی جو بلفظان حاصل ہوئی (۱) سرالیف میکناٹن نے بہی فیصلہ مذکور کو بنہایت قوی دلایل کے ساتھ غلط ٹہرایا ہے (۲) اور فی الحقیقت فیصلہ غلط ہے اس اجازت کی روسے جو اسمقدمہ مین دی گئی تہی بجز آیا پہلے کے دوسرے لڑکے کو اور کوئی لڑکا زوجہ متبنی نہین کرسکتی تہی کیونکہ اجازت عام نہتی بلکہ وہ آیا پہلے کے دوسرے لڑکے پر محدود و منحصر تہی - قانونی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت بغیر اجازت کے لڑکا متبنی نہین کرسکتی ہے لہذا جب پہلا متبنی مرجاے (جو اجازت سے کیا گیا تہا) تو بیوہ بغیر اجازت خاص کے دوسرا لڑکا متبنی نہین کرسکتی ہے (۳)

جس طریقہ تبنیت کو اجازت دینے والا عمل مین لا سکتا تہا اوسی کو اجازت یافتہ عورت عمل مین لا سکتی ہے -

دفعہ ۷۴۷ عورت خواہ سہاگن ہو خواہ بیوہ جب اوسکو پورے طور پر متبنی کرنے کی اجازت مل گئی ہو تو وہ اپنے شوہر اور نیز اپنے واسطے کریترم طریقہ سے بہی لڑکا متبنی کرسکتی ہے کیونکہ اوسکے شوہر کے مرنے کے بعد جس شخص نے اوسکو اجازت دی ہے وہ دت تک طریقہ یا دوسرے باقی طریقو سے لڑکون کے متبنی کرنے کا مجاز ہے (۴)

اجازت صرف قابل تبنیت لڑکے کی نسبت دی جا سکتی ہے -

دفعہ ۷۴۸ لڑکا متبنی کرنے کی اجازت عموماً ایسی ہی شخص سے متعلق ہو سکتی ہے جسکا متبنی کرنا دہرم شاستر کی روسے جایز ہو نہ ایسے شخص سے جسکا متبنی کرنا جایز نہو (۵)

اگر ایکسے زیادہ بیوگان ہون تو لڑکا متبنی کرنے کا کسکو اختیار رہوگا

صرف بڑی زوجہ کو لڑکا متبنی کرنے کا

دفعہ ۷۴۹ اگر چند بیوہ گان ہون تو صرف زوجہ

(۱) اسٹرینج ہندو لا صفحہ و دیکھئے مقدمہ صاحب ککلکٹر مدورا بریوی کونسل موزز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷
(۲) سرالیف میکناٹن کنسیدرلشن آن دی ہندو لا صفحہ ۱۹۷ -
(۳) گورناتہ چودہری وغیرہ بنام انوپو رنا فیصلجات کلکتہ صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۵۲ع صفحہ ۲۳۲
(۴) ویرمترودے سنسکرت صفحہ ۱۸۹ - طبع جدید ۱۰/۱ یہ قاعدہ متہلا سے متعلق نہین ہے
(۵) مدراس صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۰۵ -

اختیار ہے - الا جبکہ وہ آوارہ ہوجاے یا شوہر خاص کر دوسری زوجہ کو اختیار دے

اول کو شوہر کے لئے لڑکا متبنیٰ کرنے کا اختیار حاصل ہوگا (۱) اسکی وجہ حسب قول یاگولک یہ ہے کہ دہرم شاستر مین پہلی زوجہ افضل تصور کی گئی ہے (۲) اور وہ پتنی کہلاتی ہے ہر ایک مذہبی رسم مین شوہر کی شریک ہوتی ہے (۳) یہ مشہور مسئلہ ہے کہ جب چند بیوگان ہون تو اون مین سے بڑی زوجہ کو چھوٹی زوجہ کی اجازت کے بغیر بھی لڑکا متبنیٰ کرنیکا حق حاصل ہے لیکن چھوٹی زوجہ کو بلا رضامندی بڑی زوجہ کے لڑکا متبنیٰ کرنے کا اختیار نہین ہے الا اوسصورت مین کہ بڑی زوجہ آوارہ ہوجاے کہ اسصورت مین اوسکے حقوق ساقط ہوجاتے ہین (۴) مگر جب چند بیوگان مین سے کسی خاص کو متبنیٰ کرنے کی اجازت دیجاے تو اسصورت مین وہ بلا اجازت دوسری بیوہ کا نکے بلا لڑکا متبنیٰ کر سکتی ہے (۵) -

تبنیت کے باب مین جو حق مرجح بیوہ کلان کو حاصل ہے وہ مستقل حق ہے اور یہ مسئلہ کہ جو ہوگیا وہ جائز ہے اسپر موثر نہین ہے -

دفعہ ۵۰۱ آیا ایسے لڑکے کی تبنیت جائز ہے جسکو منجملہ چند بیوگان کے بیوہ خورد نے بلا رضامندی بیوہ کلان کے متبنیٰ کیا ہو اور جسکو بیشتر جملہ بیوگان نے تبنیت کے لئے منتخب کیا تھا ؟ - ہائی کورٹ بمبئی نے تجویز کیا کہ اس امر کی نسبت اعتراض کرنا مشکل ہے کہ بیوہ کلان کو تبنیت کے باب مین حق مرجح حاصل ہے جیسے دہرم شاستریون کے کتاب ویسٹ و بولر صاحبان مین بصفحہ ۹۷۷ درج مین اونکا صاف مضمون یہ ہے کہ لڑکا متبنیٰ کرنیکا حق بیوہ کلان کو حاصل ہو چنانچہ مقدمہ رکما بای بنام راد ہا بای (۶) مین یہی تجویز بھی ہوئی تھی کہ بیوہ کلان بلا رضامندی بیوہ خورد کے متبنیٰ کر سکتی ہے - رسالہ اسٹیل صاحب متعلقہ قوانین و رواجات ہنود کی صفحہ ۴۸ مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ "اگر دو بیوہ ہون تو اونکو برضامندی باہمی تبنیٰ کرنا چاہیے ورنہ بڑی بیوہ کو بلحاظ استحقاق کے ترجیح حاصل ہوگی" ان مسائل کا عملی اور منطقی نتیجہ یہ ہے کہ بیوہ خورد

(۱) دہرم سندہو پریچہد ۳ باب تبنیت ورق ۱۳ - ویرمتر ودے ورق ۱۰۸ - کتاب رواجات مولفہ اسٹیل صفحہ ۴۸ - کتاب ویسٹ و بولر صاحبان صفحہ ۹۷۷ (۲) یاگولک سمرتی فصل ۱ - اشلوک ۸۸ -

(۳) رکما بای بنام راد ہا بای رپورٹ ہای کورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۹۲

(۴) اسٹیل صاحب کا ہندو لا صفحہ ۴۸ و ۱۸۷ اور ویسٹ و بولر صاحبان کی ڈائجسٹ صفحہ ۹۷۹ - و رکما بای بنام راد ہا بای بمبئی ہای کورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۹۲ و نیایک رگہوناتہ بنام جی آئی پی ریلوی بمبئی ہای کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۱۳ کو بہی دیکھیے - (۵) اسٹرینج مینول آف ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۹۱

(۶) رپورٹ ہای کورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۹۲ -

بلا رضامندی بیوہ کلان کے متبنیٰ نہین کر سکتی ہے - ایک یہ حجت کی جاتی ہے کہ استحقاق بیوہ درباب تبنیت محض ایک استحقاق لڑکا منتخب کرنیکا ہے اور بر بنیم وہ صرف ایک حق مرجح ہے اور اسوجہ سے مسئلہ فیکٹم ویلیٹ یعنی جو وقوع مین آگیا وہ جائز ہے متعلق ہے - حق اعلی بیوہ کلان کا بلاشبہ اسبات پر مبنی ہے کہ وہ بیاہی ہوئی ہے اور اوس حیثیت سے اسبات کی مستحق ہوتی ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھہ جملہ رسوم مذہبی مین شریک ہو - اور محض اسوجہ سے کہ بموجب فیصلجات عدالت ہای کورٹ انگریزی کو رسوم مذہبی اگرچہ عموماً انجام دیجاتی ہین مگر واسطے جواز تبنیت کے لابدی نہین ہین بیوہ کلان کے حق اعلی مندرجہ بالا مین کچھہ فرق نہین آتا ہے - اور شاستریون کی عبارت یا دلایل مندرجہ تجویز مقدمہ رکما بای مین کوئی بات ایسی نہین ہے جس سے بیوہ کلان کے حق کو محض انتخاب پر محدود کرنا جائز ہو - تبنیت مین ضمناً ہر حال انتخاب عمل داخل ہے لیکن جبتک کہ دونون طرف کے افعال باہمی دینے اور لینے طفل کے انجام کو نہ پہونچین تبنیت مکمل نہین ہوتی ہے اور جبتک افعال مذکور انجام نہ پائین خواہ مخواہ بیوہ کلان کو موقع تبدیل ارادہ کا حاصل ہے جس سے وہ بذریعہ تبدیل کرنے اپنی راے کے اور منتخب کرنے دوسرے طفل کے گو یہ امر خلاف خواہش دیگر بیوگان کے ہو مستفید ہو سکتی ہے - یہ تجویز کرنا کہ منجملہ بیوگان کے کوئی بیوہ عمل با ضابطہ تبنیت کو جب اوسکا دل چاہے عمل لا سکتی ہے بمنزلہ اسکے ہوگا کہ اوسکو اسبات کا موقع دیا جاوے کہ وہ بیوہ کلان کو مجبور کرے - یہ حجت کیجاتی ہے کہ چونکہ بیوہ کلان کا حق محض ایک حق مرجح ہے نہ ایک حق بلا شرکت غیرے لہذا مسئلہ "جو ہوگیا وہ جائز ہے" متعلق ہے - لیکن یہ ظاہر ہے کہ جب تک بیوہ کلان اپنے استحقاق مرجح مذکور سے دست برداری نکرے اوسوقت تک اوسکا حق بلا شرکت غیرے ہے اور دیگر بیوگان کو کچھہ اختیار لڑکا متبنیٰ کرنے کا حاصل نہین ہے بمقدمہ رکشما بای بنام راماوا (۱) جسکا حوالہ پسندیدگی کے ساتھہ مقدمہ گوپال بنام ہنمنت (۲) مین اس مباحثہ کیوقت دیا گیا تھا کہ مسئلہ فیکٹم ویلیٹ یعنے جو ہوگیا وہ جائز ہے" تبنیت کی صورتون سے متعلق ہے یا نہین یہ کہا گیا تھا کہ اوسکا تعلق صحیح اون صورتون پر محدود ہونا چاہیے جنمین فقدان اختیار دینے یا لینے طفل کا ہو نہ مخالفت تاکیدی تبنیت کی ہو پس اسمقدمہ زیر تجویز مین چونکہ بیوہ خورد کو کوئی اختیار تبنیت کے عمل لانے کا بلا رضامندی بیوہ کلان کے نہین تھا اور رضامندی بیوہ کلان صریحاً مفقود ہے لہذا مسئلہ فیکٹم ویلیٹ بیوہ خورد کے فعل تبنیت کو کچھہ

(۱) رپورٹ ہای کورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴ -

(۲) انڈین لا رپورٹ ″ جلد ۳ بصفحات ۲۹۳ و ۲۹۴

مدد نہین دے سکتا ہی اوسکا تبنیت کو عمل مین لانا محض ناجائز ہی (۱)—

جب ایک زوجہ کو شامل ہوکر شوہر لڑکا متبنیٰ کرے تو دوسری زوجہ بحالت حیات پسر مذکور کے متبنیٰ نہین کر سکتی ہے گو اوسکو اجازت حاصل ہو—

دفعہ ۶۵۱ اگر کسی شخص نے اپنی دونون زوجات کو متبنیٰ کرنے کی اجازت دے ہو اور پہر بڑی زوجہ کیطرف سے شوہر نے اپنی حیات مین ایک لڑکا متبنیٰ کر لیا ہو تو بعد اوسکی وفات کے اوسکی زوجہ ثانی اوس اجازت کی رو سے لڑکا متبنیٰ نہین کر سکتی ہی کیونکہ ایک لڑکا اوس کے شوہر کا موجود ہی ہان اگر وہ لڑکا مر جاتا تو دوسرا لڑکا متبنیٰ ہو سکتا تھا (۲)

گو ہر زوجہ کو علیحدہ علیحدہ لڑکا متبنیٰ کرنے کی اجازت دینا ناجائز ہی مگر جسنے پہلے متبنیٰ کر لیا وہ جائز ہے—

دفعہ ۶۵۲ کوئی شخص اپنی دونون زوجات کو علیحدہ علیحدہ ایک ایک لڑکا متبنیٰ کر لینے کی اجازت از روے دہرم شاستر نہین دے سکتا ہی اور چونکہ دونون بیوگان نے جداگانہ اجازت سے علیحدہ علیحدہ لڑکے متبنیٰ کیے لہذا جو لڑکا پہلے متبنیٰ ہوا وہ متبنیٰ صحیح ہے اور دوسرا ناجائز ہے (۳)

ایک ساتھہ دونون زوجات کا علیحدہ علیحدہ لڑکون کا متبنیٰ کرنا باطل ہے

دفعہ ۶۵۳ عام قاعدہ یہ ہے کہ ایک ہی وقت مین دو لڑکون کا متبنیٰ کرنا بموجب دہرم شاستر کے جائز نہین ہے اور ان دونون لڑکون مین سے ایک بہی جائز متبنیٰ نہین سمجہا جا سکتا ہے (۴) چونکہ ایک شخص نے اپنی دونون زوجات کو لڑکا متبنیٰ کرنے کا اختیار دیا تہا اور دونون بیوگان نے ایک ساتھہ ایک ایک لڑکا متبنیٰ کیا لہذا اون دونون مین سے ایک بہی جائز متبنیٰ قرار نہین دیا گیا (۵) ایک مقدمہ مین جسمین

---

(۱) بداجی راو بنام رام راو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۰—

(۲) گوری پرشاد راے بنام مسماۃ جمی بال رپورٹ صدر دیوانی عدالت کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۴ طبع جدید—

(۳) گوپی لال بنام مسماۃ سری چندراولی بہوجی پریوی کونسل منفصلہ ۲ نومبر ۱۸۷۲ع سدرلینڈ جلد ۲ صفحہ ۵۲۷

(۴) گنیند چندر لاہری بنام کالا پہار حاجی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۰ و منمتنا تہ دے بنام اناتہہ ناتہہ دے انڈین جورسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۲ و رپورٹ بورک صاحب صفحہ ۱۸۹— و سدلیشری داسی بنام درگا چرن سیٹہ انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۲۴— و رپورٹ بورک صاحب صفحہ ۲۶۰ — و داس منی داسی بنام پرسنو مئی داسی انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۱۸—

(۵) درگا سندری داسی بنام سرندر کشور راے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۸۶—

دیدسنے اپنی دونون زوجات کو اجازت اس عبارت مین دی کہ "تم بڑی زوجہ تین لڑکے یکے بعد دیگرے متبنیٰ کرسکتی ہو - اور تم چھوٹی زوجہ تین لڑکے یکے بعد دیگرے متبنیٰ کرسکتی ہو" - پریوی کونسل نے فرمایا کہ اس عبارت کی زیادہ تر معقول تعبیر یہ ہوسکتی ہے کہ پہلے بڑی بیوہ کو اجازت تین لڑکے یکے بعد دیگرے متبنیٰ کرنے کی اور اوسکے بعد اوسی طرح کی اجازت چھوٹی بیوہ کو دی گئی ہے - چونکہ دونون بیوگان نے ایک ہی زمانہ مین ایک ایک لڑکا متبنیٰ کیا لہذا ایسی تبنیتین خلاف دہرم شاستر ہین اور دونون لڑکون مین سے ایکبہی باضابطہ متبنیٰ نہین ہے (۱)

جین مذہب کی بیوہ کا اختیار(۲)

جین مذہب کی بیوہ کا لڑکا متبنیٰ کرنے کا اختیار مطلق ہے —

دفعہ ۴۵۶ جینیون یعنی سرواگی فرقہ کی بیوہ کو متبنیٰ کرنے مین ایساہی اختیار حاصل ہے جیساکہ اوسکے شوہر کو حاصل ہے - بیوہ مذکور کو کسی حالت مین نہ شوہر کی اجازت کی ضرورت ہے اور نہ کسی اور شخص کی اجازت کی حاجت ہے - جینیون کو بیٹے کے متبنیٰ کرنے مین کوئی مذہبی یا نجات اخروی کی غرض مقصود نہین ہوتی ہے بلکہ وہ محض دنیاوی انتظام کی غرض سے لڑکا متبنیٰ کرتے ہین اور وہ اس باب مین عام احکام دہرم شاستر ہنود کے پابند نہین ہین بلکہ اونکا قانون اونکا رواج ہے (۳) اور اگر بیوہ مذکور نے کوئی لڑکا متبنیٰ کیا ہو اور

---

(۱) لکھی چند رپا چمی بنام کالا بہادر حاجی منفصلہ پریوی کونسل ۸ - جولائی ۱۸۵۵ عیسوی انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۶ —

(۲) اس کے ساتھہ دفعات ۲۲۶ لغایت ۲۲۹ و ۴۲۱ کتاب ہذا دیکھیئے —

(۳) گوبندناتھ بنام گولال چند صدر دیوانی کلکتہ ریپورٹ جلد ۵ - صفحہ ۲۷۶ - بھگواندا س تیجمل بنام راجمل بمبئی ہائی کورٹ ریپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۱ - لالہ ہرت کرن بنام لالہ سوجان مل مدراس جورسٹ جلد ۹ صفحہ ۲۱ — بہاری لال بنام سکھہ باسی لال منفصلہ صدر آگرہ - ۱۶ - نومبر ۱۸۶۵ع غیر مطبوعہ - شیو سنگھہ بنام مسماۃ داکھو الہ آباد ہائی کورٹ جلد ۶ - صفحہ ۳۸۶ - شیو سنگھہ بنام داکھو منفصلہ پریوی کونسل انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد اول صفحہ ۶۸۸ - وانڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۸۷ - حسن علی بنام ناگامل انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۸۸ - لکھمی چند بنام کٹوبائی انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۲۰ - قواعد و رواجات ہنود مرتبہ گورنمنٹ بمبئی مطبوعہ ۱۸۲۷ع صفحہ ۱۰۱ —

وہ لڑکا یلا جہوڑ سے زوجہ یا اولاد کی فوت ہو جاسے تو بیوہ مذکور دوسرا لڑکا بطور جایز متبنی کر سکتی ہی اور یہ دوسرا لڑکا بہی اوس کی شوہر کا بیٹا تصور کیا جاسے گا اور سمجہا جاسے گا کہ اوسنے جایداد متروکہ باپ کو جسکا وہ متبنی بیٹا ہی اوسوقت سی حاصل کیا جبکہ اوسکا بڑا بہای فوت ہو چکا تہا جسکے بعد یہ متبنی ہوا ہی - بعد مرنے پہلو لڑکے کی یہ نہین تصور کیا جائیگا کہ بیوہ مذکورنے جایداد کو وراثتاً پایا (۱) —

کس شخص کے لڑکا دینے سے لڑکا جایز متبنی ہوتا ہے

دفعہ ۶۵۵ بیٹے کے دینے کا کامل حق باپ کو حاصل ہے اور اس سے کم ماں کو

وشیشتا کا قول ہے کہ انسان کی پیدایش مرد کے نطفہ اور عورت کے رحم کے خون سے ہی اور باپ اور ماں سے بچہ اسطرح پیدا ہوتا ہے جیسے علت سی معلول اسلئے اوسکے والدین اوسکو دے ڈالنے یا بیچ ڈالنے یا چہوڑ دینے کی مجاز ہین (۲) - بودہاین بہی یہ ہی کہتے ہین کہ بچے کا تعلق باپ اور ماں سے مساوی ہی (۳) وشیشتا کے قول کے منشا کو شارحین نے مختلف طور پر قرار دیا ہے بعض یہ کہتے ہین کہ لڑکے کے دینے مین ماں کی رضامندی لازمی ہے بغیر اوسکی مرضی کے کام نہین چل سکتا ہی اور بعض ماں کی طرفداری مین بہت بڑہ گئی ہین اور کہتے ہین کہ اگر ماں راضی نہو تو لڑکا اوسکا بیٹا بدستور بنا رہتا ہے اور اوسکا کریا کرم ادا کریگا - بعض کی راے یہ ہی کہ ماں اور باپ دونون کو لڑکے کے دینے کا اختیار ہے مگر ماں بغیر اجازت لڑکے کی باپ کے نہین دے سکتی ہے - آجکل اسی اخیر راے پر عمل ہوتا ہی - یہ امر طے شدہ ہی کہ باپ ہی کو بیٹے کے دینے کا کامل اختیار حاصل ہے گو ماں کی رضامندی ہی اکثر لیجاتی ہی مگر وہ ضروری نہین ہے (۴) —

دفعہ ۶۵۶ بموجب قول منو کے لڑکا دینے کا اختیار باپ یا ماں کو ہے —

منو کا قول ہے کہ دت ریم یعنی گود دیا ہوا لڑکا وہ کہلاتا ہی جسکو اوس کے باپ یا ماں محبتاً بطور ہبہ

(۱) لچھمی چند بنام گٹو بای انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۲۰ —

(۲) وشیشٹ باب ۱۵ فقرہ ۱ و ۲ دیکھئے کولبروک صاحب کی شرح متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۹ —

(۳) دت تک میانسا فصل ۴ فقرہ ۱۴ — کولبروکس ڈیجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴۲ —

(۴) ڈائجسٹ صفحہ ۲۵۴ و ۲۵۵ بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۵ اسٹریلی صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۵ —

کے دین اور لڑکا قوم مین یکسان ہو اور بوقت مصیبت دیا گیا ہو ... لڑکے کو پانی کے ذریعہ سے علیحدہ کو کمل کرکے دیا گیا ہو"(۱) شارحین ... اس قول کی شرح ... مندرجہ ذیل کی ہے۔ نیکنڈیشہ کہتے ہین کہ باپ یا مان کے درمیان مین حرف یا بمعنی یا یعنے عطف تردیدی ہے اور اوس سے مذن (۲) کی راے کے مطابق یہ مراد ہے کہ اگر مان موجود ہو تو تنہا باپ لڑکے کو تبنیت مین دے سکتا ہے اور اگر باپ فوت ہو گیا ہو تو مان دے سکتی ہے لیکن جب دونون زندہ ہون تو دونون الفاظ مصیبت مین یہ ظاہر کرتے ہین کہ اگر مصیبت نہین ہے تو لڑکے کو نہ دینا چاہیے"(۳) نندا پنڈت کہتے ہین کہ منو کے قول مین جو دینے کا فعل بصیغہ تثنیہ استعمال ہوا ہے اور جس سے والدین کی تصریح ہوتی ہے اوس سے یہ امر اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ والدین کا اختیار بحیثیت اجتماعی ہی جیسا کہ وشِشٹا اور بودہاین کے اقوال متذکرہ بالا سے پایا جاتا ہے"(۴) سنسکرت کی اصل کتاب مین مرکب لفظ ماتا پترو لکھا ہی جس سے مان اور باپ کی حیثیت اجتماعی ظاہر ہوتی ہو(۵) -

مصیبت کے وقت لڑکا دینے کی تخصیص صرف لڑکا دینے والے سے متعلق ہے - اور اکلوتے لڑکے کی نسبت ہو - اور یہ حکم بطور نصیحت کے ہے نہ بمنزلہ قانون کے -

دفعہ ۶۵ منو کے قول مذکورہ بالا مین جو الفاظ محبتًا - و بوقت مصیبت استعمال ہوے ہین اونکی تفسیرین اسطرح پر کی گئی ہین :- محبتًا یعنے نہ لالچ سے اور نہ خوف سے - مسٹر مصرو میرمنڑ دے کی مصنف کہتے ہین کہ لفظ محبتًا بطور متعلقات فعل کے استعمال ہوا ہے - مصنف بالم بہٹ کی راے ہو کہ یہ لفظ متبنی ہونے والے لڑکے کی صفت ہو اور اس سے یہ مراد ہے کہ تبنیت لڑکے کی مرضی کی خلاف یا بغیر اوسکی رضا کے عمل مین نہ اسے (۶) دت تک میمانسا کی مصنف کہتے ہین کہ اصطلاح بری یا ئمانتس یعنی وقت مصیبت یا اتمار مصیبت کی مراد یہ ہے کہ متبنی کرنے والے کے کوئی بیٹا ہو کیونکہ ایسا کا ایسی حالت

(۱) منوسمرتی باب ۹ - اشلوک ۱۶۸ - مترجمہ جونس صاحب صفحہ ۲۷۲ طبع چہارم -
شرح متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ - ۹ -

(۲) اس مذن کا ذکر دفعہ ۹۷ کتاب ہذا مین دیکھیے

(۳) دہار میوکہ باب ۴ فصل فقرہ - ۱

(۴) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ - ۱۴

(۵) بیوستہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۸۵

(۶) نوٹ کو بروک صاحب مندرجہ متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ - ۹ -

مصیبت سمجھتے ہیں (۱) مگر مصنف بالم بہٹ اس تفسیر کو تسلیم نکرکے یہ کہتا ہی کہ اس اصطلاح سی قحط یا کوئی اور مصیبت مراد ہی جسکو چندلیشورنے اسطرح نقل کیا ہی "مصیبت یعنی اصل باپ کا بچون کو روٹی کپڑا دینے کی ناقابل ہو جانا" یہ ممانعت نسبت لڑکا دینے والے کے ہی نہ لینے والے کے (۲) گو اصطلاح وقت مصیبت کے معنی مین اختلاف ہی لیکن بالم بہٹ اور دت تک میمانسا کی فقرات مندرجہ بالا سے اور نیز دت تک چندریکا (۳) سے یہ مسئلہ معین ہو گیا ہے کہ بیوہ اور سہاگن دونوں مصیبت کیوقت لڑکا دینے کی مجاز ہیں کیونکہ منو نے یہ فرمایا ہی کہ "دت ریما وہ لڑکا ہی جسکو اوسکا باپ یا ماں محبتاً بطور لڑکے کے ہم قوم شخص کو مصیبت کیوقت عطیہ کو پانی سے تسلیم کرکے دیتے ہیں" اور نارد نے بھی اسی کے مطابق یہ فرمایا ہی کہ "امانت اور لڑکے اور زوجہ کو اور اوسکی کل جایداد کو جسکی اولاد زندہ ہو عقلمندوں نے گو کیسی ہی مصیبت پڑے علٰحدگی کے ناقابل کہا ہے اور گو وہ جایداد صرف اوسی شخص کی ہو جو علٰحدہ کرنا چاہتا ہے" یہ قول اکلوتے بیٹے سے متعلق ہی کیونکہ اس سے وہ ہی مفہوم ہوتا ہی جو شونک اور وشیشٹا کے اقوال سے مفہوم ہوتا ہی (۴) اسی مضمون کی نسبت شوتک یہ دلیل بیان کرتے ہیں کہ "مصیبت کیوجہ سے جسوقت تکلیف ہو وہ ہی وقت مصیبت کہلاتا ہی" بس اس سے یہ معنی حاصل ہوئے کہ لڑکا صرف مصیبت یا آفت کیوقت دیا جا سکتا ہے نہ کسی اور حالت مین۔ کاتیاین نے بھی یہ ہی کہا ہے کہ "مصیبت کیوقت لڑکے کو دے سکتا ہے اور فروخت بھی کر سکتا ہی مگر کسی اور وقت مین کسی شخص کو اسکی کوشش نکرنی چاہیے مقدس قانون کی یہ ہی ہدایت ہی" اور منو نے بھی یہ ہی کہا ہے کہ "جسکو اوسکا باپ یا ماں مصیبت کیوقت دیتے ہیں" چونکہ غیر مصیبت مین دینے کی ممانعت پائی جاتی ہے اسلئے ایسا کرنے والا گنہگار ہوتا ہی (۵)۔

باپ بلا مرضی لڑکے کی ماں کے اپنے لڑکے کو دے سکتا ہے مگر ماں اپنے شوہر کے حکم کی تابع ہے۔ ماں کا دینا ادنیٰ درجہ کا ہے اور باپ کا دینا متوسط درجہ کا اور دونوں کا ملکر دینا اعلیٰ درجہ کا ہے۔

دفعہ ۶۵۸ شونک کی اس قول مین کہ "اوس شخص کو جسکے کئی بیٹے ہوں لڑکا دینا چاہیے" (۶) لفظ شخص بصیغہ مذکر استعمال ہوا ہے اسلئے عورت کو

(۱) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ ۲۱ دت تک چندریکا فقرہ ۱۳۔
(۲) بالم بہٹ و سبودہنی دیکھئے نوٹ کولبروک صاحب متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۹ و ۱۰
(۳) دت تک چندریکا فقرہ ۱۳ (۴) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ ۶
(۵) " میمانسا فصل ۴ فقرہ ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ (۶) " " " ۱

لڑکا دینے کی ممانعت پائی جاتی ہے اور اسی کے موافق وشیشٹا نے کہا ہے کہ "عورت کو نہ لڑکا دینا چاہئے اور نہ لینا" اور عورت کو خودمختاری کا حکم نہیں ہے ہاں شوہر کی اجازت سے عورت بھی دیجائے جیساکہ وشیشٹا کے قول کا دوسرا جملہ یہ ہے "الا اپنے شوہر کی اجازت سے" الفاظ دت ہٹا یعنی جسکو اوسکی ماں یا باپ دیتا ہے اور الفاظ دت یا تم یعنی جسکو اوسکو ماں یا باپ دیتے ہیں۔ ان جملون مین جو کچھ ماں اور باپ کی برابری کی نسبت بیان ہوا ہے وہ محض باپ کی رضامندی سے متعلق ہے (۱) باپ تنہا اور بلا پابندی لڑکے کی ماں کے لڑکے کو دینے کا اختیار رکھتا ہے کیونکہ جہا الفاظ درج ہوئے ہیں اونمین باپ کا ذکر تنہا اور ماں سے علحدہ کیا گیا ہے۔ بود باین کی دلیل یہاں پائی جاتی ہے کہ نطفہ کی ترجیح کے سبب سے لڑکون کی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ گویا وہ رحم ہی سے پیدا نہیں ہوئے۔ اور یہاں یہ دلیل ملتی ہے کہ ماں صرف بالیدگی والی ہے لڑکا باپ کا ہے اور لڑکا گویا وہی شخص ہے جس سے کہ پیدا ہوا ہے اور اسی کے مطابق قانون الہی کا یہ فقرہ ہے "درحقیقت باپ خود ہی لڑکے کے لباس مین ظاہر ہوا ہے" (۲) اسی کے مطابق منو نے اس جملہ مین کہ "ماں یا باپ دیتے ہین" یہ خیال کر کے کہ عورت اپنے شوہر کی مرضی کی تابع ہے لڑکے کو دینے کے باب مین ماں کا دینا ادنیٰ درجہ کا اور تنہا باپ کا دینا متوسط درجہ کا اسوجہ سے کہ وہ زوجہ کا پابند نہیں ہے اور دونون کا بالاشتراک دینا اعلیٰ درجہ کا ہے اسوجہ سے کہ حیثیت والد اور والدہ کے مساوی ہین۔ ہر ایک درجہ کو اس ترتیب سے قایم کیا ہے کہ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آخر درجہ کو اوسکے عین ماقبل درجہ پر ترجیح دیتا ہے یعنی ادنیٰ پر متوسط کو اور متوسط پر اعلیٰ کو۔ پس یہ حجت نہیں ہو سکتی ہے کہ یہ جملا اسوجہ سے کہ اوسمین فعل بصیغہ تثنیہ استعمال ہوا ہے ایک ہی جملہ ہے کیونکہ جو جدائی و تفریق جملہ کے درمیان مین لفظ "یا" سے پیدا ہوتی ہے وہ مختلف ہو جایگی اسلئے اس جملہ مین تین درجے شامل ہین اور اسی کے موافق ویدون کے پیشوا (دیاگولک) نے اس جملہ مین "جسکو ماں یا باپ دیتا ہے" گو ہر ایک فاعل کیطرف اشارہ کیا ہے لیکن فعل صیغہ واحد مین بیان کیا ہے (۳)۔

سر ولیم میکناٹن کی غلطی۔	**دفعہ ۶۵۹** سر ولیم میکناٹن نے اپنی کتاب اصول دہرم شاستر جلد اول صفحہ ۱۰۰ باب تبنیت مین یہ لکھا ہے "دہرم شاستر کی اس خاص نوع

(تبنیت) کی نسبت مختلف مقامون مین چندان فرق نہین ہے۔ دت تک چندریکا اور دت تک میمانسا دو بڑی معتبر کتابین اس مضمون پر تین مین پر لحاظ کیا جاتا ہے اور قول اول مذکورہ بالا سے اون

(۱) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ - ۹ - ۱۱ - (۲) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ - ۱۳

(۳) " " - ۱۵ - ۱۷ -

شخصون کی بخوبی توضیح ہوتی ہے جو لڑکا دینے کا استحقاق رکھتے ہین اور صرف ایک مستثنیٰ ہے جو شارحین نے بیان کیا ہے اور وہ دت تک میمانسا مین درج ہے اور وہ یہ ہے کہ "بیوہ زمانہ قحط مین اپنا بیٹا دے سکتی ہے" صاحب موصوف نے نہ دت تک میمانسا کی اوس عبارت کو بیان کیا ہے جسکی بنیا دپر وہ مستثنیٰ مذکور کو قایم کرتے ہین اور نہ اونکی یہ راے صحیح ہے دت تک میمانسا کے جسقدر فقرات اس بحث سے متعلق ہین وہ اوپر درج کیے گئے ہین اونمین مستثنیٰ مذکور کا کہین نشان بھی نہین مل سکتا ہے بلکہ ہمارے ذی علم مصنف کی راے کے خلاف اون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اختیار نہ صرف بیوہ ہی کو حاصل ہے بلکہ اوسمین باپ یا ماں خواہ وہ سہاگن ہو یا بیوہ شامل ہین۔ لہذا جو عبارت ہمنے ذی علم مصنف سر ولیم میکناٹن کی اوپر درج کی ہے وہ محض غلط اور مستند کتب دہرم شاستر کے خلاف ہے

مصنف بالم بہٹ اور نیدبا تہی کی راے —	**دفعہ ۶۶۰** الفاظ "جسکو اوسکے باپ یا ماں دیتے ہین" کے معنی کی نسبت بالم بہٹ مین یہ کہا گیا ہے کہ ان سے یہ تین صورتین

مراد ہین :—

اول ماں اپنے لڑکے کو بلا اجازت اپنے شوہر کے اوس وقت دے سکتی ہے جبکہ وہ غیر حاضر ہو یا ناقابل ہو یا مر گیا ہو یا مصیبت لاحق ہو —

دوم باپ اپنے بیٹے کو بلا رضا مندی اپنی زوجہ کے اگر وہ مر گئی ہو یا فاتر العقل ہو یا اور کسیطرح ناقابل ہو گئی ہو دے سکتا ہو لیکن جبکہ وہ اپنے خاص باپ کے گھر مین رہتی ہو تو اوسکی رضا مندی سے دے سکتا ہے

سوم باپ اور ماں بالاشتراک اپنے لڑکے کو دے سکتے ہین جبکہ بالاتفاق ایک جگہہ رہتے ہون (۱)

نیدباتہی ان الفاظ کی تعبیر اسطرح کرتے ہین کہ وہ عطف (یا) تردیدی کی جگہہ اصل عطف (و) سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ "ماں اور باپ دیتے ہین یعنی دونون" (۲)

بقول جگناتہہ کہ لڑکا دینے کا اختیار صرف باپ کو حاصل ہے لڑکے کی ماں اپنے شوہر کے تابع ہے اور اوسکا اختیار ادنیٰ ہے	**دفعہ ۶۶۱** جگناتہہ کہتے ہین کہ لڑکے کو ماں اور باپ کا بالاشتراک دینا اس غرض سے

کہا گیا ہے کہ اس عطیہ کی وجہہ سے شوہر اور زوجہ مین رنج و ملال پیدا نہو ورنہ لڑکے کو دینے کا اختیار تنہا باپ کو حاصل ہے باپ کو اپنے بیٹے پر اعلیٰ حق حاصل ہے جیسا کہ ان اقوال سے ظاہر ہے کہ "لوگ خیال کرتے ہین کہ عورت کی اولاد اوسکے شوہر کا لڑکا ہے" مرد اوس وقت کامل ہوتا ہے جب اوسمین تین

(۱) نوٹ کولبروک صاحب ستاکشہ باب اول فصل ۱۱ فقرہ — ۹ —

(۲) " " " " " "

شخص شامل ہون یعنی وہ خود اور اوسکی زوجہ اور اوسکا لڑکا الغرض عورت اسوجہ سے کہ وہ اپنے شوہر کی تابع ہو دوسرے درجہ کا حق رکہتی ہے کیونکہ لڑکا اوسکی خون اور باپ کی نطفہ کے فعل مشترک سے پیدا ہوا ہے اور اوس نے اپنے رحم مین لڑکے کو رکھا ہو پس ایسا عطیہ جو کہ تابع شخص نے بغیر مرضی اصل مالک کے دیا ہو کالعدم ہو (۱)

دفعہ ۶۶۲ — دت تک لڑکے کی تعریف —

وہ لڑکا جسکو اوسکی ماں نے اپنے شوہر کی اجازت سے دیا ہو جب اوسکا شوہر غیر حاضر (پراشٹ) (۲) ہو یا حاضر ہو لیکن ناقابل ہو گیا ہو یا مر گیا ہو اور بلا اجازت شوہر کے دیا ہو۔ یا جسکو باپ نے دیا ہو یا باپ اور ماں دونون نے دیا ہو اور وہ لڑکا لینے والی کا ہم قوم ہو تو ایسا لڑکا لینے والے کا دت تک لڑکا کہلاتا ہو (۳) مگر متاکشرا اور میوہار میوکہہ مین یہ فیصلہ ہی درج ہو کہ عورت کو بغیر مرضی اپنے شوہر کے لڑکا نہ دینا چاہیئے اور نہ لینا —

دفعہ ۶۶۳ — عورت باجازت شوہر یا بحالت اوسکی وفات یا ناقابلیت کے لڑکا دے سکتی ہو —

اگر شوہر زندہ ہو تو اوسکی اجازت سے زوجہ بیٹے کو دے سکتی ہے اور اگر وہ مر گیا ہو یا کہین اور جا بسا ہو یا مذہبی گروہ (سنیاسی یا تارک الدنیا) مین داخل ہو گیا ہو تو بغیر اجازت شوہر کے دے سکتی ہے (۴)

دفعہ ۶۶۴ — منع نکرنے سے رضامندی سمجھی جاتی ہے —

اگر لڑکے کو تبنیت مین دینے کی اوسکا باپ مخالفت نکرے تو اوسکی رضامندی مفہوم ہو گی اور لڑکے کو ماں دے سکتی ہے کیونکہ اصول یہ ہو کہ اگر کسی ارادہ یا فعل کی مخالفت نکیجاے تو اوسکا منظور کر لینا سمجھا جاتا ہو (۵)

---

(۱) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴۴ — (۲) سنسکرت کی اصل کتاب مین لفظ پراشٹ ہے جسکا ترجمہ غیر حاضر کیا گیا ہو لیکن اوسکے ٹھیک معنی پردیس مین ہونے یا دوسرے ملک مین رہنے کے ہین مسٹر سدرلینڈ نے ترجمہ دت تک چندریکا مین اسکا ترجمہ یہ کیا ہے "دوسرے ملک مین جا بسا ہو یا مذہبی گروہ مین داخل ہو گیا ہو" (یعنی تارک دنیا یا سنیاسی ہو گیا ہو) لیکن مذہبی گروہ مین داخل ہو گیا ہو اس لفظ کے معنی نہین ہو سکتے ہین بلکہ سب قاعدہ عام دہرم شاستر کی تارک الدنیا ہونے سے قانونی وفات قیاس کیگئی ہے جو لفظ مردہ کی عام اصطلاح مین شامل ہو — دیکھیے نوٹ بوسنہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۵۶ —

(۳) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۱۰ مع شرح کولبروک صاحب و بالم بہٹ —

(۴) دت تک چندریکا فصل اول فقرہ ۱۳ — ترجمہ سدرلینڈ

(۵) " " " ۳۲ —

لڑکا دینے کی اختیار کے مسئلہ مین مسٹر سدرلینڈ کی تحقیقات کا نتیجہ

دفعہ ۶۶۵ تبنیت مین لڑکا دینے کی قانونی قابلیت کے مضمون پر مکمل مسئلہ قایم کرنے مین کسیقدر دقت پڑتی ہی مگر زیادہ تر صحیح رائے یہ معلوم ہوتی ہے :-

اول باپ اپنے نابالغ لڑکے کو بغیر رضامندی اوسکی مان کے دیسکتا ہی گو یہ بات زیادہ بہتر ہے کہ شوہر کو زوجہ سے بھی استمزاج کرنا چاہیئے۔

دوم مان اپنے شوہر کی حیات مین لڑکے کی دینے کی ناقابل ہے۔

سوم مگر شوہر کی وفات کی بعد اپنے نابالغ لڑکے کو وہ تبنیت مین دے سکتی ہی اور شوہر کی زندگی مین اوسوقت دیسکتی ہے جبکہ سخت مصیبت یا ضرورت پڑے۔

جو شخص کہ ہمیشہ کے لئے کہین جابسا ہو یا تارک الدنیا ہوگیا ہو یا کو جات یعنی خارج القوم ہوگیا ہو تو وہ قانوناً مردہ سمجھا جاتا ہی اور اوسکی موت واقعی سمجھی جاتی ہے۔(۱)

سر تامس اسٹرینج کی تحقیقات کا نتیجہ۔

دفعہ ۶۶۶ جسطرح متبنی کرنے مین شوہر اور زوجہ کا اتفاق افضل ہو اوسیطرح لڑکے کی تبنیت مین دینے مین بھی دونون کا اتفاق افضل ہو مگر شوہر بوجہ اپنی اوس اقتدار کی جسکی وجہ سے کہ وہ زوجہ کے تابع اور اوسکا پابند نہین ہو وہ زوجہ پر اوسکی باپ کے اختیار کی حیثیت رکھتا ہی جسطرح کہ زوجہ اپنے شوہر کی حیات مین صرف اپنی ہی مرضی سے لڑکا متبنی نہین کرسکتی ہے اسیطرح وہ لڑکے کو تبنیت مین بھی نہین دیسکتی ہے تاوقتیکہ شوہر کہین اوٹھ جا بسا ہو یا تارک الدنیا گروہ مین نہ داخل ہوگیا کیونکہ اسصورت مین شوہر کی مرضی فرض کرلیجاتی ہی۔ اور اوسکی وفات کی بعد اوسکی اجازت کی ضرورت نہین ہے۔ بیوہ اور سہاگن کو لڑکا دینے کا اختیار ہی بشرطیکہ مصیبت ہو(۲)

عورت بغیر مرضی شوہر کے لڑکا نہین دیسکتی ہے الا جبکہ وہ مرجاسے یا اور ملک مین جا بسے یا فقیر یا ناقابل ہوجائے

دفعہ ۶۶۷ صاف بات یہ ہے کہ زوجہ اپنے شوہر کی حیات اور موجودگی مین بغیر رضامندی اپنی شوہر کے لڑکا نہین دے سکتی ہے مگر اوس کے مرنے کے بعد یا جبکہ وہ ہمیشہ کو نکل گیا ہو مثلاً کسی دوسرے ملک مین جابسا ہو یا کسی گروہ فقرا کی تارک الدنیا مین داخل ہوگیا ہو یا فاتر العقل ہوگیا ہو تو مان لڑکے کو بغیر شوہر کی مرضی کے

(۱) سدرلینڈ سی نایپسس عنوان (۲)

(۲) اسٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۸۱۔

دے سکتی ہی (۱) مباحثون کے بعد یہ تجویز ہو چکا ہے کہ ماں اپنے شوہر کی مرضی سے یا اوسکی غیر حاضری یا اوسکی وفات کے بعد لڑکا متبنیٰ کرنے کیلئے دے سکتی ہی گو عموماً باپ یا ماں دونون لڑکے کو دیتے ہین — اس موقع پر غیر حاضری سے مراد ایسی غیر حاضری نہین ہے جسمین مراسلت بذریعہ ڈاک ہو سکتی ہو بلکہ وہ مراد ہی کہ جسمین مراسلت اوسوقت نہو سکے جب تبنیت مین لڑکا دینے کی ضرورت پیش آئی ہے - مگر متاکشرا اور میو کہہ کی رو سے اس حالت مین بھی باپ کی رضا مندی لینا لازمی ہے گو یہ ممکن ہے کہ غیر حاضری کی شرط سے متاکشرا مین بلحاظ نحوی ترکیب کے ایسی شرط مفہوم ہو سکتی ہے کہ جسکے پورا کرنے سے عورتکو خاص موقع پر بغیر صریح رضامندی اپنے شوہر کے لڑکا دینے کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے (۲)

بنگالہ کے شاستر کی روسے اپنے اکلوتے بیٹے کو بیوہ نہین دے سکتی ہے۔

دفعہ ۶۶۸ بنگالہ مین پنڈتون کے بیوستہا کی موافق سب سے پہلے یہ تجویز ہوا تھا کہ اگر بیوہ اپنے اکلوتے بیٹے کو بطور دواپیہ مت لیکن کے بھی تبنیت مین بغیر اجازت اپنے شوہر کے دیگی تو تبنیت ناجائز ہوگی (۳) حال مین بھی بصراحت یہ تجویز ہوی ہے کہ از روے دہرم شاستر مروجہ بنگالہ کے اکلوتا (۴) بیٹا متبنیٰ نہین کیا جا سکتا ہے اور یہ ممانعت اعلیٰ قوم اور شودر سے برابر متعلق ہے (۵)

دراوڈ مین جس طرح پر باپ اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین دینے کا مجاز ہے اوسیطرح اوسکی بیوہ ماں بھی مجاز ہے

دفعہ ۶۶۹ ہائیکورٹ مدراس نے یہ تجویز کر دیا ہے کہ مطابق اصل اقوال دہرم شاستر کے ممانعت اکلوتے بیٹے کی تبنیت مین دینے کی صرف اسوجہ سے کی گئی ہے کہ لڑکا دینے والے کا خاندان اوسکے دینے سے معدوم ہو جاوے نہ بوجہ

(۱) دتک میمانسا فصل ۴ فقرہ - ۱۰ - ۱۲ - دتک چندریکا فصل اول فقرہ - ۱۳۱ و ۳۲۳ - متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ - ۹ - اونا چیلم بنام آپا سوامی فیصلہ ت مدراس جلد اول صفحہ ۱۵۲ - ہرو سندری بنام چندر منی کتا پ لور صفحہ ۹۳۸ —

(۲) رانگو بائی بنام بہاگیرتی بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۷۲ - دیکھیے نراین بنام نانا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۵۳ - بشٹپا بنام شیو لنگپا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۸

(۳) دین دیال بنام ہر ہو سنگہ رپورٹ صدر عدالت کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۰ -

(۴) اکلوتا بیٹا وہ کہلاتا ہے جو تنہا صرف وہی ہو اور کوئی لڑکا موجود نہو خواہ اوس کے کوئی بھائی پیدا ہی نہوا ہو یا پیدا ہو کر مر گیا ہو —

(۵) نانک چند روت بنام بہگوتی داسی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۴۳ — دفعہ ۶۰۷ کتاب ہذا دیکھو

اسی فرق کے جو اختیار پدر اور بعد وفات پدر اختیار مادر مین درباب دینے اکلوتے لڑکے کے پیدا ہو جاتا ہی جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے - اقوال سے صرف لڑکے کی صلاحیت ظاہر ہوتی ہے عام اس سے کہ اوسکو باپ تبنیت مین دے یا مان — وشیشٹ نے یہ کہا ہے کہ "اکلوتے بیٹے کو کوئی شخص ندے اور نہ لے کیونکہ وہ اپنے مورثون کے سلسلہ نسل چلانے کیواسطے مقرر کیا گیا ہے" (۱) کونک نے یہ کہا ہے کہ "کوئی شخص جسکے صرف ایک ہی لڑکا ہو وہ کبھی لڑکے کو نہ دے جس کے کئی لڑکے ہون اوسکو شوق کے ساتھ لڑکے کو دینا چاہئے" (۲) ان اقوال مین اس امر کا بیان ہے کہ کون شخص متبنی نہین کیا جانا چاہئے اور اس لئے نہ تو تبنیت مین دیا جانا چاہئے اور نہ لیا جانا چاہئے - پس اگر باپ اکلوتے بیٹے کو اسوجہ سے تبنیت مین نہین دے سکتا ہی کہ اقوال مذکور محض ہدایتی ہین یا خیالات مذہبی پر منحصر ہین تو وہی دلیل متعلق ہوگی چاہے ایسے لڑکے کو مان دے یا باپ دے جیسا کہ دت تک چندریکا مین ایما کیا گیا ہے یہ قاعدہ عام ہے کہ جس حالت مین باپ جائز طور پر دے سکتا ہے مان بھی دے سکتی ہے کیونکہ جس امر کی ممانعت اوسکی طرف سے نہین ہوی ہے اوسکی ضمناً اجازت اوسکی طرف سے ہی - تین اصول لڑکا دینے کے اختیار سے متعلق ہین —

اول تبنیت مین دینے کی غرض کے واسطے بیٹا مان اور باپ کی ملکیت مشترکہ ہے -

دوم جب مان اور باپ کے درمیان مین مخالفت ہو تو باپ کو حق مرجح یا غالب حاصل ہے

سوم بعد وفات باپ کے حق مان کو پہونچتا ہے —

بموجب اشلوک ۱۶۸ باب ۹ منوسمرتی (۳) کے باپ یا مان دے سکتی ہے بموجب قول یاگولک کے جسکی تقلید دت تک چندریکا مین کی گئی ہے وہ لڑکا جسکو باپ یا مان دے دیا ہوا بیٹا ہے - بموجب قول وشیشٹا کے "کوئی عورت کسی لڑکے کو نہ دے اور نہ لے سکتی ہے بجز اسکے کہ شوہر کی رضامندی ہو" مصنف دت تک چندریکا اس قول کی تعبیر بحوالہ قول یاگولک کے کرتے ہین اور اصول رضامندی معنوی بصورت نہونے ممانعت صریح کے اخذ کرتے ہین — از روے متاکشرا باب اول فصل ۱۱ (۴) کے وہ شخص جسکو باپ یا مان تبنیت مین دے مثل دئے ہوے لڑکے کے

(۱) دت تک چندریکا فصل ۱ — اشلوک ۲۹ — دہرم شاستر اسٹوکس صاحب صفحہ ۶۳۰

(۲) " " "

(۳) ترجمہ جونس صاحب صفحہ ۲۵۲ — طبع چہارم —

(۴) کتاب اسٹوکس صاحب صفحہ ۴۱۵ — کتاب منڈلک صفحہ ۴۶۸ —

تصور کیا جائیگا متاکشرا کی شرح مین کئی تعبیرین اس فقرہ کی کہ جس شخص کو باپ یا مان دے" مترجم نے بیان کی ہین بموجب متاکشرا کے حرف "چا" مندرجہ اصل قول حرف عطف اور تصور کیا گیا ہے اور اُسکے سے باپ اور مان دونون کو دینے مین شامل ہونا چاہئے - بالم بہٹ کی رو سے حرف مذکور کا معنی "یا" یعنے بمعنی علیٰحدہ کرنے والے عطف تردیدی کے مستعمل ہونا تصور کیا جاتا ہے - اسمرتی چندریکا کی رو سے وہ شخص جسکو اوسکا باپ یا مان محبت سے بطور بیٹے کے دیدیا ہوا بیٹا ہو یعنی دت تم ہے (۲) بموجب دت تک چندریکا کے جبکہ صریح ممانعت نہین ہے تو عورات از روی سند یاگولک کے خود مختار سمجھی جاتی ہین پس تائید اصول ممانعت ضمنی کی بحالت عدم موجودگی اختیار صریح کے اصول متعلقہ تبنیت مین لڑکا دینے سی نہین ہوتی ہے پھر ہمکو فیصلہ ہائیکورٹ بمبئی مقدمہ للشما پا بنام راما راو (۲) و مقدمہ سوم سیکر راجا بنام سوبہادر راجی (۳) کا حوالہ دیا گیا ہے مغربی ہند مین دت تک میمانسا سند قابل پذیرائی ہے اوسکی رو سے کوئی تبنیت شوہر کے بیوہ اوسکی وفات کے بعد بلا اوسکی اجازت صریح کے عمل مین نہین آسکتی ہے - بیوہار میوکہ کو سند اور دیگر رسائل کی سند خاص کی رو سے بمبئی مین قاعدہ اجازت ضمنی کا اس بنا پر داخل کیا گیا ہے کہ تبنیت منجانب بیوہ ایک کام قابل تحسین ہے جو بجز ممانعت منجانب شوہر کے منظور شدہ متصور ہونا چاہئے - بطور قید اس قاعدہ کے جو نوعیت تبنیت پر بطور ایک کام قابل تحسین کے مبنی ہے مصنف کتب مذکور نے یہ قرار دیا ہے کہ تبنیت اکلوتے بیٹے کی ایک فعل پُر گناہ ہے اور اسوجہہ سے وہ قاعدہ اجازت ضمنی مین داخل نہین ہو سکتا ہے پس نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ بغیر اجازت صریح شوہر کے بیوہ اکلوتے لڑکے کو تبنیت مین لیسکتی ہے اور نہ لے سکتی ہے - مگر جنوبی ہند مین تبنیت کے باب مین یہ اصول اجازت ضمنی کا کہ شوہر نے صریح ممانعت نکی ہو تو اوسکی اجازت سمجھی جائیگی تسلیم نہین کیا گیا ہے جنوب ہند مین ضروری ہے کہ بیوہ کو متبنیٰ کرنے کیواسطے یا تو اوسکے شوہر کی صریح اجازت ہو یا بعد وفات اوسکے اوسکے سپنڈون کی جو شوہر کی اجازت کے مساوی ہے ورنہ بیوہ متبنیٰ کرنے کی مجاز ہوگی اس احاطہ (مدراس) مین فعل قابل تحسین کو بطور فعل مذہبی کے بناے قیاس عام قانون تبنیت کی نہین سمجھا گیا ہے اور جو قید کہ بہ تعلق اس کے بیان کی گئی ہے وہ بھی اوسیطرح اس احاطہ (مدراس) سے متعلق نہین ہے پس بسند دت تک چندریکا اور قول یاگولک کے یہ قرار

(۱) اسمرتی چندریکا باب ۱۰ - اشلوک ۳ (۲) رپورٹ بمبئی ہائیکورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴

(۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲۴ -

دیا جاتا ہو کہ جس حالت مین باپ جائز طور پر لڑکا دینے کا مجاز ہے اوسیطرح اوسکی بیوہ بھی لڑکا دینے کی مجاز ہے بشرطیکہ لڑکے کی باپ نے اوسکو ممانعت صریح نکی ہو پس اکلوتے بیٹے کا متبنی بیوہ کے دیا جانا جائز ہے (۱)

احاطہ بمبئی مین اکلوتے بیٹے کو ماں بلا اجازت اوسکی باپکے نہین دیسکتی ہے۔

دفعہ ۱۷۰ بمبئی ہائیکورٹ نے ایک مقدمہ مین جو فرقہ شودر کا تھا یہ قرار دیا ہے کہ از روے دہرم شاستر ماں کو بلا اجازت شوہر اپنے اکلوتے بیٹے کی تبنیت مین دینے کا اختیار نہین ہے اور اسوجہ سے تبنیت ناجائز ہے۔ (۲)

ماں یا باپ کے سواے اور کوی شخص لڑکا نہین دے سکتا ہے نہ لڑکا خود اپنے آپکو دے سکتا ہی۔ نہ ماں باپکا یہ اختیار اختیار کسی کی سپرد ہو سکتا ہے

دفعہ ۱۷۱ یہ قاعدہ معین اور بلا حجت ہے کہ سواے حقیقی ماں باپ کے اور کوی رشتہ دار لڑکے کا لڑکے کو تبنیت مین نہین دے سکتا ہے۔ اگر لڑکے کو اسکی ماں یا باپ مین مین سے کسی نے ندیا ہو تو اوسکی تبنیت ناجائز و کالعدم ہوگی (۳) لڑکا بھی خود اپنے آپکو تبنیت مین دینے کا مجاز نہین ہے۔ اور نہ ماں باپ کو یہ اختیار ہے کہ وہ لڑکا دینے کا اپنا اختیار کسی اور شخص کو سپرد کر دین اور اونکا مختار بعد اون کی وفات کے تبنیت مین لڑکے کو دے۔ تبنیت مین دینے کا اختیار ماں یا باپ کی ذات مین منحصر ہے (۴)

مگر یہ قاعدہ کرتیرم طریقہ کی تبنیت سے متعلق نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اوس مین لڑکا خود اپنے آپکو بیٹا بنانے کیواسطے دیتا ہے دتک طریقہ سے متعلق ہے۔

(۱) نارائن سامی وغیرہ بنام کوپو سامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۳ ۔ اس تجویز مین جسٹس متو سامی ایار جو ہندو ہین شریک تھے۔

(۲) سوم سیکھر راجہ بنام سوبھادرا ماجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲۴۔ لکشما یا بنام راما دا رپورٹ ہای کورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴۔

(۳) کتاب دہرم شاستر مرایف میکناٹن صفحہ ۲۴۳۔ دہرم شاستر سر ولیم میکناٹن جلد ا صفحہ ۶۶۔ نوٹس آن کیسز جلد ا صفحہ ۹۔ تارامنی دیبیا بنام دیو نراین رائے وغیرہ صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۸۷ متوسامی بنام لچھمی دوا منفیصلجات مدراس ۱۸۶۱ع صفحہ ۹۔ راجہ شمشیر مل بنام رانی دلراج کنور صدر عدالت رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۶۹۔ (۴) لکشمپا بنام سیونگپا بمبئی ہای کورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۸-۲۸۰۔

وقت تبنیت لڑکا دینے والے ماں یا باپ کا زندہ ہونا لازم ہے —

دفعہ ۲۷۱ — اگر والدین میں سے کسی نے اپنی حیات میں لڑکا دینے کا اقرار کیا ہو مگر جسوقت لڑکا تبنیت میں دیا جاوے اون میں سے کوئی زندہ نہو تو ایسی تبنیت ناجائز و کالعدم ہے (۱) اسی لئے ایسا لڑکا جسکے ماں باپ مرگئے ہوں تبنیٰ نہیں کیا جا سکتا ہی کیونکہ تبنیت کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ تبنیت میں لڑکے کو دینے کے لئے ماں یا باپ موجود ہو (۲) بمبئی ہائی کورٹ نے اسناد پر غور کرنیکے بعد یہ تجویز کیا ہی کہ جس لڑکے کے ماں باپ مرگئے ہوں وہ نہ خود اپنے آپکو دے سکتا ہے اور نہ کوئی اور شخص اوسکو دے سکتا ہی اور نہ ماں باپ کو یہ اختیار ہے کہ وہ لڑکا دینے کا اپنا اختیار کسی اور کو سپرد کردیں اور وہ مختار بعد وفات والدین لڑکے کی لڑکے کو تبنیت میں دے (۳) —

اگر لڑکے کا دینے والا زندہ ہو تو گو وہ خود جلسہ تبنیت میں لڑکا دینے کو حاضر نہوا ہو اور کسی اور کو لڑکا دینے کے لئے بھیجدیا ہو تاہم تبنیت جائز ہے —

دفعہ ۲۷۳ — اگر باپ لڑکے کا زندہ ہو اور باضابطہ رضامندی لڑکا دینے کی دے چکا ہو تو اس وجہ سے کہ وہ بوجہ بیماری کے جلسہ رسم تبنیت میں خود حاضر نہو سکا اور لڑکا دینے کے کام کو اپنے بھائی کے سپرد کردیا تبنیت ناجائز نہیں ہو سکتی ہے (۴) ایک مقدمہ میں یہ بھی تجویز ہوی ہے کہ جبکہ لڑکے کی ماں نے بایفاء وعدہ اپنے شوہر متوفی کے اپنے لڑکے کو تبنیت میں دیا مگر خود لڑکا دینے کی واسطے جلسہ تبنیت میں حاضر نہیں ہوی بلکہ اپنے چچا کو اپنی طرف سے لڑکا دینے کے لئے مقرر کیا تو اس وجہ سے تبنیت ناجائز نہیں ہی (۵)

اگر لڑکے کا دینا لینا باپ کی موجودگی میں عمل میں آچکا ہو تو گو رسم دت ہوم اوسکی وفات کے بعد لڑکے کی بڑی بہائی کے اہتمام سے ادا ہو اور لڑکا دیا جاوے تاہم تبنیت میں کچھ نقص نہیں ہی کیونکہ بہائی کا فعل بغرض تکمیل فعل باپ کے ہے —

دفعہ ۲۷۴ — یہ بحث کی گئی ہے کہ اگرچہ ارادہ تبنیت کا ۱۸۶۶ء سے تھا مگر تا وقت دت ہوم جو ۱۸۶۸ء میں ہوا کوئی تبنیت واقعی عمل میں نہیں آئی اور چونکہ لڑکے کا باپ ۱۸۶۷ء میں فوت ہوگیا تھا اسوجہ سے بوقت تبنیت لڑکے کا یعنی قوت

(۱) بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۵ —

(۲) سیلورمال بنام اماکنی مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ — بلونت راو سنگھ بنام بیا بائی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۸۳ —

(۳) بشیشپا بنام سیولنگپا بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۸ — ۲۸۰ —

(۴) جمنا بائی بنام رائے چند ہتال چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۵ —

(۵) بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۴۴ —

ہوم دیا جاتا بطور جائز عمل مین نہین آیا گو لڑکے کی بھائی نے ۱۸۸۱ع مین اوسکو تبنیت مین دیدیا ہو لیکن اوسکو دینے کا کوئی اختیار نہ تھا پس چونکہ لڑکے کا دیا جانا ایسے شخص کی طرف سے جو اوسکے دینے کا مجاز ہے بوقت تبنیت عمل مین نہین آیا لہذا تبنیت ناجائز ہے — اگرچہ اس احاطہ (مدراس) مین بمقدمہ سنگا بنام رامانوج چارلو (۱) یہ تجویز ہوچکا ہے کہ دت ہوم ضروری جزو تبنیت کا نہین ہے تاہم ہم اس خیال کی طرف مایل ہین کہ برہمنون مین دت ہوم ضروری ہے اور اسباب مین کلکتہ ہائی کورٹ سے اتفاق کرنے پر راغب ہین — مگر مقدمہ ہذا مین دت ہوم کے ۱۸۸۲ع مین عمل مین آنے سے انکار نہین کیا گیا ہو اور یہ بحث کہ آیا تبنیت جائز کے واسطے اوسکا ہونا امر ضروری ہے یا محض ایک کار ثواب ہے جسکا کیا جانا مستحسن تھا نہ ضروری جیسا کہ جگنا تھا ورعدالت ہذا نے خیال کیا ہے پیدا نہین ہوتی ہے — اہم بحث یہ ہو کہ آیا وہ دیا جانا لڑکے کا جو منجانب اصلی باپ کے عمل مین آیا اور جسکو بہ متبنٰی کنندہ نے اس نظر سے قبول کیا کہ تبنیت بزمانہ آیندہ عمل مین آسکے گی تبنیت کو اوس حالت مین جائز کرسکتا ہے یا نہین کہ تبنیت مذکور بعد وفات پدر اصلی کے عمل مین آسے اور لڑکے کا بڑا بھائی بوقت تبنیت اور دت ہوم کیے جانے کے وقت بجاے باپ کے کام کرے — اگر تبنیت محض ایک معاملہ دیوانی خیال کی جاوے تو اون لوگون کے لڑکا دیدینے اور قبول کرلینے سے جو دینے اور لینے کے مجاز ہین اوسکی تکمیل ہوجاتی ہو بشرطیکہ پسر متبنٰی ایک خاندان سے دوسرے خاندان مین منتقل ہوجاوے — اس لحاظ سے کہ دت ہوم قوم برہمنون مین ضروری امر ہے معاملہ دیوانی اسوقت تک مکمل نہین ہوتا جب تک کہ تشکل رسم مذہبی کی اوسمین پیدا نہ کیجاوے مگر بلحاظ خاص نوعیت معاملہ کے ضرور ہے کہ اقرار دینے اور لینے کا رسم مذہبی سے پہلے عمل مین آوے اور جو وقفہ زمانہ کا ان دونون کے درمیان ہو وہ ایک امر غیر اہم ہو اس لئے ہم یہ نہین سمجھہ سکتے ہین کہ کیونکر دینا اور لینا زمانہ ماقبل کا ادا ہونے رسم مذہبی سے جو کسی موقع مابعد پر عمل مین آوے پایہ تکمیل کو نہ پہونچیگا — یہ ہوسکتا ہے کہ اثناء وقفہ مین دینا لڑکے کا بطور جائز منسوخ کردیا جاسکتا ہو مگر جبکہ وہ غیر منسوخ ہے تو رسم مابعد جب عمل مین آجاوے تو وہ پیچھے کیطرف اقرار ماسبق سے متعلق ہوجاتی ہے مقدمہ ہذا مین لڑکے کو اوسکے باپ نے فی الواقع متبنٰی کرنے والے کو حوالہ کردیا تھا اور نوعیت معاملہ واقعی دینا اور قبول کرنا تابع شرط مابعد (دت ہوم) کے تھا۔ بجز اس کے کہ موجودگی اصلی باپ کی دت ہوم مین امر لابدی ہو یا اوسکی اجازت ماسبق نسبت دینے کی بے اثر ہوجاوے اس بات کے کہنے کی کوئی وجہ نہین ہے کہ دت ہوم بے اثر تھا۔ اسمقدمہ

(۱) رپورٹ مدراس ہائی کورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۵ —

مین بہائی کیطرف سے بوقت دت ہوم لڑکے کا دیا جانا ایک فعل محض خاص اوسکو ارادہ کا بطور بہائی کے نہ تھا بلکہ وہ ایک فعل معاون بذریعہ اداے رسم مذہبی واسطے تکمیل اوس امر کے تہا جو باپ نے کیا تہا (۱)—

زمانہ حال کے بعض مصنف کتب دہرم شاستر اسطرف مایل ہین کہ مان باپ اپنا اختیار تفویض کر سکتے ہین اور روا تہا سواے مان باپ کے اور کا دینا بہی جایز ہے —

دفعہ ۶۷۵ حال کے ذی وقعت مصنف دہرم شاستر اس طرف مایل ہین کہ جو اختیار لڑکا دینے کا مان یا باپ کو حاصل ہے وہ ذی اختیار کیطرف سے عمل مین لانے کیواسطے کسی اور کو سپرد ہو سکتا ہے — (۲)

گو مین صاحب کی راے زیادہ قابل وقعت ہو لیکن مسٹر منڈلک کی راے جو ایک ہندو ذی علم کتاب دہرم شاستر کے مصنف مین ضرور قابل وقعت ہے مسٹر منڈلک نے اپنی کتاب دہرم شاستر مین اس خاص امر پر نہایت لیاقت سے بحث کی ہے اوسکا ترجمہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین —

گو متا کشرا — اور بیوہار میوکہہ مین جو اقوال درج ہین اون سے یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ سواے مان اور باپ کے اور کسیکو لڑکا گود دینے کا اختیار نہین ہے تاہم یہ جایز ہے کہ لڑکا دینے کا اختیار کسی اور کو تفویض کیا جاسے اور ایسا ہی رواج بہی ہے — اور اسکی ہی مثالین موجود ہین کہ دادا یا بہائی نے اپنے پوتے یا بہائی کو گود دیا ہے اور وہ جایز رہا ہے اور یہ امر پسند کیا گیا ہے — یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ ثابت ہو کہ باپ یا مان نے اجازت دی ہے یا بلا اونکی اجازت کے دادا کو پوتے یا بہائی کو بہائی کے دینے کا رواج ہو تو ایسا گود دینا نا جایز نہو گا — زمانہ حال مین کتنی ہی تجویزین اس مضمون کی صادر ہوی ہین کہ سواے مان باپ کے اور کسیکو لڑکے کے دینے کا اختیار نہین ہے اور بعد وفات مان باپ کے جو لڑکا گود دیا گیا وہ خلاف شاستر ہے (۲) لیکن یہ تجویزین رواج کے خلاف ہین — اگر صرف کتب دہرم شاستر ہی پر حصر کیا جاسے تو وشیشتا کا یہ قول ہے کہ مان باپ کا کامل اختیار لڑکے پر برابر ہوتا ہے اس لئے یہ صحیح طور پر کہہ سکتے ہین کہ اون ہی اختیاری امور سے یہ بہی ایک امر ہے کہ وہ لڑکے کے گود دینے کا اختیار کسی اور کو تفویض کر دین کیونکہ عام قاعدہ یہ ہے کہ ہر ذی اختیار اپنا اختیار جاہے جس طرح کام مین لاسے پس اسکی وجہ بیان نہین

(۱) ونکٹا بنام سوبہدرا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۸ —

(۲) دفعہ ۱۱۶ — الف دہرم شاستر مولفہ مین صاحب سمین نظایر کا حوالہ ہے —

(۳) جہان اون نظایر سے مراد ہے جو اوپر درج ہین —

ہو سکتی ہے کہ گود دینے کی معاملہ مین اختیار کیون ساقط ہو گیا - اگر ایک ساعت کے لیئے یہ فرض بہی کر لین کہ جو گود دینا ہنو اور یا گو لاک نے جایز رکہا ہے اوسمین وہ گود دینا جو بعد وفات مان باپ کے عمل مین آیا ہو داخل نہین ہو سکتا ہے تاہم وہ گود دینا کرترم یا سویم رت (۱) سمجہکر کیون اوسکا حق تسلیم کیا جاے - دادا در اصل باپ ہے اور بڑا بہائی مثل باپ کی ہے یہ قول مشہور ہے - بڑا بہائی بمنزلہ باپ کی ہے اور سنو وغیرہ تینیون کا بہی ایسا اتفاق تہا اور راماین وغیرہ کتب معتبر مین ہی ہے اور اسی کے مطابق رواج بہی ہے - کرترم و سوم دت کے مروج ہونے کی نسبت ہمنی بہت تحقیقات کے بعد لکہا ہے جو لوگ کرترم یا سوم دت کو ناانصافی سے رد کرتے تہے وہ اُن اقوال کی بنا پر کرتے تہی جو متروک اور نامقبول تہے اور یہ بڑی ناانصافی تہی - (۲) بغور دیکہا جاے تو یہ اچہی بات ہے کہ مان باپ کی حیات مین اونکی مرضی کے خلاف اونکا لڑکا کوئی شخص نہ دے اگر دیدے تو ایسے گود دینے کو ناجایز ٹہرایا جاے لیکن جب والدین مرگئے ہون تو آخر لڑکا اپنی ذات کا خود تو مالک ہوگا پس جب وہ اپنی ذات کا خود مالک ہوا تو وہ اپنی ذات کے دینے کا کیون مجاز ہنو اسصورت مین اوسکا بے اختیار ہونا معلوم نہین ہوتا ہے - میری راے کی تایید کتب دہرم شاستر سے بہی ہوتی ہے - پس مان یا باپ کا یا اون لوگون کا جنکو اونہون نے لڑکا گود دینے کی اجازت دی دیا ہوا لڑکا یا مان باپ کے مرنے کے بعد وہ لڑکا جسنے جایز طور پر اپنے آپکو بیٹا بنایا ہو وہ باقاعدہ متبنیٰ ہوتا ہے اور ایسا متبنیٰ مستحق وراثت اور جائداد ہوتا ہے یہ مناسب ہے کہ جب اس قسم کی بحث عدالت مین پیش آئے تو ملک کا رواج دریافت کرنا چاہئے اور رواج کو عدالت قبول کریگی (۳) -

دفعہ ۱۷۶ جس شخص کو لڑکے کی دینے کا اختیار حاصل ہو اوسکو یہ بہی اختیار حاصل ہے کہ اپنی رضامندی کو شرایط کے	لڑکے کی دینے کو دینے والا کسی شرط پر مشروط کرسکتا ہے

پورا ہونے پر مشروط کر دے چنانچہ یہ طی ہو گیا ہے کہ اگر شرطین پوری ہنون گی تو تبنیت مین لڑکے کا دینا برضامندی اور جایز نہ سمجہا جاے گا اور تبنیت جایز ہنو گی - ایک لڑکے کی باپ نے خط کے ذریعہ سے اپنے لڑکے کی دینے کو اس شرط سے مشروط کیا کہ متبنیٰ کرنے والی کو پرورش

(۱) وہ لڑکا جو خود بیٹا بنے - جس لڑکے کی مان باپ مرگئے ہون اگر وہ صغر سنی مین متبنیٰ کیا جاے تو اوسکو کرترم کہتے ہین اور اگر صغر سنی مین متبنیٰ ہنو اوسکو سویم دت کہتے ہین - باب تبنیت دہرم شاستر منڈلک -

(۲) اسکے ساتہہ دفعہ ۱۴۵ کتاب ہذا دیکہیے -

(۳) دفعات - ۹۲ - ۹۵ - دہرم شاستر منڈلک بزبان مرہٹی -

گورنمنٹ کی رضامندی حاصل کرنی ضرور ہے مگر اوس نے بلا حصول رضامندی گورنمنٹ کی لڑکے کو متبنٰی کیا لہذا ایسی تبنیت جایز نہین ہے گو گورنمنٹ کی رضامندی قانونًا ضروری تھی (۱)۔

بحث کا خلاصہ | **دفعہ ۷۷** اس کل بحث کا خلاصہ حسب ذیل ہے

اول باپ کو اپنے بیٹے کے دینے کا کامل اختیار ہر حالت مین حاصل ہے اور اسمین کچھہ اختلاف نہین ہے۔

دوم مان کو اوسوقت اپنے بیٹے کے دینے کا اختیار ہے جبکہ لڑکے کا باپ اجازت دیکر مرگیا ہو یا خارج القوم یا فاتر العقل یا تارک الدنیا ہوگیا ہو یا پردیس مین جا بسا ہو کیونکہ ان صورتون مین وہ مردہ قیاس کیا جاتا ہے اور اوسکی رضامندی کی ضرورت نہین ہے مگر مان اکلوتے بیٹے کو نہین دے سکتی ہو لیکن بموجب قاعدہ مروجہ دراوڑکے مان اکلوتے کو بھی دے سکتی ہے۔

سوم سواے مان باپ کے اور کوئی رشتہ دار لڑکے کو یا خود لڑکا بجز صورت کرتریم اپنے آپکو نہین دے سکتا ہے۔ الا جہان رواج دادا یا بھائی کے دینے کا مسلمہ عدالت ہو۔

چہارم باپ یا مان لڑکا دینے کا حق و اختیار منتقل نہین ہو سکتا ہے مگر اون کی رضامندی سے اونکی تحت مین بحالت اونکی حیات و موجودگی کوئی اور شخص یہ کام انجام دے سکتا ہے۔

اکلوتے اور بڑے بیٹے کی تبنیت

اکلوتے بیٹے کی تبنیت کی نسبت منیون کے اقوال۔ | **دفعہ ۷۸** اکلوتے اور بڑے بیٹے کی تبنیت مین بڑا اختلاف ہے یہ اختلاف نہ صرف ہند و مصنفون کی رایون مین ہے بلکہ یورپین مصنفون اور اعلی عدالتون کے فیصلون مین بھی ہے۔ اسباب مین منیون کے اقوال جو اس مسئلہ کی بنا ہین یہ ہین۔ شونک منی کا قول ہے کہ کسی شخص کو جو اکابر یعنی جو ایک ہی بیٹا رکھتا ہو اوسکو ہرگز بیٹا کیسکو نہین دینا چاہئے۔ لیکن بہو پتر یعنی وہ شخص جسکے بہت سے بیٹے ہون بوجہہ مصیبت کے بیٹا عطا کر سکتا ہو" (۲) وشیشتا منی کا

(۱) وجیا رنگم بنام لکشمن بمبئی ہای کورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۴۴ –
(۲) دتک میمانسا فصل ۴ فقرہ اول۔

قول ہے کہ اکلوتا بیٹا کسی کو دینا چاہئے اور نہ لینا" (۱) —

اکلوتے کی تعریف اور نہ دینے کا حکم از روئے دت تک میمانسا و متاکشرا و بالم بہٹ و دت تک نرنے

دفعہ ۶۷۹

اکلوتا پتر (۲) وہ شخص ہے جسکو صرف ایک ہی بیٹا موجود ہو اور ایسے شخص کو ہرگز نہ چاہئے کہ اوس بیٹے کو کسیکو دے کیونکہ وشیشتا کا قول ہے کہ اکلوتے بیٹے کو کسیکو نہ دینا چاہئے" چونکہ لفظ عطا (دینا) سے بزدال اپنی ملکیت کے دوسرے کی ملکیت کا اثبات پیدا ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ دوسرے کی ملکیت بغیر اسکی مرضی کے قایم نہیں کبھی ہو سکتی ہو اور خود شونک اس قول مذکورہ بالا کے واضع بھی یہ ہی اشارہ کرتے ہین لہذا اسی قول کی رو سے اکلوتا بیٹا قبول کرنے کی بھی ممانعت ثابت ہوتی ہے — وشیشتا یہ کہکر کہ اکلوتا لڑکا نہ کسیکو دینا چاہئے اور نہ لینا" اسکی وجہ یہ بیان کرتے ہین کہ لڑکا اپنے آبا و اجداد کی نسل قایم رکھنے کیلئے ہو" جب یہ حکم ہوگیا کہ لڑکا نسل کے قایم رکھنے کے واسطے ہو تو اکلوتے بیٹے کے دینے سے نسل کا کٹنا و عدم ہوتا ہے اور اس گناہ کے مرتکب دینے والا اور لینے والا دونوں ہوتے ہین کیونکہ جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ دونوں کے فعلوں یعنے دینے اور لینے کے بعد واقع ہوتی ہو (۳) لہذا اکلوتے بیٹے کو نہ دینا چاہئے اور نہ لینا چاہئے — (۴)

اکلوتے لڑکے کو عورت ہرگز نہیں دے سکتی ہے الا درآویڈ مین —

دفعہ ۶۸۰

شونک کے اس جملہ مین کہ اوس شخص کو لڑکا عطا کرنا چاہئے جسکے بہت لڑکے ہوں" لفظ شخص بصیغہ مذکر استعمال کیا گیا ہے اس نے عورت کو اکلوتے بیٹے کو دینے کی ممانعت کی گئی ہے اور اسی کے موافق وشیشتا نے کہا ہے (۵) سوا ئے درآویڈ کے اور ملکون

---

(۱) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ اول — (۲) اس موقع پہ پتر سے صرف بیٹا مراد ہے نہ پوتا اور نہ پرپوتا کیونکہ تبنیت مین صرف بیٹا ہی دیا جاتا ہے نہ پوتا نہ پرپوتا —

(۳) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ ۲ و ۴ — (۴) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۱۱ بالم بہٹ — دت تک نرنے — پہلے زمانہ مین جب روم مین تبنیت کا رواج تھا تو اکلوتے بیٹے کی تبنیت وہان بھی ممنوع تھی —
دیکھئے کتاب رومن سول لا مولفہ کولکن صاحب — و کتاب رومن لا مولفہ ہنٹر صاحب

(۵) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ — ۱۲۹ : ۱۱ —

کی دہرم شاستر کی رو سے یہی تجویز ہوا ہے کہ عورت اکلوتے بیٹے کو نہین دے سکتی ہی اگر دے گی تو وہ تبنیت ناجایز ہوگی — (۱) —

بہوپتر کی تعریف — دو لڑکون مین سے ایک کو دیدینے مین بہی کلام کیا گیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ دو لڑکون مین سے ایک کا دینا درست ہے —

دفعہ ۴۸۱ لفظ بہوپتر یعنی بہت لڑکون والا اسواسطے استعمال کیا گیا ہے کہ جسکے دو لڑکے ہون وہ بہی ایک لڑکا نہین دے سکتا ہے کیونکہ وشسٹا اپنی تقریر مین نیلکنٹہ سے مخاطب ہوکر یہ کہتے ہین کہ مین خیال کرتا ہون کہ کسی شخص کے ایک لڑکا ہونا ایسا ہی کہ گویا وہ اولاد ذکور سے محروم ہے — اور جس کے ایک آنکہ ہو وہ ایسا ہے جیسے دونون نہین ہین اگر وہ ایک آنکہ جاتی رہی تو وہ محض اندہا ہے (۲) شونک بہی نمامے نسل کے خیال سے ایسے شخص کی نسبت جسکے دو لڑکے ہون یہ کہتے ہین کہ جس کے بہت لڑکے ہون اوسکو چاہئے کہ ایسا عطیہ شوق کے ساتہ کرے (۳) اگر سختی سے دیکھا جاے تو یہ کافی نہین ہے کہ جس شخص کے ایک لڑکے سے زیادہ لڑکے ہون (یعنی دو ہون) وہ لڑکا دینے کے قابل ہو جاتا ہے بلکہ اس قابلیت کیواسطے ضرور ہے کہ اوسکو دو سے زیادہ لڑکے ہون کیونکہ اگر اوس کے دو لڑکے ہون اور ایک کو وہ دیدے گا تو دوسرے کی وفات اوسکو لڑکے کا محتاج بنادی گی اس لئے دو لڑکے والے کو لڑکا دینے سے اجتناب کرنا چاہئے لیکن یہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ یہ قاعدہ کبہی بطور قانون کے بہی تسلیم کیا گیا ہے لہذا دو لڑکے والا شخص لڑکا بطور جایز دے سکتا ہے اور ایسی تبنیت جایز ہے — قاعدہ یہ ہے کہ جس شخص کے بیٹا یا پوتا یا پرپوتا ہو تو وہ متبنی کرنے کا مجاز نہین ہے اس قاعدہ کی مشابہت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کسی شخص کے بیٹا ہو اور بڑے متوفی بیٹے کا بیٹا یعنے پوتا بہی ہو تو شخص مذکور اپنے بیٹے کو تبنیت مین دے سکتا ہے کیونکہ اوسکی نسبت یہ نہین سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ صرف ایک ہی بیٹے کا باپ ہی اسوجہ سے کہ پوتا اوس سے ہمہ وجوہ تعلق پسری رکہتا ہے اور بجاے بڑے بیٹے کے ہے — دت تک میمانسا مین دو لڑکے ہونے کیصورت مین ایک لڑکا دینے کی ممانعت کی گئی ہے لیکن یہ امتناعی ہدایت بطور پند و ترغیب کے ہے نہ بطور تاکید

(۱) دفعات ۴۶۸ — ۴۷۰ کتاب ہذا دیکہئے — (۲) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ — ۷ و ۸ —
(۳) دت تک چندریکا فصل اول فقرہ — ۲۹ و ۳۰ — ان فقرات سے معلوم ہوتا ہے کہ دو سے زیادہ پر بہت کا اطلاق ہوتا ہے نہ دو پر —

قانونی ہے (۱)۔

> دت تمک نرنے کی رو سے اکلوتے بیٹے کی تبنیت جایز ہے۔

دفعہ ۶۸۲ سری ناتھہ بھٹ مصنف دتکچندرکا نرنے صاف لکھتے ہیں کہ اکلوتے بیٹے کے تبنیت میں دینے کا جو حکم ہے وہ تبنیت کے جواز میں مخل نہیں ہے صرف دینے والا عقبیٰ میں گنہگار ہوتا ہے (۱)۔

> بمبئی مین اکلوتے بیٹے کو بچا کو یا بطریقہ دوام مشابین کے دینا جائز ہے۔ مگر جبکہ دو ہوں تو دونوں کا دیدینا درست ہے۔

دفعہ ۶۸۳ مسٹر اسٹیل لکھتے ہیں کہ اطراف بمبئی مین اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین دینا جائز نہیں ہے الا اوس صورت مین کہ چچا کو دیا جاسے یا بطور دوام مشابین کے۔ لیکن جبکہ ایک شخص کے دو بیٹے ہوں اور وہ دونوں کو تبنیت مین دیدے تو اس صورت مین پنڈتوں کی یہ راے ہے کہ تبنیت جائز ہے گو کہ دینے والا گنہگار ہوا نہ لینے والا (۳)۔

> اکلوتے بیٹوں کی تبنیت بطریقہ دوام مشابین بالاتفاق درست ہے۔

دفعہ ۶۸۴ اس مسئلہ مین سب متفق ہیں کہ اکلوتے بیٹے کی تبنیت بطریقہ دوام مشابین صحیح ہوگی (۴)۔

> حسب قول جگناتھہ اکلوتے اور بڑے بیٹے کی تبنیت قانوناً درست ہے۔

دفعہ ۶۸۵ جگناتھہ نے لکھا ہے کہ گو کسی شخص کو اکلوتے لڑکے کو قبول نہ کرنا چاہئے کیونکہ ایسا فعل نہ کرنا چاہئے جس سے اوس لڑکے کے اصلی باپ کا خاندان فنا ہو جاوے مگر اس ممانعت سے نفس تبنیت مین قانوناً کچھ ضعف نہین آتا ہے (۵) اس قسم کی تبنیت ہمیشہ ہوتی رہی ہے اور جائز قرار پائی ہے (۶)۔

---

(۱) دہرم شاستر اسٹرینج جلد اول صفحہ ۸۵ - میکناٹن جلد اول صفحہ ۶۷ معہ نوٹ۔

(۲) دت تمک نرنے دیکھئے دفعہ ۱۰۱ دہرم شاستر سنڈلک بزبان مرہٹی۔

(۳) کتاب قوانین ورواجات ہنود مولفہ اسٹیل صاحب صفحہ ۴۵ و ۱۸۳۔

(۴) دہرم شاستر بشنک صفحہ ۹۴ - ۵۰۰ ولیم میکناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ - مقدمہ نمبر ۳۴ و ۸ باب تبنیت - اسٹیل صفحہ ۴۵ و ۱۸۳ - اسٹرینج جلد ۱ صفحہ ۸۶ - فیصلہ پریوی کونسل متعلقہ تبنیت جلد ۲ صفحہ ۲۰۱ - تشمیر لال بنام دلراج کنور رپورٹ صدر عدالت کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۸۹ ابجی بنام جیوچندر ای تلنگ صفحہ ۷۵ -

(۵) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴۳ - جلد ۲ صفحہ ۳۸۷ و ۴۰۰ کو بھی دیکھئے اسکے ساتھہ دفعہ ۱۰۶ کتاب ہذا کو دیکھئے۔

(۶) اسٹرینج جلد ۱ صفحہ ۹۱۔

بالاکورٹون کی نظایر کے موافق سواے بنگالہ کے اور سب جگہہ اکلوتے بیٹے کی تبنیت جایز قرار دی گئی ہے۔

دفعہ ۴۸۶ سواے بنگالہ کی اعلی عدالت کے اور سب احاطون کی اعلی عدالتون سے قطعی طور پر بہت سے نظیرون کے بعد یہ تجویز ہو چکا ہے کہ اکلوتے بیٹے کے دینے کی ممانعت محض بطور اخلاقی پند کے صرف دینے والے کی نسبت ہے نہ لینے والی کی اور اکلوتے بیٹے کا متبنی کرنا جایز ہے ایسے لڑکے کی تبنیت منسوخ نہین ہو سکتی ہے (۱) اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ سنہ ۱۸۲۰ء مین سر ٹامس اسٹرینج حاکم صدر عدالت مدراس کے روبرو ویرا مل بنام نارایں پلہ (۲) کے مقدمہ مین یہ سوال پیش ہوا کہ آیا اکلوتے بیٹے کی تبنیت جایز ہے یا نہین حاکم ممدوح نے وسشٹھا کا حوالہ دیکر اور جگنا تھ (۳) کی راے بیان کرکے یہ تجویز کیا کہ اس قسم کی تبنیت جایز ہے لیکن آجکل بنگالہ کے پنڈتون کی یہ راے ہے کہ نہ اکلوتے بیٹے کو دے سکتے ہین اور نہ سب سے بڑے بیٹے کو۔ مگر درحقیقت اکلوتے بیٹے کی تبنیت جایز ہے گو دینے والا اور لینے والا دونون گنہگار ہوتے ہین۔ یہ امر راجہ تنجور کے مقدمہ (۴) مین طے ہو چکا ہے اس آخری مقدمہ مین متبنی اکلوتا بیٹا تھا اور وہ جایز قرار پایا اور اس امر پر سر ولیم جونس کی رہبری سے بہت غور کیا گیا تھا اور گورنمنٹ کی بھی یہی راے تھی کہ عمدہ راے دیجاے۔ یہ معلوم ہوتا ہے

(۱) راجہ تنجور - مارلی ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۱۷ دفعہ ۲۹ - ارناچلم پلے بنام ایا سوامی پلے مارلی ڈائجسٹ جلد اول صفحہ ۱۷ دفعہ ۳۱ - مقدمہ اپیل خاص نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۴ء فیصلہ بمبئی ہائی کورٹ - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۵ و فیصلہ بمبئی صدر دیوانی عدالت اپیل خاص نمبر ۳۴۳ - مارس رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۰۲ و ۲۰۳ - راجہ ونیکٹا راو بنام جینتہ راو بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ - اس فیصلہ کو پریوی کونسل نے بھی بحال رکھا ہے دیکھئے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۷۸ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲۲ - ہنومان تیواری بنام چراہی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ - کاشی باہی بنام تاتیا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۱ - نارائن سامی بنام کویو سامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۳ - دفعہ ۱۰۵ و ۱۰۶ اس کتاب ہذا کو بھی دیکھئے۔

(۲) اسٹرینج نوٹس آف کیسس صفحہ ۹۱ و ۱۲۵

(۳) دیکھئے کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۳۴۲ - دیکھئے دفعہ ۴۸۵ کتاب ہذا۔

(۴) مارلی ڈائجسٹ جلد اول صفحہ ۱۶۔

کہ بنگالہ اور بنارس کے پنڈتوں کی عموماً یہہ رائے تھی کہ ہند کے کل صوبوں میں اکلوتے بیٹے کی تبنیت جائز ہے گو دینے والا اور لینے والا احکام دہرم شاستر کی خلاف ورزی کرنے سے گناہگار ہوتا ہے - رام ون آور دوسرے پنڈت جو اوس سے متفق الرائے تھے یہ کہتے ہیں کہ اکلوتا لڑکا راجہ کو متبنیٰ کرنیکے لئے نہیں دیا جا سکتا تھا مگر اونکی مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ شاستر کے احکام کی رو سے یہ کام نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہ صاف صاف کہتے ہیں کہ بعض رواج اس طرح کے ہیں کہ گو اونکا نشان شاستر میں نہیں ملتا ہے تاہم اون رواجوں کو جائز سمجھنا چاہیئے اوس وقت اسکے یہ معنی سمجھے گئے تھے کہ اون کی رائے کاشی ناتھ اور بنارس کے دوسرے پنڈتوں کی رائے کی مطابق ہے جنہوں نے یہ بیان کیا تھا کہ اکلوتے لڑکے کا متبنیٰ کرنا اُن افعال میں سے ہے جنکی تائید رواج سے ہوتی ہے اور جنکا کرنا بموجب شاستر کے گناہ ہے - یہ شہادتیں مجموعہ کے پنڈتوں کی اوس رائے کی تائید کرتے ہیں جو راجہ تلساجی کی بیوہ نے بھیجی تھی یا مدراس گورنمنٹ کے ذریعہ سے پیش ہوئی تھی بالآخر گورنمنٹ عالیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ متبنیٰ کے اکلوتے بیٹے ہونے سے اوسکی تبنیت میں کچھ فرق نہیں آتا ہے - سر ٹامس اسٹرینج نے اپنی کتاب کی دوسری جلد میں اون پنڈتوں کی رائے کا بھی ذکر کیا ہے جنکی خیال میں اکلوتے یا سب سے بڑے لڑکے کی تبنیت جائز نہیں ہے اور اسکے ساتھ مسٹر کولبروک کی رائے بھی بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ اکلوتے بیٹے کی تبنیت سوائے اوس صورت کے کہ متبنیٰ بھائی کا بیٹا ہو جو اپنے اصلی اور گود لینے والے باپ کی رسوم ادا کرے اور صورتوں میں ایسے لڑکے کی تبنیت بالکل ناجائز ہے یعنی کامل طور پر ایسے لڑکے کے دینے کی اجازت نہیں ہے - مسٹر ایلس یہ کہتے ہیں کہ اگر ایک دفعہ تبنیت ہو جائے تو پھر وہ فسخ نہیں ہو سکتی ہے (۱) اور یہی رائے ۱۸۲۴ع و ۱۸۲۶ع میں صدر عدالت مدراس نے ظاہر کی تھی (۲) اسٹرینج صاحب اپنی اوس رائے کی تائید میں جو اونہوں نے بحیثیت حاکم عدالت صدر دیوانی مدراس کے ظاہر کی تھی اپنی کتاب میں صاف صاف بیان کرتے ہیں کہ وہ ممانعت جو اکلوتے یا سب سے بڑے بیٹے کی تبنیت میں دتہ کے باب میں ہے وہ صرف ایک صلاح و پند کے طور پر ہے اور ایسے لڑکوں کو متبنیٰ کرنا قانوناً ہر طرح پر جائز ہے گو دینے والے پر الزام آتا ہو (۳) صدر عدالت مدراس میں سنہ ۱۸۰۸ع میں پھر یہ سوال پیش ہوا کہ آیا کسی شخص پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بڑے بھائی کے اکلوتے بیٹے کو متبنیٰ کرنے کو چچا کے بیٹوں کی متبنیٰ کرنے پر ترجیح دے ؟ - پنڈتوں نے اسکا یہ جواب دیا کہ کسی شخص کو

(۱) سر ٹامس اسٹرینج ہندو لا صفحہ ۸۷ و ۱۰۶ و ۱۰۷ —

(۲) اسٹرینج مینول آف ہندو لا فقرہ ۸۸ — (۳) سر ٹامس اسٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۸۷ —

جایز نہین ہے کہ اپنے اکلوتے لڑکے کو تبنیت مین دے اور نہ متبنیٰ کرنے والے کو جایز ہے
کہ ایسے لڑکے کو لی اس لیے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ فعل جایز نہین ہے - اور یہ کچھہ ضرور نہین ہے کہ وہ
شخص اپنے بھائی کے اکلوتے بیٹے کو چچا کے چھوٹے بیٹے پر ترجیح دے لیکن اگر اس قسم کی تبنیت عمل
مین آجاے تو گو دینے والا اور لینے والا گنہگار رہوتا ہے لیکن تبنیت جایز ہے (۱) اس راے
مین پنڈتون نے غیر شخص کے اکلوتے لڑکے مین اور بھائی کے اکلوتے لڑکے مین کچھہ امتیاز
نہین کیا اور ہر طرح یہ اونکی راے اسٹرینج صاحب کے مطابق ہے - صدر عدالت مدراس مین
ایک مقدمہ مین جسمین چچا نے اپنے بھائی کے بڑے لڑکے کو متبنیٰ کیا تھا پھر یہ ہی بحث پیش آئی
پنڈتون نے اپنی اوس راے کا حوالہ دینے کے بعد جو اونہون نے ۱۸۱۸ء مین بڑے بیٹے
کی تبنیت کے ناجایز ہونے کے باب مین ظاہر کی تھی یہ بیان کیا کہ عام قاعدہ یہ ہی ہے لیکن اسمقدمہ
مین اوس قاعدہ پر عمل نہین ہو سکتا ہے اسوجہہ سے کہ متبنیٰ بھائی کا بیٹا ہے عدالت نے اس
راے کا اور اسٹرینج کی راے کا حوالہ دیکر یہ تجویز کیا کہ چونکہ اسمقدمہ مین چچا نے بھتیجے کو متبنیٰ
کیا ہے اور اگرچہ ایسی تبنیت سے اجتناب کرنا بہتر تھا لیکن تبنیت کے جواز مین کچھہ شک نہین ہے
(۲) اس کے بعد پھر یہ ہی بحث پیش ہوئی اور پنڈتون نے اکلوتے بیٹے کی تبنیت کو جو رشتہ مین بھائی
کا لڑکا نہ تھا ناجایز قرار دیا اور عدالت نے بھی یہ ہی فیصلہ کیا لیکن صدر عدالت نے فیصلہ کو صرف
اس بنیاد پر منسوخ کر دیا کہ تبنیت رضامندی اور امتداد زمانہ کیوجہ سے جایز ہو گئی تھی - از روے
قانون جواز یا ناجوازی کی نسبت کچھہ بحث نہین کی (۳) اسکے بعد مدراس ہائی کورٹ مین پھر یہ ہی
بحث پیش ہوئی اور کل نظائر سابق پر غور کرنے کے بعد یہ تجویز ہوئی کہ اکلوتے بیٹے کا متبنیٰ
کرنا جایز ہے (۴) ۱۸۶۸ء مین مدراس مین پھر یہ ہی بحث پیش ہوئی ہائی کورٹ نے یہ تجویز کیا
کہ ہم بموجب نظایر کے تجویز کرنے پر قانع ہین اس بحث پر ۱۸۶۲ء مین اس احاطہ مین غور ہوا تھا
اور بعد غور کے ہائی کورٹ نے اوسوقت یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ عدالت پابند مقدمہ چنا گونڈن
بنام کمارا گونڈن (۵) کی ہے اپیل عام نمبر ۷ ۱۸۶۲ء مین اس فیصلہ کی تقلید کی گئی -

(۱) اناجیلم بنام آیاسوامی فیصلجات صدر عدالت مدراس جلد اول صفحہ ۱۵۴ -
(۲) پدمال نایکن بنام پاپی امال " " ۱۸۵۱ء " ۲۳۴ -
(۳) جوکومل بنام سراتھی فیصلجات مدراس ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۳ (۴) چنا گونڈن بنام کمارا گونڈن مدراس ہائی کورٹ
رپورٹ جلد اول صفحہ ۵۴ (۵) رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد اول صفحہ ۵۴ -

مزید برآن پریوی کونسل نے بمقدمہ سری متی اومان دی بنام گوکلانند داس مہاپاتر (۱) حوالہ فیصلہ ۱۸۷۲ء کا اور فیصلہ مقدمہ راجہ دی اسے بیمنا لکر بنام جیوراو ایم رانا دیو (۲) کا اس طرز سے دیا ہی کہ اوس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کا تعلق کہ "جو امر کہ مسترد نہین ہو سکتا ہو وہ جایز ہوگا" جنوبی اور مغربی ہند مین محدود کیا گیا ہے۔ ہم اس امر پر آمادہ نہین ہین کہ سلسلہ فیصلجات پرنیٹڈ نسبی ہذا سے انحراف کرین لہذا ہم یہ قرار دیتے ہین کہ اکلوتے بیٹے کی تبنیت جایز ہے گو صحیح خیالات مذہبی کی رو سے فعل مذکور کیسا ہی پر گناہ ہو اور یہ ہی تجویز کیا کہ بیوہ بھی اکلوتے بیٹے کو اوسیطرح پر دے سکتی ہے جسطرح لڑکے کا باپ اوسکو دینے کا اختیار رکھتا ہے" (۳) ہائیکورٹ الہ آباد کے بخلاف بعض کے اکثر ججون کی یہ ہی راے ہی کہ جب اکلوتے بیٹے کی تبنیت ایک مرتبہ عمل مین آجاے تو پھر ناجایز قرار نہین دیجا سکتی ہے۔ (۴) سب سے اول صدر عدالت بمبئی نے یہ صاف تجویز کیا تھا کہ اگر اکلوتے بیٹے کو متبنی کرلیا جاے تو گو غیر مناسب ہی لیکن ناجایز نہین ہے (۵) پھر اسکے خلاف اسی ہائیکورٹ نے بعد ازان یہ تجویز کیا کہ دہرم شاستر کا عام قاعدہ یہ ہے کہ اکلوتا بیٹا متبنی نہین کیا جا سکتا ہے (۶) اور اسی کی تائید کلکتہ ہائیکورٹ نے کی ہے (۷) مگر ۱۸۷۸ء مین بمبئی ہائیکورٹ نے اس عذر کو کہ لڑکا اکلوتا ہے لہذا تبنیت ناجایز ہے قابل لحاظ نہین سمجھا۔ (۸) اسکے بعد ۱۸۸۳ء مین سمرتی کے احکام اور اونکی شرح پر غور کرنے کے بعد اور بعد ملاحظہ نظایر کے بمبئی ہائی

(۱) لا رپورٹ اپیل ہاے ہند جلد ۵ صفحہ ۵۳ (۲) رپورٹ بمبئی ہائی کورٹ ضمیمہ دیوانی جلد ا صفحہ ۱۹

(۳) نارائن سامی بنام کوپو سامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۳ — نظر پریوی کونسل سری ادی دیوی بنام سری دیکرم دیو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۸۶ — بھی ملاحظہ کیجیے کہ اسمین اکلوتے بیٹے کی تبنیت پر اعتراض نہین ہوا — (۴) ہنومان بنام چرائی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ — (۵) ہویت راؤ بنام گوبند راو بار ڈویل جلد ۲ صفحہ ۷۵ و ۷۶ — دیکھو نوٹ ولیم میکناٹن جلد اول صفحہ ۷۶ نوٹ

(۶) راجی نمبلکار بنام جیا ونت راو بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۹۱ —

(۷) نانک چندر دت بنام بھگوتی داسی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۴۳ — دراجہ اوپیندر لال راے بنام سری منی پرشن مئی منفصلہ ۹ ستمبر ۱۸۶۸ء ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۷ و بنگال لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۲۱ — و نظیر منتخب فیصلجات صدر کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۳ —

(۸) بھاسکر تریمبک بنام مہادیو اجی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴ —

کورٹ نے یہ تجویز کیا کہ جو ممانعت نسبت تبنیت سب سے بڑے لڑکے کی ہی وہ مثل ممانعت اکلوتے بیٹے کی تبنیت کے ہی اور یہ ممانعت صرف ایک نصیحت کے طور پر ہے نہ بطور حکم قانون کی (۱)

بنگالہ مین اکلوتے بیٹے کی تبنیت قانوناً ناجایز قرار دی گئی ہے

دفعہ ۷۸۶ بنگال مین قریب قریب کل اہل راے کے اکلوتے بیٹے کی تبنیت کے جواز کے خلاف ہین - سر الیف میکناٹن اور مسٹر سدرلینڈ ایسی تبنیت کے جواز کے مخالف ہین (۲) اور چھوٹے میکناٹن یعنی سر ولیم میکناٹن تو اس راے کی تائید مین بہت سے نمونے پیش کرتے ہین لیکن دو اور مشائین کیصورت مین اکلوتے بیٹے کی تبنیت کو جایز قرار دیتے ہین اور اسی راے کی تائید فیصلون سے ہوتی ہی (۳) بنگال مین سب سے پہلو شمشیر مل بنام دلراج کنور کے مقدمہ مین (۴) پنڈتون سے اکلوتے بیٹے کی تبنیت کی نسبت صدر دیوانی کلکتہ نے راے دریافت کی تہی اونہون نے جواب دیا کہ اکلوتے لڑکے کی تبنیت کا جواز اس امر پر منحصر ہے کہ لڑکا اس شرط پر دیا گیا ہو کہ وہ دونون باپون کا بیٹا رہے گا اگر ایسا نہین ہوا تو تبنیت ناجایز ہے اور وہ جایداد کا مستحق نہین ہی - اسکے بعد بہی کئی مقدمون مین یہ ہی تجویز ہوئی کہ اکلوتا بیٹا متبنیٰ نہین ہو سکتا ہے اور تبنیت کے ناجایز قرار دینے کیواسطے یہ ہی کافی ہے کہ جو لڑکا متبنیٰ کیا گیا ہے وہ اکلوتا بیٹا ہی اکلوتے بیٹے کے تبنیت مین نہ دینے کا حکم دینے والے اور لینے والے سے برابر متعلق ہے اور اوس کی خلاف ورزی ایک خلاف قانون کام ہے جسکی نسبت عدالت سے دست اندازی ہو سکتی ہی (۵) لیکن ایک مقدمہ مین بنگال مین بہی اکلوتے بیٹے کی تبنیت جایز سمجہی گئی ہتی (۶) اور ایک اور

(۱) کاشی بائی بنام تاتیا انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۱ - یہ نظیر دفعہ ۷۸۶ کتاب ہذا مین مفصل درج ہے ملاحظہ کیجیے (۲) سر الیف میکناٹن ہندو لا صفحہ ۱۲۳ و ۱۴۷ و ۱۵۰ سدرلینڈ سی نا پسیس صفحہ ۶۶۵ -

(۳) سر ولیم میکناٹن ہندو لا جلد ۲ باب تبنیت صفحہ ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۹۲ و ۱۹۵ یعنے مقدمہ نمبر ۳ و ۴ و ۸ - (۴) فیصلجات صدر عدالت کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۹

(۵) نند رام وغیرہ بنام کاشی پانڈی صدر عدالت کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۲ یہ فیصلہ جلد ۲ باب ۴ متعلقہ تبنیت دہرم شاستر ولیم میکناٹن مین بہی درج ہے و مارٹن فیصلجات صدر عدالت جلد ۱ صفحہ ۱۷ - و صدر عدالت جلد ۴ صفحہ ۷۰ - دیبی دیال بنام ہر ہور سنگہ فیصلجات ” ” ۴ ” ۲۰ ۳ و منتخب فیصلجات صدر عدالت جلد ۳ صفحہ ۳۱۰ (۶) مسماۃ ولیہ بنام متو صدر عدالت جلد ۵ صفحہ ۵۰

شودر قوم کے مقدمہ مین اکلوتے لڑکے کی تبنیت ہای کورٹ کلکتہ نے جائز قرار دی ہتی (۳) بنگال مین پہر یہی بحث ۱۸۶۷ء مین پیش آئی اور مدراس کے فیصلون اور دیگر فیصلجات کا حوالہ دیا گیا اور اسمقدمہ کی تجویز مین ایک ذی علم ہندو نا سوجسٹس دوارکا ناتہہ متر بہی شریک تہے اسمین تجویز کیا گیا کہ اکلوتے لڑکے کی تبنیت بالکل ناجایز ہے - جسٹس متر نے یہ فرمایا کہ "جائز تبنیت کی لازمی شرط یہ ہے کہ لڑکے کو ذی اختیار شخص دے اور دہرم شاستر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اکلوتے بیٹے پر باپ کا اسقدر اختیار نہین ہے کہ وہ اوسکو کسیکو عطا کر دے یا بیچ ڈالے لہذا اکلوتے لڑکے کا عطا کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسا کہ ماں اس حالت مین ہو تا جبکہ بغیر اجازت شوہر کے لڑکے کو دیتی یہ یاد رکہنا چاہئے کہ جو ممانعت اکلوتے بیٹے کو دینے کی نسبت ہے وہ جیسے کہ دینے والے سے متعلق ہے ویسے ہی لینے والے سے بہی متعلق ہے اور اس ممانعت سے دونون کو یہ دہمکی دی گئی ہے کہ وہ دونون لاولد رہین گے - تبنیت کی روسے نسل کا قایم رکہنا اصل مقصود دہرم شاستر کا ہے اور وہ مقصود ایسی تبنیت سے فوت ہوتا ہے" (۲) اور ایسکے مطابق پریوی کونسل اور ہائیکورٹ کی بہی تجویزین صادر ہوی ہین (۳) ۱۸۷۸ء مین کلکتہ ہائیکورٹ نے از سر نو غور کرنے کے بعد نہایت وضاحت سے یہ قطعی فیصلہ کر دیا کہ بنگال کے دہرم شاستر کی روسے اکلوتے بیٹے کی تبنیت محض ناجایز ہے اور یہ قاعدہ نہ صرف اعلی قومون سے متعلق ہے بلکہ شودر سے بہی یکسان متعلق ہے (۴) -

بڑے لڑکے کو نہ دینے کی احکام اخلاقی نصیحت ہین نہ بمنزلہ قانون - بڑے بیٹے کی تبنیت جائز ہے —	**دفعہ ۶۵۵** متاکشرا مین ہے کہ اگرچہ کوی شخص کثیر الاولاد ہو لیکن اوسکو بڑا لڑکا نہ دینا چاہئے کیونکہ بڑا لڑکا خاص کر خدمات پسری ادا کرتا ہے جیسا کہ منو کے اس قول سے ظاہر ہے کہ انسان

بڑے لڑکے کے پیدا ہوتے ہی اولاد ذکور کا باپ ہو جاتا ہے" (۵) اور یہی سوکی و یلاس اور ویرمترودی

(۱) سماۃ تیسری بنام لالہ ہری لال ویکلی رپورٹ جلد ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۳۳ -

(۲) اپندر لال رای بنام سری ہتی پرشن مئی بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۲۱ - سد رلینڈ ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۳ -

(۳) نیل مادہو داس بنام لبشمبر داس وغیرہ منفصلہ ۲۹ جون ۱۸۶۹ء مورز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۸۵ - جانکی بنام گوپال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۱ بہاسکر ٹریمبک بنام مہادیو راجی بمبئی ہای کورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴ -

(۴) مانک چند بنام بہگوتی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۴۳ -

(۵) منو سمرتی باب ۹ - اشلوک ۱۰۶ - متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۱۲ - دیریال نائکن بنام بالی مال مدراس صدر دیوانی رپورٹ ۱۸۵۸ء صفحہ ۲۲۴ —

اور دت تک سد ہنتا منجری اور دت تک نرنے سی بہی واضح ہوتا ہی (۱) بیوہار میوکہہ مین ہی کہ گوو گیند بہی یہ ہی کہتو ہین کہ جس شخص کے بڑا لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ اولاد ذکور کا باپ ہو جاتا ہی کیونکہ وہ خاص کر خدمات پسری ادا کرتا ہے اور اسیواسطے اوسکو نہ دینا چاہیئے مگر اسی قول کی روسے یہ ممانعت صرف لڑکا دینے والے سے متعلق ہے نہ لینے والے سے (۲) یہ ممانعت اگر ہوتی تو صرف لڑکا دینے والے سے متعلق ہوتی بشرطیکہ منو کے قول مین کوئی ممانعت بڑے لڑکے کو دینے کی نسبت ہوتی مگر ایسا نہین ہی کیونکہ اس کے لئے دلیل کی ضرورت ہی اور چونکہ ان الفاظ آؤلاد ذکور کا باپ ہو جاتا ہی سے صرف باپ ہو جانے کا اظہار ہوتا ہے حالانکہ اسکے سواے ادا سے قرض کا فرض (یعنی خدمات خاص) مقصود ہی اگر ایسا مقصد تہا تو اوسکو بہی اس فقرہ مین بیان کرنا چاہیئے تہا لہذا اگر بڑا لڑکا تبنیت مین دیا جاسے تو تبنیت کے جواز مین کچھہ خلل نہین آتا ہے" (۳) ان احکام دہرم شاستر کی نسبت ہائی کورٹون مین کامل مباحثون کے بعد یہ امر قطعی طور پر تجویز ہو گیا ہے کہ اکلوتے اور بڑے بیٹے کے نہ دینے کے احکام بطور پند و نصیحت کے ہین نہ بمنزلہ قانون اور گو بیٹے کا دینے والا مذہبًا گنہگار رہوتا ہے لیکن تبنیت ہر طرح سے جایز ہوتی ہے (۴) سارجنٹ صاحب چیف جسٹس بمبئی نے فرمایا کہ بحث جواز تبنیت سب سے بڑے اور اکلوتے بیٹے کی نسبت غالبًا یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ وہ دیگر ہائی کورٹون مین طے ہو گئی ہے۔ مدراس مین بڑے بیٹے کی تبنیت مقدمہ چناگوندن بنام کمارا گوندن (۵) مین جایز قرار دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ بالخصوص سر ٹی اسٹرینج کی اس راے پر مبنی ہے اور بنظر دونون ممانعتون نسبت بڑے اور اکلوتے بیٹے کے جبکہ وہ بخوبی متعلق ہون تو محض بطور ہدایت کے ہین اور اون کی تبنیت سے گو دینے والے پر گناہ عاید ہوتا ہم واسطے

(۱) دت تک سدہنتی صفحہ ۷۳ و ۷۷ سرسوتی ویلاس فقرہ ۳۶۸ و ۳۶۹ - ویرمتر ودے باب ۲ فقرہ ۲۸ - اسٹرینج جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ - ولیم میکناٹن صفحہ ۱۸۲ -

(۲) بیوہار میوکہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۴ - (۳) بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۵ حصہ ۲ صفحہ ۱۶۲ -

(۴) چناگوندن بنام کمارا گوندن رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۴ جانکی دیبیا بنام گوپال اچارجی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۵ کاشی بائی بنام تاتیا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۱ - جمنا بائی بنام راے چند دہال چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۵ -

(۵) رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد اول صفحہ ۵۴ -

ہر غرض قانونی کے جایز ہوگی مطابق اس اصول کے کہ جو امر نکرنا چاہیئے مگر جب وہ ہو گیا تو جایز ہے۔ کلکتہ مین جسٹس مترصاحب و مارکبی صاحب نے بڑے بیٹے کی تبنیت کو بمقدمہ جانکی دیبیا بنام گوپال اچارجی (۱) جایز قرار دیا ہے اور تبنیت اکلوتے بیٹے کو سر رچرڈ گارتہ چیف جسٹس و مارکبی صاحب جسٹس کلکتہ نے بمقدمہ مانک چندر دت بنام بہگوتی داسی (۲) ناجایز قرار دیا ہے - اس ہای کورٹ (بمبئی ہایکورٹ) مین اکلوتے بیٹو کی تبنیت کے جواز کی بحث پر سرایم ویسٹراپ صاحب چیف جسٹس سابق نے بمقدمہ لکشمابا بنام راماوا (۳) مین غور کیا ہو جسمین یہ باتین ایک جگہہ کی جا سکتی ہین - اگرچہ ممدوح الیہ نے اوسمقدمہ مین فیصلہ کی ضرورت ہونے کیوجہ سے اس بحث کی نسبت یہ قطعی راے دینے سے انکار کیا ہے کہ آیا احاطۂ بمبئی مین اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین دینا ناجایز ہے تاہم ممدوح الیہ کی راے کا میلان اوسکو جواز کی نسبت بہت خلاف ہی - نسبت تبنیت بڑے بیٹے کی یہ بحث مقدمات صدر عدالت کے وقت سے ہو جسکا حوالہ تجویز سرایم ویسٹراپ مین بصفحہ ۳۸۰ - ۳۸۵ دیا گیا ہے نہین معلوم ہوتی ہے جن مین جوابات شاستری اور فیصلیجات کا جو اون پر مبنی ہین جہان تک کہ اوس قسم کی بحث کی نسبت امید ہو سکتی ہے بہت مخالف ہین ہمارے روبرو سواے قول وشیشٹا کے اور کسی قول مولفان سمرتی کا حوالہ صریح ممانعت تبنیت بڑے بیٹے کی باب مین نہین دیا گیا ہو قول " بڑے بیٹے کو تبنیت مین نہین دینا چاہیئے" جسکا ہردت نے آپستمبہ کے قول کی شرح کرنے مین حوالہ دیا ہے دینا یا لینا لڑکے کا اور حق فروخت کرنے (یا خرید کرنے) لڑکے کا تسلیم نہین ہوا ہے (۴) یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قول کا اننت دیوکا غی ناتہہ اور پادہیا اور مصنف بالم بہٹ نے بہی تذکرہ کیا ہو لیکن کسی خاص مصنف سے اسکو متعلق نہین کیا ہو (دیکہو بیہ بار میوکہہ اور ریاگو ناتہ سمرتی ترجمہ راو صاحب منڈلک صفحہ ۴۹۲) یہ بات وشیشٹا سمرتی کی متن چہپی ہوی جلدون مین اور ایک قلمی جلد مین نہین پائی جاتی ہے اور مصنفان متاکشرا اور میوکہہ اور دتک میمانسا نے اوسکا حوالہ نہین دیا ہے گو وشیشٹا کے قول سے دیکہنے سے جسمین اکلوتے بیٹے کے متبنی کرنے کی ممانعت ہو اس قول کی صحت کی نسبت بہت شبہات خواہ مخواہ پیدا ہوتے ہین بخلاف اسکی دیگر مولفان سمرتی یعنی بودہاین اور سانک نے جیسا کا اقوال

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۵ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۴۳ -

(۳) رپورٹ ہای کورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴ -

(۴) جارج بولر صاحب کا ترجمہ آپستمبہ صفحہ ۱۳۱ مشمولہ مشرقی کتب مقدس -

مندرجہ (۱) تجویز سرایم ویسٹراپ صاحب سے ظاہر ہوتا ہے تہنیت اکلوتے بیٹے کی نسبت سخت ممانعت کی ہے لیکن سب سے بڑے بیٹے کی نسبت کچھ نہیں لکھا ہے اور ان شرح ون پر جو اس احاطہ میں سب سے زیادہ مستند ہیں لحاظ کرتے ہوئے ہم اقوال ذیل ستاکشترا کے باب اول فصل ۱۱ - اشلوک ۱۱ میں پاتے ہیں "پس اکلوتا بیٹا دینا (یا لینا) نہیں چاہئے کیونکہ وشستا کا یہ حکم ہے کہ کوئی شخص اکلوتے بیٹے کو نہ دے نہ لے - گو بکثرت اولاد ہو مگر سب سے بڑا بیٹا نہ دینا چاہئے کیونکہ وہ بالخصوص بیٹے کا کام کرتا ہے جیسا کہ قول ذیل سے ظاہر ہے کہ بذریعہ سب سے بڑے بیٹے کے جب ہی کہ وہ پیدا ہوتا ہے آدمی اولاد ذکور کا باپ ہو جاتا ہے" وہ ہی ایک لفظ اَن او بکا - جیسکے لفظی معنی عدم اختیار ہیں اصل دونوں فقرات میں استعمال کیا گیا ہے اور ترجمہ میں چھوڑ ہوا ہے اس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ اوس وقعت کو ظاہر کرتا ہے جو کولبروک صاحب نے امتناع متعلقہ اکلوتے اور سب سے بڑے بیٹے کی بمقابلہ یک دیگر قائم کی ہے میوکھ کے باب ۴ فصل ۵ - اشلوک ۴ و ۵ سے واضح ہوتا ہے کہ مصنف نے اوس نتیجہ کی صحت کی نسبت جو دیگر شرح نے اس قول منو سے نکالا ہے کہ سب سے بڑے بیٹے کی تہنیت ممنوع ہے شبہ کیا ہے لیکن بہرحال اوسنے اس ممانعت کو دینے والے سے متعلق کیا ہے - بالآخر اگر ہم ان دونوں صورتوں میں ممانعت کی وجہ پر لحاظ کریں تو یہ بات ظاہر ہے کہ ایک تو اس غرض مذہبی پر مبنی ہے کہ بزرگوں کے کریا کرم کے واسطے نسل قائم رہنی چاہئے مگر دوسری وجہ اس سے زیادہ نہیں سمجھی جا سکتی ہے کہ وہ اظہار ایک خیال ترجیح بڑے بیٹے کا ہے اور وہ بھی صرف اوس صورت میں کہ وہ پہلی مرتبہ پیدا ہوا ہو اس وجہ سے کہ وہ ہی پہلا لڑکا ہوتا ہے جس سے کوئی آدمی اولاد ذکور کا باپ ہوتا ہے کیونکہ اس بات سے انکار کرنے کی کوشش نہیں کی گئی کہ سب سے بڑے بیٹے کی تہنیت میں دیے جانے کی صورت میں اور لڑکے رسوم کریا کرم اوسی طرح قرار واقعی ادا کر سکتے ہیں - مگر یہ بحث بظاہر سنجیدگی سے کی گئی تھی کہ چونکہ روحانی تاثیر سب سے بڑے لڑکے کی زایل ہو گئی لہذا متبنی کنندہ کو تہنیت سے کچھ فایدہ روحانی نہ ہو سکے گا - ہم یہ نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ عبارت "اثر روحانی" سے کیا مراد ہو سکتی ہے حسب تحریر وشستا کے لڑکا موجود ہونے کی بڑی بات یہ ہے کہ وہ کریا کرم کرے کی لیے اولاد پیدا کرے اس لئے خواہ ہم اقوال مندرجہ کتب دھرم شاستر پر جو اس احاطہ (بمبئی) میں مستند ہیں یا وجود امتناعات مفید پر کہ جو ان کتابوں میں پائی جاتی ہیں لحاظ کریں تو کوئی وجہ کافی سب سے بڑے بیٹے کی تہنیت کے امتناع کی نصیحت نہ وجہ سے زیادہ معلوم نہیں ہوتی ہے جس سے کوئی امتناع قانونی پیدا ہوتا ہو لہذا سب سے بڑے لڑکے کی تہنیت بہرحال جائز ہے" (۲)

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۷ (۲) کاشی بائی بنام تاتیا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۱

گو ویرمتر و دے کو مصنف اور جگنا تہہ برے اور اکلوتے بیٹے کی تبنیت بطریقہ کرتیریما بہی ناجایز کہتے ہین لیکن اہل متہلا اسپر عمل نہین کرتے ہین —

دفعہ ۶۸۹ ویرمتر و دے مین ہے کہ اگرچہ کسی کے بہت سے لڑکے ہون لیکن بڑا لڑکا تبنیت مین نہ دینا چاہیے کیونکہ جسوقت وہ پیدا ہوتا ہے اوسیوقت اوسکا باپ اوسکی وجہ سے اولاد ذکور کا باپ ہوجاتا ہے اور اس لڑکے کا حق خدمات پسری ادا کرنے مین فوق و ترجیح رکہتا ہے اسیطرح سے ممانعت کی یہ وجہ خریدی ہوے اوس لڑکے سے جسنے اپنے آپکو خود دیدیا ہو اور بناے ہوے لڑکے سے متعلق ہے ان تینون صورتون مین اکلوتے یا بڑے بیٹے کی تبنیت ممنوع ہے" (۱) جگنا تہہ لکہتے مین کہ متہلا کے شاستر کو بموجب اکلوتا لڑکا گو خود اپنی تبنیت پر راضی ہو جاے تاہم اوسکی تبنیت ناجایز ہے (۲) لیکن کرتیریما طریقہ کی تبنیت مین متہلا مین ان اقوال پر کچہہ عمل نہین ہوتا ہے کیونکہ وہان کے مروجہ مستند قاعدہ مین کوی قید یا صفت طریقہ مذکور کی تبنیت مین نہین لگای گئی ہے حالانکہ دت تک کے معنی مین کرتیریما داخل ہے اور اسیوجہ سے اوسکو جایز کہا جاتا ہے (۳)

کونسا لڑکا متبنی ہونیکے قابل ہے اور کونسا نہین

عام قاعدہ

دفعہ ۶۹۰ یہ شرط عام ہے اور ہر ایک طریقہ تبنیت سے متعلق ہے کہ لڑکا جو متبنی کیا جاے وہ ایسے جملہ جسمانی اور دماغی نقصون سے پاک ہو جنکی وجہ سے انسان اداے رسوم کریاکرم اور دیگر خدمات پسری سے ممنوع اور وراثت سے محروم ہوجاتا ہے (۴) نقص سے پاک ہونا لڑکے کی ذات سے متعلق ہے اگر لڑکا صحیح الجسم اور صحیح العقل ہو تو اگرچہ اوسکا باپ کوڑہی ہو تاہم متبنی ہو سکتا ہے — (۵) —

متبنی لڑکے کی وہ صفات. جن سے وہ تبنیت کے قابل یا نا قابل ہوتا ہے —

دفعہ ۶۹۱ اوس لڑکے کی صفات کی نسبت، جو متبنی ہونے کو قابل ہے سمرتیون

(۱) ویرمترودے صفحہ ۱۸۹ — طبع جدید صفحہ ۶۱۰ —

(۲) کولبروکس ڈایجسٹ کتاب ۵ عنوان ۲۷۵ شرح — اسٹرینج جلد ۱ صفحہ ۸۷ — میکناٹن جلد اول صفحہ ۶۷ — دفعہ ۸ اکش پنڈا کو بہی دیکہو (۳) بہوستہا چندریکا — نیز دیکہو دفعات ۵۵۵ — ۶۷۵ کتاب ہذا — (۴) سدرلینڈ سی نایپسس عنوان ۲ —

(۵) آنند سوہن موزم دار بنام گوبند چندر موزم دار دیکلی ریپورٹر ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۷۳

مین بہت ہی کم حکم پایا جاتا ہو اعلی درجہ کے دو تین قول بہت ہی مختصر الفاظ مین ہین چنانچہ منو کا قول ہے کہ لڑکا اورس بیٹے کی مثل ہونا چاہیے (۱) کاناکا اور شونک کا بھی یہ ہی قول ہے (۲) اوران اقوال مین لڑکے مذکور کی صفت مین صرف الفاظ پتر سدرشیہ اور پتر چایا استعمال کئے گئے ہین جنکے لغوی معنی یہ ہین کہ — جو لڑکا متبنی کیا جاوے وہ مثل اورس بیٹے کے ہو — یعنی وہ اورس بیٹے کا فوٹو (عکس) ہو گویا اوسکی نقل ہو — ہر طرح پر اورس بیٹا ہی سا ہو — ڈاکٹر بہولر نے بھی مضمون کاناکا مین اسکا ترجمہ صلبی بیٹے کے مشابہ کیا ہے (۳) یہ ہی مختصر الفاظ متبنی ہونے کی قابلیت اور شرائط و قیود کے احکام اور مسایل کی بنیاد اور ماخذ ہین اور ان ہی کی رو سے مستند دہرم شاستر مین دت تک طریقہ مین جو لڑکا متبنی کیا جاتا ہے اوس کیواسطے لازمی شرائط یہ ہین:—

اول وہ لڑکا ایسا ہو کہ بیٹا بن سکتا ہو (۴) یعنی متبنی کرنے والے کا اوسکی حقیقی ماں سے بحالت اوسکے کنواری ہونیکے جائز طور پر اسطرح کا بیاہ ہو سکتا ہو کہ بحالت بیاہ کے جو لڑکا پیدا ہوتا وہ اورس بیٹا ہوتا —

دوم لڑکا اوسی جماعت یا قوم کا ہو جسکا متبنی کرنے والا ہے (۵)

سوم برہمنون کے واسطے لازم ہے کہ اپنی سپنڈون مین سے لڑکا متبنی کرین اگر سپنڈون مین ہو تو اسپنڈ کو متبنی کرین (۶)

چہارم لڑکے کی عمر کم ہو اور اوسکی رسم جنیئو یا سونڈن اصلی باپ کے خاندان مین نہوی ہو (۷)

ان چارون شرطون کے احکام کو بالتفصیل علحدہ علحدہ بیان کرنے مین زیادہ فائدہ اور آسانی ہے لہذا حسب ذیل بیان کیا جاتا ہے —

(۱) منوسمرتی باب ۹ — اشلوک ۱۶۸ — (۲) دت تک میمانسا فصل ۵ — فقرہ — ۱۵ و ۱۶ و دت تک چندریکا فصل ۱۱ — فقرہ — ۷

(۳) دیکھئے اخبار ایشیاٹک سوسائٹی بنگال ۱۸۶۶ء و دہرم شاستر مین صاحب —

(۴) دت میمانسا اور بیاسے ۵ — اشلوک ۱۶ —

(۵) " " فصل ۲ — اشلوک ۲۱ و ۲۲ و دت تک چندریکا فصل ۴ — اشلوک ۴ و ۵

(۶) " " " " ۲

(۷) " چندریکا فصل ۲ — " ۱۹ و ۲۳ — و دت تک میمانسا فصل ۴ — اشلوک ۲۲

شرط اول

لڑکا ایسی عورت کا نہو جس سے متبنیٰ کرنیوالے کا بحالت اوس کے کواری ہونیکے بیاہ نہوسکتا ہو-

عام قاعدہ واجب التعمیل یہ ہیکہ ایسی لڑکے کی تبنیت جایز نہین ہے جسکی مان سے اگر وہ کواری ہوتی تو اوس شخص کا بیاہ بطور جایز نہو سکتا جسکے واسطے وہ متبنیٰ کیا جاتا ہے الا جہان رواج اسکے خلاف ہو - مگر یہ عام قاعدہ شودرون سے متعلق نہین ہے -

دفعہ ۶۹۲ " دونون ہاتھون سے لڑکے کو پکڑکر اور وہ منتر پڑھکر جسکے شروع کے الفاظ یہ ہین " دیوے وا سیاتوا " اور آہستہ سے یہ دعا پڑھکر " انگاد انگت ... " لڑکے کی پیشانی پر بوسہ دیکر اور اوسکو کپڑے پہنا کر اور اسیطرح کی اور رسوم معینہ ادا کرنے پر لڑکا مثل بیٹے کی ہو جاتا ہے " (۱) - الفاظ " لڑکے کا مثل بیٹے کی ہو جانا " سے لڑکے کی یہ قابلیت مراد ہے کہ گویا وہ متبنیٰ کرنے والے سے پیدا ہوا ہے (۲) مصنف دت تک میمانسا کہتے ہین کہ الفاظ " بیٹے کی مثل یا بیٹے کے مشابہ ہو " سے مراد یہ ہیکہ گویا بذریعہ تقرر کے دوسرے کی زوجہ سے لڑکا جنایا گیا ہے (۳) پس اسی وجہ سے بھائی - چچا - ماموں - نواسہ اور بھانجا متبنیٰ نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اوسمین اور بیٹے مین کوئی مشابہت نہین ہوتی ہے (۴) اسیوجہ کے لحاظ سے اسی مصنف نے بطور نتیجہ کے یہ کہا ہے کہ نواسہ اور بھانجا شودرون مین بیٹے ہوتے ہین کیونکہ تینون عالی قومون مین بھانجا بطور بیٹے کے کہین بیان نہین ہوا ہے (۵) بھانجے کا لفظ اون سب کو ظاہر کرتا ہے جو بیٹے کے مشابہ نہین ہین کیونکہ جو وجہ ممانعت کی ہے وہ اون سب کیواسطے ہی - اور وہ یہ ہے کہ جو متبنیٰ

(۱) دت تک میمانسا فصل ۵ فقرہ - ۱۵ - دت تک چندریکا فصل ۲ فقرہ - ۷

(۲) " چندریکا " ۲ " ۸ (۳) " میمانسا " ۵ " ۱۶

(۴) " میمانسا " ۵ " ۱۷ (۵) " " " ۳۲

کیا جاتا ہے گویا وہ دوسرے کی زوجہ سے جنا گیا ہے اور بھانجے وغیرہ کی صورت میں بوجہ رشتہ کے دوسرے کی زوجہ سے لڑکا نہیں جنا یا جا سکتا ہے (۱) وردہ گوتم منی کا بھی یہ ہی قول ہے کہ اعلیٰ قوموں میں بھانجا لیطور بیٹے کے کہیں بیان نہیں ہوا (۲) اس موقع پر لفظ بھانجے میں بھتیجا بھی شامل ہے لہذا بہن کو بھائی کا لڑکا متبنی کرنا جایز نہیں ہے اور اوسکو متبنی نکرنا چاہیئے (۳) — چھتری صرف اپنی ہی قوم میں سے اور سپنڈ کے ہونے پر اوسی خاندان میں سے جو ایک ہی ہادی کی تقلید کرتا ہو اور ویش کو ویش قوم میں سے اور شودر کو شودر قوم میں سے لڑکا متبنی کرنا چاہیئے لیکن شودر نواسے اور بھانجے کو متبنی کر سکتا ہے (۴) اس قول کے اس جملہ "لیکن شودر نواسے اور بھانجے کو متبنی کر سکتا ہے" سے یہ قائم قوام ہوتا ہے کہ تین اعلیٰ قومو میں نواسے اور بھانجے کو متبنی نکریں کیونکہ لفظ لیکن میں علیحدگی کا تصور شامل ہے — چونکہ تینوں اعلیٰ قوموں کو منع کیا گیا ہے اور شودر کو اجازت دی گئی ہے لہذا مصنف یہ دلیل بھی پیش کرتا ہے کہ بھانجے کا بیٹا بنانا تین اعلیٰ قوموں کی نسبت کسی مستند کتاب میں بیان نہیں کیا گیا ہے (۵) جسطرح سے کہ گربیا پرشیتا کے فقرہ میں بیاہ کے باب میں ممنوع رشتوں کو (یعنی اون رشتوں کو جن کی وجہ سے باہم رشتہ داروں کے بیاہ ہونا منع ہے) خارج کیا گیا ہے اسیطرح پر تبنیت کے باب میں بھی وہ خارج ہونے چاہئیں یعنی وہ لڑکا متبنی کرنا چاہیئے جسکی ماں سے متبنی کرنے والا جایز مجامعت کر سکتا ہے (یعنی بذریعہ بیاہ جایز یا نیوگ کے قاعدہ کی روسے) اور جو باب میں ممنوع رشتہ متبنی کی قابلیت شنیہت ہو کہ وہ متبنی کرنے والے سے بذریعہ تقرر نیوگ) نہیں جنایا جا سکتا ہے اسوجہ سے کہ باہمی رشتہ ایک جوڑے (شوہر و زوجہ) میں ایسا ہے جیسا کہ ماں یا باپ کا تعلق مثلاً سالی کی دختر یا چچا کی زوجہ کی بہن — اس قول کے معنے یہ ہیں کہ جہاں ایسی صورت ہو کہ شوہر زوجہ کے باپ کی حیثیت رکھتا ہو یا زوجہ شوہر کی ماں کی حیثیت رکھتی ہو وہاں لڑکی بیاہ تعلق ممنوع کہلاتا ہے (۶)

(۱) دت تک میمانسا فصل ۵ - فقرہ - ۱۸ - (۲) دت تک میمانسا فصل ۵ فقرہ - ۳۲
(۳) " " " ۳۳ و بیوستھا درپن صفحہ ۸۴۲ طبع دوم - بیوستھا چندریکا جلد ۲ بیوستھا ۱۸۲ صفحہ ۵۷ - (۴) دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۷۴ - دت تک چندریکا فصل اول فقرہ - ۱ و ۱۷ - (۵) دت تک " " " ۹۱ و ۹۲ و ۹۳
(۶) دت تک میمانسا فصل ۵ فقرہ - ۱۶ ، ۱۸ ، ۱۹ و ۲۰ -

اس قاعدہ کی بناپر اور بنشا اور رغدا اور ساتری سینت مدراس ہائیکورٹ نے باجلاس کامل حسب
ذیل تجویز کیا ہے :- جو امر استصواب طلب اجلاس کامل مین پیش کیا گیا ہے وہ یہ ہو کہ
آیا یہ قاعدہ دہرم شاستر کا ہے یا نہین کہ کوئی تبنیت جائز بجز اس کے نہین ہوسکتی ہے کہ جو لڑکا
متبنیٰ کیا جاتا ہے اوسکی حقیقی مان سے بحالت اوسکے کواری ہونے کے اوس شخص کا بیاہ بطور جائز
ہوسکتا تھا جسکے واسطے وہ متبنیٰ کیا جاتا ہے - یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ برہمنون مین ایک ہی گوتر کے
لوگون مین باہم بیاہ کرنا ممنوع ہو - کاناکا کے قول مین جسکا ذکر دت مک میمانسا فصل ۵ - فقرہ -
۱۶ - (۱) اور دت چندریکا فصل ۱۱ فقرہ - ۷ (۲) مین کیا گیا ہے یہ فقرہ لکھا ہے "اسواسطے کہ
کوئی لڑکا متبنیٰ کیے جانے کے قابل ہو یہ ضرور ہی کہ اوس مین عکس لڑکے کا ہو" - دونو شارحین نے
اس فقرہ کی تعبیر یہ کی ہے کہ اوس سے یہ مراد ہے کہ صلاحیت اسباب کی ہو کہ متبنیٰ کرنیوالا بذریعہ تقرر
وغیرہ کے پیدا کرسکتا ہے - دت مک میمانسا فصل ۵ - فقرہ - ۱۶ - اور دت مک چندریکا فصل ۲
فقرہ - ۸ - ملاحظہ طلب - اشلوک ۱۷ مین مصنف دت مک میمانسا نے یہ لکھا ہے کہ بھائی اور چچا اور
ماموں اور نواسہ اور بھانجا تبنیت سے خارج کیے گئے ہین اور اشلوک ۱۸ مین وہ لکھتے ہین کہ رشتہ
ممنوعہ اون سب مین مشترک ہو اور اس مسئلہ کو پھر بیان کیا ہے کہ رشتہ ممنوعہ ہر حالت مین وجود
پذیر ہوتا ہے جبکہ صلاحیت اسباب کی ہو کہ خود وہ شخص بذریعہ تقرر کے پیدا کرے - دوسری
فقرہ مین اونھون نے یہ لکھا ہے کہ جب باہمی رشتہ مابین دولہا اور دلہن کے مشابہ رشتہ پدری یا
مادری کے ہو تو ایسا بیاہ رشتہ ممنوعہ ہے اور بتائید اس مسئلہ کے اونھون نے گرہیا پرسشیشتا کے
کے ایک فقرہ کا حوالہ دیا ہی جسمین بحالت بیاہ رشتہ ممنوع بیان کیا گیا ہے وہ فقرہ حسب ذیل ہی
"باہمی رشتہ مابین زوج اور زوجہ کے اگر ایک ساتھ دوسرے کے مشابہ باپ یا مان کے ہو
تو قرابت ممنوعہ ہے مثلاً زوجہ کی بہن کی لڑکی اور بہن چچا کی زوجہ کی" اشلوک ۲۰ مین شارح مذکور
نے یہ بیان کیا ہے کہ اوسی طرح جیساکہ قول گرہیا پرسیشتا مین قرابت ممنوعہ بیاہ کی صورت
مین خارج کی گئی ہے اوسی طرح صورت مابہ البحث مین (وہ شخص جو اگر متبنیٰ کرنیوالے سے پیدا
ہوتا تو اوسکا بیٹا ہوتا) ممنوعہ قرابت خارج ہونی چاہیئے بالفاظ دیگر "وہ شخص متبنیٰ
کیا جاسکتا ہے جسکی مان سے متبنیٰ کرنے والا مجامعت کرسکتا تھا" الفاظ سنسکرت جنکا ترجمہ
مجامعت کیا گیا ہے "نیتی یوگم" ہین یہ حجت کی گئی ہے کہ ان الفاظ کا ترجمہ صحیح نہین کیا گیا ہے - اونہ

(۱) دہرم شاستر مولفہ اسٹوکس صاحب صفحہ ۵۹۰ (۲) دہرم شاستر مولفہ اسٹوکس صفحہ ۶۲۸ -

اصل سمرتی مین کوئی حوالہ نسبت امکان بیاہ یا صلاحیت جننا سے جاننے بذریعہ تقرر کے نہین ہے اس
امر کی نسبت ایک مباحثہ ذی علم منڈلک صاحب کے ترجمہ یاگولک سمرتی کے صفحہ ۴۷۰ لغایت ۴۸۴
مین درج ہو اور وہ دلائل جو مقدمہ ہذا مین اپیلانٹ کے وکیل نے پیش کی ہین اون دلیلون کے
مثل ہو مین جو کتاب مذکور مین درج ہین - پہلی حجت یہ ہو کہ جو تعبیر کہ شارحون نے اصل سمرتی کی ہے
وہ جائز نہین ہے الفاظ مندرجہ سمرتی بابت گود کے یہ ہین "پتر سدرشیا" اور "پتر چہایاوہم" اور ان کے لغوی
معنی یہ ہین کہ جو لڑکا متبنیٰ کیا جاوے وہ مثل بیٹے صلبی کے ہو یعنی عکس (فوٹو) ایسے بیٹے کا ہو جو منتفان
سمرتی ہاسے قدر یعنی سوائے اس اور منو سے تو نتیجہ امر یقینی ہی ہے کہ اس بات مین مماثلت یا مشابہت
ہونی چاہئے اور شارحون نے یہ بات جو مقرر کی ہے کہ نہیں بذریعہ استعارہ کے پوری کر دی ہے - اور
ایسا بیان ہی شاید منشا ... دہرم شاستر قدیم کو پہنچا دیا جاتا ہے جو نیوگ یعنی بذریعہ تقرر کے
لڑکا پیدا کرنے کی ذات سے متعلق تھا اور یہ تصور کیا ہے کہ مماثلت یا مشابہت مذکور اوس پیدا
کئے جانے کی صلاحیت پر مستقل ہے جو متبنیٰ شخص مذکور کے بذریعہ نیوگ کے پیدا کئے جانے کی حالت مین تھی
اس استعارہ کی تائید مین یہ بات ہے کہ نیوگ کی اوس حد تک اجازت دینے کی کہ جس حد تک وہ بموجب
قانون قدیم کے تسلیم کیا گیا تھا غرض یہ تھی کہ صلبی بیٹے کا بدل مہیا کیا جاوے اور اوس کے ذریعہ سے
اوس روحانی فائدہ کا زوال و انقطاع روکا جاوے جسکی نسبت یہ باور کیا گیا تھا کہ وہ بیٹے کی جانب
سے مراسم کریا کرم اور رسوم سالانہ کے ادا ہونے کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے - اس امر سے انکار نہین
کیا جا سکتا ہے کہ نیوگ جسکی نسبت منو وغیرہ نے سختی ہی حرف گیری کی ہے وہ قدیم زمانہ مین جاری
تھا اور گو زیادہ محدود تھا تاہم بطور ایک ذریعہ پیدایش اولاد بموجب شاستر قدیم کے تھا - منجملہ
بارہ قسم کے لڑکون کے ایک کشیترج (زوجہ کا پیدا کیا ہوا بیٹا) بھی تھا اور ایسے لڑکے کا درجہ
دہرم شاستر قدیم مین دستیاب ہو کر لڑکے سے اوپر تھا - دیکھو متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ
اول (۱) و ... مارتی چندریکا ... فصل ۲ (۲) وکیل اپیلانٹ کی یہ استدعا ہے کہ ہمکو اب یہ دیکھنا
چاہئے کہ آیا تعبیر شارحان مذکور کی بذریعہ استعارہ کے واجبی ہے یا نہین قبول نہین کی جا سکتی ہے -
یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اکثر ... خود متبنیٰ ... کہ لوگون نے اون رایون کو جو اون
مین درج ہین بطور جزو قانون کے ... تسلیم کر لیا ہے قانون جدید کو خارج ہو گئی ہین - سوائے اسکے کہ
رواج واقعی ... ہے ... یہ ... کہ آیا کسی شارح کی رائے کسی خاص امر کی نسبت

(۱) دہرم شاستر ... صفحہ ۱۴۱ - (۲) ... صفحہ ۱۳۹ و ۳۰۴

دہرم شاستر کا ایسا جزو ہے یا نہین کہ جو مقبولہ اشخاص ہو — عدالتہاے انصاف کو لیئے طریقہ مناسب جیسا کہ مشہور سوامی ایار صاحب جسٹس نے مقدمہ شیو گنگا بنام دو راسنگہا بتور (۱) مین نشان دیا ہے صرف یہ ہے کہ اون سترحون کی نسبت جو عموماً مستند سمجھی جاتی ہین - یہ تصور کرین کہ اون مین وہ قانون مندرج ہے جو فریق ہاے مقدمہ سے متعلق ہے۔ بجز اس کے کہ فریق ہاے مذکور صریح شہادت کے ذریعہ سے یہ ثابت کر دین کہ کسی خاص معاملہ مین لوگون کا رواج اون شرحون کے مطابق نہین ہے۔ دوسری حجت یہ ہے کہ دت تک میمانسا فصل ۵۔ ۱ شلوک ۲۰ کے ترجمہ مین غلطی ہے گو صحیح ترجمہ وہ ہی ہے جو سنڈلک صاحب نے کیا ہے اور گو مراد الفاظ سنسکرت مندرجہ اصل کتاب کی بلاشبہ یہ ہے کہ "ساتھ ایسی مان کے کہ جسکے ساتھ نیوگ ممکن ہے" بجاے اسکی کہ "ساتھ ایسی مان کے جسکو ساتھ متبنیٰ کرنے والا مجامعت کر سکتا ہو" تاہم یہ نہین خیال کرتے کہ جو قاعدہ سدرلینڈ صاحب (۲) نے قرار دیا ہے اوس سے کوئی اہم غلطی پیدا ہوئی ہے مطابق سترون کے قاعدہ یہ ہو کہ نیوگ مابین متبنیٰ کرنے والے باپ اور اوس لڑکے کی اصلی مان کی جو متبنیٰ لیا جائے ممکن ہو مگر بموجب نتیجہ اخذ کردہ سدرلینڈ صاحب کے یہ امر اسکہنے کے مساوی ہے کہ بیاہ جایز طور پر ممکن ہو رشتہ ممنوعہ بحالت بیاہ کے بلحاظ اوس رشتہ کے ہی جسمین زوج اور زوجہ جنکے باہم بیاہ ہونا منظور ہے قطع نظر بیاہ کے اوسوقت ہون کہ جب بیاہ لڑکی جو بیاہ کے لئے منتخب ہوئی ہے ہنوز بیاہی ہو لیکن رشتہ ممنوعہ بحالت نیوگ کے اوس رشتہ سے متعلق ہے جو باہم بیاہی ہوئی عورت اور اوس مرد کے ہو جو اوس سے لڑکا پیدا کرنے کیلئے مقرر کیا جاے بوقت رشتہ ممنوعہ کی ایک صورت کے قاعدہ کا مقابلہ دوسری صورت کے قاعدہ سے کیا جاے تو اس اصول کو ذہن مین رکہنا ضرور ہے کہ بوجہ بیاہ کے عورت خاندان شوہر مین داخل ہو جاتی ہے یا جیسا کہ مصنفان دہرم شاستر لکہتے ہین اوسکا گوتر وہی ہو جاتا ہے جو اوس کے شوہر کا ہوتا ہے — یہ بہی یاد رکہنا چاہیئے کہ قواعد رشتہ ممنوعہ کی غرض دونون صورتون مین واحد تہی یعنی امتناع جماع حرام بیاہ کیصورت مین تین ممانعتین ہین —

اول زوج اور زوجہ جنکے باہم بیاہ کیا جاے باہم سپنڈ نہونی چاہئین —

دوم زوج اور زوجہ سگوتر نہونے چاہئین —

سوم دروڈ مبندہ (قرابت محاذات) یعنی ایسی قرابت ہونی چاہئے کہ جس سے باہم زوج اور زوجہ کے بہی صحت حرام ہو —

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۳۹ (۲) سدرلینڈ سی نا لپسس صفحہ ۲۲۳ —

اس قرابت مخالف کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ وہ اسپر مشتمل ہے کہ زوج اور زوجہ مین ایسی قرابت ہو
کہ بذریعہ استعارہ کے ایک باپ یا مان دوسرے کی ہو مثلاً زوجہ کی بہن کی لڑکی اور بہن برادر عم
زاد زوجہ کی - چنانچہ قواعد متعلقہ اوس شخص کے جو لڑکا پیدا کرنے کے لئے مقرر ہو اُنکو لالق ہی بمضمون
ذیل ہین - بموجب منوسمرتی باب ۹ - اشلوک ۱۵۹ - (۱) کے صرف بھائی یا قرابت دار سپنڈ
مقرر کیا جا سکتا ہے بھائی یا سپنڈ مذکور بھائی یا سپنڈ عورت کے شوہر کا ہے جو بوجہ بیاہ
بموجب قانون کے خود اوسکا بھائی یا سپنڈ ہے بحیثیت سپنڈ کے اوسکا گوتر وہی ہوگا جو
عورت کے شوہر کا ہے اور چونکہ بیاہ عورت اور اوسکے شوہر کے باہم بمطابقت قانون متعلقہ
رشتہ ممنوعہ کے ہوا ہوگا لہذا عورت اپنی کوار ہنے کی حالت مین اوس شخص کی سپنڈ نہو گی
جو قابل تقرر کے قرار دیا گیا ہے پس کوئی مناقض درمیان قانون بیاہ کے اور قاعدہ نیوگ کے
جو منو نے بیان کیا ہے نہین ہے - یاگولک نے باب اول اشلوک ۲۸ (۲) مین کہا ہے
کہ سپنڈ یا سگوتر یا کوئی اور شخص اولاد پیدا کرنے کو لئے مقرر کیا جا سکتا ہے متاکشرا باب
اول فصل ۱۱ - اشلوک اول (۳) مین زوجہ کے پسر کی تعریف مین وہ شخص داخل ہے جو زوجہ
کے بطن سے اوسکے شوہر کے یکجدی قرابت دار یا دیگر قرابت دار سے پیدا ہوا ہو - دتک
میمانسا فصل ۵ - اشلوک ۱۲ (۴) مین شارح نے یہ کہا ہے جو شخص مقرر کیا جاوے وہ شوہر کا
بھائی اور یکجدی قریب یا بعید وعلی ہذا القیاس ہو سکتا ہے اور نسبت استعمال الفاظ علی ہذا
القیاس کو وہ حسب ذیل لکھتے ہین "نہ ایسا تقرر کسی شخص غیر قرابت دار کا نا ممکن ہے کیونکہ
بموجب اس قول کے بلایا جانا ایسے شخص کا ممکن ہے واسطے تخم کے کسی برہمن کو دولت
کے ذریعہ سے بلایا جاسکے" عورت مذکورہ کے شوہر کا سپنڈ یا سگوتر عورت مذکورہ کا جب وہ بے
بیاہی تھی سپنڈ یا سگوتر نہین ہو سکتا تھا جیسی کہ ہم صراحت کر چکے ہین - ریا کوئی اور شخص اسکی
صحیح تعبیر یہ ہے کہ کوئی شخص مثل دیگر اشخاص کے کہ جنکی صراحت پہلے کی گئی ہے اس معنی مین کہ
صحبت اوسکے ساتھ بموجب قانون بیاہ کے حرام نہو گی - پس کوئی اختلاف قانون تقرر مین بنسبت
اوس شخص کے جو قابل تقرر ہے اور قانون بیاہ مین نسبت اوس شخص کے جو قابل بیاہ کے ہی

(۱) قوانین منو مولفہ جونس صاحب صفحہ ۲۴۸ طبع چہارم -
(۲) ترجمہ منڈلک صاحب صفحہ ۲۲۱ و ۲۱۹ - (۳) دہرم شاستر اسٹوکس صاحب صفحہ ۴۱۰
(۴) دہرم شاستر اسٹوکس صاحب صفحہ ۵۹۰

نہین ہے دونون کی غرض یہ ہو کہ وہ صحبت جسکی اجازت قانون مین دی گئی ہے حرام ہو۔ اور مذہبی بنیاد قاعدہ کی یہ ہے کہ حرام کی اولاد جاتسے باہر ہے اور موثر طور پر وقت وفات جل دان کی یا سالانہ شرادہ کی مجاز نہین ہے۔ خاص امر استعارہ پیر مشتمل ہے کہ ایسا لڑکا حاصل ہو جو جل دان کا مذکور کے کرنیکا مجاز ہو اور استعارہ مذکور قایم رہے عام اس سے کہ اوسپر بہ تعلق قانون تقرر یا قانون بیاہ غور کیا جاوے۔ بیاہ اور نیوگ تبنیت کی بابت یکسان طور پر مقننین دہرم شاستر نے بلحاظ امر مذہبی وسیلہ پیدا کرنے ایسے لڑکے کی جو سالانہ اور وقت وفات کے جل دان کا موثر طور پر مجاز ہو حکم دیا ہے اور سدرلینڈ صاحب نے حوالہ قانون بیاہ کا نسبت اس امر کے کہ کون رشتہ حرام ہے اور کون حرام نہین ہے غالباً اس وجہ سے دیا ہے کہ وہ قانون اب نافذ ہے حالانکہ شارحون نے قانون تقرر (نیوگ) کا حوالہ دیا ہے اور اوسکی توضیح بحوالہ قانون بیاہ کے اس وجہ سے کی ہو کہ غرض مشترک بیاہ اور نیوگ کی یکسان طور پر انسداد حرام کاری ہے۔ ہمکو یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ دراصل مباحث مین کوئی غلطی ہے کہ قاعدہ رشتہ ممنوعہ کا جو بطور بنیادی کے سمجھا جاوے وہ ایک سے یا دوسرے سے اخذ کیا جاوے لیکن شرط یہ ہے کہ خاص صورتین خلاف ورزی قاعدہ مذکور کی دیگر عمل درآمد یا سے سلف سے متعلق ہین بطور مستثنیات قاعدہ عام کے جبکہ وہ رواج سے ثابت ہو جائین تسلیم کی جاتی ہین۔ نسبت اس دلیل کے کہ الفاظ ”وردہ سمیندہ“ یا قرابت مخالف یا رشتہ ممنوعہ کے مقننین معاملہ بیاہ قوم ہنود نے نسبت قرابت علاوہ قرابت سپنڈ یا گوتر کے متعلق کئے ہین واضح ہو کہ وہ بالکل صحیح ہے مگر اوسکا نتیجہ یہ نہین ہے کہ رشتہ سپنڈ اور گوتر سے یکسان طور پر قرابت حرام نہین ہو جاتی ہے یہ کہنا حیرت انگیز ہوگا اور نہ کوئی سند اس امر کے کہنے کی ہے کہ کوئی بھائی اپنی بہن سے لڑکا پیدا کرنے کیواسطے بجائے اوس کے شوہر کے مقرر کیا جا سکتا ہے۔ اور جنوب ہند مین برہمنون مین باہم کسی ایسی لڑکی اور لڑکے کی جو ایک ہی گوتر سے ہون بیاہ ممنوع ہے کیونکہ وہ آپسمین بھائی اور بہن کا رشتہ بوجہ اسکے کہ ایک ہی مورث پدری سے پیدا ہوئے ہین رکھتے ہین۔ دوسرا عذر یہ ہے کہ گو مطابق اس قاعدہ کے نواسے اور بھانجے اور بھائی کے متبنیٰ کرنے کی اجازت نہین ہے مگر رواج کی رو سے اسکی اجازت ہے اول الذکر دونون صورتون (یعنی نواسہ و بھانجے کی تبنیت) سے خاص رواج قانون قدیم بیتر کیا بہتر متعلق ہونے کو لائق ہے اور بھائی کی صورت مین اگر رواج خاص ثابت ہو تو وہ اوس دستور قدیم سے متعلق ہونے کو لایق ہے جسکی رو سے بڑا بھائی مثل باپ کے تصور کیا جاتا تھا مگر ہمکو نسبت اس امر کے کوئی راے ظاہر کرنا بھی امر لازم

موجودگی شہادت رواج کے ضروری نہیں معلوم ہوتا ہے لیکن یہ خاص صورتیں ہمارے نزدیک اس امر کی مانع نہیں ہیں کہ کوئی قاعدہ زیر تجویز بطور قاعدہ عام کے متعلق کیا جاسکے یہ صورت جو ہمارے روبرو پیش ہے ایسی صورت نہیں ہے کہ جو کسی عملدرآمد جایز زمانہ سلف یا قول قدیم سے متعلق ہوسکتی اور نہ کسی رواج کا بیان ہے اور نہ شہادت" (۱)

عورت بھی اپنے مرد کے لڑکے کو متبنٰی نہیں کر سکتی ہے جس سے اوسکا بیاہ بوجہ قرابت کے ممنوع ہوے

دفعہ ۴۹۳

منو کا قول ہے کہ اگر ایک جاتا بھائیوں میں سے کسی کے اولاد ذکور ہو تو اوسکی وجہہ سے وہ کل اوسکے باپ کہلاتے ہیں"

الفاظ ایک جاتا (یعنی ایک ہی خون کے) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک جاتا کی شرط ایسے متبنٰی کرنے والے بھائیوں کی نسبت ہے اور صرف اون ہی سے متعلق ہے جو ایک ہی باپ اور ایک ہی ماں سے پیدا ہوے ہوں نہ اون سے جو جدا گانہ باپ یا ماں سے پیدا ہوئے ہوں الفاظ "بھائیوں کے" چونکہ بصیغہ تذکیر استعمال ہوے ہیں اس لئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گو بھائی اور بہن بھی ایک ہی خون سے ہوں مگر ایس میں ایک دوسرے کے لڑکے کو متبنٰی نہیں کر سکتے ہیں اور اس نتیجہ کی تصدیق اس سے ہوتی ہے کہ اوس صیغہ میں دو اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں چونکہ لفظ ایک جاتا سے جو بھائیوں کی صفت ہے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ ایک ہی قسم کے ہیں لہذا بھائی بھائی کو لڑکے کو اور بہن بہن کے لڑکے کو متبنٰی کر سکتی ہے مگر بھائی کے بیٹے کو بہن اور بہن کے بیٹے کو بھائی متبنٰی نہیں کر سکتا ہے کیونکہ وہ دونوں مختلف قسم کے ہیں یعنی ایک مرد ہے اور دوسری عورت (۲) ایک خون سے یعنی ایک ہی رحم سے پیدا ہوے بھائی سمجھے جاتے ہیں اور لفظ بھائی اسواسطے استعمال کیا گیا ہے کہ بہن خارج ہو جاوے اس غرض سے کہ نہ بھائی بہن کے بیٹے کو متبنٰی کر سکے اور نہ بہن بھائی کے بیٹے کو (۳) پس ان وجوہ سے یہ صاف نتیجہ نکل آیا کہ عورت گو اوسکو اجازت مل چکی ہو دتک طریقہ میں ایسے مرد کے بیٹے کو متبنٰی نہیں کر سکتی ہے جس سے اوسکا بیاہ بوجہ قرابت باہمی کے بطور جایز ہوسکتا ہو یا بلا ارتکاب زنا بمحرمات کے باعث نہو سکتی ہو کیونکہ ایسے مرد کا لڑکا بیٹے کے مثل نہیں ہوتا

(۱) مناکشی بنام رام نا د انڈین لا ریپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۹ (اجلاس کامل)

(۲) دتک میمانسا فصل ۲ فقرہ ۳۲-۳۳ - اسٹیل صفحہ ۴۴ -

(۳) ″ وریدہتی دیکھئے دتک شرومنی صفحہ ۱۵ -

ہے - (۱)

مسئلہ مذکور کی صحت اور قابل حکم ہونے کو یورپین عالمان دہرم شاستر اور اعلیٰ عدالتوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے -

دفعہ ۶۹۴ دونون مسٹر سٹرینج اور دونون میکناٹن اور رایاجی پن سدرلینڈ مترجم کتب متعلقہ تبنیت اور مسٹر ایلس و اسٹوکس بالاتفاق کہتے ہین کہ قابلیت تبنیت کی پہلی شرط یہ ہے کہ وہ لڑکا متبنیٰ ہونے کی قابلیت رکھتا ہے جو ایسی عورت کا بیٹا ہو کہ اگر وہ کواری ہوتی تو اوس سے متبنیٰ کرنے والے کا بطور جائز ازدواج ہو سکتا اور جو لڑکا اوس سے پیدا ہوتا تو وہ آورس بیٹا ہوتا پس اس قاعدہ کی رو سے بہن اور نیز دوسری ایسی عورتون کی اولاد کی جن سے متبنیٰ کرنے والا بیاہ نہین کر سکتا ہے اور غیر قوم کے لڑکون کی تبنیت ممنوع ہے - کیونکہ اس زمانہ مین غیر قوم کی عورت سے بیاہ کرنا ممنوع ہے (۲) گو متبنیٰ لڑکا متبنیٰ کرنے والے کا صلبی بیٹا نہین ہوتا ہے لیکن وہ بیٹے کو بہت ہی مشابہ اور قریب ہو جاتا ہے کم سے کم وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا وہ بیٹا ہی تھا - جس صورت مین کہ متبنیٰ کرنے والا متبنیٰ کی مان سے بوجہ رشتہ کے بیاہ نہین کر سکتا ہے تو یہ امر ممنوع رشتہ ہے اور اسی وجہ سے کوئی شخص اپنے بھائی کو متبنیٰ نہین کر سکتا ہے اور یہ بھی خیال ماموں اور چچی اور نواسے اور بھانجے کی متبنیٰ کرنے کا مانع ہے مگر شودرون مین نواسا اور بھانجا متبنیٰ کرنا درست ہے نہ تین اعلیٰ قومون مین (۳) چونکہ یہ قاعدہ تین اعلیٰ برن کی قومون سے متعلق ہے اس لیے یہ بہت ہی پرزور دلایل کے ساتھ کل ہندوستان مین بیان اور تجویز کیا جاتا ہے کہ نواسا یا بھانجا یا پھوپی کا بیٹا

(۱) ہیوسٹنہ درپن صفحہ ۸۴۲ - ہیوسٹنا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۷۶ - سدرلینڈ سی ناپسس عنوان ۲ - اسٹیل صفحہ ۴۴ - منڈلک صفحہ ۴۷۴ و ۴۹۵ ہوبت راؤ بنام گوندر راو بار دڈیل رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۸۵ -

(۲) سدرلینڈ سی ناپسس عنوان اول صفحہ ۲۱۴ - و سر ولیم میکناٹن جلد اول صفحہ ۶۶ و ۶۷ - اسٹوکس صفحہ ۶۶۴ -

(۳) سر ٹامس اسٹرینج ہندولا جلد اول صفحہ ۸۳ - ایلس ہندولا صفحہ ۹ مسٹر اسے ایل اسٹرینج مینویل آف ہندولا فقرہ ۹۳ - سر ایف میکناٹن ۱۵۰ - سر ولیم میکناٹن جلد اول صفحہ ۶۶ و ۶۷ - سدرلینڈ سی ناپسس صفحہ ۶۶ -

متبنی کرنا جائیز نہین ہے (۱) کوی عورت باوجود اجازت اپنے شوہر کے بھی اپنے بہای کا لڑکا متبنی نہین کر سکتی ہے (۲) الہ آباد ہای کورٹ مین تین برس ہوے کہ برہمنون کے مقدمہ مین یہ حجت کی گئی تھی کہ برہمن کے لیے بہن کا بیٹا متبنی کرنا اگلے زمانہ کی ہندو دہرم کی روسے ممنوع نہین ہے اور جو راے دتک میمانسا اور دتک چندریکا مین قایم کی گئی ہے وہ اسناد مذکور کے خلاف ہے اور پرانے اقوال جنکی بنیاد پر ان کتابون مین راے قایم کی گئی ہے سو یدا اس راے کی نہین ہین ہای کورٹ نے حجت مذکور کو نا منظور کیا اور یہ تجویز کی کہ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ کل عدالتون نے ابتک وہ راے جوان کتابون مین ہے اختیار کی ہے لیکن یہ حجت کی جاتی ہے کہ چونکہ وہ راے غلط ہے لہذا وہ فیصلیجات بھی جو اوسپر مبنی ہین غلط ہین - ہم اس بحث کو از سرنو کہڑا کرنا نہین چاہتے ہین - کل عدالتون نے اوس راے پر جو اون کتابون مین درج کی گئی ہے عمل درآمد کیا ہے اور ہم پر فرض ہے کہ عرصہ دراز سے برابر جو فیصلے ہوتے رہے ہین اون ہی کی تقلید کرین - چونکہ ہم بطور ڈیویزنل بینچ عدالت ہذا کے اجلاس کر رہے ہین لہذا ہمارے لیے یہ جایز نہین ہے کہ اوس طریقہ مین جو عرصہ دراز سے برابر ہماری کل عدالتون کے فیصلون مین نہایت ابتدای زمانہ سے اختیار کیا گیا ہے فرق ڈالین اگر رسپانڈنٹ اس بحث کو از سر نو شروع کرنا چاہتی ہے تو وسکو پریوی کونسل مین جانا ضرور ہے لہذا یہ تجویز کرنا ضرور ہے کہ بہانجے کی تبنیت جو اسمقدمہ مین عمل مین ای ہے ناجایز و کالعدم ہے (۳) اسی مسئلہ کی بنیاد پر یہ بھی تجویز کیا گیا ہے

(۱) ہای گنگا بنام بای خیو لکشمی بمبئی سیلکٹ رپورٹ صفحہ ۳۷ - نراسمال بنام بلارام چارلو مدراس ہای کورٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۴۲۰ - جیوتی بنام جیو مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۷۲ - گوپال این بنام رگہوپتی این مدراس ہای کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵۰ - کر وسنگو بنام لالی متی سوزر ڈایجسٹ جلد ۲ صفحہ ۳۲ - بہاگیرتی بای بنام رادہا بای انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۹ - گوپال نرہر سفری بنام ہنمنت انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۷۳ - اسمین کل اسناد کا ذکر کیا گیا ہے - کیدار ناتھ بنام کیرت ناتھ وغیرہ منفصلہ ۱۴ مارچ ۱۸۶۸ء رپورٹ صدر اکبر صفحہ ۶۴ - شب لال بنام بشمبر منفصلہ ۱۹ جنوری ۱۸۶۸ء صدر اکبر صفحہ ۳۴ - کالی چندر چودہری بنام شب چندر چودہری ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ (اجلاس کامل) پاربتی بنام سندر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ اول—

(۲) تباس کنور بنام لچھمن سنگھ الہ آباد ہای کورٹ رپورٹ ۱۸۷۵ء جلد ۷ صفحہ ۱۱۷—

(۳) پاربتی بنام سندر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ اول—

حقیقی یا سوتیلے بہائی کو یا چچا یا ماموں کو بہی متبنی کرنا ممنوع ہے (۱) مگر برادر زادہ کے بیٹے کو متبنی کرنا جایز ہے (۲) سالی کو یا اوسکے بیٹے کو متبنی کرنا درست ہے (۳) اور سالی کے بیٹے کو بہی متبنی کرنا جایز ہے (۴) قاعدہ متذکرہ بالا کی بنا پر تبنیت کی ناجوازی کی یہ کوئی وجہہ نہین ہوسکتی ہے کہ لڑکا متبنی کرنے والے کے چچا کا نواسہ (۵) گو کہا جاتا ہے کہ یہ مشہور امر ہے کہ دکن مین چہوٹے بہائی کو متبنی کرسکتے ہین گو چچا کو متبنی کرنے کی ممانعت ہو مگر یہ ممانعت اور وجہ سے ہو (۶) لیکن مدراس ہائی کورٹ نے حال مین اسکے خلاف یہ تجویز کیا کہ یہ قاعدہ دہرم شاستر کا کہ متبنی کرنے والے اور متبنی کی ماں مین باہم بیاہ کا ممکن ہونا اوس رشتہ سے متعلق ہے جو اون کی درمیان مین بیاہ سے پہلے تہا۔ سوتیلے بہائی کے متبنی کرنے کی جو ممانعت ہے اوسکو اس سے کچہہ تعلق نہین ہے کہ لڑکے اور اوسکی سوتیلی ماں کے درمیان بجائے اوس کے کواری ہونے کی جایز طور پر بیاہ ہوسکتا تہا (۷)

قاعدہ مذکورہ بالا کی صحت مین شبہ اور نواسے اور بہانجے کی تبنیت کے اعلی قومون مین جایز	دفعہ ۶۹۵	بہار شٹر کی مستند مصنف انریبل راو صاحب ویشوا ناتہ نراین منڈلک

(۱) رنجیت سنگہ بنام ابیا صدر عدالت رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ - متہوسوامی بنام پچہمی فیصلیات مدراس ۱۸۶۲ء - سری رامولو بنام رامایا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۵ -

(۲) ہرن چند رینرجی بنام بردہوسن چکربتی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۱ موہن موی دیبیا بنام نبچے کشتوسامی دیکلی رپورٹر نمبر اول خاص ۱۲۱ -

(۳) کرشن این کار بنام دانا مالی فیصلیات مدراس ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۱۳ رنگاناگم بنام نمی سوایا فیصلیات مدراس ۱۸۵۸ء صفحہ ۴۹ رودسے یہدر بنام روپ شنکر بار ڈویل جلد ۲ صفحہ ۶۶۲ - سریرامالو بنام سرامایا مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۵ -

(۴) کالی چند رچودہری بنام سیت چند رچودہری دیکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ (اجلاس کامل)

(۵) ہری چند رینرجی بنام برہموسن چکربتی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۹۳ -

(۶) گوپال این بنام رگہوپتی مدراس ہائی کورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵۰ - سٹرینج جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ جبین جلد اول صفحہ ۸۹ - ایلس صفحہ ۹۰ -

(۷) سری رامولو بنام رامایا وغیرہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۵ -

ہونیکی دلیل ۔

نے بڑی لیاقت سے عام قاعدہ مذکورہ بالا کی صحت مین کلام کیا ہے ہم اونکی بحث کا خلاصہ لکھتے ہین ذی علم مصنف لکھتے ہین کہ مصنفان دت تک میمانسا اور ورت مک چندریکا نے جو اپنی کتابون مین یہ لکھا ہے کہ لڑکا ایسی عورت کا بیٹا ہو کہ جسکے ساتھ اگر وہ کواری ہوتی تو متبنیٰ کرنے والے کا بیاہ بطور جائز ہو سکتا" اسکی صحت مین شک ہے کیونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اصل کتاب کے کاتب سے غلطی ہوی ہے اور وہی غلطی ابتک چلی آئی ہے ورنہ تبنیت مین یہ قید نہین ہے کیونکہ علاقہ مدراس مین برہمن سے لیکر شودر تک اس قاعدہ کو نہین مانتے ہین اور ہر ایک قوم مین نواسے اور بھانجے کو متبنیٰ کرنے کا رواج ہے اور وہ جائز سمجھا جاتا ہے ۔ اور احاطہ بمبئی مین بھی ٹھیک ٹھیک علاقہ مدراس ہی کی سی حالت ہے پس اگر قید مذکورہ کوئی قاعدہ معینہ دہرم شاستر کا ہوتا تو یہ کیونکر وقوع مین آتا کہ لوگ نواسے اور بھانجے کو متبنیٰ کرتے گو ہائی کورٹ بمبئی نے برہمنون مین نواسے اور بھانجے کی تبنیت کو ناجائز قرار دیا ہے لیکن بمبئی کے لائق خاندانون مین جو دہرم شاستر سے واقف ہین نواسے اور بھانجے کا متبنیٰ کرنا رائج ہے اور جائز سمجھا جاتا ہے ۔ میو کہہ اور دویت نرنے اور کرشن بہٹ جو نرنے سندہو کی شرح ہے جو ابھی طبع نہین ہوی ہے ان تینون کتابون کے مصنفون کا یہ قول ہے کہ نواسے اور بھانجے کو متبنیٰ کرنا شاستر کے موافق ہے اور اعلیٰ لوگون کا رواج ہے ۔ یاما سمرتی کی یہ عبارت ہے "نواسا اور بھائی کا بیٹا متبنیٰ کیا جاسے تو ہوم وغیرہ کا کرنا ضرور نہین ہے صرف زبانی قرارداد سے تبنیت مکمل ہو جاتی ہے" پس اس سے بھی نواسے کی تبنیت جائز ثابت ہوتی ہے (۱) راو صاحب کی اس بحث پر حال ہی مین مدراس ہائی کورٹ نے باجلاس کامل توجہ کی تھی اور اوس بحث کا جو راو صاحب کی بحث کو منشا یہ تھی یہ جواب دیا کہ قاعدہ مذکورہ دہرم شاستر کا مستحکم اور واجب التعمیل عام قاعدہ ہے (۲)

دفعہ ۶۹۶ رواج مقام نے قاعدہ مذکورہ بالا کو بعض مقامونمین معطل

رواج نے اس عام قاعدہ کو بعض مقامات مین معطل کر دیا ہے ۔ اعلیٰ قومون مین اگر رواج نواسون اور بھانجون کو متبنیٰ کرنے کا پایا جاے تو ایسا رواج جائز اور عدالت مین مقبول ہوگا اور عام قاعدہ مذکورہ

(۱) دہرم شاستر منڈلک صفحہ ۴۷۴ - ۶۸۴ انگریزی و دفعہ ۱۰۳ باب تبنیت بزبان مرہٹی ۔

(۲) مناکشی نیام رام نار انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۹ ۔

یہ نظیر دفعہ ۶۹۲ کتاب ہذا مین پوری درج ہے ۔

بالا پر غالب اور مرجح ہوگا —
کردیا ہے چنانچہ

بمبئی ہائیکورٹ اور مدراس ہائیکورٹ نے متواتر اور قطعی طور پر یہ تجویز کردیا ہے کہ جہان اس عام قاعدہ کے خلاف کوئی رواج پایا جاسے تو ایسے رواج کو عدالت قبول اور اوسی پر عمل کریگی نہ اس عام قاعدہ دہرم شاستر پر — بمبئی ہائیکورٹ نے برہمنون کے مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ رواج کی روسے برہمنون مین نواسے کا متبنّیٰ کرنا جائز ہے اسمقدمہ مین بہت گواہون سے رواج مذکور ثابت کیا گیا تھا (۱) برہمنون کے دو اور مقدمون مین بھی اسی ہائیکورٹ نے بھانجے کی تبنیت کو جائز قرار دیا ہے (۲) قوم دیش کے مقدمہ مین بھی ہائیکورٹ بمبئی نے بھانجے کی تبنیت جائز رکھی ہے (۳) علاقہ مدراس کے ایک دیش قوم کے مقدمہ مین پریوی کونسل نے بھی بھانجے کی تبنیت جائز قرار دی (۴) مدراس ہائیکورٹ نے نمبودری برہمنون کے مقدمہ مین باجلاس کامل قطعی طور پر یہ تجویز کردیا ہو کہ ملابار شمالی اور جنوبی مین قانون رواج کی روسے بھانجے اور نواسے کی تبنیت جائز تسلیم کی گئی ہے بھانجے اور نواسے کی تبنیت برہمنان نمبودری ملابار مین رائج ہے لہذا جائز ہے (۵) اس کے بعد پھر ایک برہمن کے مقدمہ مین اسی ہائیکورٹ نے یہ تجویز کیا (اس تجویز مین جسٹس متوسامی ایار صاحب بھی شریک تھے جو ہندؤن مین بڑے پنڈت ہین) کہ خالہ کے بیٹے کی تبنیت ازروے قانون شاستر یا رواج مقام کرنا جائز نہین ہے (۶) بالآخر بہت مباحثہ کے بعد باجلاس کامل ہائیکورٹ مدراس نے یہ قطعی طور پر قاعدہ قرار دیا ہے کہ جنوب ہند کے برہمنون مین جو رواج بھانجے اور نواسے کو متبنّیٰ کرنے کا ہو وہ متواتر خلاف ورزی قانون کی نہین ہے بلکہ ایک ایسا جائز رواج ہو کہ جو دہرم شاستر کے موافق ہے اور عدالت کو اوسکو تسلیم کرنا چاہیئے — ہائیکورٹ نے اپنی تجویز کی وجوہ حسب

(۱) اپیل نمبر ۳۶ ۱۸۸۰ء منفصلہ ۳ مئی ۱۸۸۰ء

(۲) اپیل خاص نمبر ۴ ۱۸۷۶ء دیکھو دفعہ ۱۰۳ منڈلک بزبان مرہٹی — مارلی ڈائجسٹ جلد اول صفحہ ۱۰ فقرہ ۵۸ (۵) —

(۳) گنپت راو بنام ویٹھو یا کنڈیا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۰ —

(۴) راما لنگا پلی بنام سداشیب پلے مور انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۰۶ —

(۵) ایرن جولی اللتہ وشنو نمبودری بنام ایرن جولی اللتہ کرشن نمبودری انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳ —

(۶) وینکٹا بنام سوبہدرا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۸ —

ذیل بیان کیں ہیں :- "شہادت سے ثابت ہو کہ ایسی تبنیتین ایک ہی خاندان مین کئی مرتبہ ہوئی ہین اور یہ دستور ایک ہی موضع مین کئی جگہہ جاری ہوا ہے اور رولشنوئیون اور شیوی دونون مین جاری ہے اور اسکے خلاف کوئی شہادت اس امر کی نہین ہے کہ اور برہمنون نے ایسے لڑکون کی تبنیت کو جائز تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے یا یہ رواج برہمنون کے عام خیال کے خلاف ہے یا وہ قانون کی خلاف ورزی سمجھا جاتا ہو۔ علاوہ اسکی اسناد صریح کا حوالہ شیشا گیچار گواہ نمبر ۹ نے دیا ہے وہ کہتا ہے کہ ویدی ناد دکشتر اور ہتھو یالا کی کتابون مین اقوال پائے جاتے ہین اور اون ہی کا رواج ہے جو مدت سے از روے کتب مذکورہ کے جائز ہو گیا ہے - کتب محولہ مین اول ایک شرح ویدی ناد دکشتر کی ہے جسکی نسبت یہ مشہور ہے کہ اوس ہتے زمانہ کو کم سے کم ڈیڑھ سو یا دو سو برس گذرے ہین اور ہتھو یالا کی کتاب یہ سودہی دیلو چنم ہے - مصنف اول الذکر ضلع تنجور مین رہتا تھا اور آخر الذکر قریب اوسی زمانہ کے کانجی ورم مین تھا - اسناد محولہ پر نظر کرنے سے پہلے ہم ایک مقدمہ مندرجہ دہرم شاستر اسٹرینج صاحب ضمیمہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ کا ذکر کرتے ہین جسمین ۱۸۱۴ء مین یہ بیان کیا گیا تھا کہ "عمل درآمد یہ ہے کہ تبنیت بھانجے کی جملہ اقوام مین کچھہ غیر معمولی نہین ہو" - یہ سچ ہے کہ وہ مقدمہ احاطہ (مدراس) کے حصہ شمالی یعنی گوڈاپا کا تھا لیکن جج ذی علم نے اپنی تحریرات مین بعد ملاحظہ قول کے جسکا ہم حوالہ اور مقام پر دیتے ہین یعنے یہ کہ تکلیف (اپدہی) مین جب کوئی اور لڑکا نہ مل سکے الخ اس رواج کو عموماً رائج بیان کیا ہے - ہمنے یہ بھی تحقیق کیا ہے کہ ایک مقدمہ مین جو اس عدالت مین بصیغہ ابتدائی ۱۸۵۹ء مین فیصل ہوا تھا (مگر افسوس ہے کہ اوسکی تجویز موجود نہین ہے) سر ایچ دیوڈسن و سر اسے پٹلسٹین صاحب نے ڈگری مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۵۹ء مقدمہ انکوا برہمنی بنام وینکٹ لکشمی امال صادر کی تھی جس مین برہمن کا اپنے بھانجے کو متبنیٰ کرنا جائز رکھا گیا تھا شہادت اس امر کی گذری تھی کہ برہمنون مین نواسون اور بھانجون کے متبنیٰ کرنے کا رواج ہے یہ فیصلہ بہت کام کا ہے کیونکہ اس امر صریح کے پیش ہونے اور پنڈتون کے اظہارات لینے کے بعد صادر ہوا تھا - ہتھو یالا کی کتاب مین جو شرادہ اور پنڈان کے اختیار کے باب مین ہے اور صرف مصنف مذکور کی اسی کتاب کی نقل ہمکو ملی ہے ہمکو کوئی بات متعلق اس امر کے جو ہمارے روبرو پیش ہے نہین ملتی ہے گو کتب محصلہ مین تبنیت کا بھی مختصر ذکر ہے - قول کانا کا مندرجہ ویدی ناد دکشتر مندرجہ بیوہار سیوکہہ باب ۴ فصل ۵ - اشلوک ۹ و ۱۰ - وورت تک بیمانسا فصل ۲ فقرہ ۴۴ - ۴۷ - وورت تک چندریکا فصل اول فقرہ ۱۷ سے جبتک کہ وہ از سر نو دیکھا جاوے کہ جسکا ذکر خصوصاً آگے کیا گیا ہے مختلف نہین ہے - اقوال اخر الذکر

حسب ذیل ہین "تبنیت لڑکے کی برہمن کیطرف سو سپنڈون مین ہونی چاہئے یا سپنڈ نہون تو ایک اسپنڈ متبنیٰ ہو سکتا ہے نہ اورون مین سے (سواے سگوتر کے ورنہ وہ متبنیٰ نکرے)۔ چھتریون کی ضرور خود اون ہی کی قوم مین اور بحالت نہونے رشتہ دار سپنڈ کے عام خاندان مین سے جسکا ایک ہی ہادی ہو ویشون کی ویش قوم کے لوگون مین سے۔ شودرون کی صرف (انہین کی قوم مین سے اور نہ اور طرح سب کی اور نیز برنون کی لا اونہین کی) قومون مین اور نہ اور طرح"۔ اب ایک اہم فرق کا ذکر کیا جاتا ہے جو قول مندرجہ کتب محولہ بالا اور قول ویدی ناد مین ہے قول مندرجہ ہو ہار ترجمہ بارو ڈیل صاحب اور دت تک میمانسا و دت تک چندریکا ترجمہ سدر لینڈ صاحب حسب ذیل ہے "لیکن نواسے اور بھانجے کو شودر بیٹا کر لیتے ہین" اور بعد اس کے دت تک میمانسا اور نیز دت تک چندریکا مین قول مذکور مین یہ الفاظ ہین "تین اعلی برنون کے لئے بھانجہ لڑکا کہین نہین (بیان کیا گیا) ہے" لیکن قول ویدی ناد کا ترجمہ حسب ذیل ہے "شودر کی بانسبت جملہ برنون کی صرف اونہین کی قومون مین سے نواسا یا بھانجا بانسبت شودرون کے صرف تکلیف کے وقت مین" اور یہ الفاظ "تین اعلی برنون کے لئے بھانجا لڑکا کہین نہین (بیان کیا گیا) ہے" بالکل چھوڑ دیئے گئے ہین۔ ان الفاظ کی نسبت جو قول ویدی ناد مین چھوڑ دیئے گئے ہین دت تک میمانسا مین فقرات ۷۵ لغایت ۵۰ مین ایک مفصل مضمون درج ہوا اور فقرات مذکور مین سے اخیر کے فقرات مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بھانجون مین نواسا بھی شامل ہے شرح ویدی ناد کی اوس قول کی بابت جو اوسنے درج کیا ہے حسب ذیل ہے "نسبت سب کے کنائی سے لڑکا لینا چاہئے یا تو دختر کا لڑکا یا بہن کا لڑکا لیا جاے نسبت شودرون کے تکلیف کیوقت مین دختر کا لڑکا وغیرہ لینا چاہئے یہ ہی معنی ہین"۔ ظاہر ہے کہ اگر الفاظ "تین اعلی برنون کے لئے بھانجہ لڑکا کہین نہین کیا گیا ہے" شارح کے سامنے جبکہ اوسنے شرح لکھی تہی موجود ہوتے یا اگر اوسنے اونکو قایم رکھا ہوتا تو یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اجازت تبنیت نواسے اور بھانجے کی تین اعلی برنون کے متعلق ظاہر کرتا اور یہ امر اہم نہین ہے کہ آیا کل قول اوسکے سامنے نہ تھا یا اوسنے دانستہ الفاظ مذکور چھوڑ دیئے تہے لیکن قول مذکور جسطرح پر کہ اوس نے درج کیا ہے لیا جاسے تو تبنیت نواسون یا بھانجون کی تین اعلی برنون مین جایز قرار دی گئی ہے۔ یہ لکھنا کہ ایسی تبنیت شودرون مین جایز رکہی گئی ہے بالکل فضول معلوم ہوگا اور یہ کسیطرح پر نہین معلوم ہوتا کہ شودرون

کے معاملہ مین لگائی اجازت مذکورہ مین ایک اور قید بھی بذریعہ الفاظ بحالت تکلیف یعنی ضرورت کی کیون لگائی گئی — ہم سواے اسکے اور کوئی نتیجہ نہین نکال سکتے ہین کہ شارح نے قول مذکور دانستہ اسی شکل مین تحریر کیا جیسا کہ وہ موجود ہے در حقیقت وہ کل فقرہ اخیر بھی جو دیگر کتب مین درج ہو دانستہ چھوڑ دیا گیا اور اسکی وجہ ہماری دانست مین ایسی نہین ہے جو نہ سمجھی جا سکے قاعدہ دختر سے یہ عہد لیکا کہ اوسکا لڑکا اگر اوس کے کوئی لڑکا ہو دختر کے باپ کا لڑکا ہوگا جب کہ اوس کے کوئی لڑکا نہو بیٹا حاصل کرنیکا ایک ایسا طریقہ ہے جو بہت ہی قدیم زمانہ سے بھی پہلے کا ہے جب بیوہ اور دختر بذریعہ متاکشرا کے سلسلہ ورثا مین قایم کی گئی تھین — جبکہ کل ہنگ مین صرف دو قسم کے لڑکے یعنی اورس اور دت تک تسلیم کیے گئے تو تبنیت کا قاعدہ زیادہ تر مروج ہوگیا اور دت تک پہنانسا اور دتاتک چندریکا سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قاعدہ متعلقہ امتناع تبنیت ایسے لڑکے کا جو ایسی عورت کا بیٹا ہو جسکے ساتھ متبنی کنندہ کا بیاہ جایز طور پر نہین ہو سکتا شرح عبارت مندرجہ سمرتی منو یا کا ناکالیہ تحقیق نہین کہ کونسی) سے پیدا ہوا ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ پسر متبنی عکس بیٹے کا ہونا چاہئے اور غالبًا اسی سے دیگر قیود و قواعد پیدا ہوئے ہین جنکا مقصود یہ ہے کہ پسر متبنی جہان تک ممکن ہو صلبی بیٹے کی نقل ہو — گو ہمکو نسبت اس امر کے کہ نواسے کی تبنیت اس قاعدہ سے کہ تبنیت اوس رشتہ مین کہ جسمین بیاہ ممنوع ہو نا جایز ہے کسیقدر خلاف ہے چاہے جو کچھہ شک ہو لیکن یہ رواج اون اقوال سے مناسب طور پر متعلق کیا جا سکتا ہے جنکی رو سے بذریعہ عہد کے نواسے کو وارث بنانے کا قاعدہ تسلیم کیا گیا ہے فرق صرف طریقہ کا ہے یعنی اصول کا ایک صورت مین تو منظوری وقت بیاہ کے دی جاتی ہے اور دوسری صورت مین بروقت تبنیت — شودرون مین نواسون اور بھانجون کی تبنیت ہمیشہ ہوتی رہی ہے اور خواہ اون برہمنون نے جو جنوب ہند مین آباد ہوے ہین کبھی یہ تسلیم نکیا ہو کہ ایسی تبنیتین اون مین ممنوع نہین یا اونہون نے خود دستور اختیار کر لیا ہو جو اوس ملک کے لوگون مین جسمین وہ آکر آباد ہوے مروج پایا تھا ہمکو یقین ہوتا ہے کہ ایسی تبنیتونکا رواج اوس ملک کے برہمنون مین جو اب اس احاطہ (یعنی احاطہ مدراس) کے اضلاع جنوبی مین ہین اسقدر مدت سے رایج ہے جو یاد سے باہر ہے —

ڈایجسٹ دہرم شاستر مولفہ ویسٹ و بوہلر صاحبان جلد ۲ صفحہ ۴۸ لغایت ۵۰۰ طبع سوم مین ایک عبارت متعلقہ معاملہ ہذا درج ہے جو کل نقل کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ ہے "بدترین طریقون سے خاندان کے قایم رکھنے کے دستور کا بتدریج موقوف ہو جانا اور تبنیت کا قایم ہو جانا خود ایک

صریح شہادت ترقی تہذیب و تربیت کی ہے - دختر سے عہد کرنا درمیان اس طریقہ اور اوس طریقہ مذموم حیوانی کے تھا جو زمانہ ابتدائی کا طریقہ معاوضہ تھا اب وہ طریقہ جائز تسلیم نہین کیا جاتا ہے مگر اوس کے نشانات اب بھی قانون موجودہ مین باقی ہین اوس سے ایک تو حق وراثت دختر و نواسی کا نکالا جاتا ہے اور دوسرے وہ اس امر سے تعلق رکھتا ہے کہ نواسا متبنیٰ کرنے کے قابل ہی بغرض اس کے کہ پسر متبنیٰ صلبی بیٹے کی نقل ہو یہ ضرور ہے کہ پسر متبنیٰ کسی ایسی عورت کا بیٹا ہو جسکے ساتھ متبنیٰ کرنیوالا بیاہ کر سکتا تھا اور اسوجہ سے نواسا تبنیت سے خارج ہوتا ہے اور یہ ہی قاعدہ عموماً اعلیٰ قوموں مین اختیار کیا گیا ہے لیکن ادنیٰ قوم یعنی شودرون مین قریب قریب ہر جگہ اور اعلیٰ قومون مین سے بعض مین ازروے اون کے قانون رواجی کے نواسا قابل تبنیت سمجھا گیا ہے بلکہ نواسا حقیقی اوس درجہ کے جو اوسکو پہلے زمانہ مین بطور بیٹے کے بذریعہ عہد حاصل ہو سکتا تھا اور نیز بوجہ تعلق خون کے جسپر خود قاعدہ عہد کا مبنی تھا سب سے زیادہ لائق تبنیت سمجھا گیا ہے - وشنشٹا کی عبارت جسمین یہ ہدایت ہے کہ "جو شخص متبنیٰ کرنا چاہے وہ اپنے قریب رشتہ دارون مین سے انتخاب کرے اور سب سے قریب کو پسند کرے" اسقدر مبہم ہے کہ اوسکی کئی معنی ہو سکتے ہین - یہ امر کہ شارحین نے اوسمین کس کس طور پر عقل کا زور لگایا ہے کولبرک صاحب کے نوٹ ا شلوک ۱۳ فصل ۱ باب اول متاکشرا سے ظاہر ہو سکتا ہے - سنسکار کوستبھ اور رتنےنے سند ہو مین جسمین ہدایت مذکور کی تعبیر بہت صاف صاف کی گئی ہے نواسے یا بھانجے کی تبنیت بحالت ہونے سگوتر سپنڈ کے جایز قرار دی گئی ہے وہ پنڈت جو بیوپار میوکھہ پر عمل کرتے ہین علاوہ معاملہ شودرون کے قریب قریب سب خلاف اسکے ہین اور اس امر پر استدلال کرتے ہین کہ تعلق باپ اور بیٹے کا مابین پدر فرضی اور ایک لڑکے کے جو اس طرح پر پیدا ہوا ہونا ممکن ہے اور فیصلیات بمبئی کی نسبت شاید یہ تصور کرنا لازم ہے کہ اون مین پنڈتون کی رائین منظور کی گئین ہین - لیکن قانون رواجی اکثر دیر کسیقدر مطابق قاعدہ مندرجہ ہر دو کتب مذکور کے پایا جاتا ہے کتب مذکور بلاشک اوس خیالات کے اثر کی حالت مین لکھی گئی ہین کہ جسنے قاعدہ رواجی قایم ہوا اور تمثیل اسبات کی کہ ایک ہی بنیاد سے دو قاعدے ایک ساتھ پیدا ہوے مگر مختلف طریق سے اون مین ترقی مطابق اوس ذریعہ کے ہونا جس سے کہ وہ پیدا ہوے اس امر سے پایا جاتا ہے کہ کتب مذکور اون اسناد کے خلاف ہین جو زیادہ تر عموماً تسلیم کی گئی ہین نواسے کی اصلی قرابت کیوجہ سے ایک زمانہ مین عہد کرنے کا قاعدہ فوراً قبول کر لیا گیا تھا اور پھر اوسی قاعدہ کی بناپر باسانی نواسا لایق تبنیت تسلیم کر لیا

گیا مگر شاستر کی تعبیر اسکے مطابق کرنی پڑی اور اس تعبیر سے یہ معمولی قاعدہ کہ وہ خاندان جس مین متبنٰی کی حقیقی مان اور متبنٰی کرنے والا باپ پیدا ہوئے ہوں ضرور مختلف ہونے چاہیین منسوخ ہو گیا اور اس سے بھانجے کے تبنیت مین داخل کرنے کا رستہ نکل آیا جنوب ہندوستان ظاہر ہے کہ برہمنوں کا قانون کثر صرف اس قید کے ساتھ قبول کیا گیا تھا اور اون رواجات کے مطابق کر لیا گیا تھا جو پہلے سے موجود تھے جیسے کہ ازدواج پھوپی یا خالہ زاد بہن بھائی کے جواز کے باب مین جو اگرچہ قانون ممالک شمالی کے جوز یادہ تر سخت تھا ممنوع تھا مگر دکن مین جایز تھا کیونکہ وہ رک نہین سکتا تھا۔ ہمارے نزدیک عبارت مذکورہ بالا مین وجہ اوس فرق کی جو درمیان اون ہندؤن کے عموماً تسلیم کی گئی ہین اور اون رواجون کے جو فی الواقع موجود ہین اور وجہ باقی رہنے اون رواجون کی جواز روی قانون قدیم کے جایز تھے بر بنائے اصول متعلقہ تواریخ اور اونکے نتائج کے جو عبارت مذکور مین نکالے گئے ہین ظاہر کی گئی ہے اور اوس کی تائید اوس امر سے ہوتی ہے جو اوس شہادت سے جو ہمارے روبرو موجود ہے ثابت ہوا ہے - اگر یہ بھی فرض کر لیا جاوے کہ وہ رواج جسکو ہم بذریعہ شہادت ثابت تجویز کرتے ہین بعد تحریر اون کتب اصلی کے جنمین صریحاً ایسی تبنیتون کی ممانعت ہے پیدا ہوا تھا (گو اوسکا اسطرح پر پیدا ہونا ثابت نہین کیا جا سکتا ہے) تو بھی صرف اسی امر سے رواج مذکور ناجایز ہو گا - اور توضیح اوس تبدیل کی جو قول کاتاکا مین جسطرح پر کہ اوسکو ویدی نادر شاستری نے لکھا ہے کی گئی ہے اور اوسکی شرح متعلقہ قول مذکور کی توضیح ہماری راے مین اسطرح پر ہو سکتی ہے کہ شارح کو وقت تحریر شرح جب یہ معلوم ہوا کہ رواج مذکور احاطہ ہذا کے حصہ جنوبیہ کے برہمنون مین فی الواقع جاری ہے تو اوس نے کاتاکا کے قول کے وہ معنی قایم کئے جو اوسکی شرح مین اور اوسکی حاشیہ مین پائے جاتے ہین اس غرض سے کہ نواسون اور بھانجون کی تبنیت کی نسبت یہ تسلیم کیا جاوے کہ بموجب اسناد کے وہ جایز ہین - اور ہماری یہ راے کہ آغاز یا اخیر رواج مذکور کا کسی ایسے امر جدید کا نتیجہ نہین ہے جو شارح مذکور نے قایم کیا ہو تعمیل و تسلیم اس دستور کی نہ صرف اس وجہ سے ہوتی تھی کہ وقت تحریر شرح مذکور کے قانون ملک کے خلاف نہ تھا بلکہ اسوجہ سے بھی ہوتی تھی کہ وہ ایک ایسا رواج تھا جو بطور قانون کے نافذ تھا اور اوس ملک کے شارح نے یہ ظاہر کیا یا ظاہر کرنا چاہا کہ یہ رواج از روے اقوال مستند کے صحیح ہے اور ہماری راے یہ ہے کہ ہمکو ایسے رواج کو عدالتاً نہ تسلیم کرنا چاہیے۔(۱)

(۱) واید مینادنام ایو انڈین لا ریپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۴۔ (اجلاس کامل)

جینی مذہب کے ہندؤن مین نواسے کی تبنیت جایز و مروج ہے —

دفعہ ۶۹۷ جین مذہب کے ہندؤن مین عموماً نواسے کی تبنیت مروج ہوا اور جایز تسلیم کی گئی ہے (۱)

پنجاب مین نواسون اور بہانجون کی تبنیت کا رواج ہے —

دفعہ ۶۹۸ پنجاب مین نواسون اور بہانجون کی تبنیت کا رواج نہ صرف جاٹون ہی مین ہے جو شودر ہین بلکہ برہمنون اور دیگر متعصب اقوام ہنود مین بہی اسکا رواج ہوتا جاتا ہے (۲)

کرتیہ کا طریقہ کی تبنیت مروجہ متہلا مین اہل متہلا کسی رشتہ کی قید کو جایز نہین سمجھتے ہین بہائی اور باپ کو بہی متبنیٰ کرنا جایز سمجھتے ہین مگر اور ملکون کے لوگ اسکو مذموم کہتے ہین —

دفعہ ۶۹۹ متہلا کے مستند مصنف کتب دہرم شاستر کیشو مصر جنکی تقلید عموماً متہلا مین واجب سمجھی جاتی ہے اپنی کتاب دویت پرسیقا مین صاف لکہتے ہین کہ کرتریما طریقہ کی تبنیت مین کسی رشتہ کی کوئی قید نہین ہے یہانتک کہ بہائی یا باپ کو بہی طریقہ مذکور مین متبنیٰ کرنا جایز ہے اگر بہائی یا باپکو متبنیٰ کر لیا جاے تو وہ اور اوسکی اولاد بعد رسم تبنیت کے اپنے اسلی خاندان مین شمار کی جائیگی اور وہ اپنے ہی خاندان کا وارث اور متروکہ کا مالک ہوگا (۳) لیکن متہلا کے مقدس مقنن کی اس راے سے اور ملکون کے لوگ نفرت کرتے ہین چنانچہ بابو شاما چرن سرکار ودیا بہوشن نے اپنی کتاب بیوستہا چندریکا مین نہایت معقول دلایل سے راے مذکور کو نا جایز کہا ہے ہم اونکی بحث کا خلاصہ لکہتے ہین — وہ کہتے ہین کہ بہائی یا باپ یا چچا یا ایسی عورت کے بیٹے کو جس سے بیاہ کرنا ممنوع ہے متبنیٰ کرنیکا دستور نہایت ہی قابل نفرت ہے دستور مذکور متہلا کے عالمون کی غلط فہمی قانون سے رائج ہو گیا ہے اور یہ نہ صرف مستند کتب کے خلاف ہے بلکہ یہ رسم قانون مقدس کے اس مقولہ کی رو سے بہی ممنوع ہے کہ "ایسے کام مت کرو جس سے دنیا نفرت کرتی ہو گو تم لوگ انکا جایز ہون کیونکہ اوسپر خدا کی رحمت نازل نہین ہوتی ہے" اور یہ دستور تمام کتب معتبر کے خلاف ہے کیونکہ نقطۂ دتک

(۱) شیو سنگہ بنام مسماۃ داکہو منفصلہ پریوی کونسل انڈین لاء رپورٹ آلہ آباد جلد اول صفحہ ۶۸۸ — حسن علی بنام نگامل آلہ آباد رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۸۸ —

(۲) پنجاب کسٹم صفحہ ۸۹ — ۸۳ — منا داس بنام ساون فیصلہ چیف کورٹ پنجاب منفصلہ ۲۱ جون ۱۸۷۶ع — (۳) سر ولیم میکناٹن جلد اول صفحہ ۷۱ — ۷۵ — کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۶ —

مین کر تیر سیاہی داخل ہے اور اسی وجہ سے وہ جایز سمجھا جاتا ہے پس دت تک کی شرایط اور قیود اوس سے کیونکر علیحدہ ہو سکتی ہین — (۱)

یہ قاعدہ کہ لڑکا ایسی عورت یا ایسے مرد کا ہنو جنکا بوجہ قرابت باہم بیاہ ممنوع ہو شودر برن سے متعلق نہین ہے شودر بھانجے نواسے وغیرہ کو بطور صحیح متبنی کر سکتے ہین —

دفعہ ۵۰۷ یہ قاعدہ عام کہ کوئی مرد ایسی عورت کا بیٹا متبنی ہنین کر سکتا ہی جس سے اوسکا بیاہ بوجہ قرابت کے بحالت اوسکی کواری ہونیکے بطور جایز ہنو سکتا ہو یا مجامعت بجز ارتکاب زنا بمحرمات کی جایز ہنو اور نیز یہ قاعدہ کہ کوئی عورت ایسی مرد کے بیٹے کو متبنی ہنین کر سکتی ہی کہ جس سے بوجہ قرابت اوسکا بیاہ جایز ہنو تین اعلی برن کے لوگون سے متعلق ہے نہ شودر برن سے چنانچہ دت تک میمانسا و دت تک چندریکا مین ہے کہ چھتری صرف اپنی ہی قوم مین سے اور سپنڈ کے ہنونے پر اوس خاندان مین سے جو ایک ہی بابا دی کی تقلید کرتا ہو اور ویش کو ویش مین سے اور شودر کو شودر کی قوم مین سے لڑکا متبنی کرنا چاہیے لیکن شودر نواسے اور بھانجے کو متبنی کر سکتا ہے (۲) بلکہ نیل کنٹھ یہ کہتے ہین کہ شودر کے لیے دختر یا بہن کے لڑکے سوا کوئی متبنی لڑکا ہنین ہو سکتا ہے (۳) اسپر سب یوروپین مستند مصنفون اور عدالتون کا بھی اتفاق ہے کہ قاعدہ مذکور شودرون سے متعلق ہنین ہے (۴) کلکتہ ہای کورٹ نے بہت اسناد کے حوالے سے اسی قاعدہ کی بنا پر یہ تجویز کیا ہے کہ قوم کا ایسا شودر ہے لہذا بھانجے کا متبنی کرنا جایز ہوا (۵)

(۱) بیوستھا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ (۲) دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ ۷۴ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ دت تک چندریکا فصل اول فقرہ ۱۵ و ۱۷ (۳) بیوہار میوکھ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۱۰ و ۱۱

(۴) سر ٹامس اسٹرینج جلد اول صفحہ ۸۳ — مسٹر ای۔ ایس اسٹرینج منوئل ہندو لا فقرہ ۸۳ — مسٹر میک ناٹن صفحہ ۱۵ — سر ولیم میکناٹن جلد اول صفحہ ۶۷ و ۶۷ — ایلس ہندو لا صفحہ ۹۰ — سدرلینڈ سی نالیسس صفحہ ۶۷ و ۲۱۴ — اسٹوکس صفحہ ۴۶۶ دہرم شاستر مین صاحب فقرہ ۱۸۰ — بیوستھا درپن صفحہ ۸۴۹ طبع سوم مقدمات بلایتی متعلقہ دہرم شاستر مولفہ مارٹن صاحب جلد اول صفحہ ۹۶ و ۷۰ گوپال نرہر سفری بنام ہنمنت انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۳ — اسمین کل نظایر کا حوالہ درج ہے۔ بھاگرتی بائی بنام رادہا بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۹۸ —

(۵) راج کمار لال بنام بسیشر دیال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۸۸ — اسکے ساتھ دفعہ ۲۴۶ کتاب ہذا کو دیکھو — نارسمال بنام بلدرام چارلو مدراس ہای کورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۲ و نظایر مندرجہ دفعات بالا

شودرمان کی بہن یعنی خالا کے بیٹے کو بطور جائز متبنیٰ کرسکتا ہے کیونکہ قاعدہ متذکرہ بالا اوس سے متعلق نہین ہے (۱) پنجاب کے جاٹون مین نواسے اور بھانجے وغیرہ کی تبنیت کا رواج ہے (۲)

بحث کا خلاصہ

دفعہ ۱۰۷ عام قاعدہ یہ ہے کہ ایسی لڑکے کی تبنیت قانوناً جائز نہین ہے کہ جس کی حقیقی مان سے متبنیٰ کرنے والے کا بیاہ بوجہ رشتہ کی اوسکی کواری ہونے کی حالت مین ممنوع ہو اور نہ ایسی لڑکے کو کوئی عورت متبنیٰ کرسکتی ہے جسکا باپ سے اوسکا بیاہ بوجہ رشتہ نہ ہوسکے ممنوع ہو۔ مگر یہ قاعدہ شودر سے متعلق نہین ہے۔ اور نہ وہان واجب التعمیل ہے جہان اسکے خلاف رواج پایا جاسے۔ اور نہ اہل متھلا کرتیریا طریقہ تبنیت مین اس کو مانتے ہین۔

شرط دوم وسوم (۳)

لڑکا اوسی جماعت اور قوم کا ہو جسکا متبنیٰ کرنیوالا ہے۔

غیر قوم کا لڑکا متبنیٰ کرنا جائز نہین ہے اگر کیا جائیگا تو وہ ترکہ مین حصہ دار ہوگا۔

دفعہ ۲۰۲ یہ حکم دیا گیا ہے کہ غیر قوم کا لڑکا متبنیٰ نکرنا چاہیئے۔ اور اگر یہ قاعدہ توڑا جاسے تو کیا صورت پیدا ہوگی؟ اس سوال کے جواب مین شونک نے یہ کہا ہے کہ "اگر غیر قوم کا لڑکا متبنیٰ کیا جاسے تو اوسکے متبنیٰ کرنے والے باپ کو چاہیئے کہ اوسکو کسی حصہ کا مستحق نہ بناسے شونک کا یہی قول ہے" اسکے یہ معنی ہین کہ لڑکا خواہ متبنیٰ کرنے والے سے قوم مین اعلیٰ یا ادنیٰ ہو وہ غیر قوم ہے (۳) "حصہ پانے سے محروم ہونا" اصطلاح حصہ کی مناسبت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے مراد جایداد کا حصہ ہے جیسا کہ کاتیاین کا یہ قول ہے "کہ اگر متبنیٰ غیر قوم ہو تو وہ صرف نان ونفقہ پانیکا مستحق ہے" اور اس قول کی تائید یاگولک کے اوس قول سے ہوتی ہے جو ان الفاظ مین ختم ہوتا ہے کہ "یہ قانون جو اُن لڑکون کی نسبت ہے جو ایک ہی جماعت یعنی قوم کے ہون

(۱) جنا گیا بنام یدانا گیا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد اول صفحہ ۶۲۔

(۲) پنجاب کسٹم صفحہ ۹۷۔۸۳۔ سنادھس بنام سادق فیصلہ چیف کورٹ پنجاب منفصلہ ۲ جون ۱۸۶۶ء

(۳) دفعہ ۱۹۶ کتاب ہذا فردر دیکھو۔ (۴) دتک میمانسا فصل ۲ فقرہ ۱۔۲۔

پیدا نکالا ہوا ہے"(۱) اسی باب مین شونک کا یہ حکم ہے کہ"برہمن کو اپنے سپنڈون مین سے متبنیٰ کرنا چاہیئے (یعنی وہ رشتہ دار جو پنڈان کے ذریعہ سے ملے ہین) یہ ہو تو اسپنڈ کو اگر یہ بھی ہنو تو کسی اور کو متبنیٰ ہی نکرنا چاہیئے"- اس حکم کی روسے ایسے لڑکے کو جو برہمن ہنو اور چہتری وغیرہ ہو متبنیٰ کرنا ممنوع ہوا ہی(۲) ورہ گو تم غیر قوم متبنیٰ لڑکے کو وراثتاً حصہ پانیکی ممانعت اسطرح پر کرتے ہین "کہ اگر اسصورت مین غیر قوم کا لڑکا بیٹا بنا لیا گیا ہو تو متبنیٰ کرنے والو کو چاہیئے کہ اوسکو کسی حصہ کا حصہ دار نہ بناے یہ مسئلہ شونک کا ہی"پس یہ امر معین ہوگیا کہ غیر قوم کا لڑکا بطور بیٹے کے متبنیٰ نہین کیا جا سکتا ہے(۳) "قوم مین یکسان ہو"یعنی ایک ہی جات کے ہون اصل لفظ سنسکرت سدرشن ہے جسکو معنی ہمقوم یا یکسان کے ہین - اس لفظ کی ترکیب منو کے قول مین جہان یہ معنی ہین کہ ایک ہی قوم کے ہون درست ہی کیونکہ اور جگہ بہی ایسے ہی متبنیٰ لڑکے کا بطور وارث کے حصہ دار ہونا بیان کیا گیا ہے اور کو جات یعنی غیر قوم کے لڑکے کا وراثتاً حصہ پانا ناممکن ہے - یا اسکا معنی صاف صاف کہتے ہین کہ ہمقوم لڑکا متبنیٰ کرنا چاہیئے اور ایسا ہی لڑکا پنڈدان وغیرہ ادا کرتا ہے اور جایداد کا مالک ہوتا ہی اور ایسے لڑکے کی ہونے پر غیر قوم کے لڑکے کو متبنیٰ کر لینا روا ہے لیکن یہ لڑکا صرف نسل ہی قایم رکہتا ہی اور صرف نان و نفقہ پانے کا مستحق ہوتا ہے نہ جانشینی و وراثت کا(۴) میدھا تہتی لفظ سدرشن کی یہ تعبیر کرتے ہین کہ یکسان ہونا قوم سے مقصود نہین ہے بلکہ اون صفات سے مراد ہے جو لایق خاندان ہین چنانچہ چہتری یا کسی دوسری ادنیٰ قوم کا لڑکا برہمن کا متبنیٰ ہو سکتا ہی مگر مصنف بالم بہٹ اور بیو بار میوکہا اس قول کو غلط کہتے ہین کیونکہ دوسرے ہر ایک حکم کی روسے تبنیت مین ہمقوم لڑکے کی قید قایم کی گئی ہی -(۵) کلوکا بہٹ کہتے ہین کہ "سدرشن (یکسان) کے یہ معنی ہین کہ قوم مین مساوی ہو اور یہی صحیح ہی کیونکہ یاگولک لڑکون کی بارہ قسمین شمار کرنے کے بعد یہ کہتے ہین کہ صحیح النسب لڑکا از دواج جایز سے پیدا ہوتا ہے اور یہ قانون جیسا ہے بنایا ہوا ہے جو کہ ہمقوم لڑکون سے متعلق ہے"اسکی تایید مین شنکا کی دو قول نقل کرکے توضیح کرونگا - (۶) احکام مذکورہ بالا

(۱) دت تک میمانسا فصل ۳ فقرہ ۳ -
(۲) ״ ״ ۲ ״ ۲ - دت تک چندریکا فصل اول فقرہ ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ -
(۳) ״ ״ ۲ ״ ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ -
(۴) دت تک چندریکا فصل اول فقرہ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ (۵) شرح منا کشرا و لفظ کولبروک صاحب باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۹ - (۶) بیو بار میوکہ باب ۴ فصل ۵ -

سے صرف یہ ہی ثابت ہوتا ہے کہ لڑکا ہم قوم وارث ہوگا ورنہ نہین لیکن یہ لازم نہین آتا ہے کہ غیر قوم کے لڑکے کی تبنیت کا لعدم ہو کیونکہ احکام متذکرۂ بالا اور دت تک چندریکا (۱) دمنو (۲) وبیوہار سیو کہہ (۳) مین کہا گیا ہے کہ غیر قوم کا لڑکا متبنٰی کرنے سے اوس سے نسل تو چلتی ہے گو پنڈ دینے اور ترکہ پانے کا لڑکے کو استحقاق نہین ہوتا صرف نان ونفقہ پاتا ہے چونکہ منو کے زمانہ مین غیر قوم کی عورت سے شادی جائز تھی اوسوقت غیر قوم کا لڑکا متبنٰی کر لینا بھی جائز تھا لیکن جب غیر قوم مین شادی جائز نہ رہی تو غیر قوم لڑکے کو متبنٰی کرنے کا بھی رواج بالکل اوٹھ گیا

متبنٰی لڑکے اور متبنٰی کرنیوالی کا ہم قوم ہونا ضرور ہے — دفعہ ۳۰۷ تبنیت مین قوم اور رشتہ اور عمر اور رسوم کو ملحوظ رکھنا ضرور ہے — جسطرح بیاہ مین شوہر اور زوجہ کو ایک ہی جات کا ہونا لازمی ہے ایسا ہی لڑکے اور اوسکو متبنٰی کرنے والی باپ کو ایک ہی قوم کا ہونا چاہئے — غیر قوم کے لڑکے کو متبنٰی کرنا محض بے سود امر ہے کیونکہ لڑکا اپنے اصلی باپ کے حق وراثت سے بھی محروم ہوتا ہے اور بوجہ اس کے کہ وہ متبنٰی کرنیوالے کی رسوم ادا نہین کرسکتا ہے وہ اوسکی وراثت سے بھی محروم رہتا ہے — ہان صرف نان ونفقہ کا بار متبنٰی کرنے والی پر پڑتا ہے (۵) لڑکے کا ہم قوم ہونا اسقدر ضروری ہے کہ وگیانیشر مصنف متاکشرا نے اور خود یاگولک منی نے جنکی سمرتی کی متاکشرا شرح ہے یہ صاف کہا ہے کہ خریدے ہوے اور پناہ سے ہوے اور خود دیے ہوے بیٹونکا بھی ہم قوم ہونا لازمی امر ہے (۶)

شمالی سیلون مین غیر قوم کے لڑکے کو متبنٰی کرنے کا رواج پایا جاتا ہے — دفعہ ۳۰۸ شمالی سیلون مین ابتک غیر قوم کی لڑکی کو متبنٰی کرنے کا رواج چلا آتا ہے اگر مرد کسی لڑکے کو متبنٰی کرتا ہے تو وہ لڑکا اوسکی قوم مین داخل ہوجاتا ہے اور اگر عورت متبنٰی کرتی ہے تو لڑکا اپنی اصلی قوم مین

(۱) دت تک چندریکا ورق ۴۱ و ۴۹ — (۲) منو ادہیاے ۹ — اشلوک ۱۶۸ اسمہ شرح کلوکابہٹ — (۳) بیوہار سیو کہہ حصہ ۲ صفحہ ۱۶۲ —

(۴) دائے کرم سنگرا باب ۷ فقرات ۲۲ و ۴۲ کو دیکھئے

(۵) اسٹرینج ہندولا جلد اول صفحہ ۸۲ —

(۶) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ — اشلوک ۱۷ لغایت ۲۰ و ۳۰ و ۳۸ یاگولک سمرتی باب ۲ — اشلوک ۱۳۴ و ۱۳۶ —

داخل ہوتا ہے (۱)- مختلف جماعت کا لڑکا بھی متبنی نہین کیا جاسکتا ہی مگر شودر ونمین یہ قید نہین ہے

دفعہ ۵۰۵ سپنڈ کے ہونے پر اور رشتہ دار اور نیز او کو اوسی عام خاندان مین سے جو ایک ہی روحانی ہادی کی تقلید کرتا ہو متبنی کرنا جایز ہے - چونکہ قدیم چہتری فرقہ مین علیحدہ علیحدہ خاص خاندان نہین ہے اس لئے اوس جماعت (یعنی قوم) کی تخصیص کرنے کو لئے جس سے کہ متبنی لیا جاتا ہے روحانی ہادی کا ذکر کیا گیا ہے اور اسی لحاظ سے وہ رشتہ دار جو اوسی عام خاندان مین سے ہو بوجہ اپنے دور کے تعلق کے سپنڈ کے ہونے کی صورت مین متبنی کیا جاسکتا ہے اور یہ الفاظ بھی کہ "اپنی ہی جماعت مین" اوسی سے متعلق ہین پس قریب کا یا دور کا رشتہ دار جو مختلف جماعت کا ہو متبنی نہین کیا جاسکتا ہے - (۲) "ولیش جتیستو" سے مراد ویش قوم کا آدمی ہے گویا جتیستو جاتا یا جاتی کے معنی مین استعمال ہوا ہے اور لفظ جاتا اور جاتی لغت مین مترادف ہین جنکے معنی جماعت یا فرقہ یا قسم کے ہین اور یہ ایک ہی لفظ کی گردان ہے - یہ الفاظ بھی کہ "اوسی عام خاندان مین سے جو ایک ہی روحانی ہادی کی تقلید کرتا ہو" اسی معنی مین سمجھے جاتے ہین اور ان اقوال کی بنا پر یہ تینو فرقون کے لئے ہی اسمین یہ بات مساوی طور پر پیدا ہوتی ہی کہ سپنڈ کے ہونے پر اوس عام خاندان کا لڑکا جو ایک ہی قدیمی روحانی ہادی کی تقلید کرتا ہو متبنی کیا جاسکتا ہی (۳) "شودر قوم مین بھی" - یہان بھی قرابت قریبہ اوسیطرح تخصیص پیدا کرتی ہے جسطرح کہ اعلی قومون مین لیکن یہ جملہ "اوس خاندان مین سے جو ایک ہی قدیمی روحانی ہادی کی تقلید کرتا ہو" اس سے کچھ تعلق نہین رکھتا ہے پس اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ شودر عام قوم سے جس سے کہ لڑکا متبنی لیا جاسکتا ہی (۴)

بھتیجے یا اور قریب کے رشتہ دار کی موجودگی مین غیر رشتہ دار کا متبنی کرنا

(۱) تھیسا دایلم باب ۲ فقرہ - ۷ دیکھئے دفعہ ۱۲۲ دہرم شاستر مین صاحب -

(۲) دتک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۷۶ و ۷۷ (۳) دتک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۷۸ و ۷۹

(۴) " " " (۸۰)

چھتری کو اپنے سپنڈ کو وہ ہو تو اپنے ہادی کے مقلد خاندان مین سے وہ ہو تو اپنی ہی قوم سے لڑکا متبنیٰ کرنا چاہیے —

دفعہ ۱۰۷ چھتریون کو صرف اپنی قوم مین سے اور سپنڈ کے ہونے پر اوسی خاندان مین سے جو ایک ہی ہادی کا مقلد ہو اور ویش کو ویش قوم مین سے اور شودر کو شودر قوم مین سے نہ کسی اور مین سے متبنیٰ کرنا جائز ہو (۱)

گوتر قدیم بزرگ کی نسل ہے جسکا نام صفت مین تبدیل کرکے لفظ گوتر کے آگے بطور صفت کے لگا دیا گیا ہے جس سے امتیاز گوتر کا ہو سکے مثلاً کیشپ کا گوتر کشیپا یا گوتر کہلاتا ہے - ہم گوتر وہ رشتہ دار ہے جو ایک ہی بزرگ کی نسل سے ہو - چھتریون (۲) مین گوتر ہادی کے لحاظ سے ہوتا ہے اور برہمنون مین بلحاظ نسل کے (۳) کشیپا یا جو چارون قومون کا مورث اعلیٰ ہے شودر کا گوتر بھی اوسی سے متعلق ہے اوسکو صحیح تصور کرکے یہ کہنا چاہیے کہ کشیپا یا کے گوت مین نہ صرف شودر ہی ہین بلکہ تینون اعلیٰ قومین بھی ہین مگر تینون اعلیٰ قومین علاوہ کشیپا یا کے گوتر کے اور گوتر بھی رکھتے ہین اور شودرون کے خاندان مثل ویشون کے ایسے گروہ کا گوتر رکھتے ہین (۴) سپنڈون مین" (یعنے سات درجہ تک کے رشتہ دار) چونکہ یہ اصطلاح عام معنی مین استعمال ہوئی ہے لہذا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ اون رشتہ دارون پر حاوی ہے جو ایک یا مختلف گوتر کے ہون یعنی مادری رشتہ دار جو غیر گوت سپنڈ ہین اسمین داخل ہین (۵) سات درجہ کی باہر کا رشتہ دار سپنڈ نہین ہے اور سات درجہ کے باہر کے رشتہ دارون کی دو قسمین ہین :-

اول جو اوسی خاندان کے ہین —

دوم وہ جو کہ مختلف عام خاندان سے تعلق رکھتے ہین (۶)

اس کے یہ معنی ہین کہ سپنڈ جو اوسی خاندان کا ہو سب سے اولیٰ ہے اور اگر وہ نہو تو رشتہ دار مختلف عام خاندان کا متبنیٰ کرنا چاہیئے اگرچہ سپنڈ مختلف خاندان کا اوس سے درجہ مین برابر ہو جو کہ اوسی خاندان کا ہو مگر سپنڈ نہوا اس خیال سے کہ اون دونون مین ایسی صفات ہین جو ایک کی صفت دوسرے مین نہین ہے لیکن ایسے ہی بوجہ قرابت کی

(۱) دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۷۴ - دت تک چندریکا فصل اول فقرہ - ۱۰ و ۱۷ -
(۲) دفعہ ۲۶۰ و ۲۶۱ - کتاب ہذا مین اسکی تفصیل دیکھو (۳) دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ ۷۴
(۴) سدرلینڈ — (۵) دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۳ -
دت تک چندریکا فصل اون فقرہ - ۱۱ - (۶) " " " - ۱۰ -

سپنڈ کو دوسرے غیر سپنڈ پر ترجیح ہو اور اسی وجہ سے یہ مانا گیا ہو کہ سپنڈ گو غیر خاندان کا ہو یا نانا کے خاندان میں سے ہو متبنّی کرنے کے قابل ہے (۱) ہر صورت میں سپنڈ کے نہ ہونے پر غیر سپنڈ متبنّی ہو سکتا ہے اور غیر سپنڈ میں سماتودک (آٹھوین سے چودھوین پشت کے رشتہ دار جو جل دان دیتے ہیں) اوسی عام خاندان کے سب سے زیادہ قریب ہیں اور اون کے نہ ہونے پر وہ لڑکا جو ایسا رشتہ نہ رکھتا ہو مگر اوسی عام خاندان کا اکیسوین درجہ تک ہو اور یہ بھی نہو تو وہ لڑکا جو نہ اوس عام خاندان سے ہو اور نہ سپنڈ ہو متبنّی ہو سکتا ہے - (۲) وشیستا بھی یہ ہی کہتے ہیں کہ قریب کا رشتہ دار یا رشتہ دار مذکور کا قریب کا رشتہ دار متبنّی کرنا چاہئے (۳) اس فقرہ کی ترکیب یہ ہے کہ قریب کا رشتہ دار وہ ہے جو رشتہ دار اور قریب کے درجہ میں ہو یعنی قریب کا سپنڈ ہو مگر قرابت دو قسم کی ہے - ۱- ایک وہ کہ جو ایک ہی خاندان کی ہو اور ۲- دوسری وہ جو چند درجون کے بعد ہو اور قرابت دارون میں ایک ہی خاندان کا سپنڈ گو بعید درجہ کا ہو اولی ہے اور اس کے نہ ہونے پر ایک ہی عام خاندان کا سپنڈ گو بعید درجہ کا ہو اگر یہ بھی نہو تو مختلف عام خاندان کا لڑکا اور یہ بھی نہو تو رشتہ دار یعنی وہ کہ جو خود بہ تعلق جلدان کے ملا ہوا ہو مگر سپنڈ نہو یہ بھی نہو تو ہم قوم لڑکا متبنّی کرنا چاہئے (۴) مصنف متاکشرا کہتے ہیں کہ الفاظ قرابت دار قریب کی قید سے تبنیت ایسے شخص کی جو بلحاظ ملک اور زبان کے بہت بعید ہو ممنوع ہے (۵) مگر سپنڈ یا غیر سپنڈ ہم قوم متبنّی ہو سکتا ہے نہ غیر قوم سپنڈ یا غیر سپنڈ کیونکہ منطقی قاعدہ یہ ہے کہ جس سے انکار کیا جائے وہ تسلیم شدہ سمجھا جاتا ہے (۶)

---

(۱) دتک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۱۱ (۲) دتک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۱۳

(۳) " " ۱۵ (۴) " " ۱۶

اسٹیل صفحہ ۱۸۲ - بھاسکر بھاپاجی بنام نارد رگھوناتھ بمبئی سلیکٹ رپورٹ صفحہ ۲۴۳ رام چند ربنام نانا جی بمبئی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۶ - نرہر گوبند بنام نراین بمبئی رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۰۷ - انگوبائی بنام مہاگرت بائی بمبئی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۷۳ - بیل کا امپائر ان انڈیا صفحہ ۱۲۷ - بیل کی انڈین پالسی صفحہ ۱۰ - اسرسی جیکسن ڈیڈیکیشن آف لارڈ ڈلہوزی صفحہ ۹ - لارڈ کیننگ کا اشتہار دیکھئے

(۵) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ - اشلوک ۱۴

(۶) دتک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۲۰ -

برہمن سپنڈ یا اسپنڈ کو نہ کسی اور کو متبنی کرے -

دفعہ ۷۰۷ برہمن کو اپنے سپنڈون مین سے متبنی کرنا چاہئے اور اسکے نہونے پر غیر سپنڈون مین سے اور اسکے سواے کیسیکو متبنی ہی نکرنا چاہئے - اس قول اور دوسرے اقوال شونک کی روسے سپنڈون وغیرہ مین سے متبنی کرنا چاہئے اور ان مین حقیقی بہائی کے نیک صفات لڑکے کو ترجیح دی گئی ہے اور اس کے نہونے پر ہمگوتر سپنڈ اور اگر یہ بھی نہو تو وہ لڑکا جو نہ ہم گوتر ہو اور نہ سپنڈ ہو متبنی ہو سکتا ہے اسکا تصفیہ متاکشرا اور دت تک سید ہنتا سنجری مین کر دیا گیا ہے - (۱) سپنڈ کے نہونے پر وہ لڑکا جو کہ اوسی عام خاندان کا ہو اور اگر وہ بھی نہو تو وہ لڑکا جو مختلف عام خاندان کا ہو متبنی کرنے کو قابل ہے شکالا یہ حکم دیتے ہین کہ اگر اعلی فرقون مین سے کسی کے اولاد ذکور نہو تو اوسکو بوجہ سے خاص کر سپنڈ رشتہ دار کو بیٹا بنانا چاہئے یا اوسکو جو اوس سے دوسرے درجہ کا ہو یعنے وہ جو اوسی عام خاندان کا ہو - اگر یہ بھی نہو تو اوسکو دوسرے خاندان سے سواے نواسے اور بہانجے اور خالہ زاد بہائی کے لڑکا متبنی کرنا چاہئے (۲) -

بلحاظ رشتہ اور قوم کے دت تک کی چار قسمین ہین -

دفعہ ۷۰۸ شونک نے حکم دیا ہے کہ برہمن اپنی سپنڈون مین سے لڑکا متبنی کرے الخ" لڑکا اپنی ہی قوم مین سے متبنی کرنا چاہئے" پس دت تک لڑکے کی چار قسمین ہوئین یعنے —

اول وہ سپنڈ جو ہم گوتر ہو اور وہ نہو تو —

دوم وہ جو ہم گوتر و غیر سپنڈ ہو - اور یہ بھی نہو تو —

سوم غیر گوتر سپنڈ - اور اگر یہ بھی نہو تو —

چہارم غیر گوتر غیر سپنڈ - اور ہم گوتر سپنڈون مین سے بہائی کے لڑکے کو بوجہ اسکے کہ وہ سب سے زیادہ قریب ہی ترجیح ہے (۳)

گو حقیقی بھتیجے کو متبنی کرنا اولی ہے لیکن اوسکی موجودگی مین غیر کو متبنی کرنا بھی جائز ہے

دفعہ ۷۰۹ قریب کے سپنڈون مین سے صرف بہائی کے بیٹے کو ضرور بیٹا بنانا چاہیے اور اس مسئلہ کو وگیانیشور مصنف متاکشرا نے بھی تسلیم کیا ہے - اس جگہ

(۱) دت تک شرومنی صفحہ ۶ و ۱۹ - (۲) دت تک چندریکا فصل اول فقرہ ۱۱ -
دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ ۱۴ -
(۳) دت تک درپن دیکھئے دت تک شرومنی صفحہ ۷۰ -

کے کہ بھائی کے بیٹے کو ضرور بیٹا بنانا چاہیئے" یہ معنی ہین کہ صرف سگی بھائی کے لڑکے کو ضرور بیٹا بنانا چاہیئے (۱) پس اس بات کو فیصل شدہ سمجھنا چاہئے کہ ہم گوتر سپنڈون مین سے بھائی کے لڑکے کو ضرور متبنّی کرنا چاہئے اور اسیوجہ سے بھائی کا لڑکا اور دوسرے رشتہ دار متبنّی ہونے پر تقسیم جایداد اور ادای مراسم تجہیز و تکفین مین سب سے اولیٰ ہین لیکن متبنّی ہونے کیصورت مین وہ اپنی اصلی حیثیت پر قایم رہتے ہین (۲) بھائی کا لڑکا ہو تو وہ لڑکا متبنّی کرنا چاہئے جو سب سے زیادہ قریب کا رشتہ دار ہو (۳) یہ بات ضروری و قابل توجہ ہے کہ جس صورت مین قریب کے رشتہ دارون مین بھائی کا لڑکا موجود ہو تو اوسکو ضرور متبنّی کرنا چاہئے جیسا کہ منو حکم دیتے ہین کہ سگے بھائیون مین اگر کوئی لڑکا رکھتا ہو تو اوس لڑکے کے ذریعہ سے کل بھائی اوس لڑکے کے باپ ہین" اور برہسپتی بھی یہ ہی کہتے ہین کہ اگر چند حقیقی بھائیون مین سے کسی ایک کے لڑکا پیدا ہو جاے تو وہ کل اوسکے ذریعہ سے اولاد ذکور کے باپ کہلاتے ہین" ان دونون قولون کی رو سے اگر بھتیجا کسی طریقہ سے قایم مقام ہونے کی قابل ہو تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ دوسرے کو متبنّی نکرنا چاہئے۔ (۴) گویہ لازمی حکم ہے کہ بیٹا پیدا کرنا چاہئے اور بھائی کے بیٹے سے پدری تعلق قایم ہو جاتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ جیسا اوس لڑکے کیوجہ سے بظاہر باپ عیان ہو جاتا ہے اور اوسکے کریا کرم وغیرہ ادا کرنے کی قابلیت بھی بھتیجا رکھتا ہے اور ان وجوہ سے پوری مشابہت بیٹے کی رکھتا ہے لیکن چونکہ وہ بغیر متبنّی ہوے چچا کی نسل قایم نہین رکھہ سکتا ہے اور متبنیت کی یہ ہی اصلی غرض ہے اس لیئے بھتیجے ہی کو متبنّی کرنا چاہئے مگر بھتیجے کا متبنّی کرنا ایسا لازمی امر نہین ہے کہ اگر باوجود موجود ہونے بھتیجے کے اوسکو متبنّی نکیا جاے تو دوسرے لڑکے کا متبنّی کرنا جایز ہو۔ (۵) — اگر بھائی کا لڑکا موجود ہو تو اوسی کو متبنّی کرنا لازم ہے لیکن جب وہ صرف ایک ہی لڑکا ہو تو متبنیت نہین ہو سکتی ہے کیونکہ وشیشٹا کی قول سے ظاہر ہے کہ "اکلوتے بیٹے کو نہ دینا چاہئے اور نہ لینا" اسوجہہ سے کہ اوس لڑکے سے بقاے نسل مقصود ہے لیکن یہ صحیح نہین ہے کیونکہ یہ قول دوامشیاین طریقہ سے متعلق نہین ہے اور دوامشیاین طریقہ مین نسل فنا نہین ہوتی ہے (۶) وشیشٹ کے قول کے دونون مضمون کو دیواناتھ نے اسی طرح لحاظ کرکے اپنے اس قول مین بیان کیا ہے:- نیز دونون سے

(۱) دت‌تک میمانسا فصل ۲ فقرہ ۲۸ و ۲۹ (۲) دت‌تک میمانسا فصل ۲ فقرہ ۷-۸
(۳) " " " ۳۴ (۴) " چندریکا " اول " ۲۰
(۵) دت‌تک چندریکا فصل اول فقرہ ۲۱ و ۲۲ (۶) " " اول " ۲۷ و ۳۰

یہ مراد ہو کہ دوسرا کوئی قایم مقام نکرنا چاہیے" اور اس قول کو چندریکا مین اسطرح سمجھایا گیا ہو کہ دونون سے (یعنی اقوال سے جو ان لفظون سے شروع ہوتے ہین "اگرچند بھائی ہوون الخ") مراد ہے کہ اگر بھائی کا لڑکا اور سوت کا لڑکا کسی طرح سے قایم مقام ہونے کے قابل ہو تو دوسرے کو متبنّیٰ نکرنا چاہیے (۱) وگیانیشور بھی منو کے قول کی تشریح حسب ذیل کرتے ہین :- اس قول کا یہ مقصود ہے کہ اگر بھائی کے لڑکے کا متبنّیٰ کرنا ممکن ہو تو اور لڑکے کا متبنّیٰ کرنا ممنوع ہے اس سے یہ مراد نہین ہے کہ وہ اپنے چچا کا بھی لڑکا ہے (۲) —

متھلا کے قاعدہ کی رو سے بھتیجے کی موجودگی مین اور لڑکا متبنّیٰ کرنا ناجایز ہے —

دفعہ ۱۰ ے متھلا کے اعلیٰ درجہ کے علماء یعنی کالیتا — پراجیت — چندیشور — وچسپتی مصر — بنسی دھر — رودر دھر — ہری ناتھ — اور نیز دیگر ایسے ہی علماء مستند یہ کہتے ہین کہ کرتریکا یا دوسری قسم کے طریقہ تبنیت مین جبکہ بھائی کا لڑکا موجود ہو تو دوسرے کسی لڑکے کا متبنّیٰ کرنا جایز نہین ہے —

گو بھتیجے کی یا کسی اور رشتہ دار کی موجودگی مین اور کو متبنّیٰ کرنا منع ہے لیکن قانوناً ناجایز نہین ہے —

دفعہ ۱۱ ے دتک میمانسا — دتک چندریکا — دتک نرنے — دتک سید ہتنا منجری — اور نیز اور مستند کتب مین جو تبنیت کے باب مین ہین یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب بھائی کا لڑکا متبنّیٰ ہونے کی قابلیت رکھتا ہو اور اوسکا متبنّیٰ کرنا ممکن ہو تو دوسرے کسی اور لڑکے کو متبنّیٰ نکرنا چاہیے کیونکہ یہی مسئلہ مدلل اور راجح ہے — مہاراشٹہ مین بھی بڑے مستند مصنف نے اسی کو تسلیم کیا ہے (۳) اور اسی کو اعلیٰ عدالتون اور یورپین عالمان دھرم شاستر نے بھی تسلیم کیا ہے اسٹرینج صاحب لکھتے ہین کہ جملہ مستند علماء کی بحث کا یہ نتیجہ ہے کہ لڑکے کا انتخاب اختیاری اور طبیعت کی پسند کا امر ہے نہ کہ قانونی اور ایسی تبنیت اسوجہ سے ناجایز نہین ہوتی ہے کہ بھائی کے لڑکے یا رشتہ دار قریب کو متبنّیٰ نہین کیا گیا (۴) مقننین نے بیان کیا ہے کہ متبنّیٰ کے انتخاب مین قریب کے رشتہ دار کا ضرور خیال رکھنا چاہیے لیکن نند اپنڈت نے اس اصول کو نہایت

(۱) دتک میمانسا فصل ۲ فقرہ ۲ – ۷ (۲) دتک میمانسا فصل ۲ فقرہ ۳ – ۷
(۳) بیوپار میوکھ باب ۴ فصل ۵ فقرات ۹ و ۱۷ و ۱۹ —
وساکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۱۳ و ۱۴ و ۳۶ — مع شرح
(۴) اسٹرینج ہندو لا — جلد اول — صفحہ ۸۵ —

وضاحت وتفصیل سے اسطرح بیان کیا ہے کہ یہ مقولہ مستحکم نہین ہی- اور یہ بات موجودگی رشتہ دار قریب کے کسی رشتہ دار کو متبنیٰ کرنے مین یا بابات موجودگی رشتہ دار کے غیر شخص کو متبنیٰ کرنے مین کوئی ضعف نہین آتا ہی بہرحال قانون نے اسکو بطور ایک قاعدہ کے تسلیم کر لیا ہی کہ حقیقی بھتیجے کی متبنیٰ ہونے کے حق کو اگر کوئی قانونی امر مانع نہو تو دوسرے لوگون پر ترجیح ہے اور اسی مسئلہ کو لوگون نے عموماً مان لیا ہے (۱) تبنیت کے باب مین جو قریب کے رشتہ دار لڑکے کو ترجیح دی گئی ہے اوسکی صرف یہ غرض ہے کہ تبنیت اوس سے کسیقدر مستحکم اور موزون ہو جاتی ہے یہ مطلب نہین ہے کہ سوا اوسکے اگر کوئی اور لڑکا متبنیٰ کیا جاسے تو تبنیت نا جایز ہوگی (۲) مگر جب قریب کا رشتہ دار ایسا ہو کہ اوسکے ماں باپ مرگئے ہون تو وہ دت تک طریقہ مین متبنیٰ نہین ہوسکتا ہے کیونکہ کوئی اوسکو دینے کے واسطے موجود نہین ہے اور بجز باپ یا ماں کے اور کوئی دے نہین سکتا ہے (۳) گو بیوہ بحصول اجازت متبنیٰ کرنے کی مجاز ہے اور اوسکو ہدایت کی گئی ہے کہ قریب تر رشتہ دار کو متبنیٰ کرے لیکن تبنیت کا جواز اس انتخاب کے قاعدہ پر منحصر و مبنی نہین ہے متبنیٰ کا منتخب کرنا ایک اختیاری امر ہے (۴)

سپنڈ کا متبنیٰ کرنا مرجح کہا گیا ہے لیکن یہ ترجیح بنا سے حق نہین ہے —

دفعہ ۱۲ے

سپنڈ یا قریب کے رشتہ دار کا متبنیٰ کرنا بہتر و مرجح بیان کیا گیا ہے لیکن یہ ترجیح ایسی نہین ہے کہ جسپر سپنڈ زور دے سکے اور نہ کہین یہ حکم ہی کہ اگر اسکے خلاف ہوگا تو تبنیت نا جایز ہوگی (۵)

جو حکم و ہدایت بھتیجے اور رشتہ دارونکی متبنیٰ کرلینے کی نسبت ہی وہ صرف ایک نصیحت ہے نہ قانونی حکم

دفعہ ۱۳ے

نظایر مین نہایت وضاحت اور اطمینان کے ساتھ یہ تجویز کیا گیا ہی کہ قاعدہ مذکور بطور نصیحت کے ہی نہ بطور قانون کے اگر بھتیجے یا کسی اور رشتہ دار کی موجودگی مین کسی غیر کو متبنیٰ کر لیا جاسے تو تبنیت مین کوئی نقص نہین ہوتا ہی سب طرح پر صحیح اور جایز ہوتی ہے (۶) پریوی کونسل مین بہت لیاقت کے ساتھ یہ بحث

---

(۱) سدرلینڈ سی ناپسس عنوان ۲ (۲) بیوستہ چندر یکا بیوستہ ۲۸۸ جلد ۲

صفحہ ۴۸— (۳) 〃 〃 ۲۸۹ 〃

صفحہ ۵۸— سے نظایر ملحقہ جلد ۲ صفحہ ۵۳ا و ۵۴ا و ۱۲۹— ۱۴۱ وسیل امال بنام اماکشی امال مدراس ہای کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹—

(۴) کوبروکس ریمارکس دیکھو سٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۹۸—

(۵) اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۹۰ - اسٹرولیم میکناٹن جلد ا صفحہ ۶۸ (۶) اوماوتہ بنام کنہیا سنگھ ۶۲

کی گئی تھی کہ جب بھائی کا لڑکا یا قریب تر رشتہ دار قابل تبنیت موجود ہے تو اور شخص کا متبنی کرنا ناجایز ہے حکام والا مقام نے اسناد پر غور کرنے بعد اسکا جواب نفی مین دیا اور یہ تجویز کیا کہ :- اس بحث مین بعض عبارت دت تک میمانسا اور دت تک چندریکا پر استدلال کیا گیا ہو دت تک میمانسا ملک بنارس مین زیادہ تر مستند کتاب تبنیت کے باب مین سمجھی جاتی ہے وہ اقوال جنپر خاص کر شہادت ہو دت تک میمانسا کی فصل ۲ کے فقرات ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۷۴-۷۶ اور دت تک چندریکا کی فصل اول کے فقرات ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۷ و ۲۸ ہین - ان فقرون کا طوالت سے درج کرنا ضرور نہین ہے کیونکہ یہ مسلم ہے کہ اون مین اونکو الفاظ کے ذریعہ سے یہ حکم ہے کہ کسی ہندو کو جو لڑکا متبنی کرنا چاہے یہ لازم ہوگا کہ وہ اپنے حقیقی بھائی کے لڑکے کو اگر وہ موجود ہو اور قابل تبنیت ہو تو اوسکو بترجیح اور لڑکے کی متبنی کرے اور اوسکی رو سے ایک اور قوی اعتراض نسبت تبنیت اوس لڑکے کی جو اپنی اصلی باپ کا اکلوتا بیٹا ہو اس تحریر سے ترمیم کیا گیا ہو کہ اوس صورت مین جب بھائی کا بیٹا ہو تو اوسکو باوجود اسکے بھی بترجیح اور کے بطور دواموشائن یا دو باپون کے بیٹے کے متبنی کرنا چاہئے مگر بڑی بحث جو اس مقدمہ مین پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہو کہ آیا احکام محولہ بالا کی پابندی محض متقی ہندؤن کے ایمانون پر بطور ایسے احکام کے ہے جنمین تصریح اس امر کی ہے کہ اونکو کیا کرنا چاہئے یا وہ ایسی تاکیدی احکام بمنزلہ قانون ہین کہ جنکی خلاف ورزی کی نسبت عدالتہای انصاف سے تجویز ہونی چاہئے اور معاملہ تبنیت جو اور طور پر باقاعدہ ہو مگر ان احکام کی خلاف ورزی کیوجہ سے ناجایز ہو جاتا ہے - ہمکو کسی ایسے مقدمہ کا حوالہ نہین دیا گیا جسمین کسی عدالت انصاف نے ایسا فیصلہ کیا ہو کہ احکام مذکور کی خلاف ورزی سے گو اور طور پر تبنیت جایز ہونا جایز ہو جاتی ہے سر ولیم میک ناٹن اور سر ٹامس اسٹرینج کی تحریرات کو اختیار کرکے یہ تجویز کرتے ہین کہ جسصورت مین دہرم شاستر مین احکام از قسم ہدایات نسبت قرابت بعض رشتہ دارون کے بطور ایسے رشتہ دارون کے جو قابل تبنیت بترجیح اور لڑکے کے متبنی کئے جا سکین

۴ منفصلہ صدر عدالت کلکتہ ۱۵- اپریل ۱۸۲۲ء منتخب صدر دیوانی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ طبع جدید صفحہ ۱۹۲ - یہ مقدمہ متہلا کا تھا - سرمتی اوما دے بنام گوکلانند داس منفصلہ پریوی کونسل ۵- فروری ۱۸۷۸ء انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۸۷ و سدرلینڈ جلد ۳ صفحہ ۵۰۰ گنگا سہای بنام لیکھراج سنگہ انڈین لا ریپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ -

درج مین تو یہ اصول کہ جو امر نکرنا چاہیئے تھا اگر ہو گیا تو جائز ہے متعلق ہوگا اور بنارس مین بہی غیر سپنڈ رشتہ دار کی تبنیت جو بخلاف ورزی استحقاق ترجیح حقیقی برادرزادہ کے عمل مین آئی ہو جائز ہوگی - (۱)

شرط چہارم (۲)

لڑکا کس عمر مین بطور جائز متبنٰی ہو سکتا ہے؟

متبنٰی کی عمر کے تعین مین بہت اختلاف ہے

دفعہ ۱۴۷ اس باب مین کہ لڑکا کس عمر مین متبنٰی ہونا چاہیئے ہندو مقننین کی رایون مین بہت اختلاف ہے گو مسٹر کولبروک اور سر ولیم میکناٹن اور دیگر یورپین علما نے ان اختلافون کا ذکر اپنی کتابون مین کیا ہے (۳) لیکن ان سب واجب التعظیم علما نے جسقدر خود سمجھنے کی کوشش کی ہے اسقدر اورون کو سمجھانے کی کوشش نہین کی جو کچھ لکھا ہے وہ مختصر اور بلا توضیح ہے - چونکہ یہ امر جواز تبنیت کے لیئے بہت ہی اہم ہے اسلیئے ہم اس بحث مین حتی الامکان بہت صراحت سے قوی اور ضعیف رائ کو واضح کرنے کی کوشش کرین گے -

بارہ دن سے کم عمر کا لڑکا متبنٰی نہین ہو سکتا ہے

دفعہ ۱۵۷ یہ عام قاعدہ ہے کہ گو لڑکا کسی جماعت کا ہو پیدایش سے بارہ دن کے اندر متبنٰی نہین کیا جا سکتا ہے (۴) -

(۱) سری متی اومان دسے بنام گوکلانند داس مہاپاتر لارپورٹ اپیل ہای ہند جلد ۵ صفحہ ۴۰ وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۸۷ - (۲) دفعہ ۱۹۶ کتاب ہذا دیکھیے

(۳) ستاکشرا شرح کولبروک باب اول فصل ۱۱ فقرہ - ۱۳ - میکناٹن ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۱ تبنیت

(۴) سنسکار کستبہ ورق ۴۷ وسینڈ ہویٹ -

مادلی ڈایجسٹ جلد اول صفحہ ۲۳ دفعہ ۱۹ دیکھو دفعہ ۱۰۱ کتاب ہندو لا ہٹی و اگر چی صفحہ ۱۴۴-۱۴۳ - غالبًا یہ ممانعت اسلیے یعنی ناپاکی ولادت کے سبب سے ہے کیونکہ ان ایام مین رسوم مذہبی ادا نہین ہو سکتی ہین

پانچ برس کی عمر تک کا لڑکا دو جنمی قوم مین متبنیٰ ہونا چاہئے اور رسوم کے ادا ہونے پر وہ بیٹا بن جاتا ہے

دفعہ ۱۶ا نندا پنڈت مصنف دت میمانسا کے قول کی رو سے جو اوسنے کالکا پران کے ایک فقرہ کی شرح کے طور پر بیان کیا ہے برہمن اور چھتری اور ویش کے لئے زیادہ سے زیادہ عمر لڑکے کی طریقہ دت تک مین تبنیت کیلئے پانچ برس ہی عام اس سے کہ لڑکے کا پہلا سنسکار ہو چکا ہو یا نہو چکا ہو مگر مونڈن نہوا ہو کیونکہ رسوم مقررہ کے متبنیٰ کرنیوالے باپ کے خاندان مین ادا ہونے سے ٹھیک بیٹا بنجاتا ہے — (۱) نندا پنڈت کا وہ قول حسب ذیل ہے :— یہ اور دوسرا خاص قاعدہ کالکا پران مین بیان ہوا ہے کہ "دت تک وغیرہ لڑکے گو دوسرے کی نطفہ سے پیدا ہوے ہون لیکن اگر متبنیٰ کرنے والی کے خاندان کا نام رکھا گیا ہو تو وہ بیٹے ہو جاتے ہین — اِک زمین کے مالک وہ لڑکا جسکا نام اوس کے اصلی خاندان مین رکھہ لیا گیا ہو اور اوسکا مونڈن بھی ہو گیا ہو تو وہ دوسرے کا لڑکا نہین ہو سکتا ہے" مونڈن اور دیگر رسوم (چا دو پیا) جب درحقیقت لڑکے کی متبنیٰ کرنے والی باپ کی خاندان مین انجام پاتی ہین تو دت تک وغیرہ اولاد سمجھی جاتے ہین — اور اگر یہ انجام نہون تو وہ غلام کہلاتے ہین آتمی خدا دت تک لڑکا اور دوسرے پانچ سال کی عمر کی بعد بیٹے نہین ہین لیکن اگر کوئی شخص پانچ برس کے لڑکے کو لیلے تو متبنیٰ کرنے والے کو اول وہ مقررہ قربانی کرنی چاہئے جو اولاد ذکور کیواسطے مقرر ہے (۲) اس قاعدہ کے یہ معنی ہین کہ گو دت تک وغیرہ لڑکے نطفہ سے پیدا نہین ہوتے ہین لیکن جب سنسکار متبنیٰ کرنے والی کے خاندان مین ہو جاتا ہے تو وہ اوسکے بیٹے بنجاتے ہین اور یہ رسوم اولاد ذکور کے پیدا ہونے پر جو رسم ہوتی ہی اوس سے شروع ہوتی ہین — (۳)

جو فقرہ کالکا پران کا لکھا گیا ہے اوسکی صحت مین کلام ہے

دفعہ ۱۷ا اس امر مین بہت سے ذی لیاقت علما نے شبہہ کیا ہے کہ یہ فقرہ جو نندا پنڈت نے بیان کیا ہے کالکا پران کا ہی یا نہین اور بظاہر یہی مستند نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اول تو کالکا پران کے بہت سے نسخون مین یہ فقرہ ہی نہین ہے دوم جنمین ہے اون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تحریف کی گئی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اصل کتاب کی عبارت سے تعلق نہین رکھتا ہے بالکل بے موقع ہے

(۱) سدرلینڈ سی تالیبس عنوان ۳ نوٹ ۱۱ — ونظایر سندر چہ بوسنہ چندر کا صفحہ ۱۰۰ و ۱۰۱ و سیکنا ٹن ہندو لا جلد اول صفحہ ۷۱ و ۷۲ — (۲) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ ۲۲
(۳) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ ۲۳

لیکن چونکہ تبنیت کے باب میں جن بڑے بڑے مستند مصنفون نے یعنی مصنف دت تک میمانسا و مصنف دت تک سندہنتا منجری و دت تک دیدہیتی و دت تک درپن و دت تک نرنے و ذکے کومدی و بیاو نہگار نب وغیرہ نے اپنی اپنی کتابون مین اس فقرہ کو نقل کیا ہوا اسلئے مان لینا چاہیئے کہ یہ امر طی شدہ ہے کہ گویا ان ذی وقعت مصنفون نے اسکو مفتی بہ کر دیا ہے (۱)

تبنیت کے لیے سب سے اعلی وہ لڑکا ہے جسکا کوئی سنسکار نہوا ہو۔ موڈن کے بعد جو لڑکا متبنی کیا جاے وہ دوسرا درجہ میں ہے

دفعہ ۱۸۷

سندر جۂ ذیل قول سنداپنڈت کا ہے اور یہ اوس کے اوس فقرہ کی پیچیدگی شرح سمجھ لیا گیا ہے جو کالکا پران سے منسوب کیا جاتا ہے - قول:- وہ لڑکا تبنیت کے واسطے مرجح ہے جسکا کوئی سنسکار نہوا ہو کیونکہ اوسکا پدری تعلق متبنی کرنے والے کے خاندان مین رسوم سنسکار ادا کرنے سے قایم ہوتا ہے - اس سے دوسرے درجہ کا وہ لڑکا ہے جسکا پہلا سنسکار ہو چکا ہو مگر موڈن ہوا ہو اور اوسکے یعنی سنسکار کے ادا کرنے کا زمانہ تین برس سے لیکر پانچ برس تک بیان کیا گیا ہے - اور جس لڑکے کا موڈن اصلی باپ نے کر دیا ہو وہ تبنیت کے واسطے ادنی درجہ کا ہے لیکن اگر وہ چھہ برس سے کم عمر کا ہوا ور متبنی کرنے والے کے متعدد سنسکار کرنے پر متبنی ہو سکتا ہے جنمین قربانی (پت رشتی) بھی کیجایگی اس صورت مین اوسکا پدری تعلق متبنی کرنے والے سے قایم ہو جاتا ہے - اور ایسا لڑکا جسکا سنسکار موڈن وغیرہ دونون خاندانون مین ہوا ہو وہ داسا کہلاتا ہے (۲) دت تک وغیرہ لفظ وغیرہ مین بناے ہوے اور دیگر لڑکے شامل ہین (۳) الفاظ دت تک لڑکا اور دوسرے وتدیا مین بنایا ہوا لڑکا اور دوسرے لڑکے شامل ہین اور اوسمین کچھہ اختلاف نہین ہے (۴) متعلق ابتدای رسوم اولاد ذکور کی رسم سے لیکر موڈن تک تعلق پسری کے قایم ہونے کا سبب بتای گئی ہین اوس حالت مین جبکہ متبنی کا کوئی سنسکار نہوا ہو - (۵) چاد دیدیا اس مرکب لفظ سے وہ رسمین مراد ہین جنکا آغاز وطن سے ہوتا ہے نہ وہ رسوم جو موڈن سے پہلے کیجاتی ہین کیونکہ اوپر بیان ہوا ہے اوسمین بہت الفاظ فضول ہین (۶) پس اگر وہ رسمین جو بعد تولد شروع

(۱) کولبروک صاحب ریمارک - دیکھو اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ طبع ثانی

(۲) سدرلینڈ سی نسپس عنوان ۷ نوٹ ۱۱ (۳) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ - ۲۵

(۴) دت تک ویدہیتی دیکھو دت تک شیرو صفحہ ۲۱۸ و دت تک سندہنتا منجری صفحہ ۲۲۱ -

(۵) ؍؍ میمانسا فصل ۴ فقرہ ۳۰ (۶) ؍؍ میمانسا فصل ۴ فقرہ - ۳۷

ہوتی ہین اور آتی پراسن (چانول کھلانا) پر ختم ہوتی ہین اگر لڑکے کی اصلی خاندان مین ادا ہو جائین تو یہ امر تبنیت کے مخالف نہین ہے اور اسوجہ سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ لڑکا جسکی کوئی رسم ادا نہین ہوئی ہے تبنیت کیواسطے سب سے بہتر ہے اور اوس سے دوسرے درجہ پر وہ لڑکا ہے جسکی اور رسمین اصلی خاندان مین ہو چکی ہون مگر موڈن ہوا ہو (۱)

آیا پانچ برس سے زیادہ عمر کا ہونا اور موڈن کا ہو جانا مانع تبنیت ہے؟ اور موڈن کا زمانہ کیا ہے

دفعہ ۱۹۷ اگر کوئی ایسا لڑکا نہ ملے جسکی رسوم ادا نہوئی ہون تو کیا کرنا چاہیے" ؟ اس سوال کے جواب مین مصنف کہتا ہے کہ لیکر الخ اسکے یہ معنی ہین کہ پانچ برس کی عمر کا لڑکا لیکر جسکی رسوم معہ موڈن کے ادا ہو گئی ہون (۲) ایسا لڑکا جسکا موڈن اوس کے اصلی باپ کے خاندان مین ہو چکا ہو وہ دوسرے شخص کا بیٹا نہین بن سکتا ہے آپتامس سے اضافت تمیکی سمجھنی چاہیے یعنی آپتیا سا (یعنی دوسرے کا (۳) اس زیر بحث فقرہ کی نسبت جسقدر تسلیم کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ بات مان لینی چاہیے کہ فقرہ مذکور مین یہ جو بیان ہوا ہے کہ "جس لڑکے کا موڈن ہو چکا ہو وہ متبنٰی کرنے والے کا بیٹا نہین بن سکتا ہے" یہ کسی عام حالت کی نسبت نہین ہے کیونکہ فقرہ کے اس جملہ سے کہ "پانچ برس کی عمر کا لڑکا لیکر" الخ وہ لڑکا بھی متبنٰی کرنے والے کا بیٹا بن سکتا ہے جسکا موڈن اوسکے اصلی باپ کے خاندان مین ہو چکا ہو ورنہ دونون اقوال مین تناقض پیدا ہو جائیگا - اور یہ بات ظاہر کیجاتی ہے کہ یہ جملہ بالضرور اوس لڑکے سے متعلق ہے جسکا موڈن ہو چکا ہو پس وہ لڑکا جسکی متعدد رسوم معہ موڈن ادا ہو چکی ہون اگر متبنٰی کیا جائیگا تو دوایشائن یعنی دو باپ کا بیٹا ہوگا کیونکہ اوسکی رسمین دونون باپ کے خاندانون مین ادا ہوئی ہین اور اوسکا اثر یہ ہے کہ آخیر کو اوسکا تعلق دونون خاندانون سے ہوتا ہے - (۴) "بیٹے نہین ہین" اس جملہ سے یہ مراد ہے کہ گو پدری تعلق پیدا نہین ہوتا ہے مگر موڈن اور دیگر رسوم کی تکمیل ہو سکتی ہے کیونکہ ان رسوم مین سے ہر ایک کے ادا کرنے کا وقت ابھی باقی ہے اسپر بھی وہ غلام ہی ہین کیونکہ تعلق پدری موجود نہین ہے اور یہ غلامی کی تیسری حالت ہے (۵)

(۱) دتک میمانسا فصل ۴ فقرہ - ۳۸ (۲) دتک میمانسا فصل ۴ فقرہ - ۴۸
(۳) " " " " ۳۰ (۴) " " " " ۳۱ و ۳۲
(۵) " " " " ۳۶ -

لیکن جبکہ ایسے لڑکے کو غلام کہا گیا ہے تو وہ کیونکر متبنّٰی کیا جا سکتا ہے - اس اعتراض کو سمجھکر
مصنف کہتا ہے کہ ایسی صورت مین متبنّٰی کرنیوالے کو اول وہ قربانی ادا کرنی چاہیئے جو
اولاد ذکور کے واسطے کیجاتی ہے گویا اس اعتراض کی اسطرح پر تلافی کی گئی ہے (۱) اسوجہ
سے کہ تعلق پدری جس سے پہلے علامانہ حالت کو رفع کرنے کو لئے رسوم ادا کرنی چاہیئے تہین وہ
قربانی مذکور کے ادا کرنے سے قایم ہو جاتا ہے لہذا یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ لڑکا جسکا موڈن
ہی ہو گیا ہو متبنّٰی ہو سکتا ہے -(۲) اگر یہ صورت ہے تو یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ جملے
کی عبارت یہ ہونی چاہیئے تہی کہ "اوسکو لیکر جسکا موڈن ہو چکا ہو" کیونکہ اسکا کوئی موقع نہین ہے
کہ یہ الفاظ "پانچ برس کا لڑکا لیکر" استعمال کئے جائین مگر یہ اعتراض غلط ہے کیونکہ جملہ مذکور
یہ قید لگاتا ہے کہ لڑکا صرف پانچ برس کی عمر کا ہو یعنی چہٹے سال سے کم ہوا ور یہ قید اس
غرض سے ہے کہ جنیئو پہننے کی رسم ادا ہو جو پاک ہونے کا ذریعہ ہے اور جو کلام الٰہی کے پڑہنے
سے ہوتی ہے یہ حرف "تہ" اسی سے پہلو ادا ہو (۳) لفظ اپاکرتام (موڈن کی رسوم)
ہی کافی تہا لفظ انتا (معہ) اس غرض سے استعمال ہوا ہے کہ وہ لڑکا جسکے سر کے
بال اوسکی قوم کے مطابق نہین بنائے گئے ہین متبنّٰی ہو سکتا ہے کیونکہ خاص رسوم ادا
نہین ہوئی ہین اور وہ قابل بیٹا بننے کو ہے (۴) منو کا قول ہے کہ وید کے حکم سے اعلیٰ
تین قومون کے بچون کے موڈن کی رسم قانونًا اونکی ولادت کے پہلے یا تیسرے سال مین
ہونی چاہیئے (۵) اسی وجہ سے خود موڈن کا نام ہی تیسرا سال ہو گیا ہے لہذا موڈن
تیسرے ہی سال ہونا چاہیئے (۶) اور اسیوجہ سے یہ مان لیا گیا ہے کہ تیسرا سال موڈن
کا ہے اور تین سال کے بعد پانچوین سال تک دوسرے درجہ کا زمانہ ہے مگر پانچ برس کے
بعد نہین ہے (۷) اگرچہ منو کے قول مندرجۂ بالا سے موڈن کا بچے کی ولادت سے پہلا یا

(۱) دتک میمانسا فصل ۴ فقرہ - ۴۹
(۲) " " " " - ۵۲ لڑکے پہننے قابل سی ظ نہین تصور کئے جاتے ہین -
(۳) " " " " - ۵۳
(۴) " " " " - ۴۴ دتک نرنے - و دتک تلک
(۵) منو باب اول اشلوک ۵ - ۳۵ - (۶) دتک میمانسا فصل ۴ فقرہ - ۴۴
(۷) دتک میمانسا فصل ۴ فقرہ - ۴۵ -

تیسرا سال ثابت ہوتا ہے لیکن اگر کسی خاندان مین یہ رسم ہو کہ اس معینہ زمانہ کے بعد ہوؤن کیا جاتا ہو تو رسم مرجح ہے کیونکہ رواج وہ قانون ہے جو سب سے اعلیٰ ہے اور عام قانونی مقولون پر غالب ہے (۱) —

ہائیکورٹ الہ آباد نے یہ قرار دیا ہے کہ دت تک میمانسا مین جو پانچ برس کی عمر کی حدت تک لڑکے کی جواز تبنیت کے لئے کالکا پران کے فقرہ کی بنا پر مقرر کی گئی ہے وہ بوجہ اسکے کہ وہ فقرہ ہی کالکا پران کا نہین ہے اور نہ وہ اوسکی معنی مین جو دت تک میمانسا مین لی گئی ہین لہذا وہ حد بہی قایم نہین رہ سکتی ہے اور اسصورت مین دت تک میمانسا اور دت تک چندریکا کا منشا واحد یہ قرار پاتا ہے کہ قبل رسم اوپنائن کے تبنیت بطور جایز ہو سکتی ہے — مگر اس تجویز پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ گو وہ بناء جس پر دت تک میمانسا کا مسئلہ مبنی ہے صحیح ہی نہو تاہم جہان صدہا سال سے اوس کتاب اور مسئلہ کا رواج ہو گیا ہے وہان وہ بذات خود ایک مستقل مروجہ بنیاد ہے —

دفعہ ۳۰۷ حال مین بڑی لیاقت سے الہ آباد ہائیکورٹ کے فضیلت شعار جسٹس سید محمود صاحب نے دت تک لڑکے کی عمر کی حد کے مسئلہ کی تحقیقات کر کے حسب ذیل تجویز کیا ہے :- اب مین ایک بہت اہم امر پر جسکو مین نے مدعی کے مقدمہ کی شاخ کہا ہے غور کرونگا یعنی اس امر پر کہ آیا یہ امر کہ مدعی کی عمر پانچ برس سے زیادہ اوسکی تبنیت کیوقت تھی ایسا امر ہے یا نہین کہ جسکی نسبت اعتراض تینون ناقابلیتون مین سے جنکا مین نے ابہی حوالہ دیا ہے کسی ناقابلیت کی بنا پر ہو سکتا ہے درمیان اسناد مخالف کے جنکی نسبت مین ابہی لحاظ کرونگا مجھکو یہ بہت اہم معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر صحیح اصلیت وجوہ نوعیت تبنیت کی حسب دہرم شاستر تشریح کرون کیونکہ بحوالہ ان امور کے اس امر کا جواب غور طلب ہے اخیر مین فیصلہ کرنا چاہیئے یہ امر کہ از روے خود دہرم شاستر کو یہ طریقہ ایسے امور کے فیصل کرنے کا تسلیم کیا گیا ہے قول منو سے ظاہر ہے (باب ۱۲ دفعہ ۱۰۶) کہ صرف وہ شخص طریقہ فرایض مذہبی و ملکی سمجھہ سکتا ہے جو بذریعہ قواعد منطق مطابق ویدسکے بحث نسبت عام معنا مین طریقہ مذکور کے اوس طور سے کر سکتا ہے جسطور سے کہ مقدس رشیون نے انکو ظاہر کیا ہے" اور ایک مزید تائید اس طریقہ امور مشتبہ کو فیصل کرنے کی سمرتی مذکور مین مندرج ہے" اگر یہ پوچھا جاسکے کہ اسصورت مین شاستر کسصورت سے دریافت کیا جائیگا جب خاص صورتین کسی قاعدہ مین منجملہ قواعد

(۱) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۹ — مطبوعہ لنڈن —

عام کے داخل نہون تو جواب یہ ہے کہ وہ جو کچھ بخوبی تعلیم یافتہ برہمن کہین ایسا شاستر قرار دیا جائیگا کہ جس کی نسبت کوئی نیت نہین ہو سکیگی"۔ (باب ۱۲ دفعہ ۱۰۸) ان عبارتون کی نسبت مین یہ تصور کرتا ہون کہ وہ ایسی ہین جس سے عدالت ہائی انصاف کو برٹش انڈیا مین یہ جایز ہے کہ ہندیہ وہ مستند اقوال دہرم شاستر مین وجوہ ایسے سخت قواعد کی تلاش کرین جو ظاہراً ایسے قاعدہ معلوم ہوتے ہین اور جو خود ان مستند اقوال کی رو سے حالت مشتبہ مین چھوڑ دئے گئے ہین۔ ہل صاحب نے منجانب رسپانڈنٹ کی کوشش ایک مشکل بحث اپنے موکل کے حق مین اخذ کرنے کی بذریعہ مطابقت کرنے درمیان دہرم شاستر تبنیت کے اور ایڈروگیشیو یعنی و ایڈاپٹیو تبنیت رومن سول لا کے بحوالہ عمر کے کی ہے اور مشار الیہ نے یہ بحث کی ہے کہ اسمین کوئی بات نامناسب نہین ہے کہ کوئی قید عمر کی نسبت اوس شخص کے جو متبنیٰ کیا جائے نہین لگائی گئی ہے یہ مطابقت بلاشک دلچسپ ہے اور اس امر کی نسبت بہت ہی مفید اطلاع گولڈ کہن صاحب کی مشہور کتاب رومن سول لا (دفعات ۲۵۹ و ۴۸۳ و ۷۰۰) مین و نیز ہنٹر صاحب کی رومن لا مین جسمین مشار الیہ نے نسبت اختیار والدین کے تحریر کیا ہے مندرج ہے۔ لیکن میری دانست مین ہم مقدمہ کے فیصل کرنے مین یہ بات موجب اندیشہ ہوگی کہ نتائج بمشکل ہی اسیطرح طریقہ قانون سے نکالے جائین جو اگرچہ بعید طور پر دہرم شاستر سے بذریعہ رابطۂ نسل ساہتہ آریہ ورت قوم کے تعلق رکھتا ہے لیکن ایسے ملک مین اور درمیان ایسی قوم کے وہ قانون ترقی پذیر ہوا ہے جو ہندوستان سے اور ان لوگون سے جو برہمنون کے معتقد ہین بہت دور ہے اور اس لئے مین صرف تقلید تجویز حکام عالیمقام پریوی کونسل کی جو بمقدمہ کلکٹر مسلی پٹم بنام کیویلین وکٹا نارا این (۱) قایم کی گئی کرتا ہون جسمین حکام عالیمقام نے یہ ظاہر کیا تھا کہ اون تشبیہات کو جو غیر ملک کے طریقہ جات قانون سے نکالی گئی ہون اصول دہرم شاستر سے متعلق کرنے سے بڑی پریشانی ہوتی ہے اور ایسی تشبیہون کی وجہہ سے زیادہ تر یہ ممکن ہے کہ رائے بجائے صحیح ہونے کے غلط قائم ہو جائے۔ اسی امر کی نسبت وہ تحریرات ہین جو حکام عالیمقام نے بمقدمہ بیارام سنگھ بنام بہیا اوگرسنگھ (۲) کی ہین جسمین حکام عالیمقام نے یہ تحریر کیا تھا۔ "دہرم شاستر مین خاص اصول جو خود اوسکے مطابق قائم ہوئے ہین مندرج ہین از روے ڈائجسٹ کے ایک سے زیادہ مقام پر عبارت متن شاستر کی تابع دستور اور ایسے رواج کے کی گئی ہے جو پسند کیا گیا ہے اوسمین کوئی

(۱) اپیل ہاے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۸ صفحہ ۵۲۹۔

(۲) ،، ،، ،، ،، ۱۳ بصفحہ ۳۷۷ ۔ بصفحہ ۳۹۱

ایسی بات جو غیر ملک سے نکلی ہو زاید نہین کرنی چاہیئے - اور نہ عدالتون کو تعبیر متن شاستر کی بذریعۂ تعلق کرنے ایسی تشبیہون کی عبارت سے جو مشکل سے نکالی گئی ہون کرنی چاہیئے" مین اس مقدمہ مین رد سن سول کی مدد زیادہ تر اسوجہہ سے نہین لیا چاہتا ہون کہ مجھکو یہ اطمینان نہین ہے کہ لینا یا تبنیت کرنا اوس طریقہ کا قاعدہ مذہبی قسم کا باعتبار اوس معنی کے تھا جس معنی مین تبنیت کو اصول دہرم شاستر مین سمجھتا ہون لہذا مین اپنی توجہہ کو صرف اوسی طریقہ شاستر پر محدود کرونگا لیکن چونکہ مجھکو اکثر اوقات مقدس قول منو کی مدد لینی پڑے گی لہذا مین اس مقام پر حوالہ اس اصول حکام عالیمقام پریوی کونسل نمبتا مقدمہ رام لکشمی اَمّال بنام شونا تھہ پیرومل ستتھورایا (۱) کا دیتا ہون کہ" بلاشک بہت سے احکام منو کے بذریعہ جدید دستورو رواج کے تبدیل ہوگئے ہین لیکن جس صورت مین کہ اصل اصول کی مدد لینے کی اس غرض سے ضرورت ہو کہ قانون دریافت کیا جاوے اور قرار دیا جاوے تو اوسکی سند کا مناسب طور پر حوالہ دیا جا سکتا ہے" بموجب طریقہ ہندؤن کے خوشی ایک ہندو متوفی کی دوسری زندگی مین اس بات پر منحصر ہے کہ" اوسکا لڑکا اوسکا کریا کرم کرے اور اوسکے قرضہ جات ادا کرے جو دسایل اس بات کے ہین کہ اوسکو بعد وفات کے فوراً حالت تکلیف سے محفوظ رکھین" خوف ایک ایسی جگہہ کا ہے جو پُت کہلاتی ہے اور جو ایسے خوف کی جگہہ ہے کہ جسکی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اون اشخاص کی روحون کے لئے جو لاولد ہون مقرر کی گئی ہے - اوس مقام پر اوسکو بھوک اور پیاس کی تکلیف وقت مقررہ پر پنڈ و پانی کے نہ دئے جانے کی وجہہ سے ہوگی جسکے دینے کا مذہبی اور فی الحقیقت ضروری فرض لڑکے (پتر) پر ہے" (دہرم شاستر مولفہ سٹرینج صاحب جلد اول صفحہ ۷۲) اور اس قول کی تائید منجملہ دیگر اسناد کے سند منو سے ہوتی ہے کہ" لڑکے سے آدمی سب لوگون پر فتح حاصل کرتا ہے اور پوتے کے وسیلہ سے اوسکو بے انتہا پھل ملتا ہے اور بعد اسکے پوتے کے لڑکے سے وہ سورج لوک کو پاتا ہے - چونکہ لڑکا (اتر باتی) اپنے باپ کو نرک سے جو پُت کہلاتا ہے بچاتا ہے لہذا خود برہما نے اوسکا نام پُتر رکھا" (باب ۹ دفعات ۱۲۷ و ۱۲۸) علاوہ اسکے بوجہہ اسی مسئلہ کے اقوال قدیم مین بارہ قسمین لڑکون کی بیان کی گئی ہین (کتاب منو باب ۹ دفعات ۱۵۸ و ۱۶۰) اور ڈاکٹر جولی صاحب نے حوالہ چند اسناد کا یہ ثابت کرنیکے لئے دیا ہے کہ اب پندرہ قسم کے لڑکے ہوگئے ہین - (ٹیگور لالیکچر بابت ۱۸۸۳ع صفحہ ۱۴۵) اور ذی علم مصنف مذکور نے بعد مختلف اقسام ایسے لڑکون کی تحریر کرنے کے جنکا رشتہ بہری قدرتی نسل سے خواہ وہ واقعی ہو یا فرضی

(۱) اپیل ہاے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۰ -

پیدا ہوتا ہے یہ تحریر کیا ہی کہ تمام لڑکے دیگر اقسام کے بوجہ ایک قانونی روایت کی لڑکے کہلاتے ہین جو یا تو خود تبنیت ہی یا بہر حال بہت قریب تعلق اوس قدیم ترکیب سے رکہتی ہے جو بابت بہم پہونچانے وارث قدرتی کے بغرض پورا کرنے اوس خواہش کے تہی جو زمانہ قدیم مین واسطے اولاد ذکور کے ہوتی تہی" بعد ازان ہماری ووبرو یہ سند مین صاحب کی ہی (دفعہ ۴۹) کہ کل قانون تبنیت دو قولون سے اور ایک استعارہ سے نکالا گیا ہی منجملہ دو قولون کے ایک قول منو کا ہی (باب ۹ دفعہ ۱۶۸) مادہ "شخص جسکو اوسکا باپ یا مان باجازت اپنے شوہر کے کسی دوسرے شخص کو بطور اوسکے لڑکے کے دیدے بشرطیکہ اوس شخص کی جسکو لڑکا دیا گیا ہو کوئی لڑکا نہو اور لڑکا اوسی قوم کا ہو اور محبت رکہتا ہو بطور دتک لڑکے کے اسصورت مین تصور کیا جاتا ہی کہ جب اوسکو دینا بذریعہ پانی ڈالنے کے منظور کیا گیا ہو" دوسرا قول وشسٹ کا ہے (ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴۴) جو قول مذکورہ بالا سے زیادہ تر مفصل ہی لڑکا جو تخم اور خون کا بنا ہوتا ہی اپنے باپ اور مان سے واسطے پیدا ہوتا ہے کہ گویا وہ نتیجہ اوسکی وجہ کا ہی باپ اور مان دونون کو اختیار اوسکے فروخت کرنے کا یا اوسکو چہوڑ دینے کا ہے لیکن کوئی آدمی اپنے اکلوتے لڑکے کو دے نہ کیونکہ اوس لڑکے کو مورثون کی کریا کرم کرنیکے لئے اولاد پیدا کرنے کو رہنا چاہئے۔ نہ کوئی عورت لڑکا بجز رضامندی اپنے شوہر کے دیوے نہ لیوے اوس شخص کو جسکا ارادہ لڑکا متبنی کرنیکا ہو لازم ہے کہ اپنے رشتہ داران کو جمع کرے اور بادشاہ کو ساتہہ عاجزی کے اطلاع دے اور بعد ازان آگ پر دید کے الفاظ کے ساتہہ اپنے رہنے کی گہر مین پانی چڑہا کر اوسکو اختیار ہے کہ اوس لڑکے کو بطور اپنے بیٹے کے متبنی کرلے جو اوس سے قریب کا رشتہ رکھتا ہو یا (بصورت عدم موجودگی ایسے لڑکے کی) جو دور کا رشتہ رکہتا ہو لیکن اگر شبہ پیدا ہو جاوے تو رشتہ دار بعید کو وہ بطور شودر کے تصور کرے تو معلوم ہونی چاہئے کیونکہ بذریعہ ایک لڑکے کی وہ شخص جو متبنی کرتا ہے بہت سے مورثون کو نجات دیتا ہی" اور وہ استعارہ جملہ مین صاحب سمرتی سونک مین مندرج ہی اور اوسکا حوالہ دتک میمانسا (دفعہ ۵ صفحہ ۲۸) مین بدین مضمون دیا گیا ہے کہ "وہ لڑکا جو متبنی کیا جاوے لڑکے کا عکس ہونا چاہئے یا جسطور سے کہ ڈاکٹر ملبر صاحب نے اصل کا ترجمہ کیا ہی بعد ازان اوسکو چاہئے کہ لڑکے کو آراستہ کرے جو (اب) مثل اس لڑکے کی ہے جو تبنیت کنندہ کی نطفہ سے ہو یعنی جو مثل لڑکے کی بوجہہ ماقبل رسم دینے اور لینے کے ہو گیا ہے (جنرل ایشیاٹک سوسایٹی بنگال ۱۸۶۶ء سرخی سونک سمرتی) یہ دونون اقوال وہستعارہ طریقہ تبنیت دتک سے متعلق ہین کہ جو مسلمہ وہ طریقہ ہے جسکے بموجب مدعی کی تبنیت ہوئی تہی اور مین اس مقام پر ضمناً یہ تحریر کرتا ہون کہ اس مقدمہ مین کوئی بحث نسبت نوعیت اون رسوم کے جو واسطے ثبوت تبنیت کے ضروری ہین نہین ہے ڈاکٹر جالی نے

(صفحہ ۱۵۰ مین) یہ بیان کیا ہے کہ طریقہ دت تک یہ ہی کہ ایسا لڑکا جسے اوسکا اصلی والدین سنے تبنیت کنندہ والدین کو بخوشی دیا ہو سنجیدہ طور پر متبنٰی کیا جاسے رسوم جو ایسی موقع پر ادا کیجاتی ہین وشست سمرتی (باب ۱۵- اشلوک ۱ و ۲) سونک کی بیتر سنگرہ و دہ مین اور پرسشت کی سوتر متعلقہ بودہیاین گرہی سوتر مین درج مین اقوال سونک و بودہیاین کو ڈاکٹر بلہر نے طبع و ترجمہ کیا ہو" اور مین صاحب نے (صفحہ ۹۳) مین یہ لکھا ہے کہ منجملہ رسوم مطابق سند آخرالذکر کے تبنیت کنندہ لڑکے کو یہ کہہ کر لیتا ہی مین تجھکو واسطے ادا سے فرض مذہبی کے لیتا ہون مین تجھکو واسطے قایم رکھنے اپنی بزرگون کے ونش کے لیتا ہون" اور سرٹامسن اسٹرینج نے (جلد ۱ صفحہ ۹۵) خلاصہ ضروری رسوم تبنیت مین یہ لکھا ہے لینے دینے کا اظہار بذریعہ فعل صریح کے ہونا چاہیئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سوای اس کے قانوناً کوئی بات نہایت ضروری نہین ہے" بعدازان نسبت تاثیر تبنیت کے اوسی مشہور مصنف نے جلد ۱ صفحہ ۹۷ مین یہ قاعدہ لکھا ہے۔ "چونکہ تبنیت قایم کرنا ایک لڑکے کا بجاے پسر صلبی کے ہی لہذا اسکا نتیجہ یہ ہی کہ بذریعہ منتقل کرنے پسر متبنٰی کے خاص اسکے خاندان سے وہ تبنیت کنندہ کا لڑکا ہو جاتا ہی اور اسوجہہ سے حقوق و فرایض کا بدل ہو جاتا ہی منجملہ ان کی اصل یہ ہین یعنی حق جانشینی تبنیت کنندہ کا ایک طرف اور اسیکی ہم پہلو فرض اوسکے کریا کرم کرنے کا دوسری طرف - یہ حق کل حقیت تبنیت کنندہ سے خواہ وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ متعلق ہوتا ہے اور طریقہ زیر غور (دت تک) مین اوسکا اثر اشخاص نسل مستقیم و یکجدی پر یکسان پہونچتا ہی منجملہ اسناد کی جنپر ذی علم مصنف کو استدلال ہی یہ قول مگنا تہہ (دیکھو ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴۹ و ۱۵۰) ہی کہ جب اوس شخص نے جو لڑکے کا والد ہو دوسرے شخص کو اوسکو دیا ہو اور بذریعہ رسوم اوسکا خاندان اوس لڑکے کا جو اس طرح دیا گیا دوسرا جنم ہوا و سوقت اوسکا تعلق ساتھہ دینے والے کی منقطع ہو جاتا ہے اور تبنیت کنندہ کے ساتھہ شروع ہو جاتا ہے"۔ اون اسناد سے جنکا مین نے تذکرہ کیا ہی مین نتایج ذیل نکالتا ہون -

اول چونکہ بموجب دھرم شاستر اولاد ذکور کا ہونا خاص کر اس وجہہ سے اچھا ہی کہ والدین کو ثواب عقبیٰ ہو لہذا تبنیت ایک رسم ہی جو بموجب روایت شاستر ایسے حالات مین جایز ہے کہ جب اصلی اولاد ذکور نہو -

دوم خاص پابندی رسوم مگر بالخصوص فعل دینے اور لینے کا تبنیت کا ثبوت کافی ہے -

سوم جب ایسی تبنیت باضابطہ طور پر عمل مین آجاسے تو اسکا اثر یہ ہی کہ لڑکا داخل خاندان اسطور پر ہو جاتا ہے کہ گویا بذریعہ ساختہ ولادت کے اسکو تبنیت کنندہ پدر نے پیدا کیا اور اسطور پر لڑکا اپنے اصلی خاندان سے خاندان تبنیت کنندہ مین چلا جاتا ہے -

چہارم جو لڑکا اسطور پر متبنٰی کیا جاسے (حسب عبارت جگن ناتھ) اوسکا بذریعہ رسوم اوخال خاندان کی سپر جنم ہوتا ہی اور اوسکا رشتہ دینے والے کے ساتھ قطع اور گود لینے والے کے ساتھ شروع ہو جاتا ہی (کتاب منو باب ۹ دفعہ ۱۴۲) - دت تک میمانسا دفعہ ۶ صفحہ ۸ - دت تک چندریکا دفعہ ۲ صفحہ ۱۹ - ملاحظہ طلب -

پس بحث نسبت ان چار اصل نتیجون کے یہ ہے چونکہ تبنیت دوسرا جنم ہے تو کس وقت ایسا دوسرا جنم یعنی بلحاظ عمر لڑکے کی یا بلحاظ رسوم تبنیت مقررہ دھرم شاستر بصورت تین قوم دوجنمی کے شروع ہو سکتا ہے اس غرض سے کہ جو نتائج میں نے اس باب میں نکالے ہین سمجھہ مین آجائین یہ ضرور ہے کہ جہانتک ممکن ہو مختصر طور پر اصلیت چار جات کا تذکرہ بموجب دھرم شاستر کے کرون اور اسکی بابت کتاب میور صاحب موسوم بہ سنسکرت مضمون (جلد ۱) مین بہت کچھہ لکھا ہے منجملہ اسکے مین صرف اسی قدر نقل کرتا ہون کہ جو صریحاً منو سمرتی پر مبنی ہے اور جو واسطے توضیح میری راے متعلق مقدمہ ہذا کے ضروری ہی - منو نے نسبت خالق کے یہ لکھا ہے - اُس غرض سے کہ نوع بشر زیادہ ہو برہما نے برہمن وچہتری و ویش و شودر کو (یہ نام شاستر و حفاظت و دولت و محنت کے لحاظ سے قایم ہوے ہین) اپنے منہ و بازو و جانگہ و قدم سے پیدا کیا (باب ۱ - اشلوک ۳۱) واسطے رچھا اس دنیا کے تیجیسری برہما نے اون کے کام علیحدہ علیحدہ مقرر کئے جو اوسکے منہ و بازو و جانگہ و قدم سے پیدا ہوے برہمنون کا یہ کام مقرر کیا کہ بید پڑہین اور پڑہائین اور جگ کرین اور جگ کرائین اور اگر دولتمند ہون تو دان کرین اور اگر غریب ہون تو دان لین - لوگون کی حفاظت کرنا اور دان دینا اور جگ کرنا اور وید پڑہنا سنسار کی ہوس بلاس مین چت کو نہ لگانا مختصراً کام چہتری کا ہے پشوون کی رچھا اور دان دینا اور جگ کرنا اور وید پڑہنا بیوپار کرنا اور سود پر روپیہ دینا اور کھیتی کرنا ویش کے لئے مقرر ہین یا جایز ہین - شودر کے لئے ایک خاص کام برہما نے مقرر کیا ہے یعنی جات مرقومہ بالا کی سیوا کرنا نشچہل ہو کر (منو باب اول اشلوک ۸۷ - ۹۱) اسقدر انسان کی چار جاتون کی اصلیت اور خدمات کو جو ہر ایک سے متعلق ہی بیان کرنے کے بعد منو نے ایک باب مین بالکل حال تعلیم کا لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لئے تیار کرنے کے واسطے بعض رسوم (دیکھو نوٹ لوبروک صاحب زیر فقرہ - ۲۳ دفعہ ۴ - دت تک میمانسا) بغرض پاکیزگی کے ضروری ہین - گربہ سنسکار سے اور جات کرم سے اور چوڑا کرن سے اور مونج بندھن سے آلودگی نطفہ انسانی و حمل کی کلپٹ رفع ہو جاتی ہے (باب ۲ دفعہ ۲۷) بعد اسکے مفصل بیان ریت و رسوم کا ہے اور اخیر مین یہ قول ہے - یہ قانون رسوم اشخاص دوجنم کا

ہے جو بذریعہ الہام کے دریافت ہوا ہے یہ رسوم اون کے دوسرے جنم سے بصراحت متعلق ہین اور ان رسوم سے اونکی ترقی پاکی مین ہوتی ہے" (باب ۲ دفعہ ۶۸) بعدہٗ اس مقدس مصنف نے زیادہ تفصیل لکھکر فرق درمیان اصلی پیدایش اور دوسری یا پاک پیدایش کے ظاہر کیا ہی منجملہ اوس شخص کے جس سے اصلی پیدایش ہوا اور اوس شخص کے جو کل بید پڑہاے علم مقدس کا دینے والا زیادہ تر واجب التعظیم باپ ہی کیونکہ دوسری یا پاک پیدایش سے شخص دوجنم کو اس دنیا مین او عقبیٰ مین حیات جاودانی حاصل ہوتی ہے۔ انسان کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ محض پیدایش انسانی ہی جو اوس کے والدین نے واسطے اپنی باہمی حظ کے دی اور جبکہ اوس نے حمل مین رہ کر پایا لیکن وہ پیدایش جو اوسکے بڑے آچاری نے جو کل بید جانتا ہے بذریعہ اپنی پاک ماں یعنی گایتری کے دی ہی وہی پیدایش ہی یہ پیدایش اجر سے اور امر ہے" (باب ۲ دفعات ۱۴۶ - ۱۴۸) زیادہ تر مفصل حال دوسرے جنم کا اشلوک ہاے ذیل مین درج ہی پہلا جنم اصلی ماں سے ہوتا ہے دوسرا جنم مونج بندہن سے اور تیسرا جنم با ضابطہ یگ کرنے سے ہوتا ہے اوس شخص کی جو عموماً دوجنما کہلاتا ہے یہ پیدایشین مطابق قول بید کے ہین انمین سے اسکی پاک پیدایش وہ ہے جو مونج بندہن سے اور جگ پویت سے ظاہر کیجاتی ہے اور اوس پیدایش مین گایتری اوسکی ماں اور آچاری اوسکا باپ ہوتا ہے پنڈت آچاری کو باپ کہتے ہین کیونکہ وہ بید سکھاتا ہے کوئی لڑکا جگ پویت ہونے سے پہلے کوئی پاک رسم ادا نہین کر سکتا۔ جب تک اوسکا جگ پویت نہو جاے اوسکو کوئی قول مقدس نہین پڑہنا چاہئے سواے اوس کے جو کریا کرم مورث مین پڑہا جائے کیونکہ وہ مساوی شودر کے ہی قبل اسکے کہ اوسکا نیا جنم بید کی رو سے ہو" (باب ۲ - اشلوک ۱۶۹ - ۱۷۲) بعد ازان اشلوک ذیل سے درمیان تین جات دوجنم اور شودر کے فرق ظاہر ہوتا ہے تین جات دوجنم برہمن چہتری ویش ہین لیکن چوتھی جات ایک جنمی ہی یعنی اوسکا دوسرا جنم بذریعہ گایتری کے نہین ہوتا اور وہ جنیو نہین پہنتی ہے کوئی پانچوین جات پاک نہین ہے" (باب ۱۰ - اشلوک ۴) ان اقوال سے جنکا مستند ہونا لا کلام ہی مین یہ نتیجہ اخذ کرتا ہون کہ تین دوجنم جاتون مین جو کچھہ دوسرا جنم کہلاتا ہے وہ بذریعہ سنجیدہ رسم جنیو کے جو گایتری سے پوتر کیا جائے وہ انسان دوسرے جنم کا ہی ظاہر کیا جاتا ہے اور اوسوقت تک لڑکا گو وہ دوجنم والدین کے ہوا ہو شودر کی برابر رہتا ہے اور دوجنم کی اوسوقت تکمیل سمجھی جاتی ہے جب وہ رسوم کما حقہ عمل مین آجائین علاوہ برین اوس رسم سے آغاز لڑکے کی تعلیم کا اوسکی جات کے کامون مین ہوتا ہے پس

یہ رسم جو سنسکرت مین اوپنائن کہلاتی ہے اور اسطرح بہت اہم ہے اور اسی بات پر دوسرا جنم مخصوص ہی
رسم مونڈن بھی جو اوپنائن سے پیشتر ہوتی ہے پر معنی ہی اور منو کے اشلوک ذیل سے وہ عمر ظاہر
ہوتی ہے کہ جب یہ رسم ادا ہونی چاہیئے - از روے حکم بید کے رسم مونڈن کی تین اول جات مین
بعد پیدایش کے اول یا تیسرے سال مین بطور جائز ادا ہونی چاہیئے - آٹھوین برس مین برہمن کے
حمل مین قایم ہونے سے اور گیارھوین برس مین چہتری کے حمل مین قایم ہونے سے اور ویش کے
بارھوین برس مین حمل مین قایم ہونے سے باپ کو چاہیئے کہ لڑکے کو جنیو پہنا دے اگر کوئی برہمن یا
اوسکا باپ اوسکی طرف سے یہ چاہے کہ وہ علم مقدس مین ترقی کرے یا چہتری اپنی طاقت بڑھانا
چاہے یا ویش کاروبار تجارت کرنا چاہے تو پانچوین یا چھٹے یا آٹھوین سال مین جنیو کیا جاے رسم
جنیو جو گائیتری سے پاک ہو بصورت برہمچاری کے سولہ سال کے اندر ادا کرنی چاہیئے اور بصورت
چہتری کے بائیس سال کے اندر اور بصورت ویش کے چوبیس سال کے اندر - بعد اوس کے کل اشخاص
نوجوان ان تین جاتون کے جنکا جنیو وقت مناسب پر نہوا ہو ورات یعنی خارج از قوم اور بلحاظ
گائیتری کے ذلیل ہو جاتے ہین اور اشخاص نیک اونکی مذمت کرتے ہین" (باب ۲ دفعات ۳۵ لغایت
۳۹) جہانتک تعلق جو ان رسوم کو تبنیت سے ہے وہ سر طامس اسٹرینج صاحب نے عمدہ طور پر اس عبارت
مین ظاہر کیا ہے (جلد اول صفحہ ۸۸ و ۸۹) — "ہندون کو نہ صرف تحقیق ہونے عقبیٰ کا خیال ہی
(جسکے یقین اور خوف پر علدرآمد تبنیت کا مبنی ہے) بلکہ وہ یہ بھی خیال کرتے ہین کہ گناہ ہماری ذات
مین ایسا متمکن ہی کہ صریح اور خاص ذریعہ کفارہ کی ضرورت ہے اسوجہ سے بہت سی رسوم ابتدائی
ہین جو حمل مین قایم ہونے سے پیشتر سے شروع ہوتی ہین اور وہ سب ملکر اعلیٰ جاتون مین باعث
دوسرے جنم کا ہوتے ہین پدر تبنیت کنندہ کے خاندان مین اور اوسکے نام سے ان رسوم کو ادا
کرنے سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ لڑکا بنجانا کما حقہ مکمل ہو گیا نظر بران جسقدر کم رسوم خاندان پسر
متبنیٰ مین قبل تبنیت کے ادا ہوئی ہون بہتر ہین لہذا وہ تبنیت بلحاظ اس امر کے قابل ترجیح ہے
جو بعد پیدایش لڑکے کی جسکی تبنیت ہونے والی ہو بہت جلد عمل مین آئی ہو یہ رسوم مونڈن یعنی
حجامت (چوساکرن) اور اوپنائن یعنی جنیو پہنانا ہین یہ برابر ہدایت ہی کہ ایسا لڑکا متبنیٰ کیا
جاے جسکی چوٹیا اور بال مثل اوسکے بزرگون کے نہ بنائے گئے ہون — اس کام کے لئے پیدایش
سے دوسرا یا تیسرا برس مقرر ہے - مگر یہ رسم آٹھوین سال مین کرنا جائز ہے کہ جو برہمنون
مین عام زمانہ رسم جنیو کرنے کا ہی باستثناے ایسے شخصون کے کہ جو پوجاری ہونے والے ہون

اور اونکی نسبت یہ رسم پانچوین برس ادا کیجاتی ہے لہذا شرط پانچ سال کہ وہ انتہا درجہ کی عمر واسطے
تبنیت کے ہو اسی قسم کے برہمنون سے متعلق ہے"۔ مصنف ذیعلم نے بعد اسکے یہ تحریر کیا ہو کہ بلحاظ
اس بات کی کہ اوپناین کا وقت مقررہ واسطے آغاز تعلیم لڑکے کی ہے اس لئے نہایت معقول نتیجہ یہ
معلوم ہوتا ہے کہ رسم مذکورہ وقت ہونا چاہیے جسپر زمانہ تبنیت منحصر ہے اور مصنف موصوف
نے یہ بھی لکھا ہے "نسبت دو دیگر دوجنم قوم (یعنی چھتری و ویش) کے اون رسوم کے ادا کرنے کا
وقت مختلف ہو اور شودرون سے یہ مسئلہ متعلق نہین ہے شودر کے لئے جیسا کہ عموماً عورتون کے لئے
سوائے بیاہ کے کوئی رسم نہین ہے"۔ مگر پنڈت ذیعلم جو منجانب اپیلانٹ حاضر آیا ہے یہ بحث کرتا
ہے کہ شاستر بنارس مین جسکے تابع یہ مقدمہ ہے رسم اپناین غایت حد زمانہ تبنیت کی نہین ہے
بلکہ بموجب سخت اور غیر قابل تبدیل قاعدہ کے ایک لڑکا گو تبنیت کنندہ کا قریب تر رشتہ دار ہو
نہ صرف برہمنون مین بلکہ دو دیگر دوجنم جاتون مین بھی قابل تبنیت کے نہین رہتا ہے بتائید اس
مسئلہ کے پنڈت ذیعلم نے ہمارے روبرو مختلف اسناد کا حوالہ دیا ہے جنپر لحاظ ہونا چاہیے
منجملہ انکے سب سے اول قول کالکا پران کا ہے جسکو نند پنڈت نے پسند کرکے اپنی دتک میمانسا
مین (فصل ۴ فقرہ - ۲۲) نقل کیا ہے ایک اور خاص قاعدہ کالکا پران مین درج ہے
لڑکے جو دیئے جاوین اور اسی قسم کے لڑکے گو دوسرے کے نطفہ سے ہون مگر جب خاص اونکا
خاندان کے نام سے باضابطہ طور پر داخل خاندان ہو جاوین لڑکے ہو جاتے ہین اسے پرتھی راج
جو لڑکا اپنے باپ کے خاندان کی نام سے داخل خاندان ہو جائے اور رسم مونڈن کی ادا ہو جائے
وہ لڑکا دوسرے شخص (انیتا) کا نہین ہو جاتا ہے فی الحقیقت جب رسم مونڈن وغیرہ (جو مراد
متعلق اوخال خاندان خاص اوسکے خاندان کے نام سے ادا ہو جائین تو جو لڑکا کو دیئے جائین اونا
ایسے ہی لڑکے بطور اولاد تصور کئے جا سکتے ہین ورنہ وہ غلام کہلاتے ہین اسے راجہ جو لڑکے
کہ دیئے جائین اور ایسے ہی لڑکے اپنی پانچ برس کی عمر کے بعد لڑکے نہین ہوتے ہین (مگر پانچ
برس کی عمر کی لڑکے کو لیکر تبنیت کنندہ کو چاہیئے کہ ہوم جو اولاد ذکور کے واسطے مقرر ہو کرے"۔ بغرض تائید
اپنی بحث کی پنڈت ذیعلم نے ایک پرت اصل سنسکرت دتک میمانسا مطبوعہ مقام بنارس باہتمام
دھونڈے راج کہ جو خود نند پنڈت کی اولاد مستقیمہ مین سے ہے پیش کی (ٹیگور لا لیکچر جالی صاحب
۱۸۸۳ء صفحہ ۱۵) - اور واسطے صاف کرنے بعض مشتبہ عبارات انگریزی ترجمہ سدرلینڈ صاحب
کے بالخصوص اس وجہ سے کہ وہ ہی عبارت کالکا پران کی بصفحہ ۳۲۹ جلد ۲ - ڈائجسٹ کولبرک

صاحب مختلف طور پر ترجمہ کی گئی ہے مفید ہے اوسمین ترجمہ یہ ہے لیکن بعد پانچوین سال کی اسے
ماجہ وسیلے ہوئے لڑکے وغیرہ متبنٰی نہین کرنے چاہئین تبنیت کنندہ پانچ برس کی عمر کا لڑکا لے
اور بطور ہوم کرے جو اولاد نرینہ کے لئے کیا جاتا ہے" کالکا پرشاد کی اصل عبارت بھی سنسکرت مین
دہرم شاستر سر و منی مین نقل کی گئی ہے (صفحہ ۱۲۹) اور وہی ہے جیسی کہ اصل دت تک میمانسا
مین نقل ہے اصل کے ساتھ مطابقت کرنے سے نہایت اہم امر جو منکشف ہوا وہ یہ ہے کہ سدرلینڈ
صاحب کا ترجمہ "لڑکے نہین" بین صحیح ہے اور یہ عبارت "متبنٰی نہین کرنا چاہئے" مندرجہ ڈکسٹ کولبروک
صاحب صحیح نہین ہے اصل عبارت یہ ہے اردہ ہنتو تیم آو درست نادت دیا سوت انرپ جس سے صاف
ظاہر ہوتا ہے کہ امتناع تکرار نہ تبنیت کنندہ کے لئے نہین ہے بلکہ ایک قاعدہ ہے جسکی رو سے لڑکا
جو پانچ برس کی عمر سے زیادہ ہو بطور جایز متبنٰی ہونے کے لایق نہین رہتا اس تعبیر کی تایید بتیجہ شاما
چرن سرکار مندرجہ بیوستھا چندریکا (جلد ۲ صفحہ ۸۷ دفعہ ۲۹۰) سے اور اوس طریقہ سے جسکے ساتھ
اس عبارت کا ترجمہ مسٹر منڈلک نے صفحہ ۵۰ - اپنے ترجمہ میو کھ باب ۴ دفعہ ۲۰ مین کیا ہے ہوتی ہے
اس عبارت کا لکا پرشاد کو لیکر پنڈت ذیلعلم نے فقرات ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۹ و ۵۱
و ۵۲ دت تک میمانسا پر بھی استدلال کیا ہے انہین سے زیادہ تر اہم فقرات ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ ہین
جنکی نقل یہان کیجاتی ہے - چونکہ حالت لڑکے ہونے کی رسوم سے پیدا ہوتی ہے اوسیطرح جیسے
کہ وجود مقام ہوم وغیرہ پس یہ ثابت ہے کہ جو شخص داخل خاندان ہو چکا ہو متبنٰی کیا جائے چونکہ تبنیت
کے واسطے زمانہ معین ضرور ہے لہذا مصنف نے یہ لکھا ہے بعد اون کے پانچوین برس وغیرہ -
کوئی شخص جو خاندان مین داخل ہوا ہو بعد پانچوین برس کے متبنٰی نہین کیا جانا چاہئے کیونکہ
بوجہ گذر جانے زمانہ کے وہ لڑکا نہین ہو سکتا ہے بموجب اس کے یہ قرار دیا گیا ہے کہ صرف
(پہلے) پانچ سال وقت تبنیت کے ہین پس اس قول کی توضیح بہ نفی اس غرض کے اظہار کے
واسطے ہے کہ پانچ سال کے بعد عمر زمانہ درجہ دوم بھی نہین ہے ورنہ بموجب قاعدہ کے (ہر زمانہ
بعد زمانہ مناسب کے زمانہ درجہ دوم قرار دیا گیا ہے) یہ نتیجہ نکلے گا کہ ہر زمانہ بعد پانچ سال
کے زمانہ درجہ دوم ہوگا" نتیجہ ان فقرات کا اور چند فقرات مابعد دت تک میمانسا کا دہرم شاستر
سرو منی صفحہ ۱۳۰ مین بطور حسن حسب ذیل لکھا ہے -

اول رشتہ باپ بیٹے کا رسوم اور خیال خاندان کی بطور مناسب ادا کرنے سے قایم ہوتا ہے -

دوم لڑکا جسکی رسوم اور خیال خاندان اوسکے اصلی باپ کے ادا نہ کی ہون تبنیت کی عمدہ قابلیت

رکھتا ہے —

سوم لڑکا جسکی بابت رسوم ادخال خاندان جو قبل چوڑا مقرر ہین ادا ہو گئی ہون لیکن جسکا چوڑا نہوا ہو متبنیٰ کیا جا سکتا ہے اگرچہ جسکی رسوم ادخال خاندان ادا نہ کی گئی ہون قابل ترجیح ہے —

چہارم لڑکا جسکا چوڑا اوسکے باپ نے کیا ہو لیکن جسکی عمر پانچ سال سے زیادہ نہو متبنیٰ کیا جا سکتا ہے مگر دوامشائین یعنی وہ باپ کا بیٹا ہوگا —

پنجم لڑکا جسکی عمر پانچ سال سے زیادہ ہو وہ بالکل متبنیٰ نہین کیا جا سکتا ہے" —

یہ نتائج مطابق اون نتائج کے ہین جو مین صاحب نے اپنی کتاب کی دفعہ ۱۲۳ مین لکھے ہین اور مشارالیہ نے یہ بھی لکھا ہے - اگر کوئی اور نہ مل سکتا ہو تو لڑکا جسکا مونڈن ہو گیا ہو لینا جائز ہے مگر اوس صورت مین بذریعہ ادائے رسم پتر ایشٹی یعنی ہوم متعلق اولاد ذکور رسوم سابق منسوخ کرنی چاہئین نسبت دیگر رسوم کے وہ رسوم جو قبل مونڈن کے ادا ہوئی ہون غیر اہم ہین اور نہایت کا ہوجانا ایک قطعی سد راہ ہے" — یہ عبارتین اس لئے نقل کی ہین کہ اونسے کل سلسلۂ تقریر کا ظاہر ہوتا ہے جو ذی علم پنڈت نے منجانب اپیلانٹ ہمارے روبرو کی ہے پنڈت موصوف نے ایک نوٹ مسٹر کولبروک متعلق فقرہ ۱۳ باب اول فصل ۱۱ متاکشرا پر استدلال کیا ہے اور اس نوٹ سے کچھ شک باقی نہین رہتا ہے کہ مطابق مسٹر کولبروک کے مقلدان رگھونندن بحوالہ کالکاپران اس عبارت کی یہ تعبیر کرتے ہین کہ وہ ایک ممانعت بلا شرطیہ نسبت تبنیت طفل یا لڑکے کی جسکی عمر پانچ سال سے زیادہ ہوا ور خصوصاً ایسے لڑکے کی جسکی رسوم ادخال خاندان مونڈن سے آگے بڑھ گئی ہون یہی نتیجہ نوٹ مندرجہ صفحہ ۳۲۹ جلد ۲ کولبروک صاحب کی ڈائجیسٹ و دیگر نوٹ مندرجہ صفحہ ۲۲۲ جلد ۲ دہرم شاستر مولفہ اسٹرینج صاحب کا ہے اور یہی تعبیر میکناٹن صاحب نے (بصفحہ ۷۲) اور ڈاکٹر جالی نے (بصفحہ ۱۶۱) تسلیم کی ہے اور فی الحقیقت دیگر مستند اشخاص نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور میری رائے مین جائز ہو کہ فوراً تسلیم کیا جاوے کہ مطابق عبارت کالکاپران کے جسطور پر کہ اوسکی تعبیر دت تک میں انسا بین کی گئی ہے پانچ سال غایت حد عمر متبنیٰ کئے جانے کی ہے اور جو لڑکا اس عمر سے زیادہ ہو وہ شخص مناسب واسطے تبنیت کے نہین رہتا اور ایسی تانیا تحق ایک کافی محکم ممانعت ہے جس سے مسئلہ تجو ہو گیا وہ جائز ہے شغل نہین ہو سکتا آیا قاعدہ مندرجہ

دتک میمانسا کی یہ مراد ہے کہ صرف خاص امور تون سے متعلق کیا جائے جنمین رسوم داخل
خاندان کا جلد ادا کرنا ضرور ہوا کیا ورامرہے جسپر مین ابھی لحاظ کرونگا لیکن اسمین کچھ شک
نہین ہو سکتا ہی کہ اگر یہ قاعدہ اسمقدمہ سے بہ سختی متعلق کیا جائے تو تبنیت مدعی باطل نہ کا عدم
سمجھنی چاہیئے فی الواقع یہ کل منشا رجبٹ ذیعلم پنڈت کا جو جانب اپیلانٹ کے ہے کیونکہ ایک بھی
کوئی بحث نسبت ادا سے رسم موڑن (چوڑاکرن) یا جنیؤ (اپنایں) کی اسمقدمہ مین پیش نہین
کی گئی ہے دوسری جانب یہ بحث نہین ہوئی ہی کہ نایساقتی وسے کی اصلی باپ مین یا نایساقتی یعنو
لی یہ تبنیت کنندہ مین نسبت تبنیت مدعی کے تھی فی الحقیقت شہادت تنازعہ سے نکلا اصلی باپ مدعی
سے یہ ثابت ہو اور اثناء بحث مین برابر یہ فرض کیا گیا ہی کہ مدعی چھوٹا لڑکا تھا اور مدعی کا جوڑاکرن
اور اپنایں دونون رسوم اوسکو پدر تبنیت کنندہ کے خاندان مین ادا کی گئی تھین پس بحث مناسب
عمر تبنیت ہوئی امرہے جسکی تجویز کی ضرورت ہی - لیکن قبل آگے بڑھنے کے مجھے لازم ہے کہ ایک فقرہ پر جو
خلاصہ سدرلینڈ صاحب نوٹ ۱۱ مین ہے لحاظ کرون اسپر ذیعلم کونسل بجانب رسپانڈنٹ نے واسطے اظہار اس
امرکے استدلال کیا ہے کہ خود دتک میمانسا کی تاثیر متناقض اور مشتبہ ہے سدرلینڈ صاحب نے یہ
لکھا ہی - تو واضح ہو کہ نند پنڈت کی زینی تاویل مین جسپر لحاظ کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تناقض
ہے مطابق نند پنڈت کی تاویل کے اگر اوس لڑکے کو جسکا متبنی کرنا منظور ہو اوسکے اصلی باپ نے بذریعہ
رسم موڑن کے داخل خاندان نکیا ہو تو وہ پانچ برس کی عمر کا ہوجانیکے بعد متبنی نہین کیا جاسکتا
ہے الا اگر وہ لڑکا اس تجویز پر داخل خاندان ہو گیا ہو تو وہ لڑکا تبنیا جاسکتا ہی (دیگر شرط یہ ہے
کہ اوسکی عمر ۵ سال سے کم ہو) ہوم وغیرہ جیسا کہ پیشتر بیان ہو چکا ہے ہونا چاہیئے ۔ سدرلینڈ
صاحب اصل مترجم نند پنڈت کی دتک میمانسا کے ہین اور جو کچھ کہ اوہنون نے تحریر کیا ہے بلاشک
اوسکی تعظیم واجب ہی لیکن اسمین بھی کچھ شک نہین ہو سکتا ہے کہ جو اعتراض مین نے ابھی نقل کیا
ہی وہ غلط فہمی معنی نند پنڈت پر مبنی ہے بحث عمر کی فقرہ - ۲۲ دفصل ۴ دتک میمانسا مین شروع ہوتی
ہے اور اوس فقرہ مین کالکا پران کی عبارت نقل کی گئی ہے جو کچھ فقرات مابعد مین لغایت فقرہ ۳۰ و
درج ہو وہ محض شرح ہے جس سے مختلف امور اصل عبارت کالکا پران کی توضیح ہوتی ہے فقرہ - ۳۱
مین ان الفاظ کالکا پران پر "پانچ برس کی عمر کا لڑکا لیکر" غور کرنے کا حوالہ دیا گیا ہے مگر ایک آیندہ
فقرہ پر غور کرنا ملتوی رکھا گیا ہے فقرات ۴۲ و ۴۳ سے کچھ شک باقی نہین رہتا ہے کہ جس لڑکے
کا موڑن ہنوا ہو اوسکے لئے غایت حد عمر پانچ سال ہے فقرہ - ۴۴ مین یہ توضیح کی ہے کہ لفظ ہنو مکن

سے یہ سمجھنا چاہئے کہ تیسرا سال مراد ہے تاکہ وہ تناقض جو یہان پیدا ہو جو اوسصورت مین پیدا ہوگا اگر
پانچ سال سے زیادہ عمر واسطے تبنیت غیر مونڈان شدہ لڑکے کی مقرر کیجاے بعد اوسکے فقرہ ۴۸
ہے جسمین یہ توضیح ہے کہ اگر ایسا لڑکا نہ مل سکے جو خاندان مین داخل کیا گیا ہو تو وہ لڑکا لیا جا
سکتا ہے جسکا مونڈن ہو گیا ہو جبتک اوسکی عمر پانچ سال کی رہے اور اس بات کا فقرہ ۵۲ مین
تذکرہ ہے اور زیادہ مشرح بیان ہے اوسکا ترجمہ سدرلینڈ صاحب نے بعبارت ذیل کیا ہے ؎
اگر یہ صورت ہو تو فقرہ کی عبارت صرف یہ ہونی چاہئے ایسے لڑکے کو لیکر جو داخل خاندان ہو گیا ہو
(معہ مونڈن) اس عبارت کے استعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے لڑکا پانچ سال کی عمر کا اگر یہ عذر کیا
جاے تو غلط ہے کیونکہ اوس فقرہ مین غرض اس قید کے لگانے سے یہ ہے کہ ایک لڑکا صرف پانچ سال کا
(یعنی چھ سال سے کم کا) اور یہ قید اسواسطے ہے کہ جینؤ ہو جاے تاکہ وہ پاکیزگی پیدا ہو جو بید کے
پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے جو قبل اسکے کہ پہلے علم حاصل کیا جاے ہوتی ہے ؎ اب یہ بات ظاہر ہے
کہ سدرلینڈ صاحب کا اعتراض نسبت تناقض نند پنڈت کے فقرات ۴۸ و ۵۲ پر مبنی ہے جنمین
عبارت عمر پانچ سال واقع ہے اور جسکے فقرہ اخیر مین ذیعلم مترجم نے یہ تعبیر کی تھی کہ اوس سے مراد
اوس لڑکے سے ہے جو پانچ سال کا ہو گیا ہو لیکن چھہ سال سے کم ہو یہ بات اون الفاظ سے جو
ذیعلم مترجم نے خطوط ہلالی کے اندر تحریر کئے ہین ظاہر ہوتی ہے اصل لفظ سنسکرت جسکا ترجمہ
عمر پانچ سال کیا گیا ہے پنچ ورشیا ہے اور الفاظ چھ سے کم جو سدرلینڈ صاحب کے ترجمہ فقرہ
۵۲ مین خطوط ہلالی کے اندر لکھے ہین وہ مترجم نے اپنی طرف سے لکھے ہین جیساکہ اصل سنسکرت
عبارت کی ساتھ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے لفظ پنچ ورشیا کے معنی پر وفیسر مانیر ولیم کی ڈکشنری
(صفحہ ۵۲۴ کے صفحہ ۳) مین یہ لکھے ہین "پانچ برس کی عمر" لیکن میری یہ راے نہین ہے
کہ اس عبارت کو اوسطور پر سمجھنا چاہئے جسطور پر انگریزون مین انسان کی عمر بیان کیجاتی ہے
الفاظ پانچ برس کی عمر کے غالبًا یہ معنی ہونگے کہ وہ شخص جسکی پانچوین برس کی گانٹھ ہو گئی ہو مگر یہ
محاورہ ہندوستانیون کا نہین ہے کیونکہ جب کوئی لڑکا پانچوین سال مین ہوتا ہے تو وہ پانچ برس
کا کہلاتا ہے اور میری راے مین اسیطور پر عبارت پنچ ورشیا کے معنی سمجھنے چاہئین یہ لفظ مرکب ہے
پنچ سے جسکے معنی پانچ ہین اور ورش سے جسکے معنی برس ہین اور اخیر حصہ یا لفظ توصیفی ہے جس سے
وہ تعلق ظاہر ہوتا ہے جو پانچ سال کو اوس شخص سے ہے جسکی نسبت کل لفظ استعمال کیا جاے
اور میری یہ راے ہے کہ اس لفظ سے یہ ظاہر نہین ہوتا ہے کہ ایسے شخص کی عمر پانچ سال کی ہو گئی

ہے یہ تعبیر نہ ہوگا رودت تک میمانسا سے یہ نتیجہ معلوم ہوتی ہے کیونکہ اوسمین برابر پانچ سال کا تذکرہ
بطور غایت حد عمر تبنیت کے ہی اور فقرات ۴۰ و ۴۳ دمین یہ توضیح کی گئی ہے کہ اس قاعدہ کی خلاف ورزی
نہ تو بصورت لڑکے غیر مونڈن شدہ کے نہ بصورت ایسے لڑکے کو جسکا مونڈن ہو چکا ہو ہونی چاہئے
مونڈن کی نسبت جسطور ریاوسکی توضیح فقرہ ۴۴ مین ہے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ تین برس کی عمر تک
ہو پس دلیل نند پنڈت مین کوئی ایسا تناقض نہین ہے جیسا کہ سدرلینڈ صاحب خیال کرتے ہین
اس تناقض کو کسی اور مستند مورخ نے قبول نہین کیا ہے اور جسکی اصلیت یہ ہے کہ خود سدرلینڈ
صاحب نے فقرات ۴۰ و ۴۵ دت تک میمانسا کی غلط تعبیر کی ہے نتیجہ معنی نند پنڈت کا جیسا کہ
مین ابھی ظاہر کر چکا ہون بحوالہ قول ایک ہندو سنسکرت سوریہ یعنی سے سرومنی اور سر مین
کی یہ ہے کہ مونڈن سے لڑکا قابل تبنیت حسب طریقہ دت تک نہین رہتا ہے لیکن حسب طریقہ تبنیت
بعد مونڈن کے بھی متبنیٰ کیا جا سکتا ہے جب تک کہ اوسکی عمر پانچ سال کی نہو جاوے کہ وہ
غایت حد ہے (سرومنی صفحہ ۱۳۰ مین صاحب دفعہ ۱۲۳ - جگنا تھہ کی ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ
۱۴۸ - ۱۴۹ - ۲۶۳) نسبت معنی تیج و رشیا کے جو چند فقرات دت تک میمانسا مین واقع ہین مین
یہ تحریر کرتا ہون کہ خود سدرلینڈ صاحب نے اسکا ترجمہ فقرہ ۳۱ مین یہ کیا ہے کہ ایک بچہ پانچ
برس کا اور مسٹر منڈ لک ایک بڑے پنڈت و شاستری بمبئی نے اسی عبارت کا لکاپران کا ترجمہ
ان الفاظ سے ایک لڑکا پانچ برس کا فقرہ ۲۰ دفعہ ۵ باب ۴ میوکہ مین کیا ہے - آیا عبارت
آخر الذکر مین اور اوس عبارت مین کہ پانچ برس کی عمر کا فرق ہے مشتبہ بات ہے لیکن میری رائے
مین مختلف عبارات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تیج و رشیا کے معنی خواہ مخواہ یہ نہین سمجھنے چاہئے
کہ لڑکا جسکی پانچوین سالگرہ ہو چکی ہو عبارت متن کا لکاپران مندرجہ فقرہ ۳۲ دت تک
میمانسا و فقرہ ۲۰ دفعہ ۵ باب ۴ میوکہ کو بلا حوالہ تاکیدی ممانعت کے جو اوس کی ثبت
واقع ہے نہین سمجھنا چاہئے اس عبارت کو کہ اے راجہ پانچوین برس کے بعد دیئے ہوئے لڑکے
نہین ہین مین جیسا کہ ہر ایک شخص نے سمجھا ہے عام قاعدہ سمجھتا ہون جسکے تابع عبارت مابعد
مندرجہ متن ہے اور اسطرح پر دونون مونڈن شدہ و غیر مونڈن شدہ دونون قسم کے لڑکون سے
متعلق ہے اصل سنسکرت فقرہ جو ابھی نقل کیا گیا ہے یہ ہے "اردھوم پنچم ادورشتنا تادیاسا نر پا"
جسکا ترجمہ لفظی یہ ہوگا اے راجہ پانچوین برس کے اوپر کے لئے ہوئے وغیرہ لڑکے نہین ہین جس
سے بکمال تحقیق باقی نہین رہتا ہے کہ عمر جسکا تذکرہ ہوا ہے لڑکے کی پانچوین برس کی گانٹھ سے کم ہو

چاہیئے اور تنج و رشیا کی معنی جو فوراً بعد اوس کے فقرہ مین واقع ہوا اور بموجب مناسب تعبیر اور
لحاظ مطابقت کے یہ سمجھنی چاہیئین کہ لڑکا جو پانچوین برس مین ہو نہ کہ وہ جو اوس عمر سے زیادہ
ہوگیا ہو اور جسکی چھٹے برس کی گانٹھ ہوئی ہو — اس معاملہ کی نسبت اس طوالت کے ساتھ مینے
اس لیئے لحاظ کیا ہے کہ مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ جو سند بطور نظیر اس امر کے منجانب رسپانڈنٹ
بیان کی گئی ہے وہ صرف مقدمہ ٹھاکر امراو سنگہ بنام ٹھکرانی مہتاب کنور (۱) ہی اور یہ جیسا
کہ تجویز سے معلوم ہوتا ہے سدرلینڈ صاحب کی غلطی پر مبنی ہے جسکا حوالہ مینے تحریرات بالا
مین دیا ہے کیونکہ اوس مقدمہ مین رابرٹ صاحب جسٹس کی یہ راے ہوئی کہ بموجب دتک
میمانسا کی عمر پانچ سال غایت حد تبنیت کی نہین ہے اور اوس سند کی بموجب جو تبنیت اوس وقت
مین عمل مین آئی کہ لڑکا چھ سال سی کم ہو جایز ہے یہی غلطی اور مین اس بات کو نہایت ادب
کے ساتھ کہتا ہون بنیاد اس تحریر کی کتاب ویسٹ و بولر صاحبان (صفحہ ۱۰۵۹ طبع سوم)
مین ہے — معلوم ہوتی ہے کہ دتک میمانسا مین مولفون کو بعد چھ برس کی عمر تک اجازت تبنیت
کی ہے تجویز سے معلوم ہوتا ہے کہ سند جسپر اس تجویز کے لئے استدلال کیا گیا ہے فقرہ ۳۰ د
فصل ۴ — دتک میمانسا کا ہے جسکے ترجمہ مین جیسا کہ مین ادپر ظاہر کر چکا ہون الفاظ
چھ برس سے کم بلال کے اندر سدرلینڈ صاحب نے بطور تشریح تنج و رشیا کے درج کئے ہین
مگر یہ الفاظ اصل عبارت سنسکرت مین نہین ہین مگر تجویز مذکور جہانتک کہ ٹھیک امر عمر سے متعلق
ہی ایک راے ضمنی ہے اور مین بہ تعظیم تمام یہ کہتا ہون کہ یہ راے نسبت دتک میمانسا
کے غلط ہے اور اس مقام پر مین پہر کہتا ہون کہ میری دانست مین اس سند سے کچھ ٹھیک
باقی نہین رہتا ہے کہ تبنیت بشکل دتک بالکل کالعدم و باطل ہوتی ہے اگر وہ بعد اس کے
کیجاسے کہ پسر متبنٰی کی عمر پانچ سال کی ہو جاسے (دیکھو کتاب میکناٹن صاحب صفحہ ۷۳) اور
یہ بات بہی بخوبی صاف ہی کہ نتائج اخذ کردہ سند پنڈت مندرجہ دتک میمانسا مسلمہ دیگر مستند
اشخاص کے نہین ہین — لہذا مجھکو یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اوس عبارت کا حوالہ دون
جسمین ڈاکٹر جالی صاحب نے صفحہ ۱۶۱ مین مختصر طور پر حال اہنا ودہرم شاستر کا
جو ٹھیک نسبت اس امر کے ہین جواب غور طلب ہی تحریر کیا ہے یعنی نسبت عمر اوس شخص کے
جو متبنٰی کیا جاسے ہندوستان مغربی مین جاتی رہی ہین لیکن چونکہ اور مقامون پر وہ

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی بابت ۱۸۷۹ع صفحہ ۱۱۳ — الف۔

سخت طور پر قایم رکھی گئی ہین لہذا یہہ غیر مناسب ہوگا کہ حالت اون اسناد کو جو اس امر کی
نسبت مین جانچی جاے اصل قول کا انکار ان کہا ہے اوسمین یہ درج ہے کہ کسی ایسے لڑکے کو گود
نہ لینا چاہیے جسکی رسم موڈن اوس کے اصلی باپ کے خاندان مین ادا کی گئی ہو یا جو پانچ برس سے
زیادہ عمر کا ہو مگر یہ قول یہو کہ (باب ۴ دفعہ ۲۰) ورت تک چندریکا فصل ۲ دفعات ۲۰ – ۲۳ اور
دیگر کتابوں مین مصنوعی قرار دیا گیا ہے یا اوسکی اور طرح پر تشریح کی گئی ہے اور تھوڑی سے مصنفون
نے سخت طور پر ان دونون قیود کو جو نسبت عمر اوس شخص کے ہین جو گود لیا جاے نافذ قرار دیا ہی
اور یہ دونوں قواعد دت تک میمانسا مین بخوبی تسلیم کئے گئے ہین برخلاف اسکے نرسنے سند ہو کی رو سے
اجازت تبنیت اوس شخص کی ہے جسکی عمر پانچ برس سے زیادہ ہو بشرطیکہ رسم جنیؤ یا خاندان مین
داخل ہونے کی (اوپنایں) اوسکے اصلی خاندان مین نہ ادا کی گئی ہو اور روسے دت تک کومدی
کے وہ اشخاص بھی جنکا ادخال خاندان مین ہو چکا ہو متبنٰی کئے جا سکتے ہین لیکن اوسمین یہ درج
ہے کہ ایسا شخص بوجہ اپنی تبنیت کے دو باپونکا لڑکا (دوامسے مشائن) ہو جاتا ہے اور وہ اشخاص
جنکا جنیؤ نہ ہوا ہو زیادہ تر لایق متبنٰی کئے جانیکے ہین بہ نسبت اون کے کہ جنکا جنیؤ ہو گیا ہو اور رو سے
دت تک تلک کی شادی بھی مانع تبنیت کی اوسصورت مین تصور نہین کیجاتی ہے کہ جب وہ شخص جو
گود لیا جاے اوسی گوتر کا ہو کہ جسکا تبنیت کنندہ ہو – صرف اس کتاب کے مصنف نے یہ ہوشیاری
سے تحریر کیا ہے کہ وہ شخص جسکی عمر پانچ برس سے زیادہ ہو بلا اوسکی رضامندی کے متبنٰی نہ کیا
جاے دت تک سدہنتا منجری مین یہ قرار دیا گیا ہے کہ اوس شخص کو متبنٰی کرنا جسکی شادی
ہو گئی ہو جائز نہین ہے لیکن وہ شخص جسکا جنیؤ ہو گیا ہو یا جسکی عمر پانچ برس سے زیادہ ہو
متبنٰی کیا جا سکتا ہے گو تبنیت قبل اس امر کے زیادہ تر پسندیدہ ہو گی – سنسکار کوستبھہ
مین کوئی قید نسبت عمر کے اوسصورت مین بھی تسلیم نہین کی گئی ہے جب اون اشخاص کا جو گود لیے جاتے ہین
گوتر تبنیت کنندہ سے مختلف ہو معلوم ہوتا ہے کہ عملدرآمد زمانہ حال کا ہندوستانی ریاستوں
مین مطابق اسکے ہو بصورت ایسی حالت سند کے اوس طریقہ سے جس سے کہ اسمقدمہ مین بحث
کی گئی ہے ظاہر ہوتا ہے کہ امر مذکور بلحاظ تعین مدات مفصلہ ذیل کے غور کیا جاے –

اول آیا عبارت کا انکار ان کی صحیح ہے یا نہین –

دوم اگر صحیح ہے تو آیا اوسکی کوئی ایسی تعبیر ہو سکتی ہے یا نہین کہ جس سے سخت قید
عمر پانچ سال کی اسمقدمہ سے غیر متعلق ہو سکے اور (بطور نتیجہ کے) –

سوم ایا سند دت تک میمانسا کی پابندی ہمپر ایسی لازم ہے یا نہین کہ جو مانع ہمارے کسی اور تعبیر کرنے کی علاوہ اوس تعبیر کے ہو جو نند پنڈت نے کی ہے —

منجملہ ان امور کے پہلے امر پر غور کرنے مین فوراً یہ کہدینا چاہیئے کہ کالکاپران علاوہ اپنی مذہبی و اخلاقی سند کے عام طور پر بطور ایسے قدیم ذریعات شاستر کے تسلیم کیا جاتا ہے جو قبل قایم ہونے مختلف حصون کے ہتو جنمین دہرم شاستر اوسوقت کو بعد اوس طریقہ سے تقسیم ہوا ہے کہ جسکو مختصر طور پر حکام عالی مقام پریوی کونسل نے بمقدمہ کلکٹر مدورا بنام متورا مالنگا ساہتو پتہی (۱) یہ تحریر کیا ہے "تمام مختلف حصص شاستر و ن کے بعید ذریعات ایک ہی ہین وہ طریقہ جس سے کہ یہ حصص پیدا ہوئے ہین اس قسم کا معلوم ہوتا ہے کہ اون کتابون پر جو عام طور پر یا بہت عموماً تسلیم کیجاتی تہین بعدازان شرح لکہی گئین شارح جنے خود اپنے معنی قدیم قول پر لگائے اور جب اوسکی سند ایک حصہ ہندوستان مین تسلیم کی گئی اور دوسرے حصہ مین تسلیم نکی گئی تو وہ حصے جنکے مختلف اصول مین پیدا ہو گئے" مزید بران حکام عالیمقام نے یہ بہی تحریر کیا ہے لہٰذا کار منصبی حاکم اہل یورپ جسپر لازم ہے کہ دہرم شاستر کی تعمیل کرے زیادہ تر یہ نہین ہے کہ وہ یہ تحقیقات کرے کہ آیا کوئی مسئلہ مثلاً زعم عمدہ طور پر اسناد قدیم سے نکل سکتا ہو یا نہین بلکہ یہ ہے کہ یہ دریافت کرے کہ آیا وہ اوس خاص حصہ مین تسلیم کیا گیا ہے یا نہین جسکے تابع وہ ضلع ہے جسکی نسبت ممدوح الیہ کو فیصلہ کرنا مدنظر ہے اور آیا وہ اوس مقام پر بذریعہ رواج کے منظور کیا گیا یا نہین کیونکہ بموجب طریقہ دہرم شاستر کے صاف ثبوت رواج کا تحریری قول شاستر سے اعلیٰ ہو گا" بلاشک ان تحریرات کی پابندی ہمپر عدالت مین لازم ہے بہ استدلال ان کے پنڈت دینعلم نے تمایندا بیل کے یہ بحث کی ہے کہ سند دت تک میمانسا کی ملک بنارس مین ایسی اعلیٰ ہے کہ ہمکو یہ اختیار نہین ہے کہ چہوٹے چہوٹے معاملات مین بہی اوس سے انحراف کرین لیکن اول امر جسپر مین لحاظ کر رہا ہون مجہکو فی الحقیقت ایک امر واقعہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس امر پہ غور کرنا ہے کہ آیا وہ عبارت کالکاپران کی جسپر کل بحث نند پنڈت کی مبنی ہے فی نفسہ اصل اور صحیح قول پران مذکور کا ہے یا نہین - میری راے مین بتجویز حکام عالیمقام پریوی کونسل کی جسکا مین نے ابہی حوالہ دیا ہے مانع ہمارے دریافت کرنے ایک امر مثل امر ہذا کے بحوالہ دیگر مستند کتب دہرم شاستر کے نہین ہے جسکی رو سے سند کالکاپران کی اسقدر زیادہ وقعت ہی

(۱) ایپلماسے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ بہ صفحہ ۴۳۵ -

کہ جسقدر خود متبنّیٰ ثبوت دینے کی ہے - مسٹر مورلی و مسٹر سروننی نے (بصفحہ ۳۴۴) سلسلہ وار مختلف مستند کتب قانونی جو ہر ایک اسکول یعنی حصہ دہرم شاستر مین جاری ہین درج کی ہین اور مورلی صاحب نے تحریر کیا ہے کہ یہ صاف طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی کتاب ملک بنگال کی ایسی تصور نہین کیجا سکتی ہے کہ جو اون تحریرات کو جو کسی دوسرے ملک مین جاری ہون یا کتاب کسی شخص کے جو اون حدود سے باہر ہو جہان لوگون کی زبان بنگالی ہے مطابق ہو یا اوس سے اوسکا تبادلہ ہو سکتا ہو الا باستثنا و قانون تبنیت کے جسکا ذکر ہو چکا ہے اور اگرچہ اسناد مصرحہ بالا کا بوجہ ہونے مطابق شاستر بنگال کے زیادہ تر صرف اون ملکون مین حوالہ دیا گیا ہے جنکو بموجب وہ ترتیب دیگئی ہین لیکن اسکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ایسی کتب کو متھلا و بنارس و مرہٹا و ڈراوید مین یکسان بطور اسناد کیون نہ تسلیم کیا جاوے کیونکہ یلا شک وہ زیادہ و یا کم وقعت بموجب رواج ملک کی رکھتی ہین" (دا یجسٹ مورلی صاحب باب اول صفحہ ۲۲۲) ان تحریرات کے ساتھ جو میری رای مین قابل وقعت ہین مناسب طور پر یہ عبارت جو کچھ کہ مین صاحب نے دفعہ ۴۳ مین خاص بحوالہ اون اختلافات کے تحریر کی ہے جو قانون تبنیت مین زیر عمل کیجا سکتی ہے کہ - جس قدر زیادہ غور سے ہم مختلف شاسترون کی کتابون کو علاوہ شاستر بنگال کے پڑھین اوسی قدر زیادہ یقین اس بات کا ہو گا کہ اصول سب قریب قریب ایک ہی ہین ملکی رواج مختلف اضلاع کے علیحدہ علیحدہ ہین مصنفان کتب کوشش کرتے ہین کہ منجملہ انکے بعض رواجون کو اپنے قواعد مین داخل کرین اور بعض رواجون کو وہ ساتھ سکوت اور ناپسندی کی چھوڑ دیتے ہین جس بات کی وہ وجہ نہین بتا سکتے اوسکو وہ صرف نامنظور کرتے ہین" (دفعہ ۴۳ دہرم شاستر مین صاحب) پس واضح ہو کہ نسبت دیگر باتون کے شاستر متاکشرا و داسے بھاگ مین اختلاف ہو مگر نسبت خاص امر تبنیت کے واحد اسناد خاصکر تسلیم کی گئی ہین گو نسبت جزئیات کے ہر ایک شاستر کی علیحدہ علیحدہ پسندیدہ و مستند ہو اور یہ یاد رکھنا ضرور ہے کہ شاستر داسے بھاگ مین بھی جسمین اور شاستر متاکشرا مین نسبت بعض اہم امور کے اختلاف ہو اور کوئی خاص کتاب علیحدہ نسبت تبنیت کے نہین ہے - اب مین اس امر پر غور کرتا ہون کہ آیا عبارت کالکا پران کی جسکی نسبت اسقدر تحریر کیا گیا ہے بجنسہ صحیح قول ہے یا نہین اور سب سے عمدہ طریقہ اس امر پر غور کرنے کا یہ ہو گا کہ اون مختلف اسناد کو بیان کیا جاوے جو تائید اوسکی صحت کے اور اوسکے برخلاف ہین اور ایسا کرنے مین مجھکو سب سے پہلے لازم ہو کہ عبارت دہرم شاستر سیک ناتھن صاحب (صفحہ ۴۷) کو نقل کرون جسمین یہ

مندرج ہو کہ عمر پانچ سال کی عبارت مندرجہ کالکاپران پر مبنی ہے اور صحت اوس عبارت کی مشتبہ ہے
دت تک چندریکا مین اوسکا کوئی ذکر نہین ہے گو دت تک میمانسا مین ذکر ہے یہہ فقرہ جہان تک کہ اوسمین
یہ مندرج ہو کہ دت تک چندریکا مین کوئی ذکر عبارت کالکاپران کا نہین ہے صریحًا غیر صحیح ہے کیونکہ اوس عبارت
کا حوالہ مستند کتاب مذکور یعنی فقرہ ۲۰ فصل ۲ مین ہوا اور اوسکے بعد نقل کرنے ایک بڑے جزو عبارت
کے یہ تحریر ہے کہ وہ جسکو کہ وہ اسطور سے پڑھتے ہین گویا کہ پران سے لیا گیا ہو غیر صحیح ہے یہ الفاظ ڈاکٹر جالی
(جسکی کتاب سے مین ابھی نقل کر چکا ہون) و مسٹر سرومنی (صفحہ ۱۳۰) کی راے مین عبارت متنازعہ کو
متعلق ہے اور اصل دت تک چندریکا کو فقرہ ۲۲ فصل ۴ دت تک میمانسا کے ساتھ مطابق کرنے سے
یہہ ہی نتیجہ نکلتا ہے پس ان دونون بڑی اسناد مین باہم دگر نسبت صحت عبارت کالکاپران کی اختلاف
ہوا اور اونکی نسبت میک ناٹن صاحب نے تحریر کیا ہے کہ قانون تبنیت کی بحث مین اونکی یکسان تعظیم
کل ہندوستان مین ہو (دیباچہ صفحہ ۲۵) کیونکہ وہ دونون خاص کتابین نسبت تبنیت کے ہین —
دوسری بڑی سند جسمین صحت عبارت مذکور کی تسلیم نہین کی گئی ہے وہ میوکھہ ہے جو شاستر متاکشرا
کے حصہ ذیلی مہاراشٹر سے تعلق رکھتی ہے اور فقرہ ۲۰ فصل ۵ باب ۴ مین بعد نقل کرنے
کل عبارت کالکاپران کے یہ تحریر ہے لیکن اس عبارت پر بہت اعتبار نہین کرنا چاہیے کیونکہ وہ کالکاپران
کے دو یا تین پرتون مین نہین ملتی ہے (اسٹوک صاحب صفحہ ۷۶ منڈلک صاحب صفحہ ۸۵) پس
منجملہ ان تین بڑی اسناد کی جو حسب شاستر متاکشرا کے متعلق ہین دت تک میمانسا صرف ایسی ہے جسمین
عبارت کالکاپران کی صحیح تسلیم کی گئی ہے اور دو دیگر اسناد سے وہ بطور جعلی کے خارج کی گئی ہے
لہذا اسپر غور کرنا اہم ہے کہ کس کس زمانہ مین یہ مختلف مستند کتابین بنائی گئی تعین نسبت مصنف
دت تک چندریکا کے ظاہرا بہت شک ہے (سٹین صاحب دفعہ ۳۰ و منڈلک صاحب دیباچہ صفحہ
۴۳) لیکن یہ امر مسلم ہے کہ یہ کتاب دت تک میمانسا سے پہلی کی ہے بعد ازان نسبت میوکھہ کے سٹین
صاحب نے (دفعہ ۲۸) مین تحریر کیا ہے کہ اوس کو نیلکنٹھہ نے لکھا ہے جسکا خاندان معلوم ہوتا ہے
کہ مرہٹہ سے نکلا تھا لیکن بنارس مین سکونت پذیر تھا وہ قریب ۱۶۰۰ع کے موجود تھا اور اوسکی
کتاب کا عام استعمال قریب ۱۷۰۰ع ہوا اوسی مستند مصنف نے (دفعہ ۳۰) مین یہ تحریر کیا ہے کہ نند پنڈت
مصنف دت تک میمانسا ایک شخص خاندان بنارس کا تھا جسکی نوین پشت کی اولاد کی نسبت وی این
منڈلک صاحب نے یہ تحریر کیا ہے کہ وہ ہندوستان مغربی مین اب تک موجود ہے لہذا قریب ۲۵۰
یا ۳۰۰ برس کے ہوے کہ جب اوسکا زمانہ ہوگا برخلاف اسکے مسٹر سرومنی (صفحہ ۲۹) مین جو ایک

مصنف ہندو وسڈم ۱۸۲۶ع (۱) بتلاتا ہے کہ جب نند پنڈت زندہ تھے ایک دوسرا نام اہم متعلق صحت
عبارت کالکاپران کے رگہنندن مصنف دوہاتتو کا ہے جسکی نسبت سروہنی (صفحہ ۳۸) مین لکھا
ہے کہ وہ ۱۵۹۹ع مین موجود تھا یہ نام اسوجہ سے اہم ہے کہ کولبروک صاحب نے ایک شرح متعلق
فقرہ ۱۳۔ فصل ۱۱ باب اول متاکشرا مین یہ تحریر کیا گیا ہے۔ "رگہنندن نے اودواہتتو مین عبارت
کالکاپران کا حوالہ دیا ہے جو نسخ قول وششٹ کے بنا پر اوس قانون تبنیت کی ہے جسکو اوس کے
پیرو کار تسلیم کرتے ہین۔ وہ عبارت مذکور کی تعبیر بطور ایک غیر محدود امتناع بابت تبنیت کسی ایسے
لڑکے یا پوتے کی جسکی عمر پانچ سال سے زیادہ ہوا اور خاصکر ایسے لڑکے کی جسکا جنیو بعد رسم مونڈن کے
ہو ہوگیا ہو کرتے ہین اسکو مصنفان دیگر مخصص دہرم شاستر کے بطور ایک سخت مسئلہ کے تسلیم نہین کرتے
ہین اور صحت خود عبارت کی نسبت بعض لوگ اعتراض کرتے ہین اور خاصکر مصنف ہیوبار میوکھ
جس نے صحیح طور پر یہ تحریر کیا ہے کہ وہ بہت سے پرت کالکاپران مین نہین ہے" (اسٹوک صاحب
صفحہ ۱۴۷) اس شرح کا حوالہ میکناٹن صاحب نے بعد پسند کرنے کے دیا ہے (جلد ۲ صفحہ ۱۷۷)
اور ایک دوسری شرح کولبروک صاحب کی دہرم شاستر مولفہ اسٹرینج صاحب (جلد ۲ صفحہ
۲۲۲) مین ہے۔ "بعض مصنفان نے نسبت صحت قول کے بطور عبارت پران مذکور کے اعتراض
کیا ہے وہ ظاہرا صحیح نہین ہے کیونکہ وہ کالکاپران کے بہت سے پرتون مین نہین ہے اور اون
پرتون مین جنمین وہ عبارت مندرج ہے ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا پیچھے سے درج کی گئی ہے
کیونکہ وہ مضمون سے عمدہ طور پر متعلق نہین ہوتی ہے لیکن چونکہ اوسکا حوالہ بہت سے
لوگون نے جنہون نے نسبت تبنیت کے تحریرات کی ہین اور جنمین سے کئی مولف بہت مستند ہین دیا ہے
لہذا اوسکو (چاہئے جو کچھہ اوسکی صحت کی نسبت خیال کیا جاوے) بطور اظہار ایسے مسئلہ کے تسلیم
کرنا چاہئے جس کو اونہون نے منظور کیا ہے"۔ اس شرح کا حوالہ ایک بہت جدید انگریزی کتاب
دہرم شاستر کے مصنف نے جلد ۲ صفحہ ۸۸ پیوستہ چندریکا مین یعنی شاما چرن سرکار نے
دیا ہے جس نے نام بعض دیگر کتابون کے جنمین عبارت کالکاپران صحیح تسلیم کیگئی ہے ظاہر کئے
ہین اور اس بنا پر دعلیم پنڈت نے جس نے تائید اپیل کی کی ہے یہ بحث کی ہے کہ ہمکو یہ اختیار نہین
ہے کہ صحت عبارت کی نسبت بحث کرین لیکن جیسا کہ مین تحریر کر چکا ہون یہہ بحث بہ لحاظ عملدرآمد
نسبت واقعہ کے ہے اور اگر خود کولبروک صاحب کو بڑے شبہات نسبت صحت عبارت کے تھے (جیسا

(۱) یہ ۱۸۲۶ع نہین ہین بلکہ سنہ سا کہا ہین جو ۱۷۶۹ع کے مطابق ہین دیکھو صفحہ ۱۹ کتاب ہذا۔

مشاکشرا لیہ کی دو شرح سے جنکا حوالہ دیا گیا ہے ظاہر ہے) تو میری راے مین ہم پر یہ لازم نہین ہی کہ اوسکی اس راے کو تسلیم کرین کیونکہ بعض سندون مین عبارت مذکور تسلیم کی گئی ہے لہذا اوسکو بطور صحیح کے تصور کرنا چاہیے - بہر حال میری راے مین مجھکو یہہ تجویز کرنا جائز ہوگا کہ صحت عبارت مذکور کی بالکل مشتبہ ہی اور اوسپر مقدمہ حال مین بذریعہ منسوخی تبنیت کے جو فی الحقیقت وقوع مین آئی ہے اور ۱۸۶۲ء سے ہمیشہ تسلیم کی گئی ہے عمل کرنا بلا خدشہ نہوگا - یہہ بالکل سچ ہی جیسا کہ ذیعلم پنڈت نے منجانب اپیلانٹ کے ظاہر کیا ہے کہ ایسی حالت مین از روے تجویز حکام عالیمقام پریوی کونسل بہ مقدمہ کلکٹر مدیورا بنام متورا مالنگا ستھو پتھی (۱) کے ہمکو ہدایت اُسقدر امر کی نسبت تحقیقات کرنے کی نہین ہے کہ آیا کوئی مسئلہ متنازعہ جائز طور پر سب سے قدیم اسناد سے نکل سکتا ہے یا نہین جسقدر اس امر کو دریافت کرنے کی ہے کہ آیا وہ اوس خاص شاستر مین تسلیم کیا گیا ہے جسکے تابع وہ ضلع ہے جسکی نسبت ہمکو فیصلہ کرنا ہے اور آیا وہ بذریعہ رواج کے منظور کیا گیا ہے یا نہین" بلا شک ہمپر پابندی اس تجویز کی لازم ہے اور اگر اس مقام پر بحث صرف تعبیر عبارت کالکاپران اور اوس سے مسئلہ نکالنے پر محدود ہوتی تو مین مسئلہ دت تک میمانسا کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا اور زیادہ تر اوس صورت مین کہ اگر وہ مسئلہ صریح طور پر تحریر ہوتا لیکن اسمقدمہ مین خود صحت عبارت مشتبہ ہی اور اس حد تک یہ بحث نہین کہ آیا اوس سے مسئلہ نکل سکتا ہے یا نہین بلکہ یہہ ہے کہ آیا عبارت مذکور خود صحیح فقرہ کالکاپران کا ہے یا نہین اور اس لحاظ سے بحث نسبت مطابقت کرنے درمیان قدیم کتب پران کے رہجاتی ہے اور یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ پرت جو نند پنڈت کے روبرو تھی اور جسپر نام بردہ کی کل بحث مبنی ہے غیر صحیح تھی کم سے کم جیسا کہ مین تحریر کر چکا ہون مصنفان دتک چندریکا و میو کہہ نے سنجیدگی کے ساتھہ قرار دیا ہے کہ ایسی عبارت کا وجود پران مین نہین ہے اور اس راے کی تائید نہ صرف چھوٹی اصل اسناد ہندؤن سے ہوتی ہے بلکہ خود مسٹر کولبروک صاحب سے بھی جیسا کہ اون عبارات سے ثابت ہوا ہے جنکا مین حوالہ دے چکا ہون اور ایسی حالات مین وہ نتیجہ جو مین نے اخذ کیا ہے نہ صرف جائز ہے بلکہ سب سے زیادہ محفوظ ہے - اس سے مین دوسری مد تحقیقات پر اس جزو مقدمہ مین پہونچتا ہون یعنی اسپر کہ آیا اگر عبارت کالکاپران کی اصل بھی ہو تو اوسکی کوئی تعبیر ایسی ہو سکتی ہے یا نہین جس سے

---

(۱) اپیلاے ہند مجموعہ مور صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ -

ثابت ہو کہ تبنیت اس مقدمہ میں متعلق ہوئی ہے کہ مدعی کی عمر اوس وقت دو برس سے زیادہ تھی
باطل اور کالعدم نہ تھی اور اس امر پر غور کرنے میں جسکی نسبت بحث کرنی چاہئے یہ ہے
کہ آیا یہ منشا ہے کہ تعبیر خود دت تک میمانسا کی عام طور پر تمام قوموں سے اور تمام صورتوں میں
یکساں طور پر متعلق کیجاوے یا کیا جب میں نے ہنیاسہ اثر مختلف فقرات مستند کتاب مذکور کا بیان
کیا تھا تو اوسوقت اس خاص امر کو میں نے اس جزو مقدمہ کے لئے علیحدہ رہنے دیا تھا پس میری
رائے میں یہ بلا خدشہ کہا جا سکتا ہے کہ اس خاص امر کو خود پنڈت نے بحث طلب چھوڑ دیا ہے
اور سر ٹامس اسٹرینج (جلد اول صفحہ ۹۰) کی اس رائے کی لئے گنجایش ہے کہ یہ شرط کہ ۵ برس کی
عمر غایت حد عمر تبنیت کے لئے ہے صرف اون برہمنوں سے متعلق ہے جو بیوپاری ہونے والے ہوں
اور نام بردہ نے یہ نتیجہ قول مندرجہ فقرہ ۳۰ فصل ۴ - خود دت تک میمانسا سے اخذ کیا
ہے جسمیں بعد مقرر کرنے پانچ سال بطور حد عمر واسطے تبنیت کے یہ مندرج ہے کہ "یہ قید بغرض
پنہانے جنیؤ کے ہے جس سے وہ پاکیزگی حاصل ہوتی ہے جو کتاب مقدس کے پڑہنے سے حاصل
ہو کہ جو پڑہنا سیکھنے کی پیشتر عمل میں آتا ہے" ایک شرح فقرہ مذکور سے مزید تشریح اس امر کی
اس معنی میں ہوتی ہے اور نتیجہ کی تائید اوس تحریر سے ہوتی ہے جو فقرہ ۳۰ فصل ۲ -
دت تک چندریکا میں مندرج ہے جسمیں بعد تسلیم کرنے عبارت کالکا پران کے بغرض بحث حد
پانچ سال کے مندرج ہے کہ "یہ نسبت اوس برہمن کے ہے جو ثمرہ اوس پاکیزگی کا چاہتا ہو جو
کتاب مقدس کے پڑہنے سے حاصل ہوتی ہے چونکہ پانچواں سال صرف خاص زمانہ واسطے پہنانے
جنیؤ کے اوس شخص کے لئے ہے جو پاکیزگی کا طالب ہو جیسا کہ اس قول سے ثابت ہوتا ہے
کہ "برہمن کے لئے جو ایسی پاکیزگی کا خواہشمند ہو جو وید کے پڑہنے سے حاصل ہوتی ہے پانچ سال
الخ" لہذا عبارت متنازعہ اوسی پر مبنی ہے لیکن اوس شخص کے لئے جسکی ایسی خواہش نہو بعد
آٹھ سال کے تبنیت کنندہ الخ" ایک شرح فقرہ ہذا سے مزید تشریح اس معاملہ کی ہوتی ہے
لیکن بلا حوالہ کسی تشریح کے میری رائے میں یہ بطور کافی ظاہر ہے کہ جب ایک مرتبہ ہم نے پنڈت
کی تعبیر عبارت کالکا پران کو صرف بیوپاریوں پر محدود کر دیں تو کوئی ضروری مخالفت بابت
تعبیر کے درمیان دت تک میمانسا اور دت تک چندریکا کے جو دو سب سے بڑی سند دہرم
شاستر نسبت تبنیت کے ہیں نہیں ہوتی ہے سر ٹامس اسٹرینج صاحب (جلد اول صفحہ ۹۰) اس
مطابقت کی تائید کرتے ہیں اور اوسکی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ ایسا نتیجہ ہے جو مجھکو بلحاظ اس

امر کی زیادہ تر مضبوط معلوم ہوتا ہے کہ اُپنایَن زمانہ مقررہ واسطے شروع کرنے تعلیم کے ہے" مین بہی نتیجہ مذکور کو تسلیم کرنے کی لئے تیار ہون اور وہ امر جسسے مجھکو اوسکی صحت کی نسبت یقین ہوا ہے خود بہ نسبت منو سمرتی کے کم سند نہین ہے جسمین مقدس مصنف نے بعد بیان کرنے اوس عمر کے جسمین رسم مونڈن (چوڑا کرن) و جنیو پہنانے کی (اپنایَن) معمولی طور پر بصورت تین دوجنم قومون کے ادا ہونی چاہیئے یہہ لکہا ہے اگر کوئی برہمن یا اوسکا باپ اوسکیطرف سے خواہش مند اوسکے مذہبی علم کی ترقی کا ہو یا کوئی چہتری اپنے قوت بڑہانے کا خواہش مند ہو یا کوئی ویش اپنے کاروبار بیوپار مین مشغول ہونے کا خواہش مند ہو تو پانچوین یا چہٹے یا آٹہوین سال مین علیحدہ علیحدہ ہو سکتا ہی"- (باب ۲ - اشلوک ۳۷) اسمقدمہ مین چونکہ مدعی چہتری ہے لہذا اگر وہ اپنی طاقت زیادہ کرنے کا بہی خواہش مند ہو تو چہٹا سال جنیو پہنانے کیلیئے مناسب مانا ہوگا - لیکن اس بات کے ثابت کرنے کی لئے کوئی امر نہین ہے کہ اوسکو یا زیادہ تر اوسکے باپ کو کسی ترقی قوت کی فکر تہی جسکا ذکر اس مقدس کتاب مین ہے اور مجھکو یہ تحریر کرنا چاہیئے کہ نامبرُدہ سے معمولی قاعدہ متعلق ہوگا اور گیارہوان سال تاریخ حمل سے مناسب وقت اس بات کے لئے ہوگا کہ اوسکا جنیو کیا جاوے (منو باب ۲ - اشلوک ۳۶) لیکن اسوجہہ سے کہ تعبیر عبارت مندرجہ کالکاپران جس طور سے کہ ننند پنڈت نے اپنی دتک میمانسا مین کی ہے صریح نہین ہے اس امر پر غور کرنا جایز اور مفید ہوگا کہ دیگر سنادین عبارت مذکور کی تعبیر کس طور سے ہوئی ہے خاصکر اسوجہہ سے کہ متاکشرا اور ویرمترودے مین بالکل اس امر کی نسبت ذکر نہین ہے اور ایسا کرنے مین مین اس سے بہتر بات نہین کر سکتا ہون گو خوف طوالت کا ہے کہ حوالہ عبارت ایک مشہور سنسکرت دان ہندو و قانون دان یعنی راؤ صاحب وشونا تہہ نارایین منڈلک سی ایس آئی باشندہ بمبئی کا دون جو مشارالیہ کی شرح متعلق میو کہہ صفحہ ۱۷۴ - مین تحریر ہے - وہ لکہتے ہین کہ نسبت عمر کے کوئی قید کسی قسم کی نہین ہے صرف قول شعر قید عمر کے وہ ہے جسکی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ کالکا پران کا ہے لیکن نیل کنتہہ کی رائے مین عبارت مذکور اصلی نہین ہے اننت دیو کو بہی سنسکار کوستبہ مین اوسکی صحت کی نسبت یقین نہین ہے لیکن مشارالیہ نے اس سے زیادہ تحریر کیا ہے اور بغرض اس کے کہ وہ صحیح ہے یہ ثابت کیا ہے کہ تبائید تبنیت کے اوسکو کس طور سے متعلق کرنا چاہیئے مشارالیہ نے اس طور سے ختم کیا ہے لہذا وہ لڑکا جسکی عمر ۵ سال سے زیادہ ہو اور جسکی رسمیات ادا ہو گئی ہون — دتک (دیا گیا)

ہو سکتا ہے یہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ دت تک میمانسا سے تائید صحت عبارت مذکور الصدر کی ہوتی
ہے (دیکھو صفحہ ت ۲۰ نہایت ۲۵ دت تک میمانسا) دت تک چندریکا مین بھی مثل سنسکار
کو سنبھوتے اوسکے صحت کی نسبت شبہہ ہے لیکن اوس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب مناسب
طور پر اوسکی تعبیر کیجاسے تو اوسمین کوئی قید نسبت عمر کے نہین ہے (دیکھو دت تک چندریکا
صفحہ ۴۵ - سطر ۵ و صفحہ ۴۵ - سطر ۱۵) کملاکار بھٹ نے نرنے سندھو مین یہہ تحریر کیا ہی کہ لڑکا
جسکی عمر ۵ سال سے زیادہ ہو دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ تبنیت مین دیئے جانیکے لئے راضی
ہو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مشارٌالیہ نے ایسی تبنیتون کو باوجود کالکاپران کے برنباے
سند اقوال وید کے قایم رکھا ہے مشارٌالیہ کی کتاب دت داودہیتو مین رشتہ داری سپنڈ اوس
شخص کی جو گود دیا گیا ہو مندرج ہی اور اوسمین یہ فرض کیا گیا ہے کہ تبنیت جایز طور پر ہوئی لگ
کملاکار کی یہ راے ہی کہ سنسکار (رسمیات) اوس شخص کی جو متبنیٰ کیا گیا۔ قبل تبنیت کے ہوئی
ہون مگر کرشن بھٹ نے اپنی شرح نرنے سندھو مین کل امر کو صاف کر دیا ہے اور مشارٌالیہ نے
فیصلہ کی تمام ایسی تبنیتون کے برنباے وجوہ عام کے کیا ہی مشارٌالیہ ثابت کرتا ہے کہ عبارت
کالکاپران متذکرہ بالا جعلی ہے لیکن اگر وہ صحیح بھی ہوتی تو مشارٌالیہ ظاہر کرتا ہے کہ جس طور سے
کہ بعض مصنفان نے اوس کو تحریر کیا ہے وہ غیر مکمل ہے نامبردہ نے جس مقام پر کچھہ چھوٹ
گیا تھا اوسکو پورا کر دیا ہے اور مکمل عبارت کو جس حیثیت سے کہ وہ اوسکو ملی ہے تحریر کیا ہی
کہ یہ اوس لڑکے سے متعلق ہے جسکو بادشاہ بطور اپنے وارث بادشاہت کے متبنیٰ کرے
نہ کہ معمولی لڑکے سے نامبردہ نے تحریر کیا ہے کہ ایسے لڑکے کی سنسکار (رسمیات) اوسکی تبنیت
کنندہ کو ادا کرنی چاہیئین۔ ایسا ہی اثر اوسکا ہے جو ڈاکٹر جالی صاحب نے نسبت مسلہ زیر
تلک کے تحریر کیا ہے (صفحہ ۱۱۳) اگر قید عمر کی جسطور سے کہ کالکاپران مین مندرج ہی اون
متبنیٰ کئے ہوئے لڑکون سے متعلق ہے جو علاوہ سگوترون کے ہون بعد پانچ سال کی عمر
ہونے کے صرف وہ متبنیٰ کئے جا سکتے ہین جو متبنیٰ ہونا چاہین ۔ جبکہ ایسی حالت سند کی
ہے تو میری دانست مین ہمارے لئے یہہ جایز ہو گا کہ سخت قاعدہ پانچ سال کو بمقدمہ ہذا سے
برنباے سند مشتبہہ عبارت کالکاپران کے اور خاصکر اوس صورت مین متعلق کرین جبکہ خود
کولبروک صاحب نے اوس شرح مین جسکا جزواً حوالہ دیا گیا ہے یہ مندرج کیا ہے (متاکشرا
باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۱۳) دیگر اشخاص جو قول مذکور کو صحیح سمجھتے ہین اوسکی تشریح ایسی

معنی مین کرتے ہین جو زیادہ تر مطابق رواج عام کے ہین اور جسکی روسے اجازت تبنیت کو کسی شخص اجنب کی نہین لیکن ایسے رشتہ دار کی ہے جسکی عمر بہی زیادہ ہوگئی ہو اور جس نے زیادہ تر ترقی خانہ مین داخل ہونیکی کی ہو اور نتیجہ مذکور کی تائید میک ناٹن صاحب (صفحہ ۷۱ جلد اول) نے کی ہے جنکو اختلافات اسناد جو اس امر کی نسبت مین معلوم تھے اور جنہون نے نتیجہ کو مختصراً اسطور سے تحریر کیا ہے اُس امر کی نسبت کہ مناسب عمر واسطے تبنیت کے کیا ہے بہت بحث کی گئی ہے اور سب سے زیادہ صحیح راے یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب تک کہ رسم ادخال خاندان یعنی مونڈن بموجب ایک راے کے اور جنیو بموجب دوسری راے کے اصل باپ کی گہر نہ ادا کی گئی ہو کوئی محدود اور ایسا قاعدہ جو عام طور پر متعلق کیا جا سکے نسبت اوس عمر کے نہین جسکے بعد تبنیت عمل مین آ سکے۔ نسبت تیسری مد تحقیقات کے یعنی نسبت ٹہیک حالت سند کے جو دتک میمانسا کی و دہرم شاستر بنارس مین ہے ہمارے روبرو منجانب اپیلانٹ کے اس عبارت مندرجہ دہرم شاستر مولفہ میکناٹن صاحب کا حوالہ دیا گیا ہے اُون امور مین جو متعلق قانون تبنیت کے ہون دتک میمانسا اور دتک چندریکا کی تمام ہندوستان مین یکسان تعظیم کیجاتی ہے اور جسصورت مین کہ اونمین اختلاف ہوتا ہے تو مسئلہ مندرجہ کتاب آخر الذکر کی تقلید بنگال مین اور منجانب قانون دان جنوب کے کیجاتی ہے اور کتاب اول الذکر ممالک متھلا اور بنارس مین بطور ایسے ہادی کے جس سے غلطی نہو سمجھی جاتی ہے" (صفحہ ۵۲) اسی قسم کی عبارت ایک دوسرے حصہ کتاب مذکور (صفحہ ۴۷) مین مندرج ہے اور حکام عالیمقام پریوی کونسل نے جبکہ اسی معاملہ کا بہ مقدمہ کلکٹر مدورا بنام متورا مالنگا ستہوپتہی (۱) حوالہ دیا تھا تو یہہ تحریر کیا "نسبت دتک میمانسا مولفہ نند پنڈت اور دتک چندریکا مولفہ دیو نند بہٹ کے جو دو کتابین نسبت خاص امر تبنیت کے ہین سر ولیم میک ناٹن صاحب نے یہ تحریر کیا ہے کہ اونکی تمام ہندوستان مین تعظیم ہوتی ہے لیکن جبکہ اون مین اختلاف ہوتا ہے تو اصول دتک چندریکا کی پابندی بنگال مین کیجاتی ہے اور قانون دان جنوب کے بہی کرتے ہین اور دتک میمانسا ممالک متھلا اور بنارس مین ایسی ہادی قرار دیجاتی ہے جس سے غلطی نہو" پنڈت ذیعلم نے یہہ بحث کی ہے کہ چونکہ پریوی کونسل نے حوالہ الفاظ ہادی جس سے غلطی نہو کا دیا ہے لہذا ہم نسبت جزئیات کے بہی تغیر یا راے کو جو نند پنڈت کی دتک میمانسا مین درج ہے اختیار کرنے سوا انکار نہین کر سکتے ہین اگر حکام عالیمقام پریوی

(۱) اپیلمات ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ لغایت صفحہ ۴۳۲ –

کونسل کا فی الواقع یہ منشا تھا کہ کتاب مذکور کو ایسی اعلیٰ سند سمجھین تو بلاشک ہمپر پابندی ایسی تسلیم کی لازم ہونی چاہئے لیکن مین سمجھتا ہون کہ حکام عالیمقام نے کوئی ایسا سخت قاعدہ منضبط نہین کیا اور یہ ظاہر ہے کہ الفاظ باری جس سے غلطی نہو کو حکام عالیمقام نے بحوالہ تحریر سر ولیم میکناٹن صاحب کے استعمال کیا تھا نہ کہ بحوالہ کسی قاعدہ کے جو خود حکام عالی مقام نے مقرر کیا ہو چونکہ ایسی صورت ہی لہذا میری راے مین ہم مستحق اس بات کے ہین کہ دیگر کتب مستند کو واسطے تحقیقات اس امر کے ملاحظہ کرین کہ آیا سند دت تک میمانسا کی ایسی اعلیٰ ہے کہ جیسی اعلیٰ تصور رکھی جانے کی خواہش ہے سب سے حال کی سند اس امر کی نسبت ڈاکٹر جالی صاحب بڑے سنسکرت دان کی ہے جنکی تحقیقات نسبت اصل اقوال دھرم شاستر کے اونکی کتاب دھرم شاستر مین مشتہر ہوئی ہے جسکا ایک جز و نسبت تبنیت کے ہو مصنف ذیعلم نے بعد مختلف اسناد کی نسبت تحریر کرنے کی نتیجہ کل باب کا الفاظ مفصلہ ذیل مین مختصراً یہ تحریر کیا ہی کہ بعض خاص اصول قانون ہندوستان تبنیت پر مختصراً نظر ثانی کرنے کا نتیجہ ایک فقرہ مین تحریر کیا جا سکتا ہی یہ ایک محض خرابی کی بات ہی کہ اسقدر وقعت عدالتہاے کل ہندوستان مین ایسی کتاب کی گئی جیسی کہ نند پنڈت کی دت تک میمانسا ہے جسمین بہ نسبت کسی اور کتاب کے جو نسبت تبنیت کی ہو شاید زیادہ تر خیالی فرق کئے گئے ہین اور اب وہ وقت مناسب آگیا ہے کہ بہت سے دیگر رسالون کی جو بابت تبنیت کے ہین بخوبی جانچ کیجاے اور اونکی مناسب طور پر وقعت کیجاے اب تک باوجود اوس وقعت کے جو نند پنڈت کو حاصل ہے منشا اجکل کے فیصلجات کا بجز اس بات کے ہی کہ تبنیت سے وہ سب قاعدہ قیود جاتی رہین جنکی کوئی بنیاد از روے انصاف اور عدل کے نہین ہے حال اوس تبنیت کا جو بعض اون ممالک یورپ مین جاری ہی جہان تبنیت کی از روے قانون کے اجازت ہے ہم شکل اسکے ہی" اس مضبوط اظہار راے کی تائید بخوبی اوس سے ہوتی ہے جو منڈلک صاحب ایک اور بڑے عالم سنسکرت او ر شاستری نے نسبت اس امر کے یہ تحریر کیا ہے کہ تین صرف ایک مثال اور اسی قسم کی غلط فہمی اور ابتری کی دونگا یہ نسبت دت تک میمانسا مصنفہ نند پنڈت اور دت تک چندریکا مصنفہ کبیر کے ہی جو غلطی سے دیونند بہٹ کہلاتا ہے اول کتاب نند پنڈت باشندہ بنارس کی ہے کولبروک صاحب نے اوسکی نسبت یہ کہا ہے کہ وہ بہت عمدہ رسالہ بابت تبنیت کے ہی نسبت مصنف کے ممدوح الیہ نے اس عام بات سے زیادہ تحریر نہین کیا ہے کہ حالات زندگی

تمام ہندو مصنفون سے بہت غیر مکمل ہوتے ہین اگر کافی تحقیقات کیجاتی تو نند پنڈت کا
حال باسانی معلوم ہو سکتا تھا منجملہ ۲۱ کتابون کے ایک کتاب بھی نند پنڈت کی کسی جزو اس احاطہ
مین مستند نہین ہے فی الحقیقت باستثنار پہلی دو کتابون کے اور کتابون کا حال بھی معلوم نہین
ہے نسبت دتک میمانسا مصنفہ نند پنڈت کے مین یہ تحریر کرتا ہون کہ ۱۸۶۲ء مین اوسکا حال
بونا مین معلوم نہین تھا - نند پنڈت کا کسی مقام پر بطور سند اس امر کے کو سبتیھ یا نرنے سندھو
یا دہرم سندھو میں کہ مین ذکر بھی نہین ہے اور دہ اسناد جنپر اسٹیل صاحب نے اپنا خلاصہ
قانون نسبت تبنیت کے مبنی کیا ہو کو سبتیھ میں کہ وا آوت پران ونرنے سندھو وسنسکار بھاسکر
ورامائن مین پڑھنے والی کو اب معلوم ہوسکے گا کہ کسقدر اس عبارت سدر لینڈ صاحب مورخہ
۱۸۲۱ء کی کہ دتک میمانسا سب سے زیادہ مشہور کتاب ہے جو بابت دہرم شاستر تبنیت کے
موجود ہے واقعات سے تائید ہوتی ہے اس احاطہ مین لوگونکو اصل کتاب سے کئی سال تک بعد
بہ مدد سرکار اوسکے ترجمہ طبع ہونے کی واقفیت بھی نہ تھی اور اب لوگون کو ہدایت از روے نرنے سندھو
ویرمترودے وکوستبھ و دہرم سندھو میں کہ کے ہوتی ہے نہ کہ میمانسا یا چندریکا سے دیگر
کتاب مین بھی نسبت تبنیت کے مثل دتک منجری و دتک ترنے و دتک درپن وغیرہ کے مین
جنکی مدد اس حصص ملک مین لیجاتی ہے لیکن انگریزی خوان اونکو نہین پڑھ سکتے ہین اور اسکے
نند پنڈت خیالی ہین اور ان سے یہ نسبت درج ہاے یا اراسے جنوبی کے زیادہ تر اصول
کتنے ظاہر ہوتے ہین" (دیباچہ صفحہ ۴۰۶) بغرض خلاصہ نتائج کے جو مین نے اس جزو مقدمہ
کی نسبت اخذ کیے ہین مین یہ تجویز کرتا ہون کہ صحت عبارت کالکا پران کی جسپر حد عمر ۵ سالکی واسطے
تبنیت کے بالکل مبنی ہے ثابت نہین کی گئی اور اگر وہ صحیح بھی تصور کیجاے تو اوس تعبیر کی نسبت
جو نند پنڈت نے اپنی دتک میمانسا مین کی ہے یہ ثابت نہین کیا گیا کہ وہ عموماً متعلق ہو سکتی
ہے تعبیر مذکور صرف اون برہمنون سے متعلق کیجا سکتی ہے جنکی نسبت یہ منشا ہو کہ وہ پوجاری
بنائے جائین اس تعبیر سے دتک میمانسا مطابق دتک چندریکا کے ہو جاے گی اور دیگر مختلف
اسیطرح کی نمایشی تعبیرات عبارت مذکور کی جو دیگر اسناد مین اختیار کی گئی ہین اور واسطے اغراض
اس بحث کے ایسی اسناد کا حوالہ دیا جا سکتا ہے اور چونکہ معاملہ مذکور کو ان اسناد مین
ایسا تصور کیا ہے لہذا یہ بلا خدشہ ہوگا کہ مدعی کی تبنیت کو تنہا اس بنا پر منسوخ کر دین کہ
اوس وقت اوسکی عمر چھ برس سے زیادہ تھی ۱۸۶۲ء مین جسکو عرصہ بعید گذرا تبنیت عمل مین آئی

تبھی امداد وسوقت سے برابر جایز تسلیم کی گئی ہے اور مدعی اوسوقت سے ہمیشہ قابض اپنے پدر تبنیت کنندہ کی جایداد پر رہا ہے مجکو اول صاحب سے جبکہ اونہون نے یہ بیان کیا کہ ایسے حالات سے الفاظ حکام عالیمقام پریوی کونسل بمقدمہ راجہ ہمیچل سنگہ بنام کنور کہنشام سنگہ (۱) متعلق ہو سکتے مین بالکل اتفاق ہے مفروض اس بات کے کہ یہ ثابت ہے کہ قبضہ بلا مزاحمت عرصہ دراز تک رہا یہ بھی تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ہر قیاس نسبت واقعہ کے بحق جواز اوس فعل کے ہونا چاہیئے جسکے ذریعہ سے وہ واقع ہوا اور بار اون حالات کے ثابت کرنے کا جنکی وجہ سے وہ قانوناً ناجایز ہے اگر نوعیت مقدمہ سے ایسے ثبوت کی ضرورت ہو تو دوسری جانب ہونا چاہیئے" فریق ثانی اسمقدمہ مین جسپر بار ثابت کرنے ناجوازی تبنیت مدعی کا ہوگا مدعا علیہ اپیلانٹ ہے اور اگرچہ بحث بار ثبوت ایک ایسا قاعدہ ہے جو بہ نسبت امور قانونی کے زیادہ تر امور واقعہ سے متعلق ہوتا ہے لیکن میری راے مین اصول حکام عالیمقام پریوی کونسل کا اسقدر کافی وسیع ہے کہ وہ اسمقدمہ سے متعلق ہو سکتا ہے اور چونکہ اپیلانٹ غیر مشتبہ سند خلاف جواز تبنیت مدعی رسپانڈنٹ کی دیکہانے مین قاصر رہا لہذا ہمکو یہ تجویز کرنا چاہیئے کہ تبنیت جایز تہی کسی دیگر راے سے سوال تحقیقت یہ مطلب ہو کہ بہت سے حقوق مین اون ممالک مین جو اندر اختیار اس عدالت کے ہین خلل واقع ہوگا اور میری راے مین یہ تحریر کرنا مناسب ہے کہ اگر میری راے مین مدعا علیہ اپیلانٹ نے بحوالہ غیر مشتبہ اسناد دہرم شاستر کے یہ بات ثابت کر دی ہوتی کہ پانچ سال سخت اور غیر قابل تبدیل حد عمر کی واسطے جواز تمام تبنیتون کے درمیان دوج قومون کے ایسی ہے کہ وہ چہتریون سے بہی اوس حالت مین جو مقدمہ حال کی ہے متعلق ہو سکتی ہے تو مین اپنا اسکو فرض سمجہتا کہ مقدمہ کو واسطے بجوزی تحقیقات اس امر کے واپس کرون کہ آیا درمیان قوم چہتریون کے جس قوم کے فریقین ہین کوئی ایسا سخت قاعدہ جاری ہے یا نہین اور میرا اس مقام پر یہ تحریر کرنا جایز ہے کہ اول جواب تحریری مین کوئی اعتراض نسبت جواز تبنیت مدعی خاص بہ بناے سخت قید ۵ سال کے عدالت ماتحت مین نہین کیا گیا تہا دوم شہادت نراین سنگہ اصل باپ مدعی معرفت چندن سنگہ کے اس امر کے ثابت کرنے کیطرف مضبوط طور سے مائل ہے کہ کوئی ایسی سخت حد عمر کی شاکر چہتریون مین جس قوم کے فریقین ہین پابندی نہین کیجاتی ہے - مین اپنی تحریر کو اس مقام پر ختم کر سکتا ہون لیکن قریب قریب تمام جو کچہہ کہ مین نے ابتک تحریر کیا ہے محض ایک تعریض سے اوس بیان کے ہے جو اپیلانٹ نے بخلاف جواز

(۱) دیکہو رپورٹ (پریوی کونسل) جلد ۵ صفحہ ۹۹ -

تبنیت مذہبی سکے کیا ہے اور اس غرض سے کہ یہ غلط طور پر نہ سمجھا جاوے کہ مین کوئی قید نسبت عمر تبنیت سکے قایم نہین کرتا ہون اور نیز اسوجہہ سے کہ وہ زیادہ وتر باعث اطمینان فریقین کا ہوگا مین بہ ابتدٰی تحریر اوس بات سکے جو شاید مساوی تحریر ضمنی سکے ہوگی اون نتایج کو ظاہر کرونگا جو مین نے بعد اسقدر زیادہ غور کرنے کے جسقدر رمین اس امر کی نسبت کر سکا نسبت انجیز زمانہ تبنیت سکے بموجب دہرم شاستر ملک بنارس سکے اخذ کئے ہین مین تعلقات اون اقوال سنو کو تحریر کر چکا ہون جو سب سے عمدہ سند واسطے سمجھنے اصول دہرم شاستر نسبت اصلیت انسان کی چار قومون سکیون مین وہ بہی ثابت کر چکا ہون کہ بموجب اوس مقدس سند سکے اول تین قومین دو جنمی بوجہ گایتری کہلاتے ہین جس سے پاک جنیئو جو خاص نشان دوسرے جنم کا ہے پوشیدہ ہو جاتا ہے مین یہ بہی ثابت کر چکا ہون کہ جنیئو پہننا خاص امر ہے جسپر دوسرا جنم منحصر ہے اور وہ قیاس جسپر خود تبنیت مبنی ہے یہ روایت قانون کی ہے کہ متبنی خاندان تبنیت کنندہ مین پیدا ہوتا ہے اگر اصل منشاء تبنیت کا یہ ہے کہ پترون (آبا و اجداد) کو بذریعہ سالانہ پنڈدان کے تسلی پہونچائی جاوے تو گویا یہ ضرور ہے کہ پترون مین وہ ہوکے سے یہ خیال پیدا کرین کہ پنڈ دینے والا فی الحقیقت اونکی اولاد ہے اوسکو جہانتک ممکن ہو مثل اصل لڑکے سکے ہونا چاہئے اور فی الحقیقت ایسا نہین ہونا چاہئے جبکہ بہی لڑکا ہو سکتا ہو پس وہ تو احد پیدا ہوئے جو اس عبارت سو ونک سے نکلے کہ اوسکو عکس لڑکے کا ہونا چاہئے وہ ایسا شخص ہونا چاہئے جسکی مان کی شادی تبنیت کنندہ سے ہو سکتی ہو وہ اوسی قوم کا ہونا چاہئے اوسکی عمر اسقدر کم ہونی چاہئے کہ اوسکی تمام رسومات خاندان تبنیت کنندہ مین ادا ہو سکین اور اسکو قطعی اپنے اصل خاندان سے علٰیحدہ ہو جانا چاہئے اور اپنے نئے خاندان مین ایسے کامل طور سے شریک ہونا چاہئے کہ وہ اوسکے اندر شادی نہ کر سکے" (مین صاحب دفعہ ۹۲) اب فی الحقیقت جو معاملہ ہے وہ یہ ہے کہ تبنیت بہر حال مطابق شاستر دتک کے ایسے اصول پر مبنی ہے جو اصول نقل پیدایش کے مطابق ہے اور اوسکے یہ معنی ہین کہ دوسری پیدایش خاندان تبنیت کنندہ مین ہوگی اور جب ایکمرتبہ اس اصول کو تسلیم کر لیا اور عبارت ہاے چندر دتک میمانسا نسبت حد عمر ۵ سال کے خاص صورتون سے متعلق ہین تو اور کوئی اختلاف درمیان سند مذکور کے اور دتک چندریکا کے قایم نہین رہتا ہے اور دوسرا جنم جو اوپنایان یا اوس جنیئو کے دہارن کرنے سے جو گایتری سے پوشیدہ کیا گیا ہو ظاہر کیا جاتا ہے ایسا خاص امر ہو جاتا ہے جسپر شاستر زمانہ تبنیت مبنی ہے زیادہ تر اس وجہ سے کہ اوس وقت لڑکا جو برابر

شودرون کے ہوتا ہے حیثیت دوجون کی حاصل کرتا ہے (منو باب ۵) ان دونون اسناد مین
به اتفاق یہ تحریر کیا گیا ہے کہ بعد اوپنائن کے تبنیت بموجب مکمل قاعدہ دتک کے آخری طور
پر ممنوع ہو جاتی ہے پس عمر لڑکے کی جیسا کہ مین صاحب نے ظاہر کیا ہے (دفعہ ۱۲۳) محض
اس غرض سے اہم ہے کہ اوس سے وہ زمانہ تجویز کیا جاتا ہے جب اوپنائن ادا کیا جا سکے
جو ایک معقول نتیجہ ہے کیونکہ اگر دوسرا جنم اصل خاندان مین ہو چکا ہو تو یہ کہنے کو کہ وہی دوسرا
جنم پھر خاندان تبنیت کنندہ مین ہوتا ہے خود روایت قانونی کے خلاف ہوگا مزید برآن چونکہ
اوپنائن جیسا کہ مین ثابت کر چکا ہون لڑکے کو فرائض قوم کی تعلیم دینے کا آغاز ہے لہذا اوس
سے وہ حد اخیر بخوبی ظاہر ہو سکتی ہے جب لڑکا دوسرے خاندان مین متبنیٰ کیا جا سکے ایسا ہی
نتیجہ سر ٹامس اسٹرینج صاحب نے اخذ کیا ہے جہان اونھون نے نسبت تبنیت کے یہ تحریر کیا ہے
"جس صورت مین کہ ایسا لڑکا جسکے ساتھ رشتہ بذریعہ نسب کے ہو متبنیٰ کیا جائے جیسا کہ اوس صورت
مین ہو سکتا ہے کہ جب ایسا شخص جسکے ساتھ رشتہ مذکور ہو نہ مل سکتا ہو تو یہ مطابق شاستر
ہوگا کہ واسطے مضبوطی رشتہ کے اس بات پر انحصار کیا جاسے کہ رسوم اوس خاندان
تبنیت کنندہ مین ادا کیجائین جسکے ذریعہ سے متبنیٰ کی نسبت یہ تصور کیا جاتا ہے کہ گویا وہ بلحاظ
اوسکے دوبارہ پیدا ہوا ہے اور اسطرح سے زیادہ اہم طور پر وہ لڑکا اپنے والدین تبنیت
کنندہ کا ہو جاتا ہے یہ ایسا نتیجہ ہے جو بلحاظ اس امر کے اوپنائن ہی زمانہ مقررہ واسطے
شروع کرنے اوسکی تعلیم کے ہو زیادہ تر قوی معلوم ہوتا ہے" (جلد اول صفحہ ۹۰) یہ امر کہ
ٹھیک زمانہ اوپنائن کے لئے کیا ہے حالات اوس قوم پر جسکا وہ لڑکا ہے اور اغراض زندگی پر
جو اوس لڑکے کی ہون (منو باب ۲ - اشلوک ۳۵ و ۳۶) منحصر ہے پس زمانہ اوسکے لئے
بعض خاص حدود کے اندر مختلف ہو سکتا ہے - میری راے مین صرف یہی طریقہ ہے جس سے
دتک میمانسا اور دتک چندریکا ایسے طور سے پڑھی جا سکتی ہین کہ وہ مطابق ہون اور
سمجھ مین آسکین - مین اس نتیجہ کو نہ صرف اسوجہ سے بلکہ اسوجہ سے بھی اختیار کرونگا کہ جب
ایسا اصول دھرم شاستر کو دیکھا جاسے تو صرف یہی ایسا طریقہ دونون اسناد مذکور کے پڑھنے
کا ہے جس سے وہ منو سمرتی کے مطابق ہو جائین یہ دونون اسناد قسم ثانوی یعنی سب سے ادنیٰ
ذریعہ دھرم شاستر سے ہین کیونکہ وہ شرح یا ڈائجسٹ خاص امور دھرم شاستر کی ہین جنکو مصنفان
زمانہ حال نے تحریر کیا تھا - پس اسناد مندرجہ کتب مذکور سند مندرجہ سمرتی سے بہت ادنیٰ درجہ

کی ہے اور میری راے مین عدالہاے انصاف واقع برٹش انڈیا جب اون پر فیصلہ کرین
تو اس بات کی مستحق ہین کہ اسناد مذکور کی ایسی تعبیر کرین جو مطابق کل اوس اصول متضمنان دہرم
شاستر کے ہو جو غیر مشتبہ اصول خود سمرتیون سے ظاہر ہوتا ہو - پس وسیع نتیجہ جو مین نے
اخذ کیا ہے یہ ہو کہ بموجب دہرم شاستر تبنیت کے جو ملک بنارس مین جاری ہے ادا ہونا
اوپنایین یعنی رسم جنیؤ دہارن کرنے کا جو گایتری سے پاک کیا گیا ہو اور جس سے
اظہار لڑکے کی دوسرے جنم کا اور شروع ہونے تعلیم فرایض اوسکی قوم کا جیسا کہ منو
نے مقرر کیا ہے ہوتا ہے اخیر حد ہے جب جایز طور پر تبنیت طریقہ دت تک کی روسے ہو سکتی
ہے - یہ اصول جیسا کہ مسٹر اسس اسٹرینج نے ظاہر کیا ہے (جلد اول صفحہ ۹۱) شودرون سے
متعلق نہین ہے - کیونکہ اون کے لئے محض رسم جواز روے دہرم شاستر کے مذہبًا اور
قانونًا اہم ہے وہ رسم شادی ہے - اور یہ تحریر کرنا ضرور نہین ہے کہ جو کچھہ مین نے تحریر
کیا ہے وہ اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ جہان تک دہرم شاستر بنارس سے
تعلق ہے مین نظیر حال مصدرہ عدالت بمبئی بمقدمہ دہرم داگو بنام رام کرشن چناجی
(۱) تسلیم نہین کر سکتا ہون جسمین تبنیت ایسے اسکوتر برہمن کی جسکی شادی ہو گئی
تھی قایم رکھی گئی تھی اور جسمین مسئلہ امر واقعہ کا بہ نسبت کسی دیگر مقدمہ کے جس سے
مین واقف ہون زیادہ تر اثر پذیر ہوا تھا لیکن یہ بہت مشہور ہے کہ ہندوستان مغربی
مین دہرم شاستر متعلق تبنیت کا کامل نفاذ نہین ہوتا ہے اور مین نے نظیر کا حوالہ
صرف اسوجہ سے دیا ہے کہ مین اپنے آپکو اس بات سے محفوظ رکہون کہ غلط طور پر یہ نہ
سمجہا جائے کہ مین یہ تجویز کرتا ہون کہ اصول مذکور جسکا نفاذ پورے طور پر نہین ہوتا ہے
بنارس سے بہی متعلق ہین - میرا یہ تحریر کرنا جایز ہوگا کہ اس نتیجہ کی جو مین نے نسبت
اس امر کے اخذ کیا ہے کہ اوپنایین حد عمر کی تبنیت کے لئے ہے تائید اوس اصول سے
ہوتی ہے جس پر نظایر سابق صدر عدالت کلکتہ بمقدمات کیرت نراین بنام مسماۃ بہو
بونیشری (۲) و رام کشور اچارج چودہری بنام بہوبن موئی دبیا چودہراین (۳) مبنی
ہین اور ہر دو نظایر مذکورہ کا ذکر بطریق حوالہ کے بلا خواہ مخواہ اون تمام باتون کو تسلیم

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۸۰ (۲) صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی مقدمات منتخبہ جلد اول صفحہ ۱۶۱ - (۳) " " " " سنہ ۱۸۶۰ع حصہ اصفحہ ۲۲۹

کرنے کو کرتا ہون جو مقدمات مذکور مین لکہی گئی ہین۔(۱) جہان رسم کلہ دت تک میمانسا کا رواج نہین ہے وہان بلاشک ذی علم جسٹس کی راے صحیح ہے مگر جہان اسکا رواج ہو گیا ہے وہان اس راے پر بڑے زور کے ساتہ یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ گو کسی مسئلہ کی بناء صحیح نہو یا کسی غلط فہمی پر مبنی ہو لیکن جب ملک کے لوگون نے صدہا سال سے اوس مسئلہ پر عمل کیا ہو اور اوس کتاب کو جسمین وہ مسئلہ درج ہے مستند تسلیم کر لیا ہو تو رواج کی روسے وہ مسئلہ خود نا قابل تبدیل ایک مستقل بنیاد اور مروجہ اصول بن جاتا ہے۔ کیونکہ رواج ہی ایک ایسی قوی بنیاد ہے جس نے دہرم شاستر کی کتابون اور مسایل کو تسلیم کرایا ہے اور اونکی صحت کا رواج ہی معیار ہے۔ دہرم شاستر کے مسائل پر اسی اصول کی روسے عمل کیا جاتا ہے بمبئی ہای کورٹ نے حال ہی مین با جلاس کامل اسی اصول پر عمل کیا ہے (۲) اور اسی اصول کو مدراس ہای کورٹ نے بارہا واجب التعمیل قرار دیا ہے (۳) اور اسی پر ہمیشہ عمل ہوتا ہے (۴)

ازروی دت تک چندریکا کی رسم اوپنا ین سے پہلے لڑکا متبنیٰ ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۲۱ ے دت تک چندریکا مین ہے کہ اگر جنیئو کی رسم صرف متبنیٰ کرنے والا ادا کرے اور اس سے پہلے کی رسمین اصلی باپ تو دت تک لڑکے کی تبنیت کامل ہو جاتی ہے اور یہ وشیشٹا کے مندرجہ ذیل قول کے مطابق ہے "دت تک لڑکا جو کہ ایسے شخص کا بیٹا ہو جو مختلف شاکہا (ویدکی شاخ) کی تقلید کرتا ہو جنیئو پہننے سے شاکہے مذکور کے فرایض کا پابند ہو جاتا ہے" لیکن اس کے یہ معنی سمجہنے چاہئین کہ یہ قاعدہ ایسی تبنیت سے متعلق ہے جو رسم جنیئو سے پہلے عمل مین آئے اور جنیئو کی رسم آٹھ برس تک ہوتی ہے۔(۵)

رسم اوپنا ین کی مدوت معینہ۔

دفعہ ۲۲ ے منو کہتے ہین کہ برہمن کو حمل سے اٹھوین سال اور چہتری کو گیارہوین سال اور ویش کو بارہوین سال چاہیے کہ اپنے لڑکے کو اپنے فرقہ کی نشانی پہناے اور اگر برہمن لڑکا یا اوسکا باپ اوسکے واسطے اسکا طالب ہو کہ

(۱) گنگا سہاے بنام لیکہراج سنگہ انڈین لا رپورٹ آگرہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ خصوص صفحہ ۲۹-۳۲۹
(۲) بہاگیرتی بای بنام کنوجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۵۔
(۳) شیو گنگا بنام دورا سنگہا تہور انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۳۹ و مناکشی بنام تاد انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۹-اجلاس کامل خصوص صفحہ ۲۵۔
(۴) دفعہ ۲۳- کتاب ہذا دیکہیے۔ (۵) دت تک چندریکا فصل ۲ فقرہ ۴۴۔

اوسکی ترقی مقدس علوم مین ہو یا چھتری اپنی قوت کی توسیع کا خواہان ہو یا ویش اپنی تجارت کے کام مین مشغول کرنا چاہتا ہو تو برہمن پانچوین سال اور چھتری چھٹے سال اور ویش آٹھوین سال جنیئو پہن سکتا ہے" (۱) اسکے سوائے دوسرے درجہ کا زمانہ بھی جنیئو پہننے کا ہے جیسا کہ منو کہتے ہین کہ برہمن کے جنیئو پہنانے مین ۱۶ برس سے زیادہ توقف نکرنا چاہیئے اور نہ چھتری کو بائیس برس سے اور نہ ویش کو چوبیس برس سے زیادہ اس مدت کے بعد ان تینون قومون کے جوان جنہون نے ٹھیک وقت پر جنیئو نہین پہنا ہے قوم سے خارج ہو جاتے ہین اور خدا نے اونکو برا کہا ہے" (۲) —

کالکا بیان کے فقرہ کی صحت اور پانچ برس کی عمر کی اور مونڈن کی قید پر مصنف دیک چندریکا کا اعتراض —

دفعہ ۲۳۷ — اُسے دنیا کے مالک وہ لڑکا جسکے مونڈن کی رسم اوسکے باپ کے خاندان مین ہو چکی ہو وہ دوسرے کا بیٹا نہین بن سکتا ہے مگر جب مونڈن اور دوسرے رسوم (چوددیا سنسکار) متبنیٰ کرنے والا اپنے خاندان مین ادا کر دیتا ہے تو صرف دیئے ہوئے (دتّک) لڑکے اور باقی لڑکے اولاد سمجھے جاتے ہین اور سوائے اس کے وہ غلام کہلاتے ہین — خواہ ایسا لڑکا ہو جسکے سنسکار ادا ہو گئے ہون یا ایسا ہو جو شاگرد ہو چکا ہو پانچ برس کی عمر کے بعد اگر متبنیٰ کیا جاے تو متبنیٰ کرنے والی کو جو اولاد ذکور کے لیئے تر بانی معتبر ہے وہ ادا کرنی چاہیئے"— یہ اور جو کچھ کہ لوگ بیان کی سند پر کہتے ہین وہ غیر مستند ہے — اگر یہ صحیح بھی ہو تو بعض عالمون نے جو یہ تشریح کی ہے کہ جس لڑکے کی رسوم معہ مونڈن تک اوسکے باپ کے گھر مین ادا ہو چکی ہون وہ متبنیٰ کرنے والے کا بیٹا نہین بن سکتا ہے بجز اوس صورت کے وہ رسوم جو مونڈن سے شروع ہوتی ہین وہ صرف متبنیٰ کرنے والا ادا کرے اور اگر وہ لڑکا جسکا مونڈن اوسکے اصلی باپ نے کیا ہے یا جسکی عمر پانچ برس سے زیادہ ہو گئی ہے متبنیٰ کیا جاے تو ایسے لڑکے کو متبنیٰ کرنے والی کے ساتھ تعلق پدری پیدا نہین ہوتا ہے" بالکل غلط ہے کیونکہ ایک ہی مطلب کی تکرار ایک ہی فقرہ مین پائی جائیگی — وہ اور عام مسلمہ قاعدہ جسکو تمام اچھے عالمون نے تسلیم کیا ہے اور جو ایسے متبنیٰ کے تعلق پدری کی نسبت ہے جسکی عمر پانچ برس سے کم ہو اور یہ تعلق پدری جنیئو کے پہنانے سے پہلے قائم ہوا اور مونڈن اصلی باپ نے کیا ہو وہ ضعیف

(۱) منو باب ۲ — اشلوک ۳۶ و ۳۷ — (۲) منو باب ۲ — اشلوک ۳۸ و ۳۹ —

ہو جائیگا - اور اگر متبنیٰ کرنیوالا تبنیت کے وقت ہی مر جاوے تو متبنیٰ نا قابلیت کی وجہ سے اوسکا کریاکرم نکر سکیگا - (۱) اور قطع نظر اسکے فقرہ کے یہ معنی ہین کہ تعلق پدری ایسے لڑکے کا جسکی رسوم مونڈن تک وسکے اصلی باپ کے خاندان مین ہو چکی ہون اولاً ممنوع قرار دیا ہے مگر پھر اون رسوم وغیرہ کے مکرر ادا کرنے پر یہ ممانعت کالعدم ہو جاتی ہے اور اسیطرح سے مونڈن اور دیگر رسوم متبنیٰ کرنیوالے کی ادا کرنے سے پہلے متبنیٰ لڑکے کی غلامانہ حالت جو اسوجہ سے کہ اوسکے اصلی باپ کے خاندان مین اوسکا سنسکار ہو چکا ہے یا اوسکی عمر پانچ برس سے زیادہ ہو گئی ہے پیدا ہوئی ہے وہ اوسوقت بدل جاتی ہے جب متبنیٰ کرنے والا ان رسوم کو دوبارہ ادا کر دیتا ہے اور اوسکا تعلق پدری متبنیٰ کرنیوالے کے ساتھ قایم ہو جاتا ہے - اور ایسے لڑکے کا تعلق جسکا سنسکار اوسکے اصلی باپ نے نہین کیا ہے یا اوسکی عمر پانچ سال سے کم ہے محض قانون ہی کی روسے حاصل و قایم ہو جاتا ہے اور یہ ایسی بات ہے کہ اظہر من الشمس ہے (۲) "پانچوین سال کے بعد الخ" یہ حکم برہمن سے متعلق ہے جو کہ تقدس کے ثمرہ کا طالب ہے جو کتب آسمانی کے پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ پانچوان سال اوس شخص کے لئے ہے جو تقدس کا طالب ہے جو کتب آسمانی کے پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے "پانچوان سال ہے الخ" یہ بھی ایک ہی بنیاد پر مبنی ہے - لیکن ایسے شخص کے لئے جو اسکا طالب نہین ہے آٹھ سال کے بعد زمانہ ہے - (۳) پس وشستا (۴) کے اوس قول کے معنی کی بلحاظ سے یہہ ہی ظاہر ہوتا ہے کہ مرکب لفظ چوڑ دیا مین لفظ چوڑا شامل نہین ہے یعنے وہ رسوم جو جنیئو پہنانے سے شروع ہوتی ہین کیونکہ اوس سے اعلیٰ قوم مین مراد ہونگی لیکن شودر کی شادی وغیرہ کی رسوم ظاہر ہوتی ہین (۵)

جگنا تھ کی راے مین رسم جنیئو یا پانچ سال کی عمر کے بعد تبنیت جایز نہین ہے -	**دفعہ ۴۲۷** جگنا تھ تر کا پنچانن مصنف بیاد بھنگار نب کا لکا پر ان کے فقرہ مذکورہ بالا کو

صحیح تسلیم کر کے کہتے ہین کہ اوسپر پورا پورا عمل ہونا چاہئے اور یہ بھی کہتے ہین کہ کسیکو دوبارہ جنیئو کی رسم ادا کرنیکا استحقاق نہین ہے اس لئے جگنا تھ کی راے مین دتک تبنیت

(۱) دتک چندریکا فصل ۲ فقرہ ۲۵ و ۲۶ - (۲) دتک چندریکا فصل ۲ فقرہ ۲۷ -
(۳) " " " ۳۰ - (۴) یہ قول دفعہ ۴۲۱ کتاب ہذا مین درج ہے
(۵) " " " ۲۹ -

جو رسم جنیئو (اوپنایئن) کے بعد یا لڑکے کی عمر کے پانچوین سال کے بعد عمل مین اسے جایز ٹہرایا ہے (۱)

سدرلینڈ صاحب کی تحقیقات کا نتیجہ اور دت تک چندریکا کا لب لباب —

دفعہ ۲۵ ۔ سدرلینڈ صاحب کہتے ہین کہ اس مضمون کی نسبت کوئی ایسا مستقل اصول جسکو سب تسلیم کرتے ہون بیان کرنا نہ صرف دشوار ہے بلکہ ناممکن ہے۔ مگر سب سے زیادہ عام اور مدلل قاعدہ یہ ہے کہ جس لڑکے کو متبنی کرنے والا قانوناً جنیئو پہنا سکتا ہو وہ بطور دتک کے بیٹا بننے کی قابلیت رکھتا ہے - اور جس لڑکے کی رسم جنیئو ہو سکے وہ لڑکا از روے قانون بطریق کرتیرم متبنیٰ ہو سکتا ہے (۲) دت تک چندریکا کے اوس مسئلہ کا لب لباب جو کل کتاب مین سب سے زیادہ متعلق ہے حسب ذیل ہے:-

اول تبنیت کیواسطے وہ لڑکا سب سے بہتر ہے جسکی جنیئو پہننے کا اول زمانہ باقی ہے اور اسصورت مین جو رسوم اس سے پہلے لڑکے کے اصلی باپ نے ادا کی ہین اون کے مکرر ادا کرنے کی کچھہ ضرورت نہین ہے کیونکہ لڑکے کا پسری تعلق صرف رسم جنیئو کے ادا کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے —

دوم متبنی کرنے کو لئے وہ لڑکا ادنیٰ درجہ کا ہے جسکی جنیئو پہننے کا زمانہ گذر چکا ہو اور ایسے لڑکے کی تبنیت مین متبنی کرنے والے کو اولاد ذکور کے لئے جو قربانی مقرر ہے وہ اور ہوندن وغیرہ کی رسم کا ادا کرنا لازم ہے - (۳) -

دونو ںیک نامون کی تحقیقات کا خلاصہ

دفعہ ۲۶ ۔ سر ایف میک ناٹن پنڈتون کی راے کے حوالہ سے یہ کہتے ہین کہ یہ امر جواز تبنیت کیواسطے نہایت ضرور ہے کہ لڑکے کی عمر پانچ برس سے کم ہو (۴) مگر سر ولیم میکناٹن نے اسپر اعتراض کیا ہے اور بعد تحقیقات کامل اسباب مین حسب ذیل لکہا ہے:- اسباب مین کہ کس عمر مین لڑکا متبنی کرنا چاہئے بہت مباحثہ ہوا ہے جو بات زیادہ تر صحیح معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ کوئی کلیہ قاعدہ اس امر کی نسبت نہین ہے کہ کس عمر سے زیادہ عمر کا لڑکا متبنی کرنا ممنوع ہے مگر قید یہ ہے کہ بعض کی راے

(۱) کولبروکس ڈائیجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۸ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۶۲ -

(۲) سدرلینڈ سی ناپسس عنوان ۲ - (۳) سدرلینڈ سی ناپسس عنوان ۲ نوٹ - ۱۱ -

(۴) کنسدریشن آن کی سندو لا مولفہ سر ایف میک ناٹن صفحہ ۱۳۹ - ۱۴۹ و ۱۹۴ -

ا بموجب قبل اس کے کہ اصلی باپ کے گہر مین مونڈن ہوا اور بعض کی راے کی بموجب قبل اس کے
ہ جنیئو کی رسم اصلی باپ کے گہر مین ادا ہو تبنیت عمل مین آنی چاہئے - دت تک میمانسا کی روسے
پانچ برس سے زیادہ عمر کا لڑکا متبنیٰ کرنا ممنوع ہے اگر مونڈن کی رسم اس زمانہ مین اوسکے
اصلی باپ کے گہر مین ہو چکی ہو تو لڑکا دت تک طریقہ مین متبنیٰ نہین ہو سکتا ہے مگر اینٹ دوار
مشائن یعنی دو باپ کا بیٹا تصور کیا جا سکتا ہے - اور یہ تبنیت اوس جگہ قربانی کے کرنے سے
جسکو پتر ئیشٹی کہتے ہین عمل مین آتی ہے اور اس عمل سے وہ لڑکا دونون خاندان کا بیٹا بن جا
تا ہے — دت تک چندریکا کی روسے تین اعلیٰ قومون کے لئے مخصوصًا یہ قرار دیا گیا ہے کہ
بعد جنیئو پہننے کے متبنیٰ نہین کر سکتی ہین اور جنیئو کی رسم یعنے اوپنائن مونڈن یعنے چوراکرن
کے بعد عمل مین آتی ہے اور شودر کے لئے یہ اختیار ہے کہ جب تک لڑکے کا بیاہ نہو جاے اوسوقت
تک اوسکو متبنیٰ کر سکتا ہے مگر ان قیود مین یہ شرط ہے کہ رسم جنیئو اور بیاہ متبنیٰ کرنے والے باپ
کے گہر مین ہونا چاہئے - اعلیٰ قومون کے جنیئو کے پہننے کے زمانہ کے تعین مین بہت اختلاف ہو
اور یہ اختلاف ایک لفظ کی نحوی ترکیب پر مبنی ہے اور وہ اصل لفظ سنسکرت چڈوا لی ہے
اوسکے معنی مو تراشی وغیرہ کے ہین اور یہ لفظ مرکب ہے اور مرکب کو بہو بری کہتے ہین جسکی
دو قسمین ہین تدگن اور اتدگن یعنے مشتمل اور غیر مشتمل پس جو لوگ کہ اول ترکیب کو اختیار
کرتے ہین اونکی راے مین بعد مونڈن کے بہی تبنیت قانونًا جائز ہے اور جو لوگ دوسری ترکیب
کو صحیح سمجہے ہین اونکی راے مین مونڈن کے بعد تبنیت ناجائز ہے - پہلی ترکیب دیونند بہٹ
(مصنف دت تک چندریکا) کی موافق ہے اور دوسری نندا پنڈت (مصنف دت تک میمانسا)
کے موافق - برہمن کی رسم جنیئو اوسوقت ہونی چاہئے جب وہ آٹھ برس کی عمر کا ہو یہ امر اختیاری
ہے کہ اس زمانہ کو حمل سے شمار کیا جاے یا روز ولادت سے - چہتریون مین گیارہ برس کی
عمر کی قید ہے اور ویش مین بارہ برس کی - اسکے علاوہ دوسرا زمانہ بہی مقرر کیا گیا ہے اور
وہ یہ ہے کہ برہمن کے جنیئو کی رسم سولہ برس کی عمر تک اور چہتری کی بائیس برس اور ویش کی
چوبیس برس کی عمر تک ملتوی رہ سکتی ہے اور یہ عمرین روز حمل سے شمار کیجاتی ہین — یہ
یاد رکہنا چاہئے کہ جب یہ رسم اوپنائن یعنے جنیئو پہننے کی ایک مرتبہ ادا ہو جاے تو پہر وہ
لڑکا متبنیٰ نہین ہو سکتا ہے - اگر رسم مونڈن پانچ برس کی عمر کے قبل ادا ہو تو اوس کے
بعد بہی دت تک میمانسا کی بموجب دوبارہ مونڈن ہو کر تبنیت ہو سکتی ہے لیکن رسم جنیئو کے

ادا ہونے کے بعد پہر دوبارہ جنیئو کی رسم نہین ہو سکتی ہے - دت تک چندریکا اور دت تک میمانسا کے مترجم نے جو خلاصہ اپنے ترجمہ کے اخیر مین شامل کیا ہے اوس کے صفحہ ۲۲۵ مین اونہون نے اسباب مین شک ظاہر کیا ہے اور اوس کے حل کرنے مین اپنی معذوری ظاہر کی ہی گو اونکی راے یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ امر صحیح نہین ہے - لیکن بہ نظر اس بات کے کہ کوئی حوالہ اس مسئلہ کی تائید مین نہین ہے - صرف یہ ہی امر اسکی صحت کی قطعی دلیل ہے کہ جنیئو پہننا دوسرا جنم ہے اور جب اصلی باپ کے خاندان مین جنیئو کی رسم ادا ہونے سے دوبارہ جنم مراد ہے تو اوس کے بعد تبنیت نہین ہو سکتی ہے - جو کتابین کہ مختلف ممالک ہند مین جاری ہین وہ اپنے مقامات پر معتبر تصور کیجاتی ہین اسصورت مین ایک کتاب کو دوسری پر ترجیح دینے کی وجہ صرف مختلف دستورات پر جو مختلف مقامون مین مروج ہین منحصر ہے پس چونکہ بنگالہ اور جنوبی ملک ہند مین زیادہ عمر کے لڑکے کو متبنیٰ کرنا وہان کے رواج مسلمہ کے مطابق ہے لہذا وہان لڑکے کی عمر کے تعین زمانہ کو زیادہ وسعت کے ساتہہ تصور کرنا چاہیئے - اور بنارس مین دت تک میمانسا پر عمل کرنا چاہئے جسمین متبنیٰ کی عمر معین ہے گو اس قاعدہ کی نسبت یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ اسکے اثبات صحت کے لئے کافی وجوہ نہین ہین مگر مناسب یہ ہے کہ اس قاعدہ کی وجوہ تسلیم کر لی جائین کیرت نارائن بنام مسماۃ بہوبنیسری (۱) کے مقدمہ مین جو دہرم شاستر بنگالہ کی روسے فیصل ہوا ہے اوس مین یہ قاعدہ کامل مباحثہ کے بعد تسلیم کیا گیا ہے جسکی روسے متبنیٰ کی عمر کو وسعت دی گئی ہے - پانچ برس کی عمر کی قید کا لکہا پران کے ایک فقرہ کی بموجب ہے لیکن فقرہ مذکور کے صحیح ہونے مین شبہ ہو - دت تک چندریکا مین قید مذکور کا کچہہ ذکر نہین ہے مگر دت تک میمانسا مین ہے - دت تک میمانسا بنارس مین مروج ہے لہذا اوسکی تعمیل ملک بنارس ہی مین ہو سکتی ہے نہ بنگالہ یا دکن مین کیونکہ بنگالہ اور دکن مین یہ قاعدہ نہ صرف ناجایز ہے بلکہ اوس سے انکار ہے اور پانچ برس سے زیادہ عمر کا لڑکا متبنیٰ کیا جاتا ہے - بنگالہ مین کوئی خاص مستند کتاب تبنیت کے باب مین نہین ہے لیکن جب دت تک چندریکا اور دت تک میمانسا مین کسی مسئلہ مین اختلاف ہوتا ہے تو بنگالہ مین دت تک چندریکا کے موافق عمل ہوتا ہے - اگر یہ کہا جاے کہ جو

(۱) رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد اول صفحہ ۱۶۱ -

دلیلین نتیجہ مذکورہ بالا کے اخذ کرنے کو لکھی گئی ہین وہ کافی نہین ہین تاہم یہ بحث ہو سکتی ہے کہ بنگالہ کے پنڈت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ چاہے جس کتاب پر عمل کرے اور اگر وہ اوس قاعدہ کو جسمین متبنیٰ کی عمر کو وسعت دی گئی ہے اسوجہ سے کہ اوسمین قید کم ہے اختیار کرے تو نا قابل اعتراض ہے - مصنف توضیحات دہرم شاستر بنگالہ (۱) کی راے مسئلہ وسعت عمر متبنیٰ کے خلاف معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ گوپی ناتھ دت کے مقدمہ مین جن پنڈتون سے استفسار کیا گیا تھا اون جملہ پنڈتون کی راے یہ تھی کہ اس امر کا ثبوت نہایت ضرور ہے کہ لڑکے کی عمر پانچ برس سے کم ہو اور مصنف موصوف کیفیت مقدمہ کیرت نراین بنام بہوبنیسوری کا بھی حوالہ دیتے ہین - مگر اول مقدمہ کی نسبت یہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ درحقیقت پنڈتون سے کوئی راے حسب ضابطہ طلب کی گئی تھی - اور دوسرے مقدمہ کی نسبت یہ معلوم ہی نہین ہوتا ہے کہ وہ کیفیت کسنے لکھی تھی - مصنف مذکور نے دوسرا قاعدہ یہ قرار دیا ہے کہ مونڈن کے بعد کسی قوم مین تبنیت نہین ہو سکتی ہو لیکن جو کچھ ہمنے اسباب مین اوپر کہا ہے اوس سے واضح ہوگا کہ بجاے لفظ مونڈن کے جنیئو لکھنا درست ہوتا اوسپر بھی مسئلہ صحیح تصور کیا جا سکتا تھا - اگر اوسمین یہ شرط ہوتی کہ اگر مونڈن پانچ برس کی عمر سے پہلے ہو چکے تو وہ رسم متبنیٰ کرنے والے کے گہر مین دوبارہ ادا ہو سکتی ہے اور متبنیٰ انیت دوار مشائن کہلاے گا - میوکہہ کی روسے جو مہاراشٹر مین نہایت معتبر کتاب ہے عمر کی قید صرف اوسی صورت مین قابل لحاظ ہے جب لڑکے سے کوئی رشتہ نہو مگر جب کوئی سگوتر یعنے رشتہ دار متبنیٰ کیا جاے تو اوس صورت مین متبنیٰ کا جوان ہونا یا کتخدا اور صاحب اولاد ہونا بھی تبنیت کے جواز کا مانع نہین ہے اضلاع متصلا مین جہان کریترم طریقہ تبنیت جاری ہے وہان بجز ہم قوم ہونے کی قید کے اور کوئی قید عمر یا ادا ے رسوم وغیرہ کی نہین ہے یہانتک کہ کیشب مصرنے اپنی کتاب دتیت پرشست مین جہان کریترم طریقہ کی تبنیت کا ذکر کیا ہے یہ لکھا ہے کہ ایک شخص اپنے خاص بھائی اور اپنے باپ کو بھی متبنیٰ کر سکتا ہے لیکن وہ اور اوسکی اولاد بعد رسم تبنیت کے اپنے اصلی خاندان مین شمار کیجائیگی اور اوسکو اپنے خاندان کی جایداد اور نیز متبنیٰ کرنے والے کی جایداد ملیگی" (۲)

(۱) یعنے کنسڈریشن آن دی ہندو لا مولفہ سرالیف میکناٹن (۲) سرولیم میک ناٹن ہندو لا جلد اول صفحہ ۲

تبنیت کے جواز مین کسی عمر کی قید نہین ہے رسم جنیئو کے زمانہ اخیر سے پہلے ہر وقت ہو سکتی ہو

دفعہ ۲۷ — سر ولیم میک ناٹن اور کولبروک صاحب اور سدر لینڈ مترجم دت تک چندریکا و دت تک میمانسا کی راے مین اور نیز عدالت کلکتہ کی نظایر مین یہ قرار پایا ہے کہ تبنیت کے واسطے کسی خاص عمر کی قید نہین ہے اور اگر جنیئو پہننے کی رسم ادا ہونے سے پہلے سات برس سے پہلے عمل مین اے تو جایز ہے رام کشور بنام بھوبن موی کے مقدمہ منفصلہ ۱۴- جنوری ۱۸۶۰ع مین کلکتہ صدر عدالت نے یہ ہی تجویز کیا تھا اور فیصلہ کا یہ جز وسن (عن) پریوی کونسل سے بھی بحال رہا (۱) — یہ رائیکن صرف ازروے دت تک چندریکا کے بلا محت صحیح مین —

مصنف سید ہنتا منجری کی راے —

دفعہ ۲۸ — رام کشن مصنف سید ہنتا منجری کی راے بھی مصنف بیوکہ کے موافق ہے وہ لکھتے ہین کہ یہ قید کہ لڑکا پانچ برس کی عمر مین متبنی کیا جاے اور نیز یہ کہ اوسکا مونڈن نہوا ہو غیر گوتر متبنی سے متعلق ہے (۲) —

دت تک ویدہیتی کے مصنف کی راے —

دفعہ ۲۹ — دت تک ویدہیتی کے مصنف کی یہ راے ہے کہ لڑکا پانچ برس سے پہلے بھی اور اوسکے بعد بھی متبنی ہو سکتا ہے پانچ برس کی جو قید لگا دی گئی ہے وہ غیر گوتر لڑکون سے متعلق ہے ہمگوتر کیو اسطے یہ قید نہین ہے (۳) —

دت تک درپن کا مسئلہ —

دفعہ ۳۰ — دت تک درپن مین یہ حکم ہے کہ ایسی لڑکے کا دینا جسکی عمر پانچ برس سے زیادہ ہو خود اوس لڑکے کی رضامندی سے عمل مین آتا ہے نہ کسی اور طرح پر (۴) —

سواے مصنف دت تک میمانسا کے اور سب مصنف عمر اور جنیئو اور مونڈن کی قید ہم گوتر لڑکے سے متعلق نہین کرتے ہین

دفعہ ۳۱ — سواے مصنف دت تک میمانسا کے اور جملہ مصنف ہم گو لڑکے کی عمر کی بابت کسی قید کے نہونے کی نسبت متفق ہین اور کچھ اختلاف

۴ع صفحہ ۷۰ و ۲۷ و ۴۳ و ۴۷ ستہ لوث و جلد ۲ نظایر مقدمہ ۲ ستہ لوٹ باب تبنیت —

(۱) بھوبن موئی دیبیا بنام رام کشور اچارج مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ —

(۲) دت تک سید ہنتا منجری — (۳) دت تک ویدہیتی —

(۴) دت تک درپن و نرنی سندھو ورق ۹ —

نہین ہے (۱) اور پانچ برس کی عمر کی یا جنیئو یا مونڈن ہونے کی قید غیر گوتر لڑکون سے متعلق ہی ہم گوتر لڑکا جنیئو پہننے اور مونڈن ہونے کے بعد بھی بطور جایز متبنی ہو سکتا ہو (۲) مگر دت تک میمانسا کی رو سے جو بنارس مین اعلی سند مانی جاتی ہے ایسا نہین ہے وہان عمر کی قید لازمی اور ضروری جواز تبنیت کی شرط ہے اور ایک دفعہ ۱۸۶۵ء مین ہائی کورٹ الہ آباد نے بھی صاف صاف یہی تجویز کیا تھا کہ جواز تبنیت کے لئے یہ ثابت ہونا ضرور ہے کہ متبنی کی عمر وقت تبنیت چھ سال سے کم ہو (۳) مگر اسی عدالت سے اب اس کے خلاف اور موافق مسئلہ دت تک چندریکا کی تجویز کیا گیا ہے اور اس نظیر ۱۸۶۹ء پر اعتراض ہوا ہے (۴) سدرلینڈ کہتے ہین کہ ایک یہ سوال پیدا ہوگا کہ آیا رسم جنیئو کے ادا کے دوسرے وقت گذر جانے کی صورت مین متبنی کرنے والا باپ مثل اصل باپ کے کفارہ دیکر رسم جنیئو کے ادا کرنے کی قابلیت حاصل کر لیتا ہے یا نہین؟ گو اس سوال کا فیصلہ بجز قیاسی وجوہ کے اور کسی وجہ سے نہین ہو سکتا ہے لیکن یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ ان رسوم کا اصل باپ کے گھر مین ادا ہو جانا تبنیت کا مانع ہے کیونکہ متبنی کرنے والے کے گھر مین یہ رسم اب ادا نہین ہو سکتی ہے (۵) اگر اپنے ہی شاکہا کے ایسے لڑکے کو متبنی کیا جاوے جسکی جنیئو کی رسم اسکا اصلی باپ نے ادا کر دی ہو تو بھی ایسا لڑکا بطور صحیح متبنی ہوتا ہے اور متبنی کرنے والے کو اسکے جنیئو کی رسم کا ادا کرنا ضرور نہین ہے کیونکہ رسم مذکور اسکا اصلی باپ نے ادا کر دی ہے اور چونکہ دونون باپ ایک ہی شاکہا کے ہین اس لئے یہ تصور کیا جاتا ہے کہ لڑکے کی رسم جنیئو ایک ہی خاندان مین ادا ہوئی ہے اور ایسا لڑکا جملہ خدمات پسری کے ادا کرنے کی قابل ہو جاتا ہے اور اسی کے موافق تمام ممالک کے مصنفون نے مان لیا ہے کہ عمر کی قید غیر گوتر لڑکے کے واسطے ہے (۶) مسٹر کولبروک کہتے ہین کہ گو ایک فقرہ سے جسکو ان ہندو مصنفون نے جنکی تصنیفات بنگالہ مین مروج ہین بطور سند کے نقل کیا ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پانچ برس کے بعد لڑکا کسی طریقہ تبنیت مین متبنی نہین کیا جا سکتا ہے مگر بنگال اور نیز دوسرے ممالک مین اگر ایسا لڑکا جو قریب کے پدری

---

(۱) بیوستہ چندریکا بیوستہ ۲۹۶ فقرہ اخیر (۲) بیوستہ چندریکا بیوستہ ۲۹۷

(۳) ٹھاکر امراو سنگھ بنام ٹھکرانی مہتاب کنور آگرہ ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳

(۴) دیکھئے دفعہ ۲۰۷ کتاب ہذا

(۵) سدرلینڈ سی ناپسس عنوان ۲ – نوٹ ۱۲ –

(۶) بیوستہ چندریکا جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ –

رشتہ دارون مین سے ہو مثلاً بھتیجا یا اور سب سے قریب کا رشتہ دار او سوقت مقررہ کے بعد بھی متبنی کیا جاسے تو کوئی قباحت پیدا نہو گی اور بلا شبہ تبنیت جایز ہو گی (۱) مسئلہ تعین حد عمر کا اسوجہہ سے تبدیل پذیر ہوتا ہے کہ قریب کے رشتہ دار کو متبنی کیا گیا ہے مگر جب اجنبی لڑکا بالغ متبنی کیا جاسے تو ایسی تبنیت نا جایز ہو گی (۲)

دفعہ ۳۲۷

دہرم شاستر بہا راشٹرا مین ہم گوتر کے واسطے عمر یا جنیئو یا مونڈن کی کوئی قید نہین ہے یہان تک کہ لڑکا معہ اپنے بچون کے متبنی ہو سکتا ہے — مگر متبنی کرنیوالے سے عمر مین کم ہو

نیلکنٹھ مصنف بیوہار میوکھہ یہ لکھتے ہین کہ وشیستا کا قول ہے کہ جو شخص متبنی کرنا چاہے اوسکو چاہیئے کہ اپنے قریب کے رشتہ دار کو یا اپنے رشتہ دار کے قریب کے رشتہ دار کو انتخاب کرے — قریب کے رشتہ دار کے ہر صورت مین یہ معنی ہین کہ متبنی کرنیوالے کا سب سے قریب کا سپنڈ ہو اور سپنڈون مین سب سے قریب کا رشتہ دار بھائی کا لڑکا ہے کیونکہ منو کا ارشاد ہے کہ اگر حقیقی بھائیون مین کسی ایک کے لڑکا ہو تو وہ کل بھائی اوس لڑکے کے ذریعہ سے اولاد ذکور کے باپ کہلاتے ہین اور متاکشرا مین بھی یہ ہی ہے اور بالضرور صحیح مطلب اس قول کا یہ ہی ہونا چاہئے کیونکہ نا ممکن ہے کہ ایسا کوئی دوسرا ہو سکے دور کے رشتہ دار کے معنی یہ ہین کہ غیر جماعت کا ہو — اور میرے باپ (۳) نے کہا ہے کہ بیاہا ہوا شخص جسکے لڑکا بھی پیدا ہو گیا ہو متبنی ہو سکتا ہے اور یہ ہی بات معقول بھی ہے کیونکہ یہ کسی قول کے مخالف نہین ہے (۴) کالکا پران کے یہ فقرات کہ "اسے زمین کے مالک وہ لڑکا جسکی رسوم معہ مونڈن اوسکے اصلی باپ کے گھر مین ادا ہو چکی ہین وہ کسی دوسرے کا بیٹا نہین بن سکتا ہے مونڈن اور جنیئو کی رسم جب لڑکے کی متبنی کرنے والے کے خاندان مین ادا ہوتی ہے تو دیئے ہوئے لڑکے اور باقی لڑکے اولاد سمجھے جاتے ہین نہین تو اونکو

(۱) مسٹر کولبروک کا قول جو اونہون نے اپنے فیصلہ مقدمہ کیرت نراین بنام بھوبنیسری پر خود لکھا ہے دیکھیے انتخاب صدر دیوانی رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۶۱ وطبع جدید صفحہ ۲۱۳ —
(۲) اسٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۸۸ — (۳) اسکا باپ شنکر بٹ تھا جو بڑا مشہور عالم اور دوایت نرنے کا مصنف ہے — یہ کتاب دکن مین بڑی مستند شمار کیجاتی ہے —
(۴) بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ — ۱۶ و ۱۹ —

غلام کہتے ہیں۔ اسے پادشاہ پانچ برس کی عمر کے بعد دیتے ہوئے لڑکی اور باقی لڑکے ہنہیں ہوتے ہیں لیکن جب پانچ برس کی عمر کا لڑکا لیا جاوے تو متبنی کرنے والے کو پہلے اولاد ذکور کے لئے جو قربانی معین ہے وہ ادا کرنی چاہئے" - غیر گوتر لڑکے سے متعلق ہیں - الفاظ متعہ موندن میں لفظ اینگ شروع کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے اس غرض سے کہ تمام ایسی صورتون کو شامل کرے اور اگر اس سے یہ مراد لیا جاوے کہ یہ اختتام کی قید لگاتا ہے تو اسپر یہ اعتراض وارد ہوگا کہ یہ رسم موندن اور جنیئو کے مخالف ہے مگر اس آخری فقرہ پر اعتماد ہنہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ رو یاتین کا لکاپر ان کے نسخون میں اسکا پتہ ہنہیں ملتا ہے۔(۱) مصنف سنسکارکستیبہ کہتے ہین کہ نیل کنٹہ مصنف بیوہار میوکہہ کی راے اسباب میں بالکل صحیح ہے کیونکہ اول تو فقرہ مذکور پران کا ہنہیں ہے دوسرے یہ بھی تو چونکہ اوپر کے تین اشلوکوں میں غیر گوتر کا بیان ہے پس قرینہ اسی کا مقتضی ہے کہ چوتھا فقرہ بھی اوسی کی نسبت ہے اور یہ گوترے واسطے کوئی قید عمر یا جنیئو کی ہنہیں ہے (۲) از روے بیوہار میوکہہ کے عدالتوں سے بھی یہ ہی طے ہوا ہی کہ مغربی ہندوستان یعنی احاطۂ بمبئی میں رشتہ دار لڑکے کو لے کسی عمر کی یا جنیئو ہونیکی کچھہ قید ہنہیں ہے - پانچ برس کا ہو یا پچاس برس کا ہو عمر کی کوئی قید کی ہنہیں ہے چاہے بیاہا ہوا اور صاحب اولاد ہو معہ بچون کے متبنی ہو سکتا ہے صرف یہی چاہئے کہ وہ متبنی کرنیوالے سے عمر میں کم ہو (۳) ؎ -

(۱) بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۲۰ (۲) سنسکارکستیبہ

(۳) اسٹیل صفحہ ۴۴ و ۱۸۳ و بار وڑیل رپورٹ جلد ا صفحہ ۱۸۱ - ۲۰۲ بسنسکارکستیبہ ورق ۷۴ ودہرم سندہو باب ۳ حصہ اول ودہرم شاستر سولفہ منڈلک صفحہ ۱۷۴ - ۴۸۳ ومارلی ڈائجسٹ جلد اول ومدراس کنٹرکشن نمبر ۱ - چیٹے کولم پرسنا بنام جی کولم سوود جلد اول منتخب فیصلجات مدراس صفحہ ۴۰۷ نوٹ ایڈیٹر بمبئی رپورٹ جلد ا صفحہ ۱۹۵ - برنج بہوکن جی بھارنج بنام سری کلستوجی بھارنج بار وڑیل رپورٹ جلد ا صفحہ ۱۸۱ - ناتھاجی بنام ہری جاگوجی بمبئی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۶۷ - راجونیمبالکر بنام جیاونت راو بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ وگوپال بھٹور دہن بنام نارو بھٹور دہن بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ - اپنڈکیس صفحہ ۲۴ سانند او سیورجی بنام کنیش بوکیل بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ - اپنڈکیس صفحہ ۳۳ -

؎ یہی قاعدہ روما قدیم میں بھی جاری تھا - دیکھئے رومن لا سولفہ کول کہن صاحب -

غیر گوتر لڑکے کی تبنیت کا قاعدہ ازروے دہرم شاستر مہاراشٹہ۔

دفعہ ۳۳ ۷ اگر غیر گوتر کا لڑکا ہو تو رسم چول (۱) کے ادا ہونے سی پہلے متبنی کرنا قاعدہ مروجہ مہاراشٹہ کی روسے صرف ایک اعلی درجہ کی بات ہے (۲) بعض عالمون کا یہ قول ہے کہ غیر گوتر لڑکے کو چول کے بعد اور جنیئو سے پہلے ہی متبنی کرنا جایز ہے (۳) اور بعض کا یہ قول ہے کہ جنیئو کی رسم کے بعد بہی غیر گوتر لڑکا متبنی کرنا جائز ہے (۴) اور بعض کا یہ قول ہے کہ غیر گوتر لڑکا جسکی رسم جنیئو اور شادی ہو چکی ہو اور گو اوسکے اولاد بہی ہو چکی ہو تاہم بطور جایز متبنی ہو سکتا ہے (۵)

ہر قوم مین غیر گوتر اور ہم گوتر لڑکا بعد اپنی شادی کے بہی بطور صحیح مہاراشٹہ مین متبنی ہو سکتا ہے کسی عمر یا کسی رسم کی ہونیکی کوئی قید نہین ہے۔

دفعہ ۳۴ ۷ مہاراشٹہ کی مستند کتب یعنے سنسکار کستبہ کے مصنف اور کرشن بہٹی کے مصنف کرشن بہٹ نے بعد کامل مباحثہ کے کل اقوال کو ایک جگہ جمع کرکے یہ قرار دیا ہے کہ خواہ لڑکا ہم گوتر ہو یا غیر گوتر خواہ اوس کی عمر پانچ برس سے کم ہو یا زیادہ ہو وہ کسی عمر کا ہو بطور صحیح متبنی ہو سکتا ہے (۶) کتب مذکورہ بالا کے حوالہ اور سند پر بمبئی ہائی کورٹ نے کامل تحقیقات کے بعد اور جملہ نظایر پر غور کرکے قوم برہمن کے مقدمہ مین قطعی طور پر طے کر دیا ہے کہ مہاراشٹہ مین ایسے شخص کو متبنی کرنا جسکی شادی ہو چکی ہو ممنوع نہین ہے عدالت نے حسب ذیل تجویز کی :۔ "اصل امر تنقیح طلب جو اس اپیل سے پیدا ہوا اور صرف جسپر ہمارے روبرو بحث ہوئی جواز تبنیت مدعی سے ہے جو منجانب اپنو رنا بائی متوفیہ کے عمل مین آئی متعلق ہے اوس تبنیت کی نسبت اس بنا پر عذر کیا گیا ہے

(۱) چول ایک رسم کا نام ہے جو سولہ سنسکار مین سے ایک سنسکار یعنی رسم ہے اور یہ رسم جنیئو کی رسم سے پہلی ہوتی ہے۔

(۲) نرنے سندہو پریچہد ۳ حصہ اول ورق ۹ - مارلی ڈائجسٹ جلد اول صفحہ ۲۲ دفعہ ۸۸ ترجمہ بیوہار میوکہ صفحہ ۱۳۱ -

(۳) مارلی ڈائجسٹ صفحہ ۲۳ دفعہ ۹۱ و ۹۲ -

(۴) سنسکار کستبہ ورق ۴۶ - ودہرم سندہو ورق ۱۴ دیکھئے دفعہ ۱۰۶ دہرم شاستر سنڈلک بزبان مرہٹی

(۵) دہرم شاستر سنڈلک انگریزی صفحہ ۱۷۸ - ۴۷۳ دفعہ ۱۰۱ مرہٹی

(۶) " " " " " " " "

کہ مدعی اور اپہور نا بائی برہمن مختلف گوتر کے تہو اور اوسوقت کہ جب مدعی کی تبنیت مسماۃ کی طرف سی شدہ امر مین عمل مین آئی اوسکی شادی ہوچکی تہی اور اولاد موجود تھی یہ حجت کیگئی ہے کہ برہمنون مین ایسی تبنیت ناجائز ہے اور مدعی کو اس اصول سے کہ جو کچھہ وقوع مین آچکا جائز رکہنا چاہئے کچھہ مدد نہین ملتی — امر مذکور کا فیصلہ دونون عدالتہاے ماتحت نے مدعی کے حقمین کیا ہے جہان تک کہ ہمکو معلوم ہے فیصلہ امر مذکور کا کسی مقدمہ سابق مین اس عدالت سے نہین ہوا ہے - بمقدمہ سداشیو مورشیر بنام ہری مورشیر (۱) یہہ بحث پیدا ہوی تہی مگر اوسکی تجویز نہین ہوئی کیونکہ عدالت کی یہ راے ہوئی کہ سداشیو مدعاعلیہ اپنے طریق عمل کی وجہہ سے تبنیت متنازعہ پر اعتراض کرنے سے ممنوع تھا - مقدمہ ناتھاجی کرشناجی بنام ہری جاگوجی (۲) مین عدالت نے سابق مین یہ تجویز کی تھی کہ تبنیت ایسے شودر کی جسکی شادی ہوچکی ہو اگر وہ شخص تبنیت کنندہ کا سگوتر ہو تو ناجائز نہین ہے مقدمہ مذکور مین نسبت تبنیت کے بہ تقویت ایک فقرہ سندرچہ وت تک چند ریکا (فصل ۲ دفعہ ۲۹) کے عذر پیش کیا گیا تہا جسمین یہ لکہا ہے کہ "تبنیت جب دوجون مین عمل مین آوے تو قبل جنیئو کے ہونی چاہئے اور شودرون مین قبل شادی کے" - نسبت برہمنون کے اصول مذکور کو ہائیکورٹ مدراس نے بہ مقدمہ سری وینکٹیسایا بنام ایم وینکٹا چارلو (۳) بحال رکہا تھا مگر نسبت شودرون کے مقبول نہین کیا تہا - بہ مقدمہ ناتھاجی جسمین بعد حوالہ دینے اوس عبارت کے جو اس بارہ مین میوکہہ (باب ۴ فصل ۵ فقرات ۱۹ و ۲۰) مین ہے اور اوس فیصلہ اہم کے جو بہ مقدمہ مہاراج (۴) وراجی وینکٹ راواے نیمبالکر بنام جگونت راو (۵) صادر ہوا ویسٹ صاحب جسٹس نے یہہ فرمایا "علاوہ دہرم شاستر کی سند کافی واسطے تجویز اس امر کے ہی کہ تبنیت اون اشخاص کی جنکی شادی ہوچکی ہو اور اون کے بچے بہی ہون دکن مین حسب دستور ملک کے جائز قرار پائی ہے" - بہ مقدمہ لکشما بنام راما وا (۶) عدالت نے یہ تجویز کی کہ گو تبنیت کسی اسگوتر شودر کی بہی جسکی شادی ہوچکی ہو ازروے دہرم شاستر

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۰ (۲) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی صیغہ اپیل دیوانی جلد ۸ صفحہ ۶۷ (۳) " " مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۸ اس فیصلہ کو مدراس ہائیکورٹ نے باجلاس کامل خود ہی منسوخ کردیا ہے دیکہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۴۸ - دیکہئے دفعہ ۳۵ کتاب ہذا (۴) رپورٹ بروڈیل صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ (۵) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی صیغہ اپیل دیوانی جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ (۶) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴ -

کے جو ہند مغربی مین رواج پذیر ہے ناجائز ہو لیکن بلحاظ اس امر کے کہ بہ مقدمہ مہاراج (۱)
مندرجہ رپورٹ بورڈیل صاحب جلد اول صفحہ ۱۸۱ اسکے جو جائز قرار پائی ہے تبنیت اوس ایک
برہمن کی تہی کہ جو سگوترا در تبنیت کنندہ کا تھا عدالت اس امر کی احتیاط رکہی گی کہ کوئی رائے
نسبت اس امر کے ظاہر نہ کرے کہ آیا تبنیت کسی اسگوتر کی جسکی شادی ہو چکی ہوا ور جو منجملہ تین
فرقہ دوجنمی کے ہو جائز ہوگی یا نہین لیکن فیصلہ مقدمہ کا شمار پا مین صاف یہ قاعدہ قرار
دیا گیا ہے کہ خواہ شودر ہون خواہ برہمن تبنیت صرف اسوجہ سے ناجائز نہین ہوتی کہ پسر متبنیٰ
کی شادی ہو چکی ہے گو بلا شک برہمنون مین اگر کوئی لڑکا جو بلحاظ دیگر امور کے قابل پسند ہو
ایسا مل سکے کہ جسکے چوڑا کرم و اوپنا ین کی رسمین اوسکے اصلی خاندان مین نہوئی ہون تو وہ
تبنیت کے لئے اوس شخص پر جسکی یہہ رسوم ہو چکی ہون ترجیح رکہتا ہے مگر یہ ہمیشہ سمجھنا چاہئے
کہ رسوم مذکور اگر یہہ قاعدہ قایم نہ رہے منسوخ کیجا سکتی ہین اور اس لئے جو تبنیت کہ خلاف اوس
قاعدہ کے ہو نا جائز نہین ہے (۲) نانا بہائی ہریداس صاحب جسٹس فرماتے ہین۔ کہ اگر شادی
بوجہہ اسکے کہ وہ منسوخ نہین ہو سکتی شودر کو نا قابل تبنیت کر دیتی ہے تو اوسی وجہہ سے برہمن
بہی اوس غرض کے لئے نا قابل ہو جاتا ہے ہم وجہہ نا قابلیت کی منو یا کلو کا بہٹ یا پاگوک یا
وگیانیشر یا اور مصنفون کے اقوال مین جنکو اس پریزیڈنسی مین وقعت حاصل ہے نہین
پاتے برعکس اسکے ہم دہرم سند ہو دستکار کوستبہ اور بیو ہا میوکہ مین صراحتًا تسلیم تبنیت
ایسے شخص کی جسکی شادی ہو چکی ہو پاتے ہین اور کتاب آخر الذکر مین دیگر دو کتب سے زیادہ
یہہ بات بہی درج ہے کہ ایسا شخص جسکی شادی ہو چکی ہو اور اوسکو ایک لڑکا بہی پیدا ہوا ہو پسر
متبنیٰ ہو سکتا ہے چنانچہ بمقدمہ سری برجبہوکہن جی مہاراج بنام سری گوکلستو جی مہاراج (۳)
تبنیت ایک برہمن کی جسکی شادی ہو چکی تہی اور جسکی عمر ۵۴ سال کی تہی اور اولاد تہی جائز قرار
دیگئی پس جو دلیل کہ مبنی اوپر قیاسی ناجوازی تبنیت ایسے برہمن کے ہو کہ جسکی شادی ہو چکی ہے
قطع ہوتی ہے۔" اس تشریح قانونی سے جو امر کہ اس مقدمہ مین قابل غور ہے بہت آسان ہو جاتا ہے

(۱) رپورٹ بوردیل صاحب جلد ا صفحہ ۱۸۱ — (۲) نوٹ - مصنفان ڈائجسٹ دہرم شاستر نے یہ شبہہ
ظاہر کیا ہے کہ آیا اجازت منسوخ کرنے سوتر اشی اور جنیئو کی بمبئی مین ہو سکتی ہے یا نہین واضح ہوتا ہے کہ شاستری
لوگ اکثر اس امر کے خلاف ہین گو مقدمہ کلشما پا مین یہہ بات مشتہر کیگئی ہے دیکہو کتاب ویسٹ و بوہلر صاحبان طبع
سوم صفحہ ۹۳۰ - (۳) رپورٹ بوردیل جلد ا صفحہ ۱۸۱

اب ہمکو صرف فیصلہ کرنا اس امر کا باقی ہے کہ آیا جس برہمن کی شادی ہو گئی ہو اور جبا سوجہہ سے دو جنمی ہو چکا ہو بذریعہ متبنیت کے نئے گوتر مین اسطرح پر منتقل ہو سکتا ہے کہ وہ اوسمین اون رسوم کی تعمیل کر سکے جس سے اوسکو خاندان اصلی کی رسوم کی جو تعمیل ہوئی ہو وہ کالعدم ہو جائے یا نہین جواب اس امر کا تعبیر اوس فقرہ سے وکہیہ پر کہ جسکا حوالہ فیصلجات اس عدالت مصدرہ مقدمات ناتھاجی کرشنجی بنام ہری جاگوجی (۱) ولکشماپا بنام راماوا (۲) مین دیا گیا ہے منحصر ہے کیونکہ اقوال نیلکنٹھ کے مفصوصاً جبکہ وہ مخالف اقوال دگیانیشر کے ہون اس پریزیڈنسی مین اعلیٰ تر سند ہر دیکہو مقدمہ لکشماپا بنام راماوا (۳) ونیز نارائن باباجی ایٹ ایل بنام نانا منوہر ایٹ ایل (۴) صرف یہ وقت اس بحث کے طی کرنے مین معلوم ہوتی ہے کہ نیلکنٹھہ نے خود اپنی شرح ایک قول کالکا پران کی کی ہے جو خلاف تبنیت ایسے لڑکے کے ہو کہ جسکی رسوم کی تعمیل موتاشی تک اوسکے گوتر یا اوسکے باپ کے خاندان کے نام سے ہوئی ہو یا بعد ۵ سال کی عمر کے دیا گیا ہو نیلکنٹھہ نے توضیح کی ہے کہ یہ قول "اون اشخاص سے متعلق ہے جو مختلف گوتر یا خاندانون کے ہون"۔ مگر ہماری دانست مین اس سے یہ مستنبط نہین ہوتا کہ اسوجہہ سے کہ اوس نے تشریح قول کی کی ہے اور اوسکی نسبت رائے ظاہر کی ہے لہذا اوس نے اوسکو اختیار کیا ہے اسمین شک نہین ہے کہ مقدمہ مہاراج (۵) مین سٹرینج نے معلوم ہوتا ہے کہ قول مذکور کو معہ اوسکی توضیح کے بطور صحیح بیان قانون کے تسلیم کیا ہے جواب اونکا نسبت چھٹے سوال کے جو اون سے کیا گیا جہانتک کہ وہ متعلق مقدمہ حال کے ہو بعبارت ذیل ہے۔ "یہ بہی بیان کیا گیا ہے کہ جس لڑکے کی عمر ۵ سال سے کم ہو اوسکو متبنی کرنا چاہیئے تاکہ اوسکو متبنی کرنے والے باپ کے دہرم کی تعلیم دی جاسے یہ اون صورتون سے متعلق ہے کہ جنمین کوئی رشتہ نہ پایا جاسے لیکن جبکہ رشتہ دار متبنی کیا جاسے تو کوئی ممانعت بوجہہ اوسکے بالغ ہونے کی اور شادی ہو جانے کی اور اولاد ہو جانے کی پیدا نہین ہوتی ہے بشرطیکہ اوس مین عام لیاقت ہو اور اوس شخص کو جو متبنی کرے (۶) اوسکے ساتہہ محبت ہو" یہ صرف توضیح اوس راسے نیلکنٹھ کی ہے جو قول کالکاپران سے متعلق ہے جہانتک کہ اس قول سے یہ بات نکلتی ہے کہ تبنیت کسی لڑکے کی جسکی عمر ۵ سال سے زیادہ کی اور جو رشتہ دار اوس شخص کا نہو

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی صیغہ اپیل دیوانی جلد ۸ صفحہ ۲۴۸ (۲) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴

(۳) ״ ״ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۷ – (۴) ״ ״ صیغہ اپیل دیوانی جلد ۷ صفحہ ۱۵۳

(۵) ״ بوروڈیل صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ (۶) ״ بوروڈیل صاحب جلد ۱ صفحہ ۲۱ مطبوعہ ۱۸۶۴

جس نے متبنیٰ کیا تو وہ متبنیت ناجائز ہے میری دانست مین خلاف اس تحریر نیلکنٹھ کے ہو جسمین یہ لکھا ہے کہ زیادہ اعتبار فقرہ کالکا پران پر جو سند اس مسئلہ کے لئے بہتر ہے نہ کرنا چاہیئے میوکھ مین صاف لکھا ہے کہ "یہ فقرہ دریافت نقول کالکا پران مین نہین پایا جاتا" اور راؤ صاحب وی این منڈلک نے اپنے ایک نوٹ مین جو ان کی مطبوعہ میوکھ مین درج ہے یہ تحریر کیا ہو کہ سنسکار کوستبھ مین بھی وہ فقرہ اصلی نہین تصور کیا گیا ہے اسکی اصلیت کی نسبت اعتراض نہ صرف نیلکنٹھ نے کیا ہو بلکہ جیسا کہ مقدمہ لکشمی با بنام راما (۱) مین ظاہر کیا گیا ہے دیونند بھٹ نے (دتک چندریکا فصل ۲ دفعہ ۲۵) انکار کیا ہے اور وہ انکار حسب قول سدرلینڈ صاحب کے صحیح ہے تاہم باتفاق رائے ذیعلم جج ماتحت کے جسکی رائے سے صاحب جج ضلع نے اتفاق کیا یہ تجویز کرتے ہین کہ نیلکنٹھ کا مقصود فقرہ کالکا پران کے اختیار کرنے کا ہرگز نہ تھا بلکہ بعد بیان و توضیح قول محولہ کے نامبردہ اوس قاعدہ پر قایم رہا جو عام طور پہ اوس نے شروع مین فقرہ مندرجہ باب ۴ فصل ۵ کے قایم کیا ہے یعنی بموجب قول میرے بزرگ باپ کے وہ شخص بھی جسکی شادی ہوئی ہو اور وہ بھی کہ جو پدر اولاد قسم ذکور کا ہو قابل متبنیت کے ہو اور یہ بات درست ہے کیونکہ کوئی امر خلاف اسکے نہین ہے" (دیکھو ترجمہ دیو بار میوکھ منڈلک صاحب صفحہ ۵۸) کل فقرہ مین جسطرح کہ اوس کے معنی ہم سمجھتے ہین کوئی امر در باب محدود کرنے اس قاعدہ کے سگوتروں پر نہین ہے نہ کسی ایسے قول شاکشرا کا ہمارے روبرو حوالہ دیا گیا ہے کہ جس سے ترمیم قاعدہ مذکور کی ہو کتاب قانون اور رواجات قوم ہنود مولفہ اسٹیل صاحب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شاستریان پونا اس امر کی ضرورت کو تسلیم نہین کرتے ہین کہ متبنیت منج اور شادی سے پہلی ہو وجہ یہ بیان کیگئی ہے کہ فقرہ مذکور کو جسکی رو سے قانون کی اس طرح پر تعبیر کی گئی ہے مصنف میوکھ نے تحریف (۲) قرار دیا ہے طبع سوم ڈکسٹ دہرم شاستر مین حوالہ دو جلدات شاستریون کا دیا گیا ہے ایک مین متبنیت منجانب برہمن کے کسی لڑکے مختلف گوتر کی جسکی منج کی رسوم تعمیل پا چکی ہون تمام تر جائز اور موثر قرار پائی ہے دوسرے مین ایک مثال اس قسم کی متبنیت پر جسکا ذکر بید مین ہونا بیان کیا گیا تھا استدلال کیا گیا ہے (۳) پس ہمکو یہ تجویز کرنا ضرور ہے کہ متبنیت برہمن اسگوتر کی جسکی شادی ہو گئی

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۲ (۲) کتاب قانون و رواج مولفہ اسٹیل صاحب صفحہ ۴۴ —

(۳) کتاب ویسٹ و بولر صاحبان صفحہ ۱۰۶۳ —

بموجب دہرم شاستر ہمارے اس پریذیڈنسی کے ممنوع نہین ہے کیونکہ جیسا ہم نے بہ تقویت تجویز مقدمہ لکشما بنام راماما (۱) کے تحریر کیا ہو کہ سند اس بات کی کہنے کی ہو کہ اگر کوئی لڑکا بلا لحاظ دیگر امور کے قابل پسند کرنے کے جسکی رسوم جہور یا کرم وادہنا ین کی اوسکے خاندان اصلی مین ہوچکی ہون تو اوسکو بغرض تبنیت کے ایسے شخص پر ترجیح دینا چاہئے کہ جسکی یہہ رسوم ہوچکی ہون۔ چونکہ حالت قانون کی یہ ہے لہذا ہمکو یہ قرار دینا چاہئے کہ اگر کوئی شخص ایسا ہی ہوتا کہ جسکو مدعی پر بہ معاملہ تبنیت ترجیح دینی چاہئے تہی (اور اس امر کی نسبت ہمکو کچھہ حالات معلوم نہین ہین) تاہم مدعی کی مدد از روے اس مسئلہ کے ہوگی کہ جو کچھہ وقوع مین آچکا اوسکو جایز رکہنا چاہئے کیونکہ تبنیت خلاف قاعدہ اوس وجہ سے ناجایز نہین ہو جاتی اور رسوم منسوخ ہو سکتی ہین (۲) قاعدہ مذکور محض ہدایتی ہے اور جو تبنیت کہ خلاف اوس کے ہو کیسا ہی دینے والے کا قصور اوسمین ہو وہ ہر غرض جایز کرنے کے صحیح ہے (۳) بہ مقدمہ راجی ونکٹ راو اے بنام جیونت راو (۴) جنہیر صاحب جسٹس نے یہ تحریر فرمایا کہ نظایر عدالت ہذا سے جیسا کہ کتاب بورڈیل صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ مابعد مین مندرج ہین اور نیز نظایر عدالتہاے کلکتہ سے عیان ہے کہ جو تبنیت کہ ایکمرتبہ عمل مین آچکی وہ منسوخ نہین ہو سکتی اگر شخص متبنی شخص مناسب نہو گناہ ذمہ محض دینے والے اور لینے والے کے ہو مگر تبنیت ضرور قایم رہے گی مقدمہ لکشما بنام راماوا (۵) مین بمعاملات تبنیت ایک قید تاثیر اس مسئلہ ہین کہ جو کچھہ وقوع مین آچکا ہو جایز رکھا جایگا قایم کی گئی ہے اوسمقدمہ مین ویسٹراپ صاحب چیف جسٹس نے یہ فرمایا۔ اوس مسئلہ کا تعلق اون مقدمات پر محدود کرنا چاہئے کہ جنمین دینے یا قبول کرنے کی بارہ مین عدم موجودگی اختیار ہو اور نہ کوئی ممانعت قوی بابت تبنیت کے جن صورتون مین کہ شاستر محض ہدایتی ہے یا صرف کوئی خاص اشخاص زیادہ لایق تبنیت کے بہ نسبت دوسرے کے ظاہر کئے گئے ہون تو اصول مذکور کا استعمال مناسب طور پر اور فایدہ مند ہو سکتا ہے اگر کسی ہدایت مظہرہ پر لحاظ نکیا گیا ہو۔ یہہ ہدایت مقدمہ گوپال نارہر سفرے بنام ہنمنت گنیش (۶)

(۱) رپورٹ ہای کورٹ بمبئی صیغہ اپیل دیوانی جلد ۴ صفحہ ۱۹۱۔
(۲) رپورٹ " " جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۷۔ (۳) کتاب سرٹامس اسٹرینج صاحب جلد اول صفحہ ۸۹
(۴) " " " " ۴ " ۱۹۱۔ صیغہ اپیل دیوانی
(۵) " " " " ۱۲ " ۳۹۰۔ (۶) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۷۳

مین ٹھیک مطابق نظیر مقدمہ سری متی اوماں دیبی بنام گوکلا نند داس مہاپاتر (۱) کے قرار پائی تھی جسمین پریوی کونسل نے تبنیت ایک رشتہ مند بعید کی کہ جو سپنڈ متبنی کرنے والی کا نہ تھا بلا لحاظ دعوی مرجح ایک سگے بھتیجے کے قایم رکھی تھی بعد تذکرہ بیان سر ٹامس اسٹرینج صاحب کے جملہ اسناد کا یہ نتیجہ ہے کہ انتخاب ایک معاملہ ایمان اور اختیار تمیزی متبنی کرنے والی کا ہے اور نہ امر قطعی محکومہ کہ جسکی وجہ سے تبنیت اوس شخص کی کہ جو ویسا ہی شخص ہو جسکو بلحاظ خیالات مذہبی کے ترجیح ہونی چاہئے ناجایز نہین ہو جاتی اور بعد تذکرہ بیان سر ولیم میکناٹن کے کہ حکم متبنی کرنے خود اپنے سپنڈ کا (اور بھتیجہ اونمین سے اول ہے) اور در صورت ہونے سپنڈ کے متبنی کرنے اپنی سگوتر کا لازمی نہین ہے کہ جس سے تبنیت بصورت خلاف ورزی اس قاعدہ کے ناجایز ہو جاے حکام والا مقام پریوی کونسل کی یہ راے ہوئی کہ یہ امر نہایت نامناسب ہوگا کہ باشندگان ہند کو اس معاملہ مین بجز اسکے کہ کوئی وجوہ نہایت قوی ہون اوس سے زیادہ سخت قاعدہ کا پابند کیا جاے جو ایسے مصنفون کی کتب مین مندرج ہو جیسے سر ولیم میکناٹن اور سر ٹامس اسٹرینج تھے مصنفان مذکور کی کتابین بہت عرصہ سے عدالتہاے ہند مین سند اعلی متصور ہوتی آئی ہین اور مسائل مابہ البحث کے منسوخ کرنے سے بہت سے حقوق مین خلل آسکتا ہے (۲) یہ تحریرات ایسی صورتون سے جنمین امتناع قوی موجود ہو شاید متعلق ہون مگر ہر آئینہ وہ اوس تبنیت سے متعلق ہین کہ جسکی نسبت مقدمہ حال مین اعتراض کیا گیا ہے (۳)

مدراس کا فیصلہ شدہ قاعدہ یہ ہے کہ ہم گوتر لڑکا بعد ادا ہو جانے رسم جنیو کے بھی بطور جایز متبنی ہو سکتا ہے —

دفعہ ۵۳۷

سنہ ۱۸۸۶ع مین با جلاس کامل مدراس ہای کورٹ نے صاف اور قطعی طور پر یہ طے کر دیا ہے کہ جنوبی ہندوستان مین برہمنون کے رواج کے بموجب بعد ادا ہو جانے رسم جنیو کے بھی ہم گوتر لڑکا بطور صحیح متبنی ہو سکتا ہے - اور ہای کورٹ نے اپنے فیصلہ مقدمہ سبپلی ونکٹی سیا بنام ایم دینکٹا چارلو مندرجہ رپورٹ ہای کورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۸ کو جسمین تجویز حال کے خلاف راے دی گئی تھی منسوخ کر دیا ہای کورٹ نے حسب ذیل تحریر کیا ہے -

(۱) لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۵ صفحہ ۴۰ — (۲) لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۵ صفحہ ۵۴ —
(۳) دہرم داگو بنام رام کرشن چمناجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۸۰ —

اسکی شہادت پر صاحب جج ماتحت نے جو خود برہمن تھے پہر یہ تجویز کی کہ معاملہ تبنیت جایز تہا
اور فاضل صاحبان جج نے جنکے روبرو مقدمہ واسطے سماعت کے آیا یہ خیال کرکے کہ بمقدمہ
بالی وینکیشیا بنام وینکٹا چارلو (۱) اس عدالت کے فیصلے کے صحیح ہونے مین تامل کرنیکے
لیکے وجوہ تہین اپیل کو واسطے فیصلہ اجلاس کامل کے بہیجدیا ۔ ہماری راے مین اس قاعدہ
عام پر کہ گود دیا جانا برہمن کا بعد اوپنیان کے ناجایز ہے اعتراض نہین کیا گیا مگر یہ بیان کیا
جاتا ہے کہ قاعدہ عام تابع استثنا ہے جبکہ پسر متبنی اوسی گوتر کا ہو جسکا کہ گود لینیوالا ہی
اور جو امر ہمارے روبرو واسطے فیصلہ کے پیش کیا گیا ہے یہ ہی کہ آیا اس مقدمہ مین شہادت
کافی جج ماتحت کے یہ نتیجہ نکالنے کے لئے کہ یہ استثنی جزو قانون رواجی ممالک جنوبی اس
احاطہ کا ہے درحالیکہ یہ تجویز ہوچکا تھا کہ بموجب ہند و طریقہ کے صاف ثبوت رواج کا
بمقابلہ تحریری عبارت قانون کے زیادہ وقعت رکھیگا ہم معینہ کئے گئے ہین کہ اون خاص
رواجون کا جو عام قانون کی مرقوم ہون جزو اعظم یہ ہے ۔ کہ وہ قدیم اور غیر متغیر ہون اور
اونکا صاف اور غیر مجمل شہادت کی روسے ایسا ثابت ہونا چاہیئے انگریزی ججون کو اس
ملک مین کسیقدر قوانین و رواج مقبولہ عوام تحقیق کرنے کا عمدہ موقع حاصل نہین ہوتا
وہ کتابین جو سب سے بڑہکر اور سب سے زیادہ وسعت کے ساتہہ مستند مانی گئی ہین
کئی سو برس پیشتر اجراء عدالت ہاے انگریزی کے تصنیف ہوئی تہین بلحاظ قدامت
کے جو ہندو مذہب مین خاص بات ہی کتب مذکور متضمن قانون مروجہ عملدرآمد مین نہین
ہین اور نہ اونکا ایسا ہونا مقصود تھا بلکہ وہ بطور شرح متن اون کتابون کے ہین جو
بطور الہام کے سمجہی جاتی ہین گو گاہ بگاہ اونمین رواج موجودہ کا حوالہ ہے مگر یہ حوالہ
صرف کسی دقیق تشریح مضمون کتاب کے ثبوت مین ہوتا ہے ساتہہ ہی اوس کے اون سے
ظاہر ہوتا ہے کہ قانون مین تبدل ہوگیا اور بہت کچھ اختلاف رواج حال و رواج سابقہ مین
ہوگیا اور عالمون کی راے ہی بہت سی باتون مین ہنوز مستقل نہین ہے درمیان خاص رسالون
اور عدالتون کے کلام ہونیکے جنمین کارروائی باقاعدہ ہوتی ہم ایک بہت بڑا وقفہ پاتے ہین
کہ جسکے درمیان اراے مختلف مین سے ضرور کوئی راے زیادہ یا کم عام طور پر مروج رہی
ہوگی لیکن کوئی مستند قانون موجود نہین رہا کہ جو عام طور پر غلطی اور جبر یہ رجوع کنندہ بہ رواج

(۱) ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۰ —

یکسان سمجھا گیا ہو لہذا اسکا نتیجہ لازمی یہ ہوا کہ اختلافات رواج مختلف المقام مین- لیکن اگرچہ ان اختلافات کا دریافت کرنا غیر ممکن نہین ہے جبکہ اونکا پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ ایک خاص فرقہ پنڈتون کی سند سے پیدا ہوے ہم کہ جس نے ایک خاص شارح کی تعلیم کو قبول کر لیا لیکن ایسا کرنا بالخصوص دشوار ہی جبکہ راے شارح کی جو کسی مقام مختص مین مستند مانی گئی ہو رواج سے تبدیل کر دیگئی ہو ایک ملک مین جہان جائداد بہت تقسیم در تقسیم ہوتی ہوا ور قانونی تحریر بعید الفہم اور شاذ لوگون کو دستیاب ہو بہت سی اسباب خفیف انحراف پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہین قانون کے اون حصون سے بھی کہ جنپر عالمونکی راے کم و بیش اتفاق کے درجہ کو پہونچ گئی ہو- ممکن ہے کہ قدرتی محبت کے اثر نے بزرگ خاندان کو تقسیم کرنے پر جایداد خاندان کو سخت پابندی فرمان قانون سے دوسرے طور پر راغب کیا ہوا ور مروت اہالی خاندان نے اونکو اپنے قانونی حقوق کے اظہار مین زیادہ سخت ہونے کی طرف مائل کیا ہو- اسکی فی زمانہ ہم یہ مثال رکہتے ہین کہ عورات اہل اسلام اپنے خاوند کی جائداد پر بمقابلہ اپنی اولاد کے اپنا دعوی کرنے مین اصرار کرنے سی بالعموم باز رہتی ہین- ممکن ہے کہ کہین کہین مقامات خاص کے پنڈتون کی کم علمی نادانستہ انحراف قانون کا باعث ہوئی ہو- اور اون مقامات مین جہان کچھہ عرصہ تک اہل اسلام کا زور رہا ہو عدم موجودگی کسی حاکم کی قوم مفتوح کی ذاتی قانون کی پابندی پر مجبور کرنیکے لئے قانون کو غیر مستقل کرنے کی سواے دوسرا اثر پیدا نہ کر سکی ہوگی آخرالامر وہ بڑی تبدیلات ہین کہ جو ضرور ہے کہ تبدیل شدہ حالات انتظام پابند ذاتی قانون کے قانونی خیالات پر اثر کرین اور جو غالبًا اس صدی کے مقابلہ مین کبھی زیادہ موثر نہ رہی ہون گے- اس مقدمہ مین عدالت مین بہت سی شہادت ایسی ہے کہ باوجود تجویز ہای کورٹ کے بھی رواج دایہ یون کو بعد اوپنایکن کے گود لینے کا رائج رہا ہے اور یہ دیکھکر کہ تین برہمن حکام یعنی منصف و جج ماتحت و ہمارے ذیعلم ہم جلسہ (۱) نے رواج کی تائید مین راے ظاہر کی ہے مجھکو یہ تجویز کرنے پر رضامند نہین ہونا چاہیئے کہ جج ماتحت کی یہ تجویز جائز ہے کہ اوسکا (رواج کا) حکم قانون رکہنا کافی طور پر ثابت ہو شہادت رواج موجودہ مجھکو بعینہ اوسقدر تائید شدہ معلوم ہوتی ہے جسقدر کہ وہ محتاج تائید اس امر مین ہے کہ رواج بیان کردہ کو ہم قانون رواجی تسلیم کرین ہمارے ذیعلم ہم جلسہ نے ثابت کیا ہے کہ رشتہ پدری اوپنایین سے قائم نہین ہوتا بلکہ لڑکے کے عطا کر دینے اور قبول کر لینے سے گوترہ اور کاک مین گود لینا اوس مین کوئی لازمی تبدیلی نہین کرتا کہ جو اوپنایین اور گوترہ اور کاک

(۱) یعنی متھو سوامی آیار صاحب جسٹس ہائی کورٹ مدراس-

اور کام کی رو سے مقرر کیا گیا ہے قول دستک کہ ان تمہیدی الفاظ سے کہ اوس سے پیدا جو دوسرا گوتر رکھتا ہو یہ رائے جایز ہوئی کہ قاعدہ جو اوس سے منتج ہوتا ہے صرف اوسپر عاید ہوتا ہے جو اوسی گوتر سے پیدا ہون اور ہمارے روبرو ثابت کر دیا گیا ہے کہ یہی رائے مصنف دتک کوستبہ کی بھی یہ کہا گیا ہے کہ جب اوسی گوتر کا لڑکا گود لیا جاسے تو قواعد رسوم ابتدائی متعلق نہین ہوتے اور لڑکا بعد اوپنائن کے گود لیا جا سکتا ہے اور درحقیقت یہ مصنف اس سے بھی تجاوز کرتا اور بحوالہ تمثیل سوم میک مندرجہ رامائن کے قرار دیتا ہے کہ گود لینا بعد اوپنائن کے اوس حالت مین بھی جایز ہے جب لڑکا مختلف گوتر کا ہو پھر ہمکو پرجاپتی کا یہ قول ملتا ہے کہ قبول کرنا لڑکے کا گود لینے مین جایز ہے اگر بارہ یوم کے اندر ہوا درجہ اوسط کا ہے اگر بعد رسم مونڈن کے ہوا ور ادنی ہے اگر بعد اوپنائن کے ہو گود لینا اوس شخص کا جسکی شادی ہو چکی ہو خاندان کے لئے باعث اعتبار ہوگا اسیطرح جیر سمرتی سنگرہ مین ہم یہ حکم پاتے ہین "اوس لڑکے کو ست دو جو اسرم کو پہونچ گیا ہو جب تکلیف ہوا سکو دو جسکا جنیئو ہوا ہو مصیبت مین دیدو گو وہ برہمہ چاری ہی ہو (یعنی وہ شخص جسکا جنیئو ہو چکا ہو) اگر وہ دوسرا لڑکا ہو" ہماری توجہ اس فقرہ مندرجہ وکنش کیطرف بھی رجوع کی گئی ہے "ایک زوجہ مصیبت مین چھوٹے پسر کو دیسکتی ہے گو وہ برہمہ چاری اور بارہ برس کی عمر کا ہو جیسی سوم میک کی حالت تھی" یہ فقرے نہین دیتے تاہم دیکشٹر مشہور مصنف اضلاع تامل کی کتاب مین درج ہین جو اونکو پسند کرتا ہے یہان مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ ہمکو ایک رواج مختص المقام کے وجود کی بنا ملتی ہے برخلاف اوسکے جواب زیادہ تر عام قاعدہ مسلم ہے مین خیال کرتا ہون کہ ممکن ہے کہ کسی وقت مین استثنائے مذکور کا اوس سے زیادہ رواج رہا ہو کہ جسقدر اب تسلیم کیا جاتا ہے - یہ ضرور تحقیق کرنیکا کام کسیقدر مشکل ہے کہ ایک انحراف ظاہری متن قانون سے کہانتک سنادا مستند ہے اور کہانتک بوجہ چند حالات عارضی کے ہوا اور وقت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ جب تحقیقات کا کرنا ایسے سامان پر لازمی ہو کہ جو مستغیث بہم پہونچائین جنکو خرچہ ادا کرنیکی طاقت نہین اور اکثر حالتون مین یہ بتانیکی لیاقت نہین کہ تحقیقات کس طریقہ سے ہونی چاہئے پس یہ تعجب کی بات نہین ہے کہ اوس واقفیت پر عمل کرنیکی خواہش مین جو اونکو زیادہ تر قابل اعتبار معلوم ہوئی عدالتہائے برٹش انڈیا نے اونکو اس نکتہ چینی کا مستوجب ٹھہرایا کہ انہون نے اپنے فیصلون کو حد سے زیادہ شارحان زمانہ قدیم کے رسالون پر مبنی کیا اور

رواج موجودہ پر لحاظ نہ کیا منجانب عدالتون کے رواج کی تحقیقات کرنے مین کچھ بیدلی نہین رہی ہے بلکہ وہ سامان بہم نہین پہونچا کہ جس سے وہ رواج کے وجود کو تحقیق کرسکین کہ جو کالی طور پر مثل قانون مسلمہ کے ثابت ہوا اور خواہش اون اشخاص کی جو اوس قانون کے پابند ہین خلاف رہی ہے کہ بذریعہ منظور کر لینے انحراف مسائل قانونی کے جو دانستہ نہین ہوا اور اگر زیادہ ترجیح معلوم ہوتی تو وہ قابل توضیح ہوتا کوئی دقت قانون مین داخل ہونے دین اور اپنے حقوق کو غیر مستحق ہو جانے دین — مین نہین تسلیم کرسکتا کہ ان خیالات کا عدالتون پر بڑا اثر ہونا چاہیے بلکہ خلاف اسکے مین مجبوراً تسلیم کرتا ہون کہ بعض حالتون مین اونکا حد سے زیادہ خیال کیا گیا ہے اور یہ کہ ممکن ہے کہ بلحاظ زیادہ کامل واقفیت کے صرف بعض حالتون مین اون نتایج کا بدلنا ضرور ہو کہ جو عدالتون نے نکالی تہی — مین کہتا ہون کہ صرف بعض حالتون مین کیونکہ مین نہین خیال کرتا کہ زیادہ تفاوت درمیان رواج مقررہ اور قانون نوشتہ کے اون باتون مین پایا جاسے گا کہ جنمین حالات مروج المقام سے صاف نتیجہ حاصل ہوگیا ہو — سب سے پرانی نظیر تحریری عمدہ برطانیہ کی اس احاطہ مین بمقدمہ ویرا پیرمل پلے بنام نراین پلے (۱) مندرج ہے — سر آرچیبالڈ کیمبل صاحب نے بوجہ اون اراسے کو جو اونکو تنجور کے پنڈتون نے دی تہین امیر سنگہ کو اوس ریاست کی مسند پر بہ ترجیح سر فوجی (راجہ حال) جس نے بطور پسر متبنیٰ کے دعوی کیا تھا بٹھایا چونکہ صداقت راے پر شبہ ہوا لہذا لارڈ کارنوالس صاحب بہادر سے راے مانگی گئی جنہون نے جناب سر ولیم جونس صاحب سے سنسکرت مین سوالات کا مطلب چند نہایت فاضل پنڈتان بنگال و بنارس سے بیان کرایا جسکا ترجمہ اوس صاحب نامور نے اسطرح پر انجام دیا کہ وہ اشخاص یہ قیاس نہ کرسکے کہ فریق اہل غرض کون ہے — صاحب جج ذیعلم نے فرمایا کہ ایسی ہی حسد و تردد کی وجہ سے ہم نے ایک فرد سوالات متعلق اون امور کے جو ہمارے روبرو پیش ہین طیار کرا کر گشت کرائی تہی اور ہمارے پاس کاشی (بنارس) سے لیکر رامیشورم تک ہندوستان کی ہر سمت کے مختلف حصون سے آئے ہوئے جوابات موجود ہین منجملہ سوالات تجویز طلب کے ایک درباب حد عمر کے تھا اور صاحب جج ذیعلم نے بعد کرنے تصریح فرق درمیان برہمن اور دوسری قومون کے فرمایا کہ نسبت عمر پانچ سال کے کہ جواز روے شاستر واسطے گود لینے کے محدود قرار

(۱) تشریح مقدمہ اسٹرینج صاحب جلد اول صفحہ ۸۲ —

پائی تھی کہ یہ نتیجہ مطالعہ کامل کل مضامین مندرجہ خلاصہ و شرح کا اگر ہو یہ نہین تو موافق اوس قاعدے کے پایا گیا جو پنڈتان عدالت صدر دیوانی نے بمقدمہ متنجویز بیان کیا تھا" اونہون نے جواب پنڈتان حسب ذیل بیان کیا "کہ قیود نسبت پاک ہو چکنے وغیرہ کے صرف اونہین حالتون مین پائی جاتی ہین کہ جنمین ایسے شخص گود دئیے جاین جو سگوتر نہون کسی منی یا مقدس واضع قانون نے ٹھیک ٹھیک ایسا نہین کیا لیکن بہت سی بڑی مستند کتابون مین قاعدتاً یہ سمجھا گیا ہے کہ بحالت رشتہ پدری بذریعہ تبنیت بشرطیکہ متبنی سگوتر نہو تو جائز ہے اور حق وراثت متبنی کو حاصل ہوگا گو وہ پانچ سال سے بڑھ گیا ہو اور بذریعہ سوتراشی پوتر یعنی پاک ہو چکا ہو" صاحب ممدوح نے یہہ بھی بیان کیا "کہ بیشک مراد سگوتر سے ایسے شخص سے ہی جو ایک ہی مورث اعلی کی شاخ مستقیم مین از قسم ذکور ہو" راے بنارس کے پنڈتون کی بھی حسب ذیل بیان کی گئی تھی ملک متوسط مین لوگ ایسے اطفال کو گود لیتے ہین جو پانچ سال سے عمر مین زیادہ بڑھ گئے ہون اور جنکا مونڈن و دیگر رسوم پوتر یعنی صفائی اون کے حقیقی باپ کے خاندان مین ہو چکی ہون اور لڑکے جو اسطرح پر گود دئیے جاتے ہین اپنے گود لینے والی باپ کی جایداد کے وارث ہوتے ہین دکن مین جب اپنے ہی خاندان سے گود لیتے ہین تو اگر اونکو ایسا لڑکا نہین ملتا کہ جسکا مونڈن نہوا ہو تو وہ اوس لڑکے کو لے لیتے ہین جسکا مونڈن ہو چکا ہو" - سر ٹامس اسٹرینج صاحب نے اس راے سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ قید عمر نہ صرف اوسی شخص متبنی سے غیر متعلق ہے کہ جو سگوتر ہو بلکہ اوس شخص سے بھی ہو کہ جو گود لینے والے سے بوساطت کسی عورت کے رشتہ رکھتا ہو - ظاہر ہے کہ الفاظ ترجمہ کے یہ نتیجہ بھی لازمی پیدا کرتے اور اوسکی کسی سند سے بھی تائید نہین ہوتی ہے جو ہمکو ابتک دریافت ہوئی ہے باقی تجویز سے معلوم ہوتا ہے کہ سر ٹامس اسٹرینج اوسوقت کامل طور پر وجہ مفروضہ قاعدہ قید عمر سے واقف نہین کئے گئے تھے اور نہ اون وجوہ سے جنکی بنا پر درصورت متبنی ہونے سگوتر کے قاعدہ مذکور غیر متعلق خیال کیا گیا - مگر تاہم یہ تجویز اہم ہے گو یہ رائین پنڈتان بنارس و عدالت صدر دیوانی بنگال کی ہین مگر یہ امر تحقیق ہے کہ اگر سر ٹامس اسٹرینج نے ان رایون اور احاطہ جنوبی کی رایون مین فرق دریافت کیا ہوتا تو وہ کبھی اوسکے بیان کرنے سے باز نہ رہتے - پس ہم اس امر کی سند رکھتے ہین کہ اس صدی کے شروع تک بھی قانون دان ہنود کی راے بالاتفاق یہ تھی کہ ممانعت گود لینے برہمن کی بعد ادا ے رسم

سونڈن و دیگر رسوم پوترتا یعنی صفائی کے تبنیت سگوتر کی حالت مین قایم ہونی مفہوم نہین ہے ہم اسبات کی بہی سند رکہتے ہین کہ گو یہ مسئلہ مستند مصنفان قانون تبنیت نے صاف صاف بیان نہین کیا ہے مگر معلوم تہا کہ وہ اون رسالون مین قرار دیا گیا ہے جو بمنزلہ مستند کے ہین ۔ تجویز جسکا ہم نے حوالہ دیا ہے اوسکو سر ٹامس اسٹرینج صاحب نے ۱۸۰۲ء مین جب وہ رکارڈر کے عہدہ پر سرفراز تھے صادر کیا تھا اونکا رسالہ دہرم شاستر ۱۸۳۰ء مین شایع ہوا تھا اوسمین اون وجوہ کو منظور کرتے ہین کہ جنپر قاعدہ تبنیت قبل ادائے رسوم ابتدائی مبنی ہے لیکن انہون نے یہ تحریر کیا کہ قید (عمر کی) مطابق اسکے کم و بیش ہے کہ متبنی قریب رشتہ دارون کے خاندان سے لیا جاوے یا غیرون سے" باب ۴ اور پہر یہ کہ "وہ (رسوم سونڈن و اوپنائن) باقی رہین (ادا ہونے کے لئے) اوسیقدر کم اثر رکہتا ہے کہ جسقدر متبنی گود لینیوالے سے قریب تر رشتہ رکہتا ہو" اور آخر مین اونہون نے بحث انتخاب طفل کی واسطے گود لینے کے بعد ادائے ان رسوم کے غیر منفصل چہوڑ دی ہے ۔ مقدمہ پر یاگ وینکن بنام لکشمی (منفصلہ ۲۷ جولائی ۱۸۰۹ء) (۱) مین یہ سوال پیدا ہوا تہا کہ آیا بہائی کا لڑکا گود لئے جانیکے قابل ہے یا نہین پنڈت نے جواب دیا کہ بموجب دتک میمانسا کے بہائیون کے لڑکے بعد پہننے جنیئو کے گود لئے جاسکتے ہین اور مسٹر ایلس نے یہ تحریر کیا کہ "بوجہ زیادہ تر قرین قیاس ہونے کے صحیح راے یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک شخص جسکا اوپنائن ہوچکا ہو قابل انتخاب ہے اگر اوسی گوتر سے ہو اور قابل انتخاب نہین اگر گود لینیوالے کی گوتر سے مختلف ہو" (۲) ۔ بمقدمہ سداشیو پلے بنام وکنڈو پلے (۳) پنڈت نے یہ تصدیق کی کہ گود لینا بالغ لڑکے کا جو بہائی کا بیٹا ہو جایز ہے مسٹر کولبروک صاحب کی راے ہوئی کہ در بارہ گود لینیوان بالغ لڑکون یا شخصون کے جنکا سنسکار ہوچکا ہو اختلاف راے ہو راے مروجہ ہندوستان کے

---

(۱) دہرم شاستر مولفہ اسٹرینج صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ ۔

(۲) ایک نوٹ مین جو اسٹرینج صاحب کی دہرم شاستر طبع سوم صفحہ ۱۶۹ مین مندرج ہے مسٹر ایلس ایک باب مادہویا کا حوالہ دیتے ہین جسمین رسوم مذہبی متعلقہ تبنیت کا ذکر ہے اور یہ لکہا ہے "پرکرن یعنی تذکرہ یون ختم ہوتا ہے اما دگوترا سیتر اگر سی دسیم وتاریس اسطرحپر وہ رسوم مقرر نہین کی گئی ہین جو اوسوقت ادا ہونی چاہئین کہ جب ایسا لڑکا متبنی ہو جو اوسی گوتر کا ہو جس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ ادائے رسم دت ہوم جسکے اثر سے گوتر پسر متبنی کا بدل جاتا ہے ایک ہی گوتر مین گود لئے جانیکی حالت مین ضرور نہین ہے

(۳) دہرم شاستر مولفہ اسٹرینج صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۰۹ ۔

زیادہ تر حصون مین اوس کے خلاف ہے اونہون نے یہہ بھی اضافہ کیا کہ "اعتراضات بحالت رشتہ دار قسم مذکور بہ نسبت حالت شخص غیر کے کم وقعت رکھتے ہین" مسٹر ایلس نے پنڈت کی راے کو درست خیال کیا بمقدمہ گیرت نراین بنام مسماۃ بہوبنیشری (۱) منفصلہ ستمبر ۱۸۶۸ع جسمین شخص متبنیٰ بظاہر اسکو ترنہ تھا مسٹر کولبروک نے یہ بیان کیا کہ "دوسرے ممالک مین نیز بنگال مین اگر تبنیت قریب رشتہ دار پدری کی ہو تو کوئی مشکل واقع نہین ہوتی کیونکہ تبنیت بھائی کے لڑکے یا کسی دوسرے قریب ترین رشتہ دار قسم مذکور کی بیشک عمر مقررہ کو بہت بعد جائز ہوگی" ہم کو کوئی نظیر فیصلہجات عدالت صدر دیوانی احاطہ ہذا مین جو داخل رپورٹ ہوئی ہین اوس امر مین جو روبرو عدالت کے پیش ہے نہین مل سکتے - مگر اسکی بحث مقدمہ ولی ونیکٹا سیا بنام ونیکٹا چارلو (۲) مین کی گئی تھی مگر رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس امر پر غیر مکمل طور پر بحث ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی لحاظ مقدمات ویربیرومل بنام نراین پلے (۳) دیرہ پاگ ونیکن بنام لکشمی (۴) و سداشیو پلے بنام رنگنڈ پیلے (۵) کا نہین کیا گیا اور نہ حکام ذیعلم نے مقضا مین تشریحات مندرجہ غیر مطبوعہ پر غور کیا جو ہمارے ہم جلیس نے جمع کیے ہین - بہ مقدمہ رام سامی آئیکن بنام نیلکتی (۶) منفصلہ ہای کورٹ ٹراونکور چیف جسٹس نے بحوالہ اس اصل عبارت کا لکا پران کہ "دیے ہوئے پسر اور باقی ماندہ جو کسی دوسرے کے نطفہ سے ہون لیکن جو اوسکے خاندانی نام مین شامل کر لیے گئے ہون بیٹے سمجھے جاتے ہین" الخ اور دت تلک میمانسا فصل ۴ فقرہ ۲۲ و بحوالہ اس شرح "اگرچہ وہ کسی اور کے نطفہ سے ہون دیے ہوئے پسر اور باقی ماندہ جبکہ وہ اوسکے خاندانی نام سے باضابطہ شامل کر لیے گئے ہون (یعنی بجانب تبنیت کنندہ بموجب اوس نمونہ کے جو اوسکے مجموعہ قوانین مین اپنے ہی خاندانی نام کے نیچے لکھا ہے) اون مختلف رسوم مین جو پیدا ہونے کے لڑکے کو لیے شروع ہوتی ہون اوسوقت پدر تبنیت کنندہ کے پسر ہو جاتے ہین نہ کسی اور

(۱) سیکٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۷۱ - (۲) مدراس ہای کورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۸

(۳) نوٹ اسٹرینج صاحب مقدمات جلد اول صفحہ ۸۳ -

(۴) دہرم شاستر مولفہ اسٹرینج صاحب جلد ۲ " ۱۰۲

(۵) " " " ۱۰۹

(۶) مدراس جورسٹ جلد ۸ صفحہ ۱۵۱

صورت مین" اور کتاب مسبوق الذکر فقرہ - ۲۳ مین یہ فرمایا کہ درصورت برادرزادہ کے یہ نہین کہا جا سکتا کہ بذریعہ اوپنائن کے جو خاندان مشترکہ مین کیا گیا ہو وہ اوس گوتر مین شامل کر لیا گیا ہے جو اوس گوتر سے مختلف ہو جسمین وہ اوسوقت شامل کیا جاتا اگر اوسکو بچا یا چچی متبنی کرے گوتر واحد ہوگا اور وید کا حصہ بھی جسکے پابند طفل مذکور اور چچا ہونگے واحد ہوگا اور حاکم موصوف نے یہ تجویز کی کہ چونکہ وجہ امتناع کی ساقط ہوگئی لہذا امتناع متعلق نہوگا اور امتناع مذکور صرف تھا اوس صورت سے متعلق ہے کہ گوتر متبنی کرنے والی کا مختلف خاندان اصلی پسر متبنی سے ہو کیونکہ ایسی صورتین ہو سکتی ہین کہ جنمین تبنیت غیر خاندان سے ضروری ہو یعنی بصورت عدم موجودگی رشتہ داران قریب ترکے اور صرف ایسی ہی صورتون سے مقدمہ مذکور متعلق ہے - دیگر حکام ذیعلم نے اتفاق کیا - بلحاظ اوس تائید کے جو اس مقدمہ کی شہادت کو اون واقعات سے پہونچتی ہے کہ دستور کو چند مصنفان ذیوقعت نے منظور شدہ تصور کیا ہے اور اوسکو ایک حال کے مصنف نے جسکی وقعت اضلاع تامل مین ہے منظور کیا ہے اور یہ کہ شہادت اوسکے تسلیم ہونے کی اون حال کے مقدمات زمانہ ابتدائی سے ہوتی ہے جنکا ہم نے ذکر کیا ہے میری راے ہی کہ ہم لوگ یہ تجویز کرنیکے مجاز نہین ہین کہ جج ماتحت کو دستور کی بابت یہ تجویز نہ کرنی چاہیئے تھی کہ وہ کافی طور پر ایسی شہادت سے ثابت ہو گیا کہ بطور جزو قانون کے تسلیم کیا جا سکتا ہے" (۱) -

ہای کورٹ پانڈیچری فرنچ گورنمنٹ نے بھی اوس حصہ ملک دراوڑ کے واسطے جو فرنچ گورنمنٹ کے قبضہ مین ہے یہ ہی قاعدہ طے شدہ قرار دیا ہے کہ ہر حالت مین پیدا ہو جانے رسم جنیئو کے بھی متبنی کرنا جایز ہے (۲) -

دفعہ ۲۳۷

پنجاب مین عمر کی کچھ قید نہین ہے (۱) اور نہ جین مذہب کے ہندوؤن مین عمر کی قید پائی

پنجاب اور جین لوگون مین عمر کی کوئی قید نہین ہے -

(۱) ویرا راگو بنام راما لنگا - ایلا من کامل - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۴۸ -

(۲) جین جلد اول صفحہ ۹۴ - دیکھئے دفعہ ۲۴۴ دہرم شاستر مین صاحب -

(۳) پنجاب کسٹم صفحہ ۳۸ - پنجاب رکارڈر جلد اول صفحہ ۳ - سنگت سنگھ بنام ہندو ب رکارڈ نمبر ۳ - لکھمن وغیرہ بنام کتا دو غیرہ مارچ ۱۸۶۶ء و ۱۸۶۸ء -

جاتی ہے متیس برس کی عمر کے شخص کو بھی متبنی کر لینا جائز قرار دیا گیا ہے (۱)-

شودرون مین بیاہ سے پہلے ہر وقت ہر ملک مین اور جس ملک مین عمر کی قید اعلی اقوام مین بھی نہین ہے وہان ہر عمر کا شخص متبنی ہو سکتا ہے —

دفعہ ۳۷ — اسمین جملہ ملکون کے کل مصنفون کا اتفاق ہے اور اقوال قدیم مقدس منیون مین بھی بصراحت مذکور ہے کہ عمر کی یا جنیئو و رسم مونڈن کی قید تین اعلی قومون کی تبنیت کو، اعلی ہی نہ شودر کے واسطے کیونکہ نیچ قوم کے لوگون کیواسطے صرف اون کی شادی ہی ایک سنسکار (رسم) ہے اور یہ بھی یہان تک یہ بھی ہے کہ عموما نیچ قوم کے آدمی کا بیاہ بطور اوس کے اصطباغ کے ہو (۲) اور شودر کی شادی کا زمانہ اوسکی عمر کا سولہوان برس ہے (۳) کلکتہ ہائی کورٹ نے تجویز کیا ہے کہ شودرون مین تبنیت کے لئے لڑکے کی عمر کی قید نہین ہے بیاہ سے پہلے ہر وقت متبنی ہو سکتا ہے (۴) مگر شودرون مین تبنیت کی نسبت شادی کے زمانہ کی یا شادی کی قید صرف اونہین ملکون مین لگائی جا سکتی ہے جہان اعلی قومین مقید ہین جیسا کہ دفعات بالا مین بیان کیا گیا ہے - بمبئی ہائیکورٹ نے بیاہے ہوئے شخص قوم شودر کا متبنی ہونا صحیح قرار دیا ہے -(۵)

کرتیرم طریقہ تبنیت مین کسی عمر کی قید نہین ہے صرف لڑکا سمجھدار ہونا چاہئے —

دفعہ ۳۸ — کرتیرم طریقہ تبنیت کا رواج اور ملکون مین کمتر اور شاذ ہے لیکن اضلاع متھلا مین عموما مروج ہے - اس طریقہ مین متبنی لڑکے کی عمر کی نسبت

(۱) دکرن بنام سوجن مدراس جورسٹ جلد ۹ صفحہ ۲۱ گوبند ناتھ بنام گلال چند صدر عدالت رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۷۶ - و دیکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۲۳

(۲) دت تک چندریکا کوابروکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۹۵ و ۱۰۰ مطبوعہ لندن

(۳) شرح دت تک چندریکا — (۴) درائی نترادسے بنام بھولا ناتھ داس کلکتہ صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۵۳ و رام کشور اچارج چودھری بنام بھوبن مائی دیبیا صدر عدالت رپورٹ ۱۸۵۹ء صفحہ ۲۵۴ - نظیر دیکھی بنام رجایا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۴ کو بھی دیکھئے —

(۵) راجو بھاکر بنام میاونت راؤ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ - ناتھاجی بنام ہری بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۶۷

کوئی قید نہین ہے جو کچھ کہ ہے وہ کل یہہ ہی ہے کہ لڑکا ایسا بچہ ہو کہ اوسکو تمیز نہو بلکہ ایسی عمر کا ہو کہ وہ اپنے متبنیٰ کرنے والی باپ کی رسوم کریا کرم ادا کرنے کو سمجھے اور ترک مراسم کے گناہ سے بھی واقف ہو اور اسقدر تمیز رکھتا ہو کہ اپنے والدین کو بدل دے اور متبنیٰ کرنے والی کا بیٹا ہو جانے پر راضی ہو لہذا ان جملہ امور کے واسطے متبنیٰ بڑی عمر کا ہونا چاہئے یا کم سے کم ایسا ہونا چاہئے کہ کامل تمیز کی عمر کو پہونچ گیا ہو۔ کیشو مصر جو ملک متھلا کے بڑے مستند عالم ہین اونھون نے اپنی کتاب دویت پریشتا مین صاف لکھا ہے کہ کرتریم طریقہ مین بجز ہم قوم ہونے کی اور کوئی شرط عمر وغیرہ یا رشتہ کی نہین ہے یہانتک کہ بھائی یا باپ کو بھی اس طریقہ مین متبنیٰ کر سکتے ہین (۱) اسکی وجہ یہ ہے کہ منو کا یہ قول ہے کہ "وہ لڑکا کرتریم سمجھا جاتا ہے جسکو متبنیٰ کرنے والا بطور اپنے بیٹے کے لیتا ہے اور وہ ہم قوم ہوتا ہے اور اوسمین تعلقات پدری کی خوبیان ہوتی ہین اور وہ متبنیٰ کرنے والے کی رسوم کریا کرم کے ادا کرنے کی وقت سے واقف ہوتا ہے اور اون کے ترک سے جو گناہ ہوتا ہے اوس سے بھی واقف ہوتا ہے" اور چونکہ منو کے احکام کو اوروں کے احکام پر ترجیح ہے لہذا کرتریم طریقہ کے متبنیٰ مین وہ اوصاف ہونے چاہئین جنکو منو نے بیان کیا ہے اور ایسی صفات کا لڑکا سن تمیز کو پہونچا ہوا ہونا چاہئے کیونکہ سن تمیز سے پہلے شاذ ہی کوئی لڑکا ان صفات کا مل سکے اور اسیوجہ سے متھلا کے عالمون نے طریقہ مذکور کی تبنیت مین کسی عمر کی قید نہین لگائی (۲) جو طریقہ متھلا مین جاری ہے اوس سے اور ملکون کے لوگ نفرت کرتے ہین اور قابل ملامت سمجھتے ہین چنانچہ مصنف بیوستہ چندریکا نے نہایت معقول دلائل سے اوسکو قانون کی رو سے ناجائز کہا ہے ہم اونکی بحث کو مختصر کرکے لکھتے ہین وہ کہتے ہین کہ بھائی یا باپ یا ایسی عورت کے لڑکے کو جس سے بیاہ ممنوع ہو متبنیٰ کرنیکا دستور نہایت ہی قابل نفرت ہے

(۱) میکناٹن ہندو لا جلد اول صفحہ ۷۴-۷۵- وجودھری پریشر دت جہا بنام ہنومان دت رائے فیصلجات صدر دیوانی کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۹۲- امان دت بنام کنہیا سنگھ فیصلجات منتخب صدر دیوانی جلد ۳ صفحہ ۱۹۲- بابو رنجیت سنگھ بنام بابو ابھی نراین سنگھ منتخب فیصلجات صدر دیوانی جلد ۲ صفحہ ۳۰۵- طبع جدید-

(۲) بیوستہ چندریکا جلد ۲ صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵-

اور تھلا کے عالمون کی غلط فہمی قانون سے رایج ہو گیا ہے اور یہ نہ صرف معتبر کتب کے خلاف ہے بلکہ یہ رسم قانون مقدس کے اس مقولے سے بھی ممنوع ہے کہ ایسے کام مت کرو جس سے دنیا نفرت کرتی ہو گو قانوناً جایز بھی ہون کیونکہ اوسپر خدا کی رحمت نازل نہین ہوتی ہے“ اور یہ دستور اور نیز عمر کی قید نہ لگانا تمام کتب معتبر کے خلاف ہے کیونکہ لفظ دت تک مین کرتیریم بھی داخل ہے (۱) لیکن جب ایک ملک مین ایسے امور مروج ہین تو اونکا رواج خود ایک ایسا قوی قانون ہے جو عام قانون پر غالب ہے اور عدالت مین اوس رواج کی تعمیل کیجاتی ہے —

دفعہ ۵۳۹

جو لڑکا بوجہ قید عمر یا جنیئو کے دت تک طریقہ مین متبنیٰ نہین ہو سکتا ہے وہ کرتیریم طریقہ مین ہو سکتا ہے

سب سے زیادہ عام اور مناسب قاعدہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر لڑکا بوجہ قید عمر یا رسم جنیئو کے دت تک طریقہ مین متبنیٰ نہو سکے تو کرتیریا طریقہ مین قانوناً متبنیٰ ہو سکتا ہے کیونکہ کرتیریا کی تعریف سے اور خاص کر اوس طریقہ تبنیت سے جو کہ ملک متھلا مین مروج ہے یہ پایا جاتا ہے کہ لڑکا بڑی عمر یعنے سن تمیز کو پہونچا ہوا ہونا چاہئے اور غالباً جسکا مونڈن اوسکے اصلی باپ کے گھر مین ہو چکا ہوگا اور ایسے لڑکے کی تبنیت یقیناً چند حصص ہندوستان مین رواج کی رو سے جایز سمجھی جاتی ہے (۲)

دوامشیاین بیٹا

دفعہ ۵۴۰

دوامشیاین لڑکا صرف بذریعہ تبنیت ہی کے جایز بیٹا بنایا جا سکتا ہے نادر طور پر —

اسمین سب کا اتفاق ہے کہ جو لڑکا اس قرار داد سے متبنیٰ کیا جاوے کہ وہ اصلی باپ اور متبنیٰ کرنے والے باپ یعنی دونون کا بیٹا ہوگا وہ دوامشیاین بیٹا کہلاتا ہے اور زمانہ حال مین صرف یہی دوامشیاین لڑکا جایز ہے اور ایسے لڑکے کا پسری تعلق دونون باپون کے ساتھہ قایم ہو جاتا ہے (۳) مگر اسطریقہ کی تبنیت کا رواج کم ہے - احاطہ مدراس کے جنوبی حصہ کے ایک مقدمہ مین اسطریقہ کی نسبت یہ کہا گیا ہے

(۱) بیوستہ چندریکا جلد ۲ صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ (۲) سدرلینڈ سی ناپسس عنوان ۲۱

(۳) دت تک چندریکا فصل ۲ فقرہ ۲۴ و ۳۰ و ۴۲ — بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۲۱ اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۸۶ — سرولیم میکناٹن ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۷ - دت تک میمانسا فصل

کہ وہاں اسکا مطلق رواج نہیں ہے (۱) اگلے زمانہ مین یہ دستور تھا اور مقدس قانون کی روسے جایز تھا کہ ایک شخص کی زوجہ دوسرے مرد سے حسب قاعدہ و شرایط مقررہ شاستر کے اپنے شوہر کے واسطے لڑکا پیدا کرے اس طریقہ کو نیوگ (اولاد جنانے پر مامور ہونا) اور ایسے لڑکے کو کشترج (کھیتی کی پیداوار یا جورو کا بیٹا) کہتے ہین اور ایسا لڑکا بھی دو باپ کا بیٹا یعنی دواما مشائن کہلاتا تھا اور دونون باپون کو پنڈ دینے کا مجاز اور وراثت کا مستحق سمجھا جاتا تھا (۲) لیکن یہ حیوانون کا سا طریقہ کل جگ یعنی زمانہ حال مین ممنوع اور قانوناً ناجایز قرار دیا گیا ہے جیسا کہ بصراحت پہلے بیان ہو چکا ہے (۳)

اور اب صرف بذریعہ تبنیت ہی کے دواما مشائن بیٹا جایز ہو سکتا ہے نہ کسی اور طور پر —

دفعہ ۱۴۱ — دواما مشائن جایز بیٹے کی تعریف — دت تک یا دت ریما لڑکا دو قسم کا ہے اول وہ جو بلا کسی اقرار کے تبنیت مین دیا جاتا ہے اور دوسرا وہ جو اس قرارداد سے تبنیت مین دیا جاتا ہے کہ وہ اصلی باپ اور متبنی کرنے والے باپ کا بیٹا ہوگا اس دوسری قسم کے طریقہ سے جو لڑکا متبنی کیا جاتا ہے وہ دواما مشائن یعنی دو باپ کا بیٹا کہلاتا ہے —(۴) گو مندرجہ بالا مسئلہ مین نندا پنڈت مصنف دتک میمانسا کو اتفاق ہے لیکن وہ یہ بھی کہتے ہین کہ "اگر ایسا لڑکا جسکی رسوم معہ مونڈن تک اوس کے اصلی باپ کے خاندان مین ہو چکی ہون متبنی کیا جائے تو گو اقرار مذکور ہوا ہو یا نہوا ہو وہ لڑکا دواما مشائن یعنی دو باپ کا بیٹا ہوتا ہے کیونکہ اوسکی رسوم دونون خاندانون مین ادا ہوئی ہین (یعنے مونڈن تک کی رسمین اصلی باپ کے خاندان مین اور مونڈن کے بعد کی رسمین متبنی کرنے والے باپ کے گھر مین ادا ہوئی ہین) اور ان رسوم کے ادا ہونے کا یہ نتیجہ ہے کہ اوسکا تعلق پسری دونون خاندانون سے قایم ہوتا ہے (۵) دت تک چندریکا کے مصنف کی راے اس کے خلاف ہے وہ کہتا ہے کہ "ایسا لڑکا جسکا مونڈن اصلی باپ کے گھر مین ہو چکا ہو اگر

(۱) واسدیون بنام سکریٹری اف اسٹیٹ ہند انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۰ خصوصاً صفحہ ۱۷۹ —
(۲) متاکشرا باب اول فصل ۱۰ — فقرہ ۱ و ۲ و ۳ — یاگولک سمرتی باب ۲ فقرہ ۱۲۸ —
(۳) دفعات ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ کتاب ہذا دیکھیے —
(۴) بیوہار میوکھ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۲۱ —
(۵) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ ۲۲ و فصل ۶ فقرہ ۴۱ —

تبنیت مین دیا جاوے تو اوسیوقت دو اومشاین ہوگا جب یہ اقرار کیا جاوے کہ یہ دونون باپ کا بیٹا ہے نہ بلا ایسی قرار داد کے محض اسوجہ سے کہ لڑکا بعد مونڈن کے دیا گیا ہے اور صرف ایسی ہی قرار داد سے جو لڑکا متبنیٰ کیا جاوے وہی دواے مشائن کہلاتا ہے (۱) —

دوا ومشائن بیٹے کی دو قسمین ہین —

دفعہ ۴۲ ء دوا ر مشائن بیٹا دو قسم کا ہوتا ہے ایک نِت دوا ر مشائن یعنے دایمی کامل دو باپ کا بیٹا اور دوسرا آنِت دوا ر مشائن یعنے ناقص غیر دایمی دو باپ کا بیٹا — کامل دوا ر مشائن وہ لڑکا ہے جو ایسے اقرار سے متبنیٰ کیا جاوے کہ وہ لڑکا اصلی باپ اور متبنیٰ کرنے والی یعنے دونون کا بیٹا ہے اس مین دت تک میمانسا اور دت تک چندریکا کے مصنف متفق ہین اور ناقص دوا ر مشائن وہ لڑکا ہے جسکی وہ رسوم جو مونڈن پر ختم ہوتی ہین اوسکے اصلی باپ کے خاندان کیطرف سے ادا ہون اور وہ رسوم جو جنیئو کے پہننے سے شروع ہوتی ہین اوسکا متبنیٰ کرنے والا باپ ادا کرے کیونکہ رسمین دونون باپونکے خاندان کیطرف سے ادا کیجاتی ہین اسلئے وہ دونون باپ کا بیٹا ہوتا ہے — اگر نقص سے سا ہتہ کوئی لڑکا پیدا ہوتے ہی متبنیٰ کیا جاوے تو اسوجہ سے کہ اوسکی رسمین دونون خاندانون کی طرف سے ادا نہین ہوئین وہ صرف متبنیٰ کرنے والے کے خاندان مین سے حصہ پانے کا مستحق ہے (۲) —

خاص اور اصلی متبنیٰ کو بھی بعض علما دو قسمون مین منقسم کرکے ایک کو دواے مشائن کی برابر کہتے ہین —

دفعہ ۴۳ ء بعض علما و کا یہ قول ہے کہ ہمیشہ متبنیٰ لڑکون کی بھی دو قسمین ہین — نِت دت تک یعنی دوامی متبنیٰ اور آنِت دت تک یعنے غیر دوامی متبنیٰ — وہ لڑکا جسکا مونڈن اوس کے اصلی باپ کے خاندان مین ہو چکا ہو اگر متبنیٰ کیا جاوے تو اسوجہ سے کہ جملہ حقوق پسری اوسکو حاصل نہین ہوتے ہین آنِت دت تک ہوتا ہے اور یہ دواومشائن کے مساوی ہے مگر جو لڑکا کہ مونڈن ہونے سے پہلے متبنیٰ کیا جاوے اور اوسکا مونڈن اور دوسری رسوم متبنیٰ کرنے والے کے خاندان مین ادا کیجائین تو وہ نِت دت تک

---

(۱) دت تک چندریکا فصل ۲ فقرہ — ۳۴ (۲) دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ — ۱۴ —

ہوتا ہے - مسٹر ایلس کہتے ہین کہ یہ راے بالکل صحیح ہے کہ نِتٹ دت تک اور آنِتٹ دت تک کی تفریق و تمیز جو چند مصنفون نے کی ہے اوسکے معنی دوامی متبنی اور غیر دوامی متبنی بیجا طور پر نہین لئے گئے ہین - دوامی متبنی نہ خود اور نہ اوسکی اولاد اصلی باپ کے گوتر کیطرف مراجعت کر سکتا ہے بلکہ نسلاً بعد نسل متبنی کرنے والے کے گوتر مین رہتا ہے - غیر دوامی متبنی مراجعت کر لیتا ہے اور وہ صرف اپنی زندگی تک متبنی کرنے والے باپ کے گوتر مین رہتا ہے اور اوسکا لڑکا اوس کے اصلی باپ کے گوتر کیطرف مراجعت کر جاتا ہے - غیر دوامی متبنی کے بیان مین ویدیا ران نرنی سندہو سے مصنفہ ذیل فقرہ نقل کرتا ہے :— "وہ لڑکا جسکی مقررہ رسوم مونڈن تک اوسکے اصلی باپ کے گوتر مین ادا ہو گئی ہین بیٹے کے جملہ اوصاف نہین رکھتا ہے وہ صرف غیر دوامی لڑکا ہے یعنی آنِتٹ دت تک" مصنف سنسکار رتن مالا کے فقرات مین سے ایک فقرہ نقل کرتا ہے جسمین یہ ذکر ہے کہ آنِتٹ پوترہ دوامشائن یا دو باپون کے بیٹے کی برابر ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ دونون باپون کی تجہیز و تکفین کی رسمین ادا کرنے کا مجاز ہے - نِتٹ دت تک وہ لڑکا ہے جو اپنے ہی گوتر سے رسم مونڈن کے ہونے سے پہلے یا بعد متبنی کیا جاوے - یا وہ لڑکا ہے جو غیر گوتر سے مونڈن کی رسم ادا ہونے سے پہلے متبنی کیا جاوے آنِتٹ دت تک وہ لڑکا ہے جو اپنے اصلی باپ کے گھر مین مونڈن ہو چکنے کے بعد غیر گوتر سے متبنی کیا جاوے - اور اس قسم کے متبنی لڑکون کی غیر دوامی بیٹا ہونے کی وجہ اصلی باپ کے گھر مین رسم مونڈن کا ادا ہو جانا ہے" (۱)

آنِتٹ دت تک کا اور اوسکی اولاد کا خاندان —

دفعہ ۴۴۷ چونکہ غیر دوامی متبنی کا اوسکے متبنی کرنے والے باپ سے تعلق صرف متبنی مذکور کی حیات تک قایم رہتا ہے اور اوسکی وفات پر تعلق مذکور ساقط ہو جاتا ہے اس لئے متبنی مذکور کی اولاد متبنی کرنے والے سے محض بے تعلق ہوتی ہے - اصلی باپ صرف ابتدائی رسوم جنکا اختتام مونڈن پر ہوتا ہے ادا کرتا ہے اگر ان رسوم کو متبنی کرنیوالا ادا کرے تو متبنی کا خاندان متبنی کرنے والے کا خاندان بوجہ سبقت ادائے رسوم کے ہوتا ہے - اور اسیوجہ سے متبنی مذکور کی اولاد کی بھی یہی حالت ہوگی اور اسیطرح سے وہ لوگ جنکو ایک ہی عام خاندان کی اولاد مین سے (مثلاً چچا کا بھتیجے کو متبنی کرنا) متبنی کرین صرف متبنی کرے

(۱) ریمارکس مسٹر ایلس دیکھئے اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۳ طبع دوم —

خاندان مین ہوسکتے ہین (۱) نندا پنڈت لکھتے ہین کہ وہی لڑکا دونون خاندانون سے تعلق رکہتا ہے جسکی رسوم دونون خاندانون کی طرف سے ادا ہوی ہون نہ اگلی نسل — مصنف اس سوال کے جواب مین کہ اصلی باپ کے خاندان سے تعلق ہونے کیوجہ کیا ہی؟ یہ کہتا ہے کہ ”اول ادا کرے وغیرہ“ لفظ اول سے اصلی باپ مراد ہے اور وجہ یہ ہے کہ ابتدائی رسوم صرف اوسی سے ادا کی ہین اور ابتدائی رسوم وہ ہین جو مونڈن پر ختم ہوتی ہین کیونکہ کالکاپران کے اس قول (۲) سے واضح ہے کہ ”اے زمین کے مالک ایسا لڑکا جس کی حسب قاعدہ اصلی باپ کے خاندان مین رسوم مع مونڈن ادا ہوگئے ہون دوسرے کا بیٹا نہین بن سکتا ہے“ اس لئے ایسا لڑکا کلیتاً دوسرے کا بیٹا نہین ہوجاتا ہے بلکہ دواومشائن ہوتا ہے۔ اس سوال کو سوچ کر کہ اوسوقت کیا صورت ہوگی جب رسوم پہلا باپ ادا کریگا — یہ کہتا ہے کہ ”اگر متبنیٰ کرنے والا وغیرہ الخ“ اگر ہر ایک ابتدائی رسم پیدایش سے لیکر یا وہ رسوم ہی جو مونڈن سے شروع ہوتی ہین صرف متبنیٰ کرنی والا ادا کرے تو متبنیٰ کا خاندان متبنیٰ کرنی والے باپ کا خاندان ہوتا ہے بوجہ فوق سبقت ادائے رسوم کے۔ دواومشائن کی اولاد کا وہی خاندان ہوگا جس خاندان مین متبنیٰ کی رسوم ادا ہوئی ہون یعنی جو خاندان متبنیٰ کا قرار پائیگا وہی اوسکی اولاد کا ہوگا (۳) دت تک چندریکا کے مصنف لکھتے ہین کہ ”خالص یعنی نتیت دواومشائن ناقص بیٹے ہین — صرف ایسے بیٹون کا دونون خاندانون سے تعلق ہوتا ہے نہ انکی اگلی نسل کا — اگر ابتدائی رسوم پہلا باپ یعنے اصلی باپ ادا کرے تو اوسیکا خاندان لڑکے کا خاندان ہوتا ہے — اور اگر متبنیٰ کرنے والا باپ اون رسوم کو ادا کرے تو متبنیٰ کا خاندان متبنیٰ کرنیوالے کا خاندان ہوتا ہے ادائے رسوم کی سبقت کیوجہ سے — صرف متبنیٰ ہی کے لحاظ سے اوسکی اگلی نسل کے خاندان کا تصفیہ ہوتا ہے (۴) —

عام قاعدہ یہ ہی کہ ایک لڑکے کو ایک شخص سے زیادہ لوگ متبنیٰ نہین کر سکتے ہین الا دو یا دو سے زیادہ حقیقی بہائی-	**دفعہ ۴۵۷** عام قاعدہ دہرم شاستر کا یہ ہے کہ ایک لڑکے کو

(۱) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ — ۲۴
(۲) اس قول کی صحت مین بہت زور سے کلام کیا گیا ہے دیکہئے دفعات ۴۰۰ کتاب ہذا ۴۴ و ۴۵ —
(۳) دت تک میمانسا فصل ۴ فقرہ — ۴۳ و
(۴) دت تک چندریکا فصل ۲ فقرہ — ۲۷ و ۲۸ —

خواہ ثنیث دت تک کی طور پر یا دواءمشائن کے طور پہ صرف ایک ہی شخص متبنی کر سکتا ہے نہ دو اور نہ دو سے زیادہ شخص مگر حقیقی بھتیجے کو دو یا دو سے زیادہ چچا متبنی کر سکتے ہین کیونکہ الفاظ "ایک شخص جسکے کوئی لڑکا ہنو" مین صیغہ واحد استعمال کیا گیا ہے جسکا صریح نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک لڑکے کو دو یا تین شخص متبنی ہنین کر سکتے ہین - لیکن کیا قانون دیئے ہوئے اور باقی لڑکون کی نسبت جو دواءمشائن ہون رواہوگا - ؟ ہنین کیونکہ دو باپو نکا بیٹا ہونے کی حالت سے اصلی باپ اور متبنی کرنے والا باپ مراد ہین اور ممانعت مذکور متبنی کرنے والی دو باپون کی نسبت ہے پس اسصورت مین کچھ تخالف ہنین ہے (۱) مگر حقیقی بھائی کے لڑکی کو دواءمشائن طریقہ مین ایک یا ایک سے زیادہ حقیقی چچا متبنی کر سکتے ہین اسوجہ سے کہ لفظ وستے (۲) مرکب ہے جو ایک لفظ کے داخل کرنے سے اور دوسرے لفظون کے ترک کرنے سے بنا ہے اور اسکی تعبیر اس فقرہ مین ہوتی ہے کہ وۃ اور وستے (تثنیہ وجمع) یعنے ایک یا دو یا زیادہ بھائیون کی خواہش پر بھائی کے بیٹے کی تبنیت عمل مین آسکتی ہے اور وہ سب اوس کے باپ اوسکے ذریعہ سے ہوجاتے ہین (۳) اہل یورپ عالمان دہرم شاستر اس مسئلہ کی نسبت کچھ اور ہی کہتے ہین مسٹر سدرلینڈ کہتے ہین کہ ایک لڑکے کو دو شخص متبنی ہنین کر سکتے ہین بجز اوس حالت کے کہ جہان حقیقی چچا بھتیجے کو متبنی کرین تاہم یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے لڑکے کو جسکو اوس کے باپ نے بطور سد ہا دت تک (یعنی قطعی طور پر) کی تبنیت مین دیدیا ہے اور جسکا اصلی باپ سے کچھ تعلق پدری قایم ہنین رہا چچاؤن کے متبنی کرنے مین قانونی روک پیدا ہوجائیگی (۴) سرٹامس اسٹرینج کہتے ہین کہ گو اسطرحپر ایک لڑکے کی دو باپ ہو سکتے ہین لیکن دو متبنی کرنے والے باپ ہنین ہو سکتے ہین کیونکہ ایک شخص کو ایک سے زیادہ لوگ متبنی ہنین کر سکتے ہین بجز اوسصورت کے جہان بھتیجا اور

(۱) دت تک میمانسا فصل اول فقرہ - ۳۰ - ۳۲ -

(۲) یعنی جہان حقیقی چچا کا حقیقی بھتیجے کو بطور دواءمشائن متبنی کرنے کا ذکر ہے وہان صیغہ تثنیہ وجمع استعمال کیا گیا ہے اسی دلیل سے ذہین مصنف دت تک میمانسا دو یا زیادہ حقیقی چچاؤن کو داخل کرکے تبنیت کو جایز قرار دیتا ہے -

(۳) دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۴۳ و ۴۴ -

(۴) سدرلینڈ سی ناپسیس عنوان ۲ فقرہ - ۴ -

چند بچا ہون اور اس صورت مین بہی یہ صاف نہین ہے کہ یہ طریقہ عمل مین آسکتا ہے"(١) سر ولیم میک ناٹن اپنے باپ سر ایف میک ناٹن کی کتاب کنسیڈریشن آن دی ہندو لا کے حوالہ سے نہایت استحکام کے ساتھہ کہتے ہین کہ دو شخص ایک لڑکے کی تبنیت مین شامل نہین ہو سکتے ہین- یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ دو بھائی تیسرے بھائی کے ایک کو متبنی کر سکتے ہین لیکن یہ بالکل غلط ہے- معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال منو کے اس فقرہ کی غلط فہمی سے پیدا ہوا ہے کہ "اگر چند سگے بھائیون مین سے کسی ایک کو لڑکا پیدا ہو تو وہ کل بھائی اوس لڑکے کی ذریعہ سے اولاد ذکور کے باپ ہونگے" لیکن اس فقرہ سے یہ مراد نہین ہے کہ دو یا دو سے زیادہ بھائی بھتیجے کو متبنی کر سکتے ہین- ایک بھائی کا متبنی لڑکا کافی ہوگا سب کے آبا و اجداد کا پنڈ دان ادا کریگا یعنے صرف اسیقدر خدمات تیسری اور سب کی ادا کریگا لیکن وہ اپنے متبنی کرنے والے باپ کے بھائیون کی جائداد بحالت ہونے اونکے کسی نزدیکی وارث کے نہین پائیگا"(٢) صاحب موصوف اسکی تائید مین بسند اپنے والد کی کتاب کنسیڈریشن آن دی ہندو لا کے فقرہ ذیل کا حوالہ دیتے ہین- "مین نے صفحہ ١٣١ مین حسب ذیل بیان کیا ہے کہ جو کچھ صدر مین کہا گیا ہے اوس سے مین یہ نتیجہ اخذ کرتا ہون کہ دو شخص کسیوقت ایک لڑکے کو متبنی نہین کر سکتے ہین"- کارن ال کہتے ہین کہ ١٨٣٢ع مین سر ایڈمنڈ اسٹینلی صاحب چیف جسٹس مدراس نے مجھسے خواہش کی کہ پنڈتون کی رائین اونکے واسطے مہیا کرون اور مقدمہ یہ تھا کہ دو ہندو بھائی ایک لڑکے کو متبنی کرنے مین شریک ہوے تھے اون دونون کے اولاد ذکور نہتی لیکن بڑے بھائی کے ایک دختر تھی- تبنیت مذکور کے جواز کی نسبت مدراس سوپریم کورٹ کے پنڈت سے بالمشافہ گفتگو کی اور مفصلہ ذیل جواب ملا- "خواہ بھائی ہون یا نہون ایک لڑکے کو دو شخص متبنی نہین کر سکتے ہین"- صدر دیوانی کلکتہ کے پنڈت سے مفصلہ ذیل سوال کیا گیا اور اوسکا جواب مسٹر کورنی اسمتھ صاحب جج صدر دیوانی عدالت نے لیکر بھیجا- سوال کیا دو ہندو بھائی ایک ہی شخص کو بطور بیٹے کے متبنی کر سکتے ہین؟ جواب نہین کر سکتے ہین جیسے کہ ایک عورت سے دو مرد ازدواج نہین کر سکتے"(٣) گوان یوروپین عالمان

(١) اسٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ٩٠ طبع دوم (٢) سر ولیم میک ناٹن ہندو لا جلد اول صفحہ ٩٦
(٣) کارن ول ہندو لا صفحہ ٤٧٣-٤٧٤-

دہرم شاستر کی کچھہ ہی راے ہو لیکن دہرم شاستر کا قاعدہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی لڑکے کو دو یا دو سے زیادہ شخص خواہ وہ حقیقی بہائی ہون یا نہ ہون متبنی نہین کرسکتے ہین خواہ وہ لڑکا اونکی حقیقی بہائی کا بیٹا ہو یا کسی اور شخص کا مگر جب دو یا زیادہ حقیقی بہائی دواموشائن طریقہ مین اپنے حقیقی بہائی کے بیٹے کو متبنی کرین تو ایسی تبنیت کی ممانعت نہین ہے بلکہ اسکی اجازت دت تک میمانسا مین پائی جاتی ہے جیساکہ اوپر درج ہوچکا بمقابلہ نندا پنڈت مصنف دت تک میمانسا کے جو تمام ملک مین مسلم الثبوت مقنن مانا جاتا ہے اور صدہا سال سے ملک نے اوسکو معتبر سمجھکر اوسکی کتاب پر عمل کیا ہے اور سرکاری عدالتون مین اوسے پرسنل قانون کے عمل ہوتا ہے اور بہ نسبت اہل یورپ کے اپنے علوم فقہ اور اون کے اصول اور سنسکرت زبان کے علم ادب اور محاورات کے دقایق سے بدرجہا زیادہ واقف تہا اہل یورپ کی راے کچھہ وقعت نہین رکھتی ہے —

تکمیل تبنیت کے ارکان و رسوم

تبنیت کا اصلی رکن حسب قول منو —

دفعہ ۷۴۶ منو جنکا قول سب سے زیادہ مستند و مقدس ہے یہ کہتے ہین کہ "تبنیت کا عمل لڑکا دینے والے کے اسطرح (سنکلپ) (عطا) کرنے سے کہ ہاتھہ مین پانی لیکر اور بعد پڑہنے منتر کے پانی کو زمین پر ڈالدینے سے تکمیل ہو جاتا ہے" (۱) گویا صرف لڑکے کا عطیہ منتر پڑہکر پانی ڈالدینے سے تکمیل کردینا تبنیت کا اصل رکن ہے —

تکمیل تبنیت کی رسوم اور طریقہ حسب قول شونک منی —

دفعہ ۷۴۷ شونک منی نے طریقہ تکمیل عمل تبنیت کا حسب ذیل بیان کیا ہے :— "اپتر یعنے اوس شخص کو جسکے کوئی پتر نہو یا ہو کر مرگیا ہو چاہیے کہ بیٹے کیواسطے روزہ رکھے اور برہمن عالم با عمل کو جسنے کل ویدون کو پڑہا ہو کپڑے اور کنڈل (کان کی بالی یا حلقہ) اور پگڑی اور پویتر (انگشتری یا چہلا) اور دوب (ایک قسم کی گہاس ہے) اور ضروری سامان کے جودت ہوم کیواسطے ضروری ہو دے کر اور اپنے بہائی بندون اور برہمنون کو کہانا کہلا کر اور الوان دیان کرم او راجوت یوما نت کرم (۲)

(۱) منوسمرتی باب ۹ — اشلوک ۱۶۰ —

(۲) یہ دونون کرم ایک خاص قسم کی رسمین ہین —

انجام کرکے بیٹا دینے والے کے روبرو جاکر اور ہاتھ پھیلاکر یہ التجا کرے کہ مجھے بیٹا دے - اسکے بعد بیٹا دینے والے کو چاہیئے کہ دان منتر کے موافق بیٹے کو دیدے - لینے والے کو بھی چاہیئے کہ منتر کے مطابق لڑکے کو لیکر اوسکے تالو کو اپنے ہاتھ سے رگڑ کر اوسی ہاتھ کو سونگھے یعنی لڑکے کے تالو کی بو لینا چاہیئے - اور پھر لڑکے کو سوتی کپڑے پہنا کر اور باجے گاجے کے ساتھ اپنے گھر لانا چاہیئے - اور جب لڑکا متبنی کرنے والے کے گھر آجاے تو پھر ہوم کو انجام دیکر سب کاموں کو ختم کر دینا چاہیئے"-(۱)-

دفعہ ۳۴۸ - لڑکے کے لینے دینے کا طریقہ حسب قول بدھاین منی

بدھاین منی کا قول ہے کہ "اون رسوم کے ادا کرنے کے بعد جو جیو ترستے پر لکیرین بنا دینے سے شروع ہوتی ہین اور پانی کے برتن کے رکھدینے پر ختم ہوتی ہین متبنی کرنے والے کو چاہیئے کہ لڑکے کے باپ کے پاس جاے اور یہ کہے کہ تم مجھے اپنا بیٹا دو - لڑکے کا باپ اوسکے جواب مین یہ کہے کہ مین بیٹے کو دیتا ہون - اسکے بعد متبنی کرنیوالا لڑکے کو یہ الفاظ کہکر لے کہ مین تجھکو مذہبی فرایض ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہون اور مین تجھکو اپنے آبا و اجداد کی نسل قایم رکھنے کے لئے لیتا ہون"(۲)

دفعہ ۳۴۹ - دت تک میمانسا و دت تک چندریکا و دتاکشرا کی رو سی لڑکے کے لینے دینے کی رسم و طریقہ -

دت تک میمانسا اور دت تک چندریکا و دتاکشرا مین یہ لکھا ہے کہ چاہیئے کہ متبنی کرنیوالا ایک روز پہلے روزہ رکھے اور لباس دینداروں وید خوان برہمنون کو دیکر اور راجہ کو اطلاع اور دیندار برہمنون کی ضیافت کرے اور جوشتہ گاہنہ کو دس اور پلاس کی لکڑیان جمع کرے اور اپنے بھائی بندون اور اہل برادری کو بلاے اور اونکی ضیافت کرے اور ہوم کرکے مکان کے بیچ مین لڑکا دینے والے کے آگے کھڑا ہوکر یہ کہے کہ لڑکا مجھے دو اور لڑکا دینے والا پانچون منتر پڑھکر لڑکے کو اوس کے حوالہ کرے - متبنی کرنے والا منتر پڑھکر دونون ہاتھون سے لڑکے کو لے اور اوسکی پیشانی پر بوسہ دے اور اوسکو زیور اور لباس سے آراستہ کرکے

(۱) ترجمہ بیوہار میوکھہ صفحہ ۲۰ حصہ ۲ صفحہ ۱۶۲-

(۲) بدھاین جلد ۲ فقرہ ۵ - - - ۹ - جرنل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال ۱۸۶۶ء مضمون گانگس سمرتی - میوکھہ باب ۴ فقرہ - ۰ و ۱۳ و ۲۴ -

اور راگ اور باجے کی ساتھہ مکان کے بیچ صحن مین بیٹھہ کر شاستر کے احکام کے مطابق دودہ دہی سے وید کے منترون سے ہوم کرے (۱)

شودر اور عورت رسوم تبنیت کو پروہت سے ادا کرائینگے۔

دفعہ ۷۵۰ اگر متبنی کرنے والا یا لڑکے کا دینے والا شخص شودر ہو یا عورت ہو تو رسوم ہوم وغیرہ اچاریہ یعنی پروہت کے ذریعہ سے مطابق منترون کے انجام کرائی جائین (۲)

تبنیت کی رسوم کی نسبت وششٹ منی کا قول اور اوسکی شرح۔

دفعہ ۷۵۱ وششٹ منی کا قول ہے کہ "متبنی کرنیوالے کو اپنے بہائی کو بلاکر راجہ کے روبرو متبنی کرنے کیوجہ بیان کرکے اور مکان کے بیچ مین ہوم کرکے لڑکے کو لینا چاہیئے" اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بہائی کے سامنے راجہ کو اطلاع کرکے متبنی کرنا چاہیئے مصنف سنسکار کوستبہ کا یہ قول ہے کہ بہائی کو بلاکر اور اسی آثناء مین راجہ کو خبر کرتے اور اثناء کے معنی یہ ہین کہ بہائی کے ساتھ راجہ کو اطلاع دینا۔ (۳) رسوم تبنیت مین جہان راجہ کو اطلاع دینا کہا گیا ہے وہان راجہ سے گانون یا بستی کا حاکم یا سردار یا زمیندار مراد ہے (۴)۔

یاگولک منی کا قول اور بیرمترودے کی مصنف کی رائے۔

دفعہ ۷۵۲ مصرمتر نے بیرمترودے مین یاگولک کا یہ قول نقل کرکے کہ اگر لڑکا متبنی کیا جاے یا مال غیرمنقولہ بیا جاے تو اوسکی بہت شہرت کرنی چاہیئے تاکہ سب پر ظاہر ہو جاوے یہ لکھا ہے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ یہ کام گواہون کے روبرو کرنے چاہئین (۵)

جواز تبنیت کے لئے سرکار کی اجازت لینا یا اطلاع دینا ضروری بات نہین ہے۔

دفعہ ۷۵۳ راجہ یعنی سرکار کو اطلاع دینے کی صرف یہی غرض ہے کہ تبنیت کی شہادت کی توثیق و تکمیل ہو نہ اس سے زیادہ (۶) کیونکہ سرکار کو اطلاع

(۱) دت تک میمانسا فصل ۵ فقرہ ۲ و ۳ و ۴ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۲۱ دت تک چندریکا فصل ۲ متاکشرا باب اول فصل ۱۱ ۔ اشلوک ۱۳ ۔ اسٹیل صفحہ ۵۴ ۔ اسٹرینج جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ ۔

(۲) ترجمہ بیوہار میوکہہ صفحہ ۲۹ و ۳۰ ۔ (۳) سنسکار کوستبہ ورق ۴۷ ۔ دیکھئے دہرم شاستر سنڈلک باب تبنیت ۔ کلبروکس ڈیجسٹ جلد ۲ صفحہ ۲۴ (۴) دت تک میمانسا فصل ۵ ۔ فقرہ ۵ و نیز سنڈ

(۵) بیرمترودے صفحہ ۱۲۵ ۔ دیکھئے سنڈلک ۔ (۶) اسٹرینج صفحہ ۹۴ ۔

دینا یا اوسکی اجازت لینا جواز تبنیت کے لئے کوئی ضروری امر نہین ہے (۱) اور جب اور ہر طرح سے تبنیت کمل ہو جاے تو صرف اسوجہ سے کہ سرکار سے منظوری نہین لی گئی تبنیت ناجائز نہین ہو جاتی ہے گو تبنیت حق و تن سے متعلق ہو (۲) ایک مرتبہ یہ بحث پیش آئی تھی کہ انعامداروں اور زمینداروں اور اون رئیسون کو جنکے لاوارث وفات پانے کی صورت مین اونکی جایداد کی مالک گورنمنٹ ہو جاتی ہے اور لارڈ ڈلہوزی کے عہد مین اس اصول پر اکثر عمل بھی کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کی اجازت لڑکا متبنی کرنے کے لئے لینا ضروری امر ہے لیکن صاف ظاہر ہے کہ گو اس قسم کے حالات مین یہ دستور تھا کہ حاکم کی اجازت حاصل کیجاے اور اجازت کے ملنے پر نذرانہ دیا جاے مگر اجازت کا ملنا ایک امر یقینی تصور کیا جاتا تھا تبنیت کی کوئی لازمی شرط نہین سمجھی جاتی تھی اگرچہ بعض حالت مین کسی جابر حاکم نے متبنی لڑکے کو جانشین ہونے کی اجازت نہ دی ہو ـ (۳) مگر جس شخص کی جایداد کورٹ آف وارڈس کے تحت مین ہو اوسکو قوانین کورٹ آف وارڈس کی رو سے اجازت کا لینا ضروری ہوتا ہے (۴) حال مین قطعی طور پر تجویز کر دیا گیا ہے کہ تبنیت کیواسطے نہ گورنمنٹ کی منظوری درکار ہے اور نہ گورنمنٹ کو کوئی حق امتناع یا اور طرح کی دست اندازی کا تبنیت کی نسبت حاصل ہے (۵)

بعض کی رایمین بالمشافہ لڑکا کا دینا اور لینا ہی تبنیت کو مکمل اور صحیح کر دیتا ہے نہ کوئی اور رسم یا فعل ـ

دفعہ ۴۵۷ ایک بڑا بحث طلب یہ مسئلہ ہے کہ آیا سواے لڑکے کو دینے اور لینے کے اور کوئی رسم یا کام ایسا ضروری اور لازمی ہے یا نہین کہ جسکے عمل مین نہ آنے کی وجہ سے تبنیت ناجائز ہو جاتی ہے ـ بعض یہ کہتے ہین کہ صرف لڑکے کو دینے اور لینے ہی سے

(۱) بھاسکر بچاجی بنام نارو بمبئی صدر دیوانی رپورٹ ۱۸۲۰ء لغایت ۱۸۴۰ء صفحہ ۲۴ ـ مارلی صاحب کی ڈائجسٹ جلد اول صفحہ ۲۰ ـ دفعہ ۲۷

(۲) رامچندر واسدیو بنام ماناجی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۶ ـ نرہر گوبند بنام نارائن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد اول صفحہ ۶۰۷ ـ

(۳) رنگو بائی بنام بھاگیرتی بائی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۷ ـ

(۴) دیکھو ایکٹ متعلقہ کورٹ آف وارڈس ـ (۵) راجا دھرماویا بنام اردی راو مانکتی کی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۰۷ ـ

تبنیت مکمل اور صحیح ہوجاتی ہے اور کسی اور رسم کے ادا ہونے سے تبنیت مین کوئی نقص نہین رہتا ہے لیکن یہ لازم ہے کہ لڑکے کا دینا اور لینا بالمشافہ دیے اور لینے والے کے عمل مین آئے یہ رائے منو کے قول پر مبنی ہے (۱)

دفعہ ۷۵۵

دت تک میمانسا اور دت تک چندریکا کی روسے دت ہوم وغیرہ رسوم تبنیت کی تکمیل کی لازمی شرایط ہین بغیر ان کے تبنیت ناقص رہتی ہے اور متبنیٰ وارث نہین ہو سکتا ہے —

دت تک میمانسا کا ذی شعور مصنف وشیشتا اور کاتک کی راے بیان کرنے کے بعد کہتا ہے کہ ان پانچ قسم کے لڑکون کا پسری تعلق صرف اون رسوم کے ادا ہونے سے قایم ہوتا ہے جو مقدس وشیشتا یا کاتک نے مقرر کی ہین نہ کسی دوسری طرح پس ثابت ہوگیا کہ متبنیٰ لڑکے سے پدری تعلق صرف مناسب رسوم کے ادا کرنے سے قایم ہوتا ہے یعنے لڑکے کو دینے اور قبول کرنے اور دت ہوم وغیرہ رسوم کے انجام کرنے سے اور اگر ان مین سے ایک رسم بھی ادا نہوگی تو تبنیت ناقص رہ جائے گی (۲) دت تک میمانسا کی روسے رسوم کا بجا لانا جواز تبنیت کے لئے ضروری شرط ہے یا تبنیت کا ایک رکن ہے — دت چندریکا کا مصنف بدہاین منی کی بیان کی ہوئی رسوم کو جو کہ تیتری کی پیروی کرنے والون کے لئے ضروری ہین اور جنمین دت ہوم شامل ہے بیان کرکے یہ کہتا ہے کہ اگر کسی رسم کی پابندی نہ کی جائیگی تو یہ کہا جائیگا کہ متبنیٰ صرف اسیقدر مال کا مستحق ہے جو اوسکی شادی کے لئے کافی ہو — (۳)

دفعہ ۷۵۶

رسم دت ہوم نہ لازمی ہے اور نہ اوسکو نقص یا ترک سے تبنیت ناجایز ہوتی ہے

اُن تمام رسوم مین جو تکمیل تبنیت کے لئے بیان کی گئی ہین سب سے زیادہ سختی کے ساتھ لڑکے کو دینے اور لینے کی تاکید کی ہے اور تبنیت کے اصلی ارکان لڑکے کا دینا اور لینا ہے اگر دینے اور لینے مین کچھہ نقص رہ جائیگا تو تبنیت ناقص ہوگی دت ہوم جسکا کرنا تین اعلیٰ قومون کی نسبت ضروری سمجھا جاتا ہے کچھہ لازمی کام نہین ہے (۴)

(۱) سپنڈ پردیپ مولفہ ناگوجی بھٹا — منو باب ۹ — اشلوک ۱۶۸ معہ شرح کلوکا بھٹ — ڈایجسٹ مارلی صاحب دفعہ ۶۰ و ۶۶ و ۶۷ جلد ۱ صفحہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ فیصلہ ہائیکورٹ بمبئی نمبر ۵۴ مشتہرہ ۲۲ — اپریل ۱۸۷۸ء
(۲) دت تک میمانسا فصل ۵ فقرہ — ۵۰ و ۵۶ — (۳) دت تک چندریکا فصل ۲ فقرہ — ۱۶ و ۱۷ و فصل ۴ فقرہ — ۳ — ولیم میک ناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ — (۴) میک ناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۹۹ — اور گبین جلد ۱ صفحہ ۹۳ اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۹۴ — ورراپرل بنام نراین پلے نوٹس آف کیسیز جلد ۱ صفحہ ۹۱ و ۱۱۷ سنگما بنام رام انج چارلو مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۵ — ستروگن بنام ساتبر پریوی کونسل جلد ۲ صفحہ ۲۹

جگنا تھہ نے صاف صاف لکھا ہے کہ وید کے منترون کے ساتھہ ہوم کا کرنا فعل تبنیت کا ایک غیر ضروری جزو ہے گو اوسمین نقص بھی رہ جاے تاہم تبنیت ناجایز نہین ہوتی ہے (۱) —

رسوم تبنیت کے لازمی اور غیر لازمی ہونے کا فیصلہ رواج پر منحصر ہے —

دفعہ ۷۵۷ تبنیت مین ٹھیک بات یہ ہی کہ زمانہ حال مین رواج کی روسے جو رسمین جس قوم یا خاندان مین مروج ہین وہی زیادہ تر قابل استدلال ہین کیونکہ رواج خود دہرم شاستر کی روسے ایک ایسا قاعدہ ہی جو دہرم شاستر پر غالب ہی (۲) —

اون مباحثون اور تجویزون کا خلاصہ جو رسوم تبنیت کے ضروری اور غیر ضروری ہونے کی نسبت ہوی ہین اور جن مین دت تک میمانسا اور دت تک چندریکا کو مسائل کی توضیح اور تحقیق ہوی ہے —

دفعہ ۷۵۸ چونکہ دت تک میمانسا مین یہ درج ہی کہ بغیر ادا ے رسوم تبنیت کے کوئی لڑکا صحیح طور پر بیٹا نہین بن سکتا ہی اور نہ وہ مستحق وراثت کا ہو سکتا ہے اور دت تک چندریکا مین یہ درج ہی کہ جو لڑکا بغیر ادا ے رسوم کے متبنیٰ کیا جاے گا وہ صرف شادی کا خرچ پانے کا مستحق ہوگا ان اصل احکام معتبر کتب دہرم شاستر سے صاف ثابت ہی کہ دت ہوم اور دیگر رسوم کا ادا کرنا جواز تبنیت کے لئے جس سے تعلق پسری اور پدری قایم ہوتا ہے اور لڑکا وارث بنتا ہی ایک ضروری شرط ہے — اور یہ اہم امر تحقیق طلب ہے کہ کون کون سی رسمین ایسی ہین جنکے بغیر ادا کئے ہوے تبنیت صحیح و مکمل نہین ہوتی ہے اس باب مین نہ صرف ذی علم یوروپین مصنفان کتب دہرم شاستر نے بہت مباحثے اور تحقیقاتین کی ہین بلکہ ہائی کورٹون اور پریوی کونسل مین بھی بہت مرتبہ مختلف صورتون مین مباحثے ہوے ہین اس واسطے ضرور ہے کہ ہم شروع سے حال تک کی ضروری تجویزات عدالتہاے اعلی کا خلاصہ بیان کرین جس سے یہ معلوم ہو جاے کہ کون رسم لازمی ہے اور کون غیر ضروری ۱۸۲۳ء مین جو مقدمہ صدر دیوانی کلکتہ مین فیصل ہوا تھا اوس مین پنڈتون نے یہ بیوستہ دیا تھا کہ راجہ کو تبنیت کی اطلاع دینے اور قرابت دارون کو جمع کرنے اور دعوت کرنے کا قاعدہ صرف واسطے مہیا کرنے شہادت تبنیت کے ہی تبنیت صرف رسم ہوم سے مکمل ہو جاتی

(۱) کولبروکس ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴۴ و ۲۴۲ —

(۲) " " ۱۴۹۸ مطبوعہ لندن —

ہے - (۱) اسکے علاوہ مقدمات مین جو شودر قوم کے تھے یہ بحث پیش آئی کہ جبکہ لڑکے کا دینا اور لینا ثابت ہو تو رسوم مندرجہ کتب دہرم شاستر کی متروک ہونے کا کیا اثر ہوگا اسکا فیصلہ جملہ حکام کی متفق رائے سے یہ ہوا کہ شودر کو کسی رسم کا ادا کرنا ضرور نہین ہے دہرم شاستر کی روسے لڑکے کے دینے اور لینے سے تبنیت مکمل ہو جاتی ہے (۲) ۱۸۵۹ء مین برہمنون کے ایک مقدمہ مین اسی اصول پر جسپر شودرون کے مقدمات تجویز ہوئے تھے یہ تجویز کیا گیا کہ جب لڑکا بالمشافہ دیا گیا اور لیا گیا تو تبنیت موثر و مکمل ہوگئی لہذا ہوم کے ترک ہو جانے سے جو ایک رسم غیر ضروری ہے تبنیت ناجائز نہین ہو سکتی ہے (۳) ایک اور مقدمہ مین یہ بحث ہوئی کہ دو شخصون کے باہم لڑکا دینے اور لینے کا اقرار ہوگیا تہا اور قبل تکمیل رسوم تبنیت کے لڑکے کا متبنی کرنے والا باپ مرگیا اور اوسکی وفات کے بارہ مہینے کے بعد رسمین عمل مین آئین - اور جبتک یہ رسمین نہین ہوئین لڑکا اپنے اصلی باپ کے گہر مین رہا اس مین یہ تجویز ہوئی کہ قول و قرار جو رسوم دنیا وی ہین کافی نہین ہین لڑکے کا دینا اور لینا درحقیقت عمل مین آنا لازمی ہے اور اصلی خاندان سے لڑکے کا کلیتاً قطع تعلق ہونا اور لڑکے کا موجود رہنا اور ایک شخص کا دوسرے شخص کو لڑکے کو دینا ضرور ہے لڑکے کا دینا اور لینا اصل اور اعلی رکن ہین (۴) ایک مقدمہ مین یہ بحث پیش آئی کہ جب متبنی کو دینے اور لینے کی نسبت دو دستاویزین تحریر ہوئین تو تکمیل دستاویزات سے تبنیت مکمل اور جائز و موثر ہوگئی کلکتہ ہائیکورٹ نے یہ تجویز کی کہ محض دستاویزات کا تحریر کرنا ایسا عمل نہین ہے جس سے لڑکا ایک خاندان سے دوسرے خاندان مین منتقل ہو جاسے اور نہ لڑکے کا نام بدلکر دوسرا نام رکھہ لینا کوئی ایسا فعل صریح ہے جو بمنزلہ

(۱) اننگ منجری بنام نقیر چند سرکار صدر دیوانی ریپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۵۶ - ونیز دیکھو مقدمہ بلب کنت بنام کشن پریا صدر دیوانی جلد ۶ صفحہ ۲۱۹ -

(۲) دریا مائی چودہرائین بنام راس بہاری سنگہ صدر عدالت کلکتہ ریپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۰۱ - و پرکاس چندر رائے بنام دہمونی داسی صدر عدالت ریپورٹ جلد ۹ صفحہ ۹۶ -

(۳) صدر دیوانی کلکتہ ریپورٹ جلد بنفایر ۱۸۵۹ء صفحہ ۲۲۹ -

(۴) سد بیشوری داسی بنام درگا چرن انڈین جورسٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲ -

دینے اور لینے کو تصور کیا جاے (۱) پریوی کونسل نے بہی یہ ہی تجویز کیا ہے کہ محض تحریر و رجسٹری دستاویزات جنمین اقرار دینے اور لینے لڑکے کا ہوا ہے تبنیت کمل نہین ہو جاتی ہے بلکہ دہرم شاستر اور رواج کی رو سے قوم شودر مین بہی لڑکے کا دینا اور لینا اسطرح سے ہونا چاہیئے کہ لڑکے کا اصلی باپ لڑکے کو لیکر متبنی کرنے والے کی گود مین دے اور وہ یہ کہے کہ مین اس لڑکے کو تبنیت مین قبول کرتا ہون (۲) رسوم تبنیت مذکورہ کے ادا کی ضرورت کے باب مین اجلاس کامل ہائیکورٹ کلکتہ مین بمقدمہ اندرہی چودہرائنی بنام بہاری لال ملک مین بڑی بحث ہوکر جو راے قرار پائی وہ پریوی کونسل سے بہی بحال رہی غور کامل کے بعد اجلاس کامل نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی :-
جو بحث تجویز کے لئے ہمارے سپرد ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ آیا قوم شودر ملک بنگال پر سواے لڑکے کی تبنیت مین دینے اور لینے کے اور کسی رسم تبنیت کا تبنیت کی تکمیل کے واسطے عمل مین لانا ضروری ہے یا نہین - اور اگر ہے تو وہ کیا رسم ہے اور وہ کسوقت عمل مین آنی چاہیئے ہمکو اس امر کی تجویز کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ آیا بموجب قانون ہنود مروجہ بنگال کے ثبوت دت ہوم کے کئے جانے کا جواز تبنیت خاندان برہمن کے لئے لابد ہے - ہائیکورٹ مدراس سے بمقدمہ سنگایا بنام رام انج چارلو (۳) دت ہوم کا لابدی ہونا تجویز ہو چکا ہے لیکن عدالت ہذا کی ایک ڈویزن بنچ نے ایک مقدمہ مندرجہ بنگال لا رپورٹ جلد ۴ - صفحہ ۱۶۲ مین تجویز کیا ہے کہ ہوم کا ہونا ضروری ہے فیصلہ عدالت مدراس کا نہ مباحثہ مین اور نہ تجویز مین کچھہ ذکر کیا گیا ہے - پس اوسکی تجویز اس مقدمہ مین ضروری نہین ہے نہ ہم اوسکی تجویز کرنا چاہتے ہین ہم صرف اس امر پر غور کرینگے کہ اقوام شودر کے لئے قانون تبنیت مروجہ بنگال کیا ہے - اولاً ہم حکام ہائیکورٹ حوالہ دت تک میمانسا کا دیتے ہین - اوسکے باب اول مین مصنف نے یہہ لکہا ہے کہ کون کون شخص متبنی کر سکتے ہین - اشلوک ۱۵ - اور اوسکے اشلوکون مین یہ بیان کرکے کہ عورت کب متبنی کر سکتی

(۱) سری نراین متر بنام سری متی کرشنا سندری داسی بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۹

(۲) مہا شویا شوشی ناتہہ بنام سری متی منفصلہ پریوی کونسل مورخہ ۸ جولائی ۱۸۷۳ع سدرلینڈ پریوی کونسل جلد ۳ صفحہ ۲۷۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۸۳ -

(۳) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶۵ -

بھی مصنف نے اشلوک ۲۴ مین یہ لکھا ہے کہ چونکہ کاتک کے مقولہ کے موافق پنڈت کی موجودگی ان رسمیات مین پر ضرور ہے لہذا اس امر مین کچھ موقع بحث کا نہین ہے کہ ہوم کی تعمیل پنڈت کے توسط سے ہونا چاہئے مگر گو ہوم بھی کیا جاسے تاہم تبنیت بیوہ نامقبول ہیگی اسوجہ سے کہ وہ لیاقت شنکلپ (عطیہ) کے منترون کے پڑہنے کی جو اوس موقع پر ضروری ہین نہین رکہتی ہے - اشلوک ۲۵ مین شنکلپ کی صورتین لکھی ہین اور یہ امر بیان کیا گیا ہے کہ گو عورت شنکلپ اور منتر ضروری کے پڑہنے کی لیاقت نہین رکہتی تاہم جو تبنیت عمل مین لاسے وہ مکمل ہو سکتی ہے اور اسمین پنڈت کے توسط کی بہی کچھ ضرورت نہین ہے - چونکہ شودر لوگ منترون کے پڑہنے کا منصب نہین رکہتے ہین مصنف نے اونکی نسبت اشلوک ۲۶ مین یہ لکھا ہے کہ اس سے شودر کو منصب کا ہونا نہین ظاہر ہوتا کیونکہ اونکو منصب تبنیت کا قانون کے اس فقرہ سے حاصل ہے - کہ "شودرون مین تبنیت فرقہ شودر سے ہونی چاہئے" - اس فقرہ سے قول واچسپتی کی تردید ہوتی ہے جسکا یہہ قول ہے کہ "شودر لوگ اسوجہ سے لڑکا متبنی نہین کر سکتے ہین کہ ہوم کرنے اور منترون کے پڑہنے کی جو تبنیت کے لئے ضروری ہین قابلیت نہین رکہتے" کاتک کا قول جسکا اوپر حوالہ دیا گیا ہے باب دوم اشلوک ۷۴ مین مندرج ہے جس جگہہ اوسکا قول واچسپتی کے قول سے متضاد ہے اوسمین صاف یہ لکھا ہے کہ شودر لوگون کا ہوم کرنے اور منتر معینہ کے پڑہنے کا مجاز نہونا اونکو تبنیت کے عمل مین لانے سے غیر مجاز نہین کرتا ہے - اوس کے بعد اوس نے اشلوک ۲۷ مین یہ لکھا ہے کہ کس طور سے اختیار پیدا ہوتا ہے - اوس اشلوک مین تبنیت بیوہ کا ذکر ہے اور اخیر مین یہ لکھا ہے - "چونکہ اس اشلوک کے موافق منترون کا پڑہنا ضروری نہونا عورات اور شودر کے لئے مسلم ہو گیا ہے اس لئے تبنیت بیوہ جو ما بہ النزاع ہے بلا عمل مین لانے منترون کے بہی اسیطرح جائز ہے جسطرح کہ عورات کسی دیگر قسم کی اشیاء کو اپنے لئے قبول کر لیتی ہین" پس ہماری دانست مین ایمہ بصراحت مندرج ہے کہ شودر لوگ متبنی کر سکتے ہین اور تبنیت شودر بلا منترون کے بہی جائز ہے اسواسطے کہ وہ منترون کے پڑہنے سے معاف کئے گئے ہین - یہ بات تعجبات سے ہوگی کہ اگر کوئی اشلوک اس مصنف کا ایسا پیش کیا جاسکے جو بتائید اس مقولہ کے ہو کہ تبنیت شودر بلا بجا آوری رسمیات کے ناکمل ہے باب پنجم مین مصنف نے بیان طریقہ تبنیت کا لکھا ہے - بصراحت شودر کی نسبت مذکرہ صرف اشلوک ۲۹ مین ہے جہان یہ لکھا ہے کہ "

شودر کو چاہیئے کہ پنڈت یا پوجاری کو دان کرکے اپنی کل جائیداد بھی دیدے اور اگر مفلس ہو تو بھی ظاہر اپنی طاقت کے لئے بنظر مطابقت قول مصنف کے اس باب کی قواعد مندرجہ کو بہ تبعیت اس مضمون کے سمجھنا چاہیئے کہ شخص متبنی کنندہ اون قواعد کی پابندی کرسکتا ہے ۔ یہ قیاس نہین ہو سکتا کہ مصنف کا منشا یہ تھا کہ مین اون قواعد کی جو بینسے درباب عورات اور شودر کے مقرر کئے ہین مخالفت کرون اور اخیر اشلوک ۶۵ جسکا مضمون یہ ہے "رشتہ فطری پسر متبنی کا صرف بذریعہ تعمیل رسمیات مقررہ تک لڑکے کے دینے اور قبول کرنے اور ہوم وغیرہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے اگر انمین سے کوئی رسم بھی متروک کیجاے تو رشتہ فطری ساقط ہو جاتا ہے" اگر اس اشلوک کی کچھ اور معنی بیان کئے جاوین تو منشاء مصنف کا قطعی متناقض ہو جائیگا یعنی ایک جگہ اوسکی کتاب مین یہ قول ہوگا کہ شودر متبنی کرسکتا ہے اور دوسری جگہ یہ قول ہوگا کہ شودر کا تبنیت کو عمل مین لانا بوجہ نہ عمل مین آنے اون رسمیات کے جنکو کرنے کا وہ مجاز نہین ہے اور جسکی نسبت مصنف نے یہ لکھدیا ہے کہ شودر اونکی تعمیل سے مبرا ہے ناجائز ہی۔ مسئلہ مندرجہ دت تک چندریکا ملک بنگال مین ترتیباً مروج ہے اس مسئلہ سے متغایر نہین ہے بلکہ اوسکو اشلوک ۹ ۲ و ۲ ۳ باب دوم اس مسئلہ کی موید ہین ۔ قول منو جو باب پنجم اشلوک ۳ مین منقول ہی اون اشخاص سے متعلق سمجھنا چاہیئے جو قواعد معینہ کی تعمیل کرنیکے مجاز ہین نہ قوم شودر سے ۔ فیصلہ مندرجہ بنگال لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۲ جسکے سبب سے یہ مقدمہ اجلاس کامل مین ضرورتاً سپرد ہوا وہ ایک فقرہ مندرجہ پیوستہا درپن صفحہ ۵۷۸ طبع دوم مولفہ شاما چرن سرکار پر مبنی ہے جسمین مصنف نے ایک عبارت دت تک نرنے سو اپنی راے کی تائید مین نقل کی ہی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پورا فقرہ نہین لکھا ہے ۔ اوس کے بعد یہ لکھا ہے کہ شودر کو بھی اسیطرح کرنا چاہیئے" اور بلا کرنے ہوم وغیرہ کے بھی تبنیت جائز ہے" پس قول محولہ شیاما چرن سرکار اوس کے دعوی کی تائید کے لئے کوئی سند نہین ہے بلکہ خلاف مراد اوس کے ہی ۔ ہمکو تجویز فیصلہ مذکور کا کسی سند معتبر سے موید ہونا نہین معلوم ہوتا ۔ دہرم شاستر مولفہ اسٹرینج صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۷۹ کا اوس فیصلہ کے خلاف بطور تائید کے حوالہ دیا جاسکتا ہے ۔ شہرت جسکا تذکرہ صفحہ ۰ ، مین ہے اگر یہ دستور کچھ زمانہ حال سے جاری ہو (جیسا ممکن ہے کہ ہو) بنائے کافی کسی قاعدہ قانونی کے لئے نہین ہو سکتی ہے ۔ ہم خیال کرتے ہین کہ ہم کو وہ فیصلہ منسوخ کرنا چاہیئے اور اس بحث کو جو ہمارے روبرو پیش ہے بدین جواب

طے کرنا چاہئے کہ اقوام شودر ساکنان بنگال مین کوئی رسمیات تبنیت بجز دینے اور لینے طفل کے ضروری نہین ہین" اس فیصلہ کی ناراضی سے پریوی کونسل مین اپیل ہوا اور وہان بھی یہ ہی بحث کی گئی کہ جملہ رسمیات تبنیت کے نہ ہونے سے معاملہ تبنیت قوم شودر ساکن بنگال کالعدم ہے - حوالہ جات مفصلہ ذیل پر استدلال اس ثبوت مین کیا گیا کہ چند رسمیات مذہبی کا ہونا تکمیل تبنیت کے لئے ضروری ہے حالانکہ اون مین یہ بات بصراحت نہین لکھی ہے کہ کون سی رسم تبنیت ایسی ضروری ہے جسکے نہونے سے تبنیت بے اثر ہو جاتی ہے - دیکھو منو باب ۹ - اشلوک ۱۶۸ - دت تک میمانسا فصل - ۵ - اشلوک ۴ و ۶ و ۵ - دت تک چندریکا فصل ۲ - اشلوک ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۳ - ۱۷ - ۲۳ بیوستہا درپن صفحہ ۴ ۶ ۷ و ۱ ۷ ۸ - دہرم شاستر مولفہ اسٹرنج صاحب جلد اول صفحہ ۱۸ و ۸۲ و جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ - ۲۲۰ و مقدمات (۱) کیرت نرائن بنام مسماۃ بہوبتیسری (۲) بولاکنت چودہراین (۳) دریامئی چودہرانی بنام رس بہاری سنگھ (۴) پرکاش چندر رائے بنام دہان منی داسی (۵) رام کشور اچارج چودہری بنام بہوبن مئی دیبیا چودہراین (۶) بہیرو ناتہہ سائی بنام مہیش چندر بہادری - خلاصہ سدرلینڈ فصل ۳ شیام لال دت بنام سوداامنی داسی (۷) سیو بیوہ بنام بنوگہن سنی (۸) نتیانند گہوس بنام کشن دیال گہوس (۹) سنگا مابنام دینجا سوری و نیکٹا چارلو (۱۰) ستروگن ست پتی بنام سوترادی (۱۱) تجویز اجلاس کامل مذکورۂ بالا کا بھی حوالہ دیا گیا تہا - پریوی کونسل نے یہ فیصلہ کیا کہ تجویز ہائیکورٹ بدینمعنی کہ اقوام شودر ساکنان بنگال مین کوئی رسمیات تبنیت بجز دینے اور لینے طفل کے ضروری نہین ہین صحیح ہے - نہایت قوی ترجیحت خلاف اس مسئلہ کے اشلوک ۶ ۵ فصل ۵ دت تک

(۱) رپورٹ منتخب جلد اول صفحہ ۱۳ - (۲) رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۱۹ -

(۳) صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۵۲ع صفحہ ۱۰۰۱ و ۱۰۱۱ -

(۴) " " سنہ ۱۸۵۸ع " ۹۶ -

(۵) " " سنہ ۱۸۵۹ع " ۲۲۹ و ۲۳۷ -

(۶) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۲ - (۷) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۶۸ -

(۸) سدرلینڈ ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۰ -

(۹) " " " ۱۵ " ۳۰۰ -

(۱۰) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۵ (۱۱) رپورٹ نیب صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۸۷ -

بیمانسا پر مبنی ہے جسکا یہ مضمون ہی اُس لئے یہ بات ثابت ہوگئی کہ رشتہ فطری پسران متبنیٰ
کا صرف رسمیات مناسب کے ہونے اور طفل کے دینے اور قبول کرنے اور ہوم وغیرہ کے کر
سے ہوتا ہے اگر انمین سے کوئی بھی بات ترک کیجاسے تو تعلق مذکور ساقط ہوجاتا ہے" یہ
مسلم ہے کہ الفاظ وغیرہ کے معنی نسبت اقوام برہمنان یا اشخاص دیگر اعلی فرقون کے کچھہ ہی
ہون صرف رسم مذہبی جو تبنیت شودر کے لئے ضروری ہے وہ دت ہوم ہے جسکی نسبت یہ
بیان کیا گیا ہے کہ شودر کو دت ہوم خود کرنے کی قابلیت نہین ہے کیونکہ اوسکو ویدکے منتر
مقررہ پڑھنے پڑینگے اس لئے وہ پنڈت کے توسط سے کرسکتا ہے - مگر جو اسناد مسٹر کوما
نے بڑی بے تعصبی کے ساتھہ پیش کی ہین اون سے ثابت ہی کہ یہ امر عرصہ سی بحث طلب چلا
آتا ہے کہ آیا دت ہوم کا کرنا بھی جواز تبنیت کے لئے ضروری ہے بالخصوص قوم شودر مین
جگناتھہ نے (ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴۴) یہ مسئلہ وسیع مقرر کیا ہے کہ "ہوم کا کرنا ویدکے
منترون کے ساتھہ رسم تبنیت کا ایک جزو غیر ضروری ہے گو اسمین کچھہ نقص رہجاے تاہم
تبنیت جایز ہے" اور معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ مین جگناتھہ نے کوئی امتیاز قوم شودر اور اقوام
اعلی مین قایم نہین کیا - بمقدمہ مندرجہ رپورٹ نیپ صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۸۷ فیصلہ
پریوی کونسل (جو مقدمہ برہمنو کا تھا) لارڈ دین لورڈ صاحب نے اپنی تجویز مین لکھا ہے
کہ گو اقرار تحریری اور نہ بجا آوری کسی رسم مذہبی کی جواز تبنیت کے لئے غیر ضروری ہین لیکن
البتہ اقرار بالعموم ہوتے ہین اور یہ رسمیات ادا کیجاتی ہین اور یہ اطلاع کہ کب تبنیت ہوگی
دیجاتی ہے جبکہ وہ معزز خاندانون مین مثل زمیندار یا برہمنان متمول کے ہوتی ہے اور
جہان کہین یہ امر متروک کئے جاتے ہین اونسے عدالت کو ثبوت پیش کردہ تائید تبنیت کے
قبول کرنے مین بڑا شک ہوتا ہے" یہ قاعدہ قانونی بنظر اس امر کے کہ اوس مقدمہ مین
ایک جانب مسٹر سرجنٹ اسپنکی صاحب تھی جنکو ہند کی باتون مین بڑا تجربہ تھا اور شاید اوس
زمانہ کے اور کونسلون سے مسائل قانونی رواج ہنود سے زیادہ واقف تھے نہایت وقعت
کا ہی بہ نسبت اسکے کہ بصورت دیگر ہوتا - مگر وہ قاعدہ قانونی ایک راے سی پڑھکر نہیں
متصور ہوسکتا ہے کیونکہ اوس مقدمہ کا فیصلہ خلاف وجود تبنیت کے ہوا تھا تاہم وہ
راے بموجب اوس قانونی قاعدہ کی تھی جو اوسوقت سر ٹامس اسٹرینج صاحب نے بصفحہ ۸۳ و
۸۴ جلد اول (طبع اول) اپنے رسالہ مین درج کیا تھا اور اون حوالہ جات سے جنکا اونہنے

حوالہ دیا تھا مطابق تھا - اوسکے بعد بھی حال مین مدراس ہائیکورٹ سے یہی تجویز ہو چکا ہے کہ اوس حالت مین کہ جب کوئی عورت قوم برہمن لڑکے کو متبنیٰ کرے تو رسم کا ادا ہونا ضروری نہین ہے ہم حکام مقدمہ ہذا مین تقلید حکام ہائیکورٹ کی اس امر کی تجویز کرنے مین نہین کرنا چاہتے ہین کہ کسقدر فیصلہ ہائیکورٹ مدراس کا صحیح ہے اور کہانتک رسمیات کا متروک ہونا اوس حالت مین کہ کوئی عورت قوم برہمن لڑکا متبنیٰ کرے جایز ہو سکتا ہے - مگر ہم حکام کو یہ بھی دیکھنا جایز ہوگا کہ بحث ہائیکورٹ مدراس کی سُودرسے بدرجہ اولیٰ متعلق ہے دیگر فیصلجات ہند جنکا حوالہ دیا گیا ہے اور خاص کر فیصلجات صدر دیوانی عدالت سابق سے صاف ظاہر ہے کہ یہ امر عرصہ سے ہندوؤن اور حکام مین تصفیہ طلب چلا آتا ہے - اس امر کی نسبت بحث روبرو حکام والا مقام جوڈیشل کمیٹی سے ۱۸۶۸ء مین بمقدمہ سری نراین متر بنام سری متی کشن سندری داسی ہوئی تھی لیکن اوسوقت اوسکا تصفیہ نہین ہوا وہ مقدمہ ایک دوسری بنا پر ڈسمس کر دیا گیا تھا - بالآخر اجلاس کامل کلکتہ نے مقدمہ ہذا مین معلوم ہوتا ہے کہ اپنے آپکو اس بات سے مطمئن کر لیا ہے کہ فقرہ مندرجہ دتک نرنی جسپر پنڈت شاما چرن سرکار نے اپنی بیوستھا درپن مین اپنے جواب کو اون لوگون کی نسبت جو یہ کہتے ہین کہ دت ہوم کا کرنا تبنیت شودر کے لئے ضروری ہے مبنی کیا ہے - حالانکہ ایک سند اس کے خلاف ہے - اسلئے حکام والا مقام یہ نتیجہ اخذ کرتے ہین کہ وقعت اسناد کی بتایید تجویز اجلاس کامل ہائیکورٹ کے ہے"(۱) اس سے پہلے بھی پریوی کونسل سے یہ ہی تجویز ہو چکا ہے کہ شودر قوم مین تبنیت صرف لڑکے کو دینے اور لینے سے مکمل ہو جاتی ہے کسی اور رسم کی ضرورت نہین ہے (۲) برہمنون کے مقدمہ مین بھی پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا تھا کہ جب برادری کے لوگون کے سامنے لڑکا لیا دیا گیا تو تبنیت مکمل ہو گئی ہوم کے ترک ہو جانے سے جو ایک رسم غیر ضروری ہے تبنیت ناجایز نہین ہو سکتی ہے (۳) ایک مقدمہ مین کلکتہ ہائیکورٹ نے یہ تجویز کی کہ جبکہ لڑکے کا

(۱) اندر دمنی چودہرانی بنام بہاری لال ملک پریوی کونسل منفصلہ ۱۱ - دسمبر ۱۸۹۹ء لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۲۷ صفحہ ۲۴ - (۲) سری نراین متر بنام سری متی کشن سندری بنگال لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۷ حصہ پریوی کونسل -

(۳) ستردگن ستپتی بنام ساتیرادی ویکلی رپورٹر پریوی کونسل جلد ۵ صفحہ ۱۰۹ -

کو دینا اور لینا ثابت ہو اور عرصہ دراز سے اوسکی تبنیت تسلیم ہوتی چلی آئی ہے تو تبنیت جائز ہے (۱) ایک مقدمہ مین متبنّی نے اپنے باپ متبنّی کرنے والے کی وفات پر اوسکا کرت کیا اور اوسکی جائداد پر قابض ہوگیا یہ تبنیت ۱۸۶۲ء مین عمل مین آئی تھی اور اس کے بعد تجبہ ۱۸۶۹ء تک اور کبھی اس تبنیت پر اعتراض نہین ہوا اسکے بعد دخل جائداد کے تنازعہ مین تبنیت کو جواز پر یہ اعتراض کیا گیا کہ رسوم مقررہ عمل مین نہین آئین لہذا تبنیت ناجائز ہے کلکتہ ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ جب اسقدر عرصہ تک تبنیت عموماً تسلیم ہوئی اور متبنّی نے رسوم تجہیز و تکفین وغیرہ متبنّی کرنے والے باپ کی انجام دیکر اوسکی جائداد پر وراثتاً قبضہ پالیا تو اب اوسکی تبنیت کے جواز پر کچھ شبہہ نہین ہوسکتا - اور جو رسوم تبنیت بغرض تکمیل و جواز تبنیت اعلیٰ اقوام کے واسطے مقرر ہین وہ قوم شودر کے لئے ضروری نہین ہین - اور جبکہ کوئی شودر اپنے برادر زادہ کو متبنّی کرے تو صرف لڑکے کا دینا اور لینا کافی ہے (۲) -

> بنگالہ اور بنارس مین تین اعلیٰ اقوام مین جواز تبنیت کے لئے دت ہوم کا ہونا ضروری ہے -

دفعہ ۷۵۹ کلکتہ اور ممالک مغربی و شمالی کی ہائی کورٹ نے دتک چندریکا اور دتک میمانسا کی بنا پر صاف صاف تجویز کردیا ہے کہ تین اعلیٰ اقوام کے لئے رسم دت ہوم کا ہونا تکمیل تبنیت کیواسطے ضروری امر ہے (۳)

> دراوڑ کے لئے یہ طے ہوا ہے کہ برہمن کے واسطے دت ہوم تبنیت کی ضروری رسم اور جزو ہے -

دفعہ ۷۶۰ چونکہ دراوڑ مین دتک چندریکا مستند مانی جاتی ہے اس لئے مدراس مین بھی یہ بات تسلیم کی گئی ہے چنانچہ مدراس کا ایک مستند پنڈت کہتا ہے کہ برہمنون کے لئے دت ہوم کا کرنا ضروری امر ہے اور

(۱) ساما یادا بنام مہاجن بنگال لا ریپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۵ -

(۲) نتا نند گھوس بنام کرسنو دیال گھوس منفصلہ ۱۲ - مارچ ۱۸۷۳ء بنگال لا ریپورٹ جلد ۷ صفحہ اول - ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۰

(۳) لچھمن بنام موہن سدرلینڈ جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۹ - بھیرو ناتھ سائی بنام مہیش چندر بنگال لا ریپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۲ - اس فیصلہ کو کلکتہ ہائیکورٹ نے صریح طور پر اجلاس کامل مین منسوخ کردیا ہے دیکھئے دفعہ ملحقہ بالا - ٹھاکر امراؤ سنگھ بنام ٹھکرانی اگرہ ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ -

کسی قوم کے لئے ضروری نہین ہے اور مسٹر کولبروک اور مسٹر ایلس اس پنڈت کی رائے کی تائید کرتے ہین (۱) سر ٹامس اسٹرینج یہ لکھتے ہین کہ تحمیل تبنیت کے لئے بجز لڑکے کو دینے اور لینے کے جو کسی صریح فعل کے ذریعہ سے عمل مین آنا چاہئے اور وہ فعل صریح حسب قول منو (۲) پانی کا ڈالدینا ہے اور کسی امر کے عمل مین آنے کی بالکل ضرورت نہین بجلعد ہوم وغیرہ کا انجام دینا صرف برہمنون کیواسطے ضرور ہے کیونکہ اون مین کچھ فوایددینی بھی ہین (۳) مدراس ہائیکورٹ نے برہمن قوم کے مقدمہ مین بہت زور کیساتھ پہلے یہ تجویز کیا تھا کہ رسم دت ہوم کا اداکرنا برہمن کے لئے بھی ضروری امر نہین ہے (۴) اور اس کے بعد بھی اسی نظیر کی تقلید و حوالہ سے چھتری قوم کے مقدمہ مین مدراس ہائیکورٹ نے یہ ہی تجویز کیا کہ جبکہ برہمن کے لئے دت ہوم کی ضرورت نہین ہے تو چھتری کے لئے جن مین غالبًا اگن نہین جلائی جاتی ہے بجز دینے اور لینے لڑکے کے بدرجہ اولیٰ ہوم کی مطلق ضرورت نہین ہے — اور فرمایا کہ نظیر محولہ کی تائید سر ٹامس اسٹرینج و تجویز لارڈ وین فرڈ

مقدمہ ستروگن ست پتی (۵) سے ہوتی ہے — سر ٹامس اسٹرینج کی دہرم شاستر جلد ۲ صفحہ ۸۸ مین ایک توضیح نہایت مستند مصنفہ ایلس صاحب درج ہے جسمین صاحب موصوف نے یہ لکھا ہے کہ "لیکن صحیح طور پر دت ہوم صرف وہ ہی قومین کرسکتی ہین جو وید کی سرتیون کو مذہبی رسوم مین استعمال کرتی ہین — اور جنوب ہند مین اون سرتیون کو سواے برہمنون کے اب اور کوئی قوم استعمال نہین کرتی ہے" لہذا چھتری کے لئے دت ہوم ضروری نہین ہے (۶) لیکن اسکے بعد اسی ہائیکورٹ نے اپنی پہلی راے پر جو بمقدمہ سنگما دی گئی تھی اعتراض کرکے یہ تجویز کیا کہ برہمن قوم کے لئے رسم دت ہوم ایک

---

(۱) اسپشل صفحہ ۱۶۴ — اسٹرینج جلد ۲ صفحہ ۸۸ — و جلد ۱ صفحہ ۸۳ و ۸۴

(۲) یہ قول دفعہ ۴۷ کتاب ہذا مین درج ہے —

(۳) سر اسٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۸۳ و ۸۴ و ۹۵ — ۹۷ —

(۴) سنگما بنام رام انج چارلو مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۵

(۵) رپورٹ نیب صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ —

(۶) سری سری چندر مالا پٹا مہا دیوی بنام دسری کمٹ مالا پٹا مہا دیوی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۰ —

ضروری جزو تبنیت کا ہے عدالت نے فرمایا کہ اگرچہ اس احاطہ میں مقدمہ سنگما بنام رام انوج چاریو (۱) میں یہ تجویز ہوا تھا کہ برہمنوں میں دت ہوم ضروری جزو تبنیت کا نہیں ہے لیکن ہم اس خیال کی طرف مائل ہیں کہ برہمنوں میں دت ہوم ضروری ہے اور بلدی کورٹ کلکتہ سے اس باب میں اتفاق کرنے کی طرف راغب ہیں (۲) اگر تبنیت محض ایک معاملہ دیوانی خیال کیا جائے تو ان لوگوں کیطرف سے لڑکے کو دینے اور قبول کر لینے سے جو دینے اور لینے کو مجاز ہیں تبنیت کی تکمیل ہو جاتی ہے بشرطیکہ متبنیٰ ایک خاندان سے دوسرے خاندان میں منتقل ہو جائے۔ اس لحاظ سے کہ دت ہوم برہمنوں میں ضروری امر ہے معاملہ دیوانی اوسوقت تک مکمل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ اوسمیں شکل رسم مذہبی کی پیدا نہ کیجائے مگر بلحاظ خاص نوعیت معاملہ کے ضرور ہے کہ اقرار دینے اور لینے کا رسم مذہبی سے پیشتر عمل میں آئے اور وقفہ زمانہ کا درمیان دونوں کے ایک امر غیر اہم ہے لہذا ہم یہ نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ کیونکر دینا اور لینا زمانہ ماقبل کا ادا ہونے رسم مذہبی سے جو کسی موقع مابعد پر عمل میں آئے یا یہ تکمیل کو نہ پہونچے گا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اثناء وقفہ میں دینا لڑکے کا بطور جائز منسوخ کر دیا جائے لیکن جبکہ وہ غیر منسوخ ہو تو جب رسم ناحق عمل آ جائے تو پیچھے کیطرف اقرار سابق سے متعلق ہو جاتی ہے" (۳)۔

بہار شستر میں یہ قاعدہ صحیح قرار پایا ہے کہ اگر ہم گوتر لڑکا متبنیٰ کیا جائے تو برہمن کے لئے بھی بجز دینے اور لینے لڑکے کے اور کسی رسم ہوم وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔

دفعہ ١٦٧

بہار شستر میں یہ قاعدہ عام قرار دیا گیا ہے کہ اگر اپنے ہی گوتر کا لڑکا متبنیٰ کیا جائے تو گو قوم برہمن ہو بجز لڑکے کی دینے اور لینے کے اور کسی رسم دت ہوم وغیرہ کے ادا کرنے کی ضرورت جواز و تکمیل تبنیت کے لئے نہیں ہے چنانچہ ایک مقدمہ میں یہ بحث ہوئی کہ ایک شخص نے اپنے بھائی کے لڑکے کو متبنیٰ کیا اور رسم دت ہوم ادا نہیں کی تو آیا ایسی حالتمیں تبنیت جائز و مکمل ہے یا نہیں پنڈتوں نے تبنیت مذکور کو یا مستی کے اس خاص قول کی بنا پر جائز قرار دیا کہ "جب دختر کا بیٹا یا بھائی کا بیٹا متبنیٰ کیا جائے تو دت ہوم یا دیگر

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ١٦٥ (۲) دفعہ ۵۹ کتاب ہذا دیکھئے

(۳) ونکٹ بنام سبہدرا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۸ – یہ پوری نظیر دفعہ ۱۷۰ کتاب ہذا میں درج ہے۔

رسوم کے ادا کرنے کی کچھہ ضرورت نہین ہے کیونکہ ایسی لڑکون کی تبنیت صرف زبانی
ایجاب وقبول عطا سے کامل ہو جاتی ہے" (۱) حال مین ایک مرہٹا خاندان کے
برہمن کے مقدمہ مین جو سو برس سے پونا سے اوٹھکر ضلع جالون علاقہ ممالک
مغربی و شمالی مین جا بسا تھا اور جسمین برادر زادہ کو متبنی کیا گیا تھا پھر یہی بحث
ہوی با جلاس کامل ہای کورٹ الہ آباد نے یہ تجویز کی کہ ہم گوتر لڑکے کی تبنیت کے
لئے مرہٹا برہمنون مین دت ہوم یا دیگر رسوم کی بجز دینے اور لینے لڑکے کی ضرورت
نہین ہے - ہای کورٹ نے بعد ملاحظہ جملہ اسناد کے فرمایا ہمارے روبرو یہ بحث نہین کی
گئی ہے کہ تکمیل تبنیت کے لئے ہر ایک رسم جو دت تک میمانسا اور دت تک چندریکا
مین بیان کی گئی ہے ضروری ہے مگر یہ کہا گیا ہے کہ دت ہوم و بتر یشتی یعنی ہوم
واسطے اولاد ذکور کے اور پڑہنا پانچ منترونکا ضروری ہے اور اس بنیاد پر بسیر
متبنی کی تبنیت اونہین رسوم کے ذریعہ سے مکمل ہو سکتی ہے - اسمین کچھہ شک نہین
ہے کہ از روے متن دت تک میمانسا و دت تک چندریکا وہ رسوم جو اونمین بیان
کی گئی ہین جواز تبنیت کے لئے ضروری سمجھی گئی ہین مگر ان کتابون کے مصنف کسی
رسم مندرجہ کو مستثنی نہین کرتے ہین کل رسوم کو یکسان ضروری لکھا ہے حالانکہ بہت
رسمین اب ضروری نہین سمجھی جاتی ہین پس اسوجہ سے اون کتابونکا حکم دت ہوم یا دیگر
رسوم کے ضروری ہونیکے باب مین ساقط ہو جاتا ہے - جن وجوہ سے دیگر رسوم کا
ضروری ہونا بیان کیا جاتا ہے وہ قرار واقعی طور پر بیان نہین کی گئی ہین یہ امر صاف
نہین معلوم ہوتا ہے کہ جواز تبنیت واسطے امور دینی کے رسوم مذہبی پر کیون منحصر
ہونا چاہئے یا یہ کہ رسوم مذکور واسطے اوسی غرض کے بہ نسبت ادنی درجہ کی قومون
کے اعلی درجہ کی قومون مین کیون زیادہ ضروری ہین - اب قانون قرار یافتہ یہ ہی
کہ شودر کے لئے کوئی رسم یا دت ہوم جواز تبنیت کے لئے درکار نہین ہے اور برہمنون
کے باب مین کوئی تفریق کرنے کی وجہہ معقول نہین ہے - اسکی وجہ کہ کیون شودر کو
دت ہوم اور منتر پڑہنا درکار نہین ہے یہ بیان کی گئی ہے کہ اوسکو اون رسوم کے
انجام دینے کا منصب نہین ہے لیکن اون کے مستثنی کرنے کی یہ وجہہ جانبنا نہین

(۱) ہوبت راو بنام گووند راو ڈویل جلد ۲ صفحہ ۷۵ و ۷۸ - اسٹیل صفحہ ۴۵ -

ہو سکتی ہے کیونکہ وہ رسوم شودر کے لئے برہمن کے ذریعہ سے ادا کیجا سکتی ہین اور فی الحقیقت ہیو با ہیو کہہ کے باب ۴ فصل ۵ - اشلوک ۱۲ (دیکھئے ترجمہ منڈلک صفحہ ۵۶) مین یہ ہی طریقہ بیان کیا ہے کہ ہوم اور منتر کا پڑہنا شودر کی جانب سے بذریعہ برہمن کے عمل مین آسے گا اسوجہہ سے کہ ستن پر آسترمین یہ لکہا ہے کہ وہ شخص جسکے لئے برت وسنت رجگت واشنان تیرتہہ ور ہیان - اوراسی قسم کی باتین برہمن کے ذریعہ سے کیجاتی ہین وہ اون کے فائدہ سے مستفید ہوتا ہے"- جس وجہ سے کہ وہ رسوم شودر کے لئے ضروری نہین ہین غالبًا یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ محض قاعدۂ رسوم مین داخل ہین (یعنی ایک رسم ضابطہ نہ رکن یا شرط) اورگو اون کے عمل مین لانے کا حکم مذہبی بنیاد پر ہے مگر وہ جواز تبنیت کے لئے واسطے امور دینا وی کے ضروری نہین ہین اور یہ وجہ جملہ اقوام سے یکسان متعلق ہوگی - نسبت اون احکام مندرجہ دت تک میمانسا ودت تک چندریکا کے جن مین رسوم کا ضروری ہونا درج ہے کسیقدر اشتباہ کیا گیا ہے جو ترجمہ ہیو بار میوکہہ مرتبہ منڈلک ضمیمہ ۴ صفحہ ۵۰۹ کے مس یہ سے معلوم ہوگا جسمین یہ بیان کیا گیا ہے کہ اقوال منو جن پر دت تک میمانسا اور دت تک چندریکا کے مصنف اس امر کے ثابت کرنے پر استدلال کرتے ہین کہ ایک لڑکا جو بدون کما حقہ انجام دینے رسوم کے متبنیٰ کیا جاتا ہے وہ وارث ہونیکے قابل نہین ہوتا ایسے پسر متبنیٰ کی صورت سے متعلق ہین جسکے ایک بہائی صحیح النسب تبنیت کے بعد ہوا ہو اور جو نتیجہ کہ اسناد محولہ سے اخذ کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ نہ ہوم اور نہ کوئی اور رسوم بجز دینے اور لینے لڑکے کے چارون قومون مین سے کسی مین بہی ضروری ہین - ہائیکورٹ مدراس نے مقدمہ سنگا بنام رنجا موری ونیکٹا چارلو (۱) مین یہ ہی تجویز کی ہے سرلی اسٹینج صاحب کی راے مقدمہ وریابرمل بنام نراین پلے مین صاف طور پر یہ لیح ہے کہ اصل رسم دینا اور لینا پسر کا معلوم ہوتی ہے باقی رسمین ایک معاملہ سنجیدگی اور شایستگی وخیرات وضیافت کا ہے جو مختلف طور پر بلحاظ حالات جداگانہ

(۱) رپورٹ مدراس ہائی کورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶۵ - اس فیصلہ پر خود مدراس ہائی کورٹ نے برہمن قوم کے مقدمہ مین اعتراض کرکے یہ تجویز کیا ہے کہ برہمن کے لئے دت ہوم کرنا لازمی شرط تبنیت کی ہے دیکھو نظیر دیکٹا بنام سوبہدرا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۸ - یہ دفعہ ۶۱۰ کتاب ہذا مین درج ہے-

مختلف حصص ہندوستان کے ہوا کرتی ہین"۔ اور یہ بھی اون کی کتاب دہرم شاستر مین درج ہے جسمین وہ یہ بیان کرتے ہین کہ ہوم صرف مذہبی خیال سے برہمنون کے لئے ضرور ہے اور برہمنونکی نسبت بھی اُون کے خیال فائدہ روحانی کو تسلیم کرکے کسی طور سے یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ امور دنیاوی کی غرض سے رسم ادا کرنے کو لئے ہوم ضروری ہے بلکہ برعکس اسکے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکا خیال ہونا بالعموم فریق خواہشمند کی رضامندی پر ہے - رسوم جو بیان کی گئی ہین ضروری نہین ہین"۔ مقدمہ اندرمنی بنام بہاری لال (۱) مین پریوی کونسل نے یہ تجویز کی کہ کوئی رسم حتیٰ کہ دت ہوم بھی شودرون مین ضروری نہین اور حکام عالیمقام نے قول جگنناتھ (ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴۴) کا حوالہ دیا ہے جسمین یہ مسئلہ قرار دیا گیا ہے کہ "ہوم وید کے الفاظ پاک (منتر) کے ساتھ کرنا تبنیت کا ایک غیر ضروری جزو ہے گو یہ ناقص ہوتاہم تبنیت جائز ہے"۔ اور حکام عالیمقام یہ لکھتے ہین کہ "معلوم ہوتا ہے کہ جگنناتھ نے اس مسئلہ کی تائید مین جو دلایل بیان کی ہین اون مین شودر اور اعلیٰ قوم کے لوگون مین کوئی فرق نہین کیا ہے"۔ اور حکام عالیمقام لارڈ بین فورڈ کے اس مقولہ مندرجہ مقدمہ قوم برہمنان سوتر وگن ستپتی بنام سوترا دی کا کہ جواز تبنیت کے لئے مذہبی رسوم کی ضرورت نہین ہے حوالہ بطور تشریح قانون اور اس قاعدہ کے جو سرٹی اسٹرینج صاحب نے جلد اول صفحہ ۹۳ و ۹۴ مین قایم کیا ہے اور نیز اسناد محولہ کا حوالہ دیتے ہین - ایک حال کی مقدمہ مہاشے شوشی ناتھ گھوس بنام سری متی کرشن سندری داسی (۲) مین ایک فقرہ ہے جسکا حوالہ اس بات کو ثابت کرنے کو لئے دیا گیا ہے کہ کامل طور پر انجام دہی رسوم کی جواز تبنیت کے لئے برہمنون مین ضروری سمجھی جاتی ہے - اوس مقدمہ مین بجواز ایسی تبنیت کے حوالہ دیا گیا ہے جو بذریعہ دستاویز بلا تعلق دینے اور لینے لڑکی کے ہوی ہو اور حکام عالیمقام یہ لکھتے ہین کہ "یہ صاف ظاہر ہے کہ دوج فرقہ کے لوگون مین کوئی تبنیت اس طور پر بذریعہ دستاویز کے نہین ہوسکتی ہے کیونکہ بعض رسوم مذہبی خصوصاً دت ہوم اون کے لئے ضروری ہے"۔ مگر یہ امر مشتبہ ہو کہ اس سے زیادہ بیان کرنا مقصود تھا کہ یہ مذہبی رسوم بطور ایک جزو

(۱) لا رپورٹ اپیل ہاے ہند جلد ۷ صفحہ ۲۴ -

(۲) ,, ,, ,, ,, ,, ۲۵۰ -

محض قانون رسمی کے ضروری ہین نہ یہ کہ جواز تبنیت واسطے اغراض دنیاوی کے اون کی کامل تعمیل پر منحصر ہے — لیکن ان دونون مقدمون سے کسی مین بہی اس امر کا فیصلہ نہین ہوا — یہ مقدمہ جو ہمارے روبرو پیش ہے تبنیت برادر زادہ کا ہے اور یہ تجویز کی گئی صاف سند ہی کہ ایسے مقدمہ مین دت ہوم اور نہ کوئی اور رسم ضروری ہے بموجب قول یاما کے جسکا ترجمہ ضمیمہ ۴ صفحہ ۴۰۳ منڈلک کی میوکہ شاستر مین یہ کیا گیا ہے کہ "دختر زادہ اور برادر زادہ کے لئے ہوم اور اسی قسم کے کام کرنیکا قاعدہ نہین ہے نقل تبنیت صرف زبانی بیہ کرنے سے پورا ہو جاتا ہے یہ مقدس قول یم کا ہے" اور جیسا کہ بیان کیا گیا تھا کہ رسم مذکور سے تکمیل تبنیت کی مقصود ہے تو ایسی صورت مین یہ ضرورت ہوگی کہ جب لڑکا اوسی گوتر کا ہو اور بطور پسر کے سمجھا گیا ہو (میوکہ باب ۴ فصل ۵) ایک مقدمہ فیصل شدہ ہو بہٹ داو بنام گوبندراو بلونت منکر (۱) اس مضمون کا ہے کہ بھتیجے کی تبنیت مین کوئی رسم درکار نہین ہے چونکہ یہ مقدمہ دکہنی برہمنون کا ہے — لہذا اس مین بجز دینے اور لینے لڑکے کے اور کسی رسم کی ضرورت نہین تہی" (۲)

دفعہ ۲۴۲ — بہاراشٹر مین بجز قوم برہمن کے (یہ بہی بعض حالتون مین) چہتری اور ویش قوم مین تبنیت سے رسوم و ہوم کا کہٹراگ اوڑا دیا گیا ہے ویسٹ و بولر	چہتری اور ویش کے لئے بہاراشٹر مین ہوم یا کسی اور رسم کی ضرورت نہین ہے —

صاحبان کی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ صرف لڑکے کو دینے اور لینے سے تبنیت کمل و نافذ ہوتی ہے کسی اور رسم کا ادا کرنا لازمی نہین ہے (۳) مین صاحب نے تو یہان تک لکہا ہی کہ احاطہ بمبئی مین برہمنون مین بہی بجز دینے اور لینے لڑکے کی کسی اور رسم کی ضرورت نہین ہی (۴) مگر یہ غلط ہی کہ ہر حالتین برہمن قوم کو لئے رسم کا ادا کرنا لازم نہین ہے —

دفعہ ۲۴۳ — بمبئی ہائی کورٹ مین بہت اصرار کے ساتھ یہ بحث پیش ہوئی کہ جسطرح	گو بیوہ اپنا سر مونڈا سے بیوہ جسولا یعنی ناپاک رہتی ہے اور گو نہ تہا اوسکو سر مونڈانا چاہئے لیکن جب وہ بغیر سر مونڈانے اپنے شوہر کے لئے لڑکا متبنیٰ کرلے تو تبنیت محض جبکہ جسولا ہونے سے ناجائز یا لاشے نہین ہو جاتی ہے

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ صاحب جلد ۲ صفحہ ۸۲ — (۲) اتمارام بنام مادہوراو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۷۶ — (۳) کتاب ویسٹ و بولر صاحبان صفحہ ۹۲۲ و ۹۲۳ — (۴) دفعہ ۱۳۸ اور دہرم شاستر مین صاحب —

کی عصمت بیوہ شوہر کے لئے لڑکا متبنیٰ کرنے کی قابل نہین رہتی ہے اسیطرح وہ بیوہ جسنے اپنا سر نہ مونڈایا ہو متبنیٰ کرنیکو ناقابل ہوتی ہے اور اسوجہ سے تبنیت ناجایز ہے ہای کورٹ سنے یہ قرار دیا کہ گو مذہبًا سر کا مونڈانا بیوہ پہ لازم ہو اور بغیر اوسکو وہ ہندؤن کے مقدس قواعد کی رو سے ناپاک رہتی ہو لیکن تبنیت محض اسی وجہ سے کہ بغیر سر مونڈائی بیوہ عمل مین لائی ہے ناجایز ویبے اثر نہین ہو جاتی ہے ہای کورٹ نے حسب ذیل تجویز کیا :- بحث یہ ہو کہ اُس جوار هند یعنی علاقہ بمبئی مین ایسی بیوہ برہمن عقیدہ قدیم جس نے اپنا سر نہ مونڈایا ہو متبنیٰ کرنے کی مجاز ہے یا نہین اگر وہ تبنیت عمل مین لاسے تو بوجہ اس کے کہ بروقت تبنیت اُسکا سر نہین مونڈا تھا تبنیت ناجایز ہے یا نہین اس بحث کی نسبت فقرات ذیل رسالہ ویسٹ وبولر صاحبان مندرجہ صفحہ ۹۹۰ پر استدلال کیا گیا ہے یعنی "برہمنون اور دیگر اشخاص کی بیوہ گان جنمین یہ رواج ہے کہ وہ بعد جسولا ہونے کی ناپاک سمجھی جاتی ہین جب تک کہ وہ اپنا سر نہ مونڈا ئین اُسوقت تک وہ تبنیت عمل مین نہین لا سکتی ہین" "جو بیوہ کہ جسولا ہو گئی ہو کوئی عمل مذہبی انجام نہین دے سکتی ہے اور اسوجہ سے وہ تبنیت بھی عمل مین نہین لا سکتی ہے جب تک کہ اوس کا مونڈن ہو جائے" اور نوٹ (ز) مین یہ لکھا ہے -"بیوہ کو متبنیٰ کرنے کی صلاحیت ہونے کے لئے ضرور ہے کہ وہ بالغ ہو گئی ہو اور اوس کا مونڈن ہو چکا ہو" مونڈن نہونے سے جو ناپاکی پیدا ہوتی ہے اوس کی نسبت یہ حجت کیجاتی ہے کہ وہ اوس ناپاکی کی مشابہ ہے جو بے عصمتی سے پیدا ہوتی ہے اور اوسی کی مانند بیوہ کو امور مذہبی کے عمل مین لانیکے ناقابل کر دیتی ہے اور اسوجہہ سے بیوہ لڑکا متبنیٰ کرنے کو ناقابل ہے۔ شام لال دت بنام سودامنی داسی (۱) مرد کی حالت ناپاکی کی نسبت بمقدمہ رام لنگاپلی بنام سداشیو پلی (۲) یہ فرض کیا گیا تھا کہ اوس سے وہ تبنیت جو اوس نے حالت مذکورہ مین کی تھی ناجایز ہو گئی - بخلاف اس کے یہ بحث ہوئی ہے کہ غرب ہسد مین واسطے جواز تبنیت کے کوئی رسم لابدی نہین ہے صرف لڑکے کا دینا اور لینا جواز تبنیت کے لئے کافی ہے رسالہ ویسٹ وبولر صاحبان صفحہ ۹۲۲ کا حوالہ دیا گیا ہے یہ امر تعجب انگیز ہے کہ نسبت ضروری ہونے یا نہونے رسوم مذہبی کے صریح سند بہت ہی کم ہے یہ ظاہر ہے کہ غور درون

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۶۲ (۲) اپیل ہاے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۹ صفحہ ۵۰۶ -

مین سواے دینے اور لینے لڑکے کی اور کوئی رسم ضروری نہین ہے دیکھو بہاری لال بنام اندرنی (۱) دکینھا بنام تنگو با (۲) وجگواندا متچ مل بنام راج مل (۳) و مہاشی بنام سعاتی (۴) مگر یہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ برہمنون کے معاملات کے تجویز کرنے مین کوئی ایسی صریح سند موجود ہے مسٹر اسٹیل اپنے رسالہ (قانون ورواج اقوام ہنود) مین (صفحہ ۱۸۴ مین) لکہتے ہین کہ قوم برہمن اور دیگر اقوام مین جتنی رسوم شاستر ادا کی جاتی ہین تبنی کرنے والی کی گود مین لڑکے کا رکہنا ایک رسم لابدی سمجھی گئی ہے (ب) لیکن اوسی صفحہ مین اسٹیل صاحب یہ بہی لکہتے ہین — وہ یعنی تبنیت بعد انجام ہونے رسم ہوم کے برہمنون مین منسوخ نہین ہوسکتی ہے نہ اقوام ادنی مین مسترد ہوسکتی ہے (ج) حروف (ب) و (ج) مین وہ حوالے اور جوابات درج ہین جو پونا اور خاندیس سے آئی تھے - نوٹ (ز) کو صفحہ ۹۲۶ رسالہ ویسٹ و بولر صاحبان مین مصنفان بعد حوالہ مقدمات مطبوعہ وغیر مطبوعہ بمبئی کے اس طور پر ختم کرتے ہین (صفحہ ۹۲۳) واضح ہوگا کہ نسبت قوم برہمن کے اطمینان کامل کے ساتھ کسی مسئلہ کے قرار دینے کی کوئی سند نہین ہے سبب یہ ہے کہ برہمن رسوم کو اہم سمجھتے ہین اور عملدرآمد مین رسوم مذکور کے ہونے سے تبنیت کی نسبت ایسا اشتباہ پیدا ہوگا کہ جس سے ثبوت دینے اور لینے لڑکے کا باظہار منشا و ضروری کے اہم طور پر خراب ہو جائیگا" بمقدمہ مہاشی بنام سری متی کرشن سندری (۵) حکام پریوی کونسل نے اس طور پر عموماً قانون قرار دیا ہے کہ "طریقہ گود لینے اور گود دینے لڑکے کا اب بہی دہرم شاستر اور رواج اہل ہنود پر قائم ہے اور یہ امر خوب ظاہر ہے کہ دو جنمی قومون مین کوئی ایسی تبنیت دستاویز کے ذریعہ سے نہین ہوسکتی ہے کیونکہ بعض رسوم مذہبی خصوصاً دت ہوم لازمی ہے - معلوم ہوتا ہے کہ طریقہ تبنیت شودرون مین دو جنمی قومون سے لیا گیا ہے اور اونکی تقلید عملدرآمد مین جہانتک ہوسکتا ہے وہ کرتے ہین جیساکہ اکثر مقدمات سے ظاہر ہوتا ہے یعنی یہ کہ اونہون نے وہ محض مذہبی

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر مقدمات دیوانی جلد ۲ صفحہ ۲۸۵
(۲) رپورٹ ہای کورٹ بمبئی جلد ۱ نوٹ بصفحہ ۲۶۵
(۳) رپورٹ ہای کورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۲ بصفحہ ۲۶۵
(۴) لا رپورٹ اپیل ہاے ہند جلد ۷ صفحہ ۲۵۰
(۵) " " " " " " بصفحہ ۲۵۶ -

پوجا اور رسوم اختیار کر لی ہین جنکی نسبت اب یہ تجویز ہوئی ہے کہ اُن لوگون مین سواے گود دینے اور لینے کے اور کوئی امر لابدی نہین ہے پس ظاہر ہے کہ بموجب رواج ہنود کے جسکا تسلیم کرنا عدالتون پر اس طرح جبر لازم ہے کہ قانون اُسکا تابع ہی لڑکے کا گود دینا اور لینا اسطور پر ہونا چاہیئے کہ لڑکے کا باپ لڑکے کو متبنیٰ کرنے والی مان کے حوالہ کرے اور متبنیٰ کرنے والی مان یہ کہے کہ وہ لڑکے کو تبنیت مین قبول کرتی ہے۔ بموجودگی اس عام اظہار قانون کے مین اس امر کی تجویز کرنے مین بہت تامل کرونگا کہ قوم برہمنان غرب ہند مین بھی بلا ادا ے رسوم مذہبی لابدی کے تبنیت جایز ہے۔ اس مسئلہ کی تائید مین صریح سند صرف غیر مطبوعہ مقدمہ جگنا تھ بنام راد ہا بائی (۱) ہے سابق کے فقرہ رسالہ اسٹیل صاحب سے مسئلہ مذکور کی تائید محض استنباط کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور ابعد کے فقرہ سے بطریق استنباط مسئلہ مذکور کی تردید ہوتی ہے۔ اور نیز اُس راے سے بھی تردید ہوتی ہے جو ارباب پونا کالج نے ظاہر کی تھی اور جو صفحہ ۱۰۴ مین درج ہے۔ ہمارے نزدیک مصنفان رسالہ ویسٹ و بولر صاحبان کی راے بھی جو اوپر مذکور ہوئی اوس قاعدہ کے مطابق ہے جو حکام پریوی کونسل نے قرار دیا ہے دیکھئے صفحہ ۱۰۸۴ – رسالہ مذکور – مین صاحب باوجود تسلیم اس امر کے کہ یہ بحث غیر طے شدہ ہے ظاہرا اس راے کیطرف مائل ہین کہ مدراس اور بمبئی مین برہمنون مین کوئی رسم بطور لازمی درکار نہین ہے سواے دینے اور لینے لڑکے کے (دفعہ ۱۳۸ دہرم شاستر مین صاحب) مگر مین خیال کرتا ہون کہ مجکو اس امر کا فیصل کرنا ضرور نہین ہے اس مقدمہ مین شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضروری مذہبی پوجا کی گئی بیوہ کی اس مین شریک ہونے سے پہلے شاستریون سے اس امر کی نسبت مشورہ کر لیا گیا تھا کہ بیوہ بغیر سر مونڈاے اوسمین بطور مناسب شریک ہو سکتی ہے یا نہین اور یہ راے دی گئی تھی کہ چند دان دینے کے ذریعہ سے بطریق پراسچت کے وہ بغیر سر مونڈاے بھی شریک ہو سکتی ہے۔ پس ہم کیونکر یہ فیصلہ کر سکتے ہین کہ بیوہ درحقیقت غیر مجاز تھی۔ اگر دیگر عالمان شاستر اس راے سے مختلف راے دیتے تاہم عدالت کو مابین آراے متناقض کے جو مذہبی بحث سے متعلق ہون فیصلہ کرنا ایک دقیق کام ہے۔ مین اس امر کی تجویز کرنے پر مستعد ہون کہ اگر کوئی تبنیت مع جملہ ضروری رسوم کے پوجاریون کی امداد سے اور مطابق اراے شاستریون کے عمل مین

(۱) رپورٹ صدر عدالت ۱۸۲۲ع صفحہ ۱۷۵ –

اسے تو عدالت اُسکو بمقابلہ آراے دیگر شاستریان کے بہی جو مختلف راے رکہتی ہون بحال رکہی
گی - رسالہ ویسٹ و بولر صاحبان کے جن فقرات کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے اُن سے میری راے
مین اوسکے دیعلم مصنفون کی راے کا اظہار نہین ہوتا ہے کیونکہ فقرات مذکور خطوط ہلالی مین ہین
اور اونسے صرف وہ رائین ظاہر ہوتی ہین جو زمانہ سابق کے شاستریون نے دی ہتین اور کوئی
امر اس امر کے اظہار کے لئے نہین ہے کہ آراے مذکور کن حالات مین دی گئی نہین اور آیا متبنّی
کرنے والی مان نے ہوم بطور پراسچت کے کیا تہا یا نہین - رسالہ مذکور کے صفحہ ۹۹ مین
ایک شاستری کی یہ راے ظاہر کی گئی ہے کہ بیوہ جسکی عمر دس برس کی ہو اور جس کی موت اتنی
ہوئی ہو اور ہنوز سن بلوغ کو نہ پہونچی ہو بموجب خواہش یا رضامندی اپنے شوہر کے دوسرے
گوتر سے لڑکا متبنّی کر سکتی ہے - پس قدیم شاستریون نے ہر صورت مین بغیر سر مونڈا سے
بیوہ کو تبنیت سے امتناع نہین کیا ہو - بمقدمہ شیامان لال دت بنام سوداسنی داسی (۱)
بیشک یہ تجویز ہوئی تہی کہ بے عصمت بیوہ جو بطور زن مدخولہ حاملہ ہو تبنیت عمل مین نہین
لا سکتی ہے مگر ناپاکی جو ناپاکی پیدا ہوتی ہے وہ بہی بذریعہ پراسچت رفع ہو سکتی ہے
تہکہو بائی بھینڈی بنام راما بائی بہینڈی (۲) یہ ہی تجویز مقدمہ رام لنگا پلی بنام سدا شیو پلی
(۳) سے متعلق ہے اور اس مقدمہ مین کوئی فیصلہ بحث ناپاکی کی نسبت نہین کیا گیا تھا -
اگر وہ طرز استدلال جو اوس مقدمہ مین اختیار کیا گیا تھا مقدمہ حال سے متعلق کیا جاے
تو وہ بتائید تبنیت کے قطعی ہوگا ان وجوہ سے مین یہ تجویز کرتا ہون کہ تبنیت
جائز ہے" (۴) -

دفعہ ۷۶۴ یہ امر متواتر اور قطعی طور پر طے ہو گیا ہے کہ قوم شودر مین تکمیل و جواز تبنیت کے لئے

یہ قطعی طور پر طے ہو گیا ہے کہ شودرون مین تکمیل تبنیت کے لئے بجز دینے اور لینے لڑکے کے اور کسی رسم کی ضرورت نہین ہے -

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۶۲ -
(۲) رپورٹ ہاروڈ صاحب جلد ۲ صفحہ ۸۸۴ طبع دوم -
(۳) اپیل ۲ --- ندہ موسومہ ... صاحب جلد ۹ صفحہ ۵۰۴ -
(۴) ناراجی وناٹک راو جگنا ہتہ بنام لکشمی بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱ -

صرف لڑکے کا دینا اور لینا کافی ہے سواے اسکے اور کسی رسم کی ضرورت نہین ہے (۱) بلکہ یہ بہی تجویز ہوا ہے کہ گو ایام سوتک مین بوجہ نہ انجام کرسکنے رسوم تبنیت کے تبنیت صحیح طور پر عمل مین نہ اسکتی ہو لیکن جبکہ شودر کو رسوم کا ادا کرنا ضروری نہین ہے تو گو لڑکا ایام سوتک مین متبنی کیا گیا ہو تاہم اوسکی تبنیت کسیطرح ناجایز نہین ہے (۲) لیکن اگر فی الواقع لینا دینا لڑکے کا عمل مین نہ آیا ہو تو محض لینے دینے کی دستاویز لکہدینے اور رجسٹری کرا دینے سے تبنیت مکمل نہین ہوسکتی ہے اور نہ اسوجہ سے تبنیت مکمل ہوتی ہے کہ لڑکے کا پہلا نام بدل کر دوسرا نام رکہہ لیا گیا ہے کیونکہ یہ امور بمنزلہ دینے اور لینے لڑکے کی نہین ہین گو تبنیت شودر قوم کا آدمی عمل مین لائے مگر تبنیت کی تکمیل کے لئے یہ لازم ہے کہ لڑکے کا دینے والا یہ کہکر لڑکے کو لینے والے کی گود مین دے کہ مین نے لڑکا دیا اور لینے والا یہ کہکر لے کہ مین نے اس لڑکے کو تبنیت مین قبول کیا (۳)

دفعہ ۷۶۵ کرتیرم طریقہ کی تبنیت کی رسوم مین رسومات ہوم کا ذکر ہی نہین ہے اس طریقہ مین جو رسمین ضروری ہین وہ صرف یہ ہین کہ نیک ساعت مین متبنی کرنیوالا شخص غسل کرکے لڑکے سے کہ وہ بہی غسل کئے ہوے ہو یہ کہے کہ تم میرے بیٹے ہو اور لڑکا اوسکے جواب مین کہے کہ ہان متبول ہو صرف اسطرح کے ایجاب قبول سے تبنیت مکمل ہو جاتی ہے (۴)۔ اس قاعدہ سے معلوم ہوا کہ بروقت عمل تبنیت کے لڑکے کا وہان موجود رہنا اور رضامندی ظاہر کرنا ضرور ہے چنانچہ متعلقہ ایک مقدمہ مین ایک برہمن نے اپنی نزع کی حالت مین

کرتیرم طریقہ کی تبنیت کی رسوم —

(۱) اندر منی چودہرانی بنام بہاری لال ملک منفصلہ پریوی کونسل انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۴ و انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۷۰ - مہاشوشنی ناہتہ گہوس بنام کرشن سری متی انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۸۱ پریوی کونسل تکا تہانی بنام راسوندانی انڈین لا ریپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۵۸ - دیامائی چودہراین بنام راس بہاری سنگہ کلکتہ صدر عدالت ریپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۰۱ - پرکاش چندر راے بنام دہمولی داسی صدر عدالت ریپورٹ جلد ۹ صفحہ ۹۶ سری نراین متر بنام سری متی کشن سندری بنگال لا ریپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۷ - حصہ پریوی کونسل تتا نند گہوس بنام کرسٹو دیال گہوس بنگال لا ریپورٹ جلد ۷ صفحہ اول ویکلی ریپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۰ - (۲) نہکا تہانی بنام راسوندانی انڈین لا ریپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۵۸ (۳) سری نراین متر بنام سری متی کرشنا سندری بنگال لا ریپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ - مہاشوباشی ناہتہ بنام سری متی منفصلہ پریوی کونسل انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۸۱ (۴) سدرلینڈ سی ناپسس ۱۶ -

ایک شخص کی نسبت جو اوس جگہہ موجود نتہا یہ کہا کہ مین نے اوس شخص کو اپنا کرتیرم بیٹا بنا لیا اس مقدمہ مین پنڈتون نے یہ بیوستہا دیا کہ (۱) اس صورت مین تبنیت نہین ہوئی کیونکہ یہ ضرور ہوکہ جسوقت یہ درخواست ہو کہ تم میرے بیٹے ہو اوسیوقت دوسری جانب سے قبول ہوا ور یہ بات اس مقدمہ مین عمل مین نہین آئی - ضروری رسوم تبنیت طریقہ کرتیرم کی یہ ہین کہ متبنی کرنے والا اچہی گہڑی مین نہا کر اور جسکو متبنی کرنا چاہتا ہی اوسکو بہی نہلوا کر اور کچہہ مال و اسباب حسب دلخواہ اپنے اوسکو دیکر یہ کہی کہ تم میرے بیٹے اور بیٹا یہ کہے کہ ہان مین تمہارا بیٹا ہوا پہر اس کے بعد حسب رواج ایک جوڑا کپڑے کا بیٹے کے حوالہ کرے یہ ہی شرائط شاستر کے موافق درکار ہین - چونکہ مقدمہ ہذا مین یہ سب شرائط مفقود ہین لہذا تبنیت باطل ہے (۱) یہ سب امور رسوم رودردہر نے بیان کی ہین مگر وہ یہ بہی کہتے ہین کہ مال کا دینا تکمیل تبنیت کے لئے لازمی امر نہین ہے جواز تکمیل کے لئے صرف فریقین کی رضامندی لازمی ہے اور نہ یہ ضرور ہے کہ ایجاب و قبول ایک طریقہ معینہ کے موافق کیا جاے (۲) برہمن قوم کے مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ طریقہ کرتیرم مین بجز اس شرط کے کہ لڑکا ہمقوم ہو اور کوئی شرط نہین ہے لہذا بہانجے کی تبنیت جائز ہے (۳) اور نہ سواے متبنی کرنیوالے اور متبنی ہونے والے کی رضامندی کے اور کسیکی رضامندی کی اس طریقہ مین ضرورت ہی (۴) وگیانیشر اور وشیشر کہتے ہین کہ کرتیرم (بنایا ہوا بیٹا) وہ ہوتا ہے جسکو کوئی شخص بذات خود بخواہش اولاد ذکور بیٹا بناے اور اوسکو بہ نمایش مال و دولت بیٹا بننے کی ترغیب دی گئی ہو اور وہ ہمقوم ہو اور اوسکے اصل والدین مرچکے ہون کیونکہ اگر وہ زندہ ہونگے تو لڑکا اونکے حکم کے تابع ہوگا (۵) اس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ کرتیرم طریقہ مین یہ بہی ضرور ہے کہ لڑکا ایسا ہو جسکے والدین فوت ہوچکے ہون خواہ یہ وفات طبعی ہو یا قانونی —

(۱) سماۃ ستہ پتی بنام اندر نندا چہا فیصلہ جات منتخب جلد ۲ صفحہ ۲۲۱ طبع حال

(۲) سمتہ ہی درپکہ دیکہیے شرح اشلوک ۱۰ متاکشرا باب اول فصل ۱۱

(۳) چودہری پرسرودت بنام ہنومان دت راے صدر دیوانی عدالت کلکتہ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۹۲

(۴) لچہمن لال بنام موہن لال ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۹ -

(۵) متاکشرا باب اول فصل ۱۱- اشلوک ۱۷- مدن پاریجات -

پنجاب مین تبنیت کے لئے کوئی رسم نہین کیجاتی ہے

دفعہ ۷۶۶ ملک پنجاب مین تبنیت مین کوئی رسم ہی ادا نہین کی جاتی ہے وہان تبنیت کا معاملہ محض ایک دیوانی قسم کا معاہدہ تصور کیا جاتا ہے (۱)—

شمالی سیلون کا قاعدہ تکمیل تبنیت—

دفعہ ۷۶۷ شمالی سیلون کی قوم مدلیار مین تبنیت کے باب مین صرف یہ ہی ایک رسم مروج ہے کہ متبنیٰ کرنے والا شخص زعفران کا پانی پی لیتا ہے اور پانی پینے پر تبنیت تکمیل ہو جاتی ہے (۲)۔

تبنیت کی شہادت (۳)

مثل اور واقعات کے تبنیت بھی ثابت ہو سکتی ہے—

دفعہ ۷۶۸ تبنیت کے اثبات کے لئے کسی خاص قسم کی شہادت کی ضرورت نہین ہے جسطرح اور معاملات یا واقعات ثابت کئے جاتے ہین اوسیطرح تبنیت بھی ثابت کرنی چاہئے تبنیت ثابت کرنے کیواسطے شہادت مکمل کا ہونا ضرور ہے (۴)

تبنیت اور اوسکا جایز ہونا اور اگر اجازت پر منحصر ہو تو اجازت کا ہونا اوس فریق کو ثابت کرنا چاہئے جو تبنیت پر اصرار کرے—

دفعہ ۷۶۹ جو فریق اپنا متبنیٰ کیا جانا بیان کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنا متبنیٰ کیا جانا ثابت کرے اور اگر وہ یہ بیان کرے کہ اوسکو بیوہ نے متبنیٰ کیا ہے تو اوسکو اول یہ ثابت کرنا چاہئے کہ بیوہ کو اوس کے شوہر نے متبنیٰ کرنے کی اجازت دی تھی اور دوسرے یہ بات ثابت کرے کہ بیوہ نے اوسکو متبنیٰ کیا ہے (۵) جہان یہ حکم ہے کہ بیوہ بغیر اجازت شوہر کے متبنیٰ نہین کر سکتی ہے وہان اگر یہ حجت پیش آئے کہ لڑکے کو بیوہ نے متبنیٰ کیا ہے تو گو اجازت تحریری بیان کیجائے یا زبانی مگر ضرور ہے کہ اجازت

---

(۱) پنجاب کسٹم (کتاب رواجات پنجاب) صفحہ ۸۲ (۲) تھیسے والیم جلد ۲ —

(۳) چونکہ یہ مضمون دھرم شاستر سے متعلق نہین ہے بلکہ قانون شہادت کے تابع ہے اسواسطے مختصر طور پر چند ضروری امور درج کئے گئے ہین — شہادت کا قابل ادخال و نا قابل ادخال ہونا اور کافی و نا کافی ہونا اور نیز دیگر کل امور قانون شہادت کی رو سے تحقیق و تجویز کئے جاوینگے—

(۴) ستروگن ست پتی بنام سوبترادئے منفصلہ پریوی کونسل رپورٹ نیب صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۰۳

(۵) چودھری پدم سنگھ بنام کنور اود سنگھ منفصلہ پریوی کونسل ۱۸ فروری ۱۸۶۹ء مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۴

ثبوت صریح ہونا چاہئے (۱) جب تبنیت کے جواز و ناجوازی کی بحث ہو تو جواز تبنیت کا بار ثبوت متبنی پر ہوگا (۲) کسی عورت کا صرف یہ بیان کرنا کہ لڑکا متبنی کرنے کی اوسکو اوسکے شوہر نے اجازت دیدی تھی جواز تبنیت کے لئے کافی نہین ہے تاوقتیکہ اجازت کا حقیقی طور پر اور ثبوت سے ثابت نکیا جاے مطلق عورت کے بیان سے تبنیت جایز نہین سمجھی جا سکتی ہے (۳)

اگر بیوہ کے لڑکا متبنی کرنے پر اعتراض کیا جاے تو اوسکی تبنیت کا فاسد ہونا اور فعل کا براہ تلون عمل مین آنا ثابت کرنا چاہئے —

دفعہ ۷۷۰ جب ایسی تبنیت کی نسبت جو بیوہ نے کی ہو بیوہ کے شوہر کے قرابت دار معترض ہون تو قرابت داران مذکور کیطرف سے ایسی شہادت پیش ہونی چاہئے کہ جس سے کافی طور پر یہ عیان ہو جائے کہ جو تبنیت بیوہ عمل مین لائی وہ بطور مناسب اور نیک نیتی کے ساتھ بغرض تکمیل لوازم مراسم مذہبی کے عمل مین نہین لائی بلکہ براہ تلون طبع یا بہ نیت فاسد کسی خاص شخص کے فائدہ کے واسطے اور دوسرے کسی شخص کی محرومی کی غرض سے فعل تبنیت عمل مین آیا ہو (۴)

اجازت تبنیت اور تبنیت کیلئے ثبوت تحریری ضروری نہین ہے

دفعہ ۷۷۱ تبنیت کے لئے اجازت زبانی بھی جایز و کافی ہے (۵) تبنیت کے جواز کیواسطے یہ ضرور نہین ہے کہ وہ کسی دستاویز کے ذریعہ عمل مین آئے — اگر کوئی دستاویز ہو اور وہ منسوخ بھی ہو جاے تاہم تبنیت اور طرح ثابت ہو سکتی ہے (۶)

(۱) صاحب کلکٹر مدورا بنام متو رام لنگا پریوی کونسل بنگال لا رپورٹ جلد اول صفحہ اول حصہ اول پریوی کونسل و ٹھاکر امراؤ سنگھ بنام لکرانی مہتاب کنور وغیرہ فیصلہ ہائیکورٹ مغربی و شمالی منفصلہ ۲ فروری ۱۸۶۸ء کتاب انگریزی ماہ مارچ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۳۰ —

(۲) تارنی چرن چودھری بنام سرودا سندری داسی بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ — (۳) سر ولیم میک ناٹن جلد ۲ باب ۶ مقدمہ نمبر ۱

(۴) ونکٹے کرشنا راو بنام ونکٹا راما منفصلہ پریوی کونسل ۳ نومبر ۱۸۷۶ء انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۷

(۵) سندر کنواری دیبیا بنام گجادہر پرشاد مور انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۵۴

(۶) نرگندر چندر مستر بنام سری کشن سندری پریوی کونسل سدرلینڈ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۷۷ و دہناتھ سو سینا تھ بنام سری متی کرسنا سندری پریوی کونسل سدرلینڈ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۸۷۲ و سر ولیم میک ناٹن ہندو لا جلد ۲ باب ۶ مقدمہ نمبر ۳ —

شہادت تبنیت کے موازنہ کا طریقہ اور قواعد۔

دفعہ ۲۷۷ تبنیت کے وقوع کے موافق اور نا ئید مین قیاس کرنے کو لئے وہ امور بہی قابل غور و لحاظ ہوتے ہین جو خاص مذہبی رسوم سے پیدا ہوتے ہین۔ گمان غالب یہ ہے کہ ایک بے پسر ہندو کو لڑکا متبنی کرنیکا خیال ہوگا کیونکہ بیٹے کے ہونے سے اوسکی نجات ہوتی ہے اور اگر وہ بڈہا یا بیمار ہوگا تو یہ گمان اور بہی قوی ہو جاتا ہے اگر وہ مالدار اور صاحب جایداد ہو تو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنا کسی کو جانشین بنانا چاہے گا۔ اور اگر اوس کے خاندان مین جہگڑے ہون تو وہ ایسے شخص قرابت دار کا جس سے وہ خوش نہین ہے اپنا وارث اور جانشین ہونا پسند نکریگا۔ اور ان ملکون مین جہان متاکشرا پر عمل ہوتا ہے یہ ایک اور امر پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر وہ کوئی بیوہ چہوڑیگا تو اوسکی بیوہ نان و نفقہ اوس کے رشتہ دار سے یا ان کی محتاج ہوگی اس لئے اگر وہ اپنی زوجہ سے محبت رکہتا ہوگا تو وہ یہ ضرور چاہیگا کہ بیوہ ایک متبنی لڑکے کی مان اور ولی ہو۔ اسیطرح تبنیت کے وقوع کے خلاف قیاس قایم کرنے مین چند امور پر غور و لحاظ ضروری ہوتا ہے مثلاً متبنی کرنے والے کی جوانی سے یہ گمان ہوتا ہے کہ اوسکو صاحب اولاد ہونیکی کافی امید تہی اور اس لئے قوی گمان ہے کہ تبنیت وقوع مین نہین آئی جب تبنیت کی نسبت فریقین کی شہادت باہم متناقض ہو تو مقدمہ کے واقعات کے قرائن اثبات یا عدم کیلئے بہت کار آمد رہنما ہوتے ہین اور زیادہ تر فیصلہ مقدمہ کا انحصار قراین مذکور پر ہوتا ہے مثلاً کوئی ہندو زیادہ عمر کا ہو گیا ہو اور اولاد کا پیدا ہونا بدرجہ غایت ناممکن ہو گیا ہو اور وہ صلبی اولاد سے نا امید ہو کر اپنے مذہبی عقیدہ کی روسے اپنی کریا کرم وغیرہ اخروی نجات کی غرض سے کوئی لڑکا متبنی کرے اور وہ لڑکا بحالت حیات متبنی کرنے والی باپ کے فوت ہو جائے اور اوس لڑکے کا جو ہر طرح پر تبنیت کے قابل ہے متبنی کیا جانا بیان کیا جاسے تو گو شہادت زبانی مین اختلاف ہو لیکن جب قراین ایسے قوی ہین تو تبنیت کا عمل مین آنا باور کرنا چاہیئے۔ (۲)

---

(۱) تارینی چرن بنام سرد واسندری۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵۔ سد رلینڈ جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۹ ہرو یان تک بنام راے کرسٹو سد رلینڈ جلد ۲۴ صفحہ ۱۰ ہائکٹ جلد ۱ ۱۳۹۰ - ہرادہن بنام متہرا ناتہ مکرجی انڈین لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۱۴۔ سد رلینڈ جلد ۷ صفحہ ۷۱ پریوی کونسل سندری کماری بنام گجا دہر سنوہ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۴۵ سد رلینڈ پریوی کونسل ۰ ۴ ۱۱۶۔ رگہونادہ بنام برزو کشور انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۱ مدراس رپورٹ جلد صفحہ ۴۹ ٫٫ جلد ۲ صفحہ ۴۵ (۲) ہرادہن کاہن بنام ستہرا ناتہ مکرجی پریوی کونسل

ہنود لاولد کا متبنیٰ کرنا جس فرض مذہبی پر قیاس کیا جاتا ہے اس کی بنا پر جب بڑا یا اکلوتا بیٹا بحجۂ صورت دواء مشائن کے متبنیٰ کیا جانا بیان کیا جاوے تو اسی فرض مذہبی کی بنا پر تبنیت کے مخالف قیاس پیدا کرتا ہے کیونکہ مذہبی احکام کی رو سے بڑا یا اکلوتا بیٹا تبنیت مین دینا ممنوع خیال کیا جاتا ہے گو ناجائز نہین ہے — (۱) پریوی کونسل سے ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ جب زید کی حالت ایسی تھی کہ اوس نے اپنے دو بیاہ کئے اور دونون مین سے کسی زوجہ سے اولاد نہین ہوئی اور بعض گواہون نے یہ بہی بیان کیا کہ زید بوجہ جسمانی مرض کے ایسا ہو گیا تھا کہ اوس کے اولاد پیدا ہونے کی امید نہ تہی اور اسقدر یہ امر واقعات غیر متنازعہ سے ثابت ہوا کہ زید اپنی زوجہ رنگا ماکے ساتھہ چھہ برس تک رہا مگر کوئی اولاد پیدا نہین ہوئی اسلئے قرین قیاس ہے کہ زید عقلاً یہ قیاس کر سکتا تھا یا جانتا تھا کہ میرے کوئی بیٹا پیدا نہوگا یا بہرکیف رنگا ماسے نہوگا کیونکہ اوسکی دوسری زوجہ بوجہ تکرار اوسکے گہر سے چلی گئی تہی اور اوسکی وفات تک اوسکے گہر مین نہین آئی پس بنظر ان واقعات کے یہ باور کرنا قرین قیاس ہے کہ زید کسی لڑکے کو متبنیٰ کرلے کیواسطے تجویز کر لیا - لیکن جب ہم اوس تعلق پر غور کرتے ہین جو زید کو اپنی زوجات کے ساتھ تھا اور بحالت وارث ہونے کسی صلبی بیٹے کے جو اوس کی ایک بڑی جایداد کا مالک ہوتا اس قیاس کی اور بہی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ ایک زوجہ سے وہ بوجہ تکرار ناراض تھا اور وہ اوسکی بیماری نہ اوس کے ساتھہ ضرور جایداد کی قابض ہوتی اور ایک شخص جس کے بہائی ہونے سے زید انکار کر چکا تھا جایداد کو وراثتاً لینے کا دعویدار ہوتا پس اس سے زیادہ کوئی بات باآسانی فہم مین آنے کے قابل نہین ہو سکتی ہے کہ زید اوس زوجہ اور بہائی کو جن سے وہ ناراض و منکر تھا ضرور محروم رکھنا چاہتا تھا لہذا تبنیت سے اوس نے اپنے مطلب کو پورا کرنا چاہا ہوگا جسمین علاوہ ان فوائد دنیاوی کے اخروی فوائد بہی ہین اس لئے تبنیت کا عمل مین آنا قرین قیاس ہے (۲)

قیاس تبنیت | **دفعہ ۳۷۷** پریوی کونسل نے تجویز کیا ہے کہ جب کوئی ہنود بلا چہوڑنے صلبی بیٹے کے وفات پاوے تو اوسکی نسبت بادی النظر مین یہ قیاس کیا جاویگا

۴ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۴۱۴ — (۱) نیل مادہب داس بنام بشمبر داس سوزن

انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۸۵

(۲) رنگاما بنام اچما سوز انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ اول

کہ اوس سے کوئی لڑکا متبنیٰ کیا ہوگا (۱) —

تبنیت نامہ پر اگر رجسٹری لازمی ہو تو محض رجسٹری ہونے سے اوسکی صحت پر کوئی شبہ نہین ہو سکتا ہے —

دفعہ ۷۷۴ پریوی کونسل نے تجویز کیا ہے کہ صرف یہ بات کہ دستاویز تبنیت پر رجسٹری نہین ہوئی ہے کوئی وجہ اسبات کی نہین ہے کہ کیون تبنیت پر اعتبار نکیا جاے وہ دستاویزات جو جملہ گواہان حاشیہ سے ثابت ہوئی ہون اور اونکی تردید مین کوئی شہادت فریق ثانی کی طرف سے پیش نہ ہوئی ہو قابل اس کے نہین ہین کہ وہ منسوخ کردی جائین اور اونکو صرف حلف دروغی اور جعلسازی کے اشتباہ سے ہیچکارہ سمجھا جاے (۲) مگر اہل ہند کے حقمین یہ زیادہ تر مفید ہے کہ جب اپنی زوجہ کے نام کوئی دستاویز تحریر کرین تو بنظر احتیاط اوسکی رجسٹری بھی کرا دیا کرین (۳) —

خاندان کے لوگون کو برتاؤ کا اثر تبنیت کے بار ثبوت سے سبکدوش کرتا ہے —

دفعہ ۷۷۵ ایک ہندو موصی نے وصیت کے ذریعہ سے اپنی مان کی رضامندی کے ساتھ اپنی زوجہ کو ایک لڑکا متبنیٰ کرنے کی اجازت دی اور بمتابعت اوس اجازت کے ایک لڑکا متبنیٰ کیا گیا — موصی کے خاندان کے لوگون نے وصیت نامہ کی دیگر شرایط پر ستائیس برس تک سکوت کیا اسکے بعد موصی کے ایک وارث نے اوس جایداد کے دلاپانیکا جو متبنیٰ کے قبضہ مین چلی آتی تھی اس بنا پر دعویٰ کیا کہ تبنیت ناجایز ہے تجویز ہوئی کہ گو مدعی علیہ یعنی متبنیٰ پر واجب تھا کہ اپنا استحقاق بحیثیت پسر متبنیٰ بطور امر واقعہ کے ثابت کرتا تاہم اس نظر سے کہ وہ ایک عرصہ دراز سے پسر متبنیٰ تسلیم ہوتا چلا آتا تھا تبنیت کے ثبوت کی شہادت ہونے مین کسیقدر رعایت کا ملحوظ رکھنا ضرور ہے اور یہ مقدمہ مشابہ و مطابق اوسصورت کے ہے جسمین کسی شخص قابض کا صحیح النسب ہونا ایک عرصہ دراز تک تسلیم کیا گیا ہو اور بعدہ اوسکی نسبت ایک ایسے شخص نے جسکو اوسکے صحیح النسب ہونے پر بحث کرنیکا منصب ہو اعتراض کیا ہو اور اسصورت مین مدعا علیہ کو بنظر رفع اعتراض اپنی حالت کے ہر ایک موقع کے قیاس سے جو اوسکے اہل خاندان کے اوسکو مدت دراز سے صحیح النسب سمجھنے

(۱) گلمو جی امل بنام گوبند راج جیٹی موز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۰۹ — ۲۳۴

(۲) کالی چندر چودہری بنام شب چندر بہادری پریوی کونسل سدرلینڈ رپورٹ ۲ صفحہ ۲۰۲ —

(۳) راجہ چندر ناتھ راے بہادر بنام کنور گوبند ناتھ راے وغیرہ پریوی کونسل رپورٹ سدرلینڈ جلد ۳ صفحہ ۲۰۸

سے پیدا ہوتی ہے ظاہر کرنے کا حق بخلاف دعویدار کے دیا گیا ہے اور نیز یہ مقدمہ اوس قاعدہ کی حالت کے مطابق ہے جو مدت تک بطور پسر متبنی تسلیم کیا گیا تھا اور ظن اوسکی تبنیت کے جایز ہونے کا اوس سے زیادہ پیدا ہوتا تھا کیونکہ دوسرے خاندان میں متبنی ہونے تو اوسکے اصلی خاندان کی جایداد سے اوسکا حق زایل ہوتا ہے (۱)

اگر ایک مدت تک اہل خاندان متبنی کے ساتھ متبنی کا سا برتاو کرین تو تبنیت کے ثابت کرنے کی ضرورت نہین ہے۔

دفعہ ۶۷۷ جملہ مقدمات تبنیت مین شہادت تبنیت کی ضرورت نہین ہوتی ہے جبکہ تبنیت کو ایک زمانہ گذر گیا ہو اور متبنی کو خاندان کے جملہ لوگ متبنی سمجھتے ہون اور عام معاملات مین (۲) بھی اوسکے ساتھ ایسا ہی برتاو کیا جاتا ہو تو یہ خیال کیا جائیگا کہ تبنیت کے لیے جن امور کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب وقوع مین آئے ہین (۳) جبکہ لڑکے کا دینا اور لینا ثابت ہوا اور عرصہ دراز سے تبنیت تسلیم کی گئی ہو تو تبنیت کو جایز سمجھنا چاہئے (۴)۔

بعض واقعات سے تبنیت کے خلاف قیاس ہوتا ہے

دفعہ ۶۷۷ اوس تبنیت سے جو ایک پارسی نے اپنی وفات سے بہت ہی قلیل عرصہ پہلے کی تھی اوسکا وصیت کرنا جسکا تبنیت سے کچھ عرصہ پہلے کرنا بیان کیا جاتا ہے بہت خلاف قیاس ہو گیا اور اسوجہ سے وصیت کا وجود ثابت کرنے کے لیے بہت صاف ثبوت درکار ہے۔ گو بحالت تبنیت بشکل دہرم پتر (یہ متبنی کرنے کے مشابہ ہے) یہ نہایت ضروری امر نہین ہے کہ بعد وفات متبنی کرنے والے کے تیسرے دن تبنیت کا اظہار کیا جاسے لیکن یہ دستور ہے کہ ایسا اظہار کیا جاتا ہے اور دہرم پتر سے ایک دستاویز لکھائی جاتی ہے۔ بحالت نہونے کسی ایسی تحریر کے بنظر شہادت تبنیت بطور بالک پتر کے قرار پائی نہ بطور دہرم پتر کے (۵) ایک مقدمہ مین تبنیت طریقہ کریترم کا وقوع مین آنا زیر بحث تھا شہادت جو اثبات وتردید کی گذری

(۱) ماچند رناتھ ہولدار بنام جگند رناتھ بنرجی وغیرہ موز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۶۷۔

(۲) قانون شہادت دفعہ ۵۰ دیکھئے۔ (۳) پریوی کونسل رپورٹ نیپ صاحب جلد ۴ صفحہ ۲۹۰۔ ندی کدارن بنام ارتا جیلا فیصل جات مدراس ۱۸۵۵ء صفحہ ۵۲

(۴) ساما یادا بنام مباجن بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵۔

(۵) ہوما بائی بنام بیسجیا بائی ... پریوی کونسل سدر بند جلد ۱ صفحہ ۲۸۔

اوسپر حکام پریوی کونسل نے غور کے بعد یہ تجویز کی کہ بہ نسبت شہادت اثبات تبنیت کے تردید تبنیت کی شہادت اسوجہ سے زیادہ قابل اعتبار ہے کہ بیوگان قابض و متصرف جائیداد رہین اور اونہون نے انکم ٹکس جائیداد کا ادا کیا اور بعد وفات ایک بیوہ کے دوسری بیوہ کی داخل خارج نام کی درخواست پر حکام مال کا اطمینان ہوگیا تھا کہ بیوہ درخواست کنندہ قابض ہے۔ اگر تبنیت عمل مین آئی ہوتی تو بیوگان کی صورت دگرگون ہوتی (۱)۔

دفعہ ۸۷۷ — تسلیم کا اثر

ایک ہندو قوم شودر نے اپنے بھتیجے کو جو مقدمہ ہذا کا مدعی ہے سنہ ۱۸۴۲ع مین متبنی کیا اور مدعی نے بعد وفات اپنے متبنی کرنے والی باپ کا شرادہ کیا اور اوسکی کل جائیداد پر وراثتاً قابض ہوا اور مدعی کی تبنیت کی نسبت کبھی کوئی اعتراض نہین کیا گیا بجز اس کے کہ سنہ ۱۸۴۹ع مین مدعا علیہ نے مدعی کی نابالغی کے زمانہ مین اوسکے نام نالش دایر کر کے متوفی یعنی متبنی کرنے والے کی متروکہ بعض اراضیات پر بنا جوازی تبنیت دخل حاصل کر لیا تھا مدعی نے تاریخ بیدخلی سے بارہ برس کے اندر نالش دخلیابی اراضیات مذکور کی اس بیان سے دایر کی کہ مدعا علیہ نے پہلے مقدمہ مین بسازش میرے ولی کے ڈگری دخل حاصل کی تھی اسمقدمہ مین مدعا علیہ نے ناجوازی تبنیت کا عذر اس بیان سے پیش کیا کہ رسومات مقررہ تبنیت کی عمل مین نہین آئین تجویز ہوئی کہ جب اسقدر عرصہ تک عموماً تبنیت تسلیم ہوئی اور متبنی نے رسوم تجہیز و تکفین وغیرہ اپنے متبنی کرنے والی باپ کی اداکین اور اوسکی جائداد پر قابض ہوا تو اب اوسکی تبنیت پر کچھہ شبہہ نہین ہو سکتا ہے اور نہ بجز دینے اور لینے لڑکے کی خصوصاً شودر قوم مین بھتیجے کی جواز تبنیت کے لئے کسی اور رسم کی ضرورت ہے (۲) جب ایک لڑکا متبنی کیا گیا تھا تو اوسوقت الف بھی موجود تھا اور اوس نے اپنے طریق عمل سے اوس تبنیت کو تسلیم کیا تو اب الف کا بیٹا تبنیت کی ناجوازی کی بحث نہین کر سکتا ہے۔ (۳) ایک شخص نے مدعی کو متبنی سمجھکر معاملہ کیا اور اوس کی رو سے مدعی نے بہی کہاتہ کی بناپر دعویٰ دایر کیا تو اسصورت مین شخص مذکور کو اسکا

(۱) سمہ رہ باسمتی کنوری بنام بابو کیرت نراین سنگہ پریوی کونسل سدرلینڈ جلد ۳ صفحہ ۳۵۷۔

(۲) انتانند گہوس بنام کرسٹو دیال گہوس منفصلہ کلکتہ ہای کورٹ ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۷۱ع بنگال لاریپورٹ جلد ۷ صفحہ اول ویکلی ریپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۰

(۳) چنتو بنام دہوندو بمبئی ہای کورٹ ریپورٹ صفحہ ۱۹۲۔

استحقاق حاصل نہین ہے کہ مدعی کی تبنیت کی نسبت کوئی عذر کرے — (۱)

استداد زمانہ اور شہرت اور سکوت ورضامندی تبنیت کو کب مستحکم ولازوال کردیتی ہے

دفعہ ۹۷۷ مدت کی گذرنے سے تبنیت کی نسبت دو نتیجے پیدا ہوتے ہین—

اول یہ کہ تبنیت کا ثبوت مستحکم اور قوی ہو جاتا ہے اور اسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ تبنیت جایز اور صحیح یقین کیجاتی ہے اور جسقدر شبہات اوسکے خلاف ہون وہ رفع ہو جاتی ہین—

دوسرا یہ کہ اگر کوئی شخص تبنیت کے خلاف دعوی کرنا چاہے تو بوجہ انقضاے میعاد سماعت کے اوسکا دعوی قابل سماعت عدالت نہین رہتا ہے اور اسکا اثر یہ ہوتا ہی کہ وہ حملے دفع ہو جاتے ہین جو تبنیت پر ہو سکتے تھے—

یہ ظاہر ہے کہ جب تبنیت کے بعد ایک خاص مدت گذر چکی ہے اور اوسکے اندر کل خاندان نے اور اہل برادری نے اوس کے جواز کو قولاً یا عملاً مان لیا ہے تو یہ امر اس کے واسطے ایک بڑی شہادت ہے کہ وہ لوگ جو اصل واقعہ سے واقف ہوتے یہ سمجھتے تھے کہ جو امور کہ صحیح تبنیت کے واسطے ضروری تھے وہ عمل مین آئے اور یہ بطور اوس شہرت کے ہی جس پر ازدواج اور اولاد کے جایز یا ناجایز ہونے کی مقدمات مین بہت بھروسا کیا جاتا ہے -(۲)

لیکن یہ واضح رہے کہ شہادت کی قوت اور وقعت محض انقضاے مدت ہی پر نہین ہے بلکہ اس امر پر مبنی ہے کہ شہرت مذکور ایک بڑی مدت دراز تک قایم رہے اس لئے اگر یہ ثابت ہے کہ تبنیت کو اگرچہ ایک فریق نے تسلیم کیا ہو لیکن دوسرا فریق ہمیشہ انکار کرتا رہا اور اس بنا پر نکوئی دعوی ہوا اور نہ کوئی ایسا برتاو متبنی کے ساتھہ کیا گیا جو مطابق اوس برتاو کے ہو جو عموماً متبنی لڑکون کے ساتھہ کیا جاتا ہے تو یہ سمجھا جائیگا کہ تبنیت کی نسبت کوئی شہرت نہ تھی اور اسصورت مین جسقدر زمانہ گذرتا جائیگا اوسیقدر تبنیت کے خلاف شہادت مستحکم ہوتی جائیگی — اور نہ اس قسم کی شہرت سے اوسوقت کچھہ فائدہ ہوتا ہے جب واقعات مسلمہ سے یہ ثابت ہو کہ تبنیت صحیح نہ تھی مثلاً یہ کہ کسی برہمن نے جواز روے پابندی شاستر

(۱) فیصلہ بمبئی ہائی کورٹ نمبر ۱۰۱۳ سنہ ۱۸۹۹ء منفصلہ ۶ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء

(۲) راجیندر ناتھہ بنام جگندر ناتھہ مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۶۷ و سدرلینڈ جلد ۱۵ صفحہ ۴۱ و بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۱۶—

اپنی بیٹی کے بیٹے یا غیر قوم کے لڑکے کو یا بحالت حیات صحیح النسب اور صحیح المزاج و تندرست
و مستحق وراثت اپنے صلبی بیٹے کے دوسرا لڑکا متبنی کرے تو گوان صورتون مین تبنیت کو
کتنی ہی شہرت حاصل ہو لیکن سب بے فایدہ ہی - مگر یہ بھی ممکن ہے کہ بعض صورتین ایسی بھی ہون
کہ گو اون مین تبنیت صحیح نہو مگر بعض لوگ اوس سے انکار کرنے سے باز رکھے جائین اور اسطرح پر باز
رکھے جانے کیلئے حد فاصل دو طرح پیدا ہو سکتی ہے ایک تو رضا مندی یا اوس فعل یا عمل سے
جو بمنزلہ رضا مندی کے ہو یا رضا مندی کا قایم مقام تصور کیا جاتا ہو کیونکہ ایک نہایت معقول
اصول عدل گستری کا یہ ہو کہ جو شخص جایز طور پر جبل امر سے ایک دفعہ راضی ہو چکا ہے پھر وہ اوسکے
خلاف زبان ہلانے کا مجاز نہین ہے اسی قاعدہ کو اسٹاپل یعنے مانع تقریر مخالف کہتے ہین - دوسرے
قانون میعاد سماعت سے اسوجہ سے کہ میعاد کا گذر جانا چارہ جوئی کا مانع ہو جاتا ہے اور دعوے دارون
کے حملون کی روک کی لئے ایک پر امن حد فاصل پیدا کر دیتا ہے جس سے ایک ضعیف امر قوی و مستحکم
اور لازوال ہو جاتا ہے - اس قاعدہ کا استعمال جسکو ہمنے حد فاصل کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جسطرح
اور معاملات مین ہوتا ہے اوسیطرح ناجایز یا قابل استرداد تبنیت کے مقدمات مین بھی کیا جاتا ہو
اس قاعدہ کی صحیح تعبیر کی رو سے یہ سچ ہو کہ کوئی شخص محض اسیوجہ سے کہ وہ اپنے حقوق
کی خلاف ورزی مین ساکت رہا یا اوس نے اوسمین محض رضا مندی ظاہر کی یا کسی دوسرے
شخص کے اوس کے حق کی نسبت دعویٰ کرنے اور اوسوقت اوسکو سکوت یا رضا مندی ظاہر کرنے
سے اوس کے بعد اگر وہ اپنے حق کی چارہ جوئی میعاد کے اندر عدالت مین کرے تو سکوت یا رضا مندی کا
مذکور مانع نہوگی کیونکہ قانون نے ایک خاص میعاد چارہ جوئی حقوق کی مقرر کر دی ہے اگر اوسکے
اندر چارہ جوئی کوئی شخص کرنا چاہے تو وہ اوس حملہ کو دفع کر سکتا ہے جو اوسکے حقوق پر کیا گیا
ہے اور اسمین کوئی امر انصاف کے خلاف بھی نہین ہے کہ میعاد سے فایدہ اوٹھایا جاسے -
لیکن اگر رضا مندی ایسی ہے کہ جس سے ثابت ہو کہ وہ اپنے حقوق سے دست بردار ہو گیا ہے
تو صورت دگرگون ہوگی - اگر کوئی شخص اپنے ہی فعل یا طریقہ عمل سے دوسرے کو یہ یقین کراتا
ہے کہ اوسکو کوئی حق حاصل نہین ہے یا اگر کبھی حاصل بھی تھا تو وہ اوس سے دست بردار
ہو چکا ہے یا جب کوئی شخص اپنے فعل یا ترک فعل سے یا کلام سے کسی دوسرے شخص کو یہ
ترغیب دیتا ہے کہ وہ ایک ایسا کام کرے جو بجز [illegible] ترغیب دہی کے وہ دوسری حالت مین
نکرتا تو اس کے بعد ترغیب دینے والے کو کسی ایسے حق کے دعوی کرنیکا اختیار نہوگا کہ جو اس

جدید حالت کی خلاف ہو جو خود اوسی کیوجہ سے پیدا ہوئی ہے یا وہ ہمیشہ اسی کے مطابق کارروائی ہوگی
خواہ حق قانونی ہو یا ایکوئیٹی پر مبنی ہو کیونکہ یہ ناانصافی کی بات ہوگی کہ کوئی شخص اوس بات کی
شکایت کرے جسکے کرنے کی ترغیب خود اوسیکے اطوار نے دی ہو۔(۱) ناجائز تبنیت کے مقدمات
بھی اسی اصول کے تابع ہین چنانچہ ایک مقدمہ مین ایک برہمن نے اپنی بہن کے بیٹے کو متبنی کر لیا تھا
جو ازروے شاستر بالکل ناجائز فعل ہے اور دوسرے مقدمہ مین مغربی ہندوستان کے
ایک برہمن نے لڑکے کی رسم جنیئو اور شادی ہو جانے کے بعد اوسکو متبنی کیا تھا مگر عدالت نے
اسی اصول کی رو سے بحث ناجوازی تبنیت کی فیصل کرنے سے انکار کیا اور دونون مقدمون مین
عدالت نے یہ تجویز کی کہ جو شخص تبنیت پر اعتراض کرتا ہے اوسکو تبنیت پر اعتراض کرنیکا کوئی
حق حاصل نہین ہے اسوجہ سے کہ اوسکی نسبت اوس نے نہ صرف رضامندی ظاہر کی تھی بلکہ اوسکے
وقوع کے وقت اوسکی ترغیب بھی دی تھی اور دوسرے مقدمہ مین معترض نے متبنی کے ساتھ
ایسا برتاؤ کیا تھا جیسا کہ ایک خاندان کے آدمی سے کیا جاتا ہے اور اسوجہ سے متبنی اپنا صحیح
اور ذی حق ہونا باور کر کے اپنے اصلی خاندان پر اپنے اصلی حقوق کا دعوی نہین کر سکا کہ
اسصورت مین یہ تصور کیا جاے گا کہ شخص معترض کے طریقۂ عمل کے بھروسے پر اصلی خاندان
کے حقوق ترک کئے اور جدید خاندان کی حالت پر اکتفا کیا اور ایسی حالت مین متبنی کی تبنیت کو
بمقابلہ شخص مذکور کے باطل قرار دینا ناانصافی ہے۔ مقدمات تبنیت مین اسی اصول پر
کاربند ہونا نہایت ہی درست ہے۔ اگر تبنیت کی ناجوازی کی ایسی ہی صورت ہو کہ متبنی قانون
کی رو سے اپنے اصلی خاندان سے خارج بھی نہوا ہو تو بھی اوسکا عود کرنا بغیر قانونی کارروائی کے
ممکن نہین ہے۔ یا اوسکی حالت ایسی ہو جاے کہ قانون میعاد سے اوسکا مقابلہ کیا جاے
اور اوسکو شکست ہو یا یہ ثابت ہو کہ واقعات کی تبدیلی کی وجہ سے اب اوسکی حالت اصلی
خاندان مین ویسی ہی ہوگی جیسے کہ اس تبنیت سے پہلی ہوتی (۲) یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ نہ صرف

(۱) رام راو بنام راج راو مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ - بدا متھو سیٹی بنام تماریڈی
مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ - رامن بنام باسوا چیٹی مدراس ہائی کورٹ رپورٹ
جلد ۲ صفحہ ۳۲۴ - تارک چندر بنام [illegible] سدرلینڈ جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۷ -
(۲) گوپال این بنام رگھوپتی این مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵۰ - سداشیو بنام ہری شاہ
بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۰ - پلاری شٹی بنام رام لکشمن منفصلہ جات مدراس ۱۸۶۲ء

اسٹاپل اور نہ قانون میعاد ایسے شخص کو متبنی بنا سکتا ہے جو در اصل متبنی نہین ہو۔ گو اصول اسٹاپل یا قانون میعاد کو اثر ہونا جائز متبنی لوگون کا مونہہ بند کرکے وہ حقوق حاصل کر سکتا ہو جو اوسکو کسی اور طور پر حاصل نہین ہو سکتے تھے لیکن اس طرح پر حقوق کا حاصل ہو جانا اس امر کو واسطے کافی نہین ہو کہ اوسکی تبنیت ایسی متصور کیجاوے کہ اوسکا حقوق حاصل شدہ مذکور ہے اور کوئی حق جدید اون لوگون کے مقابلہ مین حاصل کر سکے جن پر نہ قاعدہ اسٹاپل اثر کر سکتا ہے اور نہ قانون میعاد یہ ممکن ہے کہ ایک متبنی نا جائز بوجہ اثر قاعدہ اسٹاپل کے ایک شخص کا مونہہ بند کر سکے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کسی جایداد سے بوجہ گذر جانے میعاد سماعت کے بیدخل ہو سکے مگر وہ اس سے متبنی صحیح نہین ہو جاتا ہے پس جب کبھی وہ جدید حقوق کا دعوی اپنی تبنیت کی بنا پر کریگا تو اوسکو تبنیت کا صحیح ہونا ثابت کرنا لازم ہوگا۔

تبنیت کا عدالت سے فیصلہ ہو جانا کہانتک اور کس کس کے مقابلہ مین موثر ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۸۰ پہلے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جب ایک فیصلہ تبنیت کی تائید مین صادر ہو جاوے تو وہ تبنیت کی کافی شہادت اون لوگون کے مقابلہ مین بھی ہے جو اوس مقدمہ مین شامل نہین ہوے تھے جسمین وہ فیصلہ صادر ہوا۔ (۱) اور یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ ایک ذی اختیار عدالت کی باقاعدہ تجویز تبنیت کی نسبت تمام دنیا کے مقابلہ مین قطعی فیصلہ ہے الا اوس صورت مین کہ فریب و دغا سے صادر کرائی گئی ہو۔ اور ایک قسم کی متفرقہ تصدیق اون واقعات کے لئے جن کی تصدیق کی گئی ہے ایک معقول شہادت ہے اور اس سے بار ثبوت فریق مخالف پر جا پڑتا ہے (۲) لیکن اب یہ قاعدہ نہین رہا جسٹس ہالوے نے مدراس کے ایک مقدمہ مین جسمین ایک ڈگری تقسیم کے مقدمہ کی نسبت تجویز قطعی سمجھی گئی تھی ہندوستان کی عدالتون کے فیصلون کے باب مین جو کسی شخص کی ذاتی حیثیت کی نسبت صادر ہون اون کے قطعی ہونے پر ایک بحث طول طویل

۲ صفحہ ۹۲ - ایواین بنام رام سویا این فیصلجات مدراس ۱۸۶۲ع صفحہ ۴۵ - سکہ باسی بنام گمان سنگھ الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱ - (۱) پرکاس چندر بنام دہن منی - فیصلجات صدر عدالت کلکتہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۹۶ - نندا نند بنام کرشن دیال بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ اول - سدرلینڈ جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۰ - راجندر ناتھ بنام جگندر ناتھ مونر انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۶۷ - سدرلینڈ پریوی کونسل جلد ۱۵ صفحہ ۱۴ - ہردیال بنام راے کرسٹو سدرلینڈ جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۷ - سوبوبیوا بنام نوکشن سدرلینڈ جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۸ - بنگال لا رپورٹ جلد ۲ ضمیمہ صفحہ ۱۵ -

(۲) سنہا رام بنام جگو بندو سدرلینڈ جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ -

کی ہے - اور اسی کی تائید ایک اور مقدمہ مین جو عدالت کلکتہ کے اجلاس کامل مین پیش ہوا تھا کی گئی - (۱) اسی فیصلہ کی سند پر یہ قرار پایا کہ جب ایک وارث آیندہ نے بیوہ مورث متوفی پر اس غرض سے مقدمہ دایر کیا کہ وہ جایداد شوہری کو علحدہ نکرنے پاوے اور مدعی کا حق وراثت آیندہ ثابت قرار دیا جاوے عدالت نے اسکا یہ فیصلہ کیا کہ بیوہ کا شوہر متبنی تھا اور اسوجہ سے مدعی اوسکے بعد کا وارث ہو اور یہ فیصلہ ایک شخص کے مقابلہ مین جو تبنیت سے منکر تھا اور پہلے مقدمہ مین شریک نہ تھا قایم رہا - چیف جسٹس سر بارنس پیکاک نے جسٹس ہالوے کی تجویز کیطرف اشارہ کرنے کے بعد یہ فرمایا کہ "جو نتیجہ انہون نے اخذ کیا ہے اوس سے مین بھی متفق ہون یعنی یہ کہ جب ایک ذی اختیار عدالت ہندو خاندان کی شرکت یا کسی اولاد کے حلالی ہونے نہونے یا کسی مسئلہ تبنیت یا تقسیم جایداد یا کسی خاص خاندان کے قاعدہ نسل ونسب یا کسی اور اسی قسم کے امر کی نسبت جو وہ فریقین کے درمیان مین واقع یا جوذات کی نسبت ہو فیصلہ کردے تو وہ فیصلہ جنہی لوگون کے مقابلہ مین جو اوسمین کسیطرح شریک ہون قطعی نہین ہے مگر مین اس سے کسیقدر دور جاؤنگا اور یہ کہونگا کہ کوئی فیصلہ کسی ایسے شخص کے مقابلہ مین جو اوسکا فریق ہنو تو بطور شہادت کے قبول ہو سکتا ہے اور نہ دراصل ہونا چاہئے" (۲) اگرچہ فیصلہ بمقابلہ غیر فریق فیصلہ کے نہ ثبوت قطعی ہوتا ہے اور نہ بطور شہادت کے داخل ہو سکتا ہے تاہم وہ بطور خود ایک کارروائی نہایت مفید ہے مثلاً جب یہ شبہ کیا جاوے کہ تبنیت عمل مین نہین آئی تو اوسوقت یہ ظاہر کرنا بہت مفید ہوگا کہ جو شخص متبنی مشہور ہے وہ فلان وقت یہ ظاہر کر چکا ہے کہ مین فلان جایداد کا مالک یا حصہ دار ہون اور اس غرض سے مین نے

---

(۱) کشنو منی بنام کلکٹر مرشد آباد صدر عدالت ۱۸۵۳ع صفحہ ۵۵ - راج کرشنو بنام کشوری سدرلینڈ جلد ۳ صفحہ

(۲) کنہیا بنام راد ہاچرن سدرلینڈ جلد ۷ صفحہ ۳۳۸ بنگال لاء رپورٹ ضمیمہ ۶۶۲ دفعہ ۴۱ قانون شہادت اسی فیصلہ کی بنا پر بنائی گئی ہے اور اس امر کو ممبران سیلکٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ مین بیان کیا ہے کہ دفعہ ۴۱ چیف جسٹس سربارنس پیکاک کی تجویز پر مبنی ہے جو بمقدمہ کنہیا بنام راد ہاچرن صادر ہوئی ہے اور بمقدمہ جگندرا دیپ بنام فقیر مین اسکی تائید کی گئی - سورنہ لنڈین اپیل جلد ۱۴ - صفحہ ۶۷ - ۳ - بنگال لاء رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۴ سدرلینڈ جلد ۸ صفحہ ۱۰۴ - دریاکاتا بنام رنامکو مدراس ہائیکورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۶ - گوپال ایر بنام رگھوپتی ایر مدراس ہائیکورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵۰ - کتاماتا چیار بنام راجہ شیوا گنگا مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۲۹ - سدرلینڈ جلد ۲ صفحہ ۳۱ -

فلان مقدمہ دایر کیا یا جبہ پر مقدمہ دایر ہوا اور اگر وہ لوگ جواب تبنیت کو تسلیم نہین کرتے ہین کسیطرح اون مقدمات مین شریک تھے تو شہادت اوربھی قوی ہو جائیگی۔ جسطرح ان امور کا وجود و اظہار متبنی کے مفید ہے اسیطرح اونکا عدم یا اون کے اظہار مین غفلت کرنا متبنی کے فریق مخالف کے حق مین مفید ہو سکتا ہے۔

تبنیت کا اثر و نتیجہ اور متبنی لڑکون کے تعلقات و حقوق

تبنیت کا اثر | **دفعہ ۷۸۱** متبنی ہوتے ہی لڑکے کا تعلق اپنے اصلی باپ سے قطع ہو جاتا ہے اور متبنی کرنیوالے باپ کے ساتھہ قایم ہو جاتا ہے۔ منو کا قول ہے کہ دتک پوتر نہ اپنے حقیقی باپ کے خاندان کا اور نہ اوسکی جایداد کا دعوی کر سکتا ہے خاندان اور جایداد بوجہ پنڈ کے دوسرے پر منتقل ہوتی ہے"۔ (۱)

تبنیت سے تعلق سپنڈ نسبی ساقط نہین ہوتا ہے اسوجہ سے متبنی بدستور اپنے اصلی خاندان کو سوتک اور اوسمین بیاہ نکرنے کا پابند رہتا ہے۔

دفعہ ۷۸۲ جو لڑکا متبنی کیا جاتا ہے اوسکا حق اوسکے حقیقی باپ اور مان کے خاندان اور پنڈ دان کا ساقط ہو جاتا ہے (۲) تعلق سپنڈ دو نوع کا ہے ایک بذریعہ پنڈ اور دوسرا بذریعہ نسب۔ جو لڑکا متبنی ہوتا ہے اوسکا تعلق سپنڈ نسبی اصلی خاندان سے بدستور قایم رہتا ہے لیکن بوجہ تبنیت کے تعلق سپنڈ جو بذریعہ پنڈ کے ہو زایل ہو جاتا ہے۔ (۳) تعلق سپنڈ نسبی کے قایم رہنے کی وجہ سے جب اصلی خاندان کا کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو ایسے لڑکے پر بھی سوتک کی پابندی معینہ مدت تک واجب ہوتی ہے۔ اور اسیوجہ سے کہ وہ اپنے اصلی خاندان مین جیسا کہ بحالت متبنی نہونے کے سات درجہ تک کے قرابت دار و نسے بیاہ نہین کر سکتا ہے ویساہی بعد تبنیت بھی

(۱) منو سمرتی باب ۹ - اشلوک ۱۴۲ و ۲۴۲ (۲) دتک میمانسا فصل ۶ - اشلوک ۶ و ۱۷ و دتک چندریکا فصل ۲ - اشلوک ۱۸ و ۱۹ و متاکشرا باب اول فصل ۱۱ - اشلوک ۳۲ وسبودھنی و بالم بھٹ و سید ہاشمی و بیواستہ درپن صفحہ ۸۸۷ (۳) دتک میمانسا فصل ۶ - اشلوک ۹ -

پابند رہتا ہے - مگر اس خاندان مین جسمین وہ متبنیٰ کیا گیا ہے یہ پابندیان صرف تین درجہ تک کے رشتہ دارون سے جو سپنڈ مشہور ہین قابل لحاظ ہین کیونکہ تبنیت سے جو تعلق پیدا ہوتا ہے وہ صرف تین درجہ تک محدود ہے - (۱) لیکن جب لڑکا سگوتر یعنی اپنے ہی خاندان مین سے متبنی کیا جاتا ہے تو اسکا تعلق سپنڈ دونون خاندانون سے بدستور قایم رہتا ہے (۲)

جس عورت سے متبنی بیاہ نہین کرسکتا ہے اوسکا بیٹا بھی متبنی نہین کرسکتا ہے -

دفعہ ۴۸۳

اس پابندی سے کہ متبنی لڑکا اپنے اصلی باپ کے رشتہ دارون سے اوسی طرح بیاہ کرنے سے ممنوع ہے جسطرح پر کہ بحالت عدم تبنیت کے ممنوع ہوتا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ متبنی لڑکا کسی ایسی عورت کے لڑکے کو متبنی بھی نہین کرسکتا ہے جس سے بوجہ رشتہ کے بیاہ نہین کرسکتا تھا - (۳) —

بعض کی رائے مین تبنیت سے بیاہ کی ممانعت کا تعلق بھی ساقط ہوجاتا ہے مگر آجکل اس رائے پر عمل نہین ہوتا ہے

دفعہ ۴۸۴

پابندی ممانعت بیاہ کی نسبت بعض علماء کا یہ قول ہے جیسا کہ کتاب سپنڈ پر دیپیکا مین لکھا ہے کہ تبنیت کے اثر سے یہ تعلق بھی اصلی خاندان سے قطع ہوجاتا ہے اسکی دلیل یہ بیان کیجاتی ہے کہ کنتی (۴) کے متبنی ہونے کے بعد اُس کے بیٹے ارجن کا بیاہ سبھدرا دختر واسدیو سے ہوا اور نسبی سپنڈ ہونیکے تعلق کا کچھ لحاظ نہین ہوا اس تقریر سے بیوہار میوکھ کا ذی علم مصنف بھی اتفاق رکھتا ہے (۵) لیکن اسپر عمل کرنے مین تامل ہے کیونکہ وہ اسناد جو تبنیت کے باب مین اعلیٰ مصنفون کی معتبر تصور کیجاتی ہین اونمین کہین ایسی اجازت نہین پائی جاتی ہو بلکہ اسکے خلاف احکام پائے جاتے ہین (۶) —

(۱) دت تک میمانسا فصل ۶- اشلوک ۳۲ — دت تک چندریکا فصل ۴- اشلوک اول اسکو ساتھ دفعہ ۲۶۲ کتاب ہذا دیکھئے — (۲) دت تک میمانسا فصل ۶ اشلوک ۹

(۳) مین صاحب کا ہندو لا دفعہ ۱۴۷- (۴) کنتی اگلے زمانہ کی ایک باعظمت بیگم کا نام ہے جب یہ متبنی لی گئی تھین تو لڑکیون کے متبنی کرنے کا دستور تھا اس کا پورا حال بھگوت وغیرہ مین درج ہے — دفعہ ۱۳۰ کتاب ہذا دیکھو- (۵) بیوہار میوکھ حصہ ۲ صفحہ ۱۲۲- دیکھو دفعہ ۱۰۴ دھرم شاستر منڈلک بر زبان مرہٹی —

(۶) دت تک میمانسا و دت تک چندریکا —

شوہر کا متبنیٰ اوسکی کل زوجات کا بیٹا ہوتا ہے اور زوجہ کا متبنیٰ صرف اوسی کا۔

دفعہ ۵۸۵ متبنیٰ کو اپنی متبنیٰ کرنے والی ماں کے خاندان میں بھی وہی حق پنڈ وغیرہ کا حاصل ہوتا ہے جو ہر شخص کو اپنی اصلی ماں کے خاندان میں حاصل ہے (۱) مگر اوس کی سوت کے خاندان سے متبنیٰ مذکور کو کچھہ تعلق نہین ہوتا ہے لیکن جب شوہر متبنیٰ کرتا ہے یا اوسکی زوجہ شوہر کے لئے متبنیٰ کرتی ہے تو لڑکا متبنیٰ کرنیوالے کی جملہ زوجات کی خاندان مین حق حاصل کرتا ہے اور چونکہ اپنے متبنیٰ کرنیوالے باپ کا بیٹا ہے لہذا وہ اوس کی جملہ زوجات کا بھی بیٹا ہے اور سب کا وارث ہوگا (۲)

بعض کی راے ہے کہ اگر کوئی وارث نہ ہو تو متبنیٰ لڑکا اپنے اصلی باپ کا بھی وارث ہوسکتا ہے۔

دفعہ ۵۸۶ مطابق قول منو کے دگیا نیشر متاکشرا مین یہ لکھتے ہین کہ دئے ہوے یعنی دت تک بیٹے کو اپنے اصلی باپ کے خاندان اور جایداد کا کبھی دعوی نکرنا چاہئے خاندان اور جایداد اوسی سے متعلق ہے جو پنڈ دینے کا مجاز ہے جس شخص نے اپنا بیٹا دیدیا ہے وہ بیٹا اوس کا کریا کرم نہین کرسکتا ہے (۳) اس اشلوک کی شرح مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر تبنیت مین لڑکا دینے والے کے اور اولاد ذکور نہو تو وہ لڑکا بھی اوس کی جایداد وراثت پانے اور اوس کا شرادہ وغیرہ کرنے کا مثل دو باپ کے بیٹے کے مجاز ہے کیونکہ ستاتپا ایک فقرہ مین یہ ہدایت ہے کہ دئیے ہوے (دت تک) بیٹے کو چاہئے کہ اپنے گود لینے والے باپ اور اپنے اصلی باپ کو پرستی پر اور گیا مین اور اور موقع پر پنڈ دے مگر نہ اوس صورت مین جبکہ اصل باپ کے اور اولاد ذکور موجود ہو پس جب باپ بیٹا دینے کے بعد لے بیٹے کا ہوجانا تو گود دیا ہوا لڑکا مثل دو باپ کے بیٹے کے دونون باپون کو فائدہ پہونچانے کے لئے سمجھنا چاہئے کیونکہ اکلوتے بیٹے دینے کی ممانعت سے ایسا ہی سمجھنا چاہئے (۴) لیکن اس راے کا عمل درآمد نہین پایا جاتا ہے بلکہ یہ خلاف اس کے متاکشرا اور دت تک میمانسا

(۱) دت تک میمانسا فصل ۶ - اشلوک ۵۰ - (۲) منو باب ۹ فقرہ - ۱۸۳ دت تک میمانسا فصل ۶ فقرہ - ۶۹ - و دت تک چندریکا فصل اول فقرہ - ۲۳ - ۲۶ تین کوڑی بنام دینا ناتھ سدرلینڈ جلد ۳ صفحہ ۴۹ و کتاب دہرم شاستر مولفہ ویسٹ و بولر صاحبان جلد اول صفحہ ۲۰۷ -

(۳) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ - اشلوک ۳۲ - منوسمرتی باب ۹ فقرہ - ۱۴۲ -

(۴) بالمبہٹ -

ورت چندریکا (۱) سے صاف عیان ہے کہ دت تک بیٹے کا تعلق پنڈ تبنیت کے اثر سے ہر طرح اپنے اصلی مان باپ کی خاندان سے قطع ہو جاتا ہے نہ وہ اونکو پنڈ دینے کا مجاز رہتا ہے نہ وارث ہو سکتا ہے کیونکہ صحیح اقوال کی رو سے حق پنڈ پر وراثت منحصر ہے۔ مگر یہ ممکن ہے کہ جب کوئی وارث اصلی باپ کا نہ رہا ہو تو دت تک ازروے سندیا لم بہٹ اوسکا ہی وارث ہو۔ لیکن یہ بہی قوی شک سے خالی نہین ہے۔

دفعہ ۷۸۷ جب تبنیت مکمل ہو جاے تو پہر فسخ نہین ہو سکتی ہے۔

ازروے شاستر معاملہ تبنیت ایسا مستحکم ہوتا ہے کہ جب ایکدفعہ تبنیت جایز طور پر عمل مین اجاے تو پہر وہ متبنی کرنے والے کی نالش سے بہی ناجایز یا منسوخ نہین ہو سکتی ہے (۲) ایک شودر کی فسیخ تبنیت کی نالش اس بنا پر دایر کی گئی کہ مدعی علیہ یعنی لڑکے کی اصل باپ نے متبنیٰ لڑکے کو حوالہ کرنے سے انکار کیا ہے اور نیز رسوم تبنیت کے ادا نہونے کیوجہ سے تبنیت ناکامل ہے پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ بوجہ انکار مذکور کے تبنیت منسوخ نہین ہو سکتی ہے نہ نالش فسخ تبنیت جایز ہے اور نہ رسوم ادا نہونے کیوجہ سے تبنیت فسخ ہو سکتی ہے قوم شودر مین لڑکے کا دینا اور لینا کافی ہے اور کسی رسم تبنیت کی تکمیل تبنیت کے لئے ضرورت نہین ہے (۳)

دفعہ ۷۸۸ جب تبنیت موثر طور پر عمل مین آجاے تو پہر اوسکا عمل مین لانے والا کسی نقص کی وجہ سے اوسپر اعتراض نہین کر سکتا ہے۔

بمبئی ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ جبکہ بیوہ نے لڑکے کو

(۱) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ - اشلوک ۳۲ - سبودہنی - دت تک میمانسا فصل ۶ فقرہ - ۶ و ۷ - دت تک چندریکا فصل ۲ - فقرہ - ۱۸ و ۱۹ - شام کنور وغیرہ بنام گیا دین اجلاس کامل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد اول صفحہ ۲۲۵ -

(۲) سکہ باسی لال بنام گمان سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۷۳ - گنپت راو بنام بسنتاپا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ - اپنڈکس صفحہ ۳۱ - اجلاس کامل نظیر کلکتہ ہائیکورٹ منددجہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۳ - دہرم شاستر ویسٹ و بولر صاحبان جلد ۲ صفحہ ۱۱۵۲ - طبع دوم -

(۳) سری نراین متر بنام سری متی کشن سندری داسی منفصلہ ۱۵ جنوری ۱۸۷۱ء بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۱ صدر پریوی کونسل - سدرلینڈ جلد ۲ صفحہ ۴۷۷ -

پوجاریون کی امداد سے ضروری رسوم ادا کرا کے متبنی کر لیا تو پھر وہ یہ حجت نہین کر سکتی ہے کہ بوجہ جیسولا ہونے یعنی بوجہ اپنا سر نہ مونڈانے کی وہ ناپاک تھی اور اس ناپاکی کی حالت مین وہ متبنی کرنے کی مجاز نتھی اس لئے تبنیت ناجایز ہے - کیونکہ بیوہ اس امر کی مجاز نہین ہے کہ عدالت ہذا مین دلیرانہ بیان کرے کہ تبنیت ناجایز ہے اسوجہ سے کہ اوس نے لڑکے کو متبنی کیا اور اوسکی پرورش کی اور اوسکی شادی بطور پسر متبنی اپنے شوہر کے کی اور عدالت ہای قانونی مین اپنے آپ کو بطور اوسکی مان کے پیش کیا کیا اب بیوہ جبکہ یہ ممکن ہے کہ لڑکے کی وہ جملہ حقوق جو وہ اپنے اصلی خاندان مین رکھتا تھا زایل ہوگئے ہون یہ بیان کر سکتی ہے کہ اوس نے لڑکے کو جایز طور پر متبنی نہین کیا - ہمباب مین مقدمات سداشیو موریشور بنام ہری موریشور (۱) و خینید بنام دہوندو (۲) اسناد مفید بحق متبنی مین نیز دیکھئے کتاب ویسٹ و بولر صاحبان صفحہ ۱۰۹۱ و دہرم شاستر مولفہ مین صاحب فقرہ - ۱۴۳ - یہ ممکن ہے کہ کسی تبنیت کا اثر اسطور پر ہو کہ بیوہ کے شوہر متوفی کو کل فایدہ نہ پہونچا سکے لیکن اسطور پر کامل اثر بخشے کہ متبنی کو حسب قانون دیوانی بیوہ و تبنیت کنندہ کے بیٹے کی حیثیت حاصل کرا دے کہ اسصورت مین بیوہ اوس سے انکار کرنے سے ممنوع ہے - امتداد زمانہ سے بمقابلہ اصل وارثان شوہر متوفی کے جو بعد وفات بیوہ کے وارث ہون گے وہ نقص (اگر کچھ ہون) رفع ہوگئے جو پسر متبنی کی تبنیت مین ہو سکتے تھے - جگدمبا چودہرانی بنام دکہن موہن (۳) ایکٹ میعاد سماعت ۱۸۷۱ء ضمیمہ ۲ دفعہ ۱۲۹ یہ بات تعجب انگیز ہوگی کہ متبنی کرنے والی مان اثر تبنیت کو اب روک سکے بغرض اسکے کہ جب بیوہ اسطور پر ممنوع ہے تو وہ اوس امتناع سے اسوجہ سے کیونکر بری ہو سکتی ہے کہ متبنی لڑکا اون حقوق کو ظاہر کرتا ہے جن پر اوسکو حیثیت پسر متبنی کے اصرار ہے ہماری دانست مین بیوہ امتناع مذکور سے بری نہین ہو سکتی ہے" (۴)

دفعہ ۷۸۹

ناجایز تبنیت سے کوئی حق وراثت پیدا نہین ہوتا ہے—

وہ دت تک لڑکا متبنی کرنیوالی کا وارث نہین ہو سکتا ہے جسکی تبنیت ناجایز ہو مثلاً جس

(۱) رپورٹ ہای کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۰—

(۲) " " " نوٹ الف بصفحہ ۱۹۲—

(۳) لا رپورٹ اپیلہای ہند جلد ۱۳ صفحہ ۸۴ (۴) راوجی ونایک راو جگنا ہتہ بنام لکشمی بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱—

لڑکے کی تبنیت کے وقت اوس کے اصلی ماں باپ زندہ نہون اوسکی تبنیت بصورت دت ٹک ناجایز ہے کیونکہ اوسکا دینے والا باپ یا ماں نہی اور وہ موجود نتھی اس لئے اوسکا دینا بطور صحیح عمل مین نہین آیا اور اسوجہ سے وہ دت ٹک بیٹا نہین بن سکتا ہے اور نہ متبنی کرنے والی کا وارث ہو سکتا ہے (۱) مگر بطریقہ کریترم یا سوئم دت ایسا لڑکا بہی متبنی ہو سکتا ہے اور متبنی کرنیوالے کا وارث بہی ہوتا ہے — (۲)

گو تبنیت کسی قوم مین مذہباً ضرور ہو لیکن جب دنیاوی اغراض کیواسطے جایز ہو تو وہ بہرحال موثر ہوتی ہے اور حقوق پیدا کرسکتی ہے —

دفعہ ۷۹۰ گو وہ اعلی فواید جو تبنیت سے اعلی قومون مین مقصود ہین قوم طلبدار کولی (ایک ذلیل قوم ہے) مین مقصود نہین ہین اور گو مذہبی مقاصد کی غرض سے قوم مذکور مین لڑکے کا متبنی کرنا جایز نہین ہے تاہم محض دنیاوی اغراض کے لئے قوم مذکور مین بہی تبنیت مروج اور جایز ہے — جبکہ قوم کولی کے ایک شخص نے اپنی جایداد کی تملیک کا وعدہ کسی لڑکے کے حق مین کیا اور اسوجہ سے لڑکے کی والدین کو اوسکے تبنیت مین دینے کیواسطے ترغیب دی تو گو قبل تحریر تملیک نامہ کے شخص مذکور مرگیا ہو لیکن اوس کے وارث یا قایم مقام قانونی سے معاہدہ مذکور کی تعمیل مختصر بالجبر کرانے کا حق باقی رہتا ہے — اور اوس جایداد پر جو متوفی سے اوسکی بیوہ کو ملی ہے معاہدہ مذکور واجب التعمیل ہوگا پس اگر شخص مذکور کی وفات کے تیس برس کے بعد اوسکی بیوہ نے متبنی کے نام ایک ہبہ نامہ کے ذریعہ سے جو ایسی جایداد کی نسبت لکھا گیا جو اوسکی قبضہ مین نہی اقرار مذکور کو پورا کر دیا تو ایسا انتقال از روے ہبہ بمقابلہ نسبی وارث شوہر بیوہ کے بحق متبنی جایز ہے — اور بیوہ کی وفات کے بعد اس حجت شادی سے کہ بیوہ پر تیس برس گذشتہ کا معاہدہ واجب التعمیل نہ تھا جس سے بیوہ خود دست بردار ہوگی وارث مذکور مستفید نہین ہو سکتا ہے (۳) —

(۱) بھونت راو بھاسکر بنام بیا بائی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۸۳ سلسلہ اول — لچھمن سنگھ بنام سرکار فیصلہ ۲۹ مارچ ۱۸۶۲ عیسوی صدر اگرہ رپورٹ ۱۸۶۲ عیسوی صفحہ ۱۸۹ —

(۲) پوتر کلپ تا مولفہ انگیشور شاستری صفحہ ۲۱ — دفعہ ۷۷۵ کتاب ہذا کو دیکھئے —

(۳) بہلا ناتہن بنام پرہبوہری انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۷ —

متبنی متبنی کرنے والی مان کے خاندان کے لوگون سے مثل اصلی بیٹے کے رشتہ و تعلق و حق حاصل کرتا ہے —

دفعہ ۷۹۱

دت تک میمانسا مین ہے کہ متبنی کرنے والی مان کے آبا و اجداد متبنی کے بھی مادری بزرگ ہوتے ہین کیونکہ جو قاعدہ رشتہ داران پدری کے باب مین ہے وہی رشتہ داران مادری سے بھی متعلق ہے اور ایک قوی تر امر یہ ہے کہ متبنی بیٹا اپنی متبنی کنندہ مان کے باپ وغیرہ کا کریاکرم و شرادہ کر سکتا ہے اور وہ اوس کے بیٹے کا قایم مقام ہوتا ہے استحقاق کریاکرم سے حق وراثت پیدا ہوتا ہے" (۱)

متبنی بیٹا متبنی کرنے والے کے رشتہ دارونکا بھی مثل اوسکے اصلی بیٹے کے وارث ہوتا ہے —

دفعہ ۷۹۲

دت تک بیٹیا نہ صرف متبنی کرنیوالے کا وارث اور متروکہ کا وراثتاً مستحق ہوتا ہے بلکہ اوسکے قرابت دارانِ یکجدی کا بھی وارث اور متروکہ کا مستحق ہوتا ہے بشرطیکہ کوئی اور وارث اوس سے قریب تر و مقدم موجود نہو (۲) مگر متبنی اپنے اصلی باپ کے خاندان کی جایداد اور مال کا دعوی نہین کر سکتا ہے (۳) اسمین کچھ شک نہین ہے کہ متبنی بیٹا متبنی کرنے والے باپ کا اور اوس کے باپ اور دادا اور دیگر دور کے اجداد کا بھی اسیطرح وارث ہوتا ہے جسطرح اورس بیٹا ہوتا ہے (۴) سر ایف میک ناٹن کہتے ہین کہ بنگال مین متبنی کی حالت صلبی بیٹے سے بہتر ہوتی ہے کیونکہ متبنی کو کامل حق متبنی کرنیوالے کی جائداد مین حاصل ہوتا ہے اور صلبی پسر کو ایسا کامل حق حاصل نہین ہوتا ہے (۵) مگر صاحب موصوف کی رایے کی صحت مین بہت کلام ہے — کیونکہ بہت صریح احکام اسکے خلاف ہین — ایک بہت بڑا مباحثہ اس باب مین ہوا ہے کہ متبنی کو متبنی کرنیوالے کے قریب کے رشتہ دارونکا ترکہ بھی مل سکتا ہے یا نہین اس کا تصفیہ اس پر منحصر ہے کہ بارہ قسم کے بیٹون کی شمار اور فہرست مین متبنی کا نمبر چھٹا ہے یا ساتوان ہے — اس باب مین جو وہ مستند اور مقدس مصنفون مین سے

(۱) دت تک میمانسا فصل ۶ فقرہ ۵۰ و ۵۲ و ۵۳ (۲) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ — اشلوک ۳۱ سبودھنی و کالوکا بھٹ (۳) دت تک میمانسا فصل ۶ — اشلوک ۶ و ۷ دت تک چندریکا فصل ۲ — اشلوک ۱۸ و ۱۹ — متاکشرا باب اول فصل ۱۱ — اشلوک ۳۲ — سبودھنی — تالم بھٹ (۴) دت تک میمانسا " ۶ فقرہ — ۳ دت تک چندریکا فصل ۵ فقرہ ۲۵ و فصل ۳ فقرہ — ۲۰ — گوربلبھ بنام بگناتھہ کتاب سر ایف میک ناٹن صفحہ ۱۵۹ — سوکندو بنام بکینٹ کلکتہ ریپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ — (۵) اکنیڈ ریشن آف ہندو لا صفحہ ۷۵ و ۲۲۲ —

آپسٹمب کی یہ راے ہی کہ متبنی کا چھٹا نمبر ہونا چاہئے - لیکن اب یہ سب متفق ہین کہ فہرست کے پہلے چھ بیٹے باپ اور اوس کے قرابت دار قریب کے بھی وارث ہین اور آخری چھ صرف باپ کے - اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہی کہ وہ صرف نسل کے لحاظ سے قایم مقام ہوتا ہے مگر جو لوگ کہ باقی چھ مصنفون کے مقلد ہین اونکے نزدیک اوسکا چھٹا نمبر ہے اور اس وجہ سے وہ قریب کے رشتہ دار کا بھی وارث ہوتا ہے اس اختلاف کی اصل وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ دونون قسم کے مصنف دو علیحدہ علیحدہ زمانون مین گذرے ہین پہلے اوس زمانہ مین ہوے ہین جب لڑکے کو وہ حقوق حاصل نہ تھے جو کہ بعد کو حاصل ہوگئے - دت تک چندریکا ذی شعور مصنف کل متضاد رایون کو اس فقرہ سے ایک ہی رنگ بناتا ہے کہ "اسی طرح ایک مستند شخص کی یہ راے ہی کہ متبنی رشتہ دارونکا بھی وارث ہوتا ہے اور دوسرے کی یہ راے ہی کہ اسطرح کا وارث نہین ہوتا ہے" فرق اور غور کرنے کے بعد وہ اس جملہ پر بحث کو ختم کرتا ہے کہ "جہان کہین ایک صلبی بیٹا بھائی یا کسی دوسرے رشتہ دار کا وارث ہوگا وہان متبنی بھی صلبی لڑکے کی عدم موجودگی مین وارث ہوگا" (۱) متاکشرا کے مصنف منو کی پیروی کرکے یہ کہتے ہین کہ متبنی پہلی قسم کے بیٹون مین داخل ہی لہذا وہ عام وارث ہو نہ خاص (۲) اچمیتوواہن دراے بہاگ کے مصنف دیوالیا سنی کی تقلید کرکے یہ کہتے ہین کہ متبنی صرف اپنے باپ ہی کا وارث ہوتا ہی نہ اوسکے رشتہ دارونکا - (۳) مگر یہ صحیح نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس مین شک نہین ہے کہ دیوالیا نے مختلف قسم کے لڑکون کو ایک فہرست مین خود لکھا ہے اور اوسمین متبنی کا نوان نمبر قرار دیا ہے اور اوسکے بعد کہتے ہین کہ بارہ لڑکے صرف اولاد ہونے کے لحاظ سے لڑکے قرار دئے گئے ہین اسوجہ سے کہ یا تو وہ اپنے ہی باپ کے نطفہ سے پیدا ہوتے ہین یا دوسرے شخص کے نطفہ سے ہوتے ہین یا متبنی کئے جاتے ہین یا اپنی خواہش سے دئے جاتے ہین - ان مین سے پہلے چھ لڑکے رشتہ دارون کے بھی وارث ہوتے ہین اور پچھلے چھ صرف باپ کے اب اگر پہلے چھ کا اشارہ اصل فہرست کیطرف نہین ہی بلکہ نئی ترتیب کیطرف ہی تو متبنی پہلے چھ مین آتا ہی (۴)

---

(۱) دت تک چندریکا فصل ۵ فقرات ۲۲ - ۲۴ (۲) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرات ۳۰ - ۳۴

(۳) داے بہاگ باب ۱۰ فقرات ۷ و ۸

(۴) " " " ۷ - نوٹ مقدمہ پدو کماری بنام جگت کشور کلکتہ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۶۳۰ -

جگناتہ یہ ظاہر کرنے کی بعد کہ متبنی رشتہ دارون کا اوسی وقت وارث ہوسکتا ہی جب اوسمین
عمدہ خصلتین پائی جائین موجودہ بحث کی نسبت یہ جملہ لکھتی ہین کہ جب ایک لڑکا حسب تبنیت
مین دیا جاوے اون کل امور کو بجا لاتا ہے جو اوسکی قوم کے لیے ضروری ہین تو وہ اپنے ماموں کا
اور دوسرے رشتہ دارونکا وارث ہو (۱) یہی رای اور نتیجہ سر ایف میکناٹن و سر ولیم میکناٹن و سر تاماس اسٹرینج اور
مسٹر سدرلینڈ کی تحقیقاتون کا بہی ہو (۲) اور اسی راے کی تائید عدالت کے صریح فیصلونسے
بہی کی گئی ہی (۳) اسکے بعد کے مقدمہ مین بہی یہ ہی قرار پایا ہے کہ متبنی اوس شخص کا ہی وارث
ہی جو بوجہ تعلق تبنیت اوس کے دادا کا چچازاد بہائی تہا اور اوس کو اسیقدر حصہ ملا جو صلبی
بیٹے کو جب کہ وہ اپنے متبنی کرنیوالے باپ کے دوسرے وارثون کا شریک ہوتا ہے ملتا ہی (۴)
اور اسیطرح اوس کی اولاد بہی خواہ از قسم ذکور ہو یا اناث وارث ہوتی ہے (۵) متبنی لڑکا
مثل صلبی پسر کے اپنے متبنی کرنے والے باپ کے دور کے رشتہ دارون کا ہی وارث ہوتا ہی
گو وہ تین پشت سے ہی زیادہ دور کے ہون — متبنی بحیثیت سکولیا اور سمانودک کی بہی حق کاشت
پا سکتا ہے (۶) —

(۱) ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۰ و ۲۷۲ و کنسڈریشن آن دی ہندو لا مولفہ سر ایف میکناٹن صفحہ ۱۶۲ —
(۲) کنسڈریشن آن دی ہندو لا مولفہ سر ایف میکناٹن صفحہ ۱۲۰ و ۱۳۲ ولیم میکناٹن ہندو لا جلد ۱
صفحہ ۸۷ و جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ — اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۹۷ و جلد ۲ صفحہ ۱۱۶ سدرلینڈ سی ناپیس
" ۲۲۹ و ۲۷۶ و دیکہئے بحوالہ نیز جسٹس باپ ہوس بمقدمہ گوروگووند بنام انندلال ابلاس کا بنگال
لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۵ و سدرلینڈ فل بینچ جلد ۱۳ صفحہ ۴۹ گنہیری بنام مسماۃ رتنا سوری صدر عدالت
جلد ۶ صفحہ ۲۱۳ جو چند بنام بہرت چند صدر عدالت رپورٹ ۱۸۶۵ع صفحہ ۱۶۴ —
(۳) شام چندر بنام نرائنی دیبی صدر عدالت منتخب رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۹ طبع جدید (یہ فیصلہ پریوی
کونسل مین بحال رہا دیکہو رپورٹ نیپ صاحب جلد ۳ صفحہ ۵۵) لوکناتہ بنام شام سندری صدر
عدالت رپورٹ [illegible] کرشن ناتہ بنام گووند صدر عدالت رپورٹ ۱۸۵۹ع صفحہ ۱۰ اگور شاہ
بنام راس بہاری رپورٹ صدر عدالت ۱۸۶۵ع باب اول صفحہ ۱۴۴ —
(۴) تارا موہن بنام کرپا بائی سدرلینڈ جلد ۹ صفحہ ۴۲۳ (۵) صدر عدالت رپورٹ ۱۸۶۱ع جلد ۱۸۶۱ع صفحہ
(۶) گنگندولال رے بنام میکت ناتہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۸۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ
جلد ۶ صفحہ ۲۰۹ —

جو لڑکا بیوہ شوہر کے لئے متبنی کرے وہ بیوہ مذکور کے رشتہ دارون کا بھی وارث مثل اصلی بیٹے کے ہوتا ہے

دفعہ ۷۹۳ گو پہلے کلکتہ ہائیکورٹ نے مقدمہ موسومہ موتی دیبیا بنام ہنبجے کرشنو گوسائی مندرجہ ویکلی رپورٹر خاص نمبر ۱۲۱ - اور مدراس ہائی کورٹ نے مقدمہ چنرا ما کرشنا ایار بنام منت جی امال مندرجہ مدراس ہائیکورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۵ مین اسکے خلاف تجویز کیا تھا لیکن اب باجلاس کامل بعد غور کامل کے اون دونون نظیرون کو منسوخ کرکے یہ تجویز کیا ہی کہ جب بیوہ اپنے شوہر کے واسطے لڑکا متبنی کرے تو متبنی اپنی متبنی کرنے والی مان کے رشتہ دارون کی جائداد بھی اوسی طرح ورانتاً پاتا ہے جسطرح اوسکا اصلی صحیح النسب بیٹا پاتا (۱)

متبنی لڑکا ہر جگہ کی شاستر کی موافق متبنی کنندہ مان باپ کے خاندانون مین وہی حیثیت رکھتا ہے جو اصلی بیٹا رکھتا - اور مثل اصلی بیٹے کے پدری اور مادری خاندان کے رشتہ دارونکا وارث ہوتا او نانا ماموں کا بھی وارث ہوتا ہے -

دفعہ ۷۹۴ الہ آباد ہای کورٹ نے باجلاس کامل کل ہسنا د پر غور کرکے یہ تجویز کیا ہی کہ متبنی اپنے متبنی کرنیوالے باپ کو روحانی فائدہ پہونچاتا ہے اور اوس کے خاندان کا نام ونسل قایم رکھتا ہی (دت تک میمانسا دفعہ ۱ - ۹) اور گو متبنی کنندہ مان کی آیندہ کی خوشی متبنی بیٹے پر منحصر نہو لیکن وہ اوسکا کریا کرم کرتا ہے - اور یہ ظاہر ہے کہ عورت بطور خود متبنی نہین کرسکتی ہے یہ اختیار صرف شوہر کو حاصل ہے گو باری النظر مین یہ پایا جاتا ہو کہ لڑکا بذریعہ تبنیت صرف اپنے متبنی کرنیوالے باپ کے خاندان مین داخل ہوتا ہے نہ اپنی مان متبنی کرنیوالی کے خاندان مین اسیوا سطے وہ اوس جایداد کا وراثتاً مستحق نہین ہوتا ہے جو اوسکی متبنی کرنیوالی مان کو اپنی باپ سے ملی ہو مگر ہم دیکھتے ہین کہ معاملہ تبنیت ایسا ہی کہ جسمین شوہر اور زوجہ دونون شریک ہین اور پسر متبنی دونونکا بیٹا ہو جاتا ہی۔ شوہر کے متبنی کرنے سے متبنی اوسکی زوجہ کا بھی متبنی ہو جاتا ہے دیکھو دت تک میمانسا اسمین کسی جگہ یہ فرق نہین پایا جاتا ہے کہ تبنیت سے متبنی کا استحقاق متبنی کرنیوالے باپ مان کے خاندان مین مختلف ہوتا ہے - ایسے لڑکے کا تعلق اپنے اصلی مان باپ اور اون کے خاندانون سے بالکل قطع ہو جاتا ہے دت تک میمانسا مین صاف لکھا ہے کہ متبنی لڑکا اپنے اصلی باپ کی

(۱) اما شنکر متر و بنام کالی کومل موزم دار اجلاس کامل کلکتہ انڈین لاریپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۵۶ - و کالی کومل موزم دار بنام اما شنکر متر انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۲

جائداد کا دعوی نہین کر سکتا ہے اور جب سنے اپنا لڑکا دیدیا ہے اوسکا کریا کرم نہین ہوتا جسطرح
اصل باپ کی جائداد نہین ملتی ہے اوسیطرح ناناکی بہی جایداد نہین ملتی ہے - پس جب اوسکو اصل باپ
اور مان کے خاندانون سے اسقدر علیحدگی ہوجاتی ہے تو اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ تبنیت سے
لڑکا اپنے متبنی کرنیوالے باپ اور مان کے خاندانون کا جزو ہوجاتا ہے دت تک میمانسا کی فصل
۶ فقرہ ۵۰ کا مضمون یہ ہے - متبنی کرنیوالی مان کے بزرگ متبنی کے بہی بزرگ ہوتے ہین
کیونکہ جو قاعدہ رشتہ داران پدری کے باب مین ہے وہی رشتہ داران مادری کے باب مین بہی
ہے اور ایک بڑی بات یہ ہی کہ متبنی بیٹا اپنی متبنی کنندہ مان کے باپ کا کریا کرم کرسکتا ہے دت تک
میمانسا کی فصل ۶ فقرہ ۵۲ و ۵۳ مین یہ لکہا ہے کہ پسر متبنی اپنی متبنی کرنے والی مان کے
باپ وغیرہ کا شرادہ کر سکتا ہے - متبنی لڑکا اصل بیٹے کا قایم مقام ہوتا ہے استحقاق کریاکرم
سے استحقاق وراثت پیدا ہوتا ہے - منو کہتے ہین کہ متبنی بیٹا اپنے اصلی مان باپ کے خاندان
کا دعوی نکرے کیونکہ جو کریاکرم کرسکتا ہے وہی وراثتاً جایداد کا بہی مستحق ہے - چونکہ وہ اپنے
اصلی مان باپ کا کریاکرم نہین کرسکتا ہے لہذا اوسکا تعلق اصلی مان باپ سے منقطع کیا گیا ہے
پس جس حالت مین متبنی لڑکا اپنے متبنی کرنیوالی مان کے باپ کا کریاکرم کرسکتا ہے تو اوسکی
جایداد بہی وراثتاً پانے کا مستحق ہے - اس باب مین جو فیصلیجات صادر ہوے ہین اون مین مقدمہ
سورن مالی دیبی بنام برجو کشور گسائی مین یہ فیصلہ کیا گیا تہا کہ فیصلہ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۸۶۲ع
ہائیکورٹ بنگال سے یہ راے ظاہر کی ہے کہ متبنی لڑکا اپنی متبنی کرنے والی مان کے باپ کا وارث
اوس حالت مین نہین ہوسکتا ہے جب وارثان ذکور موجود ہون - مقدمہ گنگا مائی بنام کشن کشور
چودہری منفصلہ ۱۷ دسمبر ۱۸۲۱ع مین یہ بیوستہ (۱) دیاگیا تہا کہ جس لڑکے کو باجازت شوہر
خود عورت متبنی کرے اوسکو اوس عورت کے باپ کی جایداد نہ ملے گی بلکہ عورت مذکور کے باپ
کے بہتیجے کو ملیگی اگر کوئی اور قریب تر وارث ہنو یہ راے اوس تعبیر پر مبنی تہی جو داسے بہاگ
کی روسے منو کے ایک قول پر قایم کی گئی تہی جسکی روسے متبنی لڑکے کا استحقاق صرف اوسی جایداد

(۱) یہ بیوستہ دہرم شاستر مولفہ سر ولیم میکناٹن کی جلد ۲ باب تبنیت مقدمہ نمبر ۱۳ مین
درج ہے اسی کے حوالہ سے میکناٹن صاحب نے اپنی کتاب کی اول جلد باب تبنیت مین یہ لکہا ہے کہ
متبنی نبیرہ کا وارث نہین ہوتا ہے اب صاحب موصوف کی غلط راے ناقابل پذیرائی قرار پائی ہے کیونکہ
اونکی راے کی بنیاد ہی بے بنیاد ثابت ہوگئی —

ہے جو اوس کے متبنیٰ کرنے والی باپ کے خاندان مین ہو یہ راے صرف ایک جج نے ظاہر کی تھی اور باقی ججون نے کوئی راے ظاہر نہین کی مگر اس مسئلہ کو مسٹر ویلیم میکناٹن نے اپنی کتاب دہرم شاستر کی جلد ۲ صفحہ ۸۷ مین تسلیم کیا ہے • مقدمہ گنگا پرشاد راے بنام ہرجس سوائی چودہرائن منفصلہ ۳ جولائی ۱۸۶۹ع مین ہائیکورٹ بنگال نے یہ تجویز کی کہ مسئلہ متذکرہ مقدمہ گنگا بائی بنام کشن کشور چودہری صرف اوس پنڈت کا مسئلہ ہے جس نے اوسکو پیش کیا تھا اور عدالت کی راے اوس سے اتفاق نہین کرتی ہے بلکہ عدالت نے اوس کے خلاف یہ فیصلہ کیا کہ متبنیٰ کرنیوالی مان اپنے متبنیٰ لڑکے سے اوسیطور پر ترکہ پاتی ہے جسطور سے وہ اپنے اصلی بیٹے سے پاتی — مقدمہ تین کوڑی چیٹرجی بنام دینا ناتھ بنرجی مین متبنیٰ لڑکے کو اس بات کا مستحق سمجھا گیا تھا کہ وہ اپنی متبنیٰ کرنیوالی مان کے استری دہن سے حصہ پاوے اور نہ اپنی متبنیٰ کنندہ مان کے باپ کی جایداد سے مگر یہ حد وراثت اس سبب سے قایم کی گئی ہے کہ متبنیٰ لڑکا اپنی متبنیٰ کرنے والی مان کے باپ کا شرادہ نہین کرسکتا ہے اس راے کو قایم کرنے مین عدالت نے غلطی کی ہے مقدمہ موہن مالی دیبی بنام برجو کشور گسائی قابل غور ہے جسمین کہ پنڈتان مرشدآباد اور صدر کورٹ نے یہ راے دی کہ متبنیٰ لڑکا اپنی متبنیٰ کرنے والی مان کے باپ کی جایداد کے وراثتاً پانے کا مستحق ہے اسصورت مین اونہون نے اپنی بیوستہ ۱۸۱۲ع سے انحراف کیا اور یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ بیوستہ مذکور بلحاظ قاعدہ داے بہاگ دیا گیا تھا اور اوسکو ایسے مقدمہ سے کچھہ تعلق نہین ہے جسکا فیصلہ دتک میمانسا اور متاکشرا کی رو سے ہونا چاہیے بعد غور کامل ہمکو اس امر مین کوئی شک نہین ہے کہ متبنیٰ لڑکا اوس جایداد کے وراثتاً پانے کا مستحق ہے جو اوسکی متبنیٰ کرنے والی مان کو اپنے باپ سے وراثتاً پہونچی ہو" (۱)

اسکے بعد مقدمہ اوما شنکر بنام کالی کومل موزم دار (۲) کلکتہ ہائی کورٹ نے باجلاس کامل اور اسکے فیصلہ کے بحال رکھتے وقت پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ پسر متبنیٰ نہ صرف سلسلہ مستقیمہ مین بلکہ سلسلہ طرفی مین بھی اپنے رشتہ داران بذریعہ تبنیت کا وارث ہوتا ہے اور اوسکی تبنیت کنندہ کے خاندان مین وہی حیثیت ہے جو پسر اصلی کی ہے سواے اون چند صورتون کے جنکی صراحت دتک چندرکا اور دتک میمانسا مین کردی گئی ہے —

(۱) شام کنور وغیرہ بنام گیا دین وغیرہ — اجلاس کامل انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد اول صفحہ ۲۲۵

(۲) اوما شنکر بنام کالی کومل موزم دار — انڈین لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۵۶ —

ریسپانڈنٹ کا یہ دعوی ہے کہ بحیثیت نواسہ وراثت کا مستحق ہے اور اس حیثیت سے اپنے ماموں کا بوقت وفات اوسکی بیوہ کے اوسیطرح وارث ہو جیسا کہ اگر وہ پسر اصلی ہوتا تو وارث ہوتا اور چونکہ وہ متبنی بیٹا ہے اس لئے اوسکی وہی حیثیت ہے یہ امر دت تک میمانسا فصل ۶ فقرہ ۵۱ سے صاف ظاہر ہے جسمین یہ درج ہے کہ "آبا و اجداد صرف مادر تبنیت کنندہ کے بزرگان مادری پسران دت تک وغیرہ کے ہین کیونکہ قاعدے متعلق بزرگان خاندان پدری کے بزرگان مادری سے بھی متعلق ہین" اور اسکا نتیجہ یہ ہوکہ جس طرح پر تعلق وحقوق متبنی بیٹا بہ تعلق تبنیت پدری رشتہ دارون سے حاصل کرتا ہے اوسیطرح مادری رشتہ دارون سے بھی حاصل کرتا ہے -(۱)—

دفعہ ۷۹۵

اسمین سب کا اتفاق ہے کہ متبنی بیٹا متبنی کرنیوالے کی ہرقسم کے رشتہ دار کا مثل اصلی بیٹے کے وارث ہوتا ہے ہم گوتر ہو یا غیر گوتر خواہ مستقیم ہو یا طرفی—

متبنی نہ صرف متبنی کرنیوالے کے رشتہ داران سلسلہ مستقیمہ کا وارث ہوتا ہے بلکہ اوسکے قرابت داران یکجدی و طرفی اور نیز قرابت داران متنزلہ کا بھی مثل صلبی بیٹے کے وارث ہوتا ہے اور حقیقی بھائی کا متبنی بیٹا بمقابلہ سوتیلے بھائی کے صلبی بیٹے کو ایسا ہی مرجح حق رکھتا ہے جیسا کہ حقیقی بھائی کا صلبی بیٹا رکھتا (۲) اسی اصول پر ایک حال کے مقدمہ مین پریوی کونسل نے متوفی کے نانا کے متبنی بیٹے کو بمقابلہ نانا کے بھتیجے کے

(۱) کالی کومل موزم دار بنام اوما شنکر منفصلہ پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۲ پدم کماری دیبی بنام کورٹ آف وارڈس انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۲ —

(۲) منو باب ۹ - اشلوک ۱۴۱ و ۱۴۲ — متاکشرا باب اول فصل ۱۱ - اشلوک ۳۰ و ۳۱ وسیو متاکشر - واسست بھاگ باب ۱۱ فصل ۶ - اشلوک ۲ و ۷ و ۸ - داے کرم سنگرہ باب اول فصل ۵ کولبروکس ڈائیجسٹ جلد ۳ باب ۴ دفعہ ۱۷۲ صفحہ ۱۷۷ - سدرلینڈ سینا پسس عنوان ۴ تشریح ۲ - میکناٹن ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۸ و میکناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۷۷ - اسٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۱۲۳ - و جلد ۲ صفحہ ۲۸۷ — سنبھو چندر چودھری بنام نرائنی دیبیا وغیرہ منفصلہ پریوی کونسل رپورٹ نیب صاحب جلد ۳ صفحہ ۵۵ — گورہری کبراج بنام رتنیشری دیبی صدر دیوانی عدالت کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۰۳ — طبع اول

مرجح وارث قرار دیا اور فرمایا :- یہ حجت کی گئی ہے کہ گو زید متوفی کے نانا کا پسر متبنی ہے مگر متوفی کی گوتر کا نہین ہے متوفی کا وہ گوتر ہے جو اوسکے باپ کا تھا اس لئے وہ غیر گوتر متوفی کا وارث نہین ہو سکتا ہے مگر یہ غلط حجت منو کے قول کی غلط فہمی پر مبنی ہے صحیح بات یہ ہی کہ خاندان متبنی کنندہ مین پسر متبنی کی ہر طرح پر وہ ہی حیثیت ہے جو صلبی بیٹے کی ہوتی ہی اور بلا لحاظ اختلاف گوتر کے وہ وارث ہوتا ہے - عدالت ابتدائی نے جو شرط ہم گوتر ہونے کی لگائی اور اوسکی تائید مین حوالہ شرح منو سمرتی مولفہ کا لوکا بہٹ کا دیا مگر ہائیکورٹ نے اسکے خلاف تجویز کیا اور ایک فاضل جسٹس مسٹر صاحب نے شرح مذکور کی نسبت جو کولبروک صاحب کی ڈائجسٹ کتاب ۵ کے باب ۴ دفعہ اول فقرہ - ۱۷۸ مین درج ہے یہ فرمایا - "منو کے اصل متن مین لفظ گوتر زیادہ بجاے قرابت دارون کے ورثا کے لکہا گیا ہے زیادہ یعنی ورثا کے ہی گوتر خاندانی نام کے مساوی ہے یہ کہا گیا ہے کہ گوتر زیادہ سو اون لوگون کے ورثا مراد ہین جنکا خاندانی نام ایک ہو ممکن ہے کہ الفاظ مندرجہ بالا کے یہ ہی معنی ہون اگر پورے طور پر لفظی پابندی کیجاے - لیکن مجکو سیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ مین خاندان کے کل قرابت دار لوگ جو پسر متبنی کے از روے رشتہ کے سپنڈ وغیرہ ہون داخل ہین - مگر یہ فرض کرکے کہ لفظی تعبیر کی پابندی کیجاے تو کیا متن مذکور سے تائید اوس نتیجہ کی ہوتی ہے جو عدالت ماتحت نے نکالا ہے - متن مذکور مین صرف یہ لکہا ہے کہ اول چھ قسم کے لڑکے اون قرابت دارون کے وارث ہین جو ایک ہی خاندان کے ہون پس اس سے خواہ مخواہ یہ ظاہر نہین ہوتا ہے کہ کوئی ان چھ قسم کے لڑکون مین سے مستحق پانے حق وراثت اون قرابت دارونکا نہین ہو جو مختلف خاندان کے ہون" - پسر متبنی کے استحقاق وراثت رشتہ داران قرابتی کی نسبت جو قید کہ اب لگائی جاتی ہے وہ اون کل اصول دہرم شاستر کے خلاف ہے جو تبنیت کے باب مین ہین - پسر متبنی کی خاندان متبنی کنندہ مین وہ ہی حیثیت ہوتی ہے جو پسر صلبی کی ہوتی ہے بجز اون چند صورتون کے جنکی نسبت دت تکہ چندریکا اور دت تک میمانسا مین صراحت کی گئی ہے اور ان اسناد کی روسے امور تبنیت کا فیصلہ ہوتا ہے جو قانون متمشیہ بنگال کے بموجب پیدا ہون اور کوئی متن یہ ثبوت اس امر کے پیش نہین ہوا کہ پسر متبنی اپنے متبنی کرنیوالے باپ کے اون رشتہ دارون کی جایداد کا وراثتاً مستحق نہین ہو سکتا ہے جو مختلف خاندان

سکے ہون - مصنف دت تک چند رایکہ ابعد حوالہ دیئے اون مختلف اقوال سکے جو وراثت پسر متبنیٰ کے باب مین ہین اور بعد رفع کرنے اون سکے اختلافات کے فصل ۵ فقرہ - ۲۴ مین یہ لکھتے ہین :- پس بموجب اوسی قرابت بھائی وغیرہ کے جسکی روسے پسر صلبی بھائی یا دیگر رشتہ دار کی جایداد پاتا بحالت نہونے پسر مذکور کے پسر متبنیٰ اسکو کل جایداد ملیگی۔ دلے بھاگ کے اس اصول مندرجہ باب ۱۰ فقرہ - ۸ پر کہ متبنیٰ بیٹے قرابت دارون (سپنڈ وغیرہ) کے وارث نہین ہین" اور جو متن منو کے مخالف ہو بمقدمہ سُشیو چندر چودھری بنام نراینی دیبیا (۱) غور کیا گیا اور یہ تجویز ہوئی کہ پسر متبنیٰ نہ صرف وراثت بسلسلہ مستقیم پاتا ہے بلکہ قرابتاً اونکے رشتہ دارونکا بھی وارث ہوتا ہے جو بہ تعلق تبنیت اوس کے رشتہ دار ہین چونکہ زید متوفیٰ کے نانا کا متبنیٰ بیٹا ہے لہٰذا بہ حیثیت نانا کے بھتیجے کے متوفیٰ کا قریب تر وارث ہے گو اوسکا گوتر مختلف ہو (۲) -

ایک دختر کا متبنیٰ بیٹا اور دوسری کا اصلی بیٹا بحصہ مساوی وارث ہوتے ہین -

نانا کے متروکہ مین وس کے ایک ... اصلی بیٹے کو اور دوسری دختر کے متبنیٰ بیٹے کو بحصہ مساوی حصہ ملتا ہے اور دونون بحیثیت مساوی بلا کسی فرق سکے نانا کے وارث ہوتے ہین یعنے دختر کے پسر متبنیٰ کو حق وراثت حاصل کرنے مین کلیتًا وہی حیثیت حاصل ہوئی ہے جو اوس ... اصلی بیٹے کو ... حاصل ہوتی ہے متبنیٰ اپنی متبنیٰ کرنیوالی مان کے رشتہ دارونکا اوسیطرح وارث ہوتا ہے جسطرح کہ اوسکا اصلی بیٹا وارث ہوتا ہو (۳)

دفعہ ۷۹ جس لڑکے کو بیوہ اپنے شوہر کیواسطے متبنیٰ کرے

بیوہ کا شوہر کے ... کا متبنیٰ کرنا ایسا ہے کہ گویا بعد وفات شوہر وہ پیدا ہوا اور وہ حق وراثت تاریخ وفات متبنیٰ کنندہ باپ پر حاصل کرتا ہے

(۱) نظایر پریوی کونسل مولفہ نیپ صاحب جلد ۳ صفحہ ۵۵ و سدرلینڈ پریوی کونسل نظایر جلد ۱ جلد ۲۵

(۲) پدما کماری دیبی بنام کورٹ آف واردس منفصلہ پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۲- اسمقدمہ مین بہت نظایر ودستاویز کا حوالہ دیا گیا ہے - سرشا سن شرینج جلد ۱ صفحہ ۱۲۳ و جلد ۲ ,, ۲۸۷-

(۳) سرجو کانت نندی بنام مہیش چندر دت انڈین لا رپورٹ کلکتہ ,, ۹ ,, ۷۰ - او ماشنکر بنام کالی کومل مزوم دار اجلاس کامل ,, ,, ,, ۶ ,, ۲۵۶ - یہ فیصلہ پریوی کونسل سے بحال رہا دیکھئے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۲ - برن ٹی دی بنام بیچے کر ستو گوسامی ویکلی رپورٹر جلد خاص صفحہ ۱۲ - سرجنیا رام کرشن آیار بنام ستاجی امال مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵۳

متبنیٰ کرے اوسکی وہی حالت ہوتی ہے جو اوس لڑکے کی ہوتی ہے جو باپ کی وفات کے بعد پیدا ہوتا ہو اور اوسکو استحقاق وراثت متروکہ متبنیٰ کرنیوالے باپ کی نسبت اوسکی تاریخ وفات سے پیدا ہوتا ہے (۱) —

جس لڑکے کو بیوہ اپنے واسطے متبنیٰ کرے وہ اوس کے شوہر کی جائداد نہیں پا سکتا ہے —

دفعہ ۷۹۸ جب کوئی بیوہ صرف اپنی ہی واسطے لڑکے کو متبنیٰ کرے نہ اپنے شوہر کے لئے تو وہ لڑکا اوس ترکہ کو وراثتاً نہیں پا سکتا ہے جو بیوہ مذکور کو بذریعہ وراثت اوس کے شوہر کے ملا تھا (۲) —

رواج الاتم کی روسے متبنیٰ اپنے اصلی خاندان کا بھی وارث ہوتا ہے —

دفعہ ۷۹۹ رواج الاتم (داماد کی تبنیت) کی روسے جو قوم ریڈی یا ہیڈا کاپو ضلع نیلور (دکن جنوب ہند مین واقع ہے) مین جاری ہے الاتم داماد کے حقوق وراثت اسوجہہ سے کہ وہ اپنی زوجہ کے خاندان مین متبنیٰ ہوگیا ہے اوسکے اصلی باپ کے خاندان کے علیحدہ شدہ بھائی کی جائداد سے زایل نہین ہوجاتے ہین (۳)

گو کسی لڑکے کو تبنیت کی وصیت کی گئی ہو اور جائداد مقرر ہوئی ہو لیکن قبل از تبنیت وہ جائداد نہین پا سکتا ہے —

دفعہ ۸۰۰ اگر کوئی شخص اپنے وصیت نامہ کے ذریعہ سے کسی خاص لڑکے کو متبنیٰ کرنے کی ہدایت اپنی زوجہ یا اپنی بیوہ بہو کو کرے اور متبنیٰ کے لئے کچھ جائداد مقرر کر دے تو ایسے لڑکے کو تا وقتیکہ وہ متبنیٰ نکیا جاے کوئی حق نسبت جائداد کے وصیت کی روسے حاصل نہین ہوتا ہے کیونکہ اوس کے حقوق اوس کے متبنیٰ ہونے پر مشروط و منحصر ہین اور وہ شرط پوری نہین ہوئی اسوجہ سے اوسکو بھی کوئی حق حاصل نہین ہوا (۴) —

(۱) اسٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۹۱ و جلد ۲ صفحہ ۱۲۷ —

(۲) چودہری پدم سنگھ بنام کنور اودی سنگھ پریوی کونسل مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۵ ویکلی رپورٹر پریوی کونسل جلد ۱۲ صفحہ اول — (۳) سیوا دا بالاسامی ریڈی بنام سیوادا پیرا ریڈی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۶۷ —

(۴) کرشن داس ناتھا بنام لاڈکا دہو وغیرہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۵

شیا مابہو بنام دوارکا داس وسن جی " " " " ۲۰۲ —

دفعہ ۸۰۱

اگر ہبہ صرف متبنیٰ ہونے کی حیثیت پر مبنی ہو تو تبنیت کے ناجائز ہونے پر کالعدم ہو جائیگا۔

اگر ہبہ بوجہ ہونے پسر متبنیٰ کے کیا جاے اور تبنیت ناجائز ہو تو وہ ہبہ بھی جو اوسکی بنا و پر کیا گیا تھا غیر موثر ہو جاتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ مابین محض بیان اور وجہ یا غرض ہبہ یا ہبہ وصیتی کے باریک فرق ہو لیکن فرق مذکور بلحاظ عبارت اور حالات متعلقہ کے نکالنا چاہیئے (۱)۔

دفعہ ۸۰۲

خلاف قانون معاہدہ سے تبنیت ممنوع اور متبنیٰ کے حقوق زایل نہین ہوتے ہین۔

گو رواج عام قاعدہ دہرم شاستر کو معطل کر سکتا ہے لیکن اقرار و معاہدات قواعد و قانون کو تبدیل نہین کر سکتے ہین چنانچہ پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ جب دو بھائی مشترک نے جو تابع متاکشرا ہین اور جنکی خاندانی جائداد غیر منقسم و ناقابل تقسیم ایک کے قبضہ مین ہے آپس مین یہ معاہدہ کیا کہ اگر ان مین کسی ایک کے اولاد ذکور بالکل نہو تو جایداد اوس بھائی کی نسل مین جائیگی جسکے اولاد صلبی ہو اور اوس کے سلسلہ سے بذریعہ تبنیت منتقل نہو سکے گی۔ ایسے معاہدہ سے نہ کوئی متبنیٰ کرنے کا پابند ہو سکتا ہے اور نہ وہ لڑکا جسکو متبنیٰ کیا جاے وراثت سے محروم ہو سکتا ہے کیونکہ ایسا معاہدہ خلاف قاعدہ ہے اور استحقاق تبنیت کے عمل مین لانے پر موثر نہین ہے اور اوس قاعدہ کے بھی خلاف ہے جو مقدمہ ٹیگور مندرجہ بنگال رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ و ۴۰۳ و لا رپورٹ اپیل ہند جلد متمم سنہ ۱۸۷۲ء صفحہ ۴۷ مین قرار دیا گیا ہے (۲)

دفعہ ۸۰۳

اگر بیوہ اپنے اصلی بیٹے کے مرنے کے بعد جبکہ اوسنے کوئی بیوہ نچھوڑی ہو اپنے شوہر کے واسطے لڑکا متبنیٰ کرے تو بیوہ مذکور کے جملہ حقوق زایل ہو جاتے ہین اور متبنیٰ قطعی مالک ہو جاتا ہے۔

اگر بیوہ اپنے اصلی بیٹے کے مرنے کے بعد جو اپنے باپ کی وفات کے بعد بحیثیت وارث اپنے باپ کے زندہ تھا اور بلا چھوڑے کسی بیوہ کے فوت ہوا ہو اپنے شوہر کے لئے کوئی لڑکا متبنیٰ کرے تو اسصورت مین ایک نہایت دقیق بحث دہرم شاستر کی رو سے یہ پیدا ہوتی ہے کہ متبنیٰ بیٹا اپنے متبنیٰ کرنے والی یا باپ کا وارث ہو کر جایداد

(۱) نند روپ رایکٹ بنام راجیسر داس منفصلہ پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۶۳

(۲) شری نارائن بنام راجہ بیتاپور وغیرہ ،، ،، مدراس ،، ۹ ،، ۴۹۹

پاسکے گا یا اوس اپنے بھائی پسر صلبی پدر مذکور کا وارث ہوگا جسکے مرنے کے بعد بیوہ نے اوسکو اپنے شوہر کے واسطے متبنیٰ کیا ہے یا بطور بھائی غیر منقسمہ باقی ماندہ کے۔ بمقدمہ رام سامی این بنام وینکٹا رام این (۱) حکام پریوی کونسل نے اس بحث کو غیر تنقیح شدہ تصور فرمایا ہے لیکن ہائیکورٹ بمبئی نے اوس اظہار رائے حکام ممدوحین کو جو مقدمہ راجہ وینکٹا کرشن راو بنام وینکٹا رام لکشمی نرسیا (۲) مین کیا گیا تھا بطور ایسی رائے کے خیال کرکے جسکی تقلید عدالت پر لازم ہے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب کوئی ہندو بیوہ بعد وفات اپنے اصلی بیٹے کے کوئی لڑکا متبنیٰ کرے تو وہ اپنے آپکو جایداد سے محروم کر دیتی ہے (۳) کلکتہ ہائیکورٹ نے یہ راے ظاہر کی کہ ایسی صورت مین پسر متبنیٰ اپنی متبنیٰ کرنے والی ماں کا بسلسلہ ورثا کے وارث ہوتا ہے (۴) اور مین صاحب بھی اپنی کتاب دہرم شاستر کے فقرات ۱۷۰ و ۱۸۷ مین اس راے ہائی کورٹ کلکتہ کی تائید کرتے ہین ــ ویسٹ و بولر صاحبان کی راے اس کے خلاف ہے دیکھئے صفحہ ۹۸۵ ـ خصوصًا اس حالت مین جبکہ پسر اصلی بحالت نابالغی بغیر ہونے اولاد کے فوت ہو جاے بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس فارن صاحب نے فرمایا کہ بطور حاکم صیغہ ابتدائی کے میری یہ رائے ہے کہ مین فیصلہ مقدمہ جمنا بائی بنام رائے چند نہال چند مذکورہ بالا کا پابند ہون باوجودیکہ عدالت نے اوس مقدمہ مین مفروضات حکام پریوی کونسل پر اسطور پر عمل کیا ہے کہ گویا وہ فیصلہ تھا ـ مگر مجھکو اپنی ہائیکورٹ کے فیصلہ سے اتفاق ہے ـ کیونکہ بموجب خیالات ہنود کے یہ امر بالکل عجیب تر معلوم ہوتا ہے کہ بیوہ از روے دہرم شاستر بحالت موجودگی پسر شوہر کے جایداد کی مستحق ہو گو پسر مذکور حسب خیالات مغربی محض ایک صورت پسر کی ہو لیکن بموجب خیالات اہل ہنود کے وہ پسر واقعی ہے ـ جس حالت مین کہ پسر اصلی کی بیوہ موجود ہو تو اوس کی ماں اپنے شوہر کے واسطے لڑکا متبنیٰ نہین کر سکتی ہے کیونکہ جائداد کی نسبت بیوہ پسر کو

(۱) لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۶ صفحہ ۲۰۹ (۲) لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۴ صفحہ ۱
(۳) جمنا بائی بنام راے چند نہال چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۹ ـ
(۴) پدو کماری دیبی بنام جگت کشور اچارجی لا رپورٹ اپیل ہاے ہند جلد ۴ صفحہ اول ـ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۵ ـ

حق حاصل ہے دیکھو پدم کاری دیبی بنام کورٹ آف واردس (۱) وہی اعتراض ظاہرا متبنی کرنے والی مان سے متعلق ہوگا اگر تعلق جایداد بعد ایسی تبنیت کر خود اوسکو حاصل رہے لیکن اس باب مین قانون غیر متحقق ہے - اور اپریل ۱۸۷۰ع مین بمبئی مین اور بہی غیر متحقق تھا مگر اب بپابندی سند اس بحث کو بحق پسر متبنی یعنے مدعی کے فیصل کرتا ہون" (۲) -

متبنی کرنے والی کی جائداد متبنی بیٹے کی موروثی جایداد ہوتی ہے

دفعہ ۸۰۴ چونکہ تبنیت دراصل بمنزلہ لڑکے کے پیدا ہونے کی ہے لہذا متبنی کرنے والی کی جایداد جو متبنی ایسے کو ملتی ہے وہ موروثی جایداد سمجھی جاتی ہے (۳) -

ہم قوم دتک بیٹا مثل اورس کے ہے لیکن بحالت موجودگی اورس کے متبنی کا حصہ چہارم اور بنگالہ مین ثلث ہے

دفعہ ۸۰۵ یہ امر صاف ہے کہ اورس بیٹا کل متروکہ پانے کا مستحق ہوتا ہے اور دتک بیٹا ہر طرح مثل اورس کے تصور کیا جاتا ہے لیکن یہ فرق ہے کہ جب بعد متبنی کرنیکے متبنی کرنیوالے کے کوئی اورس لڑکا پیدا ہو تو بموجب اون مقاموں کے شاستر کے متبنی بقدر ایک چہارم یعنی ایک چوتہائی حصہ کے پانے کا مستحق ہوگا اور تین چوتہائی اصل لڑکا پائیگا کیونکہ وشیشٹا نے بحالت موجودگی اصلی بیٹے کے اوس بیٹے کا حصہ ایک چہارم مقرر کیا ہے اور جب بعد متبنی کرنے کے بیٹا پیدا ہو تو متبنی کا حصہ صرف چہارم رہ جاتا (۴) اور یہی قول کاتاین کا ہے کہ اگر صحیح النسب لڑکا پیدا ہو تو اور بیٹا صرف ایک چوتہائی حصہ پائیگا بشرطیکہ ہمقوم ہو اگر مختلف قوم کا ہوگا تو صرف نان ونفقہ پائیگا (۵) مگر بنگالہ کی دہرم شاستر کی روسے ایسی صورت مین پسر متبنی ایک تہائی کا حصہ دار ہوتا ہے اور اصل لڑکا بقیہ دو تہائی کا (۶) بعد تبنیت کے اگر ایک بیٹے سے زیادہ بیٹے پیدا ہون مثلاً دو بیٹے پیدا ہون تو از روسے متاکشرا جائداد کے ساتہ حصے کئے جائینگے اور اون مین سے ایک حصہ پسر متبنی پاویگا اور تین تین حصے دونون اصلی بیٹے - اور دہرم شاستر

(۱) لا رپورٹ اپیل ہاے ہند جلد ۸ صفحہ ۲۲۹ - ۲ - ۶ ۱۸۶۹ء

(۲) راوجی ونایک بنام لکشمی بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱ -

(۳) ہیرا سنگہ بنام نرہر سنگہ منفصلہ ہائی کورٹ ممالک مغربی وشمالی ۷ دسمبر ۱۸۶۶ع صفحہ ۲۵۶

(۴) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۲۴ - وشیشٹا سمرتی باب ۵ فقرہ ۸ - بہگنا سن جلد ۲ باب ۲ مقدمہ نمبر ۱ و جلد ۱ صفحہ ۷ - سٹرینج جلد ۱ صفحہ ۸۷ طبع دوم (۵) متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ ۲۵ - (۶) دایہ بہاگ

بنگالہ کی رو سے جایداد کے پانچ حصے کئے جاینگے اور ایک حصہ پسر متبنٰی کو دیا جائیگا اور دو دو اصلی بیٹون کو یعنی ہر حالت مین خواہ اصلی بیٹا ایک ہو یا دو ہون یا دو سے زیادہ ہون حصص اسطرح پر مقرر کئے جاینگے کہ بمقابلہ ہر صلبی بیٹے کے متبنٰی کا حصہ مقدار مین از روے شاستر اور ہندوستان کے ایک چہارم ہو اور از روے شاستر بنگالہ ایک ثلث ہو۔

متبنٰی لڑکا اپنے متبنٰی کرنیوالے باپ کے صلبی بیٹے کا جانشین و وارث بذریعہ باقی ماندگی کے ہوتا ہے۔

دفعہ ۸۰۶ گو اوس حالت مین جبکہ بعد تبنیت متبنٰی کرنیوالے کے صلبی بیٹا پیدا ہو متبنٰی کا حصہ جایداد پدری مین کم ہو جاتا ہے لیکن متبنٰی اس بات کا مستحق ہوتا ہے کہ بذریعہ حق باقی ماندگی کے اپنے متبنٰی کرنے والے باپ کے صلبی پسر یعنی اپنے بھائی کا وارث و جانشین ہو اور کل جایداد باستحقاق باقی ماندگی حاصل کرے (۱)۔

شودر کا متبنٰی بیٹا اوڑرس بیٹے کی برابر حصہ پاتا ہے۔

دفعہ ۸۰۷ جو قواعد اصلی اور متبنٰی لڑکون کے حصص کی بابت مین وہ قوم شودر سے متعلق نہین ہین۔ حال مین جبکہ نظیرون پر غور کرنے کے بعد یہ صاف تجویز کر دیا گیا ہے کہ متاکشرا کا یہ قاعدہ کہ صلبی بیٹے سے متبنٰی بیٹے کا حصہ کم ہوتا ہے قوم شودر سے متعلق نہین ہے شودرون مین متبنٰی بیٹا اوس صحیح النسب صلبی بیٹے کی برابر حصہ پانیکا مستحق ہے جو متبنٰی کرنے والے کو اوسکی تبنیت کے بعد پیدا ہوا ہو (۲)۔

پتریکا پتر کا حق و تعلق مثل اورس بیٹے کے ہوتا ہے۔ ملا بار کے رواج کی رو سے وہ لڑکا جو سمبندھم یا نم بیاہ سے پیدا ہو پتریکا پتر کے مشابہ ہو اور اپنے اصلی باپ کا وارث نہین ہوتا ہے

دفعہ ۸۰۸ پہلے بصراحت یہ بیان ہو چکا ہے کہ پتریکا پتر جائز ہے اور اوس کی حیثیت و درجہ اور استحقاق مثل اوڑرس کے ہے (۳) ایک رواج

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد اول صفحہ ۴۹ - نیز دیکھو دفعہ ۸ ... دہرم شاستر مین صاحب
(۲) راجا بنام سبا ر یا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۵۳ اسمقدمہ مین نظیر رگھو بانند داس بنام سادہو چرن داس ... کلکتہ جلد ۴ ... ۴۲۵ کی صحت مین شک ظاہر کیا گیا ہے دت تک چندریکا فصل ۵ فقرہ ۲۵ ... دہرم شاستر سنگرہ صفحہ ۹۱ و استرینج صفحہ ۸۲ طبع پنجم و دفعہ ۱۴۲ - دہرم شاستر مین صاحب و بیوستہ چندریکا صفحہ ۱۴۳ - ملاحظہ طلب -
(۳) دفعات ۵۳۵ لغایت ۵۵۴ کتاب ہذا کو ملاحظہ کیجیے۔

مسلمہ عدالت کی روسے اصلی صحیح النسب بیٹیا با وجودیکہ اوسمین کوئی ایسا عارضہ یا ناقابلیت
نہو جس سے وہ دہرم شاستر کی روسے محروم الارث ہوجاتا ہے اپنے اصل باپ کے خاندان کی
وراثت سے محروم رہتا ہے چنانچہ ملابار مین نمبودری قوم مین ازروے رواج ایسی دختر کا
بیٹیا جسکا ازدواج بطریق سروس ودہانم کیا گیا ہو اپنے باپ کی خاندان مین جب تک اور
وارث ہون ترکہ وراثت نہین پاتا ہے - ازدواج سروس ودہانم سے یہ لازم آتا ہے کہ ایسے ازدواج
کی اولاد کیواسطے ایک انتظام کیا جاتا ہے اور اصل باپ کا اختیار تبنیت کرنے اس قسم کے
معاہدہ کے جسکی ذریعہ سے پہلا لڑکا دلہن کی باپ کا لڑکا ہوتا ہے ایسا ہی ناقابل اعتراض
ہو جیسا کہ حق تبنیت مین دینے کا ہوتا ہے لڑکا جو اسطرح پیدا ہو وہ کوئی بہتر حق وراثت اپنے
اصل باپ کے خاندان مین اوس سے زیادہ نہین رکہتا ہے جو متبنٰی کو حاصل ہوتا ہے اور وہ لڑکا
جسکا ذکر کیا گیا پہلا لڑکا ہوتا ہے جو نانا کا بیٹا ہو جاتا ہے ازدواج سروس ودہانم نمبودریان
ملابار مین مخصوص ہے اور اگرچہ وہ پترکا کرنام جو دوسری اقوام ہنود مین مروج ہی نہین ہے
اور یہ اوسکا دوسرا نام نہین ہے تو بہی وہ اوس کے بہت مشابہ ہے کیونکہ ان دونون قسم کے
بیاہون کی یہ ایک ہی غرض ہے کہ اولاد ایسے باپ کی لئے پیدا کیجاے جسکی نسل نابود ہونیوالی ہو اور اوس
لڑکے کو جو دختر کی پیدا ہو بجاے پسر اصلی کو قایم کیا جاے ازدواج سروس ودہانم یا ازدواج ساتہ ایسی دختر کی جسکی
اولاد کے متبنٰی کرنیکا عہد کیا گیا ہو محض ایک دوسرا نام ازدواج قسم پترکا کرنام کا ہے وہ اوسکو
جو بوقت ازدواج سروس ودہانم پڑہا جاتا ہے وہ ہی ہے جو وشیستا منی کا قول ہے (وشیستا
باب ۱۷-اشلوک ۱۲) جسمین یہ درج ہے کہ وہ دختر جسکی اولاد کے متبنٰی کرنے کا عہد کیا گیا ہو
بحیثیت پسر واپس آتی ہے اور نہایت مشابہ اوس دختر کے تقرر کو ہے جسکی اولاد کا متبنٰی کرنا
بغرض بجاآوری رسمیات پنڈدان وغیرہ کے قرار دیا گیا ہو (منو باب ۹-اشلوک ۱۲۷) یہ امر مسلم
ہے کہ ازدواج سروس ودہانم کی روسے دولہن کی جایداد اوسکے شوہر کو نہین پہونچتی ہے اور
نہ وہ اپنی زوجہ کے خاندان مین داخل ہوتا ہے گو اون کی اولاد داخل ہوتی ہے یہ جائز ہے
کہ شوہر مذکور زوجہ یا زوجہ کے باپ کی جایداد بہامانت اوس اولاد کے فائدہ کیواسطے جو اوس
ازدواج سے پیدا ہو قابض رہے لیکن اگر اوسکی زوجہ لاولد مرجاے یا اولاد نہو تو جایداد
مذکور اوسکے سسر کی خاندان مین واپس جائیگی - اسصورت مین ازدواج سروس ودہانم
اور پترکا کرنام ایک ہی ہین وراثت اوس سلسلہ مین جاتی ہے جو پنڈدان کرے - جیسا کہ شرح مین

لکھا ہو کہ پسر ایسی دختر کا جسکی اولاد کو متبنی کرنے کا عہد کیا گیا ہو اول پنڈدان اپنی مان کو دیتا ہو جو بیٹا تصور کیجاتی ہے اور دوسرا مان کے باپ کو اور تیسرا مان کے دادا کو پس ایسے لڑکے کیحالت پسر متبنی سے بہت ہی مشابہ ہو خصوصًا بلحاظ اوس اصول کے اور اوس طریقہ کی جسپر عمل کیا جاتا ہے یعنی جو لڑکا پتر سے پیدا ہوگا وہ میرا لڑکا ہوگا - اسناد کا غلبہ اس اصول کے موید ہو کہ کوئی دختر جسکے بھائی نہو پتریکا اور اوسکا بیٹا پتریکا پتر ہو سکتا ہو اگر دختر کے باپ نے بلا کسی اقرار یا قرارداد بوقت شادی کے اپنے ذہن مین منتخب کر لیا ہو یعنی بلا کسی معاہدہ کے محض اپنے دل مین خیال کر لیا ہو - (بہاودری) لیکن جو منتر کہ بوقت ازدواج عروس و داماد کو ملا یا ر مین پڑھا جاتا ہو اوس منتر مین یہی اصول بصراحت درج ہو جو متاکشرا مین وشیستا سے منسوب کیا گیا ہو یعنی "لڑکی کا وہ لڑکا جو اوسکے پیدا ہو میرا ہوگا" شرح بہاودری مین وہ منتر درج ہو جو منو سمرتی باب ۹ - اشلوک ۱۲۷ مین لکھا ہو یعنی لڑکی کے جو لڑکا ا... یا وہ سے ہوگا وہ بغرض کرنے میرے کریاکرم کی میرا ہوگا" اور بعد ازان مابین ایسی دختر کے پسر کے جسکو ...ت کو متبنی ...ے کا عہد کیا گیا ہو اور جسکا بیاہ اسطریق پر کیا گیا اور اوس لڑکی کی اولاد کو جسکا بیاہ اس شرط سے کیا گیا ہو کہ جو لڑکا پیدا ہوگا وہ دونون کا کریاکرم کریگا فرق کیا گیا ہو اور بالم بہٹ کا قول اس امر کی سند ہو کہ لڑکا ایسی دختر کا جسکی اولاد کو متبنی کرنیکا عہد کیا گیا ہو بالعموم صرف نانا کا بیٹا ہوتا ہے اور صرف بذریعہ معاہدہ خاص کے اصلی باپ کا بھی ہوتا ہے (دیکھو متاکشرا باب ۱۱ - اور شرح مذکور کتب دہرم شاستر مولفہ اسٹوکس صاحب) لہذا پسر مذکور اپنی باپ کا صرف اوسیصورت مین وارث ہوتا ہے جب کوئی اور وارث خاندان مین نرہا ہو -- ایسی صورت مین پسر مذکور نانا کا متبنی سمجھا جاتا ہے اور بوجہ تبنیت اوسکا تعلق اصلی باپ کی خاندان سے قایم نہین رہتا ہے نہ وہ اصلی باپ دادا کو پنڈ دے سکتا ہو لہذا اوسکی وراثت سے بھی محروم ہے (۱)

کرتریم بیٹے کا تعلق وحق -	**دفعہ ۸۰۹** - کرتریم طریقہ کا متبنی بیٹا چونکہ اپنے اصلی خاندان سے علیحدہ نہین ہوجاتا ہے وہ اور اوسکی اولاد بدستور اصلی خاندان

مین شامل رہتی ہے اس لئے وہ اپنے اصلی باپ کا اور متبنی کرنیوالے شخص کا کریاکرم کرتا ہے اور پنڈ دیتا ہے اور دونون کا وارث جایز ہوتا ہے لیکن یہ حق وراثت اور تعلق صرف متبنی

(۱) کمارن بنام ناراینن انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۶۰ - نیز دیکھئے واسدیون بنام سکرٹری آف اسٹیٹ ہند " " ۱۱ " " ۱۵۷ بصفحہ ۱۶۳ و ۱۶۴ -
دفعہ ۸۷ کتاب ہذا دیکھئے

کرنیوالے کی ذات پر محدود و منحصر رہتا ہی اور اوسکے خاندان والون سے متبنّٰی کو کچھہ تعلق نہین ہوتا ہی ۔ تعلق تبنیت متبنّٰی اور متبنّٰی کرنیوالے کی وفات پر ختم ہوجاتا ہی اور متبنّٰی کی اولاد متبنّٰی کے اصل باپ کی خاندان مین عود کر جاتی ہی (۱) ایسا متبنّٰی متبنّٰی کرنیوالے کے باپ کا پوتا نہین سمجھا جا سکتا ہی اور نہ متبنّٰی اوسکا متبنّٰی کرنیوالے کا پوتا ہوتا ہے اور اسیوجہ سے حسب قول یاگوولک متنی ترتیب ورثا مین اوسکا نوان درجہ ہی اور وہ قرابت داران متبنّٰی کنندہ کا بذریعہ قرابت کے وارث نہین ہو سکتا ہی (۲)

دفعہ ۸۱۰

قوم نمبودری ملابار کا وارث مقرر کرنے کا رواج مشابہ کرتیریم طریقہ کی تبنیت کے ہے ۔ اور اوس سے حق حاصل ہوتا ہے

ازروی رواج اپنی قوم کے ایسی بیوہ قوم نمبودری برہمن ساکن ملابار کی جو اپنے خاندان مین تنہا رہ گئی ہو اس بات کی مجاز ہی کہ اپنے الم (خاندان معہ جایداد) کے فائدہ کیواسطے ایک وارث مقرر کرے اور اوسکو ہدایت کرے کہ وہ ایک خاص شادی بیوہ کے الم کیواسطے کرکے اولاد پیدا کرے ایسے تقرر سے اوسکی اور اوسکی اولاد کی حیثیت ایسے بسر متبنّٰی کی سی ہوتی جسکو اس کنارہ پر کسی ہندو بیوہ نے باجازت اپنے شوہر کے متبنّٰی کیا ہو اور جو اوسکی اولاد کی ہوتی ہے اور اوسکو حقوق وراثت الم کے حاصل ہوتے ہین ۔ یہ طریقہ کرتیریم طریقہ تبنیت کے مشابہ ہے ۔ اسمین کسی عمر کی یا بیاہی ہونے کی کچھہ قید نہین ہے اسمقدمہ مین بیاہا ہوا شخص وارث مقرر کیا گیا تھا (۳) ۔

دفعہ ۸۱۱

دوا مشاین کا تعلق دونون بابون سے قایم رہتا ہے اور دونون کا وارث ہوتا ہے ۔

دوا مشاین بیٹا اپنے اصلی باپ اور متبنّٰی کرنیوالے باپ کو پنڈ پانی دیتا ہے اور دونون کا وارث اور اونکے دیون کا ذمہ دار ہوتا ہی (۴) سر ولیم مکناٹن رت نک چندریکا کی بنا پر کہتے ہین کہ اگر بعد تبنیت دوا مشاین کے اوس کے لڑکا پیدا ہو تو اوسکا حصہ بمقابلہ دوا مشاین کے باپ کی جایداد مین

---

(۱) مسماۃ ویپو بنام گوری شنکر سدر لینڈ ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۰۷ ۔ طبع جدید صفحہ ۴۱۰ منتخب فیصلجات جلد ۳ صفحہ ۴۱۰ ۔ صاحب کلکٹر ترہت بنام ہر پرشاد مہت ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۵۰۰ ۔ مسماۃ شب کنور بنام جگن سنگہ ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۵۵ ۔ بابو رنجیت سنگہ بنام بابو اوبہے نراین سنگہ فیصلجات منتخب جلد ۲ صفحہ ۳۰۵ ۔ طبع جدید ۔

(۲) خلاصہ جگناتہ ۳ ٫ ۲۷۶ ۔ میکناٹن جلد ۱ باب تبنیت صفحہ ۷۴ ۔

(۳) واسدیون بنام سکرٹری آف اسٹیٹ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۰

(۴) میکناٹن جلد اول صفحہ ۷۶ ۔ دفعات ۴۰ ٫ لغایت ۴۵ ٫ کتاب ہذا ملاحظہ طلب ۔

بالمضاعف ہوتا ہے (۱)۔ بیوہارمیوکھہ کے مصنف کہتے ہین کہ اگر اصلی باپ اور متبنٰی کرنے والے باپ کی دونون مین سے کسیکو بہی دیگر اولاد ذکور نہو تو دوامو شاین اونکو پنڈ دیگا اور اونکی جایداد لیگا لیکن اگر دونون کے اورس بیٹے ہون تو وہ (متبنٰی) کسیکو بہی پنڈ نہ دے گا مگر متبنٰی کرنیوالے باپ کے اورس بیٹے کے ساتھہ متروکہ مین بقدر ایک ربع کے حصہ لیگا (۲)۔

پہلا متبنٰی دوسرے کی تبنیت کو ناجایز کراسکتا ہے۔

دفعہ ۸۱۲

اگر پسر متبنٰی کی حیات مین دوسرا لڑکا متبنٰی کیا جاے تو پہلے متبنٰی لڑکے کو یہ استحقاق حاصل ہے کہ دوسری تبنیت کی ناجوازی کی نالش دایر کرکے اپنے حق کو قایم کراے (۳) اور یہ بہی استحقاق ہے کہ بعد وفات باپ کے کل جایداد متروکہ پدری کو بمحرومی دوسرے لڑکے کو حاصل کرے ایک ہندو نے اول ایک لڑکا متبنٰی کیا اور اوس کے بعد ایک اور لڑکا متبنٰی کیا اور دونون لڑکون کو اپنی حیات مین اپنی جائداد تقسیم کر دی اور چہوٹے لڑکے کے حصہ کی جائداد پر خود قابض رہا جب وہ مرگیا تو بڑے لڑکے نے جو پہلے متبنٰی ہوا تہا یہ دعوی کیا کہ میری حیات مین دوسرا لڑکا متبنٰی کرنا جایز نہ تہا لہذا اوس جائداد پر جو دوسرے لڑکے کو نامزد کی گئی ہے مجہو دخل دلایا جاے اس مین یہ تجویز ہوی کہ فی الحقیقت بموجب دہرم شاستر بحالت حیات ایک پسر متبنٰی کے دوسرا لڑکا متبنٰی کرنا جایز نہین ہے صورت موجودہ مین بمقابلہ مدعی کے یہ بحث بہی نہین ہوسکتی ہے کہ وہ تقسیم پر رضامند ہوگیا ہے کیونکہ اوس نے بمجرد وفات باپ کے دعوی کیا ہے اس لئے اوسکی رضامندی مفہوم نہین ہوسکتی ہے پس وہ کل جایداد پانے کا مستحق ہے دوسرا لڑکا وارث جایز نہین ہے (۴)

اگر بیٹا بجاے جائداد کے حصہ زر نقد لیکر باپ سے جدا ہوجاے تو وہ صرف علیحدہ شدہ تصور کیا جائیگا اور اس وجہ حقوق وراثت سے محروم نہوگا۔

دفعہ ۸۱۳

اگر کوئی ہندو لڑکا زر نقد کے عوض مین اپنا حصہ اپنے اصلی یا متبنٰی کنندہ باپ کی جائداد کا ترک کر دے اور اقرار کرے کہ باپ کی حیات مین یا اوس کی وفات کے بعد حصہ مذکور کا دعوے نکریگا

(۱) بیکناٹن جلد ۱ صفحہ ۱۷ - دت تک چندریکا فصل ۵ فقرہ - ۳۲ -
(۲) بیوہارمیوکھہ باب ۴ - فصل ۵ (۳) راد ہاکشن بہاپاتر بنام سری کشن بہاپاتر وغیرہ ویکلی ریپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۲ - (۴) رنگما بنام اچما موز انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ اول ویکلی ریپورٹ جلد ۱ پریوی کونسل صفحہ ۵۷ -

تو اسکی یہ تاثیر ہوگی کہ لڑکے کی حیثیت علیحدہ شدہ بیٹے کی ہوجائیگی مگر یہ ترک وراثت سے خارج کرنے کی حد تک نہیں پہونچتا ہے پس اس ترک کے بعد اگر باپ اپنی جائداد کو منتقل کر دے تو وہ انتقال اثر پذیر ہوگا ورنہ اسکا علیحدہ شدہ بیٹا بترجیح اوس کی بیوہ کو وراثتاً پانیکا مستحق ہوگا اصلی صلبی یا متبنٰی بیٹا بوجوہ معقول وراثت سے خارج کیا جا سکتا ہے لیکن وہ طریقہ ترکہ پہونچنے کا جو قانون نے مقرر کیا ہو انتظام خانگی کے ذریعہ سے تبدیل نہیں ہو سکتا ہے (۱) کیونکہ یہ کیسکو اختیار نہیں ہے کہ جس قانون وراثت کے وہ تابع ہو اوس کے خلاف کوئی انتظام وراثت کے باب مین کرے ۔ (۲) ۔

متبنٰی کرنے کی اجازت کے دن سے متبنٰی کا حق قایم نہین ہوتا ہے بلکہ تاریخ تبنیت سے ۔

دفعہ ۸۱۴ پہلے صدر عدالت دیوانی کلکتہ کے مفصّلہ پنڈتون نے یہ بیوستہ دی تھے کہ جسوقت زوجہ کو اجازت متبنٰی کرنے کی دیجاتی ہے اوسی دم اوسکا یہ اثر ہوتا ہے کہ گویا اوسیدم زوجہ حاملہ ہوئی اور جس لڑکے کو وہ متبنٰی کرلی ہو اوسکو جملہ حقوق ایسے لڑکے کو حاصل ہوتے ہین جو بعد وفات باپ کے پیدا ہوتا ہے اسی بنا پر عدالت مذکور نے یہ تجویز کی کہ جب شوہر نے متبنٰی کرنے کی اجازت دی ہو تو تاریخ وفات اجازت دہندہ سے اوس لڑکے کا حق جواب متبنٰی کیا جائیگا اوس کی جائداد مین قایم ہو جاتا ہے (۳) لیکن نہ یہ راے پنڈتون کی صحیح ہے اور نہ عدالت کی اسکے بعد یا جلاس کامل خود صدر عدالت مذکور نے اس کے خلاف راے قایم کی اور پریوی کونسل نے اوسکو بحال رکہا اور یہ تجویز کی ہے کہ جب بیوہ کو متبنٰی کرنیکی اجازت ملی ہو اور وہ متبنٰی نکرے یا کرنے سے انکار کرے تو اسوجہ سے وہ اپنے استحقاق وراثت شوہری سے محروم نہین ہو سکتی ہے وہ استحقاقاً جائداد شوہری پر قابض ومتصرف ہونے کی مستحق ہے (۴) مدراس ہای کورٹ نے بھی اسی کی تقلید کی ہے (۵) محض تبنیت کی

(۱) بالکرشن ترنبک منڈل کر بنام ساوتری بائی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۴ ۔

(۲) مقدمہ سٹلمنٹ دلکاک لارپورٹ چانسری ڈویژن جلد اول صفحہ ۲۲۹ ۔ دفعہ ۲۳۲ کتاب ہذا بھی دیکھئے (۳) بجی دیبی بنام شاماسندری دیبی صدر عدالت رپورٹ ۱۸۳۶ع صفحہ ۲۲ ۔ (۴) باسن داس مکرجی بنام سماۃ ترینی سوندر انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۶۹ ۔ اسکے ساتھ دفعات ۸۰۰ و ۸۲۲ لغایت ۸۳۵ و ۹۰۱ کتاب ہذا دیکھو

(۵) لکشمنا راو بنام لکشمی امال وغیرہ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۶۰ ۔

اجازت دینے سے جانشینان آیندہ کا حق زایل نہین ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص اپنی زوجہ کو یہ اجازت دیکر فوت ہوا کہ اگر صلبی بیٹا مر جاے تو ایک لڑکا متبنٰی کر لینا اسکے بعد صلبی بیٹا زندہ رہا اور اوسکی شادی ہوئی بعدازان وہ ایک بیوہ چھوڑکر مرگیا اور وہ جائداد جو اوسکو اپنے باپ کی وراثت کے ذریعہ سے پہونچی تھی اب اوسپر اوسکی بیوہ بطور وراثت شوہری قابض ہوئی اسصورت مین اوس اجازت تبنیت کی روسے جو بیوہ قابض جایداد کے خسر نے اپنی زوجہ کو دی تھی بیوہ قابض جائداد کا استحقاق ساقط یا زایل نہین ہو سکتا ہے۔(۱)

دفعہ ۵۱۵

تبنیت کے وقت ہی متبنٰی حق حاصل کریگا

جو لڑکا بموجب الوسنی پتر کے اپنے متبنٰی کرنے والے باپ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد متبنٰی کیا جاتا ہے اوسکو اپنے پدر متبنٰی کرنیوالے کی جایداد تبنیت کے عمل مین آتی ہی فوراً پہونچ جاتی ہے اور چونکہ واجب الادا دیون بھی مثل اور جائداد متروکہ کے ہین لہذا متبنٰی لڑکے کو دیون کے وصول کرنیکے واسطے سارٹیفکیٹ ایصال قرضہ حکم ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۶۰ء کر لینے کی ضرورت نہین ہے وہ بہ قایم مقامی اپنے باپ متبنٰی کرنے والے کی استحقاقاً وصول کر سکتا ہے۔(۲)

دفعہ ۵۱۶

اگر تبنیت سے پہلے وراثتاً کسی کو جایداد پہونچ جاے تو بعد تبنیت وہ متبنٰی کو نہین دیجا سکتی ہے۔

دہرم شاستر کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی صورت مین متوفی کا ترکہ کسی وارث جایز متوفی کے قبضہ مین ایک مرتبہ آجاے تو پھر اوس سے نہیں چھینا جا سکتا ہے اور نہ وہ حقیت بغرض فایدہ کسی متبنٰی بیٹے کے جو بعدازان متبنٰی ہوا ہے چھین لی جا سکتی ہے بجز اوسصورت کے کہ قابض مذکور کے ذریعہ سے متوفی کے لئے تبنیت عمل مین آئی ہو یا اوسکی صریح رضامندی سے ہوئی ہو۔(۳) — ایک ہندو نے اپنی کل

(۱) بھوبن موئی دیبیا بنام رام کشور اچارج پریوی کونسل مور انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ و دیکھو ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۵ پریوی کونسل۔ دفعہ ۴۰۰ کتاب ہذا کو بھی دیکھئے۔

(۲) نراین مل بنام کنور نراین متی انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۱۔

(۳) مساۃ بھوبن موئی دیبیا بنام رام کشور اچارجی مور انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹۔ کالی پرسنو گھوس بنام گوکل چندر متر انڈین لا ریپورٹ کلکتہ ۰۰ ۲ ۰۰ ۳۰۰۔ کالی داس بنام کرشن چندر داس بنگال لا ریپورٹ (اجلاس کامل) جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ الصفحہ ۱۱۱ نیز دیکھئے لکشمی بہا دکو بکار بنام راد ہابائی وغیرہ انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۱۱ ۰۰ ۶۹ ۶۹۱ تا ۶۹۳

جائداد اپنے دو لڑکون الف و ب کو بذریعہ وصیت بحصص مساوی متعلقاً دیکر وفات پائی - الف ایک پسر نابالغ مسمی کٹہر موہن چہوڑکر ۱۸۴۳ع مین فوت ہوا اور ب صرف اپنی بیوہ مسماۃ بندا دیبی داسی اور ایک دختر چہوڑکر ۱۸۵۰ع مین فوت ہوا مگر اوس نے ایک وصیت نامہ بہی چہوڑا جسکی روسے اوس نے چند شرایط کے ساتہہ کسیقدر جائداد تو اپنے دیوتاؤن کی پوجا کے واسطے مخصوص کی اور باقی جایداد اپنی زوجہ بندا دیبی داسی کو اوسکی حیات تک اور بعد اوسکی وفات کے اپنی نواسی کو (اگر کوئی ہو) چہوڑی - دختر مذکور لاولد اپنی مان کے سامنے فوت ہوئی - اس کے بعد بیوہ مذکورہ نے ۱۸۶۲ع مین ایک وصیت نامہ چہوڑکر وفات پائی جسکی روسے بیوہ نے جایداد کا وصی اپنے بہائی گوکل چند رمتر کو مقرر کیا اور گوکل چندر متر نے بموجب وصیت نامہ کے اوس جایداد پر قبضہ حاصل کیا جو بیوہ کو از روے وصیت نامہ اوس کے شوہر کے اور نیز بحیثیت بیوہ کے ملی تہی - کٹہر موہن بہی ۱۸۶۵ع مین بحالت نابالغی ایک بیوہ چہوڑکر فوت ہوگیا اور وصیت کے ذریعہ سے اپنی بیوہ کو ایک لڑکا متبنی کرنے کی اجازت دیگیا ۱۸۶۷ع مین کٹہر موہن کی زوجہ نے ایک لڑکا متبنی کیا جو اس مقدمہ کا مدعی ہے - مدعی نے بحیثیت پسر متبنی کٹہر موہن اور وارث ب کے کل متروکہ ب کے حصول کیواسطے دعوی دایر کیا تجویز ہوئی کہ جب تبنیت مدعی کی اوسوقت وقوع مین نہین آئی جب بوقت وفات بندا دیبی داسی کے معاملہ توریث جایداد متروکہ ب کا پیدا ہوا اس لئے مدعی کو جایداد کی نسبت کوئی استحقاق پیدا نہین ہوا اور مدعی کی متبنی کرنے والی مان بوقت وفات بندا دیبی داسی کے یہ دعوی نہین کرسکتی تہی کہ اوسکو جائداد پر بطور امانت دار مدعی کے قبضہ دلایا جاے - اور چونکہ بوقت وفات بندا دیبی داسی کے جائداد کی نسبت کسی نہ کسی کو ضرور حق حاصل ہوتا چونکہ از روے دہرم شاستر جو جائداد ایکمرتبہ کسی شخص کو حاصل ہو جاے پہر وہ اوس سے نہین لیجا سکتی ہے اس لئے مدعی کا ہبالی کا مستحق نہین ہے کیونکہ اصول یہہ ہے کہ جب تبنیت سے پہلے کسی کو جایداد کی نسبت استحقاق توریث کا موقع پیدا ہوگیا ہو اور اوس استحقاق سے کسیکو جایداد حاصل ہو جاے تو وہ تبنیت کیوجہ سے واپسی کے قابل نہین ہو جاتی ہے (۱)

م ملاحظہ دفعہ ۲۰۸ کتاب ہذا مین مفصل درج ہے اس کے ساتھ دفعہ ۶۰۸ کو بہی دیکہئے -

(۱) کالی پرسنو گہوس بنام گوکل چندر متر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ -

بیوہ اجازت تبنیت کے بعد اور تبنیت سے پہلے اس درمیانی زمانہ مین اپنی کسی حق و اختیار سے جو اوسکو ترکہ شوہر پر پہونچتا ہے اجازت تبنیت کیوجہ سے محروم نہین ہو جاتی ہے اور اوس زمانہ کے انتقالات اگر جائز طور پر عمل مین آے ہون تو ناجائز نہونگے۔

دفعہ ۸۱۷ اگر کسی بیوہ کو لڑکا متبنیٰ کرنے کی اجازت دیکر شوہر فوت ہو جاے اور بیوہ ترکہ شوہری پر وراثتاً قابض ہو اور اوس جایداد کی نسبت اقرارات کرے یا اوس کو منتقل کردے تو ایسے اقرارات و انتقالات محض اسوجہ سے ناجائز و خلاف اختیار بیوہ مذکور کے نہین تصور کئے جاینگے کہ اوسکو اجازت تبنیت کیوجہ سے کوئی حق و اختیار ترکہ شوہری پر حاصل نہین ہوا تھا کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ بیوہ مذکور کو ترکہ شوہر پر کامل حق و اختیار اوسوقت تک حاصل رہتا ہے جب تک وہ تبنیت عمل مین نہ لاے بفعل تبنیت ہی بیوہ سے ملکیت و اختیار جایداد علیحدہ کرکے پسر متبنیٰ کو عطا کر دیتا ہے پسر متبنیٰ اون انتقالات کو جو تاریخ وفات شوہر بیوہ یعنی پسر متبنیٰ کے باپ متبنیٰ کرنے والے کے اور تاریخ تبنیت کے درمیان مین بذریعہ بیوہ عمل ای ہون اوسی عام قاعدہ اور وجوہ سے منسوخ کرا سکتا ہی جس قاعدہ اور وجوہ پر کوئی وارث آیندہ جو وفات بیوہ پر اوسکو شوہر کا متروکہ وراثتاً پاتا از روی شاستر منسوخ کرا سکتا ہے اگر اقرارات و انتقالات از روی دہرم شاستر بوجہ ضرورت مذہبی یا دنیاوی کے بلا فریب نیک نیتی کے ساتھ عمل مین آے ہون تو وہ کسیطرح متبنیٰ کی نالش پر محض اس بنا پر کہ بخیال اوسکی تبنیت اور اوسکی حق تلفی کی غرض سے اوسکی تبنیت سے پہلے عمل مین آے ہین منسوخ و ناجائز نہین ہوسکتی ہین (۱)

عام قاعدہ یہ ہو کہ سواے خاص صورتکے عموماً جسوقت بیوہ لڑکا متبنیٰ کرتی ہے اوسیوقت اوسکا حق وراثت جایداد شوہری سے ساقط ہو جاتا ہے۔

دفعہ ۸۱۸ شاستر کا عام قاعدہ یہ ہے کہ بیوہ جسوقت لڑکا شوہر کے واسطے متبنیٰ کرلیتی ہو اوسیوقت بیوہ کے جملہ حقوق وراثت جایداد شوہری سے ساقط ہو جاتے ہین اور متبنیٰ کو جملہ حقوق بحیثیت وارث حاصل ہو جاتے ہین (۲) اگرچہ جائداد بیوہ کو بعد وفات اوس کے اصلی بیٹے کے ملی ہو

(۱) لکشمنا راو بنام لکشمی امال وغیرہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۶۰ - نظیر گرگیپا وسالی بنام آپاجی جیمدن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳۳ ملاحظہ طلب دفعہ ۶۳۲ - ۶۳۵ و ۶۴۱ ہ کتاب ہذا کرد

(۲) صاحب کلکٹر بریلی بنام سماۃ نرائن دئی الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ ۱۸۶۹ء صفحہ ۳۴۹ - سری متی دیبیا دائی داسی بنام درگا پرشاد متر دیکھی رپورتر جلد ۳ صیغہ متفرقات - دہرم داس پاندی بنام

اور وہ متبنی کر لے تب بہی وہ کل حقوق سے محروم ہو جاتی ہے اور جایداد کا مالک متبنی ہو جاتا ہی (۱) مگر اس عام قاعدہ مین مستثنی بہی ہین چنانچہ ایک مقدمہ مین جسکی صورت یہ ہتی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو لڑکا متبنی کرنے کا اختیار اس ہدایت کے ساتہہ عطا کیا کہ زوجہ اپنی حیات تک میرے کل متروکہ موروثی و مکسوبہ و منقولہ و غیر منقولہ پر قابض رہے گی زوجہ نے بہ الت بیوگی لڑکا متبنی کیا تجویز ہوی کہ بیوہ نے ہدایت مذکور کی رو سے جائداد مین ایک حق مین حیاتی حاصل کیا اور بعد ازان وہ جائداد پسر متبنی کو پہونچنی والی ہتی اور پسر متبنی کا حق بوجہ ارث ما بعد حق مین حیاتی بیوہ کے تابع ہے (۲) —

دفعہ ۸۱۹

چونکہ لڑکا متبنی ہوتے ہی حق حاصل کرتا ہی لہذا اگر کسی مقدمہ کے دوران مین لڑکا متبنی کیا جاے تو اوسکا فریق مقدمہ بنانا ضرور ہے

جب ایک ہبہ نامہ کے جواز کی بحث ایک مقدمہ مین ہو رہی ہتی اسوقت واہب نے ایک لڑکا متبنی کیا اسکی نسبت عدالت ہائیکورٹ بمبئی نے یہ تجویز کی کہ اس تبنیت کا اثر پیدا ہو گیا کہ اگر مقدمہ مرجوعہ ما قبل تبنیت مین متبنی کو فریق نہ بنایا جائیگا تو اوسکو یہ استحقاق حاصل رہے گا کہ پہر کبہی صحت ہبہ نامہ کی نسبت بحث کرے - دوران مقدمہ مین جایداد کا منتقل کرنا اور دوران مقدمہ مین لڑکے کا پیدا ہونا یا متبنی کرنا دو جداگانہ امر ہین ایک کو دوسرے سے کچہہ تعلق نہین ہے کیونکہ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے یا متبنی کیا جاتا ہی

ص ۲ بنام مسماۃ ساما سندری دیبیا پریوی کونسل مونرز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۳۴۲ — ویکلی رپورٹ (پریوی کونسل) جلد ۷ صفحہ ۳۴۳ - کتاب دہرم شاستر ویسٹ وبولر صاحبان صفحہ ۹۰ دہرم شاستر مین صاحب دفعہ ۱۷۰ و ۱۷۸ - راما سوامی این بنام ونیکٹا این لا رپورٹ اپیل ہند جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ — پدم کماری دیبی بنام کورٹ آف وارڈس منفصلہ پریوی کونسل لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۲ - وید دکماری دیبی بنام کستورا جارجی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۵ — (۱) جمنا بائی بنام رائی چند بنال چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۶ - دلکی ونیکٹا کرشن بنام راما لکشمی پریوی کونسل انڈین ″ مدراس ۲۰ ″ ۱۷۳ - راوجی ونایک بنام لکشمی بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱ - یہ نظر دفعہ ۸۰۳ کتاب ہذا مین دیکہیے —

(۲) مین بہاری بند وپدہیا بنام برج ناتہہ مکہہ پدہیا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۵ بہاگوتی دیبی بنام چودہری بہولا ناتہہ لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ —

تو بموجب دہرم شاستر مروجہ احاطہ بمبئی کے اپنے باپ کی ملکیت میں استحقاق حاصل کرتا ہے اسواسطے اوسکو مقدمہ میں فریق بنانا ضرور ہوا (۱) پریوی کونسل و دیگر ہائیکورٹون نے بھی اسی اصول پر یہ تجویز کیا ہے کہ جسوقت لڑکا متبنی کیا جاتا ہے اوسیوقت بیوہ کا استحقاق وراثت جایداد شوہری آپ ساقط ہو جاتا ہے اور متبنی کو استحقاق مذکور حاصل ہو جاتا ہے پس جب دوران مقدمہ میں بیوہ نے اپنے شوہر کیواسطے لڑکا متبنی کر لیا تو جایداد مستدعویہ کی نسبت بیوہ کا کوئی حق باقی نرہا لڑکے کو حاصل ہو گیا لہذا لڑکے کو بجائے بیوہ کے فریق مقدمہ بنانا ضرور ہوا (۲) —

متبنی بیٹا اوس انتقال پر جو اوسکی متبنی کرنیوالی بیوہ ماں نے اپنے شوہر کی جایداد کا اوسکی تبنیت سے پہلے کیا ہے اعتراض کرنیکا مستحق ہوتا ہے

دفعہ ۸۳۰ حال میں بمبئی ہائیکورٹ میں یہ بحث پیش آئی کہ جو لڑکا متبنی جسکو ایک بیوہ نے اپنے شوہر کیواسطے بعد وفات شوہر کے متبنی کیا ہو اوس انتقال یا معاملہ پر اعتراض کر سکتا ہے یا نہیں جو اوسکی تبنیت سے پہلے بیوہ نے کیا ہو خاص اور نظائر پر کامل غور کرنے کے بعد ہائیکورٹ نے حسب ذیل تجویز کی کہ جج ماتحت نے شہادت کی بنا پر صحیح یہ تجویز کی ہے کہ رادہابائی مدعی کی متبنی کنندہ ماں نے کل رقم [illegible] مندرجہ رہن نامہ کاغذ نمبر ۸ جو رادہابائی اور گوبند راو نے [illegible] کو نام ۱۰ اگست ۱۸۶۸ع کو تحریر کیا تھا قرض لی لیکن ہم باتفاق جج ماتحت یہ تجویز نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ کل قرضہ مدعی پر جسکو رادہابائی نے (جسکا شوہر ۱۸۶۸ع میں فوت ہو چکا تھا) ۱۸۷۳ع میں متبنی کیا تھا اسطرح عاید کیا جا سکے کہ اوسکا مواخذہ اوس جایداد مذکورہ پر عاید ہو جسکی نسبت متبنی کو بعد اپنی تبنیت کے استحقاق وراثت حاصل ہوا ۔ جج ماتحت نے یہ تو تجویز کیا کہ جو معاملہ رہن جایداد بیوہ کیطرف سے عمل میں آیا تھا وہ نیک نیتی کے ساتھ ہوا تھا لیکن اس پر بحث نہیں کی کہ معاملہ رہن کی ضرورت تھی یا نہیں لہذا اس بحث پر بصیغہ اپیل ہم غور کرتے ہیں اور ہماری یہ رائے ہے کہ کوئی شہادت بہ ثبوت جزو کثیر قرضہ کے اس امر کی نہیں ہے کہ وہ اون کی

(۱) رام بہٹ بنام لکشمن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳۰ —

(۲) صاحب کلکٹر بریلی بنام مسماۃ نراینی ری منفصلہ ۴ - اگست ۱۸۶۸ع آبادہائی کورٹ رپورٹ ۱۸۶۸ع صفحہ ۳۲۹ – انگریزی و ۱۵۱ – اردو و سری متی [illegible] بائی داسی بنام درگا پرشاد متر ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶ متفرقات و دہرم داس پانڈی بنام شامسندری دیبیا پریوی کونسل مور انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۴۳ و دیکھو رپورٹ جلد ۱ پریوی کونسل صفحہ ۳۳ در سالہ ریسٹ ویور صاحبان صفحہ ۹۸۵ و ۱۰۰۸ و بھنابائی بنام راے چند نہال چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۹ و دہرم شاستر مولفہ مین صاحب دفعہ ۱۸۰ و ۱۸۱ و رام اسوامی ایین بنام وینکٹا ایین لا رپورٹ اپیل ہائے ہند جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ و پدم کماری دبی بنام کورٹ آف واردس ایضا صفحہ ۱۲۹ – و پدم کماری دبی بنام کشور امجا بی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۵

تحقیقات معقول کے بعد یہ باور کیا تھا کہ کل زر قرضہ واسطے اخراجات ضروری کے درکار تھا اسنادپر لحاظ کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دائن مذکور کو روپیہ قرض دینے کے وقت اس قسم کی تحقیقات کر لینی لازم ہوتی ہے اور ایسا کرنا بلا شک ضروری ہوتا بشرطیکہ اگست ۱۸۶۸ء مین یعنی قرضہ دینے کے وقت کوئی ایسا شخص خاندان شوہر بیوہ مذکور کا بالغ یا نابالغ موجود ہوتا جس پر معاملہ مذکور کا اثر پہونچتا تو دائن پر یہ لازم نہ ہوتا کہ وہ یہ دیکھے کہ روپیہ جو قرض لیا گیا ہے وہ کسطرح پر صرف کیا گیا ہے دیکھو مقدمہ کنی بیبوی پر ب بنام کنی بھیوی (۱) اور مقدمات محولہ مقدمہ مذکور و نیز مقدمہ دلیپ سنگہ بنام نانا بھائی (۲) اپیل خاص نمبر ۲۰ ۵ ۱۸۶۳ء منفصلہ ۱۳ - اکتوبر ۱۸۶۵ء اور محولہ مقدمہ راجے و نیکٹ رائو بنام جیونت راو (۳) مین یہ تجویز ہوئی تھی کہ "زوجہ کی طرف سے اوس کے شوہر کے لئے تبنیت کی جاتی ہے" اور مقدمہ راجی و نیکٹ راو مین جسٹس صاحب جسٹس نے سر ٹامس اسٹرینج کی اس بیان کا احاطۂ بمبئی سے متعلق ہونا تسلیم کیا ہے کہ "پسر متبنٰی کی وہی حالت ہے جو اوس لڑکے کی ہوتی ہے جو بعد وفات اپنے باپ کے پیدا ہو اور اوسکو وراثت تاریخ وفات باپ تبنیت کنندہ سے پہونچتی ہے" (۴) اگر یہ صورت ہو تو جب کبھی ایسی بیوہ کو قرض دیا جاوے جو کسی آیندہ زمانہ مین اپنے شوہر کے لئے جائز طور پر لڑکا متبنٰی کر سکتی ہے تو اس امر کی تحقیقات کرنی ضرور ہوگی کہ آیا روپیہ دینے کیوقت کسی وارث مابعد کا وجود تھا یا نہین - مقدمہ رانی کشن منی بنام راجہ اودونت سنگہ (۵) کا حوالہ ایک دفعہ سے زیادہ مرتبہ حکام صدر دیوانی عدالت کلکتہ نے دیا ہے جنھون نے مقدمہ بامن داس مکرجی بنام سماۃ تارنی (۶) کو فیصل کیا تہا - حکام ممدوح نے فرمایا کہ اوس مقدمہ مین یہ امر تہا کہ آیا لڑکا بعد اپنے متبنٰی ہونے کے حق متعلق بزمانہ ماضی کا دعوی اسطرحپر کر سکتا ہے کہ جسکی روسے وہ مانع یا مخل ایسی بیع کا ہو جو اوس کی متبنٰی کرنے والی ماں نے اوسکو متبنٰی کرنے سے پہلے کی ہو اور

(۱) رپورٹ بمبئی ہائیکورٹ (صیغہ اپیل دیوانی) جلد ۴ صفحہ ۱۶۹ -

(۲) " " " " ۲ " ۲۰۶ -

(۳) " " " " ۴ " ۱۹۱ بصفحہ ۱۰۶ -

(۴) اسٹرینج ہندو لا جلد اول صفحہ ۱۰۱ و جلد ۲ " ۱۲۷ -

(۵) رپورٹ صدر عدالت دیوانی کلکتہ " ۳ " ۲۲۸ -

(۶) مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۶۹ بصفحہ ۱۷۹ -

جس سے اون حقوق مین جو اوسوقت مین مخصوص وقوع کسی امر آیندہ کے تھے مگر وہ واقعی طور پر بعد تبنیت کے متبنی کو حاصل ہوگئے مضرت پہونچتی ہو - اوس مقدمہ مین لڑکا بعد متبنی کئے جانیکے بلا شبہ وارث ہوگیا اور بلاشک یہ قاعدہ صحیح ہے کہ کوئی بیع جو ایسی بیوہ نے کی ہو جسکو صرف ایک نہایت ہی محدود حق مین یافت جایداد مین حاصل ہو بمقابلہ کسی وارث اخیر کے جایز نہین ہو سکتی ہے عام اِس سے کہ وہ وارث پسر متبنی ہو یا اور کوئی شخص بجز اس کے کہ وہ بیع نہایت ضرورت کیحالت مین عمل مین آئی ہو" - جو اعتراضات کہ ایسی بیع پر ہون جو بلا ضرورت کی گئی ہو وہ بلا شبہ غیر ضروری ہین سے ہی متعلق ہین پریوی کونسل نے اون اصول سے کلیتاً اتفاق کیا جو حکام صدر دیوانی عدالت کلکتہ نے قرار دئے تھے دیکھو مقدمہ بامن داس مکرجی بنام مسماۃ تارنی (۱) ہائیکورٹ بمبئی نے بھی مقدمہ ناتھا جی بنام ہری جاگوجی (۲) مین یہ تجویز کی تھی کہ پسر متبنی اوس ہبہ کے منسوخ کرانے کا مستحق ہے جو جایداد غیر منقولہ موروثی کا جو متبنی کرنے والے باپ کی بیوہ نے اوسکی تبنیت سے پہلے کیا ہو - علاوہ اسکے مشہور مقدمہ کلکٹر مدورا بنام موتو راما لنگا (۳) مین پریوی کونسل نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ حقوق پسر متبنی مین کسی ایسے انتقال ناجائز سے جو بیوہ نے قبل اوسکو متبنی کرنے کے کیا ہو کچھ زوال نہین آسکتا ہو" اور ایک اور بہت ہی حال کے مقدمہ مین ہائی کورٹ مدراس نے اون اصول سے جو مقدمہ ہداینی بامن داس مکرجی بنام مسماۃ تارنی مذکور مین قرار دئے گئے تھے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ "بحالت وفات شوہر کے اور استعمال اختیار تبنیت مین بیوہ کے حقوق نہ تو اُس سے زیادہ اور نہ کم ہین جو اوسکو اوس صورت مین حاصل ہوتے جب اوسکو کوئی ایسا اختیار حاصل نہوتا یا وہ بلا متبنی کرنے کے فوت ہو جاتی اور اوسکو ویسا ہی اختیار نہ زیادہ نہ کم نسبت معیشت کے حاصل رہتا ہے اور اسکے ایسے افعال جو جایز ہون اور ورثا مابعد کے مقابلہ مین موثر ہون اُس کے اوس لڑکے پر بھی قابل پابندی ہین جو متبنی کیا جائے - وہ افعال جو جایز نہون اور اوسکے اختیار سے زیادہ ہون اونکی نسبت پسر متبنی کیطرف سے یا کسی اور وارث جائداد کیطرف سے اعتراض کیا جا سکتا ہے" لکشمن راو بنام لکشمن امال (۴) اِن نظیرون کے مستند ہونے مین کسیطرح سے اُن دونون مقدمات کلکتہ یعنی گوبند ناتھ رائے

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۰۶ - (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۷۶ صیغہ اپیل دیوانی - (۳) مورز انڈین اپیل ۸ صفحہ ۵۲۹ لغایت صفحہ ۵۴۲

(۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۶۰ لغایت صفحہ ۱۶۴ -

بنام رام کمنی (۱) وکالی پرسنو گہوس بنام گوکل چندر مترا (۲) جنکا حوالہ دہرم شاستر مولفہ ویسٹ و بولر صاحبان طبع سوم صفحہ ۶۷ ۳ و ۳۶۸ مین دیاگیا ہے کبھی نسخ کا آنا پایا نہین جاتاہے یہ مقدمات خلاف مقدمہ ناتھاجی کرشناجی بنام ہری جاگوجی (۳) کے ہین ان دونون مقدمات مین فیصلہ پریوی کونسل مقدمہ مسماۃ بہوبن مئی دیبیا بنام رام کشورا چارجی (۴) پر عملدرآمد کیاگیا تہا لیکن اوس مقدمہ مین استعمال اختیار تبنیت کا بیوہ نے بعد وفات اپنے اصلی لڑکے کے کیا تہا جو بعد وفات اپنے باپ کے لاولد مرگیا تہا پس وہ لڑکا اور نہ اوسکا باپ حقیت کا آخر مالک تہا اور اوس لڑکے کی بیوہ نے نہ اوس کی ماں نے بعد وفات لڑکے کے بطور اوسکے وارث کے ترکہ بحیثیت بیوہ متوفی کے پایا تہا یہ تجویز ہوئی کہ وہ تبنیت جو ماں کیجانب سے عمل مین آئی کالعدم تہی کیونکہ اختیار متبنّیٰ کرنیکا قابل نفاذ نہ تہا اور ڈگری صدر دیوانی عدالت کی جو بحالی استحقاق پسر متبنّیٰ کے نسبت جائداد موروثی کے صادر ہوئی تہی منسوخ کی گئی - ایسی صورت مین پسر متبنّیٰ مجاز کسی انتقال جائداد موروثی کی نسبت اعتراض کرنے کا مستحق نہوگا فیصلہ مقدمہ مسماۃ بہوبن مئی دیبیا (۵) کی نسبت یہ تجویز ہوئی تہی کہ فیصلہ مقدمہ گوبندو ناتہہ راے بنام رام کنی (۶) اور اسکے مطابق ہوا وس مقدمہ مین انتقال جو بمعاوضہ قیمتی عمل مین آیا تہا بحال رکھا گیا انتقال مذکور ایک ہندو بیوہ نے بعد وفات پسر متبنّیٰ کے اور قبل دوسرے لڑکے کو متبنّیٰ کرنے کے کیا تہا جب انتقال کیا گیا تہا اوس وقت بیوہ مذکور اپنے پسر متبنّیٰ اول کی وارث ہوئی تہی اور بموجب اصول مندرجہ مقدمہ بہوبن مئی دیبیا کے یہ تجویز ہوئی کہ تبنیت مابعد پسر دوم سے جو بجانب بیوہ عمل مین آئی ہے منتقل الیہ جائداد کے وہ حقوق ضایع نہین ہوسکتے ہین جو اوس انتقال کی روسے حاصل تہے جو قبل تبنیت عمل مین آیا تہا - واضح ہو کہ اسمین شک نہین ہے کہ مقدمہ گوبندو ناتہہ مین انتقال بجانب ایسی عورت کے ہوا تہا کہ جس کو صرف حقیت محدود حاصل تہی کیونکہ جو حقیت کہ ماں کو بوراثت اپنے لڑکے کے حاصل ہوتی ہے اوسکی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ وہ مثل اوس حقیت کے ہے جو بیوہ کو شوہر سے ملتی ہے دہرم شاستر مولفہ ویسٹ و بولر صاحبان طبع سوم

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر نظایر دیوانی جلد ۲۴ صفحہ ۱۸۳ -

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ - (۳) رپورٹ بمبئی ہائیکورٹ جلد ۰ صفحہ ۶۷ -

(۴) مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ - (۵) مورز انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ -

(۶) کلکتہ ویکلی رپورٹر نظایر دیوانی جلد ۲۴ صفحہ ۱۸۳ -

صفحہ ۱۰۰ و نیز دیکھئے مقدمات نرساپا بنام سکھارام (۱) و تلجارام بنام متھرا داس (۲) لیکن چونکہ دوسرا لڑکا بیوہ کے شوہر متوفی کے لئے متبنیٰ کیا گیا اور جبکہ انتقال بیوہ مذکورہ نے بحیثیت وارث اپنے پسر اول کے (کہ جسکو حقیت موروثی حاصل ہو چکی تھی) کیا ہے تو یہ ظاہر ہے کہ چونکہ دوسرا لڑکا پہلے لڑکے کا وارث نہیں تھا اس لئے اسکو کوئی حق اعتراض کرنے کا نسبت انتقال کے نہیں تھا —

مقدمہ گوبند ناتھ رائے کی نسبت بمقدمہ کالی پرسنو گھوس بنام گوکل چندر متر (۳) یہ بیان کیا گیا تھا کہ "وہ ٹھیک مطابق ہے" اور اوس سے ایک مثال اوس معمولی قاعدہ کی ظاہر ہوتی ہے جس کا ذکر مقدمہ مسماۃ بھوبن مئی دیبیا بنام رام کشور آچارج میں (۴) کیا گیا ہے — یعنی یہ کہ کسی صورت میں وہ حقیت جو کسی شخص وارث متوفی کے ایک مرتبہ قبضہ میں آگئی ہو زایل نہیں ہو سکتی ہے اور نہ وہ واسطے فائدہ کسی پسر متبنیٰ مابعد کے چھین لی جا سکتی ہے بجز اس کے کہ تبنیت صریحاً بذریعہ شخص اول الذکر کے یا اوس کی صریح رضامندی سے ہوئی ہو" مقدمہ کالی پرسنو گھوس بنام گوکل چندر متر ملاحظہ طلب — چنانچہ یہ تجویز ہوئی کہ مدعی جسکو ۱۸۶۶ء میں ایک بیوہ نے اپنے شوہر کے لئے جو ۱۸۵۵ء میں مرگیا تھا متبنیٰ کیا تھا اپنے متبنیٰ کرنیوالے باپ کے چچا کا ترکہ پانے کا مستحق تھا جو ۱۸۵۱ء میں فوت ہوا تھا بوقت وفات چچا کی بیوہ کے جو ۱۸۶۲ء میں واقع ہوئی تھی کیونکہ جائداد کسی شخص کو بعد وفات بیوہ چچا کے مل چکی ہوگی اور جو جایداد کہ ایک مرتبہ حاصل ہو جاوے وہ بموجب دہرم شاستر چھین نہیں لیجاتی ہے کوئی ایسی صورت نہیں ہے جسمیں حسب تحریر سر بارنس پیکاک صاحب (بمقدمہ کالیداس بنام کرشن چندر داس (۵) ایسے کہ کوئی حقیت جو وارث مستمر کو بذریعہ وراثت پہونچی ہو وہ بذریعہ تبنیت کے جو بیوہ نے بعد وفات اپنے شوہر کے کی ہو زایل نہیں ہو جاتی ہے لیکن وہ صورت جس میں بیوہ نے بعد وفات اپنے شوہر کے لڑکا متبنیٰ کیا ہو اور اس وجہ سے اوسکی وہ حقیت جو اس نے بوقت وفات اپنے شوہر لاولد کے پائی ہو زایل ہو گئی ہو مقدمات کلکتہ سے جنکا ہمنے ذکر کیا ہے قابل امتیاز

---

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی صیغہ اپیل دیوانی جلد ۶ صفحہ ۲۱۵ —

(۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۶۲ —

(۳) " " کلکتہ " ۲ صفحہ ۲۹۵ — (۴) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶ —

(۵) بنگال " (اجلاس کامل) جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ بصفحہ ۱۱۱ — و نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۵ —

ہے - اس مقدمہ مین جو ہماری روبرو زیر تجویز ہے مدعی کو رادہا بائی نے اپنے شوہر کے لئے جو مالک اخیر جایداد متنازعہ کا تہا متبنی کیا تہا پس اس لئے مدعی نے فوراً وہ جایداد بعد اپنی تبنیت کی وراثتاً پائی اور بطور وارث اپنے پدر تبنیت کنندہ کے رادہا بائی کے ہر انتقال پر اعتراض کرنیکا اوس اصول عام کی بنا پر مستحق ہے جو مقدمہ صاحب کلکٹر مسلی پٹم بنام کویلی وینکٹا نارایین آیا (۱) مین قرار دیا گیا ہے یعنی یہ کہ مجموعہ قیود از روے دہرم شاستر بیوہ کے اختیار انتقال پر ہین وہ اوسکی حقیقت سے علحدہ نہین ہوسکتی ہین اور قیود مذکورہ کا وجود دیگر ورثا کی موجودگی پر منحصر ہے جو اوسکی وفات کے بعد ترکہ پائین گے" اور جسطرح پر سرکار کو حسب تجویز مقدمہ مذکور یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے حقوق کا تحفظ اعتراض کرنے کے ذریعہ سے کسی انتقال ناجائز کی نسبت جو بیوہ کی جانب سے عمل مین آیا ہو اوس صورت مین کرے جب متوفی کے ورثا نہون اور جب حق نسبت جایداد کے جہانتک کہ اوسکا انتقال جائز معنی نہ بیوہ عمل مین نہ آیا ہو سرکار کو پہونچتا ہو اسیطرح اور اسی بنا پر پسر متبنی کو جسکو جائداد کی نسبت حق حاصل ہوا اوس ناجائز انتقال کی نسبت اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے جو بیوہ کی جانب سے ہو (جسکو محض بحدود انتقال کرنیکا حق بحیثیت بیوہ حاصل ہو) عمل مین آیا ہو" (۲)

گو جینی فرقہ کی بیوہ کو جایداد مکسوبہ متروکہ شوہر پر کامل اختیار حاصل ہوتا ہے لیکن جب وہ لڑکا متبنیٰ کرلیتی ہے تو جائداد کا مستحق ریکا ہوتا ہے اور بیوہ صرف نان ونفقہ کی مستحق رہ جاتی ہے۔

دفعہ ۱۲۸ از روی رواج اپنی قوم کے فرقہ جینی مذہب ہندو کی وہ بیوہ جسکے کوئی اولاد ذکور نہو شوہر کی مکسوبہ جایداد پر مطلق اختیار رکھتی ہے اور اوسکو یہہ اختیار حاصل ہیکہ بلا اجازت شوہر یا بلا رضامندی شوہر کے وارثون کے لڑکے کو متبنی کرے مگر جب بیوہ کسی لڑکے کو متبنی کرلے تو جائداد متروکہ شوہر پر جو بیوہ کے قبضہ مین ہو متبنی مذکور بطور مالک کے قابض ہوگا اور بیوہ کو صرف حق انتظام جایداد بطور ولی متبنی مذکور کے اوس کے بالغ ہونے تک حاصل رہتا ہے اور نیز اوس کو اپنی حیات تک حسب حیثیت خاندان وبلحاظ جائداد نان ونفقہ پانیکا حق حاصل رہتا ہے - (۳) اگر متبنی لڑکا بلا چھوڑنے زوجہ یا اولاد کے فوت ہو جاے تو بیوہ

(۱) موز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۵۵۲ - (۲) لکشمن بہاد کو پکار بنام رادہا بائی وغیرہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۹ - (۳) شیو سنگہ راے بنام مساۃ داکہو مرار یکا منفصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۲۷ نومبر ۱۸۷۴ء یہ فیصلہ پریوی کونسل مین بحال رہا دیکھو لا رپورٹس

بلکہ دوسرا لڑکا متبنیٰ کرنیکی مجاز ہوتی ہے اور یہ دوسرا لڑکا بہی اوس کے شوہر کا بیٹا تصور کیا جاتا ہے اور یہ سمجہا جاتا ہے کہ اوسنے جایداد متروکہ باپکو جسکا کہ وہ متبنیٰ بیٹا ہے اوسوقت حاصل کی جبکہ اوسکا بڑا بہائی (یعنے پہلا متبنیٰ) فوت ہو چکا تہا - بعد مرنے پہلے لڑکے کی یہ تصور نہین کیا جاتا ہے کہ بیوہ نے دوسرے لڑکے کو (؟) جائداد سے محروم کیا ہے (؟) (۱) —

تبنیت سے پہلے جو انتقال جایداد کا متبنیٰ کرنیوالے نے کیا ہو اوسپر متبنیٰ معترض نہین ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۲۲ ۸ گو تبنیت کمنزلہ لڑکے کے پیدا ہونے کے ہو اور وقت تبنیت ہی سے متبنیٰ اوس کے بیٹے کا قایم مقام اور اوسکے جملہ قانونی حقوق حاصل کرتا ہے لیکن اوسکو یہ حق حاصل نہین ہو کہ جو جایداد اوسکے متبنیٰ کرنے والے باپ نے اوسکی تبنیت سے پہلے منتقل کردی ہتی اوسپر اعتراض کر سکے (۲) —

بعد تبنیت کے متبنیٰ کا اصلی باپ اوسکا مناسب ولی سمجہا جا سکتا ہے –

دفعہ ۲۳ ۸ گو تبنیت کا اثر یہ ہے کہ لڑکے کا تعلق اصلی خاندان سے بجز تعلق امتناع ازدواج وغیرہ کے ہر طرح پر قطع ہو جاتا ہے مگر یہ حقیقی الہایے تعلق نہین ہو جاتا ہے کہ اوسکو محض اجنبی تصور کیاجاے بلکہ وہ لڑکے کا بعض صورتون مین مناسب ولی تصور کیا جاتا ہے چنانچہ حال میں بمبئی ہای کورٹ نے بصراحت یہ تجویز کیا ہے کہ جب بحالت نابالغی متبنیٰ کے اوسکے اصلی باپ نے اوسکی تبنیت کی بنا پر اوسکی طرف سے مقدمہ دائر کیا اور پہر اوس مین صلح کر لی تو اسصورت مین وہ صلحنامہ واجب التعمیل ہے کیونکہ گو مدعی متبنیٰ ہو چکا تہا لیکن بوجہ اوسکی نابالغی کے اوسکا حقیقی باپ اس لیے اوسکا ولی مناسب تہا کہ اوس کو جو حقوق وراثت تبنیت کے ذریعہ سے حاصل ہوسے تہے اونکا اظہار مخالف دعوے دارون کے مقابلہ مین کرے اور اسوجہ سے صلح کرنے کا وہ مجاز تہا — (۳)

۴ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۸۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد اول صفحہ ۶۸۸ –

(۱) لکہمی چند بنام گتو بای انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ - صفحہ ۳۲۰ — اس کے ساتہ دفعہ ۱۳۱، ۴، ۶۵ کتاب ہذا کو بہی دیکہیے —

(۲) مقدمہ منفصلہ ہای کورٹ بمبئی نمبر اپیل ۱۳۴ سنہ ۱۸۷۹ عیسوی منفصلہ ۵ جولائی سنہ ۱۸۸۰ عیسوی –

(۳) نروانائی بنام نروانائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۶۵ —

تبنیت ایسی شرطوں کے ساتھ کی جا سکتی ہے جس سے فریقین کے حق میں خلاف قانون نا انصافی ہوتی ہو۔

دفعہ ۴۲۴ تبنیت سے مستقل قانونی تعلق قایم ہونے میں تبنیت کی نسبت نہ یہ یقین ہوتا ہے اور نہ معلوم ہوتا ہے کہ دھرم شاستر میں مشروط تبنیت جایز کی گئی ہو کہ جس سے متبنی کرنیوالے کو دلی مقاصد کا کامل حصول یا اونکی حفاظت کا زوال میں آ جانا لازم ہوتا ہو یا متبنی کے حقیقین نا انصافی ہوتی ہو۔ پسر متبنی کسی ایسے معاہدہ کے ذریعہ سے جس سے کہ پسر صلبی کا استحقاق وراثت زایل نہو سکتا ہو اپنے حقوق و فوایدسے محروم نہیں ہو سکتا ہے۔ (۱)

جو قرارداد عمل و رسوم تبنیت میں داخل ہو اور نہ تبنیت سے متعلق ہو وہ تبنیت پر موثر نہیں ہے قرارداد کا لعدم ہے۔

دفعہ ۴۲۵ ایک اودھ کے تعلقدار مہاراجہ بلرام پور کی بڑی بیوہ نے بموجب ہدایت وصیت اپنے شوہر کے خاندان سے ایک لڑکا شوہر کے لیے متبنی کیا۔ بیوہ مذکور نے متبنی (یعنی اودت نراین) کے اصل باپ مسمی گمان سنگہ سے قبل از تبنیت ۲۶ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ع کو اسمضمون کا اقرارنامہ لکھا لیا کہ "مہارانی صاحبہ کو اپنی حیات میں متبنی اپر اور نیز جائداد منقولہ و غیر منقولہ متروکہ مہاراجہ پر اختیار کلی حاصل ہوگا اور اونکو اختیار ہوگا کہ متبنی کو سزا دیں اور اگر ضرورت ہو تو بیدخل کریں اور بجاے اوسکو کسی اور کو خاندان مہاراجہ سے متبنی کریں" اسکے بعد ۸ - نومبر سنہ ۱۸۸۳ع کو لڑکا متبنی کیا گیا اور ایک تبنیت نامہ ۵ دسمبر سنہ ۱۸۸۳ع کو بیوہ نے اسمضمون کا تحریر کیا کہ "مطابق اجازت تحریری اپنے شوہر کے ۸ نومبر سنہ ۱۸۸۳ع کو مسمی اودت نرائن سنگہ پسر نابالغ گمان سنگہ کو باداے رسوم واجبی متبنی کیا" اسکے چند ماہ کے بعد ایک دستاویز ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۸۴ع کو بیوہ نے اور لکھی اور اوسمیں یہ تحریر کیا کہ "میں بذریعہ دستاویز ہذا یہ بھی تحریر کرتی ہوں کہ میں نے یہ تبنیت بر بنا کر اس شرط صریح کے اور یہ سمجھکر کی ہے کہ وصیتنامہ مذکور جو میرے حق میں لکھا گیا ہے قایم و نافذ رہیگا اور بعد یا بوقت میری وفات کے اودت نراین مذکور علاقہ تعلقداری یعنی اوس جایداد غیر منقولہ کا وارث ہوگا جو پہلے میرے شوہر متوفی کے قبضہ میں تھی اور جو اب میرے قبضہ مالکانہ میں ہے" بعد تحریر دیگر حالات کے بیوہ نے دستاویز مورخہ ۵ دسمبر سنہ ۱۸۸۳ع کو ناجایز و کالعدم اور اس دستاویز مورخہ ۲۸ مارچ کو سند قرار دیا۔ ان واقعات پر مہاراجہ متوفی کے ایک ایسے رشتہ دار نے جو وارث آیندہ بعد وفات رو بیگان مہاراجہ کے مستحق وراثت

(۱) رام سرنداس بنام مساۃ پران کنور، منفصلہ ۲۲ - مے سنہ ۱۸۹۹ع صدر آگرہ رپورٹ سنہ ۱۸۹۹ع صفحہ ۵۱۶ - اردو - دفعہ ۴۱۰ کتاب ہذا کو دیکھو۔

ہوتا بڑی بیوہ مذکورہ کے نام اور راو دت نراین پسر متبنیٰ کے نام نالش واسطے کالعدم قرار دیجانی
تبنیت کروایہ کی منجملہ اور وجوہ کے جو ایکٹ تعلقداران اودھ ۔ ایکٹ ۱ بابت ۱۸۶۹ع پر مبنی ہین
قوی ترین حجت یہ کی کہ تبنیت اسوجہ سے ناجائز ہے کہ بیوہ نے باظہار اس امر کے کہ از روے اجازت
اپنے شوہر متوفی کی تبنیت کی خود اپنے فائدے کے لئے متبنیٰ کے باپ سے قرارداد کیا ہے اقرارنامہ
۲۶ - اکتوبر ۱۸۸۲ع سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور نہ صرف نسبت نوعیت فعل تبنیت منجانب
ہندو بیوہ کے بلکہ بہ لحاظ قواعد عام دہرم شاستر نسبت تحریرات اجازت ناموں کے طریق عمل بیوہ
کا ایسا سمجھنا چاہئے کہ اوسکی روسے تبنیت منظورہ زائل ہوگئی ۔ پس تبنیت کالعدم ہے ۔
جوڈیشل کمشنر نے دعوی کو ڈسمس کیا اور یہ تجویز کیا کہ جب ایک دفعہ تبنیت عمل مین اجاے
تو پہر وہ از روے دہرم شاستر ناقابل اعتراض ہے اور بعد عمل لانے تبنیت کے مہارانی کو
بحالت حیات متبنیٰ لڑکے کا اختیار تبنیت باقی نہین رہتا ہے (کتاب ویسٹ و بولر صاحبان طبع
سوم جلد ۲ صفحہ ۱۱۵۲ - و دہرم شاستر مین صاحب دفعہ ۱۰۱) یہ اقرار کہ مہارانی کو بزمانہ
اپنی حیات کے اختیار کلی جائداد متوفی پر ہوگا رسوم تبنیت کی شرط مین داخل نہین ہے اور نہ
ایسے اقرار سے تبنیت ناجائز ہو جاتی ہے ۔ پریوی کونسل نے فیصلہ کو بحال رکھا اور یہ تجویز کیا
کہ اخیر امر جسکی نسبت منجانب اپیلانٹ حجت کی گئی ہے اور اوسکو اوسکی ذی علم کونسل نے
بطور اپنی قوی ترین امر کے بیان کیا وہ یہ ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ بڑی بیوہ یہ نہین چاہتی
تہی کہ اپنے شوہر کے احکام کا لحاظ نکرے مگر اسکے ساتہہ ہی وہ یہ بہی چاہتی تہی کہ جائداد متروکہ
شوہر پر تاحیات خود قابض رہے بیوہ نے اوس لڑکے کی اصلی باپ سے جسکو وہ متبنیٰ کرنا چاہتی
تہی ایک دستاویز مورخہ ۲۶ - اکتوبر ۱۸۸۲ع حاصل کی جسمین یہ اقرار کیا گیا کہ بیوہ کو اپنی
حیات کے زمانہ مین جایداد متروکہ شوہر پر اختیار کلی حاصل رہیگا یہ بیان نہین کیا گیا ہو
کہ رسوم تبنیت مین کوئی ایسی شرط یا قید تہی یا ہوسکتی تہی اور نہ کوئی نشان اوس شرط یا قید کا
تبنیت نامہ مورخہ ۵ - دسمبر ۱۸۸۲ع مین پایا جاتا ہے - لیکن چند ماہ کے بعد ۲۸ مارچ ۱۸۹۴ع
وبڑی بیوہ نے دو دستاویز تحریر کی جو تبنیت نامہ دوم و سوم ہوئی اور جسکے ذریعہ سے ظاہرا
بیوہ مذکورہ نے دستاویز ۵ دسمبر کو اس بیان سے منسوخ کیا کہ اوسمین یہ شرط درج ہونی
چاہیئے تہی کہ حق پسر متبنیٰ تا وفات بیوہ ملتوی کیا جاے ۔ ان واقعات کی بنا پر یہ حجت کی گئی
ہے کہ تبنیت مذکورہ اختیار تبنیت کی نسبت ایک فریب تہا اور اسوجہ سے تبنیت کالعدم تہی ۔

ہماری دانست مین یہ امر بھی ناقابل پذیرائی ہی کہ گو بڑی بیوہ کا طریق عمل کلیتاً قابل پذیرائی نہین ہے لیکن یہ امر فضول ہوگا کہ اوسکو فریبی کہا جای یا یہ کہا جاسے کہ تبنیت بغرض فاسد یا کسی اور غرض سے خلاف اوس اصلی غرض کے کی گئی ہے جس کے واسطے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا تھا۔ ممکن ہے کہ جیسا کونسل نے بیان کیا ہے یہ صحیح ہو کہ گمان سنگہ کا لڑکا بترجیح اپیلانٹ کے لڑکے کی اسوجہ سے منتخب ہوا تھا کہ بڑی بیوہ کو وجہ اس امر کے باور کرنے کی تہی کہ انتخاب مذکور مین اس امر کا اندیشہ کم ہے کہ نسبت اوسکی حیثیت کے اعتراض کیا جاسے لیکن اس امر کا سمجھنا مشکل ہے کہ کسی طرح گمان سنگہ کیطرف سے اوسکا بیان یا اقرار اگر وہ کوئی اقرار ہو ایسے حقوق اوس کے پسر کا مخل یا مضر ہو سکتا تھا جو صرف اوس صورت مین پیدا ہو سکتے تہی جب اوسکی حفاظت اور اختیار پدرانہ باقی نہ رہتا۔ نسبت رسوم تبنیت کے کوئی اعتراض نہین ہے اور نسبت تبنیت نامہ کے کوئی عذر نہین ہو سکتا ہی دستاویز دوم مسلمًا غیر موثر ہے اسلئے کہ شرائط تبنیت سے متعلق نہ تہی اگر یہ صورت نہوتی تو اوس مشدہت سی جو ملک ہذا (انگلستان) مین اصول عدالتہاے صیغہ ایکوئیٹی متعلقہ تحریر اختیار نامجات تقرر سے ظاہر ہوتی ہے جسکا ذکر کونسل نے کیا ہے زیادہ تر یہ ظاہر ہوگا کہ اوسصورت مین بہی تبنیت جایز اور شرط کالعدم ہوتی ہے (۱)

اگر متبنی بیٹا اپنے اقرار سے اپنے حقوق زایل کر دے تو پہر وہ اونکو خلاف اقرار کے نہ پا سکیگا۔

دفعہ ۸۲۶ صدر دیوانی کلکتہ نے پنڈتون سے یہ سوال کیا کہ ایک متبنی بیٹے نے اپنی متبنی کرنیوالی مان کے حق مین ایک اقرارنامہ اس مضمون کا لکہدیا کہ تا حین حیات جایداد پر مان قابض رہے گی اور بعد اوسکی وفات کے مین صرف اس شرط پر وراثتًا ترکہ پاؤنگا کہ کوئی نزاع اوس سے نکرون اور اگر اوس سے کوئی تنازع کرون تو میرے کل حقوق زایل ہو جائینگے اور متبنی ہونا باطل ہو جائیگا۔ اسصورت مین اگر متبنی مان مذکور سے نزاع کرے تو مان اوسکو ترکہ سے محروم کر سکتی ہے یا نہین۔؟ اسکے جواب مین پنڈتون نے داے بہاگ اور بیاو ہنکار نب اور بیادآر نو ستوا اور دیگر کتب کی روسے یہ بیوستہا دیا کہ صورت مندرجہ سوال مین ایسے اقرارنامہ کے ذریعہ سے مانکو متبنی کو ترکہ سے محروم کرنے کا حق حاصل ہی کیونکہ ہر جائداد کے مالک کو اختیار ہے کہ اپنی جائداد کو چاہے جسطرح منتقل کرے۔ کتب مذکورہ بالا مین نارد کا یہ قول منقول ہی کہ اگر وہ اپنے

(۱) بہیمار دیت سنگہ بنام اندر کنور وغیرہ منفصلہ پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۵۶

مضمون کو دسے ملا لین یا بیع کر دین تو وہ اپنی خوشی کے مطابق کرسکتے ہین کیونکہ وہ اپنی جائداد کے مالک ہین (۱)

دفعہ ۸۴۷

یہ مسئلہ بمبئی مین طی شدہ ہے کہ اگر متبنی کے اصلی باپ اور متبنی کرنے والے کے درمیان مین کوئی قرارداد ایسا ہو جس سے متبنی کے حقوق مین کچھہ کمی اور فرق پیدا ہو تو ایسا قرارداد جائز ہے اور متبنی اوسکا پابند ہوگا مگر اور جگہہ غیر طے شدہ ہے —

یہ بحث کئی دفعہ ہائیکورٹون اور پریوی کونسل مین پیش ہوئی ہے کہ آیا بروقت تبنیت کے متبنی کرنے والے نے جو اقرارنامہ لڑکے کی اصل باپ سے ایسی شرایط کے ساتھہ لکھایا ہو جنکی روسے پسر متبنی کے وہ حقوق جو اوسکو ازروے دہرم شاستر متبنی کرنے والے باپ کی جائداد متروکہ مین حاصل ہوتے ہین کم ہو جاتے ہین جائز ہے یا نہین اور متبنی پر اوسکی پابندی لازم ہے یا نہین —؟ بمبئی ہائیکورٹ نے دو مرتبہ یہ تجویز کیا کہ اگر کوئی بیوہ کسی لڑکے کو اس شرط سے متبنی کرے کہ میری حیات مین لڑکے کو صرف نان و نفقہ اور تعلیم کا خرچ ملیگا اور بعد میری وفات کے وہ ترکہ پائیگا اور لڑکے کی اصل باپ نے اس شرط کو قبول کر لیا ہو تو ایسی شرط جائز اور قابل پذیرائی عدالت ہے اور متبنی اوسکا پابند ہوگا (۲) اسکے بعد پریوی کونسل کے روبرو ایک مقدمہ مین یہ ہی بحث پیش آئی جسکے حالات یہ ہین کہ ایک لڑکے کو ایک شخص کی بیوہ نے متبنی کیا اور متبنی کے اصلی باپ سے اسمضمون کا اقرارنامہ بیوہ نے لکھا لیا کہ جو انتقالات جائداد شوہری کے بیوہ کیطرف سے قبل تبنیت کے عمل مین آئے ہین اونمین کوئی منازعہ نکیا جائیگا اسکے بعد متبنی نے بیوہ اور چند لوگون کے نام نالش تنسیخ انتقالات مذکور کی دایر کی مدعا علیہم نے مدعی کی تبنیت مین کوئی کلام نہین کیا مگر یہ عذر کیا کہ بیوہ نے باعتبار شرایط معاہدہ اقرارنامہ کے جو مدعی کی اصلی باپ نے تحریر کیا تہا مدعی کو متبنی کیا ہے اور نیز مدعی نے خود اپنی تبنیت سے نو برس کے بعد اور بلوغ سے دو سال کے بعد اقرارنامہ مذکور کو منظور کر لیا ہے لہذا دعوے بیجا ہے اس عذر کو عدالت ضلع نے منظور کرکے دعوی کو اس تجویز سے ڈسمس کیا کہ جب مدعی نے بحالت بلوغ اقرارنامہ کو منظور کر لیا تو اب اوسکے خلاف دعوی نادرست ہے

(۱) مسماۃ تارامنی دیبی بنام دیب نراین راے ولیشن پرشاد منفصلہ ۱۴ جنوری ۱۸۲۴ع —
دہرم شاستر و یم میک ناٹن جلد ۲ باب ۶ مقدمہ نمبر ۱ سوال ۲ —

(۲) چٹکو بنام جانکی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹ یہ تجویز ایک بڑے تجربہ کار ہندو جسٹس نانابھائی ہری داس صاحب نے کی تہی (۲) اودہا بائی بنام گنیش انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۷

مگر اجلاس ہائی کورٹ نے عدالت ضلع کے فیصلہ کو اس حجت سے منسوخ کیا کہ جو اقرار مدعی کے اصلی باپ نے مدعی کی نابالغی کی حالت مین بروقت اوسکی تبنیت کے کیا تہا وہ موثر نہین ہے اور نہ مدعی اپنی منظوری کا پابند ہے کیونکہ وہ بلا واقفیت جملہ حالات کے عمل مین آئی تہی برطبق اپیل پریوی کونسل نے یہ تجویز کی کہ اس امر کی تجویز کرنا کہ اصلی باپ ازروی اقرار نامہ قبل تبنیت کی اپنے نابالغ پسر کے کل یا جز وحقوق سے جو متبنی کرنیوالی کی جایداد مین اوسکو حاصل ہون اصطلاح دست برداری کر سکتا ہے کہ جس سے اوسکی پابندی پسر مذکور پر اوسوقت لازم آئے جب وہ بالغ ہو جاے وقت طلب اور مشکل بات ہی گو مقدمہ چنگو رگھنا تھہ راجا وکشن وغیرہ بنام جانکی مندرجہ بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹ مین بصراحت یہ تجویز ہو چکا ہے کہ اگر اصلی باپ اس مضمون کا اقرار کرے کہ میرے بیٹے کا حق تا مین حیات بیوہ متبنی کرنیوالی کے معطل رہیگا تو وہ جایز اور قابل پابندی ہے مگر اس مقدمہ مین ہم حکام اسیقدر تجویز کرنا کافی سمجھتے ہین کہ اقرار اصلی باپ کا کالعدم نہین تھا بلکہ اقل درجہ اس قابل تہا کہ جب بیٹا سن بلوغ کو پہونچے تو اوسکو منظور کرے اس لئے اہم بحث یہ ہی کہ آیا بیٹے نے بعد بلوغ اوس اقرار کو منظور کیا یا نہین اگر حسب قاعدہ منظور کر لیا تو وہ پابند ہوگا (۱) پریوی کونسل کی اس تجویز کا بلاشک وشبہ کی صرف یہ ہی مطلب ہی کہ اگر متبنی نے اپنے اصلی باپ کے اقرار کو بعد بلوغ قبول کر لیا ہو تو اوسپر اوسکی پابندی لازم ہی اس کے بعد مدراس ہائیکورٹ نے ایک مقدمہ مین ایک ناتمام رائے ان الفاظ مین ظاہر کی کہ ہم اس رائے کیطرف مائل ہین کہ جو لڑکا متبنی کیا جاتا ہے وہ پابند اپنے اصلی باپ کی رضامندی و اقرار کا نسبت اون امور کی نہین ہو سکتا جو بطور شرط تبنیت کے ہون اور نابالغ کو بعد بلوغ یہ اختیار حاصل ہی کہ وہ امور مذکورہ کی نسبت مثل دیگر معاہدات نابالغان کے جو سوائے اغراض ضروری کے اور کسی غرض کی لئے کیے جائین اپنی رضامندی یا انکار ظاہر کرے ہماری دانست مین یہ ہی نتیجہ جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل کا ہے جو بمقدمہ رام سوامی ایار بنام وینکٹا رامین (۲) صادر ہوئی ہے اور جسمین حکام ہائیکورٹ بمبئی کی تجویز مقدمہ چنگو رگھنا تھہ راجا وکشن بنام جانکی

(۱) راما سوامی این بنام وینکٹا رامین منفصلہ پریوی کونسل ۱۴ مئے و ۱۴ جون ۱۸۷۹ع لار رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ اور انڈین لار رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹۱ -

(۲) لار رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ -

(۱) پر لحاظ ہوا ہے لیکن مقدمہ ہذا کی غرض کے لئے ہماری راے مین اقرارنامہ متنازعہ اور وجوہ پر قایم رکھا جا سکتا ہی اسلیے اس بحث کا طی کرنا ضروری نہین ہے (۲) اسکے بعد پھر یہ بحث بہت اصرار کے ساتھہ بمبئی ہائی کورٹ کی اجلاس ابتدائی مین ایک مقدمہ مین پیش ہوی جسمین اقرارنامہ تبنی سے اصل باپ نے متبنی کرنے والی مان کو نام اس عبارت سے تحریر کر دیا تھا یادداشت اقرارنامہ مورخہ ۱۸- اپریل ۱۸۶۳ء مابین بالکرشن کنوبا قوم ہندو ساکن بمبئی ایک فریق اور لکشمی بائی بیوہ و نایک جگنا تھہ شنکر سیٹھہ قوم ہندو ساکن بمبئی دوسری جانب - چونکہ ونایک راو جگنا تھہ شنکر سیٹھہ بلا وصیت فوت ہوا اور اوس نے لکشمی بائی اپنی بیوہ اور ایک لڑکا مسمی بہوانی شنکر جو اوسکی حیات مین پیدا ہوا تہا اور دوسرا لڑکا راو صاحب جو اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوا اپنے وارث اور قایم مقام قانونی چھوڑے اور چونکہ راو صاحب بچپن مین مرگیا اور بہوانی شنکر سات برس کی عمر مین فوت ہوا اب صرف لکشمی بائی اوس کی مان وارث اور قایم مقام قانونی اوس کی رہ گئی ہے چونکہ لکشمی بائی یہ چاہتی ہے کہ ایک لڑکا بطور وارث اپنے شوہر کے متبنیٰ کرے اور اسواسطے اوس نے بالکرشن کنوبا سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ اپنے لڑکون مین سے ایک لڑکا مسمی سیتارام بالکرشن (مدعی مقدمہ ہذا) کو جواب گیارہ سال کی عمر کا ہی اون شرایط پر متبنیٰ کرنے کے لئے دے جو ذیل مین درج ہین اور بالکرشن کنوبا مذکور نے اس امر کو قبول کر لیا ہی پس واضح ہو کہ دستاویز ہذا اس امر کی شاہد ہے کہ بموجب اقرار مذکور اور بلحاظ عنوان مندرجہ بالا بالکرشن کنوبا مذکور سیتارام بالکرشن مذکور کو تبنیت مین دینے اور لکشمی بائی مذکور اوسکو تبنیت مین لینے پر اون شرایط صریح پر رضامند ہین جو ذیل مین درج ہین یعنے —

اول لکشمی بائی اپنی حین حیات مین سیتارام بالکرشن کی نابالغی کے زمانہ مین اور بعد اوس کے بلوغ کے بہی اختیار اور منصب قطعی اوپر اوس کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ اراضی اور مال کے رکہے گی جو اوس نے بطور وارث اور قایم مقام قانونی اور ذاتی بہوانی شنکر و ونایک راو کی وراثت مین حسب تحریر بالا پائی ہے اور اوسکو اختیار ہوگا کہ قطعی طور پر اپنی راے سے اوسکی نسبت اسطرح عمل اور اوسکا انتظام کرے جیسا کہ اوسکو حسب اقتضا کے

(۱) بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ - (۲) لکشمن راو بنام لکشمی امال انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۶۰ لغایت صفحہ ۱۶۳ -

اپنی راے سے معلوم ہو کہ جائیداد کو مفید ترین ہو گا—

دوم لکشمی بائی مذکور اپنے زمانہ حیات مین سیتارام بالکرشن کیواسطے مکان اور کہانا اور کپڑا اور اہتمام معالجہ اور کل دیگر ضروریات مہیا کرے گی اور عام طور پر اوسکی خبرگیری کرے گی اور اپنے خرچ سے اوس کی تعلیم اسطور پر کرے گی جو موافق اوس کے خاندانی رتبہ کے مناسب ہو اور اوسکی شادی کرے گی اور معمولی رسوم شادی اپنے خرچ سے اسطرح پر ادا کرے گی جیساکہ پہلے کیا گیا یعنی خاندان کے رتبہ اور عزت کے موافق—

سوم بعد وفات لکشمی بائی مذکور کے سیتارام بالکرشن مذکور اور اوس کے وارثان اور قایم مقامان قانونی جملہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ اور اصنی مال کے جو لکشمی بائی بیوہ مذکور کے قبضہ مین بوقت اوس کی وفات کے ہو وارث ہونگے اور اوسکا تصرف قطعی طور پر کرینگے اور اوس سے مستفید ہون گے—

چہارم جو شرائط کہ فقرہ ۱ و ۲ و ۳ اقرارنامہ ہذا مین درج ہیں اور جو اون مین داخل ہین پورے طور پر موثر ہون گی اور ہر طرح پر جائز اور نافذ سمجھی جائینگی باوجودیکہ وہ خلاف احکام کسی قانون یا دہرم شاستر کے ہون"—

بعد بحث و ملاحظہ اسناد کے ہائی کورٹ نے حسب ذیل تجویز صادر کی:— تاثیر اقرارنامہ کی نسبت جو بحث ہے وہ عملاً نہایت اہم ہے اور اقوام ہنود کی عورات مین تعلیم کے شایع ہونے سے یہ بحث اور بہی اہم ہو جائیگی— اقرارنامہ کے فقرہ ۱ و ۲ و ۳ کی تاثیر یہ ہے کہ بیوہ کو حقیت حین حیاتی کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ مین اوسی قسم کے اختیارات اہتمام کے ساتھ یا شاید اختیارات اہتمام سے وسیع تر اختیار کے ساتھ دی گئی ہین جو ایک ہندو باپ کو جائداد خاندان کی نسبت حاصل ہوتے ہین اس سے زیادہ بیوہ کو اور کچھ اقرارنامہ کی رو سے نہین دیا گیا— گو ایسے کوئی صریح الفاظ نہین ہین جن سے بیوہ کو حقیت حین حیاتی دی گئی ہو لیکن اس امر سے کہ تاحیات بیوہ مدعی کی پرورش کا انتظام کیا گیا ہے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ مقصود یہ تہا اور اس عبارت مین کہ "اوسکو تاحیات اپنے اختیار و اقتدار قطعی حاصل ہوگا" البتہ الفاظ درج ہین کہ جو اس ملک کے باشندون کے نزدیک منشاء مذکور کے ظاہر کرنے کیلئے غیر موزون نہین ہین یہ امر کہ بیوہ کو سوا حقیت حین حیاتی کے ساتھ اختیارات تمیزی قطعی اہتمام و تصرف کے حاصل نہین ہین الفاظ اخیر فقرہ اول سے ظاہر ہوتا ہے جو کل پر حاوی ہے اگر یہ مقصود ہوتا کہ بیوہ مالک قطعی

کل جایداد کی ہو تو بعد و اختیارات تمیزی اہتمام کا دینا بے معنی ہوتا - بلکہ جہان یہ مقصد ہو کہ حقیقت
انتفاع قطعی عطا کیا جاوے مثل نفقہ - سو کے تو وہ الفاظ جو استعمال کئے گئے ہین تو اسلئے انکو خاص
تصرف و تمتع قطعی کے وراثتاً یا بیگا - اور کوئی الفاظ مشعر عطاے اختیار اہتمام زیادہ نہین کئے گئے
ہین - بلحاظ اقرارنامہ کے جایداد منقولہ اور غیر منقولہ مین کوئی فرق قرار دینا ناممکن ہے دونون
قسم کی جائداد بیوہ ایک ہی اختیار و اقتدار دیا گیا ہے لیکن یہ تصور کرنا کہ فریقین کا یہ مقصود تھا
کہ بیوہ کو یہ اختیار حاصل ہو کہ وہ جایداد منقولہ کو ہبہ کر دے اسقدر خلاف تمام خیالات ہنود
کے ہو کہ یہ امر قریب قریب ناممکن ہے کہ ایسی تعبیر قبول کیجاوے - اس قوم مین ایسی صورتین
پیدا ہوئی ہین کہ جنمین پسران متبنیٰ نے جائداد خاندانی کو برباد کیا ہے اسوقت کو قریب ہی
مدعی کے بھائی نے یہ ہی طریقہ اختیار کیا تھا - اقرارنامہ مدعی کے باپ کی تحریک سے لکھا گیا تھا
اس لئے ہم یہ قیاس کرتے ہین کہ اوس کی غرض اصلی یہ تھی کہ جائداد محفوظ رہے اور یہ غرض اسطرح
پر پوری ہوتی کہ بیوہ کو اختیار غیر محدود جائداد کے انتقال کا دیدیا جاسکے - جائداد اگرچہ
بہت تھی مگر بہت مقروض تھی اسوجہ سے یہ ضرورت پیدا ہوئی کہ تا بعض حین حیاتی کو اسقدر
وسیع اختیارات تمیزی نسبت انتظام جائداد کے دیئے جائین کہ جسقدر دئے جاسکتے تھے -
پس صحیح تعبیر اقرارنامہ کی یہ ہے جو اوپر بیان ہوئی اور اوسکے ذریعہ سے بیوہ کو ملکیت حین
حیاتی جائداد کی بہ اختیار استفادہ ملی اور نسبت انتظام جائداد کے اوسکو نہایت وسیع اختیارات
تمیزی اس شرط پر عطا ہوے کہ اوس پر فرض ہوگا کہ مدعی کی پرورش اور تعلیم کرے دیکھو
رام کنی اچارجی بنام کرسنو سندری دیبا (۱) اب یہ بحث پیدا ہوتی ہے کہ آیا مدعی کا اصلی
باپ اس بات کا مجاز تھا کہ اپنی طرف سے ایک ایسا اقرارنامہ لکھدے کہ جسکی رو سے متبنیٰ کرنے
والی ماں کو ایسے حقوق مل جائین جو اقرارنامہ مین درج ہین - بیوہ کیجانب سے سند مقدمہ
چنکو بنام جانکی (۲) پر استدلال کیا جاتا ہے جسمین اس عدالت کی ایک اجلاس اپیل سے
یہ تجویز ہوئی تھی کہ ایک ایسا اقرارنامہ جسکی شرطین قریب قریب وہی تھین جو اقرارنامہ
زیر بحث کی ہین پسر متبنیٰ پر واجب التعمیل ہے اسکی نسبت مدعی یہ حجت کرتا ہے کہ مقدمہ
چنکو کی سند بوجہ اوس راے پریوی کونسل کے جو بمقدمہ راما سامی این بنام وینکٹا رام این

(۱) فیصلہ جات دیوانی ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ -
(۲) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹ -

(۱) ظاہر کی گئی ہے - اسقدر ملیف ہو گئی ہے کہ اب وہ سند سمجھنے کے قابل نہین ہے پریوی کونسل نے وہ راے عبارت ذیل مین ظاہر کی ہے - "یہ امر کہ اصلی باپ کو کس حد تک یہ اختیار حاصل ہے کہ ایسے اقرار نامہ کے ذریعہ سے جو تبنیت سے پہلے لکھا گیا ہو کلاً یا جزءً حقوق اپنے پسر سے اسطرح پر دست بردار ہو جاے کہ اوسکی پابندی پسر مذکور پر بوقت بلوغ لازم آئے - یہ ایسی بحث نہین ہے کہ جسمین مشکلات نہون گو مقدمہ چنگلو بنام جانکی (۲) مین درحقیقت یہ تجویز ہوئی ہے کہ اقرار نامہ منجانب پدر اس مضمون سے کہ میرے پسر کا حق تا اختتام حق مین حیاتی ہو و متبنی کرنے والی کے ملتوی رہے جایز اور قابل پابندی ہے اسمقدمہ مین حکام پریوی کونسل صرف یہ تجویز کرنا کافی سمجھتے ہین کہ اقرار نامہ پدر اصلی جسکا حوالہ دیا گیا ہے ناجایز نہین تھا بلکہ اقل درجہ اس قابل تھا کہ پسر مذکور بوقت بلوغ اوسکو منظور کرے" میری دانست مین عبارت مذکورہ بالا بمنزلہ اوس اظہار راے حکام پریوی کونسل کے نہین ہے کہ مقدمہ چنگلو مذکور صحیح طور پر فیصل نہین ہوا بلکہ بمنزلہ اس کے ہے کہ اونہون نے اپنی اوس اختیار کو قایم رکھا ہے کہ وہ اس بحث پر اوسوقت غور کرینگے جب وہ اون کے روبرو کسی ایسے مقدمہ مین پیش آئے گی جسمین کہ اوسکی نسبت تجویز کرنا ضروری ہوگا - آنریبل ویسٹراپ صاحب چیف جسٹس عدالت ہذا کی اوس راے کا بھی یہی مطلب ہے جو مقدمہ راو بابا جی بنام گنیش (۳) مین اسطرح ظاہر کی گئی تھی کہ اگر عدالت ماتحت مقدمہ ونایک ابن جوگ بنام گوبندراو بن جوگ (۴) اور مقدمہ چنگلو بنام جانکی کو ملاحظہ کرتی تو اوسکو یہ معلوم ہو جاتا کہ بہر نہج اس راے کے قایم کرنے کی سند موجود ہے کہ ایک ایسے نابالغ کے حقوق جو متبنی کیا گیا ہے ایسے اقرار نامہ کے ذریعہ سے جو اوسکے باپ اور متبنی کرنے والی کے درمیان لکھا گیا ہو متحقق اور محدود کئے جاتے ہین" عبارت منقولہ تجویز مقدمہ ونایک ابن جوگ بنام گوبندراو بن جوگ مذکور سے ایسے اقرار نامہ کے جواز کی تایید ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے روبرو پیش ہے - بخلاف اس کے حکام ہائیکورٹ مدراس نے بمقدمہ لکشمی راؤ بنام لکشمی امال (۵) یہ فرمایا ہے کہ ہم اس راے کیطرف مایل ہین کہ

(۱) لا رپورٹ اپیل ہاے ہند جلد ۶ صفحہ ۳۰۸ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹ - (۳) انڈین لا رپورٹ " " ۳ صفحہ ۰

(۴) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی صیغہ ابتدائی دیوانی جلد ۶ لغایت صفحہ ۲۲۴ -

(۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۶۰ لغایت صفحہ ۱۶۳ -

جو لڑکا متبنّیٰ کیا جائے وہ اپنے اصلی باپ کی رضامندی کا پابند نسبت رضامندی اون امور کے نہیں
ہو سکتا ہی جو لبطور شرط تبنیت کے ہون اور نابالغ کو بعد بلوغ یہ اختیار حاصل ہے کہ امور مذکورہ
کی نسبت مثل اون معاہدات کے جو منجانب نابالغ سواے اغراض ضروری کے اور کسی غرض کی
لئو کئے جائین اپنی رضامندی یا انکار ظاہر کرے ہماری دانست مین یہی نتیجہ تجویز پریوی کونسل
کا ہے جو بمقدمہ راماسامی آیار بنام وینکٹارامایں (۱) صادر ہوئی ہے اور جسمین اوس تجویز
حکام ذیعلم ہائی کورٹ بمبئی پر لحاظ کیا گیا ہے جو بمقدمہ چینگو بنام جاکی صادر ہوئی تھی مگر ہمارے
لئو اوس امر کا طے کرنا ضروری نہین ہے۔ چونکہ پریوی کونسل نے بالفاظ صریح اوس امر کی نسبت
تجویز کرنے سے انکار کیا ہے جسکو حکام ذیعلم ہائی کورٹ مدراس تاثیر تجویز پریوی کونسل کی
سمجھتے ہین اس لئو مین یہ خیال نہین کر سکتا کہ اظہار راے مندرجہ صدر بہت لحاظ کے قابل ہی
اون اسناد کا جنکا مین نے حوالہ دیا ہی یہ نتیجہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عدالت کو بصیغہ اپیل اور
ہر آئینہ پریوی کونسل کو یہ اختیار ہے کہ تجویز مقدمہ چینگو بنام جاکی مذکور بالا پر لحاظ کرے اور
اوسکو منسوخ کرے مگر نسبت تجویز مذکور کے کسی عدالت مجاز نے اصلاح کا شبہ ظاہر نہین کیا
جس سے عدالت صیغہ ابتدائی کو اوسکی تقلید کرنے سے انکار کرنا جائز ہو۔ مسٹر مین نے اس
امر کی نسبت کوئی راے ظاہر نہین کی ہے فقرہ۔ ۱۷۷ مین صاحب موصوف نے صرف یہ لکھا ہی
کہ یہ امر غیر طے شدہ ہی۔ مین نے چند فقرات رسالہ ویسٹ و بولر صاحبان مندرجہ صفحہ ۸۷ او
۸۸ او ۱۰۲ لغایت ۱۱۱۷ کا حوالہ دیا ہے جنکی طرف میری توجہ مائل کی گئی تھی۔ وہ اسقدر کثیر
ہین کہ نقل نہین کئے جا سکتے مین نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصنفان ذیعلم رسالہ مذکور کی راے
مین ایسے اقرار نامجات جنسے پسر متبنّیٰ اپنے حق وراثت سے جو کہ تبنیت پر فوراً پیدا ہوتا ہے
محروم ہو جاے ازروے سخت اصول دہرم شاستر کے قابل لحاظ نہین ہین مگر ایسے اقرار نامجات
عملدرآمد مین غیر معمولی نہین ہین اور معمولی طور پر قوم کے لوگ اور اکثر صورتون مین عدالت
اونکو جائز سمجھتی ہے۔ میری راے مین یہ مشکل نہین ہے کہ یہ امر ثابت کر دیا جاے اور قریب
قریب مثل مسئلہ منطقی کے ثابت کر دیا جاے کہ ایسے اقرار نامجات جس صورت مین کہ پسر متبنّیٰ اون
حقوق سے محروم کیا جاے جو اوس کو جائداد پدر تبنیت کنندہ مین فوراً حاصل ہوتے ہین خلاف
صحیح اصول دہرم شاستر کے ہین اور بدلیل قوی تر وہ اقرار نامجات جو نابالغ متبنّیٰ ہونیوالے

(۱) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۹۶۔

کیجانب سے عمل مین آئین اصول مذکورکے خلاف ہین- تبنیت مین پسر متبنی کو جائداد واسطے خرچ ادای
رسوم خاندانی (یا شرادہ) کو ملتی ہے امداد واسطے ادائے رسوم مذکور کے ایک فرض ہے ان دونون
باتون کو علیحدہ کرنے کی کوشش کرنا بیفائدہ ہی کوئی اقرار نامہ جسکے ذریعہ سے پسر نابالغ اون سایل
سے محروم ہو جاے جنکو ذریعہ سے وہ رسوم مذہبی اپنے متبنی کرنے والی اور اوسکے مورو ثون کی روحون
کیواسطے ادا کرسکے غیر موثر ہے اگلی شاستر دان نتایج بذریعہ منطق کے نکالتے تھے اور اونسے اقرار
نامہ کو شاستریون نے کالعدم قرار دیا ہی جسکے ذریعہ سے متبنی کرنیوالی مان پسر متبنی سے استعفا
نسبت مقدار کثیر جایداد خاندانی کے حاصل کرے دیکھو رسالہ ویسٹ وبولر صاحبان صفحہ ۱۰۲۱
ونیز دیکھئے ایک رائے ہمشکل رائے شاستریان بمقابلہ ایک شخص بالغ قوم لنگایت بصفحہ ۱۰۴۰ رسالہ
مذکور- رسالہ مذکور کے مصنفون نے اپنی دلایل کو صفحہ ۱۱۰۷ مین مختصراً اسطرح بیان کیا ہی مجملا
اون وجوہ کے جو ہمنے تحریر کی ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاستریون کی رائے پر اس معاملہ مین
متشکل سے یہ پابندی اوس طریقہ کے اعتراض ہوسکتا ہی جو اونہون نے اختیار کیا ہے مگر یہ بات
فضول ہی کہ ہم منطقی دلایل سے وہ نتایج صحیح اخذ کرین جو بموجب سخت اصول قانون مذکور کے
ہونی چاہئین جبکہ زمانہ حال کے خیالات کی موافق وہ قانون رواج و دستور کی روسے تبدیل و متغیر
ہوتا ہی اور ایسے اقرار ناموں کی وقوع پذیر ہونے کی خلاف کوئی صریح سند نہین ہی"- عبارت محولہ
بالا اسطرح پر ختم ہوتی ہے "مگر یہ بات یقینی ہی کہ واقعی طریق عمل لوگونکا اس طریقہ کے محکوم نہین ہی وہ
انتظام قرین انصاف واسطے حفاظت حق بیوہ کے اوسکی عین حیات تک عام طور پر کرتے ہین اور قوم
ہمیشہ اون انتظامات کی تائید کرتی ہی" واقع مین یہ تجویز پریوی کونسل کی کہ "اس قسم کے اقرار نامجات
منجانب نابالغ کالعدم نہین ہین بلکہ وہ ایسے ہین کہ بروقت اوس کے بلوغ کے کم سے کم اوسکی
منظوری کے قابل ہین" شاستریون کی صحیح رائے کی مطابق نہین ہے- پس جبکہ رواج سے ایسے
اقرار نامون کی تائید ہوتی ہے اور کوئی مسئلہ قانونی قطعی اون کے خلاف نہین ہی اور اعلیٰ ترین
حکام نے اونکی نسبت یہ فرمایا ہی کہ وہ شخص بالغ کیطرف سے عمل مین آسکتے ہین اور نابالغ بوقت
بلوغ اونکو منظور کرسکتا ہی تو وہ کون سا اصول ہی کہ جسکی روسے ہر حال مین جبکہ اقرار نامے منجانب
نابالغ عمل مین آئے ہون کالعدم قرار دئے جائین- انگلستان مین نابالغ خواہ مرد ہو یا عورت
بمنظوری عدالت معاہدہ اپنی شادی کی نسبت خود کرسکتا ہے یا اوسکی طرف سے کیا جاسکتا ہے-
(دیکھو اسٹیٹیوٹ جلوس وکٹوریا شاہ ۱۹و۱۸ باب ۴۳) یہ قاعدہ ملا نشک بذریعہ اسٹیٹیوٹ کے قایم ہو

ہو لیکن یہ قیاس کیا جا سکتا ہو کہ یہ ایک ترقی قانون مین ہوئی ہے دہرم شاستر کی رو سے نابالغ پر فرض ہو کہ وہ پابندی اوس عمل کی کرے جو اوسکی مان نے بہ نیک نیتی اور بلغرض اوسکے فائدہ کے کیا ہو اور جبکہ وہ ایسا عمل ہو جسکو نابالغ خود بوجوہ مناسب و معقول کرتا اگر بالغ ہوتا۔ مگر وہ اوس صورت مین پابند نہین ہے کہ جب معلوم ہو کہ وہ عمل بغرض اوسکے فائدہ کے نہین کیا گیا ہو سوا اسکے کہ اوسنے اوس عمل کو بوقت بلوغ منظور کر لیا ہو (کتاب دہرم شاستر مولفہ مین صاحب فقرہ - ۱۹۳) ہم سوا اسکے اور کچھہ خیال نہین کرتے ہین کہ عدالت کو اس اصول پر عمل کرنا چاہئے جبکہ وہ خیال کرے کہ آیا کوئی اقرارنامہ مثل اقرارنامہ زیر تجویز کے قابل پابندی ہو یا نہین تو اگر وہ شرایط غیر معقول ہین کہ جنکی وجہ سے بیوہ کو اختیار قطعی نسبت انتظام جائداد کے دیا گیا ہو تو اوسکو اس بنا پر نامنظور کرنا چاہئے کہ وہ اصل باپ کی حد اختیار سے باہر تہین اور اگر وہ معقول ہین اور ایسے ہون کہ جنسے صرف بیٹے پر استفادہ جایداد کی تعریف اور حد قایم ہوتی ہو تو اونکو منظور کرنا چاہئے۔ وہ دلایل جو تجویز مقدمہ چنگو بنام جانکی (۱) مین درج ہین اس رائے کی حد سے بہت زیادہ پہنچا و زہین مگر اصل فیصلہ جو واقعات پر ہوا ہو اوسکے مطابق ہے۔ عدالت اپیل کو ضرور ہے کہ اس کی تجویز کرے کہ مقدمہ مذکور کے فیصلہ کو بہت وقعت دینی چاہئے (گو اوسکی مندرجہ بعض دلایل پر اعتراض ہو سکتا ہو) کیونکہ وہ فیصلہ ایک ہندو جج کا ہو جنکو بہت تجربہ حاصل تھا اور امر مابہ البحث ایسا تھا جسکو ایک بحث متعلقہ دہرم شاستر اور ایسا سمجھنا چاہئے کہ وہ بموجب دستور و رواج ہنود کے تبدیل و متغیر ہو گیا ہو۔ لہذا ہم یہ تجویز کرتے ہین کہ اقرارنامہ جائز ہے اور مدعی (متبنی) پر اوسکی پابندی لازم ہے (۲) اگرچہ پھر تیسری دفعہ بھی بمبئی ہائیکورٹ نے ایسی مشروط تبنیت کو اور ایسی شرایط کو جن سے متبنی کے معمولی حقوق مین کمی آجاے منظور کیا ہے لیکن پریوی کونسل سے یا کسی اور ہائیکورٹ سے یہ مسئلہ طے نہین ہوا پریوی کونسل نے آیندہ موقع پر فیصل کرنے کو لئے چھوڑ دیا ہو اور مدراس ہائیکورٹ نے اوسکے خلاف رائے پر مائل ہونے کا اظہار تو کیا مگر طے نہین کیا اس لئے یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ مسئلہ بمبئی مین طے شدہ ہو اور دیگر مقامات مین بحث طلب ہو۔

دفعہ ۸۲۸ بحالت موجودگی لایق بیتر (یعنے بیٹے پوتے پرپوتے) کے کوئی شخص بیٹا متبنی	متبنی کن صورتون مین وارث نہین ہو سکتا ہو صرف نان نفقہ یا خرچ بیاہ کے پانے کا مستحق ہوتا ہو

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ — (۲) راوجی ونایک بنام لکشمی بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱ —

کرے تو ایسی تبنیت محض بے اثر ہوتی ہے اور ایسا متبنی صرف نان و نفقہ پا سکتا ہے اور کوئی تعلق یا حق حاصل نہین کرتا ہے (۱) گو غیر قوم کا لڑکا متبنی کرنے کا رواج نہین رہا ہے لیکن دہرم شاستر کی رو سے غیر قوم کا لڑکا متبنی کرنا ممنوع نہین ہے مگر بجز نان و نفقہ کے اور کوئی حق اوسکو حاصل نہین ہوتا نہ وہ رسوم کریا کرم اور پنڈان کا منصب رکھتا ہے اور نہ وارث ہو سکتا ہے (۲) گو محروم الارث شخص لڑکا متبنی کر سکتا ہے - لیکن اوسکا متبنی لڑکا اپنے متبنی کرنے والے کے حق سے زیادہ حق حاصل نہین کر سکتا ہے یعنے صرف نان و نفقہ پاے گا جو اوسکا متبنی کرنیوالا پاتا ہے (۳) دت تک چندریکا کے مصنف صاف لکھتے ہین کہ اگر بلا ادا اسے رسوم تبنیت جو بہ ہاین نے بیان کی ہین اور جنمین ہوم بھی داخل ہے کوئی لڑکا متبنی کیا جائیگا تو وہ صرف اسیقدر مال پانے کا مستحق ہوگا جو اوسکو بیاہ کیلئے کافی ہو وہ حق وراثت حاصل نہین کرتا ہے (۴) جن صورتون مین صرف لڑکے کو دینے اور لینے سے تبنیت قانوناً مکمل ہو جاتی ہے اور کسی رسم کے ادا کرنے کی تکمیل و جواز تبنیت کے لئے ضرورت نہین ہے اون مین دت تک چندریکا کے اس مسئلہ پر عمل نہین ہو سکتا ہے (۵)

گو تبنیت ناجائز ہو مگر جب اوس سے اصل خاندان سے متبنی کا تعلق قطع ہو جاے تو وہ متبنی کرنیوالے سے نان و نفقہ پانیکا مستحق ہے

دفعہ ۸۲۹ گو تبنیت ناجائز قرار پاے لیکن جب فعل تبنیت متبنی کے اصل خاندان سے قطع تعلق کے لئے کافی ہو تو اسصورت مین متبنی کرنے والے سے وہ نان و نفقہ پانیکا مستحق ہے - مگر جب ناجوازی تبنیت کی کسی ایسے امر پر مبنی ہو جس سے متبنی کرنیوالے کے خاندان مین متبنی کا شامل ہونا ناممکن ہو اور نہ اصلی خاندان سے اوسکا بالفعل قطع تعلق ہو سکتا ہو تو وہ لڑکا اپنے خاندان مین بدستور شامل رہتا ہے مثلاً جیسا کہ بعد رسم اوپنائین یعنی جنیئو کے برہمن کو کسی لڑکے کا متبنی کرنا جائز نہین ہے (۶)

(۱) شر شوتی ویلاس دیکھو دفعہ ۱۸۵ کتاب ہذا - (۲) دت تک میمانسا فصل ۲ فقرہ - ۱ و ۲ و ۳ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ دت تک چندریکا فصل اول فقرہ - ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ اشرح متاکشرا باب اول فصل ۱۱ فقرہ - ۹ - اسٹرینج جلد ا صفحہ ۸۲ اسکی مفصل بحث دفعہ ۲۰۷ و ۷۰۳ کتاب ہذا مین دیکھئے - (۳) دت تک میمانسا فصل ۱ فقرہ ۴ دت تک چندریکا فصل ۶ فقرہ - ۱ - اسکی تفصیل دفعہ ۹۸۵ کتاب ہذا مین دیکھو (۴) چندریکا " ۲ " ۱۶ و ۱۷ فصل ۴ فقرہ - ۳ ولیم میکناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۹ دفعہ ۵۵۷ کتاب ہذا دیکھو - (۵) اس امر کی بحث کہ تکمیل تبنیت کے لئے ادا سے رسوم کی کہانتک ضرورت ہے دفعات ۷۴۶ لغایت ۷۶۷ کتاب ہذا مین دیکھو (۶) ولی کشن بنام رنگیشا اچاری مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۸ -

توریث کا عام قاعدہ

دفعہ ۸۳۰ یہ عام قاعدہ ہے کہ متبنی لڑکا جن لوگون کا وارث ہو سکتا ہی وہ لوگ بہی متبنی کے وارث ہوسکتے ہین اور جو حق وراثت حاصل ہوتا ہی اوسکی نوعیت ایسی ہی ہوتی ہی جیسی کہ اوس حالت مین ہوتی جب متبنی سے بحیثیت اورس بیٹے کے تعلق توریث قایم ہوتا مثلاً اگر متبنی بیٹا بلا بیاہ کے بحالت نابالغی مرجاے تو بیوہ کو جس نے اوسکو اپنے شوہر کے لئے متبنی کیا تہا جایداد متروکہ پسر متبنی مین حق صیح حیاتی حاصل ہوتا ہی (۱) مثلاً اگر متبنی جایداد چہوڑکر فوت ہو تو اوسکے اصل باپ کو نہ پہونچے گی بلکہ اوسکو متبنی کرنیوالی باپ یا مان کو پہونچیگی (۲)

لڑکیون کی تبنیت رکہ

لڑکیون کی تبنیت

دفعہ ۸۳۱ پہلے زمانہ مین جسطرح کہ اورس لڑکون کے نہونے کیحالت مین لڑکے متبنی کئے جاتے تہی اسیطرح اورس لڑکیون کے نہونے کی صورت مین لڑکیان متبنی کیجاتی تہین اور وہ مثل دختر کے بن جاتی تہین گوتر اور سپنڈ کا تعلق بہی اصل باپ کے لوبہ تاثیر تبنیت کے جاتا رہتا تہا چنانچہ کنتی ارجن کی مان جسکا ذکر بہاگوت مین ہے اور وہ بڑی جلیل القدر بیگم تہی متبنی ہوی تہی اور اوسکے میتر ارجن کا بیاہ کنتی کے اصل باپ واسدیو کی بیٹی سوبہدرا سے ہوا تہا جو ارجن کی خالہ ہوتی تہی مگر تبنیت سے وہ رشتہ معدوم ہوگیا تہا (۳) اسی دلیل سو سپنڈ پرریپ مین لکہا ہی کہ "متبنی لڑکی کا جو تعلق امتناع بیاہ کے باب مین اپنی اصلی سپنڈون سے ہوتا ہے تبنیت سے وہ بہی قطع ہو جاتا ہے"۔ بیوہار میوکہہ کا مصنف بہی اسکو تسلیم کرتا ہے لیکن اپنی راے خلاف اسکے دیتا ہی (۴) دت تک میمانسا مین لڑکیون کے پہلو زمانہ مین متبنی ہونے کے دستور کا ذکر درج ہے اور اشلوک ۱۵ مین تبنیت دختر کی یہ وجہ لکہی ہے کہ اگر اصلی دختر نہو تو ایک لڑکی اس غرض سے متبنی کیجا سکتی ہے کہ نواسے کی ذریعہ سے نانا کی روح کو فائدہ پہونچے (۵) اننت بہٹ مصنف دت تک دیدہیتی لڑکیون کی تبنیت کو جایز ہی نہین کہتے مین بلکہ اوسکی ہدایت کرتے ہین (۶) مگر کلو کا بہٹ مشہور شارح منوسمرتی لڑکیون کی تبنیت کو ناجایز اور یہ کہتی ہین کہ دختر کا متبنی کرنا شاستر کی رو سے جایز نہین کیونکہ دختر مثل

(۱) سندر کماری دیبیا بنام گدادہر پرشاد و گدادہر پرشاد بنام سندر کماری دیبیا پریوی کونسل موزر انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۴۵ – (۲) میکناٹن جلد ا صفحہ ۷۶ (۳) دفعہ ۱۰۸ دہرم شاستر سنڈلک بزبان مرہٹی – (۴) بیوہار میوکہہ حصہ ۲ صفحہ ۶۳ و ۱۷۳ (۵) دت تک میمانسا فصل ۷ – اشلوک ۱ تا ۱۸ (۶) دت تک دیدہیتی

(۱) بیٹے کو باپکو دوزخ سے نجات نہین دلواتی ہی اس لئے دختر کی تبنیت بیفائدہ اور بلا سبب ہے اور جنوبی ہندوستان کی تامل اقوام مین بہی لڑکیون کی تبنیت مروج تہی (۲) اور اقوام بہیل مین اب بہی بخوبی مروج ہی بہیل لڑکیون کو چرالاتے ہین اور اپنی وحشیانہ توہمات کی جوش مین ثواب لیکر اونکو ایک خاندان مین اسواسطے متبنی کرتے ہین کہ دوسرے خاندان مین اونکا بیاہ ہو سکے اور اسطرح بیاہ کی قابلیت پیدا کر کے وہ ثواب حاصل کرتے ہین (۳) ازیبل محمد صاحب منڈلک ہمارے ہمعصر مستند مصنف دہرم شاستر لکہتے ہین کہ جسطرح لڑکون کو متبنی کرتے ہین اور تبنیت مین دیتے ہین اسیطرح لڑکیون کی تبنیت بہی مروج ہی گو مصنف میوکہہ (۴) کی رای اسکے خلاف ہی لیکن اسکا رواج ہی اور اسکی تائید مین پران کے فقرات موجود ہین دشرتہ کی بیٹی کو شوم پادر نے متبنی کیا (۵) اور واسدیو کی دختر کنتی کو بہوج راجہ نے متبنی کیا تہا (۶) اکثر لڑکیون کو اکثر اسوجہہ سے متبنی کرتے ہین کہ تبنیت کے سبب سے دو قید جو ہم گوترا و سپنڈ ہونے سے اونکے بیاہ مین لگ جاتی ہی رفع ہو جاے - اور اس قید کو اسوجہ سے رفع کرتے ہین کہ کنیادان یعنی بیاہ کرا دینے کا ثواب ملے (۷) گو لڑکیون کے متبنی کرنے کا پہلے دستور تہا اور بقول مسٹر منڈلک کے کہین کہین رواج باقی ہو لیکن عموماً کل ہندوستان مین اسکا رواج نہین ہے اور کوئی ایسا قانون نہین ہی کہ جسکی روسے اونکو کچہہ حق متبنی کرنے والے باپ یا مان پر پہونچتا ہو چنانچہ بابو شاما چرن سرکار بدیا بہوشن بہی یہی کہتے ہین کہ اس زمانہ مین لڑکیون کی تبنیت کا رواج نہین ہے یہ طریقہ متروک ہو گیا ہی (۸) لیکن نہ روسے رواج کو نہ از روے قانون کے فرقہ ہنود و طوایف مین لڑکیون کا متبنی کرنا رائج اور جائز اور مسلمہ عدالت ہی چنانچہ مدراس ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہی کہ طوایف لڑکی کو متبنی کر سکتی ہے اور متبنی کرنیوالی اور متبنی لڑکی مین مان اور دختر کا تعلق اور بدلی حقوق قایم ہو جاتے ہین (۹)

مدراس ہای کورٹ کی رای مین بحالت ہونے اصلی دختر کے اپنے فرقہ کے رواج کی روسے طوایف لڑکی کو متبنی کرنیکی مستحق	دفعہ ۸۳۲ برنباء اصول تہذیب اخلاق اور تعزیرات ہند کو اس بات کی نسبت

(۱) کلوکا بہٹ کی شرح منوسمرتی (۲) تہیسا ڈیلم باب ۲ فقرہ ۴ (۳) دیکہئے مضمون نوشتہ محمد الفرڈ لائل صاحب مطبوعہ جنوری ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۰۶ (۴) بیوہار میوکہہ حصہ ۲ صفحہ ۱۴۳ (۵) والمیکی رامائن بال کانڈ سرگ ۱۱ - (۶) ہری بنس ادہیائی ۳۴ - اشلوک ۲ (۷) دفعہ ۱۱۱ دہرم شاستر منڈلک بزبان مرہٹی (۸) بیوستہا چندریکا جلد ۲ صفحہ ۳۰ (۹) اسٹرینج ہنڈو لا مینول صفحہ ۲۵ جو لاکنڈ ۱۱۱ سانی بنام رتنما چلم وغیرہ مدراس ہای کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۶ و ۵ ۰ ۵ وینکٹ چلم بنام وینکٹ سامی مدراس نامی گرامی رپورٹ ۱۸۵۶ء کماشی بنام نگیر تہہ ثم مدراس ہائیکورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۶۱ و نظایر ہند رجہ دفعہ ۳۳۰ کن اشا

ہے مگر متبنی لڑکی کی موجودگی مین اور لڑکی متبنی نہین ہوسکتی ہے لیکن
جہان رواج ہو وہان متبنی لڑکی کی موجودگی مین اور لڑکی متبنی ہوسکتی ہے -
تبنیت سے اور نہین تعلق مان اور دختر کا قایم ہوجاتا ہے اور تبنیت مذکور مدنی
حقوق کا جایز ذریعہ ہے اور طوایف کی دختر بطور ریسپر کے ہے اور وہان بیٹیان
بلکہ ایک خاندان مشترکہ بن جاتی ہین - مگر بمبئی ہائیکورٹ کی حال کی رائے کی نسبت جو خلاف ہے

تازہ بحث ہوئی ہے کہ آجکل طوایف کا لڑکی
کو متبنی کرنا جایز اور مدنی حقوق کے حصول کا
ذریعہ ہوسکتا ہے یا نہین مدراس ہائیکورٹ نے حال مین
جو فیصلہ کیا ہے وہ یہ ہے :- یہ امر بلا شبہ ہے
کہ تعزیرات ہند کے نفاذ سے پہلے ایسی طوایف

جسکو لڑکی نے اپنے فرقہ کے رواج کی رو سے ایک لڑکی اسطرح متبنی کرنیکی مستحق تھی جس سے اونکے درمیان رشتہ
قانونی مادر و دختر کا قایم ہوجاوے اور ایسی تبنیت بر بناے رواج کے جایز ہوسکتی تھی جیسا کہ فیصلہ ماسٹر
سنہ ۱۹۴۳ء اور فیصلہ مقدمہ متہرا نایکین بنام ایسو نایکین (۱) سے ظاہر ہے - اسی سلسلہ مین مقدمہ ونکیٹ
چالم بنام ونکیٹ سامی (۲) کا حوالہ دیا جاسکتا ہے جسمین بموجب راے عمدہ وار قانونی (پنڈت) کے عدالت نے
یہ تجویز کی تھی کہ ایسی تبنیت سے رشتہ مان اور دختر کا واسطے اغراض وراثت کے قایم ہوتا ہے اسلیے ہم یہ سمجھتے ہین کہ
طوایف کا لڑکی کو متبنی کرنا تعزیرات ہند کے نفاذ سے پہلے جایز تھا - عدالتون نے اس بحث کی اخلاقی
صورت پر غور کرنا ترک نہین کیا جو اس فرقہ کی عورتون کے پیشہ سے پیدا ہوتی ہے مقدمہ جلکوندا
الاسانی بنام جلکوندا رتن چالم (۳) مین ہائیکورٹ نے یہ تجویز کیا تھا کہ ایک طوایف اور اوسکی متبنی
دختر دونون سے ملکر ایک ایسا مشترکہ خاندان ہندو قایم ہوتا ہے جسمین انتظام کرنے کا حق از روے
دہرم شاستر شخص کلان کو حاصل ہوتا ہے - وقت تجویز جسٹس ہالووی نے کہا اوس معاملہ کی نسبت
یعنی یہ کہ قاعدہ دہرم شاستر متعلقہ معمولی فواید جو علم سے حاصل کیے جائین تا نسبت ما بین طوایف
مین بھی بوجہ اس ذریعہ خلاف تہذیب کے کہ جس سے آمدنی حاصل کی گئی ہو متعلق ہے ہمکو تجویز کرنے سے
انکار کرنا ممکن نہوگا نظایر مین جو گو بکثرت نہین ہین مگر یکسان ہین حقوق ملکیت وراثت کی تقسیم کیے گئے
ہین اور اس غرض کے لیے مان اور دختر متبنی بطور مان اور دختر ایک خاندان غیر منقسمہ کے تصور ہونی چاہین
خلاف تہذیب پیشہ ہونے کے عذر کی نسبت یہ جواب دیا کہ پیشہ طوایف دہرم شاستر مین تسلیم کیا گیا ہے اور اوسکی
بابت احکام موجود ہین - اسکے سوا مقدمہ کماشی بنام نگرتہہ کمتا (۴) جنوری سنہ ۱۸۹۴ء مین عدالت ہذا نے
یہ فیصلہ کیا تھا کہ قاعدہ شراکت جو بابت حق باقی ماندگی کے ایک معمولی خاندان ہندو مشترکہ مذکور مین جاری ہے
وہ ایسی ایک طوایف اور اوسکی بہن کی دختر متبنی کے بھی جاری ہے - اسکی تجویز کی تقویت سرکاری اسکا ملینہ حسب

(۱) انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۵ (۲) ریپورٹ صدر دیوانی مدراس سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۷۵ (۳) ریپورٹ ہائیکورٹ
مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۶ (۴) ریپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۶۱

جسٹس اینرکالت صاحب جسٹس نے یہ فرمایا تھا کہ ہمین کوئی شبہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ دختران طوایف بجای پسران قایم ہوتی ہین اور ہمارا فیصلہ بنا بر اس راے قانونی کے یہ ہی کہ بحالت نہونے کسی قاعدہ صریح کی دختر متبنی کو لڑکون کے سمجھنا چاہیئے اور یہ قرار دینا چاہیئے کہ رشتہ اہا بقابل لوتیت اپنی مان سے مثل لڑکون کی بموجب عام قاعدہ وراثت کی پاتی ہین مقدمہ مینا بائی بنام اتے رام (۱) اگرچہ طوایف کی دختر کو متبنی کرنے کے معاملہ سے متعلق نہین ہی لیکن وہ ایک صاف نظیر تائید اس امر کے ہی کہ جد عویداران مخالف ایک برہمن قوم کی عورت سے جو ایک انگریز کے ساتھ رہتی تھی بذریعہ زناکاری کے پیدا ہوے ہندو سمجھے جا سکتے ہین اور اونکے حقوق وراثت اور حقوق باہمی بلحاظ کسی رواج یا دستور مقامی یا تشبیہات دہرم شاستر کے تجویز ہو سکتی ہین ہالوے صاحب جسٹس نے پریوی کونسل کی اس راے کا حوالہ دیا کہ وہ اولاد جو زناکاری سے پیدا ہوی ہو صحیح طور پر ہندو سمجھی جا سکتی ہی اور تحقیقات مزید اس امر کی کرنی چاہیئے کہ آیا راے عہدہ دار قانونی کی بلحاظ کسی رواج یا دستور مقامی کے معقول بنا پر ہی یا نہین اور یہ بھی تحریر کیا کہ عدالتون کو لازم ہی کہ بحالت نہونے ایسی رواج کے ازروی تشبیہات نتیجہ نکالین اور اولاد مذکور سے وہ قواعد متعلق کرین جو ہندؤن کی اون قومون سے متعلق ہو سکتے ہون جنسے اولاد جو بذریعہ زناکاری پیدا ہوی ہی سب سے زیادہ مشابہت رکھتی ہو اور جو قاعدہ اس طرح پر نکالا جائیگا وہ قاعدہ عدل و صدق دلی ہی کہ جسکا متعلق کرنا عدالتون کو ازروے فرمان شاہی لازم ہی اوس وقت والدین مذکور کو بطور ایسی لوگونکے تصور کرنا جنکی کوئی حیثیت نہین ہی اور اونکو قاعدہ دہرم شاستر سے اس بنا پر خارج کرنا کہ اونکی مان زناکاری کی حالت مین رہتی تھی جایز نہین سمجھا گیا تھا اوس مقدمہ مین جو جواز عذر امر اخلاقی کا دیا گیا وہ یہ ہی کہ جملہ تشبیہات دہرم شاستر خلاف اوس راے کے ہین جو ازروے قانون انگلستان نسبت شخص غیر صحیح النسب کے قایم کی گئی ہے - اوس قاعدہ مین ایک ایسا امر یعنی قاعدہ مذہب عیسوی داخل ہی جس سے کوئی دلیل جو اوس کے احکام سے نکالی جاے محض دہوکا دینے والی ہوگی کوئی مشابہت نہین ہی پس اوس مقدمہ مین یہ تجویز کیا گیا کہ مابین پسران غیر صحیح النسب ہنود کے جو ہندو مان سے پیدا ہوئے تھی استحقاق وراثت تھا ایک اور نظیر کا حوالہ دیا گیا ہی جو لا رپورٹ مین طبع ہوی ہی اوسمین نالش تقسیم ایک طوایف کی دختر متبنی لی کی تھی اور وہ ہائیکورٹ سے ڈسمس ہوی - اور اوسمین حکام چیف جسٹس مارگن و جسٹس ہالوی نے یہ راے دی تھی کہ "طوایف کا دختر کو متبنی کرنا بمنزلہ بہکانے ایک نابالغہ کو بغرض پیشہ طوایف کے ہی" لیکن ایسی کوئی تجویز تحریری مثل مین موجود نہین ہی اور نہ وہ فیصلیجات رپورٹ ہای معمولی مین پائی جاتی ہے جسٹس ہالوی سے جو راے منسوب کی گئی ہی وہ خلاف اوس راے کے ہی جو اوس ذی علم حاکم نے فیصلیجات سابق مین ظاہر کی ہے لہذا نظیر مذکور مستند نہین ہی نظیر خیلا دمالی

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۶

بنام نگاری جیشی پلا (۱) وکمالم بنام سدا گوپا شاسٹری (۲) کا حوالہ دیا گیا ہی پہلا مقدمہ ۱۸۶۸ع مین فیصل ہوا تھا
اسمین طوایفون نے جو ایک مندر سے متعلق تھین بمقابلہ دہرم کرتادان (اندیپی کا مونکا مہتمم و کارپرداز ہے)
یہ حق ظاہر کیا تہا کہ اونکو از روے رواج مندر مین جدید طوایفون کے نوکر رکھنے کی بابت منع کرنیکا حق حاصل ہے
عدالت ہذا سے یہ تجویز ہوئی کہ چونکہ حق متظہرہ ایسا ہی جسمین ایک جماعت طوایف کا تنہا متصرف ہونے
کل آمدنی پیشہ طوایف پر لازم آتا ہی لہذا کوئی عدالت انصاف روا نہین رکھہ سکتی ہے - دوسرا مقدمہ ۱۸۶۸ع
مین منفصل ہوا اسمین ایک سی قسم کا حق ظاہر و تسلیم کیا گیا تھا اور عدالت ہذا نے یہ راے ظاہر کی کہ مقدمہ
اول مین کوئی بیان کسی وقف متعلقہ عہدہ کا نہ تہا اور مقدمہ دوم مین بہت سے اعزاز اور ذریعہ ہای آمدنی جو
قیمتی تھی عہدہ موروثی کے متعلق ظاہر کئے گئے تھے - اور یہ امر تحقیق کرنا ضروری تہا کہ آیا ایسا عہدہ (عہدہ
طوایف متعلقہ مندر) موروثی معہ اوقاف یا آمدنی ہاے متعلقہ کے موجود تھا یا نہین کیونکہ یہ امر اس سے بہت
زیادہ موثر ہوگا کہ آیا مدعی کو مدعا علیہ کی دست اندازی سے نقصان پہونچا تہا یا نہین ان وجوہ سے مقدمہ دوم
قابل سماعت ٹہرایا گیا مگر یہ ظاہر نہین ہوتا ہی کہ اگر وہ رواج جو حق موروثی کا ذریعہ عہدہ مذکور کی نسبت ہی
ایک رواج خلاف تہذیب یا آمدنی پیشہ طوایف کی تنہا تصرف کرنیکا تھا تو وقف یا آمدنی کے موجود ہونے سے کسطرح
فرق ہو جاتا ہی اور ذریعہ حق مین جو قانونی نقص ہے وہ کیونکر رفع ہوگیا - بغرض اسکے ہی کہ دوسری نظیر
سے پہلی نظیر منسوخ کی گئی یہ پہلی نظیر صرف اسقدر بطور نظیر کے ہی کہ جب حق متظہرہ کی غرض صریح و خاص تنہا
لینے کل مدنی پیشہ طوایف کی ہو تو ایسے حق کی بنیاد پر عدالت سے فیصلہ صادر نہین ہو سکتا ہی سب سے اخیر نظیر جسکا
حوالہ دیا گیا مقدمہ بولوکم بذریعہ نیشل اسپنی بنام ستوتم (۳) ہی جسمین صرف یہ امر تجویز ہوا تھا کہ جو جایداد ایک
طوایف نے جسنے معمولی تعلیم گانے بجانے اور ناچنے کی پائی تھی پیشہ طوایف کی آمدنی سے پیدا کی ہو وہ قابل تقسیم
نہین ہے یہ مقدمہ محض ایک نظیر واسطے اس مسئلہ کی ہی کہ قاعدہ دہرم شاستر متعلقہ معمولی و غیر معمولی آمدنی علم و
ہنر اون نالشات سے متعلق ہو سکتا ہی جو طوایف کے درمیان مین دایر ہون پس اگر ہم بموجب کل سلسلہ نظایر
اس احاطہ (احاطہ مدراس) کے جو ۱۸۶۸ع سے پہلے اور بعد صادر ہوئی ہین عمل کرین تو ظاہر ہی کہ طوایف
متبنی کر سکتی ہی اور ایسی تبنیت ذریعہ حق مدنی واسطے اغراض وراثت اور جانشینی رشتہ داران طرفین کے ہو سکتی ہی اور حق تبنیت
کی نسبت بجز اسکے مانع ہونے کسی صریح قاعدہ قانونی کے بلحاظ رواج قوم اور تشبیہات دہرم شاستر کے حسب منشاء
رپورٹ ہای کورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۶۲ کے تجویز ہو سکتی ہے" - مگر مقدمہ متہرا نایکن وغیرہ (۴)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد اول صفحہ ۱۶۸ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد اول صفحہ ۲۵۶
(۳) " " " ۳ " ۲۳۰ (۴) " بمبئی " ۴ " ۲۴۵

منفصلہ ہای کورٹ بمبئی جو جون سنہ ۱۲ء کو فیصل ہوا ہے استدلال کیا گیا ہو اوسمقدمہ مین دختر متبنی ایک نایکن کی جو پیشہ طوایف کا او ناچنے کا کرتی تھی اپنی مادر تبنیت کنندہ کی جائداد مقبوضہ کی حصہ کی دعویدار ہوی تھی جو جائداد خاندانی ظاہر کی گئی تھی اسکی نہایت عالمانہ تجویز مین ویسٹ صاحب جسٹس نے نتیجہ اخذ کیا کہ نالش ڈسمس ہونی چاہیے۔ قطع نظر پیشہ طوایف کی جسکی نسبت یہ ذکر کیا گیا کہ اوس سے رواج قوم مین داغ لگتا ہے بہت وجوہ خاص ایسی ہین کہ اونکی بناء پر اس تجویز کی تائید ہو سکتی ہے منجملہ اون وجوہ کے اولاً یہ بیان کیا گیا ہو کہ بموجب خود رواج مظہرہ کے دختر اپنی مادر تبنیت کنندہ کی حیات مین ہی تقسیم نہین کر سکتی ہے اور یہ بہی تحریر کیا گیا ہو کہ دختران اصلی موجود تہین اونکے مقابلہ مین دختر متبنی کو کچھ حق نہین ہے۔ جو تحریر رواج کی نسبت کی گئی ہے گو وہ ایک عمدہ ہدایت ہونے کی قابلیت رکھتی ہے تاہم اوس مقدمہ کے فیصلہ کے لئے ضرور نتہی اوسمین تحریر ہو کہ رواج قانون ہو کیونکہ اوسپر اس یقین کے ساتہہ عمل کیا جاتا ہو کہ وہ قانون ہو گو اسٹن صاحب کی اس رای کا حوالہ دیا گیا ہو کہ رواج کی نفاذ قابل پابندی کے لئے بادشاہ کی منظوری معنوی ضرور ہے لیکن اسرا حاطہ (مدراس) کی وہ نظیرین بہی بیان کی گئی ہین جنمین تبنیت منجانب طوایف بطور ایک ذریعہ حق مدنی کے تسلیم کی گئی ہے نسبت برتاؤ بدکار عورتون کے جیسی کہ طوایف ہوتی ہین یہ تسلیم کیا گیا ہو کہ برتاؤ مذکور مسلمہ شاستر ہی یہ بہی تسلیم کیا گیا ہو کہ صرف بموجب مقیاس دہرم شاستر کے رواج کا نفاذ ہندوؤن مین جبراً ہو سکتا ہو لیکن یہ تحریر کیا گیا ہے کہ عدالتون کو بموجب فرمان شاہی کے جس رواج کی پابندی لازم ہے اوسکے یہ معنی نہین سمجھنی چاہیئن کہ رواج مین کچھ بہی ترمیم نہین ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد حاکم ذیعلم نے لکھا ہے کہ بدکار لوگون کا دستور بیشک ایک رواج اس معنی مین ہے کہ وہ کسیقدر ایک یکسان سلسلہ افعال کا ہو لیکن اسوجہہ سے یہ نہین سمجھنا چاہیئے کہ دستورات مذکورہ جاکر قایم کئے جاتے ہین کہ اونکا ہونا لازم ہے بلکہ عادت اور نقل او رنا واقفیت سے پیدا ہوتے ہین اور ایسا رواج قانون نہین ہے کیونکہ اوس سے بالاتر رواج اعلیٰ کل جماعت کا ہوتا ہے کہ جسکی منظوری سے ابتداً تو کوئی جواز خیال مین آسکتا ہو حاصل ہوا ہوگا اور جسکے خلاف رواج مذکور قایم نہین رہ سکتا ہے اور جبکہ جماعت چند اصولکو کل جماعت کی بہبود کیواسطے ضروری تسلیم کر لیتی ہے تو پہر وہ ایک فرقہ کی اون دستورات کو جو اون مسلمہ اصولون کے خلاف ہون منظور نہین کرتی ہے یہ ہی مسئلہ قانونی اصول معلوم ہوتا ہو جو نسبت رواج فرقہ کے ظاہر کیا گیا ہو اور اوس سے حاکم ذیعلم موصوف نے عدالت ہای انصاف کے لئے یہ اختیار پیدا کیا ہو کہ تبنیت منجانب طوایف کو جبکہ بموجب خیال عام خلایق کے ایسی تبنیت بد نظر ہے تسلیم کرنے سے انکار کرین

مقدمہ ابراہیم بنام ابراہیم (۱) مین پریوی کونسل نے یہ فرمایا ہے کہ چونکہ رواجات و دستورات تابع انتقال ملکیت ہین. رضا و رغبت سے اختیار کیئے جاتے ہین لہذا بجز اسکے کہ اونکا قایم رہنا قانون مین محکوم ہو عدم استعمال کیوجہ سے تبدیل یا معدوم ہو جاتے ہین"- کیا فرقہ طوایف بحیثیت ایک فرقہ جداگانہ کے معدوم نہو جائیگا بلکہ ہندو جماعت کے کل اشخاص کے خیالات مین عموماً ایسی تبدیل کامل واقع ہو سکتی ہے کہ جس سے واسطے ترمیم یا تنسیخ اوس چیز کے جو کسی وقت مین ایک جایز رواج خاص تسلیم کی گئی تھی اصول قانونی مذکورہ بالا کا اختیار کرنا مناسب اور واجب ہو جائیگا- پس کیا رواج کا موقوف ہو جانا جیسا کہ پریوی کونسل نے ظاہر کیا ہے صحیح بنا ر واسطے کارروائی عدالت کی نہین ہے خصوصاً اوس حالت مین کہ جب ایک کونسل واضع قانون موجود ہے اور جبکہ صرف نہایت غیر مکمل مواد واسطے تحقیق کرنے اس بات کی کہ آیا کوئی واقعی اور کسیقدر تبدیلی اشخاص کثیر التعداد جماعت ہنود کے خیالات مین ایک فرقہ کے رواج خاص کی نسبت ہوگئی ہے ایسے جج کو مل سکتا ہو کہ جسکو شہادت پر فیصلہ کرنا لازم ہے- اگر ایک جج ملا بار یا جنوبی کنارہ کا یہ تجویز کرے کہ بموجب راے ایک جماعت کثیر ہنود کے بیاہ کا بطور ایک قاعدہ جایز کے تسلیم نکرنا مضر ہے اور اسوجہ سے اوس کی راے مین جایداد تارواد یا جایداد الیاسنتام کی ڈگری اون لوگون کی اولاد کے حق مین ہونی چاہیئے جو اسوقت بموجب قاعدہ مروجہ خاص وراثت بہا بخون کے مطابق عمل کرتے ہین تو یہ مسئلہ بطور بنا ر کارروائی عدالت کے کیسے کار آمد ہوگا- کیا یہ ایک قاعدہ صحیح مصلحت واضعان قانون کا نہین ہے کہ جسقدر جلد قانون صریح بذریعہ جماعتہاے مقررہ کے بنتا جاے اوسیقدر رفتہ رفتہ زمانہ سابق کا قانون بنایا ہوا تعبیر عدالتی کی حدود تقلیل کے اندر باقی رہ جاے گا- ہم یہ تحریر کرتے ہین کہ عام گروہ ہنود کے خیالات مین نسبت طوایف بمبئی و پونا کے جو کچھ تبدیلی ہوئی ہو وہ معلوم نہین مگر ہم نہین کہہ سکتے کہ اس احاطۂ (مدراس) مین عام گروہ جماعت ہنود کی راے مین بجز اوس چھوٹے فرقہ کے جسپر مغربی تعلیم و ترتیب کا اثر ہوا ہے کچھ بہت تبدیلی ہوگئی ہے- باوجود تعظیم کلی اوس ذیعلم حاکم بمبئی کے جسنے وہ مقدمہ فیصل کیا تھا ہمکو اون کے فیصلہ کی تقلید کرنے کا یا اوس مسئلہ قانونی کے اختیار کرنے کا جو اونہون نے بطور بناء کارروائی عدالتی کے ظاہر کیا ہے کوئی طریقہ معلوم نہین ہوتا ہے- یہ بھی عذر کیا گیا ہے کہ گو نسبت تبنیت مذکور کے کبھی کوئی رواج تسلیم کیا گیا ہو مگر وہ بعد نفاذ مجموعہ تعزیرات ہند کے جایز تسلیم نہین کیا جا سکتا ہے- لیکن قانون مذکور

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۹۸-

مین کوئی حکم ایسا نہین جو صریحاً تبنیت منجانب طوایف یا اونکا مانع ہو۔ اوسکی دفعہ ۳۷۲
مین صرف یہ حکم درج ہی جو کوئی شخص کسی نابالغ کو جسکی عمر سولہ برس سے کم ہو بیچے یا اجرت پر چلاے
یا کسی اور طور پر اپنے قبضہ سے علحدہ کرے اس نیت سے کہ وہ نابالغ فعل شنیعہ کے لئے مصروف
کیا جاے یا یہ جانکر کہ اوس نابالغ کے ایسے کام مین مصروف کئے جانے یا ایسے کام کیلئے جانے کا احتمال
ہی تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس
تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا" اسمین صرف یہ حکم ہے کہ فعل شنیعہ کی غرض
سے نابالغ فروخت نکئے جائین اور اس ممانعت کی وجہہ یہ ہی کہ سولہ سال سے کم عمر کی لڑکیون کی
عفت محفوظ رہے - پس یہ تصور کرلینا ہی کہ عام قانون کا قاعدہ مندرجہ دفعہ ۳۷۲ قانون خاص پر غالب
ہی اور اوس سے مصلحت عام معلوم ہوتی ہی - اب یہ بحث مزید پیدا ہوتی ہے کہ آیا اوسکی (دفعہ
۳۷۲) یہ تاثیر ہی کہ طوایف لڑکی کے متبنی کرنے سے قطعاً ممنوع ہی یا صرف دختر متبنی سے پیشہ
طوایف کرانے یا اوس سے پیشہ مذکور کرانے کا معاہدہ کرنے سے جبکہ وہ سولہ سال سے کم عمر کی ہو
ممنوع ہی - تبنیت حسب مسلمہ دہرم شاستر کچھہ تو واسطے قایم رکھنے خاندان کے اور کچھہ حاصل
کرنے ایسے شخص کے جایز قرار دی گئی ہے جو بموجب رواج قوم والدین تبنیت کنندہ کا کریاکرم
کرنے اور اوسکی جایداد لینے کا مجاز ہو - پس طوایفون کے معاملہ مین تبنیت کو پیشہ طوایف سے کہ جو نہ تو
شرط ضروری اور نہ نتیجہ لازمی تبنیت کا ہی بلکہ پیشہ مذکور ایک امر اتفاقیہ ہے جو تعلقات مدنی
سے پیدا ہوا ہی تبنیت مین خلط ملط نہین کرنا چاہئے جس حد تک کہ قاعدہ مصلحت عامہ اس
حاطۂ (احاطۂ مدراس) مین اثر پذیر کیا گیا ہی اوس سے ہماری راے مین وہ حدود صحیح ظاہر
ہوتی ہین کہ جنکے اندر ہم تبنیت کو بطور ایک قاعدہ قانون خاص کے تسلیم کر سکتے ہین - ہم
ایک ایسے معاہدہ یا انتقال کو جسکی غرض خاص یہ ہو کہ ایک نابالغہ سے اوسکی نابالغی مین پیشہ
طوایف کرایا جاے کہ جس سے سولہ برس کی عمر ہونے کے بعد اوسکو ازدواج کرنیکا موقع نرہے منسوخ
کرسکتے ہین یا اوسکے نافذ کرنے سے انکار کر سکتے ہین - مصلحت تعزیرات کی ہمارے نزدیک یہ نہین
ہی کہ جو فرق درمیان امور اخلاقی اور امور قانونی کے ہی وہ بالکل جاتا رہے - بلکہ اوسکی مصلحت
یہ ہی کہ نابالغ لڑکیون کی عفت محفوظ رہے اور اونکو ازدواج کر لینے کی آزادی بالغ ہونے پر حاصل
رہے خواہ وہ طوایف کی اصلی بیٹیان ہون یا متبنی اگر دوسرے نہج پر اونکی حیثیت قانونی بطور دختران کے
ہمیشہ قایم رہے خواہ وہ فرقہ طوایف سے ہون یا معمولی ہندو ہون - مزید بران ہم سمجھتے ہین

یہ راے ظاہر کرتے ہین کہ تبنیت متنازعہ مقدمہ ہذا ۱۸۴۹ء مین قبل نفاذ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہوئی تھی اور مجموعہ مذکور اوسپر موثر نہین ہو سکتا ہی اور نہ اوسکی یہ تاثیر ہو سکتی ہی کہ ۱۸۶۱ء سے پہلی جو حیثیت جایز طور پر پیدا ہوگئی ہو وہ جاتی رہی اوس سلسلہ نظایر کی روسے جو اس واسطہ مین قبل اور بعد ۱۸۶۱ء کے ہوئی ہین یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ طوایف دختر کو متبنی کرنے کی مجاز ہی - یہ بحث بھی کی گئی ہے کہ طوایف نے ایک سے زیادہ لڑکیان متبنی کی ہین اور وہ سب متبنیٰ جایز ہین مگر ازروے تشبیہات دہرم شاستر کے ایک سی زیادہ تبنیت کا جایز ہونا پایا نہین جاتا ہی لیکن جس رواج کی بنا دپر ایک سی زیادہ دختر ونکا متبنی کیا جانا جایز کہا جاتا ہے وہ نہ صرف خلاف تشبیہات دہرم شاستر کے ہے بلکہ جہان تک ہمکو علم ہی اوسکی تایید مین کوئی نظیر بھی نہین ہے جو شہادت رواج مذکور کے ثابت کرنے کو لئے پیش کی تہی وہ قابل اطمینان نہین ہی پس جب بطور جایز دو لڑکیان متبنی نہین ہو سکتی ہین تو دونون کو درمیان مین رشتہ بہن کا بہی قایم نہین ہو سکتا ہی (۱) اسکے بعد بہی اسی قاعدہ مذکور کی تایید کی گئی اور یہ بہی بصراحت تجویز کیا گیا کہ چونکہ بطور معاملہ خانگی کے طوایف ازروی دہرم شاستر ایک ایسی قوم جداگانہ جسکو قانونی حیثیت حاصل ہی تسلیم کی گئی ہی اور بحالت نہونے کسی صریح قانون موضوعہ خلاف کے حقوق حیثیت اور حقوق وراثت وتبنیت وباقی ماندگی بموجب رواج اوس قوم کے سمجھے جاتی ہین جبکہ فرقہ طوایف جنوب ہند مین ایک متبنی لڑکی کی موجودگی مین دوسری لڑکی کا متبنی کرنا مروج اور ازروی رواج قوم کے جایز ہو تو ایسی تبنیت بر بناو رواج جایز اور دوسری لڑکی بمقابلہ پہلی متبنی لڑکی متوفی کے پسر کے مستحق وارثت ہی (۲)

(۱) ونیکو بنام مہالنگا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۳ -
(۲) منوکنتو بنام پرم سالی " " " ۱۲ " ۲۱۴ -

اعلان

جس کتاب پر مطبع کی مہر ثبت نہو اوسکو مسروقہ تصور کرنا چاہیے اوسکو کوئی شخص نہ لے ؛

اس کتاب کی ایک جلد کی قیمت آٹھہ روپیہ اور دونون جلدون کی قیمت پندرہ روپیہ ہی — محصول ڈاک سے خریدار سبکدوش ہین —

المشتہر

سید محمد یوسف علی مینجر مقنن دکن حیدر آباد دکن ۔ یکم محرم سنہ ۱۳۱۱ھ